

اِنَّ قُلُوبَنَا بِكَ تَمُوتُ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ اِلَى اَمْرِ رَبِّهِ سُبْحَانَ

اِنَّ قُلُوبَنَا بِكَ تَمُوتُ وَنَحْنُ نَحْمَدُكَ اِلَى اَمْرِ رَبِّهِ سُبْحَانَ

CHECKED



95

CHECKED-12

1/1

سوانح عمری

CHECKED-12

حضرت علی ابن ابی طالب

مولانا

سید الشہداء علامہ فطین - قاضی عظیم الدین - مولانا

مولانا سید عابدی عبدکد اللہ صاحب امرت سہری سابق

رکن ارکٹب خانہ سرکار امپور و امت اقبال

جسکو بعد از اس وقت تکلیف دہی و دربارہ جبری

فتح جان محمد الہ بخش گدائی بہران کتب لاہور

بھگت پوب شاہ
ہام دہلی جبری

۲
نہم الجرام سہ سالہ جبری المقدس میں

فوت و سر قلم مطبع کوئی لاہور میں

CHECKED 1995

فہرست مضامین کتاب ارجح المطالب فی مناقب امیر المومنین علی ابن ابی طالب

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۸۷	ویساجہ	۲۸	الامین ۲	۸۷	امام البرہ ۲	۳۰	مقابل غیبی ۲
	باب اول		باب خطہ ۲		قتال الجفر ۲		القرم ۲
۹	بنیائے شکر کے سلسلہ کربین	۲۹	نشین مارون ۲	۹	رجب الزایہ ۲		باب دوم
۹	اسد ۲		نقل الرسول ۲		مقیم الحجہ ۲		جناب امیر کی شان میں
	حیدر ۲		سیف اللہ ۲		اسد اللہ ۲	۵۱	قرآن مجید کی آیتیں
	علی ۲	۳۰	خود لائق الوداعی ۲	۱۰	حجۃ اللہ ۲	۵۱	مقتدرہ
	جناب امیر کی کثرت	۳۰	قاضی دین رسول اللہ ۲	۱۱	راۃ الہدیٰ ۲	۵۱	آیات قرآن مجید
	ابو الحسن ۲	۳۰	وزیر رسول اللہ ۲		ولی اللہ ۲		تیسرا باب
	ابو الحسین ۲		خیر البشر ۲		صفوۃ اللہ ۲		جناب امیر کے فضائل میں
	ابو محمد ۲	۳۷	ذوالقرنین ۲		شیخ المہاجرین و الانصار ۲	۸۹	مقدمہ فضیلت کی بحث میں
	ابوالموہباتین ۲		خاص صفت القعل ۲	۱۲	تقسیم انوار النجیۃ ۲		جناب امیر کو کو اعلیٰ درجہ
	انوار باب ۲		الطاہر ۲		دارت رسول اللہ ۲	۹۷	جناب امیر کی شان میں
	ابوالبطین ۲	۳۷	الصداق ۲	۱۳	خلیفہ رسول اللہ ۲		جو احادیث و روایات میں
	القاب		المؤمن ۲		منار الایمان ۲		نسبت محمد بن کی رائے
	امیر المومنین ۲		الانوار و البطین ۲		امام الماویہ ۲		جناب امیر کی رائے کسی نے
	امام الثقیین ۲	۳۵	الجامد ۲	۱۸	المہادی ۲		الکتاب فضائل میں
	ولی الثقیین ۲		الزاد ۲		صاحب القواد ۲		جناب امیر سے فضائل
	سید الصادقین ۲		کاسر امتام الکعبہ ۲	۱۹	ناصر رسول اللہ ۲		یہ ہیں ان کے بقت لیگوں
	سید المسالین ۲		الساقي ۲		صلح المؤمنین ۲		نیکچان کہیں سکتے
	سید المؤمنین ۲	۳۶	النجیب ۲		ولی المؤمنین ۲	۹۸	ہیں الخ
	سید العرب ۲	۳۶	القاری ۲		منجی الموعد ۲		جناب امیر کے فضائل کا کتب
	سید الدیاد الاثرۃ ۲		ہیضۃ البلاد ۲	۲۰	قتال الکفرین و الفاسقین		چنانچہ
	کاظم القرآن الجلیل ۲		المہدی ۲	۲۱	والمحققین ۲	۹۹	جناب امیر کا ذکر عارفانہ میں
	محبوب المؤمنین ۲		طوبی اللہ ۲		المرتضیٰ ۲		جناب امیر کا بیان میں
	صدیق اکبر ۲	۳۸	ساتیہ النجیۃ ۲		دشادہ ۲	۱۰۱	فضل ہونا
	فاریق العظیم ۲	۳۷	ایلیا ۲		الشہید ۲		جناب امیر کے فضائل میں
	قاتم المؤمنین ۲		قیاب اہل القنۃ ۲	۴۰	الراکب ۲		کامیاب
	خیر المؤمنین ۲	۴۰	امیر النحل ۲	۴۱	الساجد ۲		جناب امیر کے فضائل میں
	الوصی ۲		ذوالبرقہ ۲		اتقی ۲		کامیاب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۰۴	جناب امیر کا سب سے پہلا علم ہوتا	۱۰۵	جناب امیر کی طبیعت قیید رنگی
۱۰۶	جناب امیر کا علم بالقرآن	۱۰۶	جناب امیر کا تشریح
۱۱۱	جناب امیر کا علم بالتوریت والکلیل	۱۱۱	جناب امیر کی رعایت حقوق الناس
۱۱۲	جناب امیر کا علم انصاف	۱۱۲	جناب امیر کا عدل
۱۱۳	جناب امیر کا علم القدرۃ	۱۱۳	جناب امیر کی حیا
۱۱۴	جناب امیر کا علم بالحرب	۱۱۴	جناب امیر کی غیرت قومی
۱۱۸	جناب امیر کا علم بفقہ	۱۱۸	جناب امیر کی فراست
۱۲۰	جناب امیر کا علم بالفرائض	۱۲۰	جناب امیر کا رافضہ
۱۲۲	جناب امیر کا علم باصول الدین	۱۲۲	جناب امیر کی سرت خیم
۱۲۳	جناب امیر کا علم بکلام	۱۲۳	جناب امیر کی صداقت
۱۲۴	جناب امیر کا علم بصفات	۱۲۴	جناب امیر کی امامت
۱۲۶	جناب امیر کا علم کتب	۱۲۶	جناب امیر کی خرافات
۱۲۷	جناب امیر کا علم بفضائل	۱۲۷	جناب امیر کی طہارت
۱۲۸	جناب امیر کا علم بکرامت	۱۲۸	جناب امیر کی محبت
۱۲۹	جناب امیر کا علم بحضرت	۱۲۹	جناب امیر کی عبادت
۱۳۰	جناب امیر کا علم بحساب	۱۳۰	جناب امیر کی غفرت
۱۳۱	جناب امیر کا علم بحیثیت	۱۳۱	جناب امیر کی سخاوت
۱۳۲	جناب امیر کے فضائل علمی کا بیان	۱۳۲	جناب امیر کی اصابت رائے
۱۳۳	جناب امیر کے فضائل علمی کا بیان	۱۳۳	جناب امیر کا حسن سلوک
۱۳۴	جناب امیر کا حسن سلوک	۱۳۴	جناب امیر کا کرم
۱۳۵	جناب امیر کا کرم	۱۳۵	جناب امیر کی سیاست
۱۳۶	جناب امیر کی سیاست	۱۳۶	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۳۷	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۳۷	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۳۸	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۳۸	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۳۹	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۳۹	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۰	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۰	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۱	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۱	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۲	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۲	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۳	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۳	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۴	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۴	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۵	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۵	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۶	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۶	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۷	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۷	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۸	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۸	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۴۹	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۴۹	جناب امیر کی نصرت دین حنی
۱۵۰	جناب امیر کی نصرت دین حنی	۱۵۰	جناب امیر کی نصرت دین حنی

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۶۸	اسب الخلائق ہونا	۲۵۴	جناب سیدہ زکاء کا مہر	۲۴۱	الکتبل
۲۶۱	جناب حسن کے کرامات		جناب سیدہ کا نکاح سنانہ کی بڑی		سیدہ اشہد
۲۶۲	جناب امام حسن کا زہر	۲۵۴	سیدہ ہوا	۲۴۱	انقل النساء
۲۶۱	جناب امام حسن کا جوہر	۲۵۵	جناب سیدہ کی اولاد کا بیان		خیر النساء
۲۶۳	جناب امام حسن کی تراث		جناب سیدہ کی شہرت کے ساتھ		القصہ یقینہ
۲۶۴	جناب امام حسن کا قتل		سب سے اول آخرت میں		جناب سرور عالم کے نزدیک
۲۶۴	جناب امام حسن کا حکم		ماحق ہوئے ہیں	۲۴۲	اہل بیت ہونا جناب سیدہ کا
۲۶۵	جناب امام حسن کی عبادت	۲۵۶	جناب سیدہ کی وفات کا بیان		جناب قاطب کا بعضہ رسول اللہ
	جناب امام حسن کی خلافت کا بیان	۲۵۸	جناب سیدہ کی اولاد کا بیان	۲۴۲	ہونا
۲۶۸	سابق جناب امام حسین رضی اللہ عنہ		شہرت کی اولاد کا جناب امیر		اشہد کا فرما کہ جس نے قاتل کو
	اشہد کا جناب امام حسین کی		کی صلیت ہونا	۲۴۵	انرا دی مجھے (یاد دی)
۲۸۲	شہادت سے خروجا		اشہد کی نسل کا جناب		جناب قاطب الزہر کا غضب
	جناب امام حسین کی شہادت	۲۵۹	سیدہ کے سر شہر پہرانا		اللہ تعالیٰ کا غضب ہے
۲۸۹	کا بیان		جناب سیدہ کی اولاد کے اشہد		جناب قاطب حیف ملقا سے
	جناب امام حسین کی شہادت	۲۶۰	کا قتل اور غضب ہونا		پاک ہونا
۲۹۳	پہر جنات کا زہر		قیامت کو دن حضرت کی نسل کو سرا		اشہد کے ساتھ جناب قاطب
	جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے	۲۶۱	کل سب دارسب کا قطع ہونا	۲۴۶	سے زیادہ کوئی شہ نہیں تھا
۲۹۴	سرا دس کی نراستیں		جناب سیدہ کی اولاد کا قیام اور		سرد عالم جب سفر سے تشریف
	جناب امام حسین کے قاتلوں	۲۶۲	طاہر ہونا		لائے کہ پہلے جناب سیدہ سے
۲۹۵	کی سفر		جناب سیدہ کی اولاد کا قطع جنتی ہونا	۲۴۷	لغات فرماتے
	آن قہ کی آثار کا بیان کہ جناب	۲۶۳	جناب سیدہ کی اولاد کا طرح کا حکم		قیامت کے روز سب اہل جنت میں
	امام حسین کی شہادت سے بعض		جناب سیدہ کی اولاد کا قیامت کے	۲۴۷	جناب سیدہ کا وائل ہونا
۲۹۸	انظر کی عت کے لئے فرما دے		دن بخیر مضرب ہونا		جناب سیدہ کے سرور کے وقت
۳۰۰	جناب حسین کے نذر لکھ لیا		صحت و لاد کے بعد جناب	۲۴۸	اہل بیت کا سر جھکا
	اہل بیت علیہم السلام کے فتنہ کی		اہل کی اولاد کا روز قیامت اپنے		جناب سیدہ کی جنت میں ام دوسری
۳۰۹	بیان		آہا کے حکم کے نام سے لکھا جاتا		اور یہ ہے یہی ستر تھر زیادہ
۳۱۲	آل کی تحقیق	۲۶۴	سابق جناب امام حسن	۲۴۸	لئے
	ایک باتوں میں حضرت کی آل کا	۲۶۵	جناب امام حسن کا طہر مبارک		جنت میں جناب سیدہ کا جنت کے
۳۱۳	اشہد کے سہ مادی ہونا		جناب امام حسن کا سب لوگوں کو	۲۴۹	ساتھ ایک مکان میں ہونا
۳۱۹	اشہد کے ہوا ان علیہم السلام		زیادہ حضرت کے ساتھ شہ ہونا	۲۵۰	جناب سیدہ کے نکل کا بیان
۳۲۰	اہل بیت کی تحقیق		جناب حسن کا اشہد کی نزدیک	۲۵۱	جناب سیدہ کا نکاح حکم کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۶۸	اہل بیت کا طعن و محنت ہونا	۳۶۷	احادیث متفرقہ اہل بیت کے فضائل میں -	۳۶۶	جناب امیر کا مدعی اقدس نبوی پر سوال ہو کر بتوں کو توڑنا
۳۶۹	اہل بیت کا معالجہ رحمت اور صلاح	۳۶۵	ستر کی تحقیق	۳۶۴	جناب امیر کا بتوں کو توڑنا -
۳۷۰	بصالت اور مدح و علم ہونا	۳۶۳	احادیث فضائل حضرت	۳۶۳	جناب امیر کا شبہ حیرت میں حضرت
۳۷۱	اہل بیت کا امت کے لئے مان ہونا	۳۶۲	ذریعہ القزنی کی تحقیق	۳۶۲	کے ستر مبارک پر ہونا -
۳۷۲	اہل بیت کا شہادت و حبیبی ہر دلیل ہونا -	۳۶۱	متحجر ہونا امت کا دواغہ نام	۳۶۱	جناب امیر کی خصوصیت جناب
۳۷۳	اہل بیت کا شہادت و حبیبی ہونا -	۳۶۰	علیم السلام میں -	۳۶۰	سید کے نکاح کیساتھ
۳۷۴	اہل بیت کے ساتھ دوسروں کا قیاس نہیں ہو سکتا -	۳۵۹	سابقہ جناب امام بن العابدین	۳۵۹	جناب امیر کا گھر حضرت کے گہروں کے درمیان ہونا -
۳۷۵	اہل بیت کے سوا حالت جناب مسجد نبوی میں کسی کا داخل نہ ہو سکتا	۳۵۸	تفسیر و ترویج	۳۵۸	جناب امیر کے سوا سب محابہ کے
۳۷۶	حضرت کا سب سے اول اپنے اہل بیت کی شفاعت کرنا -	۳۵۷	مناقب جناب امام محمد باقر	۳۵۷	ورلڈی مسجد نبوی میں نہ ہو سکتا
۳۷۷	اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا	۳۵۶	مناقب جناب امام جعفر صادق	۳۵۶	جناب امیر کے سوا کوئی شخص نہ
۳۷۸	اہل بیت کا جنت میں حضرت کے ساتھ ایک درجہ میں ہونا -	۳۵۵	مناقب جناب امام موسیٰ کاظم	۳۵۵	جناب امیر کے سوا کوئی شخص نہ
۳۷۹	اہل بیت کا قطعاً دوزخی نہ ہونا -	۳۵۴	مناقب جناب امام موسیٰ الرضا	۳۵۴	جناب امیر کے سوا کوئی شخص نہ
۳۸۰	اہل بیت کا غیر معذب ہونا	۳۵۳	مناقب جناب امام جواد	۳۵۳	حضرت کا بعض اصحاب کو دانا کوئی
۳۸۱	اہل بیت کا شیعہ امت ہونا	۳۵۲	مناقب جناب امام علی العسكري	۳۵۲	انگوٹوں کا لالہ علی کو نہیں داخل کیا
۳۸۲	اہل بیت کی نسب کا سات جگہ پر کام آنا -	۳۵۱	مناقب جناب امام حسن الخالص	۳۵۱	گم نہ دے -
۳۸۳	مسلمانوں پر اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا -	۳۵۰	مناقب جناب امام مہدی	۳۵۰	حضرت کا جناب امیر کو اپنی انگوٹے
۳۸۴	اہل بیت کے حصہ کا حصتی ہونا	۳۴۹	احادیث و روایات متعلقہ وجود خدا	۳۴۹	خصوصیت و بنا
۳۸۵	اہل بیت کو حضرت کی شفاعت سے محروم ہونا -	۳۴۸	الاحقر علیہ السلام	۳۴۸	امت نبوی جزا کا وقت من موسیٰ
۳۸۶	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۷	جناب مہدی کا جناب امیر کی اولاد ہونا	۳۴۷	کی حدیث
۳۸۷	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۶	چونکہ باب	۳۴۶	یا کی امت نبوی و انما شک کی حدیث
۳۸۸	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۵	جناب امیر کی خصوصیات میں	۳۴۵	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۸۹	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۴	جناب امیر کی ولادت باسعادت	۳۴۴	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۰	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۳	جناب امیر کا حضرت کی خوشی میں	۳۴۳	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۱	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۲	ترتیب پانا	۳۴۲	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۲	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۱	جناب امیر کی سبقت اسلام	۳۴۱	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۳	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۴۰	جناب امیر کی عمر اسلام کا میوقت	۳۴۰	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۴	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۹	جناب امیر کا ہر گز تہذیب پرستش نہ کرنا -	۳۳۹	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۵	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۸	جناب امیر کا سب سے پہلے	۳۳۸	جناب امیر کا فیض جناب سبط اللہ ہونا
۳۹۶	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۷	حضرت کے ہونا -	۳۳۷	حضرت کے ہونا -
۳۹۷	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۶	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی	۳۳۶	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی
۳۹۸	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۵	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی	۳۳۵	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی
۳۹۹	اہل بیت کی شفاعت کا حرام ہونا -	۳۳۴	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی	۳۳۴	حضرت کا جناب امیر کا شہرہ و اسم گرامی

[illegible]

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۱۲	جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اسے حضرت کی اطاعت کی۔	۵۱۲	حضرت کا جناب امیر کو غیور یہ نظم کہ رے رخا مدد ماندر ہوتا	۵۱۲	جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اسے حضرت کی اطاعت کی۔
۵۱۳	جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے۔	۵۱۳	جناب امیر کا حضرت کے بعد نہجہ الشیر ہوتا	۵۱۳	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۴	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۴	جناب امیر کا ایک ہوتا اور خون ایک ہوتا	۵۱۴	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۵	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۵	جناب امیر کا رازہ اور حضرت ہوتا جناب امیر کا حضرت کے ساتھ اور عہد ہوتا۔	۵۱۵	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۶	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۶	حضرت کا جناب امیر کو وفات کے وقت ایسی ہی نہیں لیتا۔	۵۱۶	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۷	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۷	جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا	۵۱۷	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۸	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۸	حضرت کا جناب امیر پر تپ من کے غنہ نگہ کرنا۔	۵۱۸	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۱۹	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۱۹	القرآن مع علی الحق مع علی	۵۱۹	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۰	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۰	جناب امیر علیہ السلام کا قرآن کی تاویل روگوں سے لڑنا	۵۲۰	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۱	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۱	جناب امیر کا ایک تین اور اسطین اور یاقین سے جنگ کرنا	۵۲۱	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۲	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۲	احادیث متعلق شہادت عمار بن یا سرمنی اللہ عنہ	۵۲۲	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۳	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۳	جناب امیر کا خراج سے جنگ کرنا	۵۲۳	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۴	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۴	جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تواریخ سے مناظرہ	۵۲۴	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۵	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۵	جناب امیر کی شہادت کی نسبت بیش خبری	۵۲۵	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۶	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۶	جناب امیر کے قاتل کا انتقام لانا ہونا	۵۲۶	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔
۵۲۷	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔	۵۲۷	جناب امیر کا حضرت سے حضرت کے گم کے حال ہونا۔	۵۲۷	جس نے جناب امیر سے جنگ کی اسے حضرت سے جنگ کی۔

تقریباً و جید العصر و بدایہ سرکار شریفہ علیہ السلام شیخ عبدالحق علی الہروی الطہرانی مدظلہ

کتاب مطاب آرج المطالب فی سہ مناقب علی ابن ابی طالب از تالیف و جمع عالیجناب کمال التائب عالم محقق و فاضل مدق مبتکر و رفیع جمع و تالیف و متبحر و مستعد توفیق و تصنیف مولوی عبید اللہ بیگلر اترسری ضائعہ اندرہ و عالمیہ بامہویم جری۔ کہ در فضائل مولانا الثقلین جمع البحرین و در مناقب امام الکوثین مطلع تیرین یعنی مجموعہ ما نزل و وزویر الکتاب المسین صلی اللہ علیہ و علی آلہ الطاہرین و الحق کہ کتابہ بر این نوع از کتب اہل سنت و جماعت تا حال تالیف شدہ تحقیق باق یکتبے میں میداد الشکر علی صفحہات خدود الخویس و بر ترمیم ائمہ اسلام و مخصوص یکساںیکہ طالب مہج قوم و سالک صراط مستقیم ہستند۔ نعم الدلیل فیہر السبیل و سالکین کتاب کرامت اب رازم و کرات وظایف و مہینہ باید دانست ان فی ذلک کعبہ کوئی اکہ کتاب +

حزہ الاحقر الجہانی عبدالحق علی الہروی الطہرانی فی السالچ

من جمادی الاولی من شہور ۱۳۰۹ھ

ضروری گذارش

صاحبان ایو اخروی کی فنی فہرست مضامین ظاہر ہے۔ تیسری مرتبہ نایاب کتاب کی کتاب گنجی جو پہلی مرتبہ اسکا صفحہ ۲۰ سطور کا تھا۔ دوسری مرتبہ ۲۰ سطور کا کر دیا گیا تھا۔ کتاب تیسری مرتبہ کاغذ لکھائی چھپوانی کی گئی تھی۔ اس کا صفحہ ۲۰ سطور کا کر دیا گیا ہے۔ اس میں جو قدرے کم ہو گیا ہے۔ مضمون حوت بحوت وہی ہے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی گئی۔ بالالبہرہ پہلی دفعہ لکھائی چھپوانی اور صفحہ میں جو کسر کی تھی۔ وہ حتی الوسع اس دفعہ نکال دی گئی ہے۔ اگر اس پر بھی ناظرین کوئی نقص یا غلطی پائیں تو ہمیں متذکرہ معذرت سمجھیں۔ اور غلطی خیر سے یاد فرمائیں۔ اس دفعہ افشا و منشا کی لکھائی چھپوانی کاغذ و تصحیح کی طرف اور زیادہ خیال رکھا دیا گیا۔ اور موجودہ پہلی مرتبہ بھی نکال دی جائیگی۔ اس دفعہ لکھائی چھپوانی کاغذ اس دفعہ کی قیمت بہت بڑے علاوہ محمولہ لکھائی و تصحیح ہے۔ علاوہ ان میں ہر ایک قسم کی اسلامی کتب۔ قرآن شریف معراج مترجم۔ حدیث شریف۔ فقہ حنفیہ تصحیح۔ تاریخ۔ سوانح۔ کتب آذنی۔ ورتی کاغذ و زینہ و زباز میں برائے فروخت موجود ہے ناظرین ایک پیسہ کا کارڈ بھی فہرست کتب موجودہ کتابت و مفت طلب کریں اور بعد ملاحظہ فہرست دینی اپنی فراہم بھیج کر خود بھی تیار ہوں گے کہ جو اصل اثر دینی و دینیوں بظاہر تخلیق کیا گیا ہے۔ اس سے جاسی ہے اور آج تک اسکا جاری رہنا و استنادی اور چھاپی حالت کی بہت نادر ہے۔ اللہم زد فرزد +

اپنے قیدی نیازمندان { شیخ جان محمد الکبش گیلانی۔ تاجران کتبے مانکان کتب خانہ صوفیہ۔ بنگلہ ایوب شاہ۔ لاہور

الباب الأول في الصلاة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وآله الطيبين الطاهرين و
 أزواجه من أمهات المؤمنين وصحاباهم مصابيح البقین ابیہما علی خاتم الرصدیین مدنی
 المؤمنین قائد القراء المجلیل سید الصادقین بحسب المسلمین امام الزمرۃ فانیل
 الفجرۃ مظهر الجاثب والعرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ وعلى اهل بیتہ السلام
 الی یوم القیامہ اما بعد الراجی الی رحمة ربہ المتعال اصغر العباد عبید اللہ بن مظهر جمال
 المتخلص بہ بسمل امرتہری محمدان اہل بیت کی خدمت میں عرض پروردگار کے کہ جن نامہ میں میں رسالت
 نامہ پر کے کتاب خانہ کی خدمت میں میری پرامور تھا مجھ سے ایک میرے بچیاں ہریان نے ارشاد کیا کہ
 متفقین جناب امیر علیہ السلام کے مناقب کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عرفی زبان کے
 جانی والے ہی کو پورا انداز حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ یہ کتاب میں عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور نہ عوام اسے
 مستفید ہو سکتے ہیں ماسوا اسکے ان کتابوں میں ہر ایک حدیث کا سلسلہ ملے گا جو اس حدیث کی صحت اور تسقیم
 معیار ہو یہ قدر طول و طویل ہے کہ نا آشنائے فن کی طبیعت اسکو پڑھ کر اکثر الجھتی ہے۔ اگر اسناد کو ذرا دیکھ کر
 حدیث مترون احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تو زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ پانچو
 اچھ ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہیں +

مجھے اس وقت کہنے نہ آئے دن کی حیدر گبول دم بھر کی مہلت نہیں ملتی تھی تاہم میں نے اپنے ہم شرب
 مہربان ارشاد سے سرکاری کی مجال دیجی۔ گو چھوٹا نامہ اور بڑی بات تھی لیکن بسم اللہ شجرہ ہوا و مرہا کہہ کر پڑھ
 لہی لہی بھوتی کشتی کو اس بحر متاع کی منجھدھاریں چھوڑ دیا۔ اگرچہ کارمہر کار کے سوا اور بہت سے مولانا پیش
 آئے اور ان کا بغیر میں فراموش کرنا والوں اپنی طبیعت کی خوبی کو ظاہر کیا۔ مگر میں اکتا مار اپنے کام میں مصروف

ربا بجاتے اسے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہو کر میرا تھہرنا اور داخل حسات ہونا از دست اپنی مخالفت و مکر و لکڑکھانا تھا مگر مجھے اپنے کام ہو کام تھا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تھی اور نہ اپنی کم استعدادی کا مطلق خیال تھا حقیقت کیا ہی فرض منصبی کو انجام دینا تھا اس کو کہ وہ خدا کو اپنی سائے لے بیٹھا انہیں دنوں میں مجھے عظیم آباد پیشہ کا سفر پیش آیا اور خدا کا جتن غنا صاحب کبیل کے بختانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ پھر کھٹوا کر وہابی و غیرہ کتب خانوں کی سیر کرتا پھر بغرض مکہ جس روزہ سے جو کچھ کہہ سیکھ کا مگر اہل اس سے اپنے کشکول گردانی کو بھر لیا نہ اُسین تکلیف پہنچیدہ استدلال ہیں اور نہ فلسفانہ نازک خیال ہیں کسی مذہب پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر نے الحجاب کچھ سے تو خدا نے بے نیاز کی مقدس کتاب کی چند آیتیں یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثیں یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ ہدایت رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اپنے سچے تاریخی واقعات یا مظاہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہیں احادیث کی سند و تواتر و نظر اختصار و حذف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑھ جائے اور پڑھنے والے کی طبیعت بھی پہلی رہے۔ ہر ایک حدیث کے ابتدا میں صحابہ یا تابعین میں سے اس حدیث کو راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث میں اسے پہنچ کر نیا لو محدث کے نام پر اختصار کیا گیا ہے۔ اور اردو زبان میں اس کا عام فہم ترجمہ کو دیا ہے۔ جہاں تک ہوسکا ہے حدیث کے نقل کرنے میں صحت کے خیال کو مد نظر رکھا ہے۔ لیکن اکثر کتابیں علمی تھیں جنکے حروف بہت جگہ سے مشکوک اور محکوک تھے اسوجہ سے اگر نقل کرنے میں غلطی واقع ہو گئی ہو تو میں خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہوں اور ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہوں۔

مولف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی فطاریں شمار ہو چکی ہیں۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی جناب میں اپنے عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے رب العزت کی جناب سے حق و قصہ باریت کا صلہ چاہتا ہوں اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہوں کی شفاعت کا انعام مانگتا ہوں۔ ہاں اگر جناب پیری لغزشوں سے قطع نظر کر کے دعا کے خیر سے یہ فوائد میں تو انکی تقدیر ہی ہے۔ اے عینوفی اذا احسنت امرا فان اخطات ایتوفی صلا حاد ثواب مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ ہے۔ پاس اہم بہر جہاں راست۔ لیکن بجلی ہزار کا راست۔ میں اپنے مولیٰ کی محبت میں مست ہوں شیعہ سنی کی بد و قبح کا موازنہ نہیں کر سکتا۔

میں نے سولہ عمری کے پیرایہ میں جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگوں کو اس مظاہر العجائب کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا متعین کیونچا کر دکھایا ہے۔ اگر جن عقیدت سے قطع نظر کر کے تھوڑی دیر کے لئے نظر انصاف سے بھی دیکھا جائے تو ناظرین کو رائے قائم کرنے کا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ توفیق لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ سلطنت کے تاریخی آسمان کا آفتاب ہے۔ دنیا میں جتنے مشاہیر گذرے ہیں ان کی سوانح و عمال اب در سے گئی گئی ہیں انہیں

جناب امیر علیہ السلام ایسے فردِ الافراد ہیں۔ کہ ہر طبقہ کے مشاہیر میں سرآمد نظر آتے ہیں۔
 مجمعِ سلاطین میں آپ جلالِ الہی کا تج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان
 ہیں۔ کہ جن کے دربارِ قیصر و کسریٰ کے سفیر دستِ بستہ نہایت ادب سے سر نہیجے کئے ہوئے نہایت
 استادہ ہیں۔

معمر کہ کارزار میں آپ ایسے پیکرِ تازہ و ہموار ہیں کہ استہین چڑھا کر عمرو و مہرب جیسے عرب کے
 رستمِ نژاد و نکو بچاؤ کران کے سینہ پر چڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔
 منبرِ ہر آپ ایک شہدہ زبانِ اسپیکر ہیں کہ فصاحتِ عراق و بلخائے عرب آپ کے خطبہ
 کی فصاحت سے جوش میں آکر گچھے پوچھنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور پھر بخودیت بنکر کھڑے کے
 کھڑے رہ جاتے ہیں۔

علم و فضل کی درگاہ میں آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہیں کہ انبیائے بنی اسرائیل کی
 شریعت کے رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسرائیل کی زبان میں بیان فرما رہے ہیں۔
 غرض کہ مسندِ فقہ پر آپ ایک منکسر المزاج قیصر ہیں اور چار بالمش امارت پر آپ ایک ہی شکوت
 امیر ہیں۔ اگر عدالت میں آپ نوشیروان ہیں تو شجاعت میں رستمِ دستان ہیں۔ اگر سخاوت آپ حاتم
 نوال ہیں تو شہادت میں کیخسرو مثال ہیں۔

ایسے صفاتِ متضادہ کا بشیر الہو البشر کی اولاد میں پیدا نہیں ہوا اور ایسے اوصافِ متقابلہ
 کا آوجی جناب آدم کی وراثت میں ہویدا نہیں ہوا۔

انہیں صفاتِ متضادہ اور اوصافِ متقابلہ کو دیکھ کر نصیرؑ نے آپ کو خدا جانا اور صوفیہ
 نے خدا جانے کیا جانا۔ مگر سچ تو یہ ہے۔ ذاتِ حیدر کو کوئی کیا جانے دیانتی جانے یا خدا جانے۔
 مہری بساطِ ہی کیا تھی کہ میں ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا لگا لگا دیا
 کہ جیاب کرو یا۔ ہر چند کہ میں اس حیا میں تیرے کے لائق نہیں تھا۔ مگر امید نے سہارا دیا اور
 اس سہارے سے ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

میں اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہوں کہ میں اس اذیف میں انکی کتابوں سے
 اخذ مطالب میں قاصر رہا ہوں اور حضرت اہل سنت و جماعت کی کتبِ حدیث پر بھی اس
 کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔

اس لئے اہل سنت و جماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسامہ مبارک کی ایک
 فہرست مع ان کے سند و فوات کے مہیا جہ میں درج کر دی ہے۔

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسماء محدثین	وفات سنہ	اسماء محدثین	وفات سنہ
ابن شہاب الزہری امام مالک کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فریق مردن کیا ہے ۔	۱۵۰ھ	ابن سعد رحمہ صاحب الطبقات ۔	۲۴۱ھ
ابن اسحاق صاحب التہذیب و التلخیص اور غازی کو دیکھ کر یہی فریق ہی چمکارتے تھے من اراد المقانی فلیہ ابن اسحق رحمہ ۔	۱۵۰ھ	ابن ابی شیبہ رحمہ استاد امام بخاری صاحب کتاب وصنف مسند و تفسیر ۔	۲۴۰ھ
ابن ابی حاتم صاحب التلخیص و التلخیص ابن ابی حاتم صاحب التلخیص و التلخیص	۲۴۰ھ	امام احمد رحمہ ابن حنبل صاحب مسند و تہذیب و التلخیص ۔	۲۴۱ھ
امام مالک صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ ۔	۲۴۱ھ	ابن ابی عمر الحدادی رحمہ صاحب مسند ۔	۲۴۱ھ
عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام مالک رحمہ	۲۴۱ھ	ابن علی صاحب مسند ۔	۲۴۱ھ
وکیع بن الجراح رحمہ اپنے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے ۔	۲۴۱ھ	امام محمد بن بخاری رحمہ صاحب جامع الصغیر و التلخیص و التلخیص ۔	۲۴۱ھ
عبد اللہ بن الوہب رحمہ اپنے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی ۔	۲۴۱ھ	امام مسلم رحمہ ابن الحجاج صاحب ابوداؤد رحمہ صاحب السنن و التلخیص و التلخیص ۔	۲۴۱ھ
سقیان بن عیینہ رحمہ اپنے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے ۔	۲۴۱ھ	ابو عبد اللہ الترمذی صاحب الجامع و التلخیص ابن ماجہ صاحب السنن ۔	۲۴۱ھ
امام شافعی رحمہ ابن علیہ	۲۴۱ھ	ابن ابی الدینار رحمہ صاحب کتاب مصنف	۲۴۱ھ
ابوداؤد الطیالسی رحمہ صاحب کتاب مسند	۲۴۱ھ	الحارث بن ابی اسامہ صاحب المسند	۲۴۱ھ
الواندنی صاحب المقازی	۲۴۱ھ	القاسمی صاحب کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔	۲۴۱ھ
عبد الرزاق رحمہ استاد امام احمد ابن حنبل رحمہ صاحب التلخیص و التلخیص ۔	۲۴۱ھ	ابن ابی عاصم رحمہ صاحب مسند	۲۴۱ھ
الفریابی رحمہ صاحب التفسیر	۲۴۱ھ	الحکیم الترمذی صاحب نوادر الاصول	۲۴۱ھ
الحجیدی رحمہ صاحب المسند ۔	۲۴۱ھ	عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب ذوالند فی المسند ۔	۲۴۱ھ
اکرم بن ابی ایاسی رحمہ صاحب التفسیر	۲۴۱ھ		
ابن عبد اللہ رحمہ صاحب غریب الحدیث و شواہد	۲۴۱ھ		
سید بن منصور رحمہ صاحب التفسیر	۲۴۱ھ		

اسماء محدثین	وفات سنه	اسماء محدثین	وفات سنه
البرز اشراکد امام بخاری صاحب مسند	٣٩٦ھ	ابوبکر الاسماعیلی صاحب الصحیح والجمع	٤١٦ھ
المنذری صاحب السنن والنخائص	٣٩٦ھ	ابن شهاب بن صاحب السنن والترغیب	٣٩٨ھ
ابو یعلیٰ صاحب المسند والجمع	٣٩٦ھ	الدارقطني صاحب السنن وغيره	٣٩٨ھ
ابن جریر الطبری رحمة الله صاحب التفسیر	٣٩٦ھ	الخطابی رحمة الله صاحب غریب الحديث	٣٩٨ھ
والتاریخ	٣٩٦ھ	ابن منداه صاحب معرفة الصحابة	٣٩٥ھ
ابو فیسر الدولابی صاحب الکلی	٣٩٦ھ	الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ	٣٩٥ھ
ابن خزيمة صاحب الصحیح	٣٩٦ھ	ابن مردويه المشهور ببطراز المحدثین	٣٩٥ھ
ابو القاسم البغوی صاحب معجم الصحابة	٣٩٦ھ	صاحب التفسیر والمناقب المتخرج علی البخاری	٣٩٥ھ
ابن المنذر صاحب التفسیر والاداسط	٣٩٦ھ	الطحاوی رحمة الله صاحب مشکل الآثار	٣٩٦ھ
العقيلي صاحب الصغفہ	٣٩٦ھ	تمام رحمة الله صاحب الفوائد	٣٩٦ھ
ابن تقيہ الدينوری رحمة الله صاحب	٣٩٦ھ	الکافی رحمة الله صاحب السنه	٣٩٦ھ
کتاب المعارف	٣٩٦ھ	ابو نعیم اثننا وخطیب بغدادی صاحب	٣٩٦ھ
ابوبکر الالبانی رحمة الله	٣٩٦ھ	الحلیه ومعرفة الصحابة وغيره	٣٩٦ھ
ابن ابی حاتم رحمة الله صاحب التفسیر	٣٩٦ھ	العلی بن رحمة الله صاحب التفسیر	٣٩٦ھ
الحاکمی رحمة الله صاحب الامالی	٣٩٦ھ	المیسیقی رحمة الله صاحب شعب الایمان وغيره	٣٩٦ھ
ابن قلی صاحب معجم	٣٩٦ھ	الخطیب البغدادی صاحب التاریخ والجامع	٣٩٦ھ
ابوبکر الشافعی رحمة الله صاحب غیلا نیات	٣٩٦ھ	ابن عبد البر رحمة الله صاحب کتاب المیتعاب	٣٩٦ھ
ابن حبان رحمة الله صاحب الصحیح	٣٩٦ھ	فی معرفة الامحاب	٣٩٦ھ
والثقات والضعفا	٣٩٦ھ	الواحدی رحمة الله تلمیذ العللی صاحب	٣٩٦ھ
ابن السکن صاحب معرفة الصحابة	٣٩٦ھ	التفاسیر المشهوره	٣٩٦ھ
الطهرانی صاحب معاجم ثلاثه	٣٩٦ھ	البغوی صاحب معالم التنزیل وشرح السنه	٣٩٦ھ
الاجزی صاحب الشریف والاربعین	٣٩٦ھ	الدیرلمی صاحب الفردوس والاحبار	٣٩٦ھ
ابن السیسی صاحب سنن صاحب عمل الیوم	٣٩٦ھ	السفی صاحب التاریخ	٣٩٦ھ
واللیله والطیب النبوی	٣٩٦ھ	ابن عساکر صاحب التاریخ	٣٩٦ھ
ابن عدی صاحب الکامل	٣٩٦ھ	ابن النجار صاحب التاریخ والحدیث فی معرفة الصحابة	٣٩٦ھ
ابو یوسف صاحب التفسیر والقطره والوصایا	٣٩٦ھ	الخوافی وهدایان اخت ابی جعفر محمد بن	٣٩٦ھ
	٣٩٦ھ	جریر الطبری صاحب المناقب	٣٩٦ھ

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہور و محدث مثل صحاح ستہ غیرہ کے سوا جن کتابوں
خصوصیت کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المنائب	الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	مناہج المودہ	للعلماء سیامان الحنفی البعلبی
الخصائص	الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ	جزء فضائل اہل البیت	للعلماء فطال الزرارہ
منقبۃ المطہرین	للعلماء علی بن ابی حمزہ سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ	المنائب	للعلماء شیخ ابی الدین اللہ ولسناوی
المنائب السبعیہ بسند قاطعہ	للعلماء ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوة	للعلماء ابو سعید رحمہ
المنائب	للعلماء المحمّد بن ابی بکر بن جویہ رحمۃ اللہ علیہ	مناہج الراغبین فی تفسیر المصطفیٰ	للعلماء محمد بن علی حبیبان رحمہ
جہاد التقریر فی فضل	السیدی ذوالرین ابی الحسن علی ابن عبد اللہ مسہودی	مناہج الراغبین فی تفسیر المصطفیٰ	للعلماء یوسف سبط ابن
الشرعین شرف العلم	المنافعی رحمہ	احوال الامتہ	الجزیری رحمۃ اللہ علیہ
والمناقب العلی	بازل من القرآن فی علی	للعلماء ابی نعیم الاطہری رحمہ	
کتاب الآل	لابن خالویہ	للعلماء سیف بن صالح المامیر	
معالم العترة	للعلماء ابی الحسن الحائمی رحمہ	اللیثانی الصنعانی	
وقار البقیۃ من مناقب ذوی القربی	للعلماء عبد الجبار صاحب الراشد النوری فی فضائل العترة	مناقب ائمہ اثنا عشر	للعلماء شیخ عبد الرحمن بن یوسف ہلوی رحمہ
فوائد السلفین فی فضائل	ابن ابی طالب	للعلماء شمس الدین محمد بن محمد الجزیری صاحب حصن حصیین رحمہ	
المرئضۃ و البتول	للعلماء ابراہیم الحوینی رحمہ	للعلماء ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العسکری رحمہ	
و السبطین	للعلماء خطباء ازہم شاہی	للعلماء عبد اللہ بن عبد اللہ العسکری رحمہ	
المنائب	للعلماء ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العسکری رحمہ	للعلماء جلال الدین السیوطی رحمہ	
سطالب السؤل	للعلماء جمال الدین محمد بن ابی اسحق الاسفہانی رحمہ	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	
فضول البصر فی معرفۃ الامتہ	للعلماء نور الدین علی بن محمد المودودی ابن صباغ الماکھی	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	
مؤدۃ القریب	للعلماء علی الجہادی رحمہ	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	
مقتل النجاشی فی مناقب ذوی القربی	للعلماء ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العسکری رحمہ	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	
المنائب	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	للعلماء جمال الدین السیوطی رحمہ	

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
کتابتہ الطالب مناقب ابن ابی طالب	للعلامة محمد بن يوسف الشافعي رح	ابا اليت يفضل ابل بيت	للعلامة جمال الدين السيوطي رح
نزال الابرار	للعلامة بن جعفي	المناقب	للحافظ الدين محمد بن احمد الجعفي رح
سراج الوصول الى معرفته فضل آل الرسول	للعلامة محمد بن يوسف النري	رسالة فضائل ابل بيت	للسيد عبد الرحمن الازهرى الشافعي رح
صراط السوي في مناقب آل النبي م	للعلامة محمد بن محمد بن علي الشيناني القادري	عدة الطالب في الساب آل ابي طالب	لجمال الدين احمد المعروف بابن عقبة رح
معارج المعلى في مناقب المرتضى -	محمد بن صدر عالم	رياض الفضائل	للشيخ محمد الواعظ الهروي
توضيح الدلائل على ترجيح الفضائل	شهاب الدين احمد	وسيلة المال في مناقب الآل	للشيخ محمد بن افضل بن محمد الكاشغري الشافعي
الخصائص العلوية على سائر البرية	لأبي الشيخ محمد بن علي بن ابراهيم النقي	كتاب الصفوة بمناقب بيت آل لعنوه	لعباد الزوت المناوي رح
فتح الطالب في مناقب علي بن ابي طالب	للعلامة محمد بن محمد بن احمد القاسمي	الفتح المبين في فضائل ابل بيت سيد المرسلين	للعلامة رشيد الدين طغان الدهلوي
سورة المؤمنين في مناقب ابل بيت سيد المرسلين	للعلامة ولي الله كاشغري	نخبة المال في شرح عقد جواهر الآل	للشيخ محمد بن عبد القادر الجعفي الشافعي رح
در السحطين في فضل السلف والمرتضى والبطين	لجمال الدين محمد بن يوسف النري	ساعات الكواثر	لمؤلف علي اسم مولفه
عرف الودي في اخبار المهدي	للسيوطي رح	نفحة النعمانية في احوال الحسين	لرضي الدين محمد بن علي بن حميد
مناقب حميدية	للشيخ احمد بن علي بن ابراهيم الانصاري الشافعي رح	القول الجلي في فضائل علي وعلا القائل اياه حق العوالمات	للسيوطي رح
عقد الآل في فضائل الآل	للشيخ عبد الله العبدوس رح	استي الطالب في فضائل علي بن ابي طالب	للشيخ ابراهيم بن عبد الله الوصافي الشافعي رح

تاظرین کو کتاب کے مطالعہ سے آپ خود غلام ہو جائیں گے کہ انھوں نے کس قدر جان کا ہی سے اس کے
ابواب کو ترتیب دیا ہے *

پہلے باب میں بناب امیر کے اسما اور القاب و حج کر کے کفایت المہمہ بہ برکت آلاء
ابی الامتہ اس کا نام رکھا ہے *

دوسرے باب میں آپ کے شان کے متعلق قرآن شریف کی آیتیں جمع کی ہیں اور
اس کا نام النحل الجلی مثلاً نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے *

تیسرے باب میں جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اس کا نام ملہم غیبی نے
الکواکب المضيئہ فی فضائل العلویہ پکارا ہے *

چوتھے باب میں آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سرور شہنشاہی نے العرقہ الوثقی فی خصائص
المترقی کا خطاب اس کو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی ثلثاتیب
اسد اللہ الغالب علیہ المومنین علی ابن ابیطالب کے لقب سے نامزد کیا ہے *

کوئی صاحب یہ خیال نہ کرے کہ اس کتاب کو صرف کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہے نہیں
بلکہ کتب صحاح میں جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مستدرک البیت جناب امام
رضا علیہ السلام اور کنز الدہاں اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیاء اور حلیۃ اللزاق اور مستدرک ہزار اور
معجم طبرانی وغیرہ سے *

اور کتب رجال میں الاستیعاب معرقۃ الاحباب اور اسد الغابہ فی معرقۃ الصحابہ و اصحابہ
نہجۃ الصحابہ اور الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ و غیرہ *

اور تفاسیر میں تفسیر معالم التنزیل اور الدر الثمینی فی التفسیر الملتزم اور تفسیر کشاف اور ربیعناوی
وغیرہ سے - اور تاریخ میں تاریخ طبری - اور کمال التواریخ - اور مروج الذهب مسعودی مرآت الجنان طوسی
اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے - اور سیرت ابن ہشام - اور اقدی اور سلج النبوۃ سے بہت
کچھ مدلی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اُخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اس کی عبارت
سے ذیل میں درج کر دیا ہے *

اب میں اپنے لئے اور تاظرین کتاب کے لئے دعاء خیر مانگتا ہوں - اور اصل کتاب
کی طرف رجوع کرتا ہوں *

واللہ تعالیٰ یعصمنا عن الخطا والخطی وثبت اقدامنا فی مواضع الزوال انہ المرجو فی الاولی
والآخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبۃ

باب اول

جناب امیر علیہ السلام کے اسلام مبارک میں

موسم

بکفایت المہمہ بیکرت اسماء ابی الاثمہ

قال ابن الاعرابی كانت فاطمة بنت اسد علی حاملا بجلی ابوطالب غائب فوضعتہ **اسد** اسد الفحی بہ ذکر ابیہا فلما قدم ابوطالب سماء علیہا رالیو اقیبت لابی عمر الزاهدی

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد غسل سو تھیں اور ان کے وضع حمل کے وقت ابوطالب کہیں گئے ہوئے تھے اور جناب امیر علیہ السلام تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر ان کا نام اسد رکھا تاکہ ان کے والد کا نام ان کے ذریعہ سے زندہ رہی جب ابوطالب تشریف لائے تو ان کا نام علی رکھا۔

قال عطاء انما سمعته امہ حید کہ بدلیل قولہ یوم خیرہ انا الذی استمختی فی حیدرة **حیدرہ** (تذکرہ خواص الاثمہ) عطا کہتے ہیں جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ فرما پکا نام حیدر رکھا تھا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیر کے روز اپنے رب سے فرمایا۔ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر یعنی شیر رکھا ہے۔

وقال ابن بھان الدین الجلی الشافعی فی سیرۃ الحبلیۃ ونقال ان ذلک کان کشفان علی فان موحیا کان دای فی ذلک اللیلۃ فی المنام اسد اافر سہ فذکرہ علی لیخبرہ ما ظن علی بن بران الدین الجلی الشافعی سیر طلیہ میں کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ اپنی بزم میں خواب کو حیدر کہنا یہ ایک کشتی امر تھا کہ اسی رات مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ اسکو ایک شیر نے پھاڑا اور پس جناب امیرؑ نے اسکو خون دلانے کے لئے اسکا ذکر کیا کہ میں وہ شیر ہوں جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے۔

وقال بعضہم لان اباطالب کان غائباً حین ولد نسمتہ امہ حیدرہ وقیل فی حکایت انما سمعته حیدرہ لان علینا کان رصیحا وهو فی لہبت وحلہ وکان امہ خارجۃ فی بعض الحاجات وکان منزلہم بحنب جل مملکۃ فنزلت حیۃ وھمت لقتل علفیدہ واخذ الحیۃ وامسکھا فماتت فی بدوہ فدخلت امورات الحبۃ **مقتلہ** فی بدوہ فقالت حواک اللہ یا حیدرہ لذلک سمی حیدرہ ونقلہ نجم الدین نحر الاسلام ابو یکرین محمد الحسین السیلا فی المربک فی منازک الصحاب بعض کہتے ہیں کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابوطالب گھر میں نہیں تھے آپکی والدہ نے آپکا نام حیدر رکھا ایک حکایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیرؑ بھی دو دوہتے بچہ ہی تھے اور گھر میں تنہا تھے آپکی والدہ گھر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تھیں اور انکا گھر میں ایک پہاڑ کے پہلو میں تھا ایک سانپ پہاڑ پر ہے اتلا اُس نے جناب امیرؑ کو تل کرنا چاہا جناب امیرؑ نے ہاتھ بڑھا کر اسکو مضبوط کر لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی میں مر گیا اتنے میں آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائیں اور سانپ کو انکے ہاتھ میں مڑا ہوا دیکھ کر کہنے لگیں او میرے شیر خدا تجھے خدا زندہ رہی اسنے آپکا

نام حیدر مشہور ہو گیا۔

علیؓ

جناب امیر کے علیؓ نام پر جسکی وجہ نسب میں علماء کا اختلاف ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہوا میں سمندر ہوا شد
عند ولدہ رند کے خواص (نامہ) یعنی انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام علی رکھا تھا۔
وقیل فلما علا علی علیہ السلام رسول صلہ اللہ علیہ وسلم لکسر الاصل اسم سحی علیہ من العلو والرفعة والشرقة
(مذکورہ خواص) یعنی بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب جناب امیرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کچھ کے
بیت توڑنے کے لئے چڑھے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا۔

سحی بن عباس قال كانت اقداراً دخلت علی ہبل امجد لہ وحی حامل بہ علا علی بطفہا فبفتحها
من الجود فسمی علیاً (مذکورہ خواص) الامیر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب امیرؓ کی والدہ اچھا نام
حل میں جس وقت کہ ہبل کے پوچھنے کے لئے جاتیں اور سجدہ کا ارادہ کرتیں تو جناب امیرؓ کے پہلو کی طرف چڑھ جاتے اور
سمجھ کر کہتے ان کو روکے رکھتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکھا گیا۔

بعض کثر دیک خود ابو طالب نے جناب امیرؓ کا نام علی رکھا تھا چنانچہ علامہ ابن یوسف کہتے ہیں اسی بات کے ثبوت ہیں اور
اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں اسکی تائید میں جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہیں سہ سقیمۃ بعلی کی بداف
لہ ہنر العلو فخر الغراد وہ یعنی میں نے انکا نام علی اسلئے رکھا ہوں تاکہ سر بلند کی عزت انکے لئے ہمیشہ ہو
اور عزت کا فخر ان کو ہمیشہ اپنے ساتھ لے رہے۔

سحی ابی سلمان داعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول لیلۃ اسکری الی السماء قال لی الجبل حل جلالہ
یا محمد من خلقت فی امتک قلت جبرہ اقال علی بن ابی طالب قلت نعم یارب قال یا محمد اطلعت الی
اہل الارض اطاعہ فاخترتک منها فاتفقت لک اسماء من اسمائ فانما الحمد فانت محمد ثم طلعت
النائیۃ فاحترق منها علیاً وشفقت لک اسماء من اسمائ فانما الا علی وعلی یا محمد الی خلقتک وعلیاً من نحر
ذری من ذری وعرضت ولا یتکمال علی اهل السموات والارض فمن قبلہا کان عندی من المؤمنین ومن
بعدہا کان من الکفرین (اخرجہ المحاذری) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ ان ابی سلمان رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب معراج میں پروردگار جل جلالہ نے
مجھے سواشا دیکھا یا محمد تم اپنی امت میں اپنی جگہ پر کسی کو چھوڑ آئے ہو میں نے عرض کیا انکے بہتر اور بزرگو۔ فرمایا کیا علی بن
ابی طالب کو نیز عرض کیا ہاں اسی کو پروردگار نے فرمایا یا محمد میں زمین والوں کو اچھی طرح سے دیکھا کرتا ہوں بگزیہ کیا۔ اور
اپنے ناموں میں سے کونسا تمہارے لئے مشتق کیا پس میں مجھوں ہوں اور آپ مجھ ہیں پھر میں نے دوبارہ زمین کے لوگو کو
دیکھا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسے بھی ایک نام اپنے ناموں سے مشتق کیا۔ پس میں نے علی ہوں اور
وہ علی ہی یا محمد اپنے نیکو اور علی کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہوا ہم دونوں کی ولایت کو آسمان اور زمین والوں کے
سلسلے پیش کیا پس جب اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک میں شہرہ امیر جس نے اس سے انکار کیا کفار کو گروہ
میں سے بن گیا۔

روضۃ الشہداء میں ملاحین و اعط کا شفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ جبنا ابیہ تولد ہو ابو طالب کو پاس دیکھنے کو

تشریف لائے جناب امیر نے ہاتھ بڑھا کر اٹھ کھڑے ہو کر خواہش کیا۔ انہوں نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچھا کہ ان کا کیا نام رکھا ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اس کا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا ہے۔ ابو طالب نے کہا ان کا نام ہوا ہے جسے خدا علیٰ جان قبائل عرب فہم کے نام پر زید رکھنا چاہیے۔ اسی آیت میں سرور دین یناہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کیا گیا کہ والد نے اسد رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ علی نام رکھنا چاہیے۔ جناب امیر کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا میں نے ایک رشتہ لفت سے ہی نام سنا تھا اور میری روبرو میں یہ کہ جناب امیر کے نام رکھنے کی نیت جناب ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد میں باہم تکرار ہو چکی تھی کہ وہ دو نو فیصلہ کیا کہ میں گئے۔ جناب فاطمہ بنت اسد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ شعر کہے یہ بین لہ الحکمت الموعظہ ماذا نری من اسم ذہ الصبی یعنی اے پروردگار اس لڑکے کے نام کی نیت جو کچھ تیرے روضہ پر ہے اس سے تم کو کون اتنے میں غیب نڈائی ہے۔ فاسمہ من شاعر العلی علی استحق من العلماء ایسے کہ نام علی ہی علی شوق ہو علی سے جو خدا پرک کے اسماء الحسنی میں سے ہے۔

قل لہا قریۃ ولادۃ علی حسی ابیہ ابو طالب الکعبۃ وتعلقن باسنادہا وقل ۛ ادعوا ما ذہ العسق الدجی والفاق الذلیلۃ المعنی بدین لنا عن حکم المرعی ۛ ماذا نری اسم ذہ الصبی ۛ ففتفت بہ ہاتف ۛ خاطبتہا بالولد السوء الطیب المہذب المرعہ ۛ ان اسدی شاعر العلی علی استحق من العلی ۛ فکہ فہم الدین شرا لا سلام ۛ ابو بکر بن محمد بن الحسین السیلائی المہندی فی مناقب الصحابہ روایت ہے کہ جب جناب امیر قولہ ہوئے ابو طالب نے کعبہ کا پردہ پیکر کر شعر پڑھیں مجھے پکارنا ہوا یہ صاحب اللہ پھری رات اور ناگہ صبح روشن مجھے اپنی رضا کا حکم کرنا کہ تو اس لڑکے کا مناسب چھو ناگاہ الفت نے پکارا تو میں نے اس پاک اور مستبذ اور ستودہ لڑکے کی نیت پوچھا ہے۔ اس کا نام آسمان کی بلند ترین علی ہے اور وہ شوق ہو علی جو خدا کا پیکر کے اسماء الحسنی میں سے ہے۔

کُنِیت

ابو الحسن عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مداداً والاسحار اقلاداً والانس کتاباً والجن حساباً ما احصوا فضلاً ثلک ما اما الحسن (الخروج الی یلی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کتاب اور جن حساب بن جائیں تا ہم اے ابو الحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

ابو الحسین عن علی قال قال الحسن بدعوی فی الجلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباحسین والحسین بدعوی فی اباحسن کا بیان ابی الاصول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعوی اباحسا (الخروج الخواذ فی المناقب) جناب امیر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں جن مجھ کو اباحسین اور حسین اباحسن کہا کرتے تھے۔ اور مجھ کو اپنا باپ نہیں سمجھتے تھے بلکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرت رحلت فرمائے تو مجھے ان دونوں نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابو محمد خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیر اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تھا۔ جسے پیدا

ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بیان فرمائی تھی *

ابو الریحانیتین

عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي قبل موته ثلاثا سلامه عليك يا ابا الریحانیتین اوصيك بریحانتي فی الدنیا فعن قلبی
سہمہ (یذہب) رکتا و اللہ خلیفتے علیک فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ہذا
احد الرکتین الا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمہ قال ہذا الرکتین الا اخرہا اخرجہا من
والو یکرین مردودہ) جابر سے روایت ہو کہ میں نے جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت
امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابوالریحانیتین تجھے یہ سلام ہو میں تجھے اپنے دونوں پھول کے پودوں کیلئے
دنیا میں عیت کرتا ہوں تقریب یکروز و نو رکن جلتے رہیجے اور پروردگار میرا خلیفہ اور نگہبان تجھ پر بھیگا۔ جب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ جناب امیر فرماتے گئے یہ ان دونوں رکتوں میں سے پہلا رکت تھا۔ جن کی نسبت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جب فاطمہ رحلت فرمائی جس جناب امیر نے فرمایا یہ دوسرا رکت تھا *

ابو تراب

(۱) عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان فاندھا
سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیہا قال خانی سہل فقل اما اذا ابیت فقل
لن اللہ یا تراب فقال سہل ما کان لعلی اسم احب الیہ وان کان لیفرح اذا ادعی بہ فقال لہ اخیرنا
عن صنہ لہ صلی ابا تراب فقال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدت فاطمہ فلم یجد علیا فقال
بن ابن عمک فقال کان بیینی و بینہ شئی فغاضبتنی فخرجہ لہ یقل عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لانسان النظر بن ہو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو
مضطرب قد سقط رداعہ عن شفتہا صا بہ تراب فحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحمدہ عنہ و
یقول تم را یا تراب را خرجه الجحادی والمسلم سہل بن سعد کہتے ہیں ایک شخص آل مروان کا ایک آدمی مدینہ میں مال
ہمو کر آیا اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو بلا لیاں مے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو
اس سے انکار کرنا ہی تو صرف اتنا ہی کہہ دو کہ عفو باللہ جناب ابو تراب پر جو سہل نے کہا جناب امیر کی نزول کیلئے نام سے
کوئی نام دیلو۔ زبیر نے نہ تھا جبکہ پہلے نام ہی کا عی جاتے تو نہایت خوش ہو جائے گا کہا میں یہ نہ کیا جناب امیر کا نام ابو تراب
کیسے کھا گیا سہل نے کہا ایک شخص جناب سہل قدام صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ کے گھر میں تشریف لگے علی علیہ السلام کو
دووں موجود نہ کر جناب سیدہ نے پوچھا تیرا چچا نہ بھائی کہاں ہے۔ جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونوں میں باہم شکر رنجی ہو گئی تھی
وہ غصہ ہو کر چلے گئے ہیں اس رکن گھر میں قیل و نہیل نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ
جا کر دیکھو کہ وہ اسوقت کہاں پر تشریف رکھتی میں اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد میں سو رہی ہیں سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد میں تشریف لگے اہل کو سنا ہوا پایا اور دیکھا کہ کندھ سے دھاتری ہوئی ہے اور پہلوئی سے آلو ہوا
ہے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بدن سے مٹی پونچھنے لگے اور فرماتے گئے اٹھ اے ابو تراب اٹھ
اے ابو تراب *

(۲) عن ابن عباس قال لما انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المهاجرین والا نصار دھواۃ صلی اللہ

عائشہ سلم احی بن ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما و بن عثمان بن عبد الرحمن بن عوف و ابی بن طلحہ و الزبیر
 و ابی بن خدیج و القادری و ولقد ادرضوان اللہ علیہم اجمعین و لم یواح بن علی بن ابی طالب بن
 احد منهم خرج علی معصیا حتی اقی جدولا من الارض و قوسد ذراعیہ و قام فیہا فسفی علیہ الرجل
 التراب فطیلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہ علی تلك الصفة فوکر برجلہ و قال لہ قم فہا صلیحت الا
 ان تكون ہما تراب اعصبت جین اخیت بین المهاجرین و الانصار و لم اوخ بینک و بین احد
 منهم - اما ترضی ان تكون متی بمنزلہ ہارون من موسی الا اللہ لا ینی بعدی - الا من احبک فقد
 حلف بالامن و الا یمان و من ابغضک اما لہ اللہ میتہ جاہلتہ (اخرجہ ابو بکر الخواندی) ابن عباس
 کہتے ہیں جبکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسی
 یہ صورت قرار دی کہ جناب ابو بکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبد الرحمن بن عوفؓ کا اور طلحہؓ کو زبیرؓ
 کا اور ابوذرؓ کو مقدادؓ کا بھائی بنایا۔ اور علیؓ ابن ابیطالبؓ باقی رہ گئے ان سے کسی کا رشتہ اخوت نہ ملا
 جناب امیر نہایت غصہ میں جا کر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا ٹیکہ بنا کر زمین پر سو گئے۔ ہونے مٹی اُٹا کر انکے
 بدن مبارک کو گرو گرو کر دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مصروف نے گئے اور انکو اس حالت میں پایا اور اپنی پاؤں
 سے ٹھکرا کر فرمایا۔ تیرے ابو ترابؓ بیٹے میں اپنے لئے کیا اچھی مصالحت دیکھی ہے۔ جب بیٹے مہاجرین اور انصار
 کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا اور سمجھے کہ یہ بھائی نہ بنایا تو تو خفا ہو گیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا
 ہو جیسے کہ ہارون موسیٰ سے گئے لیکن میرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کرے گا وہ اسن اور بیان
 میں پھپھارے گا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھے گا خدا اسکو کافروں کی موت سے ہارے گا۔

دسم، عن عمار بن یاسر قال كنت انا و علی رفیقین فی غزاة العسيرة فلما نزلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وقام ہمارا ثنا فاسا من بنی مدجہ یعلون فجننا ہم فظفرنا الی علمہ ساعة ثم عشبنا النوم فانطلقت انا و علی فی صور
 من الخلل فی وقتہ من الزاب فمنا فواللہ ما انتھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم کتاب رجلہ وقد
 تقربنا من تلك الرقعة فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لہما رای علیہ من الزاب قال
 الا احدکم با شقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احبکم ثمود الذی عقر الناقة والذی یضی بک
 فی ہذہ بجنہم حتی یملی منہ ہذہ ایضہ لہیتہ (اخرجہ احمد فی المتابع والنسائی فی المحضات)

والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب امیرؓ غزوہ ذی العسیر میں باہم رفیق تھے جب
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاں پر فوج کش ہوئے تھے بنی مدج کے چند آدمیوں کو تختستان میں ایک چشمہ پر کام کرتے
 ہوئے دیکھا۔ جناب امیرؓ نے مجھ سے کہا یا ابا الیقضان۔ اگر تیرا نشانہ ہو تو ہم جلد دیکھیں کہ یہ لوگ کہاں رہتے ہیں
 ہم دونوں اُنکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک اُنکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہم فرید نے غلبہ کیا اور ہم تختستان
 میں جا کر زمین پر سو گئے۔ اور کسی نے ہمارے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیلہ نہ کیا۔ حضرت نے
 ہمارے پاؤں سے ٹھکرا کر دیا یا ہم ہاتھ لگادیں اُنہیں بے گشت تھے۔ پس اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فأخذ رأس النبي صلى الله عليه وسلم فوضعه في حجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه المهممة
فأخبره الحديث قال لم يكن أحبنا أكل في كان جبريل سماك ما سم سماك الله له وهو الذي التقى محبتك
في صدق المؤمنين وورعك في صدق وراة الكافرين لا يخرجهم إلا بكر ابن مردويه ابن عباس بن عمر
کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیر کھینے کے آغوش میں سر رکھے ہوئے اپنے دولتانہ کے صحن میں سترتے
فرما رہے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کہہ کر خیر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ وجہ نے
جواب دیا بوی خیریت ہو اور کہا کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں آپ کے چند مناقب مجھ کو معلوم ہیں جنکو میں آپ سے
بیان کرنا چاہتا ہوں آپ تمام مومنوں کے امیر اور تمام سفید تھوڑا پاؤں اور نہ والو کی پیشوا ہیں آپ ا
انبیاء اور رسولین کی تمام بنی آدم کے سزا میں قیامت کے روز لواء الحمد آجیے انھیں ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اولیٰ گئے گروہ کیساتھ جنّت میں سیر کرنا ہوگا یہ تحقیق رشتہ گارہ اور وہ شخص جس نے آپ کو لا
رکھا اور نقصان اٹھایا یا اس شخص کو آپ سے علیحدہ ہو گیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محب آپ کے محب ہیں اور انکی دشمن
آپ کے دشمن ہیں وجہ جناب علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بے یاب نہ ہونگے ای ہرگز بے یاب نہ ہونگے
تشریف لائے جب جناب امیر اس کے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر قد میں آغوش سے لپیٹ لیا کہ
آغوش میں رکھ دیا تو میں سرکار نے خواجہ امیر کو پوچھا یہ کیا شوق تھا جناب امیر نے وجہ کا تمام باوجود عرض
کیا حضور نے فرمایا یہ وجہ نہیں تھے بلکہ جبریل تھے تشریف لائے تھے تاکہ بن القاب سے پروردگار سے تمہیں ممتاز کیا
جس سے تمہیں آگاہ کریں خدا تعالیٰ نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ میں القا کیا ہے اور تمہاری خوف کو
کافروں کے دل میں ڈال دیا ہے *

۲۲، عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس اسكب لي وضوءا وضوءا حتى وضوء
ثم لا ضرف فقال يا انس اول من يدخل على يوم فهو امير المؤمنين وسيد المسلمين وخاتمه الوصية من
وامام الخراج المجدين مجاء على وضوء الباب فقال من هذا يا انس قلت على قال افتح له فدخل راخو
ان مردويه، انس رضي الله عنه سواديت هو کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رفقہ کو فرمایا کہ ای
انس ہانی لا کر میں وضو کر میں پانی لایا اور حضرت نے وضو کیا اور تازہ صحنی نماز سے فارغ ہو کر مجھے ارشاد کیا ای انس
جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئے گا وہ مومنوں کا امیر اور مسلمانوں کا سرشار اور جنتوں کا خاتم اور سفید تھوڑا
اور نہ والو کا پیشوا ہوگا۔ آگاہ جناب امیر تشریف لائے اور روزانہ کھٹکھٹایا۔ حضرت نے پوچھا ای انس یہ
کون ہے میں نے عرض کیا علی بن ابی طالب فرمایا روزانہ کھول دینے روزانہ کھول دیا۔ جناب امیر علیہ السلام حضرت
کے پاس تشریف لائے *

۲۳، عن بريدة قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على علي بن ابي طالب (الخوارج من حديد
بربره رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجو حکم دیا ہوا تھا کہ ہم علی علیہ السلام
کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا کریں *

۲۴، عن سالم مولى علي قال كنت مع علي في ارض له وهو يحرقها حتى جاء ابو بكر وعمر رضي الله عنهما

اولی التَّقِیْنَ وقائد الغر المحجلین (اخرجه الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحدید والنسب فی مسند) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانوں کا سردار اور مقتول کا دوست اور سفید تھو اور مونہ والوں کا پیشوا ہے +

سید الصّٰوقین (۱) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي سيد الصّٰوقین (تذکرہ خواص الامہ فی احوال الامہ بسط ابن جریر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سالٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچوں کا سردار ہے +

سید المسلمین (۲) عن النّوّاس بن سمرعان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي مرجيا سيد المسلمين حين جاءه علي بن ابي طالب (اخرجه الديلمی) بن سمرعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب بنو امیہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ائمہؑ کے سردار کہہ کر نکلتے +

(۳) عن انس قال بعثنا انا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يدخل سيد المسلمين فاذا اطلع علي اخرجته او ليكن ابن مردويه (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں ایک روز میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت نے فرمایا ابھی ابھی سید المسلمین یہاں آئیگا اتنی میں جناب میرا حاضر خدمت ہو گئے +

(۴) عن عبد الله بن اسعد بن زرارة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة استمرى انتهيت الى دني عز وجل فادعى الى في علي ثلاث اثم سيد المسلمين وولي التقيين وقائد الغر المحجلين (اخرجه ابن مردويه) عبد اللہ بن اسعد بن زرارة سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے شب سراج میں جب بنے اپنے پروردگار کی ملاقات کی پروردگار نے علیؑ کے تین لقب سکواہام کہے کہ وہ مسلمانوں کا سردار اور مقتول کا دوست اور سفید تھو اور مونہ والوں کا پیشوا ہے +

سید المؤمنین (۵) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيدين المؤمنين تعالى اوحى الى في علي ثلاثة اشياء مليلة اسوي بي افه سيد المؤمنين دامام المؤمنين وقائد الغر المحجلين (اخرجه الديلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق شب سراج میں پروردگار نے مجھ کو علیؑ کے تین لقب اللہ فرمائے کہ وہ مومنوں کا سردار اور مقتول کا نام اور سفید تھو اور مونہ والوں کا پیشوا ہے +

سید العرب (۶) عن الحسن بن علي بن فضال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان علي سيد العرب يعني علياً فقالت عائشة الست سيد العرب قال فاسي ولد آدم وعلي سيد العرب ولما جاءه ارسلى الى الانصار فآثروه قال هذا سيد العرب فاجبوه تحية واكرموا مكرا متني فان جبرائيل اخبرني باللهي قلت لكم عن الله عز وجل (قال ابن القيم في حاشية الابارار رواء ايضا ابوا البشر عن سعيد بن جبیر) واخرجه محبا الطبري في الرياض النضرية والطبري في المعجمين عن ابي بن الحسن قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انش الطلق فاحضر سید العرب ابی اخیال الحدیث بنیاب امام حسن علیہ السلام
 ولقبہ من ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگو میرے پاس بلالہ اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ
 عنہا کہنے لگیں کیا آپ کے سر وار نہیں اپنے فرمایا میں آدم کی تمام اولاد کا سر وار ہوں علیؑ کے سر وار ہیں جب
 علیؑ تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بھیجا جب تمام ہمدار حاضر ہوئے آپؑ ارشاد فرمایا یہ بیٹے جناب علیؑ
 تمام عرب کے سر وار ہیں میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکھو اور میری غبت کی وجہ سے ان کی غرت کو بھڑکانا
 جبریل علیہ السلام نے ندا کیا یہ پیغام مجھ کو دیا ہے جو میں نے تم سے بیان کیا ہے

(۲) عن ام المؤمنین عائشہ قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ہذا سید
 الحرب فقلت بانی وانی ات سید العرب فقال اناسید العالمین وهو سید العرب راخوہ العی
 والحاکم ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی عایت ہے کہیں جناب علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی
 ہوئی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا یہ عرب کا سر وار ہی بیٹے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قرآن پڑھا
 آپ کو جب سر وار میں فرمایا میں تمام عالم کا سر وار ہوں یہ عرب کا سر وار ہے

(۳) عن مسلم بن یحییٰ عن سید الان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشہ یا عائشہ ان اسرت
 سطور سید العرب فانظری الی علیؑ قالت انت سید العرب قال نا امام المعانی وسید العالمین
 هذا سید العرب (اخریہ الخلفیہ تارخہ) سید بن قیس بن مزلکہ روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہ عائشہ اگر تو عرب کے سر وار کو کہتے جا رہی ہے تو علیؑ کو دیکھ
 ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ کے سر وار نہیں فرمایا میں تمام عالم کا سبب کر نیواؤں گا امام اور تمام جہان کا
 سوا سبب اول اور میرے عرب کا سر وار ہے

(۴) احمد بن محمد الدارقطنی عن ابن عباس والحاکم عنہ عن حابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اناسید ولد آدم علی سید العرب وارقطنی بن عباس شہ اور حاکم بن عباس اور جابر عہد ہمد سے روایت
 کرتے ہیں کہ حضرت سید علی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آدم کی تمام اولاد کا سر وار ہوں اور علیؑ عرب کا سر وار ہے

عن ابن عباس قال انظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
 فقال انت سبب فی الدنیا والاخرۃ راخوہ العی وعلی

سبب فی الدنیا والاخرۃ

واخطیب وذاذ فیہ الدنیا من احبنا فقد احببت وحبیبت حبیب اللہ ومن ابغضنا فبغض
 ابغضنی وبغضت ابغض اللہ العرب لمن ابغضت من ابغضت ابی بن عباس رضی اللہ عنہ وابت
 کرتے ہیں کہ جناب سید علی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی طرف نظر کر کے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سر وار ہے۔ ابو عمر
 اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کا کسی قدر نقطہ سے روایت کیا ہے۔ لیکن فیروز دیوبند نے فیروز اللغات
 میں اس حدیث کو کتبہ اور روایت کی ہے کہ علیؑ جس شخص سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور میرا دوست
 خدا کا دوست ہے جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اس پر نفوس سب
 میرے دشمن ہیں اور تجھ سے بغض کرتے ہیں

قائد الغر المحجلين

عن عبد الله بن حكيم الجعفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله ما اكثرت على ثلاثين النبوة ابيات في كتابه

سید المومنین و امام الموقنین قائد العر المحمدين (الرحمة الطیوة) سید الشہین حکیم الجہنی نعمت سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب عراج میں جناب ابرہہ نے ہم کو علی کے نین خطاب القانوا کہو وہ موسوں کے سردار و تفتیوں کے امام اور جس کے ستمہ اور ہاتھ اور پاؤں سفیدہ اور نورانی میں اُنکے پیشوا ہیں یعنی اُن کو ہشت کی طرف لیجا بیوا کے ہیں چ

العمارة المرموقة

عن علي بن النعمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على العيوب المرسية في
الرجال عيوب المرافقين (المرحومين) فلهذا من شأنه صيانة محبة

۴۰ بادشاہ ہے

۴۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل هذا اول من امن بي وهذا
يعسوب الزمینی (اخرجه الدلی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم جناب امیر فی نسبت ارشاد کرتے تھے کہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہ مومن کا
سورہ ہے

ضدِ بزرگ

عن معاذة العدوية قالت سمعت عبا على المنبر منبر الجوة يقول
اقاصدني اكبر الرياض النضرة في فضاء العشرة لمح الطهي

(۳) عن ابي ذر الغفاری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لعلی انت اول من امن بالصدق وانت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم فقلت من الریاض المنضرة) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہو کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرما رہے تھے تو وہ شخص ہے جو سب کے پہلے
 صحابہ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے *

۳۰) عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بيد علی فقال
 هذا اهل من امن وهذا افارق هذه الامة وهذا یعسوب المؤمنین وهذا من یصاحفنی فی
 البیتة وهذا صیدی الاکبر (اخرجہ الطبرانی والذہبی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان
 رسی امرابی فرغ فارسی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا بایتر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
 یحییٰ یہ ہے جسے جبرست پہلے مجھ پر ایمان لایا یہ ہے امیریہ اس امت میں حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا
 ہے امیریہ یونوں کا یعسوب (یعنی امیر) ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب پہلے مجھ سے ملاقات کریگا
 یہ صیدی اکبر ہے ♦

عن عباد بن عبد الله قال قال علي انا عبد الله واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا هادي

الاکبر لا یقر لها ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرج احمد والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابوریث عثمان ابن ابی شیبہ فی سنتہ وابن عاصم فی الضعیف وحافظ ابونعیم فی الحلیۃ والعسلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا اپنے سات برس سے پہلے غار پر بھی ہے۔

(۵) عن معاذ بن عبد اللہ وہ قال سمعت علیاً یقول علی المنبر میو المصیر انما صدق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابویکر واسلمت قبل ان یسلم ابویکر رقلہ ابن قتیبہ فی المعارف) معاذہ اللہ وہ کہتے ہیں میں نے بعور کر دیا ہے کہ جناب امیر کو فرماتے تھے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر سے قبل کسی نے ابویکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے ہیں ایمان لایا ہوں اور ابویکر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہوں۔

(۶) عن ابن عباسؓ وانی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ یقول ثلاثہ حبیب المجدار مومن الناس ابن الذی قال یازم اشعوا المرسلین وخریل مومن ال فرعون الذی قال تقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وهو افضلہم (اخرج البخاری عن ابن عباسؓ واحمد عن ابی یعلی) ابن عباسؓ اور ابویعلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ صدیق تین ہیں اول حبیب الخیر الدیاسین یعنی جناب عیسیٰ علیہ السلام کے جو ایشین، پیرایان لانیوالا جس نے کہا تھا اے میری قوم کے لوگوں کی متابعت کرو۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالا خریل جس نے یہ کہا تھا اے لوگو تم ایسے خنقین کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پائے والا خدا ہے۔ اور علی بن ابی طالب کہ اُسے افضل ہے۔

(۷) عن ابن عباسؓ فی قولہ نعماً من طبع اللہ والرسول فالولتک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علیؓ رسول اللہ صل یقدر علی ان نردک فی الخبتہ قال یا علی ان کل بنی رفیقاً اول من اسلم من اللہ فزلف ہذہ اول الذین اولتک مع الذین انعم اللہ علیہم من البیین والصدیقین والشہداء والصلحین وحن اولتک ورفیقاً ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً فقال ان اللہ تعالیٰ قد انزل بیان ما سلت فجعالتک رفیقاً لانک اعل من اسلم وامت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں جبکہ ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگوں خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ اُنکے ساتھ ہیں جبکہ خدا نے اپنی نعمت انہی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم حضور کو جنت میں بھی دیکھ سکیں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر بنی کا ایک رفیق ہوتا ہے یہی خدا پرست ہے پہلے اسلام لانا ہر بنی کا ایک رفیق تامل ہوئی کہ وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہیں جنہ خدا نے اپنی نعمت انہی کی جو بنی نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ اُنکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علیؓ خدا تعالیٰ نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھ پر اسلام لایا ہے۔ اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۸) عن علیؓ قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس القباۃ غیراً ورفیقاً م رجل من الارفاق

فقد اتى من هم با رسول الله مال انا على البراق واخى صالح على فاقته الله التي عقرت وعي حمرته
على فاقته الغضباء واشى على فاقته من نور الحجة بيده لواء الحمد ينادى لا اله الا الله محمد رسول الله يقول
الا مبيتون ما هدا الا ملكا مفرقا او نعتا مرسلا او حامل العرش فنجيهم ملكا من بطان الشرا
يا محتررا الا مبيتين ليس هذا ملكا مفرقا ولا نبيا مرسلا ولا حامل عرش هذا الصديق الاكبر
على ابن ابى طالب (اخرجنا بوجعفر العقيلي) جناب امير طيعة السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حدیث بیان کی کہ فیاریت میں ہم چار شخصوں کے سوا اپنا چچا ان شخص سوار نہوگا انصاریں سے ایک
شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال یا پاپ پر خدا ہوں وہ چار شخص کون ہیں حضرت نے فرمایا
ایک تو میں ہوں کہ فیاریت پر سوار ہونگا اور میرا چچا بنی صالح بنی اس فاقہ اللہ پر سوار ہوگا جس کے پاؤں کاٹے گئے
میں اور میرا چچا حمزہ فاقہ غضباء پر سوار ہوگا اور میرا چچا بنی علی جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار
ہوگا اور اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتا ہوگا تاہم آدمی کہے گی یہ کوئی
مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اللہ سے ایک درشت جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ
ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے *

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
فارق الاعظم
(الرافع المنقر في فضائل العشرة) بحسب الطبري (الوافر غفاري رضى الله عنه) سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب بائیر سے فراتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فارق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل میں فرق کرو گے *

(۱۲) عن سلمان الفارسي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من يصادقني يوم القيامة وهذا الصديق الاكبر وهذا الصديق الاكبر وهذا الصديق الاكبر
يعسوب المؤمن والمال يعسوب المنافقين (اخرجه الديلمي) (الطبراني) سلمان فارسي رضى الله عنه
روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر اکبر جنت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھ پر
سچ پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سچ پہلے قیامت کے روز مجھ سے ملے گا اور یہ صدیق اکبر اور فارق اعظم
اور یومئذ کا یعسوب (یعنی امیر ہے) اور مال منافقوں کا امیر نہ ہوگا *

(۱۳) عن ابی ليلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خليليا فانه الفاروق بين الحق والباطل (اخرجنا البخاري) والديلمي (ابن عبد البر) الا مستجاب بالليل
سے روایت ہے کہ جناب رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے غفریب میری دوستی میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو
امامت علیؓ کی اختیار کرو تحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے *

(۱۴) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس اسكبي لي وضوء
خاتم الوصيتين
فتوضي وصلي ثم انصرف فقال يا انس اول من دخل علي اليوم امير المؤمنين

وسید المسلمین و حاتم الرضی و امام الغر المحجلین مجاء علی حتی ضوب الیاب فقال من هذا
یا انس فقلت علی قال انتم لہ فدخل (اخرجه ابو بکر بن مردويه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا انس باقی فاکر میں وضو کر اس حضرت نے وضو کیا اور تازہ پڑھی پھر آپ لوٹ
بیٹھے اور ارشاد کیا ان جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئے گا وہ امیر المؤمنین اور فاتح الوصیتین اور سید المسلمین اور
سفید کاغذ پاؤں اور وضو والوں کا امام ہے۔ اسے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے دروازہ کھٹکھٹایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ات انس دروازہ پر کون ہے جیسے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرت
نے فرمایا دروازہ کھول دو میں نے دروازہ کھول دیا جناب امیر اللہ تشریف لے آئے ۔

عن (اخرجه ابو بکر بن مردويه) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتیاب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسی وقت سید المسلمین اور امیر المؤمنین اور
خیر الوصیتین آئیں گاتھے میں جناب امیر تشریف لائے ۔

الوصی (۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ کل
بھی وصی فمن وصیک فقال کل تعلم من وصی مری فقلت نعم یوشع بن نون قال فقلت
لا لہ کان اعلمہ فقال فان وصیی وموضع سری وخیر من انزلک بعدک ویخبرک فی ولیفرضی حیثی علی
بن ابی طالب (اخرجه ابو بکر بن مردويه) الطبرانی فی الکبیر فی سند سلمان الفارسی (ابو سعید
خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ
ہر ایک نبی کے لئے وصی ہوتا رہا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو عمارت ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا
یوشع بن نون حضرت نے فرمایا کیوں میں نے گزارش کیا اس لئے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سب سے
زیادہ علم تھے تا جب فرمایا پس میرا وصی اور میرا زوار اور جن لوگوں کو کہیں اپنے بعد چھوڑنا ہوں ان سب سے
بہتر امیر و خیر و نیکو پورا کریں والا اور میرے فرضوں کا ادا کریں والا علی بن ابی طالب ہی ۔

(۲) عن انس بن مالک قال حدثنی سلمان انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی وصی
وصیی وخیر من اخلف بعدک علی بن ابی طالب (اخرجه بن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہی سنا ہے کہ یہ ابھی
امیر اور خیر اور میرا وصی ہے مجھے رہنے والوں میں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہیں ۔

(۳) عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدري من كان وصی مری فقلت یوشع
بن نون فقال وصیی فی اہلی وخیر من اخلف بعدی علی بن ابی طالب (اخرجه بن مردويه) سلمان
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے گئے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسیٰ کا وصی کون
تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے بعد ہیں اور جن کو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑنا ہوں

راخرجه ابو بکر الخلدی (جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ السلام
والث فرات تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے اعلیٰ ایک بنی مخب کیا ہی اور ایک بنی کے لئے انکی امت سے ایک
وہی انتخاب فرمایا ہر ایک امت کا بنی ہوں اور میری بیہ میری امت اور میری عمرت اور میری بیت میں ہوں
رضی علی ہے

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان انس بنی صلی اللہ علیہ وسلم مر من مرضہ فانتہ فاطمة تعودہ فلما
وات ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجهد والضعف استعینہ فیکت حتی سال الدروع علی خدی ہما
فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمہ ان لکراہۃ اللہ ایاک زوجتک من اندام مسلما والقرہم علما
واعظمتہم حال ان اللہ تعالیٰ اطلع الی اهل الارض اطلاعا فاختار فی منہم فبعثنی نبیام سدا لہم اطلع
اطلاعا فاختار منہم بعثک فادعی اللہ الی ان ادعہ اہاک والتخذہ وصیتا راخرجه دارقطنی
واخرجه الطبرانی والخطیب عن ابن عباس والکاکہ عنہ والی ہر ذی ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ السلام بیابا جو جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لئے تشریف
لائیں حضور پریم حضرت کو تکلیف کو پہنچا دینے لگیں حتیٰ کہ وہ لوں خسار کیا کہ پریشانی جاری ہو گئے یہ وہ تکلیف کو
نے ارشاد کیا ہی فاطمہ کی فاس مہرانی تھی تیرے حق میں کہ حق تیرا کچھ ایسے کے ساتھ کیا ہی کہ وہ اسلام لائیں
سب سے مقدم اور سب سے زیادہ علم کئے والا اور علم میں سب سے پرانی خدا تعالیٰ نے زمین کے ربی والوں کو سب سے
محبب انتخاب کیا اور مجھے بھی بھی بے انا یا پھر دوبار اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شرم کو انتخاب کیا اور مجھے بھی بھی کر میں
انکے ساتھ تیرا کچھ کروں اور اسکو اپنا وصی بنائوں

(۱۲) عن ابی ہارون العبید قال تبت اباسجد الخلدی فقلت لہ اهل شہدت بد مرّا فقال نعم
فقلت ان تختد شیء بشیء مما سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مر من مرضہ ولقد دخلت علی فاطمہ تعودہ وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما وات ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجهد والضعف خفتہ العیوہ حتی بدت دموعہا علی خدہا فقال
لہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یسکبک یا فاطمہ قالت اخشی الضعیفہ یا رسول اللہ فقال فاطمہ ان اللہ اطلع
الواہل الارض اطلاعا فاختار منہم ایاک لہما اطلع ثانیۃ فاختار منہم بعثک فادعی اللہ الی فالتکتہ واتخذتہ
وصیتا وما علمت انک بکرامت اللہ ایاک زوجتک من اندام مسلما والقرہم علما وقد ہم سدا فضعکت واستبشرت
فادرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزید ہا مزید الخیر کلہ الذی قسمہ اللہ تعالیٰ مجر وانا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لہما یا فاطمہ علی ثمانیتہ انہما اس یخفی عنک ایمان اللہ ورسولہ وحکمہ وزوجتہ وسب طاکہ
الحسن والحسین وامرہما وخریفتہ وغیرہ عن التکرر فاطمہ انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطہا
احد من الاولین ولا یزید من الاخرین بیننا خیرا لا ینما وھو ابوک ووصینا خیرا لا وصیار وھو
بعثک وشمیم الخیر الشہداء وھو حمزہ وحمزہ امیہ وھما سبطا ھذہ الامۃ وھما ابناک وھما تخت ھذہ
کلامہ الذی لیس علیہ عین خلافہ ثم مضی علی مسکبک لعلین فقال من ھذا الخیر امرا اخرجه الدارقطنی

ال سب سے بہتر تھے بن ابی طالب ہو۔

(۳) عن مرید قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل نبی وصی ووارث وان علما وصیہ رادقی
لاخرجہ البخوی فی مجمعہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بیرونہ رضی اللہ عنہ سیرت ہے کہ جناب امیر خیر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے ۔

(۴) عن ابن عباس قال قال سلمان سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وصیہ فقال سلمان من وصیہ
قال رسول اللہ فقال سلمان من کان وصی موسی قال قلت وشیعہ بن نون قال فان وصی درادقی ولیقضی
بینہ وشیعہ بن علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی مساقبہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ان رضی اللہ

عنہ کہ انھوں نے کہا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور کا وصی کون تھا۔ سلمان نے عرض کیا: بیشک بن نون
جہاں نے سنا تو کیا میرا وصی اور وارث اور میری فرض کا واکریمہ الا اور میرے وعدہ کی بھینچ کر خواہاں بن ابی طالب ہے ۔

(۵) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است انی ووارثی ووصی قلت ووارثک ہا
بنی اللہ قال ما وراثۃ الانبیاء من قبلی قلت ووارث الانبیاء من قبلک قال لا بہم ومنہم بہم (اخرجہ

ابن الحضری) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے سردار انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور
وارث اور میری جگہ پر کیا یا جی۔ انہی مجھ کو حضور سے کیا ورثہ دیکھا فرمایا اور نہ کہ مجھ سے پہلے انبیاء نے کیا ہے ۔

میں عرض کیا کہ حضور سے پہلے انبیاء نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اور پہلے نبی کی سنت ۔

(۶) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی ووارثی ووصی قال علی
ہارث مثک قال ہ ابرث البتین بعضہما بعضا قال اللہ ورسولہ اعلم فقال کاب اللہ وسنتہ دینہ

(اخرجہ ابن الحضری) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب قائم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے
ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب میرے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے دیکھا فرمایا اس کے
میں نے ایک سر سے دیکھا ورثہ کیا یا جی جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت ۔

(۷) عن حبیبہ العری عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوصیک بالعرف خیر (اخرجہ
ابن السراج) حبیبہ العری جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا

اے علی علیہ السلام میں تم کو عرف کے ساتھ نبی کرنے کی وصیت کرتا ہوں ۔

(۸) عن حبیب بن ذرین قال رأیت علیا یضرب بکبش فقلت لہ ما هذا قال اوصانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اضرب عنہ (اخرجہ احمد) حبیب بن ذرین کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام کو ایک

بکشتہ کی قڑائی کرتے ہوئے دیکھا میں نے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
وصیت فرمائی تھی کہ میں اس کی طرف سے قڑائی کیا کروں ۔

(۹) عن اہل المؤمنین اہل سلیۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اختار من کل
امۃ نبیا واختار لکل نبی وصیاً وانا بنی ہذہ الامۃ وعلی عیسیٰ عترتی واہل بیتی وامتی من بعدی

نقص نہ ہو، شخص تین گنا سبکی ہو گی اور پھر زالیہ وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا۔

صاحب المرام

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يورثه
وإنما سمع يا ماريثه إن الله عز وجل عبد الله في علي بن أبي طالب اقا،
دايمہ الہدیٰ ومانا کایمان و امام اکو امامدو مورچیدہ من اطاعتی و یا ماریثہ علی بن ابی طالب امینی
علی فی القیامہ وصاحب رابتی و معاتجہ رحمتہ ربی و ہوا کتبتہ البقی الی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ ابن جریر)
ابن عباس بن مالک مبنی اللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی زہرہ سے فرما رہے تھے اویس بن رضی اللہ عنہ
کہ اسے ماریثہ خدا تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری کاتلم اور زیان کا نشانہ
اور اولیاء کا امام ہو اور جس قدر کہ میری اطاعت کریں گے لوگ ہیں ان سب کا نور ہو اسی ابابکر علی کمال قیامت
کے مندرجہ امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پردہ گار کے خزانوں کی کنجی ہے اور وہ ایک پاک کلمہ ہے جس کو
محققوں نے اپنے لئے لازم کر لیا ہے۔

مقیم الحجۃ

عن عبد الله بن مسعود قال البني صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الخلق آدم
ونفخ فيه من روحه عطس ادم فقال الحمد لله اوحى الله اليه من في عبدي اعزني لولا
عبد ان الرب ان اطلقه في حار الدنيا ما خلتك قال احيى يكونان متى قال ادم يا ادم ارفع رأسك
وانظر فرفع رأسه نادى اكتب علي العرش لا اله الا الله محمد بنی الرحمة وعلی مقیم الحجۃ (اخر جہ الحلیہ
فی المناقب) عبد الله بن مسعود بنی امیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ
نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو آدم نے چھینک لی اور اللہ نے فرمایا
میرے بندے نے میرے اشارت کر لیا ہے مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر میں نے دو بندہ نکال دیں پس پیدا کرنا
ارادہ نہ کرتا تو میں نے تجھے پیدا کیا ہوتا۔ حضرت آدم نے عرض کیا یا اہی وہ دونوں مجھ سے پیدا ہو گئے ارشاد ہوا
کہ اے آدم اپنی سرگاہ کھانچو حضرت آدم نے دیکھا کہ عرش پر نگہا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رحمت کا بنی
ہے علی حجت کا قائم کرنا والا ہو۔

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فخطب
الناس فحمد الله واشتفى عليه فخطب وخرن من بعده ثم بكوا قال ابن عباس
ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمہ فقال ما انا رسول الله فقال ابن عباس منی فحدثنی عن فضمرہ الی
صدرہ وقیل بن عیینہ وکی حتی سالت دمعہ عن علی حدیثہ وقال یاطی حواء بامختار المسلمین هذا علی
بن ابی طالب هذا شیخنا المحمدا بنی والا انصارہ لیا انا فی وانی وخنقی ولحی دعی هذا ابو البطحان
الحسن والحسین بیسید السباہ اهل الحزبۃ من اهل الکربۃ یعنی هذا اسد اللہ فی ارضہ مصیف
المسلول علو عدائہ محلی معصیہ لحدیثہ اللہ ولحدیثہ اللہ منہ ربی ما دامہ ربی فاستحب
ان یبرأ من اللہ ومنی علی تراوہ فلیبلغ الشاهد منکم الغائب راخر جہ ابو سعد فی تنقیح النجوم
ابن عباس مبنی اللہ کہتے ہیں ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھے اور خطبہ پڑھا تو فرمایا

کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پھر اشکبار ہو کر اور کہا علی بن ابی طالب کہاں ہیں جناب امیر جنت کے اپنے وہ نون پاؤں پر کھڑی ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں یہاں حاضر ہوں حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آپاؤ جناب امیر رسالت کے پاس گئے حضرت نے انکو بے سو گایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رشتہ لگے یہاں تک کہ رشتہ مبارک پر اشک جاری ہو گئے پھر طہ آواز سے فرمایا اے سلمان بن علی بن ابی طالب میں اور انصار کا شیعہ یہ میرا بھائی اور میری چچا کا بیٹا ہے اور میرا دادا اور میرا گوشت اور میرا خون ہے یہ سب میں حسین جو جو انسان اہل جنت کے سردار ہیں انکا باپ میری چچا سے نکلیت ہے کہ وہ رکن شوال ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیعہ ہے یہ خدا کے دشمنوں کے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنوں پر خدا اور اسکے فرشتوں کی پیکار ہو اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے میں بھی اس سے بیزار ہوں میں جو شخص خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہوں اس سے بیزار ہو چاہتے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو۔

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ولى حجة الله على عباده (اربعين للحافظ ابى بكر محمد بن ابى نصر بن ابى بكر الفتاوى) انس بن مالك رضى الله عنه سنة ايتى به كذا من حضرت صلى الله عليه وسلم فرمایا ہے میں ابی علی بن ابی طالب کے بندہ پر خدا کی حجت میں ہوں۔
(۲) عن انس قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذا قبل علي بن ابى طالب فقال يا انس هذا حجة الله على خلقه (اخرجه الديلمى) انس رضى الله عنه کہتے ہیں میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں حاضر تھک لی بن ابی طالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہے۔
(۳) عن انس بن مالك قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فوالى عليا مبقلا فقال يا انس قلت لبيك قال هذا القبل حجتى على امتى يوم القيامة (اخرجه النقاى) انس بن مالك کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر تھا کہ آپ جناب امیر کو آتے ہوئے دیکھا چھوڑا دیکھا اے انس شیخ عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا یہ آئینہ الایمان کے رزم میری امت پر میری حجت ہے۔

رأية الهدى

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بى ذرة ولما اصبح ان الله عز وجل محمد الى فى على الله راية الهدى ومنازل البان (اخرجه بن مردويه) انس بن مالک رضى الله عنه فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی برونہ سے فرمایا تھے اور میں نے دیکھا کہ ابی برونہ پر دو گانے چھ سو علی کے حق میں عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم ایمان کا نشان ہے۔

ولى الله

(۱) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما سوي بي راية على باب الجنة قال يا ابى الحسن صفوة الله على باطنهم لعنة الله (اخرجه الديلمى) جناب امیر علی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب پہلو میں جو بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے جو باطل پروردگار کی خادموں اور دشمنوں خدا کے برگزیدہ ہیں اسکے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو۔
(۲) عن ابى ذر قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى البقيع القريظ قال والذى نفسى بيده

ان فیکم رجلا یقاتل الناس بحدک علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیله و هم یشہدوا دن لا ازلہ
 الا الله فیکم و قتله علی الناس حتی یطعنوا علی ولی الله ویسخطوا عملہ کما سخط موسیٰ امر السفینہ و قتل
 الغلام و امر الجبار ان کان طوق السفینہ و قتل الغلام و اقامۃ الجبل امر الله رضى (اخر جہانوار ذی)
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً غزوہ یمین میں تشریف فرما تھے اور میں قدرت اقدس
 میں حاضر تھا کہ اپنے ارشاد کیا قسم ہے اس فرات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں ایک ایسا
 شخص ہے کہ قرآن کی تاویل پر لوگوں کو ایک جیسے طرح سے اپنے قرآن کی تفسیر پر مشرکوں سے جہاد کیا ہے وہ
 لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلئے ان سے جہاد کرنا لوگوں پر مشق نہ رہیگا یہاں تک کہ لوگ اس خدا کی ولی ہونے
 زن ہرگز اس کے کام سے ناراض نہ ہوں جائیں جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکتی کے امیر میں اور لوگ کے قتل کرنے میں
 اور دیوار کے بننے میں و حضرت خضر علیہ السلام پر ناراض ہوئے تھے حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لوگ کے قتل کرنا اور دیوار
 کا بنانا محض خدا کی رضا کیلئے تھا ۔

صفوة السید

عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار اثماً و اذا
 داسہ فی حجر حیثۃ الکبکی فدخل علی نقال السلام علیک کیف اصبح رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال له وحیته فی الاحیاء وان لك مدحاً و فہا لیک انت امیر المؤمنین و
 لائذ الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لو اما لیل بیدک یومہ القیمۃ ثروت انت
 و خیرک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم و خیرہ الی الجنان فاقول انکم من قولاک و خیر من تحلالک محجوا
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم محجوک و مبغضوا محجور من مبغض رسولک لمن بناکم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون
 معنی یا صفوة الله فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعه فی حجرہ فاستیقظ رسول الله صلی اللہ علیہ
 وسلم فقال ما هذا فہمہ فخبیرہ الحدیث قال لعل ین ححیۃ کان جبریل سماعک باسم سواک الله
 بہ و هو الذی اتفق محبتک فی عدد المؤمنین و درہنک فی عدد الکافرین (اخر جہانوار ذی)
 اور وہ (ابن عباس) معنی اللہ سے روایت کرتے ہیں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولت خانہ کو صحن
 میں استراحت فرما رہے تھے اور سرافند میں وجہ کجائی کے آغوش میں تھا کہ جب ابیہ علیہ السلام تشریف لائے سلام کے
 ہو حضرت کا منہ پر چھا دیا وہی نے جواب دیا کہ خیر یہ ہے ۔ اور کہہ کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں اور میری
 پاس تمہاری تعریف ہے کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں آپ امیر المؤمنین اور تمام الغر المحجلین امین اور مسلمان
 کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہیں قیامت کے روز لوہا ٹھہرے تھلے سے نکلیں گے اور تمہارا کوہ حمہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اور ان کے گروہ کے ساتھ جنت کی طرف اترنا ہو جائیگا تحقیق پرستگار ہو جس کے شمار میں محبت خدایا
 کی اور نقصان اٹھایا ہے جسے جس نے نہ ملو چھوڑ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہیں
 اور ان کے دشمن تمہارے دشمن ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہیں ہرگز نصیب نہ ہوگی ۔ اسے
 پر گزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سرافند اپنی آغوش سے اٹھا کر کئی آغوش
 میں رکھ دیا اسے جس سرکار پیدا ہو گئے فرمایا یہ کیسا شوہر و جناب ابیہ نے تمام سرگشت بیان کی ۔ فرمایا

اور دست اور وراثت اور وزیر بنے انہیں سے کوئی نہ اٹھا۔ میں کھڑا ہو گیا میں اس وقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جا پھرنے دعو حضرت نے وہی کلمات ارشاد کئے۔ میں ہی مرد فخر اٹھسا یا اور حضرت فرماتے یہی مجھے جا نہیں رہی یا حضرت نے میرے ہاتھ پر آٹھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور وزیر اور دست ہوا اسلئے میں اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورنہ پایا ہے

خليفة رسول الله

(۱) عن ابی سجد الحدادی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا علی من ذور احد ثل ان خلق الله ادم ماربعة الاف عام فلما خلق الله تعالى الحلق بنہاد ابی النور صلی اللہ علیہ وسلم فی شیخ واحد حسنی افترقا فی صلب عبد المطلب نفی النسوة وفی لی لیلہ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور علی چار ہزار برس سے ہم سر پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کی پشت میں ملا دیا وہ نور چھٹا ایک ہی شے میں رہتا چلا آیا یہاں تک کہ عبد المطلب کی صلب میں جڑا ہو گیا پس مجھ میں نہ نہ ہوا۔ اہ علی رضی اللہ عنہ میں خلیفہ ہوں

(۲) عن علی قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حور منقذی علی المذنبہ خلقک لتکون خلیفۃ فلب کیف الخلفۃ عنک ما رسول اللہ قال لا رضی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انہ لانی عندک اخرجہ الطبرانی فی الاوسط جناب زید علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب غزوہ تبوک میں حضرت امیر مچے اپنے چچے جیو کر تشریف لے جانے لگے تو فرمایا ہم تجھے اسلئے اپنے چچے چھوٹے ہائے ہیں تاکہ ہمارا خلیفہ ہو جائے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے پیچھے کس طرح رہ سکتا ہوں فرمایا کیا تو راہی نہیں کہ جسے تہ مجھ سے کارون کی جگہ موسیٰ سے گھر سے بعد نبی نہیں ہے

(۳) عن ابی ذر الغفادی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافة فقتلہ کائنات من کان (اخرجہ الدیلمی) ابو غفاری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑو اسکو قتل کرو جو کوئی کہ ہو

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لای برزق الا بالایمان یا ایہذا ان اللہ عز وجل محمد الی فی علی نہ رأیت الھدنا اومنا را الایمان وامام الاولیاء (اخرجہ دار ابن مردودہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر سے فرما رہے تھے اے ابو بکر تجھ کو اللہ عز وجل نے علی کے بارے میں مجھ سے ہمہ گیر کیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے

امام الاولیاء

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لای برزق الا بالایمان وامام الاولیاء (اخرجہ دار ابن مردودہ) انس روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر سے فرماتے تھے کہ تجھ کو اللہ عز وجل نے علی کے بارے میں ہمہ گیر کیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے اور اولیاء کا امام ہے

مولی المومنین

قال صلى الله عليه وسلم يروى عن عثمان من كنت مولاه فعلي مولاه المولى يعني غنم
 صلى الله عليه وسلم فرمايا في غنم کے روزگار میں لاہوں اسکا علی مولا ہے ۔
 صحابہ و صحابیہ میں علماء میں قرآن حدیث کی بحث میں لگتے ہیں روایات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرون صحابہ
 وان کثیرا من طائفة صحیحہ اور جن میں حدیث کو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیوں نے روایت
 کیا ہوا ہیں ان روایتیں صحیح اور حسن ہیں اسکی تفصیل بحث الیگے باب میں لکھی جائیگی ۔

منجر الوعد

عن ابن عباس رواہ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب
 وعدتي واقضي ديني واخرجني الدجني ابن عباس باہن بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے
 کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب جیہ و دیکو پورا کرو اور دیکھو قرآن کو اور فرما لے اللہ سے ۔

قاتل الناکین والقاسطین المارکین

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى

فاما نذرينك فانما نعدهم سعدا لهم انزلت في علي انه يقتلهم من الناکین والقاسطین والمارکین ہا یہ
 رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا ایک کئی اس آیت کے شان نزول میں فرماتے
 تھے جبکہ تم مجھ پر جو کہ اگر تم تجھ کو اپنی ہی ہم آگے انتقام لینے والے ہیں یہ آیت علی کے حق میں نازل ہوئی ہوگی کہ
 وہ بیکر بعد ہر نذیر اللہ اور ظالموں کے دین سے نکلنے والوں کے ساتھ لڑے گا ۔

المرتضى

عن علي قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فتشيت في طرقات المدينة
 اذ هم من اجل من نخل ما فصاحت ثغرة باخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى
 ثم جرت افاصاحت ثغرة ثالثة هذا موسى واخوه هارون واخرجهما من ارضه وان يوسف الكنى
 في كفاية الطالب) جناب میر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میر نے
 کے بعض راستوں میں جارہے تھے انکا ہم ایک قلعہ میں ہوئے اور گڑھ ایک نخل کے سارے پھار کر کہنے لگایہ نبی مصطفی
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضی ہیں پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرے نخل میں سر کہنے لگایہ یحییٰ ہیں اور
 انکا بھائی آرون ہے ۔

الشاهد

عن حاد بن عبد الله الاسدي قال سمعت عليا يقول هو علي المرتضى من قدام
 رجل الا وقد نزلت في البقرة او البقرة فقال رجل فما نزل فيك فغضب ثم قال اما
 انك لو لم تسمعني على رؤس القوم ما حدثتنيك ويحك هل تعلم اسورة هود ثم قرأ ان من كان على بينة
 من ربه وتبلى شاهد من ربه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بينة من ربه وانا شاهد من ربه واخرجني
 من ديارهم وبقية من نخل ما فصاحت ثغرة باخرى هذا النبي المصطفى وهذا علي المرتضى
 کہتے ہیں میں نے جناب میر کو خبر دیا ہے کہ تم نے کہا ہے کہ قریش میں سے کوئی آدمی میرا نہیں ہے بلکہ میری ہی
 یاد دلاتا ہے میں ہوں ایک شخص جو چھ آیت نشان میں کوئی ہی آیت نازل ہوئی ہے جناب میر غصہ
 دے گئے کہ اگر تم کے سامنے نہ پوچھتا تو میں نہ کہتا ہوں اس میں سے تو نے سورہ ہود میں نہیں

النسب

عن ابن عمر عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
الزوم علينا وقيل وهو يقول يا بني أحمد انشأ مسلماً (من جاءك تعلم) ٢ مستند ٨ و

ان حجر و الصواطق اہم المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو چکی ہے نہایت لفظ اصلی اس پر علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ علی کہنبل میں لئے جئے ہیں اور انکو چوم رہی ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ تیرا بیویہ و جید ہے۔ اس میں ہر ہے۔

الح

عن مجاهد عن ابن عباس في قوله تعالى واركنوا مع الركنين قولك في علي حصة
انه اولى بكم مع النبي صلى الله عليه وسلم الاخذ بالطرفين الحجة أشرف الدنيا

۳۱ الماتس (مذکورہ بالا) حجاز میں سب سے پہلی آمد غزوہ بدر کے وقت تھی کہ وہاں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو وہاں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آیا ہو اور کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو وہاں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آیا ہو اور کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو وہاں سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آیا ہو

الشاعر

عن مكي بن جعفر عن ابيه عبيد بن عمير عن الصادق في قوله تعالى توأما زكيا سجداً له
في علي (أخرج في المعاني) بن جابر عن ابي موسى عن ابي حمزة عن ابي عبد الله

۱۔ روایت کرتے ہیں کہ یہ خزانہ رکھنا سجدۂ اجاب بیڑ کی شان میں اہل نبوت سے ہے *

الف

فمن علي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي الله يصيبه واميته (اخرجه الترمذي)

تتمیز کے برکتیہ اور ایمین ہو *

11

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبرأ من الله ما لم يبرأ من الناس

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلی نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ صبح سویرے اپنے دل سے کہے کہ اے اللہ! میں نے تجھ کو سب سے زیادہ محبت کی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو سب سے زیادہ محبت فرمائے گا۔

اب

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال علي باب خطرة من دخله كان مؤمنا

یہ سوسن کے سوا کسی دوسری لاش بھی اب تک ملنے کی اطلاع نہیں مل سکی ہے۔

1950

والفعل من الله صلى الله عليه وسلم لعلمه ان في ميته عارون من موسى (الخ)

اسلام کی بنیاد پر جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاب امیر سے

١٠٨

فلس

وَابْتَأَدِ الْوُدَّ عَازِلًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مَا وَجَدَ مِنْ أَفْقَالِ

محمود علی بی (اخرجہ من واسطہ) دی والی ساری پرہم، محمد علی بی (اخرجہ من واسطہ) دی

[illegible]

پیشوایان و سران و رؤسای این ملت را که در این راه کوشیده و فدا شده اند، یاد و نامشان را در این کتاب ثبت می‌کنیم.

روایت کرد کہ جب یہ بیت کریمہ کس کہے اُٹھنا دین ہم انہی کے اور قہاری عیسیٰ اور اپنی عورتیں اور قہاری محمد بن
 اور اپنی جان اور قہاری جان کو پھر چھوڑوں پر خدا کی لعنت! ایسے شامل ہوتی تھیں حضرت نے جناب علیؑ اور سید اور
 حسین علیہم السلام کو بلا کر کہا تو میرے پروردگار سے میں میرے اہل بیت
 (۲) عن جابر بن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (اخوہ الحاکم)
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علیؑ اور ابنا شامس بنین
 علیہم السلام اور نساء سے جناب شہداء میں

عن محمد بن عمار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (اخوہ الحاکم)
 صلی اللہ علیہ وسلم منی قلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشہ فقالت انی لست اسمالك عن النبی
 قال ابوہا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی یکر قال حفصہ قلت لست اسمالك عن النبی فقال ابوہا قلت
 یا رسول اللہ فان علیؑ فقلت الی صحابہ فقلت انظر الی ہذا ایسا لی عن النفس اخرج ابن الجار (عمرو
 ابن الدار) قال یوحیی بن عمرو ذوات السلاسل کی فتح سے واپس آیا یہ امان تھا کہ حضرت کو چھو نہ یا وہ کوئی محبوب
 ہو گا یا اسی نے حضرت سے پہچنے لگا یا رسول اللہ سے کون زیادہ آپ کے محبوب ہیں حضرت نے فرمایا عائشہ۔ میں نے
 عرض کیا میں خود تو کی نسبت نہیں عرض کیا آپ نے فرمایا اسکا باپ یعنی حضرت کے بعد حضرت کو کون
 زیادہ محبوب ہو فرمایا حفصہ میں عرض کیا میں خود تو کی نسبت تو پوچھتا ہی نہیں آپ نے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیؑ کہاں کے حضرت تھے صحابہ کی طرف ملتفت ہو کر فرماتے تھے اس شخص کو چھو کہیری
 جان کی نسبت مجھ سے پوچھنا ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (اخوہ الحاکم)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحمہ من علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ ابناہ ابناہ غیر فقالوا اللہم لا
 وافظنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ شوری کے روز جناب امیر المومنین نے بعض اہل شوری سے فرمایا میں
 انہیں علیؑ کی قوم کہہ کر پوچھتا ہوں کہ میرے ساتھ میں کون ایسا شخص جو میری جڑ سے میں حضرت کا قریبی ہو اور کسی
 شخص کی جان کو آپ کے اپنی جان قرار دیا ہو اور کسی کے بیٹوں کو اپنے بیٹے بنایا ہو میرے کہا بخدا آپ کے سوا
 کوئی نہیں

سید اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (اخوہ الحاکم)
 سید اللہ السلول علیؑ را نے (اخوہ ابو سعد فی شہد الذبوت) ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے علیؑ بن ابی طالب خدا کی بڑبڑ شہادت ہے خدا کے دشمنوں پر وہ
 (۲) عن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا جبرائیل المہدیہ وہن علیؑ فی ہذا عمر بن الخطاب
 النخل ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علیؑ سید الاولیاء و ہذا الامتہ الطہرین تمہارے نبی و ناسخ و فاضل
 ہذا محمد (س) و ہذا علیؑ سیدہ ابراہیم و ہذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علیؑ فقال لہ سمعہ الصبیحی انسخی اللہ
 یصلی فکان ہل سبب تسمیئہ ہذا الذبوت و ہذا (۳) اخرجہ اللہ عنی فی خلاصۃ الوفا باخوہ دار المصطفیٰ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں برہنہ کی ایک دیوار کے نیچے گزر رہا تھا اور حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ناگاہ ایک ٹھل کے پاس ہو کر گزری وہ ٹھل چلا کر کہنے لگا یہ تجھے نہیں بیوقوف سرکار اور یہ علیؑ ہیں ولیوں کے سرور ایک اماموں کے پیر ہم وہاں سے گئے ہر حال ایک اور ٹھل چلا کر کہنے لگا یہ محمدؐ ہیں خدا کے رسول اور یہ علیؑ ہیں خدا کی شمشیر میں حضرت جناب امیرؑ کی طرف شفقت ہو کر فرماتے تھے ان کا نام جانی تمہارا ہے اس قسم کی کجوں کا نام عیسائی رکھ گیا۔

ذوالاذن الواعی

(۱) حدیث مشکوٰۃ عن علیؑ فی تولدنا فی ریحنا اذن واعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنا یاعلیؑ (ابو نعیم الدیلمی) محمول اس آیت کی تفسیر میں جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (یا علیؑ) کہہ دو کہ تمہارے والدین کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر فرمایا یا علیؑ شہدائے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان نیر کا نام دے گا۔

(۲) عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؑ ان اللہ عز وجل امر فی ان اعلان لقی فانزل ریحہا اذن از امیرؑ (ابو نعیم الدیلمی) پروردگار نے علیؑ کو یہ بھیجا کہ میں اللہ عزوجل سے فرمایا یا علیؑ تجھے پروردگار نے علیؑ کے لیے تعلیم کیوں تاکہ تو یاد رکھے میں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھنے والا کان نیر کہے والا کان۔

قاضی دین رسول

(۱) عن علیؑ قال یبشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الین قاضیا وناصیا التین فقلت یا رسول اللہ

فیخفف الی قوم یکون یتیم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عز وجل ایمنک عز وجل لیر مدی لسانک و یتیم قلبک قال فما شکلت فی قضاء بین التین (ابو جعفر احمد النسائی والحاکم) میں نے فرماتے ہیں مجھ کو جناب سرور دنیا علیہ التحیۃ والتسلیم نے میں کی طرف قاضی کر کے بھیجا میرا سن ابھی بہت چھوٹا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضورؐ مجھے ایسی قوم میں قاضی بنا کر بھیجتے ہیں جن میں اکثر جھگڑے ہو کر آتے اور جو قضا کا علم نہیں ہے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار میری زبان کو ہدایت کرے گی اور میری رو کو ثبات دے گا جناب امیرؑ فرماتے ہیں سنی بعد میری کبھی دو شخصوں کے جھگڑا فیصلہ کرنے میں شک پیدا نہیں ہوا۔

(۲) عن حمید بن عبد اللہ بن یزید الدیلمی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضایہ علی قاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا اهل البیت (ابو جعفر احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید الدیلمی سے روایت ہے کہ جناب رسالتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جناب امیرؑ کے ایک فیصلہ ذکر کیا گیا جس سے تعجب و شکر کیا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت میں حکمت عطا فرمائی ہے۔

(۳) عن ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم نبین لامتی ما یختلف الین بعدی (ابو جعفر احمد) ان میں سے ایک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علیؑ تم میری جگہ پر ایک بیان کرنا لے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا۔

(۴۰) عن ابی ذر العقیلی عنی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب العلمی و بین الامنی ما اوسلت بہ من احدکم الا اخرجہ الی علیؑ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علیؑ میرے عالم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کیلئے بیان کر دینا احسن ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں ۔

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخی و وزیری و خیر من اخلاقہ بعد علی بن ابی طالب (اخر جہاد الحقی فی المناقب)

سلمان رضی اللہ عنہ و ابی ذرؑ کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تجھ میں میرا بھائی اور میرا وزیر اور بہتر کو میرا بھائی ہے جو میرا بھائی ہے ان سب سے بہتر علی بن ابی طالبؑ ہے ۔

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن النجلی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ برقعہ بسندہ الی ابن عباس قال بنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن جابر عن شعیب بن زید عن یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قیل لرجل متع بما مہ فاجعل ابن عباسؑ لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباسؑ ما لتک باللہ من اذن فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ہما الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابو ذر العقیلی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجائنین والا فہما وراۃ یتھ بہا یتھ والا فہما یتھ یقول عن علیؑ ان قائد البرۃ و قائد الخیرۃ فہما سور من نصیرہ فخذ و ل من خذلہ اسانی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومًا من الايام الظلم فسال سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فزغہ السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سالت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علیؑ فی الصلوۃ رکعتا فادعی الیہ فخصصہ البصری وکان متختضا فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذاک ہما ہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوٰتہ رفع یدہ الی السماء وقال اللہم ان اخی و میری اسالک فقال لیس شیخ لی صدقہ و لیس لک امری و احل عقدہ من لسانی و یفہموا قولی و اجعل لی وزیرا من اہل ہارون اخی اشق بہ اذری و اشکرک فی امری فان تلک علیہ قراانا ناظفا سنشد عندک بالحدک و نجعل لک سلطانا فلما یصیبون الیکما بایاتنا اللہم و انما شیخ بیک و وصفیک اللہم فاشرح صدری و لیس لی امری و اجعل لی وزیرا من اہل علیا اشق دینہ و یطہر دینی علیہ رحمۃ اللہ علیہ اینی تفسیر میں کہتے ہیں اور اس حدیث کو اس کو اس عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچا نہیں کہ ایک فاضل بن عباسؑ چاہے فرمے کہ اس کو پہنچے ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بیان کرتے تھے کہ اسی اشرا میں ایک آدمی عامر بن عثمانؑ کو لکھا ابن عباسؑ کے بیان میں توقف کیا ۔ وہ شخص حضرت کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباسؑ کہتے تھے اے شخص میں نے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتاؤں ہوا اس نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہا اے لوگو جس شخص نے مجھے پہچانا ہوا اور جس نے نہ پہچانا ہوا وہ پہچان کے لیے ہیں ابو ذر غفاریؑ ہوں شیخ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کا ساتھ ساتھ ہو رہا ہے وہ دونوں بہری ہو جائیں ان دونوں کو کھوس و یکجا ہو رہا ہے وہ دونوں شجر ہو جائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت تھے وہ نیکو کار و کاوشیہ ہیں اور یہ کار و کاوشیہ خال جو متحد ہوا وہ شمس کہ جس کی مدد کی اور چور لگایا وہ جس نے اس کا چھوڑا اس کو نہیں جناب کتاب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک سائل نے

مسیحین حال کیا کسچ اے کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کی بلات ڈاٹھا اٹھا لکھا ایسا کہ وہ بھونپے تیرے رسول کی
سچ میں سائل کیا تھا جو کسچ کچھ نہیں باجناب امیر کو عین تھے سائل کو اپنا نہ تھا تھی چھٹکی سے اٹھا نہ کیا امیر
نقش و لکھ تھی تیری سائل نے لکھ لکھی یا اتاری یہ تمام اجازت حضرت امیر سے ہوئے تھے جب حضرت ناز سے
خارج ہوئے آپؑ تو دیکھ آسمان کی جانب اٹھا کر کہ الہی میرے بھائی ہوئی ہے کچھ سے استدعا کی تھی کیا ہے میرے
پروردگار جبرئیلؑ کو کہو کہ وہ میرے کام کو آسان کر دے پان کی گرو گھر ڈال تاکہ میری بات کو لوگ سچے لگیں
اور پھر گھر کے لوگوں میں میری بھائی ہارن کو میرا مذہب بنا دے اسکی وجہ میری پشت کو قوی کر دے اسکو میری کام
میں شریک بنائیں میرے پروردگار تو نے اپنا بولسا ہدایت ان اس پر نازل کیا کہ ہم تیری بھائی کی وجہ تیری ماند کو قوی
کر دے ائمہ دونوں کو غالب بنائے اور وہ لوگ ہماری نشانیوں کی وجہ تکلیف نہ دے سکیں گے الہی میں محمدؐ تیرا نبی اور
تیرا نیکر ہوں میں میرے بھی سینہ کو کھل اور میرے کام کو آسان کر دے پھر گھر والوں میں علیؑ کو میرا مذہب بنا دے اور
اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر دے

خیر البشر

(۱) عن عقبہ بن سعد العوفی قال دخلنا علی حابیت عبد اللہ وفد سقط عابجا
علی عینہ فسالناہ عن علیؑ فخرجنا فیقول ذاک من خیر البشر (اخرجه احمد
فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہو کہ ہم حابیر بن عبد اللہ کے پاس گئے وہ انکوارہ کی بالائی اکھڑوں سے
نیچے ڈھلے ہوئے تھے ہم نے جناب امیرؑ کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکھوں سے انکوارہ کی بالائی اکھڑوں سے دیکھ کر فرمایا
(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ خیر البشر من فی فقد کفرو
(اخرجه ابن مردودہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علیؑ خیر البشر
خیر البشر میں جس سے انکار کیا وہ کافر تھا +

ذوالقرنین

(۱) عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؑ ان ذاک فی الجنة کثر اذ انک
ادقیرہا (اخرجه احمد فی مناقبہ) وابن ابی حنیفہ الحکیم المزنی والحاکم
فی المستدرک وابو نعیم فی المعجم وسط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامم جناب امیرؑ سے روایت ہو
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ تیرے لئے بہشت میں ایک خزانہ ہو اور تو اسکا ذوالقرنین ہو یعنی دو نو
طوب کا مالک ہو قال الجوزی فی تفسیرہ وقرینہا ای طرفینا یعنی الجنة ہوی ذوالقرنین کی تفسیر میں لکھا ہے
کہ قرین سے یہاں جنت کے دونوں طرف مراد ہیں +
قال ابو عبیدہ ذوقر فی ہذا الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذوقرینہا میں قرینہ ثنث غائبت کی طرف راجع
ہے یعنی یا علیؑ تم اس امت کے ذوالقرنین ہو +

(۲) عن المطالب بن عبد اللہ بن حطیب عن ایبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحبيب
ذی قرینہما ای ابن ابی طالبؑ لا یہذہ الامۃ ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبہ
ومن ابغضہ فقد ابغضہ (اخرجه احمد فی مناقبہ) مطالب بن عبد اللہ بن حطیب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہو کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کے ذوالقرنین کی نجات کی وصیت

کراہوں تحقیق اس سوچیت نہیں کریگا مگر من اور نفس نہیں کہیں گے مگر منافقین ہیں کہ اس سے محبت کی
جھوٹو محبت کی جس سے اس سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا +

(۴۰) **عن** ابی الطفیل ان بنی النکی سال علی بن ابی طالب عن ذی القریٰ بنی النکی کان ام ماکا قال
لی یکن بنتا ولا ملکا ولکن کان عدا صالحا احب الله فاحبه الله فضحی لعنه الله انی قومہ فخرہ
عقروہ فمات ثم احبہ الله لجمادہم ثم لعنه الله الی قومہ فضربہ علی ذیلہ الآخر فمات فاحبہ الله
لجمادہم فلذلک ان سمی القریٰ وقال ان نیکم مثله راخرج ابن عاصم فی سننہ وابن المذہب وابن
وابن الانباری وابن عبدالحکم فقلت من کما الاعمال راابو الطفیل کہتے ہیں کہ خوارج کے پیش نماز بنی النکی
نے جناب ابیہر وچھا کہ ذی القریٰ بنی ہشام یا ہشام بنی ہشام بادشاہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے
اس سوچیت کی اور اسکو صاحب محبت بنا دیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کر دیا پھر
اسکو خدا نے اسکی قوم کی طرف بھیجا ان لوگوں کی اسکی کینہی پر چوٹ لگائی جس سے کہ اسکا اشتغال ہو گیا پھر
خدا تعالیٰ نے اسکو اپنے جہاد کیلئے زندہ کر کے اس قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسکی دوسری کینہی پر بار بار دہر گیا خدا
نے اسکو پھر اپنے جہاد کیلئے زندہ کیا اسنے اسکا نام ذی القریٰ بنی ہشام کے بعد جناب ابیہر علیہ السلام سے
فرمایا تحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے +

(۴۱) **عن** سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القریٰ بنی النکی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یفول هو عبدنا صحر الله فضحی ان نیکم لشیئہم راخرج ابو یوسف (رحمہ) سالم بن ابی الجعد یہ روایت ہے
کہ جناب ابیہر سے پوچھا گیا کہ ذی القریٰ بنی ہشام کیسے فرمایا ہے نہ ہاری بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہ وہ
ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا بیشک تم لوگوں میں اسکی نظیر موجود ہے +

(۴۲) **عن** مجاہد قال فی ابن عباس ما توفی فی شان علی بن ابی طالب فقال الله هو اصل الظالمین
بالشہادتین وصلی القبلتین وایع البعیتین وهو ابو السبطین الحسن والحسین وهو موکافی وکافی
الظالمین وشلہ فی الامۃ نزل ذی القریٰ وردت علیہ الشمس مرتین راخرجہ اخطاب الخوانساری (رحمہ) علیہ السلام
علیہ عبدالمعین بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو کسی نے پوچھا کہ تم علی کے شان میں کیا کہتے ہو
جواب دیا اور وہ دو شہادتیں مجھے دو برگ چمنوں میں سے ایک میں رہیں قرآن اور اہل بیت اور وہ سب اول شہادتی
دینی شہادتیں والہ الامۃ شہداں محمد رسول اللہ کے اور ان کے شان میں انہوں نے دو قبول دینی بیت القدر
اور کعبہ کی طرف تشریف لے کر اور انہوں نے دو معینتیں کہیں میں نصیحت اول بیت عقبہ جو ہجرت سے قبل کہ معینت
میں ہوئی اور ثانی بیت رضوان جو ہجرت کے بعد معینت میں ہوئی اور وہاں پہلی طبعی جو حسن اور حسین ہیں اور
دوسری جو تمام حرم و انس کے اولاد میں امت میں وہ مثل ذی القریٰ بنی ہشام کے ہیں اور ان کے آفتاب کو وہ دفعہ
رجعت ہوئی ہے نہ یہی ہے قال عبد الدین النضر وایادی فی القاموس ذی القریٰ اسکا مراد ذی
الامۃ عامہ الی اللہ عزوجل فضربہ علی قریہ فمات فاحبہ الله تعالیٰ ثم دعاهم فضربہ علی قریہ الآخر فقال
ما حبہ الله تعالیٰ اولادہ یلغ فطی الارض والظہیرتین لہ والمذہب من ماء السماء لظہیرتین کانتا فی

جب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تو قیامت گردنوں سے لٹے عربیان سرخ کاٹھیر لگایا جیگا عرش کے
دو طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے سبز قیامت کا قریہ شوق کے باتیں چاہتے لگایا جیگا اور ان دونوں کے درمیان
علی کیلئے نیرنگی کاٹھیر بنایا جیگا پس اس سبب اس نسبت تھا کہ کیا گان پر جو کہ وہ لایلو کے میدان میں ہوگا۔

قال ابو عبدہ عن ابي القاسم ما رأيت اقرب من علي بن ابي طالب في عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
من سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الا حماد بن عمار في عصابة الاحباب في غزاة بدر

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی چیز نہ دیکھی کہ انہوں نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فتح میں نہ درمیان میں لایا تھا۔
عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علي بن ابي طالب عمر بن عبد ود وبعث الى
احمده بن عمر قتالته من ذوالقعدة سنة ثمان مائة

منیہ علی یہ کہ ان کو ماسکت ملخص میں ہذا احسان سے کہ ان قاضی عمر بن عمر بن خالد ملکنت امویہ نے لایا کہ
لکن قال من لا فخر له من کان مدعی مدعی انہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی الحسن انہی ہی روایت ہو کہ
جب جناب علی بن ابی طالب مرویوں عید وہ قتل کیا اور اسکی جیشہ عمر کو اسکی قتل کی خبر ملی وہ بوجھنے لگی کہ اسکی
ادام کیا لگوں کہہ علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی ہوش کھو گیا کہ وہ قتل سے واقع ہوئی ہو تو اس کو کوئی
زیادہ فخر والا زمانہ میں نہیں بنا پڑے تھے کہا کہ اگر وہ کا قاتل اسکی سہ اکتی اور ہوتا تو میں اب تک اسپر دعویٰ
ہتی لیکن اسکا قاتل وہی کہ تمیں قتل کوئی دوسرا نہیں وہ ہمیشہ سے ہیغیہ البلید کا راجا ہے۔
تنبیہ ہیغیہ البلید کے معنی تخت میں ہیں و احدہ اللہ ہی غنچہ ایہ البقیل قولہ یعنی وہ نزد الافراد کے جسکے
پاس لوگ اگر جمع ہوں اور اس کے کہنے کو ہر طرح سے مانیں۔

عن حذیفہ بن یمان عن ابي القاسم قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوء علي بن ابي طالب
هاديا ومهديا واخر حجة ابن عبد الله بن ابي طالب في الاستيعاب (تذیلہ رضی اللہ عنہ) روایت
ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اگر تم علی کو پڑا خلیفہ بناؤ گے تو تم اسے ہوسے احمدی پاؤ گے۔

عن ربعی بن خراش قال لما خذ عبد الله بن عباس علي معاينة وقد
خلقت عنده بطون قرشي ومعيد بن العاص جالس عن عیغیہ منظور الیہ

معاوینہ وخیلا قال یا سعید لا یقین علی بن عباس مسائل یعی بجوابها قال له سعید لیس فلان عباس یعی
عباسا ملک فلان جلس قال معاوینہ ما تقول علی قال حم الله ابا الحسن کان والله علم الامم وکف الویة وعلو
الشیء ورحل الحی ومنبع الماء ومنتهی العلم للزلفی وحرر اسفر فی ظلم الدجی وادعی الی الخیر السطی و
استمسک بالعرفة الوثقی واکرم من شہد بالحق بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب
القبلتین والوالہ الطین ورجل خیر النساء عما لقونه احدہم ترغیما شہدوا وسمع سماعا بقلہ
فمن ابیغض فجلہ لعنت رب العباد الی یوم القیامہ (ذخائر العقبہ وشیخ) واذخر الطیور فی
الکبر فی سہ علی بن عباس بلحی بن خراش ہی روایت ہو کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے طے کر گئے اور داخل
ہو گیا کاذن انکا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ طے ہوئے تھے سعید بن العاص ہی اسکے دوسرے طرف بیٹھا

اگر چھوڑا تھا تو نہ کہ تم کام چھوڑ بیٹھو گے البتہ میں تم کو اس سے خبردار کرنا چھوڑا اور غزوہ جمل نے تمہاری جانی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہوا اس شخص کی نسبت جو اگلی ناز کو دیکھو والا ہو اور اس آیت کا تفسیر یہ کہ جیسر ہم میں ہے۔
امیر النخل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائش ان یحسب التومنین والمال الجبوب المنا وفین ومن ہم من اقبل لہ امیر النخل رجوة الحیوان للدمک فی رجوة یحسب یحقق فی کیم
 صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومن کو الجبوب ہوا اور مال دولت منافقوں کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دوسری رجوة الحیوان میں لکھنا ہے کہ اسی وجہ سے حضرت امیر کو امیر النخل کہا جاتا ہے۔

ذوالبرقہ ذوالبرقہ علی بن اسطالب لقبہ بالعباس یوم حنین (من قاموس اللغۃ فی البوق)
 مجد الین فیروز آبادی علی المرتضیٰ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابیطالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا۔

مثیل عیسیٰ وفي النخب البرقۃ بالفتح و ہشت و لقب علی بن اسطالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ الشیباں بدران کوثر کو کہہ
 عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینک مثلاً من ملبی اجنہ قوم فہلکوا فیہ
 والبعض قوم فہلکوا ذیقہ قال صلی اللہ علیہ وسلم المنافقون امایرون لستلاً من عیسی
 فنزلت ہذہ الایتہ ولما ضرب من مرید مثلاً اذ اقوامک منہ یصدون اخرجہ البزار والبیہقی والحاکم والظہری
 جناب امیر علیؓ اس سورہ آیت پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علیؓ تو عیسیٰؑ کی مانند ہو کہ ایک
 قوم نے اُسے یہاں تک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے اُسے بغض رکھا یہاں تک کہ وہ
 اُس میں ہلاک ہو چکا ہے ارشاد کیا۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰؑ کی مانند ہے پس یہ آیت نازل ہوئی
 اور جب کہاوت لا تحریم کے بیٹے کو تب ہی تیری قوم نکلتی ہے اس سے چلائے۔

القرم عن عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث قال اجتمع ربیعہ بن الحارث والعباس بن
 عبد المطلب والطلب بن ربیعہ والفضل بن عباس بن ابی طالب و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولوا یا رسول اللہ
 قد بلغنا ما اتیہ من السن فاحببنا ان تزوج وانت یا رسول اللہ ابن الناس و صلیم و لیس عند ابی بنی ماس
 بصلان عناقاً مستقیمنا علی الصدقات فلو دوی الیک ما بردی العال و نصیب ما کان ما من مرنی فینما ہما
 فی ذلک اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لانا فعلنا واللہ لا یتعل متکرم احق علی الصدقات فقال للربیعہ
 ہذا من حسدک و قد قلت صہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو بحسدک علیہ فی علی رواۃ ثم اضطر
 ثم قال انابوا الحسن القرم واللہ لا یرحم مقامی ہذا حتی یرجع الیکما ابنا کما یحب ما لفتنا بانی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی رجوعنا کاذبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابی الناس و ابی
 الناس وقد بلغنا الکلمہ فجتنا التومنین علی بعض ہذہ الصدقات فودی الیک ما بردی الناس و نصیب
 کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انماھی او ساخر الناس
 اخرجہ ابوداؤد والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعہ بن الحارث (عبد المطلب بن
 ربیعہ بن الحارث) میں کہ ایک قوم میرا اور ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب اور فضل بن عباس سے کہتے تھے کہ تم دونوں آنحضرت صلی اللہ

علیہ السلام نے حضور میں جا کر عرض کروا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سب لوگوں کے زیادہ
 سخی اور قربت والوں کے صلہ میں عمل میں لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مہر اور شہادی مندرت نہیں
 حضور کو عامل کو دے فرمایا تاکہ میں طرح سے دوسرے عاملی اور کرتے میں ہم بھی ادا کیا کریں اور ہم بھی اس فائدہ
 حاصل ہو گیا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کیا یا رب شریف لے آؤ اور یہ فائدہ مانگے ہم حضرت کے پاس بہت جاؤ
 والد حضرت محمد میں سے ایک کو بھی زکوٰۃ پر عامل نہیں مقرر فرمایا۔ یہ سبچہ یہ نہ کہ کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے
 کہتے ہیں آپ ان حضرت علی امین علیہ السلام کی دامادی سے مشرّف ہو گئے تو اپنے حسد نہ کیا۔ جناب امیر نے یہ نہ کہ
 اپنی جاد مبارک زمین پر بچھا دی اور گھٹ گئے اور کہتے تھے میں ابو الحسن میرے بھائیوں غلام اس زمام سے ہوتا
 ہم نہیں ملو نگا اب تک کہ تھاری دونوں کے حضرت کے پاس سے تھاری بات کا جواب دیکھو آپس نہ
 آئیں۔ یہ آپس آج تو بیان کرتے تھے کہ اپنے حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کیا تھا کیا رسول اللہ آپ
 سب لوگوں کے زیادہ سخی اور شرف واروں کے نفیس سے صلہ میں عمل میں لایا کریں ہم جو ان ہو گئے ہیں اور نکاح کرنا
 چاہتے ہیں ہم حضور کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوئے ہیں کہ حضور کو صدقات پر عامل مقرر فرمایا تاکہ میں
 طرح سے لوگ ادا کرتے ہیں ہم بھی ادا کریں اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہم کو بھی ملے۔ حضرت تھوڑی دیر سے نے خاموش
 ہو گئے پھر فرمائے تھے اے محمد کو صدقات کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ لوگوں کے ہاتھ کی سیل ہے۔

قَدْ تَمَّ الْبَابُ الْأَوَّلُ مِنْ أَرْحِ الْمَطَالِبِ عَدِّ مَنَاقِبِ
 أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ مِيرِ الْمَوْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
 وَبَلِيَّةِ الْبَابِ الثَّانِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

(۶) عن عجاہد رحمۃ اللہ علیہ قال انزل فی علی سبعون آیتہ لاخرجه او یوکن مرد وہیہ) عجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق میں ستر آیتیں اتری ہیں۔

آیات

(۱) انما یرید اللہ لہدہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا (سورہ احزاب) ترجمہ نہیں چاہتا ہوں اسے مگر یہ کہ وہ مکر و تم سے نجاست کو اے گھر والو! پاک کر دو مگر خوب پاک کرنا۔

(۱) عن عائشہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذاۃ و علیہ رطہ رجل من شحر اسو نجاء الحسن بن علی فادخل ثم جاء الحسین فادخل و منہ جاءت فاطمہ فادخلتھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لہدہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا (اخرجه احمد و المسلم و الترمذی و ابن شیبہ و ابن جریر و ابن ابی حاتم و الحاکم و السیوطی فی الدر المنثور) جہا بلیم المؤمنین یا شہیدہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ایک روز جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالائی کلینق کشاں پہننے سے باہر تشریف لائے۔ پس تنہا امام حسن بن علی آئے حضرت نے انکو اس میں داخل کر لیا پھر جناب امام حسین آئے انکو بھی آپ نے داخل کر لیا پھر جناب فاطمہ تشریف لائیں حضرت نے انکو بھی لے لیا پھر جناب علی تشریف لائے آپ نے ان کو بھی اس میں لے لیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی نہیں چاہتا ہوں اسے مگر یہ کہ وہ مکر و تم سے نجاست کو اے گھر والو! پاک کر دے تم کو خوب پاک کرنا۔

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمہ قالت ان من الآیۃ انما یرید اللہ لہدہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا انزلت فی بیتی و انما جاء للتنزید الیہا و فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی و فاطمہ و حسن و حسین فخلعہم بکساء فقال الامم ہو لا اهل بیتی و حاتم بنی اذهب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا قالت وانا معہم رسول اللہ قال انک علی الخیر (اخرجه المسلم و الترمذی و رحمہم اللہ) و البیہقی و ابن جریر و ابن المنذر و الحاکم و صحیح ابن مرددہ و السیوطی فی البدایہ النورۃ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سورہت کہ تحقیق یہ آیت کہ تمہیں چاہتا ہوں اسے مگر یہ کہ وہ مکر و تم سے نجاست کو اے گھر والو! پاک کر دو مگر خوب پاک کرنا میرے گھر میں نازل ہوئی ہے میں نے اسے کثرت بھی ہوئی تھی اور گھر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام تھے حضرت نے انکو چادر ڈھا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہ گھر اہل بیت اور میرے گھر ہیں ان کو نجاست کو دور کر اور انکو پاک کر خوب پاک کرنا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آگے ساتھ ہوں فرمایا تم بہتری پر ہو۔

(۳) عن عمر بن ابی سلمہ قال نزلت ہذہ الآیۃ علی البقی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لہدہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمہ و انا فی بیت ام سلمہ فذہا البقی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ و علی و حسن و حسین فخلعہم بکساء ثم قال الامم ہو لا اهل بیتی فاذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا و قالت ام سلمہ انا معہم رسول اللہ قال انت علی مکاتبت انت علی الخیر (اخرجه احمد و الترمذی و ابن جریر)

(۸) عن ابن عباس - ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان مسربا یا باطیلة شہداء اخرہم
الی صلی اللہ علیہ وسلم اهل البيت انما ولد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت، ويظهركم
نظير اراخرجه اهل البيت الى سبيته وحسب من المنذر وصححوا كما دابن مرد وبنه
والسبع طي في الدر المنثور) ابن عباس رضي الله عنہ سے روایت ہے کہ تمہیں چاہیے کہ اس شخص کو
صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت گزرتے رہے اور فرماتے ہو
اے اہل بیت! لاؤ گا وقت ہے نہیں چاہتا ہوں اسد مگر یہ کہ لیجائے تمہیں نجاست کو اسے گھر والو اور پاک کر
تھو خوب پاک کرنا۔

(۹) عن ابی الحسن قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمعتہ کان اذا صلی فی علی باب
فاطمة، وھو یقول اهل البيت وھم اللہ انما ولد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويظهركم
نظير اراخرجه الطبرانی وفي رواية ابن جرير ورواية ثمانية انه ھو لھذا اخرجه السيوطی
فی الدر المنثور) ابو الحسن رضی اللہ عنہ نقل میں کہ میں تو مہینے تک جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت بایرکت میں رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر تشریف لیجا کر
فرماتے اے اہل بیت! خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہوں اسد مگر یہ کہ لیجائے تمہیں نجاست کو اسے گھر والو اور پاک
کرے تمکو اور خوب پاک کرنا۔

(۱۰) عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعة اشھریاتی کل یوم بائ
علی بن ابی طالب عند وقت كل صلوة فيقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اهل البيت انما يولد الله
ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويظهركم نظير (اخرجه ابن مردويه والسيوطی فی الدر المنثور)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تو مہینے تک اس شخص کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز
ہر ایک نماز کی وقت جناب امیر کے دروازے پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اے اہل بیت
نہیں چاہتا ہے اسد مگر یہ کہ لیجائے تمہیں نجاست کو اسے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۱۱) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس
اهل البيت ويظهركم نظير اراخرجه احمد والطبرانی والطبرانی وعند ابن جرير مرثوعا الى النبي صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ
عليهم السلام اخرجه احمد والطبرانی والطبرانی في خمسة في وفي علي والحسن والحسين وفاطمة كذا في الصواعق
قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هذه الآية انزلت في خمسة في وفي علي والحسن والحسين وفاطمة كذا في الصواعق
المحقة وهذا الحد بن حسن علي (اي اكثر العلماء قال البدي خشي في فضل الامراء وايضا اخرجه السيوطی
فی تفسیر الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت تطہیر پنج تن پاک یعنی جناب رسالت
آج صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور حضرت پیغمبرین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ ابن جریر
اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ ابو سعید خدری سے روایت
ہے کہ جناب امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی میری اور

لو سال الله ان الله ان ذیل لم یجبل لاذاله فلا یصلوا انہ لکوا ولا یبقی علی وجہ الارض لیسوا سنہ
 فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یتاہلون لا خیر (ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ فضا کے بحران کے چند
 آدمی جناب سالتم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگے آپ ہم کو کھانے کے حق میں کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا
 وہ کون ہیں وہ لو نے عیسیٰ کو نبی تسلیم کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرت نے ارشاد کیا میرا
 گمان بجا ہے یہ کہنے لگے آپ عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائیں یا پکوانکے جیسے کی خبر لگی تو آپ نے کوتاہی
 یہ کیا کہ وہ لوگ حضرت کے پاس پہنچے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرت کے پاس تشریف لاکر کہنے لگے جب
 وہ لوگ آئیں آپ ان سے کہہ دیں کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بوجہ حضرت آدم کی طرح سے ہیں (ایک روایت میں
 اس طرح ہے) کہ بحران کے لوگوں میں سے ایک شخص حضرت کی جناب میں عرض کیا میں مسیح خدا کا بیٹا ہوں
 کوئی باپ نہیں ہے اس کی تائید والے دو گئے کہا یا کہ وہ خود خدا ہے۔ مرنے زندہ کیا کرتے تھے اور غیب کی باتیں
 بیان کرتے تھے اور لکھتے اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے اور مٹی سے چادر بناتے تھے آپ ان کو خدا کا بندہ کہتے ہیں
 حضرت نے فرمایا وہ خدا کا بندہ اور اس کا ایک کلیہ تھے جو عرم کی طرف اٹھ گیا تھا وہ لوگ خدا کو کہنے لگے ہم نہیں
 راضی ہو گئے۔ حسب کتاب کے آپ یہ نہ لکھیں کہ وہ خدا ہے۔ اگر آپ صادق ہیں آپ ہمیں کوئی خدا کا بندہ
 ایسا دکھائیں جو مردہ کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرے اور مٹی سے چادر بنائے اور پھر ان میں
 روح پھونکے اور وہ اٹھ جائیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
 فرمان ہو کہ تحقیق کافر ہو گئے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ میں ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں
 تجھ سے ہو گا کہ اس کے بعد کہ تجھے اس کا علم آ گیا ہو پس کہہ دو یا میں تم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں
 اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پیچھے رکھیں اور اللہ کی خدمت ڈالیں مجھ کو پیچھے رکھو
 مصلحتی کے گروہ جو ارشاد کیا اگر تم اسلام کے متقاد نہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مبارک
 کروں۔ پھر ان لوگوں کو دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی رضی اللہ عنہ
 اور جناب سیدہ علیہم السلام کے ساتھ لیکر تشریف لائے۔ اس وقت ان سے کہا وادعیں ایسے چہرے دیکھنا
 ہوں کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگیں کہ پھر اپنی جگہ سے اٹھ جائے تو خدا تعالیٰ اس کو اس کی جگہ سے اٹھا دے گا تم ان سے مبارک
 رہنا کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرتی باقی نہ رہے گا پس ان کا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کرنے لگا
 ہم مبارک نہیں کرتے ۔

(۵۷) عن اذہ الدار فطی ان علیا یوہر الشوی ای اجمع علی اہلہا فقال لم انشدکم باللہ
 حل فیکم احد واقریب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم من جملہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا نفسہ راہنا وہ
 وابناہ ہمیشہ قالوا اللہم کذا وظنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مشورت کے روز اہل شوری سے
 اپنے نکلار کرتے وقت فرمایا کہ میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کوئی تم میں کبیر سوا ایسا شخص موجود ہو کہ جناب
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھ سے زیادہ قربت رکھتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے لئے قربانی کرے اور اپنے بیٹے کو قربانی کرے کہ خدا کی قسم یہ توئی نہیں ۔

(۱۵) ذل لا اسالکم علیہ اجر الا المودة فی القربی رحمہ، تو جملہ اپنی قوم سے کہہ دے تو ای محمد کہ جس
تم سے، ان آیت کے بعد کچھ اجرت نہیں طلب کرتا ہوں مگر قربت والوں کی محبت،

(۱۶) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية قل لا اسالکم علیہ اجر الا المودة فی القربی قالوا
یا رسول اللہ من ہذا الدی اسما اللہ تعالیٰ یجود شہد والیہ وقاطعہ وانما ہذا راخبرہ احمد وابن ابی
حاتم والطبرانی واسعری بن عقیل والکلبی والحاکم والذہبی والطبرانی۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عہما عنہ روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اپنی قوم سے کہہ دو) تو اسے محمد کہ جس سے اس ہدایت کے بدلے
کچھ اجرت نہیں طلب کرتا ہوں مگر قربت والوں کی محبت، لیکن شخص عرض کیا کہ میں کوئی نئی محبت کسے خدا سے
میں کچھ کیا ہو لیکن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیٰ راہ طہ اور ان دونوں کے بیٹے،

(۱۷) عن زاذان عن علی قال سنا اهل البیت فی حمانہ لا یحفظہ و سنا اکل کل شئ من شئ فی اقل
لا اسالکم علیہ اجر الا المودة فی القربی راخر جہاد الاستیعاب زاذان جناب ابن ابی عمیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
کہ کچھ کہتے ہیں فرمایا۔ ہم اہل بیت کی شان کے متعلق سو دھم میں ایک آیت ہی نہیں لگا دیکھا ہماری دوستی
کو اگر برا کہیں من بھٹا ہے اس آیت کو برا کہہ سوائی تو تم سے اسے محمد کہ جس سے اس ہدایت کے بدلے کچھ
اجرت نہیں طلب کرتا ہوں مگر قربت والوں کی محبت،

(۱۸) وفسرہم انہم مسئولون (سورۃ الاحقاف) تو جملہ اور کھڑکروا کو تحقیق ان سے پوچھنا ہر
(۱۹) عن ابی سعید وان عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ وقفوا ہم انہم مسئولون انہم القمۃ عن ولایتہ
علی (راخر جہاد لا ہم الا واحد کفی تفسیر) والربون مردہ۔ والدی فی نزد میں (الاجار) ابو سعید اور ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کو ہم سے تحقیق کہ اور کھڑکروا کو تحقیق ان سے پوچھنا ہے کیا است
ان علی کی ولایت سے،

(۲۰) انما انت منذر وکل قوم ہاد (سورۃ اعد) ترجمہ اس کے سوا نہیں کہ تو انہی کو راہنما الایہ اور
روم کے لئے ایک راہ دکھا ہوا ہے،

(۲۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المذہب علی ہاد وانما یدہ الی علی
قال بلایہم تکالہم من راخر جہاد الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی
والربون مردہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے
تھے کہ میں راہنما الایہ اور علیؑ ہی ہیں اور اپنے جناب علیؑ کی طرف دست سارک سے اشارہ فرماؤ کہ یا علیؑ ہدایت
ہے والے مجھ سے ہدایت پاویں گے،

(۲۲) عن النضر بن اسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا انما منذر و وضع یدہ علی
محمد بن عبد اللہ و وضعہا علی صدر علی و یقول وکل قوم ہاد راخر جہاد مردہ و السیوطی فی اہل المذہب
نور بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے تھے کہ میں راہنما الایہ ہوں
والنبیؐ ہدایت مبارک برائے رکھا۔ پھر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہر ایک قوم کے لئے ہدی ہوتا ہے،

۴۳ حسن جان بقال لها تزلت انما انت منذر ولكل قوم هاد ومنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بن علي صدام فقال ان الغدير رادى بيده الى النكب على فقال انت الحادى رادى بيده الى النكب فقال
 واخرج بن جبر بن مرويه والويعي في الحرقه والديني وابن عساکر وابن النجار والسيوطي في الدر المنثور
 جابر بن عبد الله بن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ابي القاسم
 راه بتايون الله بناب بنمير خدا صلي الله عليه وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر آتش کو فرمایا میں فرمایا اور میں اہل
 قوم کیلئے ایک راہ بتایا اور میں بناب بنمیر خدا صلي الله عليه وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر آتش کو فرمایا میں فرمایا اور میں اہل
 اور علی کے کسمبر کا ہاں اشارہ کرتے فرمایا اور وہ بتایا اور میں اور مجھ سے ہر میت پاؤں لے بہا میت پائے گئے *
 (۴۴) ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتواضعون له وسوء الناس له شر منه اور کھلائے نہیں کھاتا
 اپنی محبت پر فقیروں کو اور پیادوں کو اور قیدیوں کو *
 ۴۵ حسن ابن عباس قال ارجو على الله سه ليقى غدا وبشعره ايت حتى اسرع فلوما تفيض الشعر فظن
 منه فجعلوا له ناهية اليه اكلوه فقال له الحرة رقيق بلادهن فلما شمد الغداة انا مسكين فسال فاطمة عن ابيها
 فوصفوا الثلث انما في ظل اثار الضاحية انا تيم فسال فاطمة اياها ثمة وسوا الثلث الباقي فلى اثار الضاحية
 انا اسير من المشركين فاطعموه اياها فنزلت هذه الاية هذه اثار الحسن والقادة وقال مجيد بن جابر
 محبوس من اهل القبلة (اخرجوا اسك) ابن عباس صني اور غنم سو بدایت سے کہ جناب امیر نے ایک دفعہ رات
 بھر کی سخت اپنی قوت کیلئے کی جب صبح ہوئی تو انکو اجرت میں جو دستیاب ہو جائے انکو یکسر سپا اور ایک تہائی
 کھانا سا جو وہ کھائی کے بغیر کوایا جب یک چکر ایک مسکین کے سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا کھانا کھلایا اور پھر
 دوسری تہائی کو کوایا جب بھی تیار ہوا ایک تیم نے اگر سوال کیا آپ نے وہ سارا بھی اسکو کھلایا اور پھر تیسری
 تہائی کو کوایا ایک بچہ ہونے پر مشرک کو ایک قیدی نے اگر سوال کیا آپ نے وہ سارا اسکو بھی کھلایا اور پس
 یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن اور قاسم کہ ہے مجید بن جبر کہتے ہیں وہ قیدی اہل قبیلہ میں سے تھا *
 ۴۶ حسن ابن عباس ان الحسن والحسين مرضا فاحادهما رسول الله صلى الله عليه وسلم معهما في مكة
 وعمره فقالوا يا ابا الحسن لو نذر علي بن ابي طالب فاطمة ففعلنا به اية الامانة براموا بها ان يصموا
 ثلثة ايام نفقيا رماهم ثم شي فاستقرض علي بن ابي طالب من ابيهم المئتين ثلثة اسود من اشد فوطخت
 فاطمة صاعا وادعوت ختمه اقرض علي بن ابي طالب فاطمة ففعلنا به اية الامانة براموا بها ان يصموا
 اهل بيت محمد مسكين من سالكين السبلين اظهر في اطعمكم الله من موائد الجنة فاثروا وما اتوا الصنف وقولوا
 الكاء واصبحوا صبا فلما اسودا ووضعوا الطعام بين ابيهم فوقف عليهم بغير انثروا ووقف عليهم مسير في
 الثالثة ففعلوا مثل انا لو فلما اصبحوا اخذ علي بن ابي طالب والحسين واقتبلوا علي بن ابي طالب صلى الله عليه
 وسلم فظنوا انهم هم يرتعون كاهن من اشد فاجروا قال ما اشدني ما اراكم فقام فاطموا بهم
 فزاي فاطمة في محرابها قد التصق ظهرها ببطنها وغارت عيناها فاسفاه ذلك فنزل جبريل فقال
 هذا يا محمد هناك الله في اهل بيتك فاثروا هذه الاية ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتواضعون له واسبلوا

ان لوگوں کے ساتھ میں جبکہ خدا تعالیٰ نے انہیں انعام کیا جو نہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو
برائے کر دیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے یہی تعلیمی تبرے سوال کا جواب نازل کیا کہ اگر وہ تجھے میرا رفیق بنا لے گا تو میں تجھے
پہلے اسلام لایا ہے اور توفیق الکریم ہے۔

(۸) - وہ اللہ جل و علاہ کا وصہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہم اللہ تعالیٰ (سورۃ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ ایسا ہے سچ
اور وہ جس کے نصیب حق کی اسکی مہر ہی لوگ رسنگار ہیں۔

(۹) - عن جابر بن عبد اللہ قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال
علیؑ اخرج من عساکر والحاظ ان یعم فی المید والبقعۃ من الغنائم فی المذنب اجماعاً ثم عہد علیہ ان یت
کی نفیر میں بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص کہ آیا نہ نچر کے وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اور جس کے نصیب حق کی
اسکی وہ جناب امیر ہیں۔

(۱۰) - عن ابن عمر بن ابی الدیحاء قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
اخرجہ ابن عمر بن ابی الدیحاء قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
رسالت آپ بالصدق پر سے جناب علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

(۱۱) - یا ایہا الزبیر! انما اتقوا اللہ فی ما بینکم من المصادقین (سورۃ النوبہ) ترجمہ وہ لوگوں کہ ایمان لائے ہو
اللہ سے اور مصادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(۱۲) - عن ابن عباس قال سأل علیؑ کلامہ سید المصادقین (اخرجہ التعلیمی فی تفسیرہ والحاظ ان یعم فی
حلیۃ الاولیاء وسبط ابن الخوی والسید علیؑ فی الابرار المتقین) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر
میں کہ وہ مصادقوں کے ساتھ ہیں کہ کیونکہ وہ مصادقوں کے ساتھ ہیں۔

(۱۳) - عن ابی جعفرؑ قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
اخرجہ ابن عمر بن ابی الدیحاء قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
رسالت آپ بالصدق پر سے جناب علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

(۱۴) - والدین انما مالک و مہر و حوالہ اولاد انک ہم الصدیقون والذہد اء عند ربہم اجمعہم و لہم
(سورۃ النور) ترجمہ وہ لوگوں کہ ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی میں نہ ہی لوگ صلیح اور شہید ہیں
انکے لئے انکے رجب پاس انکا اجر اور انکا نر ہے۔

(۱۵) - عن ابن عباس قال انما زلت فی علیؑ (اخرجہ احمد فی السنن والتعلیمی فی نفیرہ وابن العادی
فی النایب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۶) - عن ابی جعفرؑ قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
اخرجہ ابن عمر بن ابی الدیحاء قال سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال علیؑ ان
رسالت آپ بالصدق پر سے جناب علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

(۱۷) - عن علیؑ قال سأل علیؑ علیؑ انما زلت فی علیؑ (اخرجہ احمد فی السنن والتعلیمی فی نفیرہ وابن العادی
فی النایب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

علی بن ابی طالب (اخریجہ النعلبی) نے مسیورہ والحافظ الوعیم وان الی حاتم والسبوطی فی الدمامشور والسنین فی کثرہ العالی) اسما بنت عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملائے تھے تب سے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی غزوة تعالیٰ وصالح المؤمنین والی علی بن ابی طالب (اخریجہ الحافظ الوعیم فی کتابہ) انزل من القنات فی علی وان عساکن وان مرد وہ وفخر الواری فی (لادجین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سوانح کتبہ میں مروی ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں ۔

(۱۶) ولیمہا اذن واعیہ (سورة الحاقہ ترجمہ اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا) ۔

(۱۷) عن بربیعہ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العلی بن اللہ امر فی ان اعلمک منی وحق علی اللہ ان تعی منزلت رجبہا اذن واعیہ (اخریجہ النعلبی فی نفسه) والاہام الواحدی فی اعیان المزیل احاطتہ الوعیم فی ما نزل من القرآن فی علی فان حربہ وان الی حاتم والدی یلی فی ذلک النجا) بربیعہ الکلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بلایہ سے فراتے تھے سنار کو خدا تعالیٰ حکم دیا کہ اے علی! ہم نے تجھے ایسا کریم بنایا کہ تم یاں گھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھو اسکو سنو والا کان ۔

(۲) عن محول عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعل اذنک واعیہ ما علی تفعل فکان ذل ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الد وعیہ وحفظتہ ولہا نسہ (اخریجہ الدیلمی) کول جابا بربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے خدا نے پاں میں دانگاہت دے سننے والا کان تیرے کانوں کو بنا دیا پس خدا نے ایسا ہی کر دیا جناب امیر کرا کرتے تھے پس میں اس بندہ کو کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنا کہ تجھے یاد نہ رہا ہو ۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لہما زلف هذا الایہ وفعیمہا اذن واعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی وقال علی فانیوت فی ثانیۃ لہما اذن واعیہ (اخریجہ الوعیم فی حلیۃ الاولیاء وابن الخازنی فی المناقب والنعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھو اسکو اے علی! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ آیت تیری کان بنائے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسے بعد مجھے کوئی بات نہیں بھولی ۔

(۱۷) (۱) عن کان مرسل کان فاسقا لا یسنون (سورة الحج) ترجمہ آیا وہ شخص کی ہوس میں مبتلا ہو گیا ۔

(تفسیر) (اخریجہ الواحدی) ابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس (اخریجہ جریر) والحافظ السافی عن طائیف من سائر و اخرجہ ابن عدی والحطیب فی تاریخہ من طریق الکلی عن الی صالح عن ابن عباس قال تولت فی علی والولید بن عقیقہ ابن ابی معیط و اخرجہ الحطیب وابن عساکر من طریق اخرجہ عن ابن عباس عن ابن عباس قال تھا تولد فی علی وعقبہ ابن ابی معیط لا الولید (الباب الحقول

فی اسباب التزوّل السبوطی الامام واحدی الدین عساکر کے سعید بن جبیر کے طریق سی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطاء ابن یسار سے روایت کیا ہے اور ابن عدی اور غیبی نے اپنی تاریخ میں کچھ طریق سی ابی صالح سے کہا ہے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عتبہ بن ابی مہیط کو تین نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہجہ کے طریق سی عمرو بن دینار اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عتبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عتبہ بن ابی مہیط کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک تسادنا والسطه لسانا وعلنا الکبئہ فقال لعلی منک فاسئ فاذل الله تعالى بعد فقال لعلي انك منكم تسادنا والسطه لسانا وعلنا الکبئہ فاما اسوفا فی الدینا کاعبد الله ولا فی الاخرۃ ثم اخبر متنازل الصنفین فقال تعالی اهل الذین اهدوا (اخرجه الواسع) (۱۲) فی الکشاف ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ولید جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے پیڑ تیرہ والا ہوں اور تیر زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا یا موش یہ تو تو فاسق ہی پس خدا تعالی نے جناب امیر کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہو سکتا ہے وہ شخص کہ متین ہو مثل اس شخص کے جو کہ فاسق ہے؟ قتا وہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں وہ وہ ہرگز نہ دینا میں نہ خدا کے پاس نہ آخرت میں برابر ہو سکتے ہیں پھر خدا نے یقین کے مرتبہ پر خیر دار کیا ہے اور فلیا ہے یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں۔

(۲) قال حسان ابن ثابت رضى الله عنه انزل الله الكتاب العزيز في رضى الله عنه وفي الوليد قرا انا فنبئت الوليد من ذاك فسقاما وعلى فقبض ايماننا وليس من كان من مضاعف الله بكم من كان فاسقا فحونا بدموت رضى الله عنه الوليد خنيا انا وعلى كاستك يجزى صانا بعد تعلى لطفى لدرى الله عز وجل والحمد للطفى هناك سوانا بحد غزت والى كتابك على اور ولید کو تین نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹھکانا بتایا اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا پھر وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہے جو غریب و فرج میں لیدر کیا جاویگا اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملے گی پس علی خدا سے غرت کے ساتھ بیٹھے اور ولید وہاں رسوا ہو گا۔

(۱۸) اجعلتم سقایۃ الحجاج وعادۃ السجد المحرام لمن امن بالله واليوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستون عند الله (سورۃ توبہ) ترجمہ کیا گواہی ہو تم جہاد کی پانی پلاؤ اور سب سے جہاد کی تعمیر اس شخص کی ائمہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا نہیں ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک۔

(۱۹) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال قرأت هذه الآية على العباس (اخرجه ابو بكر بن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

(۲۷) عن اخرجه ابو حاتم والواشعمر وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن منذر والنسائی فی تہذیبہ والرازی فی کتابہ المسبب بابا التزوّل والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سنیہ والنسبوطی فی الدر المنثور والحافظ الرازی فی فضائل الصحابة طابوا ان علیا والعباس طابوا ابن ابی شیبہ انخر واصل الطحطاوی انما صاحب البيت مقتاد بیگ ولو تومت کنت فیہ فقال العباس (انما صاحب السقایۃ وانما علیہا فقال

علی لا احدى بعد صليت سنة اسهر فقل الناس وانما صاحب الجهاد في سبيل الله فانزل الله تعالى لا
 اجعلكم ستاقية الحجاج وعجزة المسجون الحرام لمن امن بالله واليوم الآخر وجاهدوا في سبيل الله لا يستون
 عند الله ابو قحافة والوا انيخ اور عبد الرزاق اور ابن ابى شيبة اور ابن جرير وابن منذر وعلی اپنی تفسیر میں اور
 و امیری اسباب التزول میں اور علی اور ابن اشیر جامع الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی اور مشور میں اور
 حافظ ابو نعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور علی ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم
 مضاجعت کرنے لگے طے کرنے کہا میں خانہ کعبہ کا منوی ہوں اور اگر میں چاہوں تو اسی میں رہا کون عباس رضی اللہ عنہ
 نے کہا میں نرم کا منوی ہوں اور اس کا نگہ بان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا شینہ چھ مہینے پیشتر
 لوگوں سے تار پڑھی ہو اور میں خدا کو راستہ میں جہاد کا ثوابوں پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کیا گروا نہ ہو تم
 چاہیوں کا پانی پلا تا اور سب حرام کی تعمیر الخ

(۱۹) الذين ينفقون اموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية قلهم احرهم عند ربهم ولا خوف عليهم
 ولا هم يحزنون (سورة لقمة) ترجمہ جو لوگ رات کو اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو اور پورے
 اور ظاہر میں لگے لگے انکا اجر ہے انکے رکے پاس اور انکو غم نہیں اور نہ وہ غم کھا جائیگے

عن ابن عباس في قوله تعالى الذين ينفقون اموالهم الخ قال نزلت في علي كانت معاريفته
 حرام فانهم في الليل حدها وفي النهار حدها وفي السر حدها وفي العلانية حدها فانزل الله تعالى هذه
 الآية لا ينفذ الا حدها والو يكن من حديه) والطبرانی في الكبير في مسند ابن عباس (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہو انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو انہوں نے خدا کی راہ میں
 دیا اور ایک درہم دن کو اور ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر پس یہ آیت تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا

(۲۰) سأل سائل بعد اب واقع للكا فزین ليس له واقع من الله ذي المعاج (سورة المعاج) ترجمہ
 مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہہ دیا اور لاہری کا فزول کے لئے نہیں کوئی اسکا دفع کر نوالا۔ عذاب اور کیطرت
 سے ہے جو سیر ہوں والا ہے

قل الامام اوصي ان النخيلة في نفسيه ان سفيان بن عتبة سأل عن قوله تعالى سأل سائل بعد اب
 واقع الخ فين نوات فقال للسائل لقد سألته عن مسألة ما سألني احد عنها قيلك حد نبي الاصنام
 ابو جعفر محمد بن ابي بصير السلام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كان بعد يوم ناضى الناس فاحتموا
 فاخذ سيد علي وقال من كنت مولاه فعلي مولاه فاشاع فطار في البلاد وبلغ ذلك الحادث ابن نجان الفخري
 فاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاناخذ راحلت فنزل عنها فقال يا محمد امترنا عن الله عز وجل ان نشهد ان
 لا اله الا الله وانك رسول الله فقبلناه منك وامترنا ان فصلي خسا فقبلناه منك وامترنا بالزكوة
 فقبلناه منك وامترنا ان نصوم رمضان فقبلناه منك وامترنا بالحق فقبلناه منك ثم لم نرض بهما
 حتى رفعت ليضيق ابن عمار فنضد علينا فنقلت من كنت مولاه فعلي مولاه فمذ اشبهت منك ام من الله
 فاجل فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي لا اله الا هو ان هذا من الله عز وجل فوال الحادث بن نجان الفخري

بیدار حاکم و هو لقبی الامام ان کان ما یقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقاً فاعط عیسا حجرة من السماء او اتنا عذاب الیم فما وصل راحلہ حتی رماہ اللہ عز وجل بحجر سقط علی هامۃ فخرج من دبرہ وقتلہ فانزل اللہ عز وجل سال سائل بعد اب واقع للکافین لیس له دافع من اللہ ذی المعارج۔ امام ابوہریرہ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ صفیان بن عبدیہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کے بار میں پوچھا کہ یہ آیت کس حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھے ایسا مسئلہ پوچھا جو کہ تجھ سے پہلے کسی نہیں پوچھا امام جعفر طبرانی باقر علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاً فعلی مولاً کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب کہیں نہیں پہنچ گئی محدث بن نعمان الغفیری یہ سن کر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹا کر حضور سے من کرنے لگا یا محمد آپ سے ہیں لا الہ الا انت یہ گواہی دینے کے لیے نکلیا جسے اس بات کو بھی آپ سے مان لیا پھر آپ سے ہیں یا محمد حکم دیا وہ بھی اپنے سے مان لیا پھر آپ سے ہو کر وہ دیر تک بیٹھتا رہا جسے وہ بھی آپ کا کہنا قبول کیا پھر آپ سے ہو کر وہ بھی مان لیا پھر آپ سے رمضان کی رخصت کیلئے کہاتے وہ بھی قبول کر لیا اسپر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے ہاتھ پر رکھا یا اور ان کو پھر آپ سے فیصلہ نہ ہی اور من کنت مولاً فعلی مولاً ارشاد فرمایا یا یہ حکم کی طرف سے یا خدا نے حکم دیا جو حضرت نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے۔ حاضرین نعمان یہ کہتا تھا اپنی اونٹنی کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر تو کچھ کہہ دیتا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس میں سچ ہو تو معاذ اللہ ہم کہہ سکتے ہیں تو تاک عذاب پہنچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا تو تعالیٰ نے اس پر ایک آگے سمائی پھر پھینکا جو اس کے سر پر لگا اور بیکار راہ کی شکل گیا پس تعالیٰ ان کو علیؑ سے یہاں نازل فرمایا۔ ان کا ایک گھوڑا لڑی عذاب کو کہ وہ کافروں کے لئے ہوئے والا ہے اس کو کوئی دفع کر نہیں لایا نہیں عذاب اللہ کی طرف سے ہے جو شیعہ قبول لاری۔

(۲۱) یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیاء من ربک (سورۃ مائدہ) ترجمہ رسول پہنچا دی اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے۔

(۱) ابن سعید الحدادی قال نزلت هذه الآية یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیاء من ربک يوم غدیر خد لا خیر الا ما ابوا الحسن الواحد فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکفخی الشافعی فی کتابہ المسمی بکفایۃ الطالب هكذا ذکر الشیخ محمد بن ابی الدین فودی وقال ابو بکر النحاس انما غارت فی بیان الایۃ علی الاخرج بن ابی حاتم والوہب فی کتابہما نزول من القرآن فی غلی۔ ابو سعید حدادی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ ایہا رسول پہنچا دی اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے دن نازل ہوئی ہے امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اس کو روایت کیا اور ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکفخی شافعی اپنی کتاب بسمی بکفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محمد بن ابی الدین فودی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ابو بکر بن مرفع کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے۔

(۲) ابن سعید الحدادی قال نزلت علی عبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیاء من ربک ان علیاً من آلہ من فان لم تفعل فمألفک من اللہ واللہ جہنم من الناس لا یخرج احدک

فی نصبہ والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاسودج فی تفسیر الہیسیاوری والحافظ ابن الکثیر والبن نعیم فی
المحلیتہ وابن مرد دہیہ وعینی شریح المعادی والسیوطی فی الدہر المنثور عبد الباقی بن سعید روایت ہے کہ ہم جناب صالت
آب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ مہدی میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے اے رسول پہنچا دے اس چیز کو کہ تیری طرف
تیری وجہ سے آتسی گئی ہے یہ کہ علی و حسن و علی بن ابی طالب اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہیں پہنچایا اور اسد مجھے
لوگوں سے بچا رکھیگا ۛ

(۳) عن ابن عباس قال نزلت هذه الآية يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك يوم عذيركم
في علي بن ابی طالب (اخرج الواحدی فی اسباب النزول والتعلی فی تفسیرہ) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت
یا ایہا الرسول بلغ عذیرکم کے روز نازل ہوئی ہے ۛ

(۴) عن البراء بن عازب قال في قوله تعالى يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك اي بلغ من فضائل
علي نزلت في عذيركم خطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم نه قال من كنت مولاه فعلي مولاه فقال عمر بن الخطاب يا علي اصبر
مولا في مولى كل مؤمن ومؤمنة (اخرج ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایہا الرسول بلغ کی آیت کو متعلق روایت
ہو کہ اگر تو مل علی کے فضائل کو پہنچا دے حقیقت عذیرکم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطیبہ پڑھا اور فرمایا جس کا میں
مولی ہوں میں اسکا علی مولی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو مجھے یا علی زبیر اور ہر ایک مولیٰ ہونے کا مولیٰ ہو
(۵) اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي (سورة مائدة) ترجمہ آج میں نے تم کو اپنے دین کا
لے تمہارا دین اور میں نے تم پر نعمت کی ہے تم پر نعمت ۛ

(۱) عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما نزلت في علي بن ابي طالب
من شوك فقمه كان ذلك يوم الخميس فذاع عليا فاخذ بضبعيه فرقمهما حتى نظر الناس بيضاء ابلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من كنت مولاه فعلي مولاه ثم لم يفر ولا حتى نزلت هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم واتممت
عليكم نعمتي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله اكبر على حال الدين واتمام النعمة ورضاء النبي ورسالة النبي والولاية
الحل بن ابی طالب (اخرج ابو نعیم والديكرين مردويه عنه وعن ابی هريرة والسيوطي في الدهر المنثور والدين بن ابی نعیم
ما نزل من القرآن في علي) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تحقیق عذیرکم کے روز جناب صالت آب
صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا کر حضرت کے پیچھے جھاڑ دیا کہ حکم کیا ہوا ہے کہ انہوں کو جھاڑ دیا کہ وہ کیا پھر اپنے علی
کو بلا کر ان کے دونوں بازو پکڑ کر اٹھائے یہاں تک کہ لوگوں نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر اپنے فرمایا جس کا
کمر میں ولادہ ہوں میں اسکا علی مولیٰ پھر اسی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز میں نے تمہارے
لے تمہارا دین کا لے کیا ہے اور میں نے اپنی نعمت کو تم پر کیا ہے پس جناب صالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ اکبر میں نے کامل ہو جانے اور نعمت کے پر ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر یہ

(۲) عن ابی هريرة قال من صام ثمانية عشر من ذي الحجة هو يوم عذيركم لما اخذ رسول الله صلى الله
عليه وسلم بيده علي فقال ليست اولي بالمؤمنين من انفسهم قال نعم يا رسول الله قال من كنت مولاه فعلي مولاه
فقال عمر بن الخطاب عجز فجز يا ابن ابی طالب اصبرت مولاه في مولى كل مؤمن فافعل الله اليوم اكملت لكم

حبسکم وانتم علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شہرا (اخر حرجہ ابن المغازی والوالفح محمد بن علی بن ابراہیم النطیزی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے فی الحجہ کی اشعار میں تیار ہو کر وہ غدیر خم کا روز ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا میں سب مومنوں کی جان سے اولی نہیں ہوں لوگوں میں کوئی ہے کہ بیشک یا رسول اللہ آپ ہماری جان سے اولی ہیں پھر حضرت نے فرمایا جس کا میں مومن ہوں اس کا میں مومن ہوں اور میں الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو مجھے ای ابن ابریٹا لب کہ تومیر اور تریک مومن کا ملا بنگیا ہو اور غدا نے یہ آیت نازل کی کہ کون کا ل کیا جو تمہارے لئے تمہارے دین کو اور اپنے پوری کی ہے تمہارے نعمت روز رکھے اسکے لئے ساتھ جہنم کے روزوں کا ثواب لکھا جائیگا ۔

(۶) عن مجاہد قال نزلت هذه الآية بعد رجاء (اخر حرجہ الامام الصالحانی) مجاہد بقول حکم یہ آیت غدیر خم کے نازل ہوئی ۔

(۷) ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية (سورة البقرة) ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کریں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں ۔

(۸) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله وسلم فاقبل على فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انا كما اخی ثم المقت الى الكعبة فضي ما بهد ثم قال والذى نفسى بيده (نا دھن اور شیعہ نے ہم انصار و پیروں کے ساتھ تھے کہ انہ اول کھایا تھے و اوقام بعد اللہ و انتم معک ما امر اللہ و اعد لکم فی البر و غیرہ و اعطیکم عند اللہ عجزتہ و اقسما بالشیوۃ قال و نزلت هذه الآية ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اذا قبل علی قالوا اولاد جابر بن عبد الله (اخر حرجہ الخوافی فی المناقب و ابن عساکر السیوطی فی الدہالشی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے تم سے ارشاد کیا تھا کہ تم میرا بھائی اور آپ کے چھوٹے بھائی کی طرح متوجہ ہو کر اس پر غور کرو کہ ہمارا اور کہا قسم ہے اس بات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اویہ اور اس کے شیعہ قیامت کے روز میں یہی لوگ جنت تک پہنچنے والے ہیں پھر آپ نے فرمایا یہ تجھ سے یہ تم سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور تم سے زیادہ اس کے عہد کو پورا کرنا ہے اور خدا کے حکم پر تم سے زیادہ رعیت کے حق میں عدل کرنا والا ہے اور تم سے اس کے نزدیک زیادتی والا ہے ۔ اور تم سے زیادہ پورا تمہیں کرم کرنا والا ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ خلقت سے بہتر ہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو جو سب خلقت سے بہتر ہیں وہ تمہیں لایا ہے ۔

(۹) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم خير البرية قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي انت وشيعتك تأتي يوم القيمة وهم راضين ومَرْضِين و باقی : الحد اولك غضبا مغمضين (اخر حرجہ الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والذہبی فی فہرست الاحیاء) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ خلقت

سے بہتر میں نازل ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو تیرا گروہ قیامت میں آئینے خوش اور خوش کئے گئے اور تیرے دشمن آئینے خفگی میں گروں اٹھائے ہوئے۔

(۳) عن زید بن شہر اجل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیاً یقول حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولانا مسدہ الی مدی فقال لی علی الصبر علی ما فی الدنیا من اموال وعلو الصلوات والذکر ہم خیر البریۃ انت وشیعتک وموحدک احوض اذ اجبت الالہام للحساب مدعون من الجلیلین والخیجہ الخاندی فی المناقب وانوکیا بن مرد وہ داسیوطی فی الدنیا والشیخ زبیر بن شہر اجل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب نازل ہیں کہ میں جناب امیر کو دانتے ہوئے سنا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے ساتھ ایک لگانے ہوئے بیٹھے تھے آپ حجہ توارشا کو کیا علی نے فرما تھا کہ ان کے فرات کو نہیں سنا ہی کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں لوگ سب غفلت ہی بہتر ہیں پس وہ ہیں اور تو اور تیرا گروہ ہیں۔ میرے اور تیرے وعدہ کی جگہ عرض ہو چکا قیامت کو آستیں حساب دینے کے لئے آئینگی تو وہ لوگ سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والے پکائے جائیں گے۔

(۴) عن ابی سعید الخدیی مرفوعاً علی خیر البریۃ (آخر جہ ان عدی) ابو سعید خدی سے مرفوعاً روایت ہو کہ جناب امیر خیر البریہ ہیں۔

(۲۴) ان الذین امنوا وعلوا الصلوات یجعل لهم الرحمن ودا (سورہ مریہ) ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ کہ لگیا الرحمن انکے لئے محبت۔

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قل اللہم احول لی من عندک عهداً واجعل لی فی صدق المؤمنین مودۃ فاما لعل اللہ تعالیٰ ان الذین امنوا وعلوا الصلوات یجعل لهم الرحمن ودا (آخر جہ احمد والجنای وابداد فی السنن والحدیث فی صحیح بین الصحیحین وعبکہ فی کتابہ صحیح بین الصحاح الستہ وصاحب مشکوٰۃ عن الصحیح الترمذی والحافظ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والتعلی فی تفسیر دوران مرد وہ۔ وسبط ابن اخوی فی تذکرہ خواصی الامۃ والحافظ ابن حجر فی الصواعق برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کو ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ جو میرے برادر کا راہنما ہو اس سے مجھے ایک عہد عطا فرما۔ اور مومنوں کو مل میں میری محبت ڈالو پس خدا تعالیٰ نے یہ بیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ کہ لگیا الرحمن انکے لئے محبت۔

(۲) عن حسن الحنفیۃ فی قولہ تعالیٰ ان الذین امنوا وعلوا الصلوات یجعل لهم الرحمن ودا (انہ قال لا یبقی من الاوفی فلیہ مد علی اہل بیتہ وکذا نقاش انہما نزلت فی علی (آخر جہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی متعلق کہ بیشک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے البتہ کہ لگیا الرحمن انکے لئے محبت۔ روایت کرتے ہیں کہ کوئی مومن ایسا باقی نہیں رہے گا جس کو علی کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہ ہو نقاش ترجمہ اللہ علیہ رحمۃً عظیمہ ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیات علی فصلی الیہ رکعات ثم رفع یدہ الی السماء

فقال اللهم سالک موسیٰ بن عمران وانا عیدنا سالک ان تشرح لی صدک ولبیک امری واخل عقدہ من لسان
 فقیہہ واقولی واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اخی اشد بہ اذی واشترکہ فی امری فال بن عباس
 سمعت منا دیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالتک فقال البی صلی اللہ علیہ وسلم ابالحسن ارفع یدک
 الی السماء وادع ربک واسالہ یعطیک فرفع یدہ الی السماء وهو یقول اللهم اجعل لی من عندک جہدک
 واجعل لی عندک ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت یمحکم
 الرحمن ودا (احزجہ ابن المغازی فی المناقب) ابن عباس سورایت میں کہ حضرت نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر چار مکتب
 مان کی پڑھیں پھر کسمان کیطرت ہاتھ اٹھا کر فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور میں تمہیں
 اور تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تم کو شادمانی اور میرے کام کو آسان بنا دو میری زبان کی کہہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو
 سمجھ سکیں اور میری اہل میں سے بھائی علیؓ کو میرا وزیر بنا دے اس سے میری پشت کو قوی کر دے میرے امر میں سکون
 میرا شریک کر دے۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے ایک پکار بٹولے کو پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد بنے تجھے وہ دیلیہ
 جو کچھ کہتا تھا وہ سب میں حضرت نے جناب امیر سے فرمایا اے ابوالحسن تو اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھا کر دعا
 سے دعا کر اور میں بھی تیری دعا کرتا ہوں وہ تجھے ضرور عطا کرے گا جناب امیر نے دعا کی اسی کیر پروردگار مجھے اپنے
 پاس ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا۔ الخ
 (۲۵) من ینسہ نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (سورۃ البقرۃ) ترجمہ اور جو شخص
 سے وہ ہے کہ محتاج اپنے اپنی جان کو خدا کی رضا مندی کے لئے اور امداد شفیقت کرے والا ہے بندوں پر رحمت
 نقل الامام حجت الاسلام محمد الخراسانی فی احباء عالم الدین ان لیلۃ بان علیؓ علی فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم احوی اللہ تعالیٰ الی جبریل و میکائیل الی اخبت متکما وجعلت عمل احد کما اطول من الاخر فیکما
 یؤثر صاحبہ بالحیوة فاختر احد منها الحیوة فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علیؓ اخیت بنیہ وہ بن جبریل
 صلی اللہ علیہ وسلم صاف علیؓ علی فراشہ ویؤثر بالحیوة فاطیط الی الارض فاحفظہ من عدوہ فیکما یؤثر
 جبریل عند ربہ وہ میکائیل عند جلیلہ بنادى بخیر لک یا بن ابی طالب یا حی اللہ یا قہر اللہ یا ملائکہ فایط
 اللہ عز وجل ومن الناس من یشوی نفسه ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (احزجہ الشیخ
 تفسیرہ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ) امام حجت الاسلام محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ جلیلہ العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب
 شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سو رہے پروردگار نے جبریل
 اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ میں تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور تم دونوں میں سے
 ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دے دے
 وہ لوگ اپنی عمر کی کسی کو گوارا نہ کیا خدا تعالیٰ کا حکم تھا کہ تم دونوں علیؓ رضی اللہ عنہ کی مثل ہرگز نہیں ہوئے اسکو اپنی حبیب
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنالیا ہے دیکھو وہ اپنی بھائی کے بستر پر سو رہے اور اپنی جان کو میرے
 رسول پر قربان کر دیا اور اپنی زندگی کو ایذا نہ کر دے تم دونوں زمین پر جا کر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبریل
 جناب امیر کے سر مبارک کی طرف اور میکائیل پاؤں کی طرف اترے اور تمام بات اکی حفاظت کرتے رہے اور

پکار گئے ہے شباب ایشوا بن ابی طالب خدا اور اس کے فرشتے تیرے ساتھ حاضر کرتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے اس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہیت نازل فرمائی کون ہے جو پیچھے اپنی جان خدا کی خوشی کے لئے اور اصل اپنی بندہ و پیروان پر۔
(۲۴) ولسوت یعطیک ربک فترضی (سورۃ البیل) ترجمہ اور اللہ تعالیٰ دیکھ کر تیرا پیچھے
پس راضی ہوگا تو یا محمدؐ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی تفسیر وہدہ الایہ انہ قال رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یخل
بہ احد من اهل بیتہ فی الماد (اخرجه القرطبی وابن المظاہر فی المناقب و ابن جریر فی تفسیرہ و السیوطی
فی اخیار المیت) ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوتے
ہوئے ال بیت میں سے کوئی دینے میں نہیں آجائیں گے

(۲۵) مروج البحرین ملتقیان (سورۃ الحجان) ترجمہ چلائے دو دریا ٹھیکر ملتے
عن ابن مالک فی قولہ تعالیٰ مروج البحرین ملتقیان قال هو علی وفاطمہ و یخرج منہما
النور والرحمان قال الحسن والحسین (رواہ صاحب کتاب الدرر) اس بن مالک رضی اللہ عنہما اس بیت
کرمہ کی تفسیر میں کہتے ہیں دو دریا آپس میں روایت ہو کہ دو دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہیں اور
یہ ان سے نوتی اور رونگاہیہ جناب حسینؑ ہیں

(۲۶) واجعل لی لسان صدق فی الاخرین (سورۃ الشحراء) ترجمہ اور بنا میرے لئے ایک
زبان کی زبان بچھپوں میں

عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الباقی قال لسان صدق هو علی ابن ابی طالب لما حضرت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللهم اجعل من ذریعتی فتعللک (اخرجه ابو یوسف بن مردویہ)
جنگل امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ابن امام محمدؑ را قرطبی علیؑ یاہ السلام سے مروی ہے کہ حج کی زیارت جناب علی
بن ابی طالب علیہ السلام میں جب انہی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انہوں نے
بیٹا ابی میں غالی کر دیا اور دیکھا کہ یہی ذریت ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا

(۲۷) والعصران الانسان لفی خسرة الا الذین امنوا (سورۃ العصر) ترجمہ تم ہے اترتے
دن کی بیشک انسان نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے

عن ابن عباس قال ان الانسان لفی خسرة الا جمل ولا الذین امنوا علی وسلم ان (اخرجه ابو نعیم
ابن مردیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہو کہ بیشک انسان نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے ہو مگر جو
علیؑ اور علیؑ اور سلمانؑ ہیں

(۲۸) والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی (سورۃ النجم) ترجمہ تم ہے ستارے کی جیکہ وہ ٹوٹا نہیں
گھر اور صاحب تمہارا مدد نہ دے گا

عن ابی حمزہ الحرثی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابواب التي فی المسجد
فتقف علی جنبہا فی الاخری حمزہ بن عبد المطلب و هو تحت قطیعة حراء و عنہا قدس فان و یقول خربت

رسالت مصلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی تھی کہ وہ نسب کی وجہ سے آنحضرت مصلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہیں اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے شہر ہو چکی ہیں
 سے حضرت اُنکے لئے سرایکا رشتہ ہیں ۛ

(۳۴) سلام علی آل یاسین (سورۃ الصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو ۛ
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم لاخرجہ النکلی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسهمودی الثنائی: فضل المنہن
 وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردودہ والسویتی فی الدر المنثور ابن عباس رضی اللہ عنہما سی اس حدیث
 کریمہ (کہ سلام آل یاسین پر) کی تفسیر میں منقول ہے کہ یعنی آل محمد پر سلام ہو ۛ

تبلیغہ نقد نفل جامعہ من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ سلام علی آل
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سی روایت کی ہے
 کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے ۛ

(۳۵) اخوان شہر منقابلین (سورۃ الحج) ترجمہ بھائی برابر کے مختلف پرانے سلسلہ ہو گئے
 (۱) عن ربیع بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی انت معی فی قصر فی الجنة
 مع فاطمة ابنتی انت ابی - وصی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی فاطمہ علی
 منقابلین (احمد احمد) زبیر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابی
 علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میری گھر میں قیامت کے روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا
 اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت مصلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا (بھائی میرا) کے تحتوں پر
 آنے سلسلے ہو گئے ۛ

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب
 الی منک وانت اعز علی منہا وکانی بک واست علی حوض تدور عنہ الناس وان علیہ لابلاد من علی عہدہ
 نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمۃ وعقیل وجعفر اخوانا علی شہر منقابلین لاخرجہ ابن مردودہ
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ابیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں میں سے کون جہاد کو زیادہ
 پسند کرے یا عاتکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ
 عزیز ہویں اور تم حوض پر اکٹھے ہو گئے تم کو کوئی اس سے ہٹاؤ گے اور میرا گمان ہے کہ تیرے بچے خود کو موافق
 پہلے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تحتوں پر آنے سلسلے ہونگے ۛ

(۳) ہوالدی اندک متصر و بالترتیب (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہاں ہے کہ جس تیری تائید
 کی اپنی دوسری اور منوں سے ۛ

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ہوالدی اندک متصر و بالترتیب (سورۃ انفال) وہاں ہے کہ جس تیری تائید
 کی اپنی دوسری اور منوں سے ۛ

(۴۴) **ماہنامہ الدین** اصولاً و عملاً الطیب ما احل اللہ لکم (سورۃ ما اکلہ) ترجمہ عودہ لوگو کو کہ تم ایمان لاؤ پھر
میت احرام کرو پاک چیز و نلو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ۔

[illegible][illegible]

(۳۳) و اذاعتوا لعلکم تفرقوا (سوره ال عمران) ترجمه او مضبوط پیکر و اسکی سی

عن جعفر الصادق فی تفسیر ہدایۃ اللہ قال نحن جیل اللہ (اخر جہ اشعلی فی تفسیرہ
العلامۃ بن جعفر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہو کہ خدا
فی سبیلہم

۴۵) (مشکوٰۃ فیہا مصباح (سورۃ النور) ترجمہ تفسیر چراغدان کے یہو جس میں چرلغ ہو۔
عن ابی جعفر قال سالت الحسن عن قول اللہ تعالیٰ المشکوٰۃ فیہا مصباح قال المشکوٰۃ فاطمہؑ وبحجرۃ
مکہ ابراہیم لا شرفیتہ ولا غریبۃ لا ہودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منہا امام بعد امام ہیکل اللہ نورہ
س یشاہد ہیکل اللہ لا یمنہا من یشاء (اخرجہ ابن القزازی بحضاب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سی موی
کہ کہ شیعہ جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمائی گئے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہؑ ہیں اور حجرہ
ہیکل کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لا شرفیہ ولا غریبیہ یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہؑ تو یہودیہ تھیں اور نہ نصرانیہ اور
نور علی نور سے مراد ہو کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہے گا اور اللہ ہدایت کرتا رہے اور نور سے جسے چاہے
س یہ مراد ہے کہ اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے۔

۷۷۷ میں تعترف حسیۃ نزلہ فیہا حسنا (سورۃ الشوریٰ) ترجمہ حسن کہ نیکی کا کرب کیا ہم

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال من يقتل حسنة قال المردة لآل محمد صلى الله عليه وسلم

(اخرجه الشعلی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس عمری شکی کا کسب کیا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی ہے

(۲۷) امن وعداہ وعدا احنا فہو لا قبلہ (سورۃ القصص) ترجمہ پس جس کے ساتھ کہہ تھے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا

عن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فیہ قال نزلت ہدہ الایۃ فی علی وحمزہ رضی اللہ عنہما (اخرجه المحب الطبری فی البیاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر و حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے

(۲۸) امن سرج اللہ صدقہ للاسلام فہو علی وورین ولہ (سورۃ الزمر) ترجمہ پس جس کا کہہ سیتے اللہ نے اسلام کے لئے کھولا باسورہ اچالے میں ہے اپنے رب کے

قال الواضح فی کتابہ المسببہ بالاسناد نزول القرآن نزلت ہدہ الایۃ فی علی وحمزہ وصدقاہم والولہب والاہل وھلن اذکرہ والوالدین ابن الجوزی امام واصرہ کتاب اسباب نزول القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور جس کی دل سخت ہو گیا وہ ابولہب اور اس کی اولاد ہی سلامہ ابوالمقوج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے

(۲۹) انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقومون الصلوۃ ویتؤنوا الزکوۃ وھم الذین (سورۃ مائدہ) ترجمہ تمہارے نہیں کہ تمہارے رفیق اور اور اسکا رسد ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے یہ آیت اور زکوۃ ویتؤنوا رسالہ جانیکہ وہ کوج کہتے ہوئے ہیں

عن ابن عباس کان حالنا علی سعید بن زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مل اهل منحد لعمارتہ فجل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الوجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس ساءتک ما لک من اب مکنت العائن عن وجہہ قال ہا الذس من عربی بنی سعد عنی فانما ابودر الغفد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتین والاذنہما وراۃ تبہما تین والا نعبینا یقول عن علی انہ فائد الزکوۃ وقاتل البغیۃ منصور من نصرہ فخذول من حدلہ اما فی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الا نام الظلم وفسا اسائل فی المسجد فلم یحظہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم استہم فی سالت فی مہجہ بغیۃ ولا یحظی احدہ تا وکان علی فی الصلاۃ لا کفا فاجی الیہ فخصر الیہ عنی وھما غافرا فاقبل السائل فوجد انہ من حصصہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہر الی الہ باو فقال اللہم انی مونی سالک فقال ریا فرج لی صدک ولبس امری واصل عقدہ من لسانی بقہو اقوی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اسد دہ انزی واشرک فی امری فانزلت عبد قرآن سنشد عصدک وینجل نکدا سلطانا اللہم انی محب تبتک وصفتک اللہم فانصر لی صدای ولبس لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اسد دہ انزی قال ابودر قضا استہم عاۃ حتی اتی جبریل من عند اللہ وقال یا محمد اقل انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین یقومون الصلوۃ ویتؤنوا الزکوۃ وھم الذین (سورۃ مائدہ) (اخرجه الترمذی فی التعلی فی تفسیرہ) ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ پاد زعم کے گناہ کی پیچھے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے

و نسخ امانت اہل بیت علیہم السلام و انما ارسلی فی السانہ و وسط ابن الحریثی فی مدینہ کربلا
 الامام ابن عباس کہ جو یہ کہ ایک دفعہ عبداللہ بن کلام نے اپنے بھائی کو کہ چند مسلمان بھائیوں کے ساتھ اگر جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں عرض کرنے گئے یا رسول اللہ ہمارے گھر بہت دور ہیں اور اس مجلس کے کوئی ہماری
 مجلس نہیں کہ میں میں ہم جتنے سیکیں جیتے ہمارے ہی قوم کے دیکھا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور
 اپنے اسکی نصیحت کی ہر خیر سے ہمے ملاقات پھر دے دی ہے اور عہد کر لیا ہے کہ وہ ہم پر ایمان لیتے ہیں اور نہ ہم سے
 نکاح کرتے ہیں اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہیں یہ بات ہمیں نہایت شافی گذر رہی ہے اور حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا سو اس کے نہیں کہ تم ہمارا رفیق اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو کما ایمان لائے ہیں یہ فرما کر حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد بانہ شریف لپٹے اور لوگ بھی پیام اور کو میں تھو پڑیں حضرت نے ایک سال کو دیکھا اور اسے پوچھا تھے کسی نے
 کچھ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہاں مجھے انگوٹھی دی ہے اپنے فرمایا کہ کسی دی ہو کر شے جناب علی کی طرف ہاں کہہ کر کہے
 کہا اس کھڑی ہے شخص نے اپنے پوچھا کہ اس حالت میں وہی کہنے لگا کہ وہ کیا کہیں حضرت نے تلبیہ پڑھ کر پھر اس آیت کو
 پڑھا یہ شخص کس اللہ اور اس کا رسول انسان لگو کہے ساتھ جو ایمان لائے ہیں دوستی رکھتا ہے پس خدا کا کہ وہی غالب
 ہو فرمایا ہے پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے اے ابوالحسن تجھ پر میری روح اور جان قربان ہے
 اور ہر ایک شخص کہ ہر ایت میں کندی اور تیری کرمیوں لاپے پس تو وہ ہے کہ کچھ کچھ اللہیں بخشہ اور عام لوگوں کی جان تجھ پر
 خدا ہوا ہے سب کو کرمیوں وقت بہتر بخوشی تو نے اپنی انگوٹھی اور ہتھ اندھڑا تو قوم کے اور سب سے کچھ کہنے اور کچھ کرنا اور
 سے بہتر نہیں انہ تیری ولایت میں نفس کو نازل کیا اور اس کو شریعت کے حکمت سے میان فرمایا اس کے بعد انہوں نے
 ان اشعار کو بھی پڑھا ہے کون اس سے چھلے سکتا ہے جو سہنے کے کی حالت میں بخش کی ہو اور خدا نے اس کے نفس میں
 اپنا سر لگو روایت رکھا ہے اس کے سو اکون شخص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہایت پرہیزگار ہے یہ کہ انحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بات کو غامضی طرف تشریف لیا ہے تو اس کے سوا خدا کے کس کو قرآن مجید کی قرأت میں دوسن کہا ہے اور پڑھتا
 ہے تو انکو کچھ اور پڑھو میں ۶

(۳) محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس يصلون فمن بين راكم وراجل و
 سائل يسأل فاعطاه على خاتمه وهو راكم فاخبر السائل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ عليه الفاتحة والحمد لله
 وسوله والذين امنوا فقبول الصلوة وبثون الزكوة وهم راكعون (اخرجہ النواحدی فی کتاب المسحی باسباب
 نزول القرآن - والحا فطاب الاثر فی کتاب جامع الاصول عن محمد بن الحنفی و ابن الجوزی) حیدر اللہ بن سلام رضی
 اللہ عنہ کہ بلال صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کی اور لوگ نماز کے لئے گھر سے ہو گئے ابھی لوگ کعبہ اور مسجد ہی میں تھے کہ ایک سائل
 سوال کرنے لگا جناب امیر کرمے کہتے ہوئے تھے اسی حالت میں آپ نے اپنی انگوٹھی سائل کے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اسکی اطلاع دی حضرت نے یہ کہو یہ آیت پڑھ کر سنائی رہی تھی اس کے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان
 والے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور کعبہ کی حالت میں کعبہ دیتے ہیں ۶

تعبیر کے ذریعہ انکشاف فان تلقا کیف مح ان يكون لعلي والله فلفظ الحمد تلت في ابد على انظر الجمع
 في مكان السب فدرجوا واحد ابرقب الناس فيتم ان فعله في الو عمن ثوابه والحمد لله على هذه النعمه من

رجب ان نکلن علی هذه العاتية من المرض علی الدوام الاحسان ونفقد الفقراء حتی ان الزمهم امرک لا فضل التاجیر
فی الصلوة لہ یؤخر وہ انتہی کلامہ علامہ رحمہ اللہ علیہ کثیر شاف میں لکھتے ہیں اگر تو یہ کہو کہ یہ بات جناب علی نہ
کیے کیونکہ صحیح ہو سکتی ہو کیونکہ اس آیت میں تو لفظ صحیح کا استعمال ہوا ہے میں کہنا ہوں کہ لفظ صحیح کا اسے مستعمل ہوا ہے
اگرچہ اصل سبب یہیں ایک ہی آدمی ہو یعنی جناب امیر تاکہ لوگ انہیں کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کر میں کہ یہ یومین
کی شخصیت اسی وجہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقر کو حال کی غواری پر اسی قدر حرص چاہی ہو کہ انکو غار سے
بھی اس میں تاخیر نہ ہو۔

(۵۰) یا ایہا الذین امنوا اذا ناصیہ الرسول فقد ناصیہ بدي خولکم الصدقة ذلك خیر بکم
(سورہ محجادہ) ترجمہ کرو لوگو جو ایمان لائے ہو جو وقت کہ تم لوگ رسول کو لا کر کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ تمہارا
لے یہ بہتر ہے۔

(۱) عن علی قال لما نزل ما ایہا الذین امنوا اذا ناصیہ الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم احلی مرہم
ان بقصد ثوابکم یا رسول اللہ قال بن یسار قال لا یطیقونہ قال منصف دینا قال لا یطیقونہ قال فیکم قال
نشیعہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لہرہل فامرہ اللہ تعالیٰ اسفقتہ ان نقد مرابین بل یجوزکم
صدقات الایۃ وکان نقول فی حفت عن هذه الامنة (از حرج النساء والتعلی الواح) جناب امیر علی
سے روایت ہے کہ جب بن یسار نے نازل ہوئی جناب علی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ارشاد کیا کہ لوگوں کو اگر کہو کہ صدقہ دیا کریں بنی
سراخ کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار بنی سراخ کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے فرمایا نصف دینار بنی سراخ
کیا انکو کسی بیوی کی بھی طاقت نہیں فرمایا پھر کس قدر دینے عرض کیا صرف جو بھر سوتا ہے حضرت نے مجھے ارشاد فرمایا
لو بہت دینو والا ہے پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اگر تم راز کہنے سے پیشتر صدقہ دینے سے پس
جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس اُمت پر تخفیف ہوئی ہے۔

(۲) عن علی قال هذه الایۃ من کتاب اللہ ما علی ہما احد فیہی ولا یحلی ہما احد یجوز فی کانت
دینار لہم فترہ فکنت اذا ناجیہ تصدقت بدمہم رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجاب
عہا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشہادۃ ان لا الہ الا اللہ قلت ما الفساد قال الکفر
والشک باللہ قلت ما الحق قال الاسلام والعزیز والولایۃ اذا انتہت الیہا قلت ما الحیلة قال ترک
الحیلة قلت ما اصل قل طاعت اللہ وطاقۃ رسولہ قلت وکیف ادھر اللہ تعالیٰ قال بالصدق والیقین قلت
ما الایۃ قال العافیۃ قلت وما اصل الخفات فقلت قال کل حل الا کل صدقہ فقلت وما السرور قال
الحیۃ قلت وما السرور قال لقاء اللہ حیون ورحمت مہار اخویر الخوذی فی اسباب النزول ولفیہ ہذا
جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر نہ مجھے پہلے کیسے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد میں
کر سکا میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسکو خرچ کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نبوی مجید کی
بات پر چھتا تھا ایک دہم صدقہ کر دیتا اسی طرح سے پیشتر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں مسئلہ پر مجھے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکا جواب دیا۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں سے کہتے ہیں آپ فرمایا توحید اور

انصاف کا پھر حضرت نے اس آیت کو جرح الخ *

(۵۶) وَمِنْ خَلْقِهَا امَّ لَهْدٍ وَنَ الْحَقِّ وَبِعَدْلٍ لَوْنٍ (سورة اعراف) ترجمہ اور سہار می خلقت میں
ایک کڑھ جو کج خلق کے ساتھ ہایت پائے میں اولی کی طرف پھرتے ہیں ۔

عن زاذان عن علي قال سئلت عن هذه الآية على ثلث وسبعين فرس اثنتان سبعون في النمار واحد في الخيئة وهم الذين قال الله تعالى ومن خلقنا قنقرة لهم انا وسعدتي (احمر حن بن موهب) **الان جناب ابي عبد السلام** سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ولادت تھے کہ یہ اُمت غمگین تہمت و قرون میں تقسیم ہو گئی۔ بہت روزگاریں جا چکی اور ایک جنت میں جا رہا تھا اور وہ دہری لوگ ہیں جنکے جہنم میں انعامی نے فرمایا ہے اور ہمارے جہنم میں ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ ہدایت پاتا ہوا اور اسی کی طرف پھرتا ہے۔ پھر جناب ابیہ نے فرمایا وہ میں ہوں اور میرا گروہ ہے۔ **(۵۷)** طوبی لہم وہیں صاب (سورۃ الرعد) ترجمہ خوشی ہے اُنکے لئے اور یا زکشت کا چچا ہیں۔

عن محمد بن سید بن مال ہی بخبر فی الحجة اصلہا فی حجة علی ولین فی الحجة حجرۃ الاولیاء عن
من اعضاہا لاخرہ ان مودیتہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہو کہ طبعی ایک درخت ہے جنت میں
جہنم کی جڑ بناب امیر کے گھر میں ہے اور جنت کا کوئی ایسا گھر نہیں کہ اس میں کسی شخص نہ ہو۔
(۵۸) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورۃ النساء) ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور
اطاعت کرو تم رسول کی اور اس کی حکومت میں صاحب امر ہو۔

عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن ابي الاسود فقال كان علي والله منكم الخليفة
الحق الذي عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہے کہ شیخ امام جعفر صادق ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت
پیش فرمائی گئی علی انہیں میں سے تھے۔

(۵۹) واولوالاقدام بعضهم اولى بعض في كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين (سورة احزاب) ترجمہ
اور حاکم والوجہ بعض بعض سے نزدیک ہے خدا کی کتاب میں مومنین اور مہاجرین میں سے *

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ جہاں شیریں کیونکہ دھومن اور مہا جواہر
مناجبات تھے ۔

(۶۰) ونبشروا الذين امنوا ان لهم عند ربهم اجرهم بغير حساب (سورہ یونس) ترجمہ اور نبشروا ان کو جو ایمان لائے اور جو ہر قسم کے حساب سے پاک ہیں۔

۱۔ اے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی ابن ابیطالب کے ہاتھ نازل ہوئی ۔

(۶۱) من جاعلاً الحسنہ فلہ خیر منہا وہم من فزع یومئذ اسرن ومن جاعلاً لیسۃ فکیف یجر فی النار سورۃ النحل ترجمہ جو کوئی لادینی عمل کرے ہے بہتری اس اور وہ سے اس دن میں ہے اس جو کوئی رائے بُرائی پس افسانہ گرایا جائیگا آنگاہ +

پیش روئے ملک و پش روئے دنیا و پش روئے کسب و پیشه

عن علی قال الحسنۃ جُبنَا والسیئۃ نفضنا اخرج ابن مہدیہ عن جناب امیر علیہ السلام عن اس آیت کے متعلق روایت جو کہ منکر ہے اور صحیح حدیث سے جدا ہے۔

(۶) و ما کان اللہ لیعذبہم و انت فہم (سورۃ النحل) ترجمہ اور نہیں ہے احد کہ انکو عذاب و حال انکہ تو اس کے درویشان ہے۔

اشارہ صلی اللہ علیہ وسلم الی وجود ذلک المعنی فی اہل بیتہ وانہم امان لاہل الارض کا مکان ہوا صلی اللہ علیہ وسلم امان لہم ومنہا النجوم امان لاہل السموات و اہل بیتی امان الامتی (صواعق مہر قرہ) اسکے معنی کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہر بیت میں اضافہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لئے امان ہیں جس طرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہاں تھے چنانچہ ان احادیث میں ہے کہ ہر بیت یہ بھی کہ بتاریخ آسمان لوگ لئے امان اور زمین پر اہل بیت ہمیں اُمت کے لئے امان ہیں ۔

(۶۳) و علی الاعراف رجال یعززون کلہا بسیمام (سورۃ اعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسی لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو اسکی علامت سے پہچان سکے۔

۱، عن علی بن ابی طالب (ع) عن اصحابہ الا عارف عن عرفاتہ لیبھا کہ دخلتھا الخیمة (اخرج ابن مریه)
جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے ہم ہیں اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے
بہچا نینگے اسکو ہم جنت میں داخل کرینگے +

۲۱) سکن ابن عباس قال لا عرف موضع عال من الصواب عليه العباس والحمة وعلى وجهه فنه
 فوالجناحين يعرفون شجبتهم بديل من الرعدة ومبتضيتهم بسواد اليهود لا اخرجوا التعليل في تفسيره (ابن
 عباس) من ريت ذكر اعراف بن مالك بن جسر طرأ امير عباس امه عنده من راي (او جعفر فوالجناحين بن نكر بن
 محبوس كواكبه منه كراين (اور اپنے دشمنوں کو ان کے کسی ایک سے پہچاننے کے

(۴۴) کہو صاحب ابن مرہج مثلاً اذ انزلت ان
مرہج کے بیٹے کی مثال تہہ ہی تہری تویم لگی چلائے ہے

[illegible][illegible]

100

اس آیت کے متعلق کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں لکھا تو ان کو بات کے پھر دے میں علی بن ابی طالب کے بغض کے ساتھ ہے۔
 (۶۶) ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها مبعدون (سورة البقرة) ترجمہ جن کو آپ کے شہر
 چکی ہمارے طرف سے ہوئی اور وہ اس سے دور رہیں گے۔

عن الحسن بن بشیر بن علی بن ابی طالب قال انما منہم (اخر ابن مردیہ) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑھ کر فرمایا میں انہیں میں سے ہوں۔
 (۶۷) فاما من اوتي كتابه بيمينه (سورة الاحقاف) ترجمہ پس جس کو کتاب اس کا لکھا واسطے ہاتھ میں ہے۔
 عن ابن عباس قال قال تعالیٰ واما من اوتي كتابه بيمينه (سورة الاحقاف) ترجمہ پس جس کو کتاب اس کا لکھا واسطے ہاتھ میں ہے۔
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کو اس کا نامہ اعمال کے دانہ ہو گئے
 میں دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

قال الواحدي في تفسيره في قوله تعالى واما من اوتي كتابه بيمينه (سورة الاحقاف) ترجمہ پس جس کو کتاب اس کا لکھا واسطے ہاتھ میں ہے۔
 اور حروف رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

(۶۸) فاستأوا اهل الذکر ان کنزکما تعلمون (سورة النحل) ترجمہ پس پوچھو تم اہل ذکر سے اگر کہیں جانتے ہو
 عن حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال قال علی بن ابی طالب نحن اهل الذکر (اخر ابن جریر) ترجمہ
 تفسیر (حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) روایت ہے کہ جناب امیر نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہیں۔
 (۶۹) اهدنا الصراط المستقیم (سورة الفاتحہ) ترجمہ دکھا سب کو راہ سیدھی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بکر رضی اللہ عنہما يقول صراط محمد وصالی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 (اخر ابن جریر) تفسیر (صاحب معالم النبی) مسلم بن حیان کہتے ہیں کہ شیخ ابو بکر رضی اللہ عنہما کہتے ہوئے
 سنا ہے کہ صراط مستقیم ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل آل کا طریقہ مراد ہے۔
 (۷۰) واذا ان من الصور رسوله الى الناس یرم الحج الا کبر سورة توبہ (ترجمہ اور پکارا اللہ اور اسکے رسول کی
 طرف کو تو کو کڑے حج کے دن)۔

عن علی بن اذان و ذکرہا احمد بن حنبل فی مسندہ میں ارسال بکرمج البواۃ ثم تتبعہ بعلی وقد
 اموت ان لا یبلغھا الا انا ورجل منی اس آیت میں جس کا ذکر ہے وہ جناب امیر ہیں جب انہوں کو کو تو کو لکھیں جا کر پکارا
 چنانچہ امام احمد بن حنبل سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برأت ویکرہ چاہی
 لکے بعد میں جناب امیر کو وہ لکھا اور انہوں نے سورۃ برأت اس کے لے لی اور کہہ والوں کو جو میں جا کر حضرت کی طرف سے سنائی
 اور حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورۃ کو پڑھیں اور اس کا کیا تھا یا وہ آدمی جو میرا ہو۔

(۷۱) ومن شاقوا الرسول من بعد ما تبین لهم الهدى (سورة الحج) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول
 سے جب کھل چکی راہ کی بات۔

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخر ابن مردیہ) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت
 ان لوگوں کے عقیدے نازل ہوئی ہے جو حضرت سے علی کے امر میں متانہ کرتے تھے۔

(۷۲) ویون کل ذی فضل فضله (سورۃ بقرہ) ترجمہ اور وی جائی برائی نہ تھی البتہ اسکی زیادتی ہے
عن ابی جعفر قال هو علی (راخرجہ بن مردقہ) جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس
آیت میں ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہیں *

(۷۳) نعمادنا الكتاب الذین اصطفینا من عبادنا (سورۃ فاطر) ترجمہ پھر تو میں نے اپنے
کتاب ان لوگوں کو جو کہ ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا *

عن علی بن الحنفیہ (راخرجہ ابن مردقہ) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہیں *

(۷۴) احسب الذین ان یترکوا ان یقولوا انا وھم لا یفتنونک ترجمہ کیا یہ سمجھتے ہیں وہ لوگ کہ تمہیں
ایمان لائے ہیں ہم کیوں ہی چھوڑ جائیں گے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے *

عن علی قال قلت یا رسول اللہ ما هذه الفتنة قال علی بن ابی طالب قال قلت یا رسول اللہ ما هذه الفتنة (راخرجہ
بن مردقہ) جناب امیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیسی آزمائش ہے حضرت نے فرمایا لوگ تیری جہت سے
آزمائے جائیں گے اور تو ان کے ساتھ جھگڑے گا پس جھگڑے کے لئے تیار ہو جا۔

(۷۵) وذا صوابا الصبر (سورۃ العصر) ترجمہ اور پس میں صبر کرتے ہیں سہار کی *

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال یہا نزلت فی علی بن ابی طالب (راخرجہ ابن مردقہ) ابن عباس رضی
سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے *

(۷۶) محمد رسول اللہ والذین معہ اشد علی الکفار (سورۃ احزاب) ترجمہ محمد اور ان کے ساتھ
اللہ ورضوانا سہاہم فی وجوہہم من انزل السجود ذلک شہد فی التورات ویتسلم فی الانجیل (سورۃ احزاب)

ترجمہ محمد اور رسول ہیں اور وہ لوگ کہ ان کے ساتھ میں سخت ہیں کافروں پر اور آپس میں نرم دل ہیں ویکھے تو انکو کفر سے
کرتے اور سچا کرتے چاہتے ہیں اے اللہ کا فضل اور کسی خوشی انکی نشانی انکے منہ پر ہے سچے کے نشان یہ کہ بات
ہو انکی تورات میں اور کہاوت ہو انکی انجیل میں *

عن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ علیہ السلام انما نزلت فی علی (راخرجہ ابن مردقہ) جناب

امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر الصادق علیہ السلام اپنے آباء اکرم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی
(۷۷) وانه لعلم الساعۃ (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہو اس گھڑی کا *

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان هذه الآية نزلت فی ہم سکا (صواعق محرقہ) مقاتل بن
سلیمان رضی اللہ عنہ اور انکو اتباع کریں ان کے پیچھے ہیں کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کو حقین نازل ہوئی ہے *

(۷۸) کفی اللہ شہید بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورۃ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ تعالیٰ
میرے اور تمہارے درمیان اور جس کو خبر ہے کتاب کی *

عن محمد بن حنفیہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (راخرجہ الحافظ ابو نعیم و التلعیمی
والطبری) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں ومن عندہ علم الکتاب جناب امیر مراد ہیں *

(۷۹) حتی تاتیم البیت (سورۃ البیت) ترجمہ جب تک کہ تمہیں انکو کھلی بات *

قال من علی علیہ السلام (اخرج الطبری في حواصل العلوية) جواسم جواسم بن علی بن ابي طالب بن حسین علیہ السلام اس آیت کی تفسیر
کراؤنی کافی و تحقیق اس پر میری کتاب ہوا ہے و موقوف، ارشاد فرماتے ہیں کہ آیت جناب علی بن ابی طالب کو حقین نال ہوئی ہے۔

(۸۴) فاستوی علی مرقہ (سورة الفتح) ترجمہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر۔

عن الحسن علیہ السلام فی قوله تعالیٰ فاستوی علی مرقہ قال استوی الاسلام سفت علی بن ابی طالب (اخرج الطبری
في حواصل العلوية) جناب حسن علیہ السلام اس آیت کو شان نزول میں فرماتے ہیں کہ پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر یعنی اسلام کھڑا ہوا
جناب امیر علیہ السلام کی تلاوت پر۔

(۸۵) والشفع والوتر (سورة الفجر) ترجمہ قسم ہے حقیقت اور طاق کی۔

عن الحسين بن علی علیہ السلام فی قوله تعالیٰ والشفع والوتر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسين
علی بن ابی طالب (اخرج الطبری) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر میں روایت فرماتے ہیں کہ جناب وراثت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفیع یعنی بہت سچے سچے اور وتر یعنی طاق، سے علی مراد میں۔

(۸۶) ثم لتشطن يومئذ عن النعيم (سورة السكاثر) ترجمہ پھر پوچھنیے تم سے نعيم کی نسبت۔

عن جعفر بن محمد فی قوله تعالیٰ ثم لتشطن يومئذ عن النعيم قال عن النعيم (اخرج الطبری) جناب جعفر صادق
علیہ السلام سو تم تشطن یومئذ عن النعيم کے متعلق روایت فرماتے ہیں کہ آپ فرمایا وہ نعيم ہم ہیں۔

(۸۷) انجمل الذين امنوا و عملوا الصالحات كالمفسدين فی الارض (سورة ص) ترجمہ کیا ہم کر نیکی ایمان کو
جو کرتے ہیں نیکیاں برابر ان کے جو خرابی و اکیس میں ہیں۔

عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ انجمل الذين امنوا و عملوا الصالحات علی حمزة وعبد بن احواف والمسلمون
فی الارض عقبہ و شیعہ الولید و حمہ الذین سادوا و ایوم مد، اخرج ابن عباس السیوطی الذہبی المنشور، ابن عباس صلی اللہ
عنه اس آیت کی تفسیر میں کیا ہم کر نیکی ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر ان کے جو خرابی کرتے ہیں زمین میں ایمان والوں کو نیکیاں
کرتے ہیں ان سے علی اور حمزہ اور عبد بن احواف اور مسلمین اور بنی ہاشم و آلہ و انصار و صحابہ و تابعین و غیرہ میں جنہوں نے بد
کے روز مقابلہ کیا تھا۔

عن سلمان قال لما طلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ضرب من کسفی علی قال هذا حمزة و حذیفہ المفلحون
(اخرج الطبری فی حواصل العلوية) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضور
میں حاضر تھا حضرت جناب امیر کے کہنے میں پرہیز تھا مگر فرماتے یہ اور اس کا گروہ رنگا ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثاني من ارجح المطالب في مناقب اسد الله

الغالب امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه

وليده الباب الثالث انشاء الله تعالى

تیسرا باب امیر علیہ السلام کے فضائل میں

الموسوم

بِالْكَوَاكِبِ الْمُضِيئَةِ

فی

فَضَائِلِ الْعُلُوِّيَّةِ

مقدمہ فضیلت کی بحث میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فضیلت کے معنی ہیں ترجیح آپ شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت یا دو چیز جو صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہو کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہو کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات میں علو پر جہان حاصل ہے یعنی جس صفت میں کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا یا بھاری نکلا ہو۔ اس لئے بعض نے افضل کی یہ تعریف کی ہو کہ اجمع لہذا ایام الفضل والخلال المحسبہ یعنی افضل وہی جو ہر طرح کی فضیلت اور شرف کے اور صاحبہ کی عزت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان آراستہ اور ہر طرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب سبب اس کا وجہ پیرائہ ہو۔ اور کبھی کل صفات کے موازنہ کا خیال نہیں پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت میں افضل ہر نام اور ہر چیز یعنی اگرچہ او صفات میں عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت میں زید ہی کو جہان حاصل ہو اس لئے بعض نے افضل کی یہ تعریف اکثر ثواباً من عند اللہ یا کسب من غیرہ سے قطعیت کی ہے یعنی زیادہ ثواب حال کر یا خداوند کے نزدیک یا حال کرنے والی کے یعنی جس کو خداوند نزدیک یا وہی افضل ہے اگرچہ دوسرے امور میں دوسرے کو شکریہ ہو۔

(۱) اب جانا چاہیے کہ فضیلت دو قسم پر زیاں یا اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی ہے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ محض اپنی کرم علیہ السلام کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے سطاواتے اور اسکو اس کے محسنوں پر ترجیح دینے کی سبب یا نہ حضرت صالح کو تمام اور نوح پر اور کہبتہ اللہ کو تمام اور نوح پر لی سبب پر

فقیہیت عظامی سہ

تکبھی اس فضیلت کی وجہ سے اس کی عقل میں آسکتی ہو اور کبھی نہیں آتی چنانچہ دوسرے مقامات پر مسجد کی زمین کی وجہ سے فضیلت اس کا عمل عبادت ہو نا خیال کیا جائے ہو اور کبھی اس کی وجہ سے عبادت الہی ہی حلال نہ ہوتی ہے۔ چنانچہ کہ حیدرآباد کی فضیلت دوسرے حجاز پر اس کی وجہ سے عقل انسانی قادر ہے۔ اس فضیلت کے تحت خاص کی بھی فضیلت میں ایک اصل جیسے حجرا لاٹھو کی فضیلت دوسری فضیلت چنانچہ وہ مینہ صاحب جو صاحب غفر علیہ السلام کا فرزند ہوا ہے حضرت امین علیہ السلام کے فرزند کے کی فضیلت سے اور مینہ صاحب کی فضیلت سے ہے۔

لیکن اس خصوصیت کی وجہ کہ وہ بیڑہ نسبت اور بیڑہ صحت کیوں افضل ہو خاص ہوا ہے محض غیابت
الکج ہوا اور کچھ سمجھیں نہیں آتا اس فضیلت میں بحث کی گنجائش نہیں اس کے ثبوت کے لیے محض نص شاہ کا کافی ہے
(۲) فضیلت خبری وہ ہے کہ عمل کے غائبانہ کسی کو مدد آئی جانب سے عطا ہو۔

اس کی کئی چیزیں ہیں اور یہ فضیلت ہمیشہ محلِ تنافس ہوا کرتی ہو لیکن کسی کو فضیلت دینے میں اس تمام افرام پر نظر غائر لانا چاہئے۔ اور ہو جاتا کہ تناسلِ عین میں حق اور اولیٰ ہوا سکوا فضل سمجھنا چاہیے۔

و تالیف یہ نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اس کے عمل کی وجہ سے اس کے بھجنوں پر سات وچہ فضیلت حاصل ہو سکتی ہے اور یہی سات وجہیں محلیہ فضیلت سمجھی جاتی ہیں۔

(الف) ہریت عمل یعنی ایک شخص نے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو جیسو فرامین کے ادا کرنے میں

بعض صاحبزادوں کی طبیعت نہ تو ہلکے اور نہ سہلے کوئی ہے۔

لاج (کیفیت عمل) چھ یا کثرتِ نفس ایک عمل کو اُس کے پورے کردار کے ساتھ سجا اُسے اور دوسرے (شخص اس کی جالی میں نہ لے لے)

یہ ہے جو اسی کے گوید و نونوں (شخص اُس کی عمل میں شریک ہیں) ایک ہی شخص کو فضیلت حاصل ہے ۔

(د) حکمت عمل یعنی ایک ہی عمل کی کسی پیشی۔ چنانچہ ایک شخص بہت سی حج کئے ہیں اور صرف کرنے صرف ایک ہی حج کیا ہو۔

۱۔ کہ جس فیصلہ بیاعت نہ ہو تا بعد از ان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے اپنے اٹو اسلام میں یا آیام قحط سالی میں مسئلہ انجمن و تنگی کی بوجہ پر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جسے بعد حاصل ہونے ثبوت اسلام کے یا بعد گزرتے قحط کے کوئی مسافر علم کیا ہو بلکہ امام محمد بن نجیب و سرکار نے اسکا فصل کر دیا ہے لا یتنوی عنک من

انفق قبل الفتح وقاتل اعداءك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقاتلوا
ازود سے سابقہ ہوا کہ اگر تمام امت رخصت ہو جائے تو السابقون *

اس وجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و انسابقون
و اکبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہو اگر کسی ہوجنا چاہے ایک نماز میں کعبہ یا مسجد نبوی میں پڑھنا بہتر ہے شہر

[illegible]

— کسی عمل کو نافذ کرنے کے لئے جو عمل پر تفصیلات ہیں —

حضرت جعفریہ ذی عین آریا ہوں۔ وہ دوسری اوقات کے اعمال سے تیرہا افضل اور تیرہے ہے۔
(۴) خواہ فیصلت اختصا ہی ہر یا فیصلت خبری نتیجہ ان دونوں کا دو حال سے خالی نہیں ہے۔
والف ناضل کی تعلیم کا مفضل پر واجب ہونا ہے۔

(ب) ماضی کا درجہ کا دنیا و آخرت میں بہ نسبت مفضل کے درجہ کے بلند ہونا ہے۔
(تعلیم) اگر فیصلت کے یہ دونوں تجربہ پذیر ہوں تو مفضل محض لفظ مجروح کا جس کے کچھ معنی نہیں ہیں۔
(اعتراض) یہاں پر ایک اعتراض اور ہو سکتا ہے کہ جب فیصل کی تعلیم مفضل پر واجب ہوئی تو ہر سبب
التعلیم مصل ہو گا اور کفار الدین بھی واجب التعلیم ہیں اس وجہ سے وہ بھی افضل سمجھے جانے چاہئیں اور یہ بظاہر
نہایت ہو کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار الدین کی تعلیم عرف شرع میں تعلیم نہیں کہلاتی البتہ تعلیم کو شرع کی اصطلاح میں بڑا اور احسان
کہا جاتا ہے اور کفار الدین کی تعلیم شرع میں جائز نہیں بلکہ اس سے برأت واجب ہے تعلیم شرعی ہو کہ عہد پر مبنی ہو۔
(۴) چونکہ فیصلت کے معنی ہیں ایک شخص کی خصوصیت دوسرے باعتبار کثرت ثواب کے ہیں تو قسم ہے کہ
الف) فضیلت اصل یعنی ایک شخص میں وجہ فیصلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسے کہ ایک عالم
ہو اور ایک جاہل ہے۔

(ب) فیصلت زائدہ یعنی ایک شخص نسبت دوسرے کے وجہ فیصلت زائد رکھتا ہو مثلاً ایک عالم ہو اور
دوسرا عالم اس دوسری قسم کی فیصلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) مفاضلہ اس وقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزیں ایک ہی امر میں ایک ہی وجہ شریک ہوں اور جو چیزیں
مختلف ہوں تو مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا۔ عذیبکہ مفاضلہ میں شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا
ہے کہ ان میں اکثر اہمات فیما اشترکوا یعنی جس صفت میں کہہ دونوں شریک ہیں ان میں کون فضیلت مسا
رکھتا ہے پس جہاں جہاں مختلف ہوں وہاں مفاضلہ متحقق نہیں ہوتا اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مفاضلہ
مفاضلہ ہی یا مفاضلہ ہو کہ مفاضلہ متحد نہیں ہے۔

بلکہ بول کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؑ افضل ہیں یا حضرت ابی بکرؓ کیونکہ وجہ مفاضلہ میں دونوں شریک
ہیں اگر وجہ مفاضلہ میں شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیوں ہوتا ہے۔

(۶) جب وجہ بہت کا نہ مفاضلہ میں تعارض واقع ہو تو از خود آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احی اور اولی باعتبار کے فیصلت پر یقین کرنا چاہیے۔

یہ امر شریعت بخیر ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ میں چنداں اعتبار نہیں اور زبان عمل کے
سامنے ان دونوں کی وقعت نہیں لایستوی۔ مکم من النفس قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم حجۃ من الدین
انفقہم من بعد وقاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف و ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
میں کیا ہے وہ وجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلیٰ ہے۔ ان اعمال سے جو انہوں نے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولایت کی کتب میں اسی وجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی عبد اللہ بن بشر عبد اللہ بن الحارث سہل بن سعد

مفاضلہ یعنی ان مفاضلہ میں کون افضل ہے کہ ان میں سے یہ مراد ہوئی ہے کہ ان میں سے

السادی جابر بن عبد الصمد انصاریؓ بچپن سے صحابہؓ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانے کے باعث مدت مدید تک زندہ رہ کر اعمال صالحہ میں مشغول ہو لیکن خلفاء راشدین کے اعمال کے ہم پائ نہیں ہو سکتے اسی وجہ سے اس پر بھی قطعاً ثابت ہو کر خود ذات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے وقت افضل و اعلیٰ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی ویسے ہی افضل اور اعلیٰ تھے ۔

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونے کی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے ۔ چنانچہ السابقون الاولون من المهاجرین والانصار اور السابقون السابقون اولئک العزیزون فی جنات النعیم اور پیغمبرؐ سے اس اعتبار سے جو دیگر گوارے پہلے اسلام لانے میں وہ سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں وہ چاروں میں شریک ہیں حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰؓ ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ ۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ ۔ حضرت زید بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کے بعد وہ علیل القدر صاحب جو جرت سے پہلے اسلام لانے میں ان کے بعد اہل عقبہ کے بعد ان میں ان کے بعد مشاہد احمدی صلح حدیبیہ تک کے لوگ جن کے لئے انزال سکینہ ہوا ہے ۔ ان کے بعد بالقطع کوئی مشہد نہیں جو اس افضل سمجھا جائے کیونکہ پھر اکثر سائق اور موافقہ القلوب بھی شریک ہوں گے چنانچہ قرآن مجید میں امر بباطن ہے ومن حولکم من الاعراب مبغضون ومن اهل البدن من یبغضون علی النفاق ۔ (تنبیہ) ان پچھلے لوگوں کی فضیلت قائل بحث نہیں اگر گفتگو ہے تو علماً اربعہ کی باہمی فضیلت میں ہے کیونکہ یہی لوگ بالفاق سابق الاسلام تھے ۔

(۹) فضیلت کا ثبوت مؤتم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہیں جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو محال تکلم نہ رہے ۔ اب یہی فضیلت نقلی تو اس کے جانچنے کے دو طریق ہیں اول نص شائع دوم شیعہ احوال ۔

(الف) اس امر میں کہ فضیلت مخصوص ہے یا نہیں باہم علماء اہل سنت جماعت کا اتفاق ہے کہ انہ ثبت بالاجماع ولم یجوز لای احد من النصارى ولا یوحده النص بعض کہتے ہیں کہ تفصیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ظنی ہے امام ابو الحسن غفریؒ اس کے قائل ہیں کہ قطعی ہے اور ابوبکر باقلانیؒ اور امام الحرمینؒ کہتے ہیں کہ ظنی ہے (دیکھو شیخ جبر القفانی سعد الدین نقضاً زانی) خرج مقاصد میں لکھتے ہیں التفصیل من الاجتہاد یا قائل لا طاع فیہا یعنی تفصیل ایک امر اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اس کے لئے موجود نہیں امام غزالیؒ بھی اسی بات کے قائل ہیں کہ حقیقت الفضل ما ہو عند اللہ وذلك مما لا یطالع علیہ ولا سئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپر کوئی مطلع نہیں ۔

شایع مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلۃ الافضلیۃ لا مطمع فیہا فی الحزم والیقین اذ لا دلالة لہ بالعقل بطریق الاستدلال علی الافضلیۃ نتیجۃ اکثریۃ فی الثواب بل مستندھا الفضل ولست هذه المسئلة مسئلة متعلی بہا اعل فیکتفی بہا بالنظر ہوکات فی الاحکام العلمیۃ بل ہی مسئلة علمیۃ بطلب فیہا البیان والمقصود الذی یؤید من الطریقین بعد تعارضہما لا یثبت القطع علی ما لا یخفی علی منصف لانہما اما احاد وعلیہم الدلالة مع ان ما عارضتہ الرضا ولسن الاختصاص بکثرت اسباب الثواب مرجحاً لزیادۃ قطعاً بل

ظنا ان الثواب افضل من الله تعالى كما عرفتہ واما سلف فلہ ان لا بدت المطيع ويثبت عن نبوت الامانة وان كان قطعيا لا يقيد القطع بالافضل بل عليه الظن كلف ولا قطع مان امانه لمفصول بصريح وجود الفاضل لكننا وجدنا السلف قالوا بان الافضل اوكبر انعم من نعم عثمان نعم علي وحسن ظنا بهم لو لم يعرفوا ذلك لما اطبقوا عليه فوجب علينا اتباعهم في ذلك القول فنقول ما هو الحق منه الى الله تعالى فالامان لا يمكن ان يتردد بالافضل احصا من احد الشخصين من الاخر اما اصل فضيلة لا وجود لها في الاخر كما لا حال اما ان كان كونه اعلم فلا وذلك غير مقطر فيما بين الصحابة اذ ما من فضيلة احصا بها واحد منهم الا ويمكن بيان مشاركه فيها ونعم بعدم المشاركة بعد يمكن بيان اختصاص الاخر فضيلة اخرى ولا سبيل الى الترجيح بكثر العضائل لاختلاف ان يكون الفضيلة الواحد اجمع من فضائل كثيرة يعني فضيلة كاشمليه انهم انهم او يقرن كاطع كيا جائي غفل كوا فضيلة بمعنى كثرة ثواب پر طریق استدلال اصل نہیں بکیرہ مثله لقل جو مستند ہے۔ اور یہ شایدہ مسئلہ نہیں کہ جس کے ساتھ عمل کا لگاؤ ہو تاکہ جو غلظن ہی ہے اس کے لئے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام عملیہ کے لئے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علی ہے (یعنی اعتقادی ہے) جس میں بزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیست کا فائدہ نہیں بخشی قطع نظر متعارض ہونے کے وہ نصوص ادا اور ظنی الدلالة ہیں۔

مبادیت امر یہ کہ وہ نصوص سبب اکثر ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن اکثر ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعاً ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا۔ صرف ظن کا غایہ دیتا ہے کیونکہ جزا اور ثواب خدا کی مہربانی پر ہوتا ہے جس کی خاص سبب پر منحصر نہیں خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امانت کا ثبوت اگر قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت افضلیت کا نہیں ہو سکتا کیونکہ امانت مفصول کی افضل ہوتی ہے تاکہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک جائز ہے اور ناجائز ہونا اس کا قطعی نہیں ہے سلف کو یہی کہتے تھے شاید کہ حضرت ابو بکرؓ افضل ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ ہمارا سلف کے حقیقی گمان نیک ہو اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر ان کی پاس دلیل نہ ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ ہوتا یہ ہم ان کے پیروں میں ہمیں اس میں انکا اتباع واجب ہو اور ہم اسکی اصل تحقیق کو خدا کے سپرد کرتے ہیں۔

آمدی کہتا ہے کہ تفیصل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہو دوسرے کسی خاص صفت میں خواہ وہ اصلی فضیلت ہو (یعنی ایک میں تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے میں مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت عالم کی ہے جو عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم میں موجود ہے اور جاہل میں موجود نہیں یا یہ سبب زیادہ ہو کسی خاص سبب کی فضیلت ہو دینے ایک ہی صفت میں دونوں شریک ہوں لیکن ایک میں وہ صفت زائد ہو اور دوسرے میں کم ہو جیسے علم افضل ہے عالم سے یہ سبب زیادہ ہو صفت علم کے پس اسوجہ صحابہ کرام کے درمیان کسی کی فضیلت کے بارے میں قطعی حکم نہیں لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی انہیں دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے۔ اور اگر فرض شریک نہیں پایا جاتا تو کسی اور سبب فضیلت سے متناظر نظر آتا ہے کہ یہ کسی فضیلت میں کسی کی فضیلت کو مقابل ٹھہرتی ہو اور اکثر فضیلت سے بچ نہیں دی جاسکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت بابت مشرف کے بہت سی فضیلتوں پر ہو۔

جناب میٹر کا ذکر داخل عبادت ہوتا

(۱) حکین ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر بخوائے
علی وخبیرا عامی حمرا وقد کرم علی عمامة (اخرجه الدالیمی فی فردوس الاخوان والنفیس فی کنز العمال) بنسب
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اس پر ہاتھ پڑھا تو وہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فدا کر دے گا جو کسی میرے تمام بھائیوں کے برابر ہے میں اس کا ہم چمک رہا ہوں اور غنی ہو گیا کہ عبادت خدا ہو۔
(۲) حکین ابی سعید الخدری صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرم علی عمامة (اخرجه الدالیمی

(۲) ابن سعد الحدادی رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرغ من حجته فخرج الى يثرب
ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں کر کے حاکم کو گواہ بناتے ہوئے

جناب امیر کی شان میں جمع احادیث کو اردو ہونی میں انکی نسبت مجھے نہیں آتی

الخج الحاكم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم من الفضائل ما ورد لغيره و

كذلك قال السطحي بن اسحاق القاضي والاعلى النسب ابوري واحمد بن شعيب الشافعي لم يرد في حق احد من اصحابه

والاسماء الجبارا كنز مما جاء في علي (الاستيعاب) مخرجا للاصحاب للعلماء من عيد البر والصواعق حرق للعلماء

ابن محمد وأحمد بن محمد بن يوسف البجلي نقاش في كفاية الطالب واستعمل في تفسيره من ابن أبي عمير الشافعي

یہاں سے کہیں گے اس قدر رخصتا نہیں ہے کہ جس کو یہ سب کچھ مل جائے۔

اسحاق القاضی اور ابو نعیم شیبانی پوری بھی ہی کہتے ہیں کہ امام احمد اس وقت شہید ہوئے کہ جب ان کے منہ پر لکھا تھا کہ ان کو عذاب ہو گا۔

کسی کی شان میں جناب امیر کی شان سے زیادہ جو پیش آجیگا اسے بہت کم تر سمجھا جائے گا۔

قال عبد الله بن مسلم بن قتيبة في كتاب الامامة والسباسة ان رجلا من بني انبعل له برود قد علم على حاوية

مع عمر بن الخطاب في علي فقال له يا عمر ان اشيئا خافوا من الله صلى الله عليه وسلم يقول من كتبت مولا

فما انت الا ذاك فذالك فتذاعاذا صرنا له انما هو الذي كان في الدنيا من قبله

پس کہ بعد ان کا ایک باشندہ جو کہ ناہرہ و تنہا معاویہ کے پاس کہیں کہ گئے اسے سنا کہ : اے اللہ !

امیر علیہ السلام کو پہنچا کر کہہ دیا ہے جو کہنے لگا اے عمر مے سے بڑا گوشہ چھوڑا رہا ہے۔ اے عمر! یہ وہی عمر ہے جس نے رسول کریم کو قتل کیا۔

ہم نے مساجد حرم کا میں مولا ہوں سلطان علی مولانا کیا یہاں شیعہ ہے یا چھوٹے بڑے عین المسلمان شیعہ ان کا میں بھی

اس بھی بڑھکناؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مخالف کے مناقب و ثناء نہیں ہیں جس قدر کہ عیسائی نصیر

کے مناقب ہیں مل کر لیا کریں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محل میں شریک ہو کر ہیں *

جناب امیر عالی شان کے التماس پر مضامین نہیں لیا

جناب امیر کی مانند کسی اکتفا مضاعف نہیں کیا

اچھے کا دل سے بڑی برائی تاجا نہ کلام لکھنے کے گئے ہیں کچھ نہ تاجا ہو اور جو شخص کہ اس کے فضائل میں کسی ایک ضعیفیت کی طرف الجھا کر لے تو خدا تعالیٰ اس کے دوسرے ہوا اس سے بڑی برائی لکھوں کہ ضعیفہ ناہ اور کچھ کے گئے ہوں کچھ بڑی برائی ہے پھر ارشاد کیا کہ علی ابن ابی طالب کی طرف دیکھنا عبادت روا رکھ کر خدا کی جیسی ہے خدا کا اور کچھ بڑی برائی ہے بڑی برائی قبول نہیں کرنا کرنا علی کی دقتی اور اس کے ذمہ دوسرے میرا حصہ کی وجہ سے ہے

تعبیہ) علی العزم فضائل میں قسم ہیں فضائل نفسانی فضائل جسمانی فضائل تاریخی فضائل انسانی۔ وہ فضائل مراد ہیں جن کا تعلق طبعی تعلق انسانی سے ہو تب جبکہ انسانی سے ہے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل فضائل مراد ہیں جن کا تعلق خارجی کی وجہ سے انسان رتبہ سہمی سے درجہ ملکوتی حاصل کر لیتا ہے۔ فضائل مراد ہیں جن کا تعلق انسانی جسم کے نیچے ہوتا ہے جیسے جسم کا سہل ہونا جس کو کشیدہ اور جھونکی تعبیر کیا جاتا ہے اور فوت بدن فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہیں جن کا تعلق نہ انسان کے جسم سے ہے نہ اور جسم سے بلکہ انسان کے جسم و جان الگ ہیں اسباب انسان کے لئے فراہم ہر جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ اپنے جسم و جان میں فضائل سجایا جاتا ہے جیسے جسمانی کمال ان قرابت کا اچھا ہونا اور کمال کا صالح ہونا بدیوی کا تک ملنا

قبل اس کے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویریں کو روحانی علیہ بھی کہا جاسکتا ہے اور کوئی شک نہیں جلوہ کریں گے کہ جہاں جہاں فضائل سجائی ہیں لکھا جائیگا

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی تلبہ

۱) قل ان معاویۃ قال ہمارا الصلانی یا قریب الصوفی علیہ افعال اعلیٰ ما امیر قال لصفۃ قال اما اذا لاد من وصفہ ان واللہ بعد الحدیث سد ما ہو فی حقول مضطرب حکم علی لا۔ عجز العلم من جنائہ وطقن الحکمة عن لسانہ لستوحش من الدنیا ودرہتمہا ویا لیس اللیل ووحشتہ وکان عزیز العبدۃ۔ طویل الفکرۃ تلجہ من اللہ ما یقصر ومن الطعام ما یختن۔ کان فیما کاحدا نا یحببنا اذا سالناہ۔ وابتنا اذا دعونا۔ ونحن واللہ مع نرفسہ ایانا وقریبہ منا۔ لاکنا تکلمہ ہیئہ لا۔ یعظم اهل الدین۔ ویقرب المساکین۔ لا یطعم الفقیر فی باطلہ ولا یبیس الضعیف عن عدلہ ولقد ہر انیہ فی بعض مواقفہ۔ وقد اضی اللیل سدولہ وغایت تجوہ فالصاع علی حینہ یتمل ملل السلیعہ وپیو یکا لحرین۔ وبقول ما یناغری غیری۔ الی تعرضت۔ امر الی التوبۃ ہیئت ہیئت قد ما تبنت ثلثا الا حقیقہ فیما فعمک نصیر وخطرک کبر۔ اا اا۔ من قلة الزاد۔ وبعد السفر نبکی معاویۃ قتال ہم اللہ ابا حسن کان واللہ کذلک تکلف حزک علیہ امرت قال حز من دلیج ولد ہائے حجر ہا لخر جالد وکانی وایو عمر ابن سعد البریۃ الاستیحاب والتمقی فی کثر العمل وبن حجر فی صواعق محرقة) کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے ہزار ہائی سے کہا امیر محمد علی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرنا نہ کہا ای امیر محمد اس صوفی نے کہا معاویہ نے کہا مجھے ضرورت کے اوصاف بیان کرنا ہونگے۔ ہزار نے کہا جبکہ مجھے ان کے اوصاف بیان کر کے پھر پوری کیا جاتا ہے تو وہ اصل وہ دور کے کام والے اور بڑی قوتوں والے تھے بڑی سے بات کرتے تھے اور عدل سے حکم دیتے تھے علم کا دیوان کمال جو مروج زبان تھا حکمت اعلیٰ دیوان ہو لای تھی وہ دینا اور دنیا کی جو چیزیں گزرتے تھے

جناب امیر المومنین کا جامع مدایح و فضائل ہونا

مدایح و فضائل کے متعین کر نہیں سکتے ہیں کچھ طرح کی آرائش کی ہو لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب کا ذکر کیا ہے حقیقتہً وہی مدایح و فضائل ہیں انسانی قیاس سے اسے مدایح کا مفہوم کرنا صرف امر اعتباری ہے۔ جب ہم خدائے واحد و الجمال کے کلام پاک کو ترجمہ میں کریں تو یہ آیت اہل بیت علیہم السلام و آلہم السلام و الصبیحین و الشہداء و الصالحین ہمارے سرسنتہ عقول کہ یہ نہ ملتا ہے حقیقتہً مدایح و فضائل چار ہیں اور بس۔ مرقبہ انبیاء علیہم السلام۔ مرتبہ صدیقین۔ مرتبہ شہداء و عہدہ صالحین۔

اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق یہ کہ اس آیت میں صدیقین اور شہداء اور صالحین انبیاء سے معاف ہیں لیکن ان صفات ثلاثہ میں مفسرین کا اختلاف یہ ہے بعض کے نزدیک ان تینوں اوصاف ہی موصوفات و اوصاف ہوں۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت ہی موصوفات و اوصاف ہے یعنی صدیق اور شہید اور صالحین اور ہیں۔ اگر خداوند تعالیٰ اپنے کرم عظیم سے کسی اپنے خاص بند کو یہ تینوں اوصاف عطا فرمائے تو کیا کہنا ہے۔ جناب امیر کی ذات شریعہ صفات میں بجز منصب نبوت کہ یہ تینوں اوصاف بظاہر و باطنی طور علیٰ قیاس موجود تھے۔ (اول) صدیق یعنی جس کی عادت پر صدق غالب ہو۔ صدق مومن کی صفات فاضلہ میں ہی ایک ممتاز صفت ہے کہ نہ کہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہیں ہو سکتی۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق ہی وہ شخص ہو جو کہ تمام امور میں کی تصدیق کرے اور دین گمانی میں شک نہ لائے۔ چنانچہ یہ آیت والدین امنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصمدون سے ہی معنی ثابت ہوئی ہیں۔ مفسرین نو صدیقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب ہر اوستے ہیں۔ بعض کے نزدیک صدیق اس کو کہتے ہیں جو اسلام لانے میں سب پر سبقت رکھتا ہو اور سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرے۔ جناب امیر علیہ السلام کیا وجہ سبقت اسلام اور کیا باعث اعتبار تصدیق امور دین ہر گز وہ افاضل اصحاب کے عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقوں کے افضل اور سید الصالحین تھے۔

(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصالحین قال مع علی کأنہ سید الصاداتین (اخرجه الثعلبی فی فقیہہ و الترمذی فی تہذیبہ و ابی نعیم و ابن عساکر و ابوبکر بن مردیۃ و السیوطی فی تفسیرہ الدلائل المتنبیہ و سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الائمة) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت میں کہ (ایہ وہ لوگو تم ایمان لائے ہو اللہ کو اور اس کے ساتھ ہو جاؤ) یعنی جناب علی رضی اللہ عنہ ہر گز وہ تمام مومن کے مبارک تھے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنات اول من امن بی وصدق و انت صدیق الا کبر (اخرجه الحاكم و الدیلمی و الطبرانی فی دلائل النعمان) سلمان فارسی مدظلہ و غفراری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جسے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۳۸) **عن** عباد بن عبد اللہ قال علیؑ انا عبد اللہ وَاخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا صَدِيقُ الْاَکْبَرِ لَا يَقُولُهَا ذَکَ غَیْرِی الْاَکَاذِبُ صَلَّیْتُ بِجُلِّ النَّاسِ مَسْجِدَ سُبُحٍ (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک والحافظ ابوزید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ وابن عاصم فی السنۃ والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ ذات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جو بھوت بولنے والا بیٹے کے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے۔

(۳۹) **عن** ابن عباسؓ وانی بللی والخال (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اصد بقول ثلثۃ حبیب النجار سوسن الداسین وخرقل مؤمن آل فرعون وعلی بن ابی طالب وهو افضلہم (احمد فی العاصی) عن ابن عباسؓ وانی بللی (صواعن حنفیہ) ابن عباسؓ ابو بللی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا صدیق تین میں حبیب النجار اور بن مسیح پر ایمان لائیو والا اور خرقل آل فرعون میں جناب موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیو والا اور علی بن ابی طالب اور وہ ان سے افضل ہے۔

(۴۰) **دوم** شہید اسکے معنی میں اختلاف ہو چکا ہے کہ کس شہید کے لئے اور شاہد کو سنت ایک میں یعنی رسالت پر شہادت دینی والا اور بعض کے کہ مقتول فی سبیل اللہ ہے یہ دونوں جناب امیر بڑا تھے اس پر لازم آئے ہیں۔

شہید یعنی شاہد۔

(۴۱) **عن** عابد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول ھو علی اللہ ما من تریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او ایتان فقال رجل فاما ذلک فلیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تزل علی رؤس النعم صاھد شاک ویکھل ھل تقر سورۃ ھود ثم قرأ من کان علی بیتہ من ربہ ویملوہ بناھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بیتہ من ربہ وانا شاھد منہ لاخرجه ابن مردیۃ وفقیہ ابن معاذ وانی ابی حاتم وابن عساکر والبیہقی فی اللہ المنثور والتعلی فی تفسیرہ والواحد فی الباب النزل وانی جبریل الطبری وانی منذر ابوالنیجہ وانی مردیۃ وصاحب تفسیر معالم التنزیل) عابد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو میرے پر فرماتے ہوئے سنا کہ قریش میں جو کوئی آدمی ایسا نہیں جو جس کے قدموں میں ایک یا دو یا تین نازل ہوئی ہوں ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر نے غصے ہو کر فرمایا اگر تو نے مجھے سنا ہے نہ پوچھا ہوتا تو میں ہرگز تجھے نہ بتاتا مفسر کہ تو نے سورہ ہود کو نہیں پڑھا اذن کان علی بیتی من ربہ ویتلوہ شاھد منہ یعنی آیا جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہوا اس کی متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف میں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بیتی من ربہ ہیں اور تیلوہ شاھد منہ میں ہوں۔

(۴۲) **عن** ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما من کان علی بیتی من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتلوہ شاھد منہ علی ابی طالب صاھدہ لاخرجه الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے رب کے دلیل روشن پر ہوا اس کی متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف وہ علی بن ابی طالب ہیں صاھدہ۔

شہید یعنی مقتول فی سبیل اللہ۔

عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم التزم عليا وقلية هو يقول
 باني الوحيد السعيد (اخرجه ابو ابي) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو گلے سے لگائے ہوئے ہیں اور انہیں چومتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا
 باپ قرآن ہو گیا ہے اور شہید ہو گیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں سب حدیثیں
 اپنے مقام پر درج ہیں۔

(سوم) مرتبہ صالحین کا جو جس کی تعریف یہ ہے الصالح هو الذي يكون صالحا في اعتقاده وفي عمله يعني
 صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد و اعمال میں صالح ہو کیونکہ جمل سے فساد فی الاعتقاد ہے اور مصیبت سے فساد فی العمل پیدا
 ہوتا ہے جناب امیر علیہ السلام باب حمت تھے اسلئے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ تھے اور نفس مصیبت سے ظاہر تھے اسلئے
 فساد فی العمل سے معصوم تھے کیوں نہ ہو جسکو خدا کا ایک لفظ کا کلام مجید میں صالح المؤمنین کا لقب عطا فرمائے اس سے
 فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کس طرح سے ظاہر ہو سکتا ہو صدیق اللہ و صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
 ابی سبید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت في علي خمسا هو احب الي من الدنيا وما فيها ما قال ما
 الخما مستر فقلت اخشى عليه ان يرجع لانا بعد احصاء ولا كما فرأ بعد امان (اخرجه احمد في المناقب) یعنی
 ابوسعید قدسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی
 ہیں کہ وہ تمام دنیا و مافیہا سے مجھ سے محبوب ہیں چنانچہ پانچوں میں سے وہ یہ ہے کہ مجھے اسپر گز خوف نہیں کہ وہ پارسا ہونے
 کے بعد نہ کسی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد نہ کسی طرف لوٹ جائے۔

(۱) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه في قوله تعالى هو مولاة وجبيل وصالح المؤمنین قال هو علی بن
 ابی طالب (اخرجه ابن جریر وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں (کہ وہ خدا کا
 مولا ہو اور جبریل اور موسیٰ کا نیکو کار ہو موسیٰ کا نیکو کار علی بن ابی طالب مراد ہیں۔

(۲) عن اسماء بنت عمار رضي الله تعالى عنه قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وصالح
 المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجه ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی في کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے
 روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں پس ثابت ہو کہ جناب
 امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جو کما فذل انہی کلام پاک میں ذکر کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب مرتضیٰ علیہ السّلام کا جو سب ارشاد حضرت ہامی غرہ زہل یتوی الذین یحلون والذین
 لا یحلون یعنی کھدراؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیا رہ سکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے اور

یغفرانے مودعہ اللہ الذین اصنوا مستکبر والذین اذوا العلم وحیات یت خداوند تعالیٰ و تقدس بلند گزرا ہوا ان کو گونگو
جو ایمان لائے ہیں تمہارا اور وہ کہ انکو علم باکیا ہے۔ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل
ہے اسکا مجملہ اور یہ کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت میں ہی الطیب پہ اسوئی تھی جس کی وجہ سے پروردگار نے
انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلیٰ جس کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفسر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم تمام حکماء و عقلاء اور انبیاء کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علیؑ نے ابتدائے سن میں بلکہ روز ولادت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے کنز و عاطفت میں تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم میں ہمیشہ سے ان کی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل
دوسرے اطفال کے لہو و لب کی طرف مائل نہیں ہوئی۔ اور وہ حکماء کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکی تعلیم و تربیت میں
ہر وقت کوشش و تبلیغ فرماتے تھے اس وجہ سے جناب امیر علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی جس میں تمام عقلاء و
زبانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم و فضل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچہ خیال کرنا چاہیے کہ جس
علم کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس میں شک کا نام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب
کبار کو حاصل نہیں ہوا۔ اول تو تمام صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بابرکت میں بعد از نبی مشرف تھے ہیں۔ اور
جناب امیر علیہ السلام پر سب سے حضور میں رہے ہیں۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت
شبانہ روز حاصل تھی اور دوسرے اصحاب میں شرف و امانی سے معذرت کیجی انکو حضور نبوی میں باریابی
نصیب ہوئی تھی اور کبھی اس عادت کو محروم نہ رہتے تھے اور حضرت علیؑ ہر وقت حاضر ہو سکتے تھے۔
اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کیسے شرح و بسط کے ساتھ لکھتے ہیں اول ہم احادیث
اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہیں۔ غرضے ثابت ہو سکے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے۔ اور
یغفرانے وانی ہر ایہ و من یوقی الحکمۃ بعد اونی خیر اکثر من سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ پر اعلم ہونا

(۱) اخرج الزرار عن جابر بن عبد الله والعقیلی عن ابن عدی عن ابن عمر الطبرانی عن کلیدھا والحاکم عن
علی بن عمر البغوی والبیہقی عن علی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا مبدء العلم وعلی مبدء العلم واداد النجوم
فی روائنا بن عباس مرفوعاً من اداد العلم غلبات من باہما وصحہ الخ کما رواہ البخاری وحسنہ الحافظان
العلائی وابن حجر السخلافی بنار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے عذریہ
سے اور حاکم نے جناب علیؑ سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور البیہقی نے جناب علیؑ سے روایت کیا ہے
کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہوا امام بغوی نے جو روایت جناب علیؑ
سے کی جو اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کر کے یہ الفاظ اور
زیادہ روایت کئے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہنچنا چاہتا ہو اس کو چاہیے
کہ اس دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی جو اور طبرانی اور
ابن حجر السخلافی و ابوالفضل ان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت کہا ہے۔

(۷۰) **عن** علی بن مال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائادوا الحكماء وعلی بن مال را خرجه المنیریدی (۱۰۴) بنیاب اثیر سے روایت ہو کہ سرور دین پیادہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حکمت کا گھر میں ابی طالب اور علیؑ کا دروازہ ہوں۔

(۷۱) **عن** سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم امی بعدی علی بن ابی طالب را خرجه الدیلمی (۱۰۵) سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں میرے بعد سب سے زیادہ عظیم والا علی بن ابی طالب ہیں۔

(۷۲) **عن** ابن عباس قال والله لقد اعطی علی احسان علم الله بعد نبيكم في غير العاصم (استيعاب ابن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ خدا کی قسم ہے کہ علیؑ کو علم کی وہ سیال دی گئی ہیں اور خدا کی قسم ہے کہ ان کو سب سے زیادہ علم میں شریک کیا ہے۔

(۷۳) **عن** ابن عباس مسموع علی الناس خمسة احرار فكان اعلی البعہ اجراء ولسا الثناس جزء نسا دكم علی فیلہ نکان اعلمهم را خرجه البزار (۱۰۶) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا علم پانچ حصوں پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علیؑ کو دیئے گئے اور تمام لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا۔ اور اس میں بھی جناب علیؑ کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصے میں بھی زیادہ علم والے تھے۔

(۷۴) **عن** الحسن بن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علی بن ابی طالب اعلم الناس بالله واعظم الناس حياء واعظمهم اهل لا اله الا الله را خرجه ابو نعیم فی مضائل الصحابة (۱۰۷) حسن بن علیؑ السلام سے منقول ہے کہ خواجہ پرووہ سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہو کہ علی بن ابی طالب تمام لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ تر علم رکھنے والی چیز اور سب سے زیادہ اللہ سے رشتہ والوں سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہیں۔

(۷۵) **عن** عبد الله بن مسعود قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فدخل عن علي فقال سمعت الحكماء عشرة اجراء فاعطى علي بن ابی طالب تسعة احرار والناس جزء واحد را خرجه الدیلمی (۱۰۸) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ کی نسبت پوچھا کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر منقسم کی گئی ہے پس علیؑ کو نو حصے اُس کے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا۔

(۷۶) **عن** عبد الملك بن ابی سليمان قال قلت لعطاء اكان في اصحاب محمد اعلم من علي بن ابی طالب قال والله ما اعلم (استيعاب) عبد الملك بن ابی سليمان کہتا ہو کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کون کونسی شخص علی بن ابی طالب سے زیادہ تر علم والا تھا عطاء نے جواب دیا خدا کی قسم ہے میں نہیں جانتا۔

(۷۷) **عن** هرواق قال سألت اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فوجدت علمهم انتهى الى عمر عبد الله ابن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شامع هو لا مدح ولا عجز علمهم انتهى الى ابي جليل علي وعبد الله بن مسعود ثم شامع الا تفتن فوجدت بعد فضل علي عليه السلام را خرجه الخوارزمی فی المناقب (۱۰۹) هرواق نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کے علم کا انتہی کہاں پہنچا؟ ان کے جواب میں انہی نے فرمایا کہ ان کے علم کا انتہی علیؑ کے بعد ہے۔

اور جناب علی کی طرف ملتفتے ہوئے ہے پھر شیخ ان سب بزرگواروں کو نہ گھٹا پس نیچے معلوم ہوا کہ ان کا علم
دو آرمیوں کی طرف یعنی جناب امیر اور عبدالعزیز بن مسعود کی طرف مفتی بننا تھا ہی پھر شیخ ان دونوں صاحبزادوں کو سو گھٹا
پس مجھے معلوم ہوا کہ عبدالعزیز بن مسعود اور جناب امیر فضیلت رکھتے ہیں ۛ

[illegible]

تین عالم ہیں ایک آدمی شام میں ہے دیکھتے اپنی ذات سے مراد ولی ہے اور ایک آدمی کو قہر میں ہے اور وہ عینہ بن مشغور اور ایک آدمی برہنہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے اور وہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا تو زیادہ تر جاننے والا ہے *

(۱۳) عن علی قال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الف، اب من العلم فتقرئ من کل باب الف الف اباب (اربعین الراتی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب بتلیم کئے ہیں پس ہر باب کے ہزار ہزار اب میں سے کچھ نکل گئے۔

(۳۴) عن علی قال قلت ما رسول الله اوصیني فقال قل ربی الله ثم استقم فقلتها وزدت وما زدتني الا بالله علیه توكلت والیما ینیب فقال لیسعک العلم یا ابا الحسن لقد شربت شیئاً و تهللته لعلی اخرجہ احسن) جناب علیؑ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھ کو کوئی وصیت فرمادیں جس سے مجھ کو ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے اور اسی پر ہمت قائم کرو میں نے جناب کے فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہیں مجھ میں زمین و آسمان کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہوں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ ای ابراہیمؑ تجھے علم گوارا ہو تو نے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اُس کے پینے کا تھا اور نوش کیا تو نے اُسے جو کہ حق اُس کے نوش کرنا چاہتا ہے +

(۱۴) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لِمَ رَجُلٌ كَانَ حَلِيًّا قَالَ كَانَ مَلَأَ حُفْرَهُ حِكْمًا وَعِلْمًا وَبِاسْتِغْنَاءٍ
فَمَحَّ قَرَابَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه احمد في المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ علی کیسے
آدی تھے ابن عباس نے کہا ان کا پیٹ علم و حکمت اور خوفِ خدا و بندگی سے بھرا ہوا تھا مع ذرا کٹ انھیں
بے اثر ہو گیا تھا قرابت و پیوند رکھتے تھے *

۴ جن میں سے ایک کہہ گئے تھے کہ اگر وہ قرآن پڑھا تو جہنم میں اسی طرح جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ میں جناب امیر نے جواب دیا نہیں لیکن میں عہد کیا ہے کہ اپنی زبان کو سوا نماز کے نہ اڑھوں لگا بہا لگا کہ
کہ قرآن شریف کو جمع کروں پس لگوں گا خیال ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب میں نہ بلکہ
جمع کیا ہوا اس سے بہت کچھ علم حاصل ہو سکتا ہے

روایات صحیحہ امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المده ثلثون ثم المزمع ثم تعبت ثم التکبیر
وہکذا الی آخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابو عمر عثمان الداعی) روایت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قرآن
میں سب سے پہلے سورہ افرجہ پڑھ کر پھر سورہ غزل پھر سب سے پہلے پڑھ کر پھر اسی طرح سے تمام کی سورتیں پہلے پڑھیں بعد
میں دینی سورتیں پڑھیں

(۳) عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی
اوجع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجه الخوارزمی) عبد خیر نے
امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے میں نے قسم کھائی کہ
اپنی پشت سے نہ اوندھیں انا تو نگاہیں آرام سے نہیں سوؤں گا جب تک کہ قرآن کو جمع کر لوں جو کچھ کہہ دوں
لو جوں میں ہرگز پس میں اپنی پشت سے روانہ کرتا ہوں جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کر لیا

(۴) عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقراۃ مع علی یفوقان
حتی یرد علی الخوض (اخرجه الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جناب
سورہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کرتا ہوں علی قرآن کے ساتھ میں اور قرآن علی کے ساتھ ہوا میرا دلوں
ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو گئے جب تک کہ وہ خوض ہر دلوں نہ وارد ہوں

(۵) عن اذ ان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین سورۃ و
ختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجه الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر) نے
مسند عبد اللہ بن مسعود (خوارزمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھیں اور پورا قرآن شریف تمام آدمیوں کے ہاتھ میں جناب علی سے ختم کیا

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال العباس فانک اول المؤمنین معی ایمانا
واعلمم بايات الله وادفاهم جہد الله وارزقہم بالرحمة واقسمهم بالسوء واعظمہم عند الله منزلة
(اخرجه احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے
فرماتے تھے کہ تم سب مومنوں سے پہلے میرے ساتھ ایمان لائے والے ہو اور تم ان سب کے خدا کی آیتوں کے ساتھ زیادہ تر
علم رکھنے والے ہو اور تم ان سب کے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنا والے ہو اور ان سب کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنا والے
اور ان سب کے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو

(۷) عن سعید بن عمر بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عباس ان ابی ربيعة الا تفرغ عن
ان یکر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فان ابی بکر کان له السن واسبقہ مع البقی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس ما غلبت
العلی فقال ای بن ابی انی کان له ما غلبت من منی قاطع البسطۃ بالنسب والقراۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والا سلمہ فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی المسئلۃ والحکماۃ والمعاشرۃ واخرجہ
 الذہبی) سعید بن عمر بن سعید الاحول کہتے ہیں کہ میں نے سعید ابن عیاش بن ابی ریحہ سے کہا کہ آپ مجھے ابو بکرؓ اور
 عائشہؓ کے متعلق جو کچھ فرما کر دے گا وہ ضرور لکھ کر لے کر آؤں گا اور وہ حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے سن کر لکھ کر لے کر آؤں گا
 کے ساتھ ساتھ ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے سن کر لکھ کر لے کر آؤں گا اور وہ حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے سن کر لکھ کر لے کر آؤں گا
 نے کہا اے میرے چچے ان کے پاس یعنی علیؓ کے پاس جو کچھ کاٹنے والے دانت چاہتے تھے موجود تھے سب کی
 فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربت قریمہ اور علم القرآن اور جنگ میں شجاعت اور شرف علیؓ کے ساتھ
 (۸) عن عبد اللہ بن عباسؓ فی رد من لہ اخیرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابی طالب فقال
 ان لنا خطا دعو حسبا ونحن مکواہ ان نقول انہ ما نقول بنوعنا قال کان علی تلعاہ یعنی مزاحا وکان
 اذا خرج فخرج الی ہمس من حد بدقت وما فرس من حد بدقت قال فرأۃ القرآن ونفعہ فی الدین وشجاعہ
 وسماختہ (اخرجہ احمد فی المناقب) سعید ابن عیاش الزرقانی سے روایت ہو کہ اُن کی کیا گیا کہ اس آدمی نے
 علیؓ سے یہیں خبر و سعید نے کہا ہم کو مخالفت او بارہم سے ہو اور ہم برا بھانتے ہیں کہ وہ بات کہیں جو ہم سے
 بنی ہم کہہ رہے ہیں علیؓ ایسی آدمی تھے جو مزاج بھی کرتے تھے اور جب ڈرتے تھے تو کہتے تھے کہ دانتوں کی طرح تھے
 میں نے کہا کہ لو کہے دانتوں کی طرح ہو گیا اور سعید نے کہا قرآن کی قرأت اور دین میں نفع اور ان کی شجاعت
 اور اُن کی جوانمردی۔

(۹) عن محمد بن حنفیہ اذہ نالہ من عند علی اکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم والعلی)
 محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی ہیں کہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے
 وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات الانجیل

ابن عساکر قال ثبت فی الوسائد وجلست علیہا حکمت ابن اہل التورات بتوراتہم وہم اہل
 الانجیل بالخیلم وہم اہل الزبور زبور وہم وہم اہل القرآن بقراۃہم داربعین امام فخر الدین رازی
 جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے منہ بچھائی جائے اور میں سپر پٹیوں تو اہل تورات کے لئے انکی
 تورات سے اور اہل انجیل کیلئے انکی انجیل سے اور اہل زبور کے درمیان اُن کی زبور سے اور اہل قرآن کے
 درمیان اُن کے قرآن سے حکم کروں سپر ابو اوشم نے اعتراض کیا ہے کہ تورات منسوخ ہو چکی ہے پس اسکے
 موافق حکم کیونکر جاری ہو سکتا ہے اور اسکی احکام پر کیونکر عمل کیا جاسکتا ہو اسکا جواب ہے کہ جو وہ دیکھا جاسکتا ہو
 (۱۰) شاید جناب امیر علیہ السلام کا منہ صحت میں اہل قرآن سے سوائے اہل انجیل کے نہ تھا
 اپنی کمال علمی کی شہادت۔

(۱۱) یاد ہے کہ اس جگہ کے فرمانے سے پھر وہی کہ جس نے احکام منسوخ ہو تورات میں ہیں اور احکام مانع جو قرآن
 شریف میں ہیں ان سب پر علیؓ وجہ تفصیل مجھ کو سکھانا چاہتے تھے۔

میں پورے سن سو بیس میں ہی کتاب تمہاری کتاب کے مخالف ہو۔ جناب امیر نے فرمایا کچھ مخالفت نہیں ہے تمہاری کتاب میں پورے سن سو بیس میں لیا تو اس کے حساب کے مطابق میں جو عریک کے حساب کے مطابق تین سو نو ہوتے ہیں یہ منکر نصرانی متعجب نہ کیا اسید اسطے کہا یا ہے کہ جناب امیر اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے کہ نہ کہ باوجود علم میں ان کے اس قدر معجزہ اور اثراتی میں ان کی شجاعت کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور بعض کی نبوت کے مقرر تھے اسی جہت سے وہ حضرت کے معجزات میں سے شمار کئے جاتے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا عالم فہم

اہل التفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ٹیس الفہرستین اور ترجمان القرآن شمار کئے جاتے ہیں اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تھے۔ ان سے آگے سب دین بھی یہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تک علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہو جاتی ہے تو پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۱) عن ابن عباس قال اذا نزلت لنا التیثی علی لہ نعدل الی غیرہ (استیعاب علاوہ عبد السیر) ابن عباس کہتے ہیں کہ جب تک کوئی بات علیؑ سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم ان کے غیر کی طرف نہیں رجوع کرتے۔

(۲) عن ابن عباس قال سمعنا علی لفظہ الماء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لعلہ فانطلق عو العجم قرا یتفسر فی جنبہ کما لہو لہ فی جنب البحر المتحیر (آخریہ فقید من الغافل) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات جناب علیؑ با بسم اللہ الرحمن الرحیم کے لفظ کی شرح فرمانے لگے تو صحیح ہو گئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان ان کے پاس خلیک تو اسے سے معلوم ہوتی تھی مجھ فار کے مقابلہ میں۔

(۳) عن ابی الطفیل قال شہد علیاً یقول سلونی واللہ لا سلونی الا اخرجکم و سلو کون کتاب اللہ ما من ایتہ الا و اذا علم البلیل نزلت امرہ ما دار فی سہل امر فی جبل (آخریہ النعم) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں جناب علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ کو کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تم کو اس خبر نہیں بتاؤں کہ مجھ سے اللہ اللہ کی نسبت پوچھو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اس کو جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا زمین پر ہو یا میں یا پہاڑ پر۔

(۴) عن ابن سعد سمعت علیاً یقول واللہ ما نزلت ایتہ الا وقد علمت انما نزلت و ان نزلت و علی من نزلت ان دبی وہب لی قلباً عفو کولسا نانا طلقاً (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہیں کہ نبی بنا با امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہیں کہ میں اس کو جانتا ہوں کہ اس میں نازل ہوئی ہو اور کہاں پر نازل ہوئی ہو اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق مجھ کو ان انا اور زبان ناطق عطا کی ہے۔

(۵) عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل علی سبقتہ احرف ما منہا حرف الا دلہ ظہر بطن وان علیاً عبدہ من الظاہر والباطن (بعثت من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے تھے تحقیق قرآن سات حرفوں میں نازل ہوا ہے کوئی حرف اس کا ابسا نہیں جس کے لئے ظاہر و باطن نہ ہوا اور تحقیق علیؑ کے پاس اس کا ظاہر و باطن ہے۔

شام میں تھی۔ بگڑہہ بوجہ خصوصیت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہیں کرتا تھا، بگڑہہ سرسحر لایا
 نیلہ سی گڑہہ کی بدولت ایک سو برس زبادة تک جناب امیر کے ہم پر مشیت تم ہوتا رہا اور اسی گڑہہ کو حضرت امیر کی
 شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی ۔

دوسرا وہ گروہ تھا جو حضرت امیر کے برخلاف تو نہیں تھا لیکن بظاہر طر فار بھی نہیں تھا یہ بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیر کے نام کو زبان پر نہیں لاسکتا تھا۔ چہ جائیکہ حضرت امیرؑ کو علی الاعلان عادیث کی روایت میں سنا کر وہ خود جناب امیرؑ کے متبعین نہ تھا۔ لیکن جنگ صفین میں اس گروہ کے دو فریق ہو گئے تھے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیرؑ کے برخلاف ہو گیا جو خواجہ کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کے بھی زیادہ تر خصوصیت جناب امیرؑ کے ساتھ رکھنے لگا اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیرؑ کے خون کا پیاسا ہو گیا۔ چنانچہ اسی گروہ کے ہاتھوں سے حضرت شہید بھی ہو گئے۔ یہ لوگ بوہ خصوصیت حضرت امیرؑ سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔

چوتھا گروہ تھا جو دل و جان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تھا اور اول نو کسی تعداد نہایت قلیل تھی
دوم یہ گروہ بھی بخوبی بنی البیہ خفی طور سے حضرت ابیہر سے روایت کو بیان کرتے تھے اور ظاہر طور سے حضرت ابیہر
کا نام بیان پر نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ علامہ حلال الدین السیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علی
میں لکھتے ہیں انکرجاء من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بہذا بعض المتأخرین محدث
یہ فی طریق لبس الخثرة واثبتہ جماعة وهو الراجح عندہ وقد یجم الحفاظ ضیاء الدین القدوسی فی المختار
فائدہ فالسماع الحسن البصری عن علی وقبل لم یسمع منه وتبعہ علی هذه العبارة الحفاظ من حجر فی اطراف
المختار الوجه الاول ان العلماء ذکر وافی الاصول فی وجود الترجیح ان الثبوت مقدم علی النافی لادن
معہ زیلہ علم الوجه الثاني ان الحسن ولد یسین بن بقیہ من خاندانہ عمر باقفاق وکانت امہ خبیروہ
یکملہ ام سنہ فکانت امرسلۃ تخرجہ لیل الصحابۃ ببارکون علیہ اخرجہ الی عشر فذاعالہ الیہم فقلہ الدین
ووجبہ الی الناس فکر الحفاظ جمال المنزی فی التہذیب واخرجہ العسکری فی کتاب الواعظ سنہ و ذکر
المنزی اللہ حضریوم الدام ولہ اربع عشر ومن العلم انہ من میز وبلغ سبع سنین امر بالصلوۃ فکان
یحضر الجماعۃ ویصلی خلف عثمان الی ان قتل عثمان وعلی اذا ذاک مالہ مدینہ فادہ لم یخرج منها الی الکوفۃ
اکالہ قتل عثمان فیکف یستکسر سماعہ منہ وهو کل یرم یجمع بہ فی المسجد حین میز الی ان بلغ اربعۃ
سنتہ سنۃ و زیادۃ علی ذلک ان علیا کان بزور اسمہات الرضیین ومنہ من امرسلۃ والحسن فی بیتہا ہو مد
الوجه الثالث انہ روعن الحسن مابہد علی سماعہ سنہ وریۃ المنزی فی التہذیب من طریق ابی نعیم قال ثنا
ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن ذکوان الخضر محمد بن الحنفیۃ الراسطی شایخ محمد بن یحیی
الحارثی ثنا محمد بن یحیی کا شاعطیۃ بن محارب عن یوسف بن عیاد کما قال سالت الحسن ما یا سعید انک
فقول قال رسول اللہ علیہ سلمہ والذکر ذکرت قال یا بن اخی سالتہ عن یوسف بن عیاد عنی عنہ لحد ثلث
ولک من ثلث عنہ ما اجترک اتی فی زمان کما نری (وکان فی عمل الحاج کا شعی) منہ فی اقول قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دھو کر علی غیری فی زمانہ لا اسطیع ان ادکر علیا و ذکر ما وثقہ انا من روضہ الحسن بن علی قال حدث
فی سلسلہ حدیث شاہسیم ابن ابی ناصف عن الحسن البصری عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رفع
النظم عن ثلث عن الصغیر حتی یلع وعن دنا ثم حتی استنفظ من المصاب حتی یکشف عنہ ای نزول عنہ
اخرجه الترمذی ورحمۃ المساکین ورحمۃ الحاکم والصبغ القدسی فی المختار فیہ قال الحافظ ابن الدین العراقی
فی شرح الترمذی فی الکلام علی ہذا الحدیث عن علی المدنی الحسن بن زبای علیہ السلام بنہ وهو غلام۔ وقال ابو ذر
کان الحسن البصری یوم بویع لعلی ابن ابی الدین عنہ و دای علیہ السلام بنہ تدرجہ الی الکوفۃ والبصرۃ ولولیفہ
الحسن بعد ذلك وقال الحسن بن زبای علیہ السلام بنہ و دای علیہ السلام بنہ تدرجہ الی الکوفۃ والبصرۃ ولولیفہ
خروج علی مدینہ یعنی ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت حدیث کی نسبت انکار کیا ہے
اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تسک کر کے فرقہ پوشی کے طریق میں خدمتہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو
ثابت کیا ہے اور میرزا نزدیک بھی یہی راجح ہے۔ اور حافظ منبہ الدین نقصدی نے بھی حجتا لاقیس اسی کا جہان بیان
کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا
ہے اور حافظ ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ میں اسی کا اہتمام کیا ہے۔ وجہ اول یہ کہ علماء فن اصول نے جس جگہ ترجیح
کی وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر مقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا علم بنیت نافی
کے نبیادہ ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ کہ اس سبب کا اتفاق ہو کر ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں دو برس باقی تھے۔ کہ
حسن بصری کا تولد ہوا۔ ان کی والدہ خدیوہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تدریگ تھیں اور جناب ام سلمہ
حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بھیجا کرتی تھیں تاکہ انکی صحبت میں صحابہ کرام بکثرت کی دعا کریں حضرت ام سلمہ نے جو بعض نبی
کو حضرت عمر کی خدمت میں بھی بھیجا تھا اور حضرت عمر نے ان کے تحقیق عافیت تھی کہ انکو خدا اسکو دین سکھا اور لوگوں
میں محبوب کر۔ حافظ جمال الدین حرانی نے اس حدیث کو تہذیب میں روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ میں
اس کی سند کو بیان کیا ہے۔ حافظ مرنی لکھتے ہیں کہ حسن بن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا لاگو نہ تھا خاصہ کیا
تھا حسن بصری بھی وہاں موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تھا۔ امیر بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ حسن بصری
ان شخص میں سے تھے جو سات برس کے میں صاحب قیصر و بالغ ہو گئے تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تھا۔ اور
جماعت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے تانا دا کرتے تھے اور حضرت عثمان کی
شہادت تک حضرت علی مدینہ و باہر تشریف نہیں لگتے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لگتے تھے پس کس طرح
نے کہا جاسکتا ہے کہ حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہیں سنا ہوا لانا کہ مبلغ ہوش کے وقت تک ہر روز وہ جناب امیر
کے ساتھ بیٹھ کر حدیث لکھتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا۔ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ ام المومنین
سے مل کر رہا کرتے تھے اور صاحب ام سلمہ بھی انہیں میں سے کرتی تھیں حسن بصری اپنی ماں کے ساتھ ام سلمہ کے بیت الشرف
میں رہا کرتے تھے۔

میرزا نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ میری سے منقول برہنہ ولالت کرتی ہیں انکی سماعت پر۔ حافظ مرنی نے تہذیب میں

ابو نعیم کے طریق سے اسکو روایت کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ہوا انعام سیدنا محمد بن العباس ابن ذکریا کہتے ہیں کہ ہم سے ابو نعیم بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہوا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ الجعفی نے بیان کیا ہوا اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شام بن عبید نے کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عظیم بن حجار نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تھے میں نے سن بصری کو کہا کہ اے ابوسعید تم ہمیشہ ہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا جس بصری نے کہا اے میرے بھتیجے تو مجھے سوا کسی بات پوچھی ہے جو اس کے پہلے مجھے کوئی نہیں پوچھی اگر میری منزلت میرے پاس ہوتی تو میں ہرگز تجھ سے بیان نہ کرتا تو دیکھنا ہے کہ میں جس زمانہ میں ہوں اور وہ وہ وقت تھا کہ سب باتوں پر حجاج کا حملہ رامنہا تو نے جو مجھ سے یہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو میں نے جناب علی سے سنا ہے چونکہ میں ایسے وقت میں ہوں کہ جناب علی کا ذکر نہیں کر سکتا اس لیے قال رسول اللہ کہنا ہوں اور جو حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر سند میں کیا ہے وہ یہ کہ انہی نے جسے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن بصری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر فرماتے تھے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے ان کے سے جہنم کہ وہ بالغ ہوئے ہوئے سے جہنم مبتدئ سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جب تک کہ اسکا جہنم جانا نہ ہو ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور سانی نے اس حدیث کو حسن بن سوح کی بابت لکھا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختار راۃ میں اسکی تصحیح کی ہے۔ اور حافظ ابن العین عراقی ترمذی کی شرح میں اس حدیث کی شرح میں یہ بات لکھتے ہیں کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا اور اسوقت حسن بصری ان کے تھے اور ابو ذرؓ کہتے ہیں حسن بن علی کہ امیر علیہ السلام سے لوگوں نے بیعت کی تھی اسدن حسن بصری کی عمر چودہ برس کی تھی اور انہوں نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا یہی ازال جناب امیر کو فہم اور بصرہ کی طرف تشریف لیکئے اس وقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہیں کی اور حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکھا ہے پس اسی قدر اس مقام میں کافی ہے اور ثانی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن بصری نے مدینہ طیبہ تشریف لے جانے کے بعد نہیں دیکھا۔

عبارت مرقومہ حسن بصری کے ظاہر ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی مرویات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کر کے بیان کرتے تھے اور حضرت علیؓ کا نام نہیں لیتے تھے۔ پس اس سے خیال کر لینا چاہیو کہ وہ کس راویوں کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جس کے سبب وہ علیؓ کا نام جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہیں بیان کر سکتے تھے۔

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ جناب امیرؓ سے جسدہ را حدیث روایت ہوئی ہیں کسی صحابی سے نہیں ہیں چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں اور علامہ حسام الدین علی التتبی کثر النحال میں لکھتے ہیں:- اخبرم ابن سعد عن علیؓ انہ قال لہ مالک اکثر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی فاذا سکت ابتدانی یعنی امیرؓ سے لوگوں نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپؐ پر حدیث دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہیں جناب علیؓ نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا کہ

تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب میں چپ رہتا تھا تو حضرت مہاراجہ فرماتے تھے :-

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت اکثر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بخاری نے ان میں سے ایک سو بیسویں تاریخ الخلفاء میں لکھتے ہیں وروی عنہ من الصحابة عبد الله بن مسعود وعبد الله بن جعفر وعبد الله بن الزبير وحابر بن عبد الله وحابر بن سمرق وجابر بن عبد الله الجعفی وعبد الرحمن بن انس بن مالك بن مكيان والبراء بن عازب ويزيد بن ارقم وعبد الله بن اسيد وطارق بن اشثيم وعلاء بن ربيعة ونيش بن سحيم وعمر بن حريث وسفيان بن عيينه والبراء بن محمد بن ابي رافع وعبد الله بن ابي رافع ونيس بن ابي حازم و مالك بن اوس والاحنف بن قيس وزيد بن وهب وزيد بن جندب وعبيد بن عمرو الحارث بن سويد وسعيد بن مسيب وعبد الرحمن بن ابي الحنفی وعبد الله بن شداد بن الهاد ومطرف بن عبد الله بن الشخير وکسل بن زائد وسريج بن حافي وسريج القاضی وعبد الله بن السليمان والحارث بن الاعور وسريج الشخير والحسن البصري والوادئ وسفيان بن سلمه والاسدي والوعيد والحارث السلمي القاري والوالاسود الدوائلي وابو عمرو الشهباني والورقاء اعطاري وغيرهم

جناب امیر علیکدام کا علم بقبحہ

آئمہ اربعہ رحمہم اللہ میں دو شخصوں کی طرف فقہ کا استواء کیا جاتا ہے اول امام ابو حنیفہ دوم امام مالک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں (دعویٰ ابنہ جعفر الصادق والا ذاعی والنہری و ابو حنیفہ فیہ جناب محمد باقر سے اُن کے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابو حنیفہ نے روایت کی ہے) اور خود اُن کا قول ہے لولا السنتان لہلک النعمان یعنی اگر میں سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نہ رہتا تو ہلاک ہو جاتا۔

امام شافعیؒ کی فقہ میں مسلسل ایک سلسلہ سے توفہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگردوں میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانیؒ کے شاگرد تھے اور امام نے امام ابوحنیفہؒ سے ملنے حاصل کیا ہے اس وجہ سے امام شافعیؒ کا یہ سلسلہ حضرت امام باقرؒ اور جعفر صادقؒ علیہما السلام کی طرف منتهی ہوتا ہے +

دوسرے سلسلہ امام شافعیؒ کا امام مالکؒ بن انسؒ کی طرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالکؒ ربیعۃ الرائی کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہؒ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہؒ نے جناب عبد اللہ بن عباسؓ سے تلمذ پایا ہے اور عبد اللہ بن عباسؓ حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں اگلے احکا سلسلہ نیز بھی حضرت علیؓ ہی کی طرف منتہی ہوتا ہے ۔

ابو اسحاق صحابہ اسکے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شامتہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 صحابہ کرام علیہم السلام ابو اسحاق محمد بن مسعود و ابی الدرداء و معاذ بن جبل و زید بن ثابت و علی بن

انی طالب نہ تھا ممت ہو لاء انحصار و وحدت تعلیم انتہی الی الرحیل علی و عبد اللہ بن مسعود نہ تھا ممت
الانتہی و وحدت نہ علمانہ صل علی عبد اللہ (الخروج الحق از حق فی المسایب) یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اصحاب کو تو کھانچا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت عمر و عبد اللہ بن مسعود و آلہ و اہل راء و اہل معاہدین جبل اور یرین
نایت اور علی بن ابی طالب کی طرف انتہی ہوتا ہی پھر تھے ان پانچوں کو سو کھانچا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو
آدمیوں کی طرف انتہی ہوتا ہی یعنی علی و عبد اللہ بن مسعود کی طرف پھر تھے ان دو لوں کو سو کھانچا تو معلوم ہوا
کہ علی و عبد اللہ پخصیل رکھتے ہیں *

حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفریق کا یہ باعث ہوا کہ حضرت صاحبِ بندہ علیہ السلام کی حیات میں بھی منصب قضایات

[illegible]

(۲۰) عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال افضى اهل بيتي الى طاب (المصلي) من الناس من
 ما كان في امرته من يقول هو كحيات رسول الله صلى الله عليه وسلم فرائع في بيوتهم امته من زواجه فضاء الا على بن ابي طالب هو
 (۲۱) عن ابن مسعود الخدمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضى اهل بيتي الى طاب (المصلي) من اهل بيته (اخرجه
 البخاري في المناسك) ابو سعيد الخدري روى في الحديث في حرمي هو كحيات رسالتك صلى الله عليه وسلم ارتدوا فرائع في ك
 ميرزا محمد ميرزا امته من علي بن ابي طالب زواجه فضاء الا على بن ابي طالب هو

[illegible]

والہو اور ان سب کے خدا تعالیٰ کے حکم کے ساتھ قیام کرنا اس لیے ہے۔ اور ان سب کے زیادہ پوری تسلیم کرنا اس لیے ہے کہ ان سب کے
عزت کے ساتھ زیادہ عدل کرنا اور ان سب کے زیادہ فیصلہ جانتے والے ہوا تو تم ان سب کے ایک نزدیک بڑی مرتبہ الیہ
(۶) عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا فی الحسن ووسعد ابیہ وحمزہ فی حذرہ لیس طاد فہ لا یستقطا ولا
معلی مانخ و تلعل الاخر باخر حتی یساقط الاربع فحجر حہم الاسد وما تو امن حراحتہ عننا زعر اولیا ثم
حی کاد و ابعد من قال علی انا قضی بینکم فان رصیدکم فهو انقضاء و الا حرت بعصمکم عن بعض حتی
فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینصی بینکم قال اصعوا من العمال الذین فخر الیہم ریح الدبۃ و الثلث و نصفہا
و دبتہ کما ملہ فلا مل ریح الیہ لانه اھلک من حرقہ و لمنانی تلہما لانه اھلک من حرقہ و الثلث و الثلث النصف
لانه اھلک من حرقہ و الرابع دبتہ کما ملہ نایوان یرضوا فانوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقوہ عن مقام الیہم
فقصوا علیہ فی قصۃ فقال رجل قصا سیدنا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجارۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر
علیہ السلام سرور می ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوین کی طرہت بچھا دیا ہر چار آدمی ایک گڑھے میں گڑھے تھے
ہو تیرے گڑھا کر کے گڑھے تھے کھود لیا تھا۔ اور پہلے سے اس میں شہر بگڑھا ہوا تھا۔ جب ایک آدمی اس میں گر گیا تو اس نے
دوسرے کو کہہ لیا جو بچ نہ اچھی اس کے ساتھ گڑھے کو ہٹاؤ اس نے نہیں کھینچا کو پڑا اور تیرے گڑھے کو پڑا۔ اسی طرح سب چاروں اس میں
گر گئے تیرے گڑھاں چاروں کو زخمی کر کے مٹا ڈالا۔ اُن کے وارثوں میں تنازع پیدا ہوا۔ قریب تھا کہ انہیں جنگ کی نویت پہنچ جاتی
جنا ابیہ نے فرمایا میں اس نفعیہ کو فیصل کر دیتا ہوں اگر تم باہم راضی ہو جاؤ۔ ورنہ دیتے آدمی تم میں سے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حضور میں چلے جائیں آپ تمہارا بھیکر امینل کو نیچے دینا۔ اسی نے فرمایا کہ جن لوگوں نے یہ گڑھا کھودا ہوا ان سے دیت
اس طرح جو حج کر لے کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہوا اور ایک تیسرے حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہوا اور ایک پوری دیت
ہو پس پہلے آدمی کے لئے دیت کی چوتھائی ہو اور دوسرے کے لئے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لئے دیت کا نصف حصہ اور
چوتھے شخص کے لئے پوری دیت ہو۔ ان کو فتح اس کا کر لیا اور راضی نہ ہوا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام امیر اس میں علیہ السلام پر طاقات کی اور تادمہ صبیحان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر
علیہ السلام نے ہمیں اس کا اس طرح پڑھ دیا کہ کیا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی اسی کو جانتے رکھا۔

[illegible]

ان دونوں آدمیوں کو چچا کہ آیا وہ دونوں جاؤں یا بندھے گئے یا کھلے گئے یا ایک انہیں سے بندھا تھا اور دوسرا کھلا تھا۔ جواب دیا کہ اگر عابد صاف تھا اور کٹے کھلی تھی اور اس کا مالک اُس کے ساتھ تھا حضرت علی نے فرمایا ایک کٹے کا مالک کہ مجھے کے نقصان کا ذمہ وار ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی۔ اور اُن کے فیصلہ کو جاری کیا۔

(۸) عن زید بن ارقم قال سمعت عبد البقی صلی اللہ علیہ وسلم ادحاہ کتاب من علی فہ ان ذلک لقرآن فی تخفیفہ
فی عظیم وظنوا ام فی الجاہلیۃ فی ظہر واحد کلہم بدعیہ اہلہ ابدہ فقصت بہم ان اقربت بہم وجعلتہ
للقاص مہم علی ان حرم للآخرین ثلث الدینۃ ففعلت البقی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دلت نواجیدہ ثقیل ما بعلم
بہا الا ما قص علی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند زید بن ارقم زید بن ارقم روایت ہی کہ میں جناب رسول عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا کہ حضرت علی میں جناب امیر کا خط پڑھا اس میں کچھ اسرار تھا کہ میرے پاس تین شخص اپنا حیلہ کیا ایک
لڑکے کی نسبت لیکھا ہے کہ نہ مانہا ہا بیت میں اُس لڑکے کی ماں کے ساتھ ان تینوں ایک ہی طرح میں جماع کیا تھا ان تینوں میں سے
ہر ایک شخص اُس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تھا۔ میں اُنکے فیصلہ کے واسطے قریۃ الا حرج کے نام کا قریۃ نکلا بیٹہ اُس لڑکے کو
اُس کا قریۃ اور دیگر بشرط لکھا دی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخص کو دیت کی دو تہائیاں او کو بے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم
پیش کر نہیں دے تو یہاں تک کہ آپ کے وانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر اُنکے ارشاد کیا کہ علی کے فیصلہ کے بغیر میں اس کا کوئی اور
فیصلہ نہیں معلوم ہوتا۔

سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ تھے، انچلہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہیں، انہیں آپ کے بعض فیصلحات کے برج ذیل میں :-

(۱) عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت من افتاكم بيوم عاقدوا قالوا على قلت اما انهم اعلم بالسنة اخبرهم (روى) جناب ام المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں سے استفسار فرمایا کہ عائشہ کیا روایت فرماتی تھیں کہ کس قسم فتویٰ دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہؓ سے فرمایا یہ سنت نبویؐ کو بہت زیادہ جانتے والے ہیں۔

۲۰) سئل تبرج ابن ہانی عن عائشة اہل المؤمنین عن اسم الخفین فقال انت علما فاسئلہ راخرجہ مسلما
وابن عیینہ الیہ فرقا سیعیاب) تبرج بن ہانی نے جناب اہل المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزہ کسے کی نسبت
سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے ہی پوچھو۔

عن عبد الرحمن اذ سئل العبدى عن ابيه اذ بينه بن مسلة العبدى قال كنت حرم الخفافين
من ابن اعتر نقال انت عليا فاساله (استعاب) عبد الرحمن بن اوفية العبدى ابو الداويز بن مسلة العبدى
هدايت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چچا کہیں کہاں سے عمر کیا کہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا جناب
میں سے جا کر لیجئے ۔

عن سعيد بن المسيب قال كان عمر رضي الله تعالى عنه يتعبد بالله من مودعته لم يرض لها أبو الحسن رضي الله عنه

سعد بن مسیب کہتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تھے اس مشکل امر کو جس میں میں باوجود حقیر ہوں
(۵) عن ابی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففزع عنہ لا یبقانی اللہ بعدک یا علی
(اخرجه النجاشی) یہی ابن عقیل کہتے ہیں کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ
پوچھا کرتے اور ان کے جوابات خوش ہوتے تو فرماتے تھے بے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے *

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا یفین احد فی المسجد وعلی حاضر ولا یتعاب جناب عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد میں کسی شخص کو کوئی شخص متوی نہ بیان کرے *

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال تعاضا علی لا اخرجہ التسلی
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا کہ اس کو
کہا کہ ہمیں بڑی وفا دہی ملی ہے *

(۸) قال عمر بن الخطاب لواحد من الکعبۃ فجزت بہ جیوش المسلمین وما تشتم الکعبۃ بالحق فہم بذلک عمر بن
علیہ فقال ان القرآن امر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاموال اربۃ اموال المسلمین فممن ما بین الاربۃ
وفی الفرائض والفی قسمہ علی مستحقیہ والتمس موضعہ اللہ حیث وضعہ والصدقات فجعلہا حیث جہا
وکان حل الکعبۃ بومئذ فترک علی حالہ ولم یتک نہا تا فاقمہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لا
نفصحتا (ربیع الاموار فی الیاب النجاشی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر کعبہ زیارات کو آپ کیلئے
مسلمانوں کے لشکر میں صرف کر دیں تو یہ امر مناسب معلوم ہوئے۔ کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہیں عمر رضی اللہ عنہ
نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت تنفس کر لیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانوں کا مال جو کسی فرائض اور عتق میں تقسیم کیا ہو اور ایک
جو انہیں اسکو اس کے مستحقوں پر بانٹا ہے اور مال جس سے وہ خدا کے جتکو دینا چاہا اور ایک زکوٰۃ جو وہ بھی جب کا حق تھا
انکے دیو کا حکم دیا پس ان دونوں میں بھی کعبہ کا زیور جو وہ تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے چھوڑ
نہیں چھوڑا پس ابھی اسی طرح پر رہنے وچس طرح پر کھڑے اور خدا کے رسول نے اسے پہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ
کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہمارے بڑے رسوا بن جاتے *

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججت مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر فقال فی الاطم
لک حجرا لا تقصوا ولا تشعوا ولولا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قبلتک ثم قبلہ فقال لہ علی انہ یضرب وینفخ علی
ہم علی ذلک قال بکتاب اللہ قال قال اللہ تبارک وتعالیٰ واذا اخذ ربک من بنی ادم من ظہرہم الخ لما خلی
اللہ ادم سجد علی طوقہ فقر وانه الرب وانہم العباد واخذ اللہ عہودہم ومواثیقہم وکتب ذلک فی ذی
وکان لهذا الحجر عیمان ولسان فقال فی حقہ فاقمہ ذلک المرق فقال اشہد من واثقہ
بالو انا یرم القیمۃ واشہد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوقی یرم القیمۃ بالجر الامور
لسان ذلک فی غیرہ لمن یسل التوحید فهو امیر المؤمنین یضرب وینفخ فقال عمر اعدوا باللہ من ذلک
ایک شخص نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے لیا الحسن (اخرجه النجاشی) فی فضائل الملک والبر الحسن القطانی فی فضائل

ملا تا کہ فی المستدرک والبیہقی فی شعب الايمان) والسیوطی فی البدو والساقر فی احوال الاخرة)
 ابو نعیم مذہبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جناب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کو گئے
 جب جناب عمر طواف کرنے لگے ابو جحر الاسود کے سامنے برسے کے لئے کھڑے ہو تو کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ تو ایک
 شخص ہے کہ نقصان دہی سکتا ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے اگر ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو میں تجھے
 نہ پہنتا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکو بوسہ یا جناب علی علیہ السلام نے فرمایا یہ نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بات آپ کہاں سے کہتے ہیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی کتاب چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف
 میں فرماتا ہے کہ جب ترے رشتہ بینی آدم سے انجی پشتوں میں عہد لیا الخ پس جب خدا نے پاکے حضرت آدم
 علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت پر ہاتھ پھیرا پھر ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اس کے بندے ہیں اور خدا
 نے اُن سے عہد و پیمان کیا لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور انکھیں تھیں پس خدا نے فرمایا اپنی منہ کو کھول
 اپنے منہ کو کھول دیا۔ اور اس ورق کو نکل لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو قیامت کے دن اُسکی گواہی دیگی جو تجھ سے عہد
 پورا کرنے کی جہ سے ہے اے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے
 دن حجر الاسود آئینہ کا اور اُس کی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید کے ساتھ اس کو چومیگا
 پس امیر المؤمنین یہ نقصان اور نفع دہی سکتا ہے۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہوں
 کہ میں رزق رسول الیسی قوم میں کہ جس میں سے ابوالحسن آپ نہوں۔

۱۱۸۰ وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزحشمی صریحاً الى الحسن ان عمر بن الخطاب اتى بامرأة مجنونة حيلة قد
 وارت فلا احازن برجمها فقال له علي با امير المؤمنين اما سمعت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما قال
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع القلوع ثلاث عن المجنون حتى يبرأ وعن الغلام حتى يدرك و
 عن النائم حتى يستيقظ فغنى عمر جيلهما ۞ ابوالقاسم محمود الزحشمی جس نے بصری کی طرف مروجہ کر کے کہتے ہیں
 کہ اگر جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اُس نے زنا کیا تھا جناب عمر رضی
 اللہ عنہ نے ہم کو قصہ کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا امیر المؤمنین آپ کو نہیں معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا فرمایا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عمر رضی اللہ
 عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین مخصوص قلم لکھا لیا گیا جو مجنون
 جب تک تندرست نہ ہو جائے۔ اور اگر کے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو اور سو گئے سے جب تک وہ بیدار نہ ہو
 پس جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

۱۱۸۱ عن ابی حزن بن ابی الاسود بن عمر راجع المرأة التي ولدت بستمه اشهر فقال علي ان الله تعالى
 يقول لا طلاق الا ثلاثا فقال الله تعالى وفضاله في عامين فاحمل ستة اشهر والعصال في عامين
 نحو ان عمر جها وقال لولا علي لهلك عمر (الخ) بين السماء والخلق وحب الطير في الرابض الفتر) ابی حزن
 بن ابی الاسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے رحم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ دیتی تھی
 میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اس عورت پر نہائیس مہینے تک بعد ہی اسد سری جگہ ملا دیتا ہے کہ

الغفوة عن الانصاری سیرة علی بن ابی طالب (علہ السلام) محمد بن الحنفیہ السیستانی
 المہندی فی مناقب الاصحاب) جناب اہم بعضہ صادق سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک عورت ایک انصاری
 کو کچا ہتی تھی مگر اسے اس انصاری کا دھال بہت نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز اسے ایک چیلہ بنایا اور ایک اندے کے کوڑوڑ کر
 رومی کو چھینک دیا اور اسکی سفیدی کی اپنی کپڑے اور جھنکا سول پر چھڑک کر حضرت عمرؓ سے آکر کھایا اور المؤمنین مجھے اس
 انصاری نے فلان مقام پر لے کر آیا ہے حضرت عمرؓ اس انصاری کو نزدیکی کا مادہ ہو گئے۔ جناب مرتضیٰ نے ان کے پاس
 بیٹھے بیٹھے تھے۔ انصاری خدیجہ کی قسم کھا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جھوٹ بکھتی ہے اے امیر المؤمنین آپ میری بات
 میں جلدی نہیں آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائیگی حضرت عمرؓ نے جناب مرتضیٰ سے کہا آپ اس عورت کے
 بارہویں کیا بنال کرتے ہیں جناب مرتضیٰ نے ارشاد کیا کہ بیٹے اس عورت کو کپڑے پر سفیدی کو دیکھا ہو میں سمجھا ہوں
 کہ اسے مگر کچا تھا جہتم میرے پاس کھولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی اٹھا آئے اپنے اس عورت کے کپڑے کے دھتے پر ڈلوایا
 کپڑے سے اندے کی سفیدی بھول کر اٹھ آئی پھر اپنے اسے سوکھا تو اس میں اندے کی بسانہ آنے لگی اپنے اسے نکوڑھ کیا
 اس قدر کیا کہ اس کو مگر کچا تھا۔ خدا تبارک نے برکت جناب امیرؓ کی اس انصاری سے اس عقوبت کو دفع کیا۔

(۱۵) قال ابن حجر ابن اثیر من فریش فاسد دعاها ما تہدینا وفالاکلام معینہا الی احد منادون صاحبہ
 فلیثا حولا ثجا واحد ہا الہا دفال ان صاحبی قد مات نادفی الی الدینا فدفعتہا الہ ثم لیثت حولا اخر فقال
 ادفعی الی الدینا فقلت ان صاحبک حلفی وزعم انک قد مت فدفعتہا الیہ فخلصنا الی عمران یقضی علیہا الی
 ورضع الی ورضع الی علی بن ابی طالب وعمر علی فہما تملک مکر یضعا لالیس قلما لاند فجعنا الی واحد منادون
 فلیثا حولا بلخی مال فان مالک عبدنا فاذا ہب فحجی صاحبک حتی ندفعہا الیک اخرجہ الخوازمی روایت
 ہے کہ دعویٰ فزیش کی ایک عورت کو پاس سو دینار امانت رکھئے اور کہئے کہ جب تک دونوں کھٹے تیرے پاس نہ آئیں
 تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دے بخیر اسپر ایک سال گذر گیا ان میں سے ایک نے آکر بیان کیا کہ میرا دست مر گیا ہے وہ سو دینار
 مجھے دے دیا اس عورت نے سو دینار اسکو دیدیا اسکو بعد پھر ایک سال گذر وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دے دیا اس
 عورت نے جواب دیا کہ تیرا دست مر گیا ہے اس کا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے وہ مجھ سے امانت لے گیا ہے اس نے کہا کیا ہمارا یہ
 وعدہ نہیں تھا کہ جب تک کھٹے ہم دونوں فزیش تو امانت اکیلے کسی ایک کو نہ دے بخیر اس عورت اور وہیں جھگڑا شروع
 ہوا اور وہ دونوں جناب عمرؓ کے پاس مفصل کے لئے حاضر ہوئے حضرت عمرؓ نے انکو جناب علیؓ کی خدمتیں بھیج دیا جناب
 مرتضیٰ نے فرمایا کہ ان دونوں آدمیوں کو اس عورت سے کہہ دیا کہ اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونوں نے یہ نہیں کہا
 تھا کہ جب تک ہم دونوں کھٹے تیرے پاس آئیں تو نے اکیلے کسی ایک کو امانت دینا تیرا مال ہمارا پاس
 دے دیا ہے اپنے دوست کو لے آہم تجھے دیکھینگے۔

(۱۶) عن قول ابن سبغۃ النفس خرجوا من الکوفة مساذین فغابوا مدۃ ثم عادوا وقد فقد منهم
 واحد فحاجتہ امراتہ الی علی فقلت یا امیر المؤمنین ان زبجی سامر ہوجا عتو قد عاد ودو وہ فایتہم و
 بہ التیم عنہ فلم یخبر فی بحالہ وقد اٹھتہم بقتلہ واسالک باحضارہم واستکشاف حالہم فاحضرہم
 ففعلہم واقام کل واحد منہم الی ساریۃ من سوانی المسجد راوکل بہ رجلا یمنع ان یقرب منہ احد لحدائتہ

ثم استند عا و احد ا فخذ ثمة و ساله عن حال الرجل فانكر فلما انكر رفع على صوته بالتكبير و قال الله اكبر فلما سجع
 المارق صوت علمي نفعما التكبير را غمد و ان ريعهم قد اقر و حكى اعله صورة الحال ثم اسند عا هم
 واحد او احد فاقر و بقتلة بئاعا على ان صاحبهم قد اخبر عليا بما فعل فلما اقر و ابد لك قال الاول يا
 ايها المؤمنون هو لا قد اقر اما انا اقرت بذلك قاله هو لا و رفاقك قد شهدوا عليك فما ينفعك
 انكارك بعد شهادتهم ما عتوت الله شاركهم في امر قتلته فلما تكلم اعترافهم بقتله اقام عليهم حكمه الله
 تعالى (مطالبا لسؤل بطحة الشافعي) روایت ہو کہ سات آدمی کو قور سے سفر کر گئے اور ایک مدت تک فائب رہے
 پھر جب لوٹ کر آئے ایک ان میں سے مفقود ہو گیا۔ اسی کو رچہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگی یا ایہا المؤمنین میرا
 قاتل ایک جماعت کیساتھ سفر کر گیا تھا وہ لوگ قور سے لوٹ آئے ہیں اور وہ نہیں آیا یعنی ان میں سے اسکا حال پوچھا تھا
 وہ اسکا حال کچھ نہیں بیان کرتے اور میں نے اس کے قتل کا دعویٰ رکھتی ہوں اور آپ سے ملتی ہوں کہ آپ ان کے احضار کا حکم فرما
 فرمائیں اس نے انکشاف حال کریں جناب میرے انکو بلایا اور ہر ایک کو انہیں سے عہد اسجد کے گوشوں میں بٹھایا
 اور ایک ایک کی می کا پیرہ اوپر مقرر کیا تاکہ ان میں سے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نہ کرے پھر ایک کی می کو نہیں بلکہ اس کی می کے
 حال سے پوچھا اس نے انکار کیا اس نے انکار پر جناب میرے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگوں جناب امیر کی
 آواز سنی انکو گمان پیدا ہوا کہ ان کے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب میرے سے عہد حال کو بیان کر دیا ہے پھر ہر ایک کو
 انہیں علیہ علیہ بلایا انہوں نے اس بنا پر اس کے قتل کا اقرار کیا کہ ان کے رفیق نے جناب میرے سے انکا فعل بیان کر دیا ہے جب
 ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص کہنے لگا یا ایہا المؤمنین ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا ہے میں نے تو اقرار نہیں کیا۔ جناب امیر نے
 فرمایا یہ لوگ تبری رفیق ہیں شہر گراوی دیتی ہیں انکی شہادت کے بعد تیرا انکار کچھ فائدہ نہیں بخشتا پس اس نے بھی ان کے شریک ہونے کا
 اقرار کیا جب ان کے اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہو گیا تو جناب امیر نے اللہ کا حکم ان پر جاری کیا۔

(۱۷) عن محمد بن یحییٰ من حوالہ ان جہان ابن مہدی کان شہیداً امرت ان ہاشمہ والنضاریہ تطلق
النضاریہ لہما رأس الحول فقالت لم یفقد عذک فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ عنہ فقال ہذا السبی
یعلم فارتفعوا الی علی فقال علی الخلفین عند منیر البتہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لم تحض ثلاث حیضات وذلک المیزان
نخلعت فاشترکت فی المیزان (اخرہ بن الحریب الطائی محمد بن یحییٰ بن جہان کہتے ہیں کہ جہان بن مہدی کی دو
جوریں تھیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس انصاریہ کو طلاق دیدیا تھا پھر اسی برس میں جہان مر گیا انصاریہ کہتے
گی میری عدت ابھی تک پوری نہیں ہوئی پس اسکا مرنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لیگئے حضرت عثمان نے
کہہ لیجئے اس فیصلہ کا علم نہیں ہوا مرنے کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس لیگئے۔ جناب علیؑ نے اس انصاریہ سے فرمایا تو حضرت علیؑ
علیہ السلام کے منیر کے پاس حلف اٹھائے کہ تجھے تین حیضیں نہیں گزرے تو تجھے میراث میں شریک کیا جائیگا
پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث میں شریک کی گئی ۔

وكتب خالد بن الوليد الى ابي بكر الصديق اني اخذت رجلا بوطاء كلبا واطا المرأة فاستشار ابي بكر
فقال بضمهم فقتل وقال بعضهم بجرهم فقال علي ان العرب ياتون من المثلثة فماتوا فيه فقال اذ
انهم قد اخرجوه وقله نجم الدين غز الاسلام ابريكر بن محمد بن الحسين السبيلي في المودع في الدنيا

خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کی طرف لکھ بھیجا کہ یہاں ایک مرد ہی جو عورت کی طرح سوئی فعل کرتا ہے۔ جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورہ کیا بعض نے کہا اس کو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عجب لوگ مثلاً کہ نیکو بہت بڑا جانتے ہیں آپ کی آپس کیا راہ ہے؟ جناب امیر نے فرمایا میری رائے میں اسے آگ کے اندر چھینٹنا چاہیے پس وہ آگ میں ڈال گیا۔

(۱۹) عن زین حیدش قال حبس رجلان بعد ما نبع احدھما خمسة ارغفة ومع الاخر ثلاثة ارغفة فلما وضع الغداء بین ابیہما مر بهما رجل نسلم فقالا العذ انجس اکل معھما فاستوفوا فی اکلھما الا رغفة الثمانیة فقام الرجل و طرح الیھما ثمانیة درهم وقال لھما حد واحد و اھذا عروضا عما اكلت من طعامكما فتنازعوا قال صاحب الارغفة الخمسة لخمسة درھم و لك ثلاثة درھم قال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضی الا ان تكون الدرھم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقضا علیھ فضعھا فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لک صاحبك ما عرض و تحیرا اکثر من خبزك فارضی بالثلاثة قال لا والله لا رضیت الا بما لحتی فقال له لبس لك فی ما لحتی الا درھم فقال للعرض علیك صاحبك ملھا فقلت لا ارضی الا بما لحتی ولا یجب لك فی ما لحتی الا واحد فقال الرجلان لعلی ابیہما فی ما لحتی حتی اتبلھ فقال علی لبس الثمانیة الارغفة و عشرین ثلثا و انتم ثلاثة الفس و الا اکثر منكم اكل و لا اقل فتمسكون فی اكلكم علی اسماء فاكلت انت ثمانیة اثلاث و اكل لك ثلاث

و اكل صاحبك ثمانیة اثلاث و له خمسة عشر ثلاث اكل منها ثمانیة و نفی له سبعة اكل صاحب الدرھم و اكل لك واحد من تسعة فاك واحد واحد و له سبعة بسبعة فقال رضیت ان با علی را الاستیعاب فی مخزنہ الا صحاب للعلامة بن عبد الوہاب زین حبش سے روایت ہو کر و آدمی کھانا کھائے کو بیٹھے ایک کے پاس پانچ روپیہ کے پاس تین روپیاں تھیں تین میں تمیر آدمی آگیا ان دونوں نے اسے شرکت طعام کے لئے کہا وہ بھی آئے ساتھ کھائے کو بیٹھے گیا۔ وہ تینوں آٹھ روپیاں کھا چکے وہ تمیر آدمی آٹھ کھڑ ہوا اور ان دونوں کو آٹھ درہم دے کر کہنے لگا یہ عرض ہے اس گھایہ کا جو تھے تہا اسے کھائے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونوں باہم جھگڑنے لگے پانچ روپیاں والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملے چاہیئے اور بیچے تین اور تین روپیاں ملنے کہا جب تک کہ درہم نصف نصف نہوں میں نہیں راضی ہوں گا تصفیہ کیلئے دونوں جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیر نے تین روپوں والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے لے حالانکہ اسکی روپیاں تیری روپیوں سے زیادہ تھیں وہ کہنے لگا جیتک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہو جائے میں راضی نہیں ہوں بکا۔ جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو کیا ہے؟ تیرا دوست صلیح کے دوست جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جیتک مجھے میرا حق نہ معلوم ہو جائے میں راضی نہیں ہوں بکا تیرا حق تو انصاف ہی ایک ہے اُس نے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمائیے تاکہ میں قبول کروں۔ جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روپے بھی جو میں تہا یاں نہیں ہیں۔ اور تم تین آدمی کھائے والے تھے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ تم میں سے کون زیادہ کھائیے الا تمھارا کون کم اسنے اقبال کیا کہ ابو بکر اس تم تینوں برابر کھایا ہے۔ پس تم نے آٹھ تہا یاں کھائیں اور تیری تین روپوں کی نو تہا یاں تھیں۔

اور تیرے دوست کی پانچ روٹیوں کی پندرہ تہائیاں تھیں اور اُسے آٹھ تہائیاں کھائیں اور اُسکی سات تہائیاں
باقی رہیں جو وہ ہم والے نے کھائیں اور تیری نو تہائیوں میں سے ایک تہائی کھائی پس تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے
پر نے ایک دہم ہے اور اس کے سات ٹکڑوں کے بے سات دہم ہیں۔ وہ کہنے لگا یا علی! اس میں ایک دہم بھی پر راضی ہوں
(۲۰۶) ثم لعنہ من نصرہ فی سبۃ باسۃ سمعت علیاً یقول الحمد لله الذی جعل عدوایسا لنا عما نزلہ من
امورہ ان معاویۃ کتب الی یسائی عن خذنی المشکل فکتبت الیہ ان بورئہ من قبل مہالہ زار الخ الخلفاء
للسبوی (سیدین منصور اپنی سن میں باسواہ بیان کرتے ہیں کہ شبہ جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ خدا کا شکر
ہے جس نے ہمارے دشمن کو ایسا کر دیا کہ جب اس پر امور دینیہ ہیں تو کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہو تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ
نے مجھے لکھا کہ خذنی المشکل کا مسئلہ پوچھا ہے میں نے اس کو جواب میں لکھا ہے کہ اس کے دل کے مقام کی رو سے میرا ملے گی
یعنی اگر عورت کی طرح ہو پشیاپ کرنا ہے تو مثل عورت کے میراث پانچ گنا اگر مرد کی طرح ہے پشیاپ کرنا ہے تو مثل
مرد کی میراث پانچ گنا۔

(۲۱) تذاذعت امرأتان فی ایام عرفی ولد کواحدۃ منہما تدعی ابنا فافشا شکل علی عمر ارسا الی علی فقال علی علی بنما
حافق ومشاوجید یقطع الولد فیجعل الولد بینکما انصغین فصاحت امر الصبی وقالت ادفع کل الولد الیہما
وقالت الا اجنبیۃ اقطع الولد فاحذر علی الولد فادفع الی الام التي صلحت وقال للاجنبیۃ علمت انہما امر الصبی
وفی روایتہ ولدتا فی لیلة واحدة فجاءت ابن واحدۃ منہما تکل واحدۃ منہما تدعی الی الحی لہا زلفہ ویکبرہم الدین
محمد بن الحسین السیستانی المرہدی فی منافع الاحصاب جناب عمر کے زمانہ میں ایک لڑکے کی نسبت دو عورتوں میں
جھگڑا ہوا ہر ایک لڑکی نہیں سو اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو ان کے فیصلے میں شوری پیش آئی ان دونوں کو
حضرت امیر کی خدمت میں فیصلہ کے لئے بھیجا یا جناب امیر نے فرمایا میری بات ایک کا بیکر ٹیسی کو لاؤ تاکہ اس سے اس
لڑکے کو دوبرابر حصوں میں کاٹ ڈالو اگر لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونوں کو دیا جائے لڑکے کی مال چلانی لگی آپ سالم یہ لڑکا
اُس عورت کو دیدیں۔ دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالو اب اسے جناب امیر نے اُس لڑکے کو اٹھا کر اُسکی
مال کو دیر بار دوسری روایت میں ہے کہ ایک شب میں دو عورتوں کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مر گیا اس زمانہ لڑکے کو بچا علی
سنا ہے ہوا۔

(۲۲) وی ان رجلاً تزوج بختی ولہا فوج کفج النساء وفج کفج الرجال واصدقہا جادیۃ کانت لہود خلی
واصلہا فحملت منہ وجاءت ولدت لہ ان الخنثی وطئت الجاریۃ التي اصدقہا الیہا الرجل فحملت منہ الجادیۃ
بولد فاشہرت قصۃ ما وقع اسما الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فسل عن حال الخنثی فابوہا تھا حیض فظہر
ذو طوار و تمی من الجانین وقد جبلت واجلت فصار الناس یخجری الاہنام فی جوامہا وکیف البیل الی فضامہا
وفصل خطا ہما فاستدعی علیاً فلیہ و امرہا ان یدہا الی الخنثی وبعد اصل علیہا من الجانین ان کانت متہ
فی امرک وان بان الیہا فھن من الکین یصلن واحدہما والرجل فجاءوا بخبرہا بل لک وشہدہا عندہ مخم کے
الشیخ ابو اہل وطرق بیتہا میں روچھا وکیل علی لک ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علیہ السلام وحیداً فاما ما
فعلانی احب الیہ والحنثی مکہ فی ان یصل لہا من جنسہ لیسکر کواحدۃ منہا الی صاحبہا امام

پتیا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو زمین بچتا ہے پس جب اسے زمین بچا تو جھوٹ
کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا سنی کو سی میں پس اسکو منظر حق تعالیٰ تجو کیسے سزا دینا چاہیے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو جواب علی سے اوتار کر لیا۔

(۲۴) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا اناس يحضرون فقلت يا قتيبة من ادرکت من اصحابه قال عمر رضی اللہ عنہ فقلت فما عرفت قال الاموي قلت حدثني بشي سمعته
قال خرجت مع قتيبة حجاجا فاصبنا اميض نعام وقد احرمنا فلما فاضينا سكتا ذكرنا ذلك لا ميرا المؤمنين
عمر فابروا قال ابغوى حتى اسرى الى حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصب حجرة فاحابت منها امرأة فقال اتم برا احسن
قال لا فخر في القنات فادبروا قال ابغوى حتى اسرى الى حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحابت منها امرأة فقال اتم برا احسن
فقال ان هو لا راضا ابغوى نعام رحم محمد بن قال لا ارسلت الى انا احسانا انك فان بصرون الفحل
قلنا انك راضا ابغوى فخرج منها اهد و قال عمر فان اكل خيل قال والله يرضي من هذا اهد و قال عمر
اللهم لا تنزل في شدة دة الا و انا الحسن الى حنبي را حجة ان البحرى لعله حب الطيرى في الرياض
المنيرة في فضائل العشرة محبين زبير سے روایت ہو کہ میں مسجد دمشق میں گیا۔ اور ایک بوڑھی کو دیکھا جسکی
گون کی ہنسی پر صاف پتہ پڑتا تھا مٹی مٹی سے کہا یا شیخ تو نے صحابی میں سے کسکو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا تو کس غزوہ میں شریک ہوا ہے وہ بولا یربک میں نے کہا مجھے کوئی بات سنا کہ تو نے سنی
ہو کہنے لگا میں چند نوجوانوں کے ساتھ حج کر گیا اور تھے شتر مرغ کے اندر سے کھائے مالا مال تھے اہرام باندھا ہوا تھا
جب ہم اپنے دھان لٹکے کو فوراً کرچکے جناب امیر المؤمنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہاں سے لوٹے اور فرمایا
بیکر پیچھے چلے آؤ یہاں تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر و مکی حات تشریف لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کھٹکٹا
ایک بی بی نے جو اب ویا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا جناب ابو اس گھر میں تشریف رکھتے ہیں اس بی بی نے جواب
دیا نہیں بس جناب عمر گزریں گی کیا رسی کی طرہ تشریف لے گئے اور ہمیں فرمایا میرے پیچھے چلے آؤ یہاں تک کہ جناب
علی علیہ السلام کے پاس پہنچے تھے وہ اپنے اہل بیت کو براہ کر رہے تھے اور جناب عمر کو دیکھ کر فرمایا میرا امیر
المؤمنین جناب عمر نے کہا ان لوگوں نے بحالت اہرام شتر مرغ کے اڈے کھائے ہیں اسنے فرمایا کہ تجھے کچھ کیوں بولا
لیا حضرت عمر نے ہم سے اپنی خدمت میں آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے اندوں کی تعداد کیوں فانی فرموان
بکراؤ مٹیوں کے ساتھ دراؤ مٹیوں کو لائیں جب انہی نے یہاں سے تڑاؤ مٹیوں کو لائی کہ جناب عمر نے کہا کہ اونٹن کا ظفہ
کبھی غائب بھی ہو جاتا ہے پس تمہارا کیوں نہ ہو کیا ایسی بھی جناب امیر المؤمنین علی نے فرمایا کبھی اند بھی گدا ہو جاتا ہے
جب عمر وہاں سے لوٹے تو دھان کی ای پروردگار محمد پر ایسی سختی نازل فرما کہ ابو الحسن میری جتنی طرف موجود ہوں۔

جناب امیر علیہ السلام کا عالم الفرائض

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال علم اهل المدينة بالفرائض على ان ابى طالب لا يخرج احد و ابى
في اسيد جناب عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ بیتہ سنوہ کے لوگوں میں علی بن ابی طالب سب سے

انچوڑہ علم فریق ہائے وائے ہیں

(۲) صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے گھر کے مال کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ایک امیر ہے۔ میں نے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ایک امیر ہے۔ میں نے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اس نے کہا کہ یہ ایک امیر ہے۔

(۳) قال ابن جریر بن طیّہ الساجی فی مطالبہ اہل ملان ادرآء حضرت عبد علی و درج من دارہ لربک ہنرہ فی ذلک لربک و قال ابی اسیر الموصی ان اسی عبد مالہ و خلف سن مائۃ دینار و قد دعو الی من مالہ دیناراً و احد او اسالک النفاق و النصال حتی الی مقال ہاء لمت اخوک فقلت نعم قال لہما سئل ان ارجع الی ذلک و قال خلف انما قلت ان قال لہما السداس سئلہما و درج و خلف و وجہ فالت ہم قال لہما انہن تسبیح و دعوت و خلف اساحہ راخا فالت نعم قال لکل اید دینار و ان ذلک دینار و قد اذعنات حفات فاقصوف و ایشہ ہیک کہ ایک عورت حضرت امیر کہ پڑاں کی حضرت اسوقت اپنے گھر سے نکلا کہ سو اربوڑ تھے ایک باؤں رکھا ہیں رکھا تھا کہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بھائی چور سو دینار چور مرا ہے مگر کوئی نہ چور ایک دینار دیا ہے میں اپنے اپنا حق اور انہ مانع چاہتی ہوں حضرت نے فی الفوی جواب دیا کہ نہ چور بھائی کی دینار بیٹیاں رہ گئی ہوگی اُسے کہا اے فریاد و ثلث بیٹے چار سو دینار دین ان کے لئے بیٹے اور فریاد بیٹے بھائی کی ماں بھی ہوگی جسکو سو بیس بیٹے سو دینار پہونچے اور زوہر بھی ہوگی پس زوہر کو من لینے پختہ دینار ملے حضرت نے پوچھا کیا بیٹے بارہ بھائی ہیں عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دینار بھائیوں کو دے ایک دینار بیٹیوں کو دے پس تو رہتا حق باپ کی جو دولت ہمارے مشاہدہ رایتہ نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مشاہدہ یہ کہ نام سے مشہور ہے جسکو علامہ تہذیب طبعی علیہ السلول میں لکھتے ہیں

(۴) فیہل انہ کان علی منبر لکوفہ مقام اللہ جل مقاب الامیر المومنین ان ایدتی فد مات و دجھا ولہا عن فرکۃ المنبر و ذلک طوطیہ انقص فاسانک الالہ صاف سترہم فقال خلف صہرک بیتین قال ثم قال ابو اکا اقیان قال نعم قال صار ثمتا متعافلا نطلب سواک کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کو فے کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے کہہ دیا کہ یہ امیر المومنین میری لڑکی کا خاوند نہ کر گیا ہے اور اسکا ترکہ میں آٹھ سو اربوڑ ہے اور بیٹوں کو دے وائے اسکو نواں حضرت نے میں میں آپ کے انصاف کا خواہاں ہوں جناب اجڑنے فرمایا تیرا وانا دو بیٹیاں چور میرا ہے اُسے کہا کہ بچا ہے اُسے فرمایا اُسے مانباپ بھی زوہر میں اُسے تسلیم کیا اپنے فرمایا کہ بڑی لڑکی کا آٹھ سو اربوڑ ہے اب نواں حصہ ہو گیا ہے پس تو اس سے زیادہ مست طلب کر۔

(۵) حسن جعفر صادق قال لساوی جہرا استوفقت لہ الامور ائی ہولو دلہ لاسان و بطنان و اریعتہ ابدی و دھان و نمل و دجہ و احصہ نظر الی تہی لہ و متلہ قط نظر الی انسان اعلاہ انسان واسفلہ واحد قلم فلم یدر لہ عرکیت اہم فیہ فاسل الی علی فجاء متفورا لہ مقال انظر و ادرآء انہ یصاح فان انتہہ الراسان بسما طہ واحد وان انتہہ الواحد و لقی الاخر فاشان فقال صرنا ابقا فی اللہ بعدک یا ابا الحسن و لقی علی الدین غر الا سلام الوکر بن محمد بن الحسن السید لانی الہندی فی مناقب الاحباب صاحب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت لوگ ایک لڑکے کے لئے جس کے دو سر اور دو پیٹ اور چار

ہاقد اور وہ پاؤں اور ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
کبھی نہ دیکھا تھا میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
دست میں جیران ہو گئے کہ یا اس کو ایک ورثہ دیا جائے اور یا اس کو ایک قصار دیکھا جائے پس اس کو جناب میر تقی
میر نے ہر فصل کے اندر پختی دیا دیکھا کہ میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
ہیں تو مجھ کو کہ یہ ایک ہی اور اگر ایک جہل کسے اور میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
ای اور الحسن خدا کی عظیم قدرت بعد از قدرت ہو گئے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم اصول الدین کا علم کلام

ہر علم جو علم الہی اور عقائد اور مسائل کی اہمیت میں علم کلام کہتے ہیں بعد از قدرت میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
عالی ہے کہ نہ اس میں تو سید اور نبوت اور اسو ال و اسو ال سے اس کی عظمت اور عظمت کے اسرار و اسرار میں اس
کے جانتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کہ جناب امیر علیہ السلام کے علمیات میں موجود ہیں اس کی صحابی کی کلام میں
ہیں۔ چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ ارعیدین یہاں کہتے ہیں کہ میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوئے ہیں اس کے بعد از قدرت میر تقی میر نے ایک تامل اور ایک دُور پختی جناب میر تقی میر نے ایک ایسا انسان بنا کر دیکھا کہ وہ ایسا
حانی و اصل بن عطاء ہوئے ہیں انوار شمع بن عبد اللہ ابن عبد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہو اور عبد اللہ نے اس علم کو اپنے والد عبد
بن حنفیہ سے سیکھا ہو اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ جناب امیر علیہ السلام حاصل ہوئے ہیں اسے چاند بزرگوار جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام
سے حاصل ہوئے ہو۔ وہ سرفراز جو کچھ جناب امیر علیہ السلام حاصل ہوئے ہیں اسے چاند بزرگوار جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام
بن ابی بشر اشعری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہو نام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جیانی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ
میں سے ہیں جو مشائخ و فرقہ حضرت امیر تقی میر کے پس بیرون قبیلہ کی طرف منتہی ہوئے ہیں جو کچھ جناب امیر علیہ السلام
کی طرف اور نہایت ہو چکے ہیں۔

شکلیں میں سو فیصد ترقی پزیر ہوئے ہیں جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر کی طرف ظاہر ہے۔
جو تھا اگر وہ شکلیں سے خوب کاتب ہو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہیں تاہم ان کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خلیفہ کے
اکابر ہیں لوگ جو انہی میں حضرت امیر سے تعلیم پاتے رہے ہیں۔
ہم تجتہ چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہی طوائف الہی اور اسطو فیہی
باوجود ہر قدر علم و فضل کے کبھی ایسی نازک و پیچیدہ مسائل تو پیدا ہوئے ہیں کہ انہی کے ساتھ تو ہمیں بیان کیا۔

ماہنامہ اصلا و قدامت و حلیہ میر المومنین علیہ السلام من اسرار التوسید والعدل والقوة والقدرة و اسرار المعاد ما لم
يات و اعلام اسرار الصالحين من غير ان يقر بقرينة من هذا العلم البر ما المعتزلة لهم من ميسيرات انفسهم اليه ولا تنص به
مكلم منسبون الى الاشعري و هو كان قليل الماني على الحيا في المعتزلي و هو مستعمل في اسرار المؤمنين على و اما السجدة فارسانم اليه
ظاهر و اما الخراج فممن عرفت بعد من علمهم منسبون الى الكاظم و اولادك الاكل و انما تلازم على فثبت ان جمہور
الكل من خراج الاسلام علم تلامذة على الرازي في اصول الدين۔

۱۰ **تحال** لہ بعض من حضراتہ من الواردین می کار دنیا نقل الہ العزیز ہو کاش ملاکف بکون بلا کبوتر نہ
 کان لہ من قبل القبل بعد العبد ملا غایب ولا منہ فی الہ الفطعت دولہ الغایات فہو غایت کل غایب وسع
 کل شئی علما احرار ابن عساکر کسئی سوال کیا یا امیر المؤمنین کہ ہے تھارے بچارا فرمایا کیا وہ نہیں تھا کہ پھر ہو گیا۔ وہ
 ہمیشہ سے تھا۔ وہ تھا بیکہ کیفیت کہ وہ تھا اور ہوتا نہیں تھا وہ ہمیشہ سے تھا سب پہلوں پہلا اور سب پھلوں کھلا
 ہمیشہ سے ملا کیفیت اسکی انتہا نہیں اسکی طرف نہایت کا القطار چوہا ہو یہ نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کی وجہ سے
 ہر شے کو لئے ہوئے ہے۔

(۲) **قال** فی تعبد اللہ و تحمیدہ و توحیدہ و طاعتہ لا یلیع مدحہ القائلون ولا یحص لحامہ الخائفون ولا یودی
 حفر الجہنم و ن الذی لا یدہرکہ بعد الہم و لا مائلہ عورہ الفطن (مطالع السؤل) جناب امیر علیہ السلام تبارک و تعالیٰ
 کی تعبد اور تحمید اور توحید میں بیان و وصف میں کہ وہ ذات ہو کہ اسکی ہر شے تک پہنچنے والے ہیں پہنچ سکتے اور اسکی نعمتوں کو
 سرکشہ لوگ گن سکتے ہیں اور کوشش کرنے والی اسکی شے کو اد نہیں کر سکتے نہ مبتوی دوری اس تک پہنچ سکتی ہو اور نہ
 و انانی کو اسکی ذات تک سائی ہو جسکو زیادہ ترجیبات بر کے ایسے نادرا قول ہو کہینے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کی آخرین
 چند خطبات کو دیکھو اور اگر اس بھی سیری نہ تو لوح البیان کو مطالعہ کرے یہ رسالہ اسکی تحریر کا نقل نہیں ہو سکتا۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم نصو

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہیں چنانچہ ہوا چھوڑا سا حجلہ اللہ ربیعہ نقل الخطاب میں تحریر فرماتے ہیں
 قال المحدث رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی حد الاموال الذی استناد الی ما لخصہ منہ القلوب و اوعی الی حدائق بعد مدینا
 صلعم علی بن ابیطالب یعنی جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ ہمارے پیشرو اس امر نصو میں کہ جسے اشوا کیا ہو طرف اس شے کے جو
 ولو من ان الرغفین ہوتی ہے اور جسے بعد ہر گزنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کی طرف ایسا کیا ہے وہ علی بن ابیطالب
 ہیں اور خواجہ یار سا پھر اسی رسالہ کے دو کمر نظام میں لکھتے ہیں ان مبرا المؤمنین علی بن ابی طالب تو تفرغ علینا
 عن الحروب لعل البنا عنہ من ہد العلم یعنی علم الحقائق و نصو ہا لا تقوم لہ القلوب یعنی اگر امیر المؤمنین علی
 بن ابی طالب اپنے غوا سے فارغ نہ ہوتے ہر شے اس علم یعنی علم حقائق اور نصو کے متعلق وہ باتیں نقل کجائیں کہ
 ل جیکے منہل ہو سکتے۔

اور کشف المحجوب میں رقم ہے قال سید الطائفة الجنید سمعنا فی الاصول والبلاء علی المرتضیٰ یعنی امامنا فی
 علم الطریقہ و معاملہ ہما ہو علی المرتضیٰ سید الطائفة جنید بغدادی غلیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارے اصول اور ہمارے
 علی مرتضیٰ ہیں یعنی ہمارا امام علم طریقت میں وہ اسکی معاملات میں علی مرتضیٰ ہیں۔
 تمام سلسلے شل فادیہ و چشتیہ و قشریہ و ہرویہ و احمد الغزالی و محمد بن الغزالیہ و شطاریہ و رفاعیہ و سہروردیہ و کبرویہ
 و شاذلیہ و نقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام کا شہری ہوتے ہیں۔

اگرچہ اس زمانہ میں ہر ایک سلسلے سے ہزار شاخیں نکلی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک اچھے اصل طریقے تھے
 جنید و مظہریہ جنید یہ حضرت سید الطائفة جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضری و اجابت اور اس کا خصم کی کیفیت تھی کہ ایک بیٹے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل الناس من اہلہ و علی علی وفا الوالدہ ماصیۃ ثم بعد نبیکم الا خمس عشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صریحاً ولا کنتم حاجۃ اذ اقامکم من البحر حتی قلتم یا موسی ارجل لنا الہاکما الہم الہۃ (اخرجہ احمد) ترجمہ میں قیس بن عمرو نے یہ کہہ دیا کہ یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگوں نے اپنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبروں میں سے کسی کو نہیں دیکھا ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے اخیقت کہہ کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہاری قدم ابھی دیا ہی ہے۔ ابہر نکاح خشاک بھی نہیں ہو گئے کہ تم نے کہا یا موسیٰ جسے مصر و یسعی خدا تعالیٰ ہی خدا کہہ کر بنا دے۔

جناب امیر علیکرام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط میں جہارت تمام رکھتے تھے چنانچہ مولو حضرت امیر کا قول ہے علیکم الحسن الخط فانہ من صفاتہم الوند یعنی تپڑا جبہ کی ایسی اولاد کو تو غلطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیوں میں سے ہی ہے و وکر تمام پر حضرت فرماتے ہیں علما اولادکم الکناہ فان فی الکناہہ ہمہ الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کناہت سکھاؤ کیونکہ کناہت میں بادشاہوں کی عبت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی *

جناب امیر الیہ دہلوی کا علم تحفہ الروایا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلي يا ابا الحسن ارجو ان اشاء الله ان ارجع اليك
اسألك عنهن هل عندك منهن علم قال علي وما هن قال الرجل يحب الرجل ولعمري منه خيرا وبنقض
الرجل ولعمري امانته ثم قال نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ادخل في الهوى حتى لا يفتق فتشام
فانعار منها ايتلف وما ساكرتها اختلف فقال عمر احذوا الرجل يتحدث الحديث نسيبه اذ ذكره قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من القلوب قلب الا وله سبحانه كسابة القمر بين القمر بيني اذ عليه
كسابة فاطم اذ ايجلت قال انتنان والرجل يرى الرؤيا منها ما يصدق ومنها ما يكذب قال علي نعم سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد والا اتمه ينام فيستقل فويضا الا يهيج بروحه الى العرش فالتى لا
يستيقظ الا عند العرش فتلك الرؤيا التي تصدق والتي ليستيقظ دون العرش فري الرؤيا التي كذب
فقال ثلاث كنت في طلبهن فالحمد لله الذي اصابته من قبل الموت راخرجه الطيراني في الاوسط وابو نعيم في الحجة
والذي في خرد من الاجل عبد الشيب عمر بن عبد الله كعب بن كعب بن الخطاب رضى الله عنه حضرت علي بن ابي طالب
رضي الله عنه في اوقات ابوابه سرور كانت على ابي عبد الله وسلم كمنه من عاصرتي ابراهيم بن محمد

صحابہ کا زہاد و رعب میں مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاریؓ لہاں فارسی ابوالدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سب بزرگوار ترک تجویز میں جناب مولیٰ علیؓ علیہ السلام کے مقلد تھے ۔

(۱) **حسن** تبصرتہ قال ما ایت زهد فی الناس من علی بن ابی طالب (جمع الاحناف منافع الاصحاب) قد جسدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بچے لوگوں میں علی بن ابیطالبؓ سے زیادہ تر زہد والا کوئی نہیں دیکھا ۔

(۲) **حسن** حسن بن صالح قال لک الزہاد عند عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ قال عمر الزہاد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالبؓ را حرجہ ابن عساکر ابن اثیر فی تاریخہما حسن بن صالح کہتے ہیں کہ لوگ عمرؓ میں عبد العزیزؓ کے پاس ابوہریرہؓ کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگوں میں علی بن ابیطالبؓ سے زیادہ زہاد تھے ۔

(۳) **حسن** عمار بن ماسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ من اللہ من زینتہ لہ من العباد بڑی سند احب منہما ہی زینتہ الا انہ عند اللہ الزہد فی الدنیا فحکاک لاسمال من الدنیا ولا تسال الدنیا متک شمتا و وہب لک حب المساکین فجعلک نرضی ہم انہا عاویہ مصون ملک اما ما را حرجہ ابو الخیر الحاکمی وان الاثیر فی

اسد الغابہ) جناب عمار بن ماسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؓ سے حضرت فاطمہ البینین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھیں کہ تحقیق تجھ کو اوی علی خدا تعالیٰ نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ ہند و نکوس سے بہتر زینت نہیں دیکھی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک مرد و نیک زینت ہے یہیں تجھ کو ایسا بنا دیا ہے کہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہ ملی تجھ کو سکینوں کی محبت دی گئی اور تجھ کو انس کے پیرو ہوئے سے راضی کیا ہے اور ملکوتی راہ پر چلنے والی

(۴) **حسن** علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؓ کیف انت اذا زهد الناس فی الآخرة و رغبوا فی الدنیا و اکلوا الثروات اکلما و احوال المال صابجا و اتحدوا دنیا و غلا و مال اللہ و اقلت امرکم و انزلت ما احتار و اراختار اللہ و رسولہ و الدار الآخرة و اصبر علی مصیبات الدنیا و ملواھا حتی الحق بک انتہ اللہ قال عند اللہم افعل را حرجہ الحافظ التتقی جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجھ سے سرور دنیا والین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باطنی جب لوگ دنیا میں رغبت کریں گے اور آخرت کو چھوڑ دیں گے اور لوگوں کی میراث کھا جائیگا اور دین کو خرابی میں ڈالیں گے اور اللہ کا مال لوٹیں گے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ بیشہ عرض کیا میں انکو چھوڑ دوں گا اور جو وہ اختیار کریں گے میں اسکو ترک کر دوں گا اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے گھر کو اختیار کروں گا اور دنیا کی مصیبتوں پر سہرہ کر دوں گا یہاں تک کہ میں انشاء اللہ آپؐ ملاقات کروں فرمایا تو فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے خدا کے رسولؐ سب کو ایسا ہی کر لو ۔

(۵) **حسن** علی بن ربیعہ بن علی بن ابی طالبؓ حاکم ابن المتاح فقال امیر المؤمنین اصلاح بیت المال من حرجہ و بیعہ قال اللہ اکبر مقام متوکنا علی بن ابی طالبؓ حتی قام علی بیت المال و امر متوکنا فی النافق علی جمیع ما فی بیت المال المسلمین و قال یا صغیر و یا سفیاء غری عیسیٰ حتی ما نفق صدہ دینار و کہندہم ثم امر بنحوہ علیؓ انہ لک را حرجہ احمد فی المناقب) مروی ہے کہ علی بن ابی طالبؓ سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیت المال اگر کچھ لگا کر امیر المؤمنین آپؐ بیت المال کو اشرفی اور روپے سے بھرا رکھیں جناب امیر اللہ اکبر کرنا چاہیں ابن ابی طالبؓ کے لئے ہے یہ لکھا کہ علیؓ اور بیت المال میں اگر کچھ ہے ہو گئے اور لوگوں کے لئے لکھا کہ

جبکہ حضرت امیر علیؑ نے جب کہ وہ غلیفہ تھے ایک قبیلہ میں درہم کو خرید لیا اور اسکی آیتوں کو ماتھے کے گوشے کے پاس لکھ دیا اور مایا کہ شکر ہے اس نے اکا کہ جس نے یہ لباس فاخرہ سنا کہا کہ جس سے معاش میں فراخی ہو سکتی ہو *

(۱۰) **عن** ابی سعید الارادی قال سألنا اب علیاؑ السوف وهو یقول من عده خمس صا ح تالہ درہم فقال یصل عندی ثمانیہ والعقد فاعھاہ ثم یسہ فادھ بعض عن اطراف اصابعہ ما ص یہ وہد طاع ہما فصل عن اطراف اصابعہ را حرجہ حمی فی الما ص ابی جیدان ی ی غل ہ کہ ہے جناب ابی ہریرہؓ میں سمجھا کہ آپؑ فرماتے تھے کہ ایک کچی یا سن میں درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ دو ایک کچی نے کہا کہ اس کو آپؑ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ جو معلوم ہو اتریں ہم پر اسکو خرید لیا جب یہ سنا تو وہ نے ہاتھ کی انگلیوں پر دھنسا تھا آپؑ اسکی بھتی کو لے آؤ والا *

(۱۱) **عن** عبد اللہ بن ابی لہذیل قال رأیت علیاؑ حرج وعلیہ قمیص غلیظ لاری اذا مدہ قمیصہ بلذ الطع واذا ادرسلہ صار الی نصف الساعد وریاض المشرق عبد البین ابی الہذیل سے منقول ہے کہ میں نے جناب کو گھر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتہ ماری پہنے ہوئے تھے کہ جب اس کی آیتیں گھنٹتے تو وہ ہاتھ کے ناخن تک پہنچ جاتی اور جبکہ اسکو چھو دیتی تو وہ کلانی کے نصف تک سسک کر گر پڑ جاتی *

(۱۲) **عن** الحسن بن ہرموز عن اسیہ قال رأی علیاؑ یخرج من مسجد الکوفہ وعلیہ قطریۃان موزا واحدۃ من ثوبہ یا اکثری واذا رآہ الی نصف ساقی وهو یطویۃ لا سواف ومعدۃ ما مرہم منقرۃ ۱۰۰۰ عن رجل وصدف الحدیث وحسن البیع والوفاء فی الکمل والنسطفی المبران (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب) حسن بن ہرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ اوپر دو قطریہ ہیں ایک سو تہ بند باندھے ہوئے ہیں اور ایک اوڑھی ہوئے ہیں انکا تہ بند نصف ساق تک پہنچا اور وہ بازاروں میں پھر رہے ہیں اور انکے پاس وہ ہونوگوں کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کھرا سوا لینے اور پیمانے کے پورا کرنے اور توازن کے برابر رکھنے کا حکم کر رہے ہیں *

(۱۳) **عن** ابی المواعیہ انکر ابی بنی علیؑ قال لانی علی ومعدۃ علامہ فاستتری می دویبن غلیظین معال علامہ فینما حنرا فیہما سنت فیہر قنبر احد ہما واحد علی الخ فلیسہ را حرجہ احمد ابوالنواء شخصو ایچھے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیؑ السلام میری پاس قبیر کو ساتھ لے گئے تشریف لائے اور مجھ سے دو موٹے کپڑے خرید گئے اور آپؑ غلام قبیر کو فرمایا ایک انیس سے جو تھے پس آئے لے گئے پس قبیر نے ایک کو ان دونوں میں سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپؑ لیکر پہن لیا *

(۱۴) **عن** ابی حیان النہدی عن اسہ قال رأیت علیاؑ علی المنبر یقول من یشتر من سیفی داکان عندی ثمن اذا راع بعثہ قل عند الراف وکانت ہما کالما جات من الشام را حرجہ ابوعمر علامہ ابن عبد البر نے کہا کہ اسنے عاب اس حیان القتی انہو الذی ناقل ہیں کہ میری جناب امیر علیؑ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے دیکھا کہ کوئی ہے جو مجھ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہو تو میں اسکو گرہ دیتا۔ عبد الرزاق مصنف ہیں تحریر فرماتے ہیں جناب امیر کا حال اسوقت تھا سبیا سوا اما شام کے تمام سامی دیہات تہ بند سے بھری ہوئی۔

(۱۴) عن عطاء قال رأيت علياً على قنبر كراهم غير غسيل (الا ستيعاب) عطاء سونقول ہر کہ جناب امیر علیہ السلام کو بیٹے دیکھا اٹھٹھوے کا بن وصال کرتا پہنہ ہوتے ہیں *

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابيہ قال رأيت علياً ردي يبيع سبغاله في السوق ويقول من بشرى مني هذا السبغ حوالذي فلق الحبة لطال ما كنت في سبغہ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان عندی قمی ازار ما بعته (الرداض) القنبر علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب امیر کو بازار میں اپنی تلواریں بیچتے دیکھا کہ وہ ہر شے کو بیچتے تھے اس کو اور کچھ بیچتے تھے اس کے ساتھ اس کے بیچنے کے لئے کہ بیچا کرتا ہے بہت سی التالیوں میں اس کو ایک تھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بیچنے کی ہر اور اگر کسی کے پاس تم جہ کی قیمت ہوتی تو میں اس کو بیچتا *

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت يوماً على ابي اسير ثم بنو علی وھو یخضع لعلہ فقلت له ما قیمت هذه الغل التي تحضف فقال هي والله احب الي مني انما لا ارا اقيم به ذلہ ارفع باطلا لا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخضع لعلہ ویوقع ثوبہ ویركب الخيل ویردف (الخلفہ) (الخلفہ) احمد بن محمد بن عباس سے مروی ہے کہ میں ایک دن جناب امیر کے پاس گیا بیچتا آپ اپنا جو تاسی ہر شے بیچنے کو چھوڑا کہ اس کی قیمت کا ہے فرمایا بخیر ایہ جو تاجھے تمہاری تمام دنیا سے یادہ محبوب ہر گز وہ امور کہ جس کی بہرہ میں حق کو قائم اور باطل کو دور کر سکوں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تاجھے بیچتے تھے کچھوں کو فروغ لگاتے تھے اور گھر سے ہر سوار ہوتے اور اپنے پیچے دوسرے کو بھی بٹھالیتے تھے *

جناب امیر علیہ السلام کاوش

عن سويد بن غفلة قال دخلت على علي بن ابي طالب في داره فخرجت به رات وهو جالس عليه فقلت يا امير المؤمنين انت ملك المسلمين والحاكم عليهم وعلى بيت المال واثباتك الوفود وليس في بيتك سواد من هذا الحصيد فقال يا سويد ان البيهكتيات في دار القلعة واما بين ايدينا دار القفافة فلنقلنا البها فنعنا ونحن منقلبون اليها عن قرب قال فابكاني والله كلامه (الخلفہ احمد) سويد بن غفلة روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن جناب امیر کی خدمت میں گیا آپ ایک پرائے پورے پر بیٹھے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مسلمانوں کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے محتا ہیں تو مومن کے پلہ کی آپ کے پاس آئے ہیں لیکن آپ کے گھر میں اس پرائے پورے کے سوا کچھ نہیں ہے فرمایا اے سويد غافل ایسے گھر سے اس نے نہیں کرتا جس سے نقل کرنا ہو ہماری آنکھوں کے سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس میں نقل کرتے ہیں اور غریب ہم بھی اس کی طرف جانیوالے ہیں سويد کہتے ہیں خدا کے کلام نے مجھے رلا دیا *

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

عن ابن عباس قال ما كان يأكل الا من ثمنه باقی من المديتہ قال وقد امیہ فاذوج قلم اكله فقلت

نہایت تاسف ہوا اور آپ کی لونڈی فہ سے کہا کہ تو اس بزرگ پر ترس نہیں کرتی اور اس کے لئے جو چھانکر
 روٹی نہیں پکاتی اور یہ نہیں سمجھتی کہ مجھ سے اس پر لگی ہوئی ہے اور اس سخت روٹی کے توڑنے میں انکو کیسی مشقت
 ہوتی ہے فہ نے جواب دیا کیا وجہ کہ اس میں انکو تڑا ہوئے اور تم گناہگار ٹھہریں کیونکہ انہوں نے مجھے عہد لیا ہو
 کہ انکی روٹی ہم بھی چھانکر نہ پکائیں یہ سنکر جناب امیر نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ایسا بن غفلہ تو اس لونڈی کو
 کیا کہہ رہے ہیں ساری تقریر بیان کی اور کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنی جان پر رحم فرمائے اور اتنی مشقت نہ اٹھائیے
 اپنے فرمایا اے سویدہ بنجہ انوس ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی اہل عیال کے بھی تین دن برابر گیہوں کی
 روٹی شکم سیر ہو کر نہیں کھائی۔ اور کبھی انکے لئے چھانکر نہ پکائیں۔ ایک دفعہ مدینہ میں میں سخت بھوکا
 تھا میزوری کر نکو نظر دیکھا ایک عورت مٹی کے دو حیلہ کو جو کر کے انکو بھگوانا چاہتی ہے میں نے اس کی ڈول
 ایک کچھ اچھڑے سطحی اور سو ڈول اٹھینے پر اس مٹی کے بھگولے سے کہ میرے ہاتھ میں چھائے پڑ گئے ہیں مگر میں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ملایا اور سارا واقعہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان
 کچھ رسول کو خوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی فی اذا صلیت الظهر عند اقد الی حال فلما کان الغد وصلیت الظهر عند
 الزمر احدہ من حاجبا بحسبى دوتہ فوجدتہ حاسا وسنداً کوزمادہ عابوا و مشدود علیہ ختم
 فقلت فی نفسی لقد امنی حی یخرج الی جواہر اولی احدی ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا فیہ سويق
 فاحرج ما نہ صحت فی الفرج وصب علیہ الماء وشرب وسقانی فلما سیر فقلت یا امیر المؤمنین اتصنع هذا
 بالعلوق وطعام العراق کثیر قال اما اللہ ما احکم علیہ بخلاف لا کفی اشاع تدبر ما بکفینہ واخاف ان یصح
 فیہ من غیرہ انما ان اذ دخل بطنی اذ طلیا فلذک اختزنت بما تری راخرجه الملائکی سیرتہ (بیر سے
 نقل ہو کر) مجھ پر پائے نہ فرمایا کل ظہر کی مانند کے بعد تو میرے پاس آجوا کھانا لکھا یا میری پیب دوسرا دن ہوا اور
 میں ظہر کی مانند پھر چکا انہ نہ نہیں حاضر ہوا کوئی حاجب انکا نہیں تھا کہ مجھ کو ان سے روکتا۔ بنی انکو شیخا ہوا
 دیا یا جسے پاس پانی کا ایک ٹوٹا دھرا ہوا تھا۔ پس ایک طرف سر نہ لائے چہرہ مہرنگی ہوئی تھی میں نے اپنے دل میں
 کہا اللہ! میں کبھی اس کا لکھنے عطا فرمائے گیے یا کہ میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مدد کو
 توڑا اور اسکو کھولا تو دیکھتا کیا ہوا کھلے اس میں شویں جناب امیر علیہ السلام نے اس میں سے ایک ٹھٹی بھر کر پیالہ میں ڈالی اور
 اس پر پانی ڈالا اور پیادہ مجھ کو ملا یا میں چہرہ کر کے پاس بیٹھ عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ عراق میں رہ کر یہ کھاتے
 ہیں حالانکہ عراق کے کھانے قسم قسم کے ہیں جناب امیر نے ارشاد کیا اور اللہ میں بخل کیوں نہ کر سپرہ نہیں رکھا تاہم اگر
 جس قدر کھانا کھائی ہوا اسکا اعلیٰ کرتا ہوں اور تمہاں کو کوئی چیز نہوا اسکو کے اس میں رکھی ہائی اور میں کڑھ جانتا ہوں
 کہ ان پائے سوا کہ چیز کے بھروسے اسلئے اختیار کرتا ہوں جیسا کہ تو نے دیکھا ہے۔

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی ابي يوم عید فقدم جراً ما ختموا ووجدتہ فخر شعوباً باسماً ورجلاً
 فقدموا کلاً فقلت یا امیر المؤمنین کیف نخففہ قال حققت من هذین الولدین ان یلینا بسعن اوریت (تاریخ)
 مع اسلئے لعلہ من ان اللہین عبد اللہ بن ابی رافع سے نقل ہو کر میں عید کو دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں

گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چڑے کا ٹھیلہ رکھ دیا ہے اسکو کھولا اور اس میں جو کی روٹیوں کے خشک ٹکڑے پائیس جناب اس میں کھانے لگے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین اپنے اسپر نہ کہیں لگائی ہے فرمایا میں ان کو روٹ ڈرتا ہوں کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کریں ۔

(۸) عن ابن حدید مال وکان با قدم بخل او علیہ فان زفی علی ذلک فمعض سات الارض فان امرت مع ذلک فیقتیل من المات الابل ولا باکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقام الحیوان (سنو ح لجم البلاغہ علامہ ابن عبد البر شرح منج البلاغہ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ سرکہ اور نمک سے کھانا کھایا کرتے تھے جب اس کو کبھی برقی فرماتے تو بعض ترکہ یا روٹکا استعمال کرتے اور اگر اس سے بھی بڑھ جاتے تو کبھی تھوڑا سا اونٹ کا دودھ پی لیتے اور گوشت نہیں کھایا کرتے تھے مگر بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانوں کے نفیر مت بناؤ ۔

(۹) عن علی بن ربیعہ الرائی مال کان لعلی امرأتان فکان اذا کال بوم ہدہ اسزلی لھا نصف درهم واد کان بوم ہدہ اشتزی لھا نصف اخرہ (الریاض الصغری) علی بن ربیعہ الرائی فرماتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں جب اس بی بی کی باری ہوتی تو اسی درہم کا گوشت خرید فرماتے اور جب دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے ۔

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی اذا ہی تمشط فی سوسبی وبینہا غداء حسن وحسین بن علی قد حلا علیہما وھو جالسہ غشطا حالت الا تظعون اما صالح بنبا قال فاخرجوا الی قصعة فہا مرقع بحجوب قال قلت لعلی ہذا و انتم امراء مقال یا ابا صالح کیف انت لو تری اصرا المؤمنین علیا وافی بانہ قد دہب حسبنا فاحسن متھا ان رجۃ فارعما من یدہ ثعرا مرہ فمضم بین الناس (الریاض النضر) (الریاض النضر) میں نقل ہے کہ ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی کی خدمت میں گیا اور وہ کنگھی کر رہی تھیں سیکر اور ان کے دربان صرف ایک پردہ تھا انہیں جناب حسن و حسینؑ کے پاس شریف لانے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابوصالح کہ تم کچھ نہیں کھاتے ابوصالح کہہ تو ہیں کہ کچھ ایک شوربے کا پیالہ جس میں ڈال پڑی ہوئی تھی میں نے کہا تم امیر ہو کر ایسا کھانا کھاتے ہو ام کلثوم فرماتے لیکن ابوصالح اگر تو امیر المؤمنین علی کو دیکھتے تو شاید تیرا کھانا کھالے ہو ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نیزنگیاں آئیں جناب حسین علیہ السلام نے انہیں ایک نارنگی اٹھالی جناب امیر نے اُنکے ہاتھ سے چھین کر لوگوں کو بانٹ دی ۔

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

(۱) عن ام سلمہ قالت حات فاطمۃ الی السنۃ صلی اللہ علیہ وسلم تشکی اثر لحدۃ منہ و تسالہ خادمہا قالت یا رسول اللہ لقد محلت یدای من الراحۃ من مزہ و نحن مرقۃ فقال لھان روزک اللہ شیعتا سمیائیک و سادک علی خیر من ذلک انی انت مفضل فی اللہ ثلاثا و ملیین و کبری اللہ ثلاثا و ثلاثین و احمدی اللہ اربعاد و ثلاثین فخر خیرک من الختام لا خیر الدالابی جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام کے علم حضور میں کھڑے ہو کر کام کاج کی تکلیف و مشکات کرنے لگیں یہ بات میں چھالے پڑ گئے ہیں کہ میں یہی ہوں کہ کبھی گوشتی ہوں چھو ایک دم عطا ہو گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تمہارے مقسم میں کیا ہے وہ تمہاری پاس پہنچتا رہے گا میں تمکو

مروین بن نہاسلہ اہل علیہ السلام سے گئے اور جناب امیر بہرہ دی کے خوف کو پر کرنے کے ایک بھور کے چچے ایک ڈول ہاتھ لگا کر کچھ کھجوریں چھ کر لیں اور اپنے تہ بند کے ٹوٹے میں دھریں پھر انھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک صاحب کو اٹھایا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو کہہ

جناب امیر علیہ السلام کا تقویٰ

(۱) پروردگار عالم نے آیہ دانی ہذا تبارک والہی حایا بعد صدق و صدق یہ اولیاء ہم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بیان فرمایا جو علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ ورفہ نے میں دلیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخراج بن عساکر بن محمد اہل دی قولہ تعالیٰ والذی جاد الصدف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق وہ قال علی بن ابی طالب یعنی ابن عساکر جو ہر روایت کرتے ہیں کہ پروردگار عالم کے ارشاد میں والذی جاد الصدف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور یہ قول ہے جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام

(۲) اخراج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علو الی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی خلادہ والی موسیٰ فی ہبیتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب یہی اپنی اسناد کو کتب اس حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو اُن کے علم کیساتھ اور حضرت نوح کو اُن کے تقویٰ کیساتھ اور حضرت ابراہیم کو اُن کے عیسیٰ کے ساتھ اور حضرت موسیٰ کو اُن کی ہبیت کیساتھ اور حضرت عیسیٰ کو اُن کی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو وہ علی بن ابی طالب کو دیکھ لے

(۳) عن الحسن بن مالک والنواری بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرجا لبدا المسلمین وامام المتقین (اخرجه الدیلمی فی زاد المعاد) اور ابو نعیم فی الایامہ السنہ بن مالک اور نواری بن سمعان ہر روایت یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونے کے وقت فرمایا یا با علی مسلمانوں کے سرور اور متقیوں کے امام

(۴) عن حابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اصفا علی فی علی ثلاثا آتہ الہیۃ اسو فی ابنہ سید المرسلین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجه الدیلمی فی زاد المعاد) اور ابو نعیم جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب محل میں مجھ کو علی کی نسبت تین باتوں کا الہام ہوا جو کہ وہ مومنین کے سرور اور متقین کا امام اور سید القہر اور انور و اولیٰ کا پیشرو ہے

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی انک سید المرسلین وبعصب التوہم وامام المتقین قائد الغر المحجلین (اخرجه الدیلمی) جناب علی سے روایت یہ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانوں کے سرور اور مومنین کے بارشہ اور متقیوں کے امام اور نورانی چہرہ والوں کے پیشرو ہو

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاعہ انکرا امیر حمزہ جبہ قال لایمت علیا انشتری تمرا بدم فجلہ فی حلقہ نقیل یا امیر المؤمنین (اخرجه الدیلمی) اور صالح بیاعہ نے امیر کو تمرا خریدنے کے لئے کہا اور امیر نے تمرا خرید لیا اور اسے حلقہ نقیل میں ڈال دیا اور اسے روایت

کتاب ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کچھ الکلیات ہم کی کچھو میں خریدیں اور کپڑے میں باندھ کر اٹھا رہے ہیں پس اسے عرض کیا گیا یا امیر المؤمنین ہم اٹھالیں فرمایا کچھ کتاب ہی اُسے اٹھائیں کا زیادہ حقدار ہی ہے۔
 (۲) عن راذ ان قال لایت علیا عشی فی ذلک سوق فبمسک التمسع میة فیناول الرجل التسع وبرشد الضال ولعین الخال علی الخول دھو یقودھہ الایۃ ذلک الدار الاخرة یجعلھا للذین لا یریدون علو فی الارض لا ینسادوا العاقبة للمنفین ثم یقول ہذا الایۃ لولت فی ذلک لقد اتھا من الناس راخوہ احمد فی المناقب راوان عمروی ہو کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کچھ الکلیات ہم کی کچھو میں خریدیں اور کپڑے میں باندھ کر اٹھا رہے ہیں پس اسے عرض کیا گیا یا امیر المؤمنین ہم اٹھالیں فرمایا کچھ کتاب ہی اُسے اٹھائیں کا زیادہ حقدار ہی ہے۔
 اور لوگوں کو دہریہ سے بچانے پر امر اور نہی کے لئے کورائے تیار ہیں اور یہ دیکھ اٹھائیں اور نہی مقرر ہو ہیں اور یہ آیت پڑھ رہی ہیں کہ یہ آخرت کا گھر ہے اُن لوگوں کے لئے یہاں بخت جو زمین میں غور و رسا نہیں کرتے اور عاقبت دُربنواں کے لئے ہے پھر جناب امیر نے فرماتے تھے کہ یہ آیت قدرت والو لوگوں کے تقیوں کے لئے ہوئی ہے۔

(۳) عن ابی الطھر السجری اند شہد علیا الی اصحاب التمر و جارتہ تنکب من اقامہ اذ قال ما شانک فقالت باعنی ہذا قمی اسہم فودہ سوا فی ذبا ان یقلدہ فقال یا صاحب التمر خذ ثمر لک واعطھا ادھما فانھا خادم وبعین لہما امر مدفع علیا فقال المسلمون تدمی من ذنوب قال لا تفلوا امیر المؤمنین فصب ثمرھا وطلد دومار قال احب ان ترعنی عنی نال ما راضانی عنک اذ اوفیت الناس حقوقہم لا حرجہ احد فی المناقب ابی مطر الصری کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کچھ بچے والوں کے زمرہ میں دیکھا اور ایک آدمی رو رہی تھی جناب امیر نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اس نے عرض کیا اس شخص نے ایک ہم کی کچھو میں مجھ کو بی بی میں سیر کرتا ہے وہ پھیر رہی ہیں یہ اپنے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اگر بھائی کچھ بچنے والے یہ خدمتگار ہی اسکا اپنا اختیار نہیں اپنی کچھو میں لے اور ہم اسکو اپنی دیر میں اس نے جناب امیر کو دھکا دیا اور کہنا نہ مانا مسلمان لوگوں نے کہا اے تو ہمارا بھائی کو تو نے کس کو دھکا دیا جو وہ بولا نہیں لوگوں نے کہا یہ امیر المؤمنین ہیں اُسے وہ کچھو میں الیں اور اس کو دھکی کر دھمکواں کہ یا اور جناب امیر سے عرض کرنے لگا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو خوش ہو جائیں۔
 آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی چیز نہیں خوش کر سکتی مگر یہ کہ لوگوں کو ان کا حق پورا دیا کرے۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تھے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہیں آتا تھا ہر وقت غم سے لب کھلے رہتے تھے اس وجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر کلمہ عینی فرماتے تھے روایت ہے قال معاویۃ لقیس بن سعد رحمہ اللہ ادا حصین کان شاکا ذاکما ہت قال قیس کان رسول اللہ صلی علیہ وسلم یخرج وینیم الی الصحابۃ معار یہ نے قیس بن سعد تعریف کی دیکھ کہا خدا اور الحسن پر رحم کر جو نہایت کشتار و متہی الو اور خوش طبع تھے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزاج کرتے تھے اور کچھ ساتھ ہنستے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم

(۱) عن مغفل بن يسار ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له طيلة علمي انما الاموال تبرز في دار الجنة
اندم اقمي ملوا اكثرهم علما اعطاهم حلما اخرجه احمد في الترمذي فغل ابن يسار في ررايت
كجانب سرور كاشتا صلح الله عليه وسلم في جناب فاطمة سے فوہ باتم راضی نہیں کرتے تھا۔ اپنی اُمت سے
اور وہ اسلام کے مقدم ترین اور از روئے علم کے عالم ترین اور از روئے علم کے انکے اعظم ترین شخص کے نکاح کیا تو
(۲) سال معاویہ خالد بن بھر فقال له علي احببت عليا فقال ما لي قلت خصال علي جليله اذا غضب وعلو صدقه
اذا قال وعلى عدله اذا حكم (الناقب لمحمد بن يوسف البجلي اللداني) امير معاوية نے خالد بن بھر سے
کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب رکھتے تھے وہ کہنے لگے انکی تین باتوں پر انکے علم پر جبکہ وہ تھا ہوتے تھے اور
انکے بیج پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تھے

(۳) ردی ان عليا عليه السلام دعا غلاما فله بجهه ندعانا نيا وناثنا فله بجهه فقام اليه فراه مضطربا
فقال الحمد لله تعالى (فعلد الغزالي في احياء العلوم) ررايت سي كجانب امير عليه السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام
کو پکارا اسے جواب دیا یا پھر کہنے دو ہارہ سہارہ پکارا اسے جواب نہ دیا اپنے افسر کو بھیجا کہ وہ سوڑا ہوا چربا پنے
فرمایا اسے لڑکے کیا تو نے میری آواز کو نہیں سنا تھا وہ غم کرنے لگا ہاں میں نے سنا تھا حضرت نے انہ کو کیا
پھر تو نے کیوں نہیں جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ میں آپ کے عقوبت سے بیخود تھا اس نے الگ کر لیا اپنے
فرمایا جا لو جہ اندھینے تجھے آنا دیکھا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافا

(۱) لما ظفر على الحرم ان يوم جعل وكان اعدى الناس لله واشد هم بقضاء قديم عنه (شرح فتح البلاغ) نقل
کہ جب جبل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان بن الحارث نے آپ کو حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت رکھتا تھا وہ
تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسے قتل سے روک دیا۔

(۲) محمد بن طلوسا فقی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخین نقل کرتے ہیں انما ملک عسکر معاویہ علی الماء واطول منیر بجم
الفوات وقاتل دوساء الشام له اقتلهم بالعطش كما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن اصحابه ان ابو غزا
لهم بشرب الماء فقالوا لا والله لا نطرق حتى نموت فاما كما مات ابن عقان فلما دای ان الله الموت لا اله الا
قد تقدم باصحابه حمل علی عسکر معاویہ حلات کثیره سے ان الهمد عن مراکهم بعد قتل ذریع وسقطت
الهمس والا لادی وملكوا علی الماء وصار اصحاب المعایب منی الفلاة لا ماء لهم فقال اصحابه امنعهم
امیر المؤمنین کما امنعواک ولا تنقم منه قطرة وانفل هم بیوت العطش وخذهم فیضا یا ابا عبد
فلا حاجة لنا الی الحرب فقال لا والله لا اکافهم بمثل فعلهم ومطالب السؤل وشرح فی البلاغ ان
یعنی جب معاویہ کی بیج پانی کی مالک ہو گئی اور اسے فزات کے سب راستوں کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ
کہنے لگے علی کی بیج کو پیاس سے مار ڈالنا چاہئے جس طرح سے کہ انہوں نے جناب عثمان کو پیاس سے مار ڈالا تھا
امیر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو چوکا کہ تم لوگوں نے بھی پانی کا گھونٹ پی لیا ہے عرض کیا واہ ایک قطرہ کا

ما تسمع يا غلام فقل له نال محلك من تراب جوفاني قال استغفرتك فلكما قلت فقال لي

کسی علت نہ پوچھنے بلکہ اس کے فرض کی نسبت سوال فرمے اگر کہا جائے کہ اس پر فرض ہے تو اس کی تاویز ہزارہ پڑھتی ہوئی
جاتے اور اگر یہ کہا جائے کہ اس پر فرض نہیں ہے تو تاویز ہزارہ ہوا فرمے کہ ایک دفعہ ایک ہزارہ پڑھ کر یہ کہتے تھے کہ یہ
خبر میری ان چھک تھی کہ دوست پر فرض تو نہیں ہے تو کوئی عرض کیا وہ دینا میری پناہ پر دشمن سے ہرگز نہیں گئے اور اپنے
صحاب کو فرمایا تم اپنی دوست پر ہزارہ پڑھو جناب یہ کہہ دے دو تو ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ یہ ہر نبی اس فرض سے
بری ہوا کھڑے صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عکس کے ہزارہ کی نافرمانی پھر امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خدا کے نبی کی خبر اسے
اور تیرے فرض بھی پھر اسے جیسے کہ تھے اپنی بیانی کا فرض پھر فرمایا ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا نفقہ حال عایا

عن ابی الصمبیاء قال آت علیہ الشیطان کلما یبذل عن الاسعار (ریاض القضاة) ابو صریا سرورایت جو
کہنے جناب امیر کو نہر کا کئے کئے اس کا رخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا ہے ۔

عن عمار الشعمی قال وفدت سورة بنت عمارہ من الاشتر الحمدانیۃ علی معاویۃ بن ابی سفیان فاستاذت
علیہ فون لہا فاعادہا ومنت قال لہا کیف انت یا ایتہ الاشتر فقاتل بحیر فقال لہا انت القاتلۃ یوم صفین
لاخیک من شکر کعل ابک یا ابن عمارہ + نور الطوان وملئک الاقران + والنص علیا والحسین وروطہ
واقصد لہند وایتہا لہوان + ان الامام ابا ابی محمد + علم الہدک ومناۃ الایمان + قالت یا ایتہ
مات المر اس وبت الدن ب فذک عنک تد کا ما قد نسی قال جہا ہا لیس مثل مقام اخیک فسی فقاتل قتلا
واللہ یا امیر لکن اسالک باللہ اعفانی عما استغفیت قال قد فعلت فقاما حاجل فالت یا امیر لک صرنا
لناس سیدنا ولاورہم بقلدا واللہ سالت عما اقترض علیک من حقہ ولا یزال تقدم علینا من ینھض بجر لہ
ویحیط بسلطانک فی حصن احصا والسبل ویدو سادریا من البقرہ ۱۲ ابن اوطا طقدم بلادی و قتل
رجالی و اخذ مالی ولولا الطاقہ لکان فینا عز سوزہ فاما عر لہ فشرکناک واما لا فخرناک فقال معاویۃ ۲ یا ایتہ
نہد فی بقومک واللہ لقد عمت ان اردک ایتہ فینقن حکمک فکنت ثم فانت سے صلے الالہ علی روح نفعہ
فعرنا صبح فزاد لمد فو تا + فقال من ذک قالت علی بن ابی طالب قال ما ہوی علیک منہ اثرا قالت بلی انیتہ
فی رجل ولاہ صدقنا فوجہ + فمالی فانتقل من اصلحہ فخر قال برانۃ وتسلطت الک حلیۃ فاحیرۃ فحیر لرجل
نیکي ثم رجع وہبہ الی السواد فقال اللہ انت تعلم الی ام امہم بظلم خستک فترک حقاک ثم اخرج من حیدلہ قطعہ من
جواب کتبہ فیہ لسم اللہ الرحمن الرحیم قد جادکم بیتیہ من بدکم فاوفاک لک لیلان ولا تخموا الناس لشیادہم ولا
تفسدوا لک ارض بعد اسلحہ ہاد لکم خیر لکم ان کنتہم یومین اذا اتاک کتابی ہذا فاحفظہ عانی ہر ہر
حتی یاتی من فیضہ منک والسلام فخرہ فقال معاویۃ لکنتوا لہا با لاصاف لہا والعدل لہا ہا انت الی جا جہ
ام لفری + لمتہ قال ما انت وغیرک قالت ہی وائتہ اذا ایتتہ واللہ ان کان عدلا شاملا ولا یسعی ما یبغ وی
تالہا ہا + علیک بن ابی البحرۃ علی السلطان رفقہ الامام ابو عمر محمد بن عبدہ + بہ الامامی فی کتابہ العبد المذنب

عالم الشیخی اہل میں کہ سودہ بنت عمار بن الاشتر الہمدانیہ ایک دفعہ بطریق سفارت معاویہ بن سفیان کے دربار میں حاضر ہوئے اور ان کا مانگنا معاویہ نے اپنی سامنے بلا لیا جب سامنے گئے معاویہ اس سے کہا ای شتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے یہی صفت کہ روز اپنی بھائی کی بیٹی سے یہ اشعار کہتے تھے کہ اے اے معاویہ تیرے بارے اور بہادر کے باہم ملنے کے روز تو بھی اپنے باپ کی مانند درمن اٹھائے اور علی اور حسین اور ان کے گروہ کی مدد کرو یہ سداؤں کے بیٹے کو غول کر کے نہ بنی علی ائمہ علیہ وسلم کا بھائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کرت گیا دم اٹھ کر تے عورت بھول گئی ہوا سکاؤ کر چھوڑ معاویہ کہنے لگا انسو میں ہے تیری بھائی کا وہ مرتبہ نہیں تھا کہ اُس کا ذکر بھول جائے سودہ نے کہا اپنے سچ کہا ہی لیکن جو کچھ کہ مجھ سے ہو چکا ہے خدا نے آپ صافات فرما دیں معاویہ نے کہا میں نے معاف کیا تو اپنی حاجت بہان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگوں کے سردار مگنے ہیں اور ان کے تمام امور آپ کے گلے پڑی ہیں۔ خدا نے جو امر کہہ کر ہوا تحقیق سو فرض کیا ہی ضرور انکی نسبت سے پوچھنے والا ہی جیسے ہم پر پناہ حاصل بھیجے ہیں جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہم پر حکومت کرنا ہے اور یہ بھولتی کی طرح یہ کا تباہی اور کاوی کی طرح سے وہ تباہ ہے۔ یہاں پر اوطا ہما شہر پر جا کر ناکو بھا گیا جس نے ہمارے دروغ کو مانگا اور اور ہمارا مال چھین لیا ہوا اگر اطاعت ہمیں مانع نہ آتی تو ہم بھی عزت رکھتے تھے اور دفع کر سکتے تھے اگر تو نے اس کو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کریں گے ورنہ ہم جان جائیں گے معاویہ کہنے لگا کیا تو مجھے اپنی قوم سے ڈرانی ہے ورنہ میں چاہوں تو مجھے اسکی پانچ بھادوں کا کہ وہ ایسا حکم تیرا رہی کری سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑھے یہ خدا کی عزت ہوا اس طرح پر کہ اُس کو قبر نے بنگلہ کر لیا ہوا کہ وہ عدل کرتا ہوا اسیں مفلح ہوا ہو۔ معاویہ کہنے لگا یہ کہن شخص ہے سودہ نے کہا علی بن ابیطالب معاویہ نے کہا میں اسکی مہر والی کا کوئی اثر تجھ پر نہیں پاتا۔ سودہ بولی اگر میں نے اسکی خدمت میں آپ سے نص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ کہوں تو مجھے زکوۃ حاصل کرنے کے لئے مجھ پر مال مقرر کیا ہوا تھا میں نے ان کو تازہ پختے جیسے پاپا نماز سوئے پھر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے بھیجے اور دیکھا مجھے کوئی ضرر نہ ہوا میں اس شخص کو پورا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ پھر آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہتے گئے اے خداوند گناہ تو جانتا ہے کہ میری اپنے عالم کو تیری مفلکت پر ظلم کر کے حکم نہیں دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ دیا تو نہیں کہا ہے پھر اپنی جیب کا فکا پکڑ کر دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک تیرا ٹکڑا تھا میری جیب میں اس کا نشان آیا ہے میں نے پہچانے اور تراڑ کر پورا کر دیا اور ان کو چھین میں منت لکھا تھا اور زمین میں اس کے سونے کے بعد خرابی ست ڈالو اگر تم مومن ہو اللہ مجھ پر افسوس نہ کرے گا۔

جب تک کہ اُس کا لینے والا تیری داس پہنچ جاو اور السلام پھر جواب دینے لگے اُسکو معزول کر دیا معاویہ اپنی کتاب کہنے لگا تم بھی اس منت کیلئے عدل اور انصاف کرنے کی نسبت لکھ بھیجو عمار کہنے لگے خاص سیکر لے یا کہ یہ میری تمام قوم کے لئے معاویہ نے کہا تم دو سر دیکر کیا سرکار ہو عمار کہنے لگے یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہو تو بہتر و سہویر میری قوم کا حال ہوگی نیز ہوگا معاویہ نے لکھا علی بن ابیطالب تم لوگوں کو بلو شاہیں کے سامنے گستاخی کرنے کی عزت دلاؤ۔

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قید یوں کے ساتھ

وكان يغري علفاً تم يحل منها في مواقيت الصلاة وكان ينفق عليهم من بيت المال يقول علينا الوفاق وعلينهم

الایمانی (نقلہ عن النبی عن ابی بکر بن محمد بن الحسن السید المہدی فی مناقب الامتصاب) جناب امیر کو پہنچا کر
کی کجیاں نہیں جیسے تاثر بوقت وہ قہر نہ کھولے جانے تھے اور جناب امیر بیت المال سے لے کر خوراک عطا فرماتے تھے۔ اور
فرمایا کرتے تھے ہمارا کام انکو قید رکھنا ہے اور ان کا کام بھاگنا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا توسع

عن عبد اللہ بن زبیر قال دخلت علی علی بن ابي طالب يوم الاضطراب استأخريته فقلت اهلوا الله
والعبر المؤمنون نوبت اليها من هذا الباطل يعني الاوقان الله قد اكثرا لخير فقال ابن زبیر سمعت رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يقول لا یحل لخصیفة من مال الله الا قصصتان قصصه ناکما عروا اهلہ و قصصه بضع ما بین امین
الناس و اخرجه احمد) عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر کی خدمت میں عید الفتنے کو دن حاضر ہوا آپ نے مجھے
پھر سنا ہی کیا یہ کہ اس امیر المؤمنین خدا کی پوری سے اگر آپ اس طرح کو بھگتے ہی بچ کر گئے تو کیا اچھا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ
نے مال متاع کو افر کیا ہے فرمایا ای ابن زبیر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لئے دو
بیانیوں کا سوال کیا ہے پہلا طاعان نہیں ایک تو خود اس کے اور اس کے گھر کے لوگوں کے لئے اور ایک اس کے مہمانوں کے لئے۔
سکن ای طرف قال ابی عاب موز و بار اور عندنا بوجہ دفعہ الدار کا نہ اعرابی بدی حق بلخ سوف
الکر ابن فقال یا شیخ احسن سجدی فی قصی شلانیۃ دھام ترا غنہ لم بشر منہ فاناہ اخو فل اسرقہ لم یقتو منہ
شیئا فانا غلام احد شافنا شتری منہ قصی صا شلانیۃ دھام تر ماہ ابو اعلام فاحبرہ فاحد الوہ در دھام
ثم جاءہ فقال هذا الدھم یا امیر المؤمنین قال ما شان هذا الدھم قال کان القیص عن دھمین قال
باعنی رضائی و اخذت رضناہ و اخرجه احمد) ابی مصرف سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ
یا تھو بھٹے اور ایک چادر اوڑھ رہے تھے اور وہ ہاتھ میں لئے جب ہانڈا میں پھیر رہے ہیں بالکل شل ایک تھو بھٹائی کسی
کے معلوم ہو تھے گا کہ بیچنے والوں کے باز میں تشرب لائی اور ایک دوکاندار سے کہا میں درم کا کرتہ بیچ رہا ہوں
اُسے جناب امیر کو پہچان لیا آپ نے کمر دوکاندار کو پاس چلے گئے جب اس نے بھی شناخت کر لیا تو آپ وہاں سے بھی چلے گئے
اور اس کوئی شے نول نہ لی پھر ایک بہت چھوٹی عمر ماے نوڈری کی دوکان پر گئے اُس سے تین درہم کا کرتہ نول
لیا بعد ازاں سکادالہ نکلا اس لئے کہ اُس سے اجڑا بیان کیا وہ ایک درہم بیکر جناب امیر کی خدمت میں
پہنچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپ نے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ تھیں درہم کا تھا آپ نے فرمایا
اس لئے کہ تھیں درہم کا حاصل کر لی ہو اور دیکھو اسکی ضمانت کی ہوا ہے آپ نے درہم اُس سے واپس لیا۔

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

عن ابن ابي عمير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان خلفه العلي بن ابي طالب على حيت المال قال قد دخل علي
بعضكم قد نزلت آية فرائي عليها أولية كان عرفها البيت المال فقال من أين لها هذه لا تظعن ابداً ولا تخنما
لای اور اربعہ فی ذلک فقال لا والله یا امیر المؤمنین دیتھا بما فعال علی لقد تزوجت بغاطة و ما لی

فما فی الاجلہ کبش نام علیہ باللیل ولعلف علیہ بالنهارنا صحتا ما فی خادام غبرھا (۵ مل میں آئیں)
ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جناب امیر علیہ السلام کے بیت المال کا قازن تھا۔ بیان کرتا ہوں
کہ ایک دن جناب امیرؓ گھر میں تشریف لیگے تھے آپ کے صاحبزادے کے کان میں موتی ڈال دیئے تھے جناب امیر
علیہ السلام نے ان موتیوں کو بیت المال میں دیکھا تھا جب جناب امیرؓ نے اپنے صاحبزادے کے کان میں موتی
دیکھے تو بایا اسے یہ کہاں سے آیا ہوگا میں نے ان کو یہ موتی دیکھے تھے کہ آپ نے فرمایا جب ہمارا نکاح جناب فاطمہ
علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا شریک بیتہ کی کھال کے سوا کچھ نہ تھارات کو ہم پہر سوئے تھے دن کو ہمارا دوست
آپ امیرؓ سے تھا ہمارا کوئی قاصد ان کو سوائے جناب امیرؓ کے سوا نہیں تھا۔

حسن بخیریؒ سے سنا اسناد علی عمر بن مسلم علی اصحابان وہم وہم ادا فی عین وعسل فارہ لست اور علوم جنت
الحی الی عمر فحلب منہ منما وعسل فارہ لست علیہا ظرف عسل وظرف من فلان ان الذی یخرج علی و احضر الخاں واسل
والسمن یقسم فذل الذی فی ففصت زقین سالہ عتہما قلیل لہ لعنت اور کلثوم فاخذت ذہبہ نبعت الی
مقومین فامروہم تقویم ما فذلوا فخرتہم ادا فی عین وعسل فارہ لست اور کلثوم فقال ابغی لی غمۃ درام ثم قسم
لعلہ السلسلین روا عن الصنفہ دکا مل بن ابیہ یحییٰ بن سلیہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہؓ کے ہاتھ میں
تین چال کے بھیا جب وہاں سے آئے تو اپنے ساتھ کھلی اور شہد کی مشکیں بھر کر لائیں جناب امیرؓ کی صاحبزادی ام کلثوم
نے عمرو بن سلمہ سے قدر کی اور شہد طلب فرمایا عمرو نے ایک دین گھی بھا اور ایک شہد کا انبی خدمت میں پیش کیا وہ بھر
ان جب جناب امیرؓ گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لئے اٹل اڑھے اور شہد پیش کیا گیا اور حضرت ذہبہؓ کی مشکیں شمار
کریں دو مشکیں تھیں ان میں پائیں عمروؓ کے لئے میں نے جو عیا عرض کیا کیا کہ جناب ام کلثوم نے گہی اور غمہ انگا تھا
میں نے ان کو بھیجا۔ جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکیں جل کر لئے وہ کس پاس بھیج دیں اور ان کے نقصان کی علاج کریں
کہم دیئے انہوں نے عرض کیا انہیں باغیچہ درم کا نقصان ہوا ہے اسے اس جناب ام کلثوم سے پاس ایک آدمی کو بھجوا کر کام دیا
کہ باغیچہ درم کا پاس بھجوا دے پھر مسلمانوں میں مال اور مشکیں تقسیم کیں۔

فیقول اللہ وصل البر ذلق عسل جارت من ایمن فقول بالحسن صیف فاستسلط الحسن درہما نانتہری حوزا
وخلق الی ادا م قطایب من الفخیرت ینتھ لذل قاصن تلک الزقاق ففتیرہ فاذن صہ اظلا فلما اندامہ انوین
فلقسم الزقاق قال نقبر قد حد فی ہذا الزمان حدنا فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین راجعہ الخیر
فقال علی یہ قلہ احضر الحسن ہم بقرۃ فاسم علیہ بعد جعفر وہ کان ذہابہ لبحق جعفر لیکن فقال ما حاک علی ما فعلت
واخذت منہ قبل القسم قال الزانیۃ حفا ماذا اعطیتہ رد تاہ قال ان کاں لہ ذہب حق ولکن لیس لک اربہ تنفع
بحقک قول الناس بحقہم نہ دفع الی قبورہما فقال انتو بہ من اجدو عسل نقدہ علیہ فی الزقاق الراوی مکی فی نظر
الک علی علی فم الزقاق و قدیر یقلب العسل فیہ وہو مکی و بقول اللہم اغفر للحسن فانتہ لا یعلم (سطلاب الشول)
میں نے شہدہ کو جناب امیر علیہ السلام کے پاس میں سے شہد کی بھری ہوئی مشکیں آئیں گاہ جناب امیرؓ نے ان کو دیکھا تو فرمایا
کہ ان کو ہمارے کو جناب حسنؓ نے ایک درم دیا اور اسی روٹیاں مل رنگا میں اور سالن کی مرزبند پیش آئی تیرے سے کہا کہ ایک

مقداد بن الاسود ان سوالہ فقال صلى الله عليه وسلم بفسل ذكوه وسوماء (اخرجہ السجین) جناب علی
علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مدی کثرت سوغاتی تھی اور عیالانہ بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
بائے میں پوچھوں میں نے اہل بیت سے کہا کہ وہ ہنسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں حضرت
نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہ پر دو حصہ کر دو حصہ کر لیا کریں ۔

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت فحی

عن علی قال قتل رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك النوق في فريش وقد عتاقا قال وعندكم ثيثا قلت
نعم بنت حمزة فقال صلى الله عليه وسلم انهما لا تخلان في انهما ابتدئا اخي من الرضا عتق (اخرجہ المسلم) جناب علی
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہر کوئی چاہے کہ قریش میں کیوں شادی
کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں کوئی ہے جسے میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر ان کے لیے نہ جوڑو نہ وہ حصہ نہ ایک تھی اور وہ رعایت کیونکہ میری بیٹی ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علي قال اهل الكوفة ستقتل منكم سبعة نفر خباكم مشاهير كمثل اصحاب الاحزاب ومنهم حمزة
بن عدي واصحابه فقتلهم معاوية في حشيق الشام كلهم من الكوفة (کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام
نے کوفہ کے لوگوں کو فرمایا اہل کوفہ غریب تم میں سے سات آدمی جو کہ نہایت برگزیدہ ہیں قتل کئے جائیں گے انکی مثل
بعینہ گرمی کے شہیدوں کی سی بہ ان میں سے تیرن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس امیر معاویہ انکو حشيق
الشام میں قتل کیا وہ سب کوفہ میں سے تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مكحول عن علي قال في قوله تعالى وتجيها اذن واعية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت
الله ان يجعل اذنا على فعل فكان يقول ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم كلاما الا
وعينته وحفظته ولم انسه (اخرجہ الدبلي) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول میں کہ
یاورئینا اسکو یاد رکھے والے کان روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعلیٰ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو خدا انیسا کرے پس خدا نے ایسا ہی کر دیا
علی فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ میں نے اسکا وہامیان نہ کیا
اور نہ اسکو یاد کر لیا اور بھولا نہیں ۔

عن ابن عباس ان ابا نزلت هذه الآية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سالت الله ان يجعلها اذنا
علي قال عافان حيث شئت اوددت ذلك (اخرجہ ابو نعیم في الحلیة وابن الحدة في المناقب) ابن عباس

روایت ہو کہ حسبِ پرآیتہ مائل ہوئی کہ وہ صحابیان، چھینکے اسکو و صحیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بنی شیعہ خدا سے دعا کی ہے کہ وہ میرے کان بن جائیں علی کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے پھر کوئی چیز نہیں بھولی *
وعن رتبة الاسلامی قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي ان الله اقرني ان احب اليه نبي وحق على الله ان نبي خال فلولت وتبعها اذن واسمه راحته المعاذي في الناقب والويعم في الحبل والتعجب في تفسيره والواحد في اسباب النزول والديلمي في فقه وس كاحيا و برده السبي سے روایت ہو کہ جبے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے تھا ہے کہ حضرت علیؑ سے ارشاد فرما ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو حکم دیا ہے کہ میں تمکو کھادوں تاکہ نو دھیان میں رکھو اور خدا بہ حق ہے کہ تجھ سے دھیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ بصرہ پر آیت مائل ہوئی کہ دھیان میں رکھنے اسکو دھیان رکھنے والے کان *
جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعيد بن المسيب ان رجلا اوفى الى عمر بن الخطاب وكان صدره الله قال اجماعه من الناس وقد سألوا كيف اصبحت فقال اصبحت احب لثقتي واكثر الحق واصدق المثل والنصارى وادمن بداره اذ واقره عالم الخلق فارسل عمر الى علي لما جاءه واخبره عقالة الرجل فقال صدق بحب الفتنة قال الله تعالى انما اموالكم واولادكم فتنة وبكروا الحق يعني الموت قال تعالى وجاءت سكربت المرف بالحق ويصدق اليهو والنصارى قال الله تعالى وقالت اليهو ليست النصارى على تسبي وقالت النصارى ليست اليهو على شيئي ويؤمن بالملك يومئذ من بالله عز وجل ويقره عالم الخلق يعني السامرة فقال عمر ابو علي بالله من محضلة ليس لها ابو الحسن وبنو الانصار سعيد بن مسيب روایت ہو کہ کوک ایک شخص کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے جس کی یہ بات صادر ہوئی تھی کہ ایک گروہ اس کو بچھا تھا تو نے کہ کس طرح سے صبح کی ہے یعنی آج تیرا کیا حال ہے اس سے جواب میں کہا کہ میں اس طرح سے صبح کی ہو کہ فتنہ کو دور کر رہا ہوں اور حق سے کہ کہتے کرتا ہوں اور یہود اور نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہوں اور جس کو نہیں دیکھا ہے پر ایمان لاتا ہوں اور جو یہ کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو بلوایا جب آپ تشریف لائے اور اس شخص سے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہو۔
 حضرت رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ ال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ میرا اور حق سے کہ کہتے رکھتا ہے یعنی موت چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ کئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہتے ہیں یہو کہ نہیں ہیں نصاریٰ کہ نہیں ہیں یہو کہ نہیں ہیں یہود کہ نہیں ہیں چیر کو نہیں دیکھا ایمان لایا ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ جل جلالہ پر ایمان لایا ہو اور جو یہ کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہو جس سے مراد قیامت ہے حضرت عمرؓ نے یہ سن کر کیا کہیں ایسی مشکل سے کہ جس کے رفع کرنے کے لئے ابوالحسن نہ ہوں خدا سے پناہ مانگتا ہوں *
جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

۱۹ عن عباد بن عبد الله قال قال علي الفاضل الله واخر رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا صديق الا كبرياؤهم
 ذلك غيري الا كاذب صليت قبل الناس سبع سنين اخرجته احمد والعمشاني والحاكم عباد بن عبد الله
 منقول هو كذا بمير علي السلام فراتے تھے میں خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور صديق اکبر
 ہوں ایک میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر کاذب میں نے سب لوگوں سے اس بات پر پیش پیدہ نماز پڑھی ہے ۔

۲۰ عن سلمان الفارسي وابي ذر الغفاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائش صديق الا كبر
 (اخره الديلمي الطبراني) سلمان فارسي اور ابو ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جناب علی سے فرمایا کہ تم صديق اکبر ہو ۔

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى الله عليها وآلات آل رسول الله صلى الله عليه وسلم من كمت وليه
 فخطي وليته ومن كذب امامه اخرجته السند على الحديث في مودة العربي جناب فاطمہ علیہا السلام روایت
 ہے کہ اگر کسی نے میرے بھائی کو کلمہ میں لایا یا اس کا علی کوئی حق اور جیسی کہ میں امام ہوں پس اس کا علی امام ہے ۔

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبد الله بن مسعود قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم صلواته فقال رسول الله
 تنفسوا لان مسعود نعت الى انفسى قلت استخلف با رسول الله قال من قلت ما ليكره فقلت ثم تنفس
 فقلت مالي اراك تنفس رسول الله قال نعت الى انفسى فقلت استخلف يا رسول الله فقال من طلب عمر بن
 الخطاب تمكث ثم تنفس فقلت مالي اراك تنفس رسول الله قال نعت الى انفسى فقلت استخلف فقال
 من قلت عليا قال ذاك والذي لا اله غيره لو بالعقوة اذ حكم الجنده رجحين اخرجته الزعيم في الحديث و
 الطبراني في المتابع الطبراني في الكبير في مسند عبد الله بن مسعود عباد بن مسعود روایت ہے کہ ایک
 روز میرے کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہرے سانس
 بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود وہ گہرا سانس تو میرے انتقال کے بعد ہے پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے
 کسی کو خلیفہ بنا جائیگا آپ نے فرمایا اس کو بنا جائیگا میں نے عرض کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ خاموش ہوئے پھر آپ نے
 ایک گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہرے سانس بھرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابن مسعود یہ تو میرے انتقال
 کے بعد ہے پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ قرار دیں آپ نے فرمایا اس کو میں نے کہا عرضی اللہ علی
 آپ خاموش ہو گئے پھر آپ بے اعت کر بعد آپ نے ایک بڑا گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا آپ کیوں گہرے سانس بھرتے ہیں
 آپ نے فرمایا یہ ہیں آپ کے انتقال کی خبر لگی ہے میں نے عرض کیا آپ کسی کو خلیفہ بنا جائیگا آپ نے فرمایا اس کو میں نے عرض کیا علی
 بن ابی طالب کو آپ نے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تم نے اس سے بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں لے کر جائے گا ۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفى عليا على الائمة واصطفى عليا خليفته

ابن علیؑ سند ملہ عصمدی کما شد عصمد موسیٰ ماحضہ ہارون وھو خلیفۃ وزیر و لو کن الذبیح
تجدد کان سیکار اخرجہ سعد علی الحمدانی فی موفۃ العربیۃ السن بن مالک سی مروی ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو تمام انبیاء سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھ کو وحی بنائے گا اور باہر پس شیخ اپنے ابن سیر کو
انخاب کیا ہے اور انکی وجہ میرے ناز کو قوی کیا ہے جس طرح سے موسیٰؑ کے ناز کو انکے بھائی ہارون سے قوی
کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا ہے

عن عبد الرزاق ماسناده عن من فہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا بعدی ہا دیا
محمد باذ اخرجہ ابن عبد البرقی الاستیعاب عید الرزاق اپنے اسناد کی بنا پر اس حدیث کو فیض غریب سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے گا کہ اگر تم علیؑ کو حاکم بناؤ تو تم اسکو عادی اور منہدی پاؤ گے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ لعلی انما رد اللہ لیدھب عنکم الجبین اہل البیت و بطہرکم تطہیرا قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہما من ذلت فی خمسۃ فی وفی علی وفاطیہ والحسن والحسین اخرجہ احمد والطبرانی والبیہقی
وہد الحدیث حسن علی ابی القزاعی او قد صحہ بعضہم (دمل الاورد) ابو سعید غریب سے روایت ہو اس آیت
کے شان نزول کے متعلق کہ انہیں چاہتا ہوں اللہ کریم کہ دور کرے تم سے بخاست کو ای گھر والو اور پاک کرو تمکو خوب
پاک کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت و پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے
یعنی ہاشمی میں اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے حق میں یہ حدیث اکثر علماء کی راہ میں ہے اور بعض نے اسکو
صحیح مانا ہے

عن عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اہل البیت قد اذهب اللہ عنا الفواحش
ما ظہر منہا وما باطن حاسب یفراتہ میں کہ جناب سرور انبیاء علیہ التیمۃ والثناء ارشاد فرماتے تھے کہ تجھ میں اہل بیت سے
پیر و محار نے ظاہری اور باطنی برائیوں کو دور کر دیا ہے من خطب الحسن ایامہ اللہ قال نحن حزب الفلاحین وعترۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقربون و اہل بیتہ الطاہرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفہما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والتمانی حق اللہ (روح الذہب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے لام خلافت میں خطبہ فرمایا
کہ ہم برنگارذکرہ ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین عترت میں اور انکے اہل بیت طیب ظہر
میں اور ایک ان دو بھائی چیر و نیس میں جہاں کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی
طہارت کے دوسرے دھرم ہیں

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علیؑ ثمانیۃ احب لی من الدنیا وما فیہا
تھا اربعۃ ذواتی وین ید اللہ عز وجل حتی یخرج من الحساب ذانا الثمانیۃ قالوا الحمد للہ الذی لا یومر

ملکہ تختہ و اما الثالثة فواقف علی عمر حوضی دسفی من عمر من اقصی فاما الرابعة فمنا تر عورتی و مسلح
الی رتی عمر رجل فاما الخامسة فلست اخشی علی ان یرجع وایتا بعد احصان ولا کافر ابدن ایمان لا یوح
احمد فی المناقب) ابو سعید حدیسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
کہ علی کو کچھ ایسے امور عطا ہوئے ہیں کہ کچھ چیزیں ایسا کیا ویاہرنا ہے بہتر ہیں اول یہ کہ وہ خدا کے ساتھ عجیب
ملکری لگاتے ہیں کیا جن تک کہ اس سے فائدہ ہو وہ میرے ہو کہ لو اہل اللہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ آدم اور اولاد آدم اس کے
نیچے بہ جتنی تیرے پر کہ وہ تیرے دوس کے نیچے نظر ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیں گا اسکو بلائیگا۔ چوتھے یہ ہے کہ وہ
میرے ساتھ کوڑھا پیسے گا۔ اور چھوڑ کر میرے خدا کی طرف پھر کر لے گا۔ اور پانچواں یہ کہ مجھے مطلق خوف نہیں ہیں
کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پھر نہ ان کی طرف رجوع کرے۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب خود کرے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منہر بہ کثرت صلوٰۃ اور رسوم اور مسہقات اور ادائیج میں تیس کا مفصل اور شرح بیان کیا جاتا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

دو سے علی اللہ کان کلما دخل وقت الصلوۃ تخیل نہ فقیل کہ فی ذلک قال جاء وقت الامانة التي عرضها
 اللہ علی السموات والارض والجبال فابین ان جہلمنا بافقدہ حملتہا مع صنعی وکادری کیف اودی بہا رقدہ شیخ
 الامام بیج الاسلام سلیمان (رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب امیر علیہ السلام سے روایت ہی جب نماز کا وقت ہوتا ہے
 کہ ایک مرد بڑھتا جا تا ایک دفعہ اسکی نہایت آپسے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اس نہایت کے اور انکیا وقت یہ ہوتا ہے
 کہ امانت کو فدا کرنے کے آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسے اٹھا لیا ہے انکار کیا اور بیٹے اپنی
 ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھا لیا ہے

عن علیؑ لما عرف احداً من هذه الامة عبد الله بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم یحیی عبد اللہ تعالیٰ قبل
ان یجیدہ احد من هذه الامة تسع سنین راخرجه النساء فی الحضائک والحفاظ التقی
جنا ب علیؑ فزاتے قہ کیں اپنے سوا اس لئے کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے مجھ سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد نہ پڑھی ہو۔ سو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا ہو۔

عن عباد بن عبد الله قال قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه واخبر رسول الله وانا صديق الاكبر لا يقول ذلك
نجد في الاكابر صلوات قبل الناس سبع سنين (ارخرج احمد والنسائي وموافق البرز بن عثمان
ابن ابي شيبة وابن ابي ساهم والحاكم والبيهقي) عباد بن عبد الله كثر من كثرنا على ابي طالب
لو تفرقت في من اكابر اولئك رسول الله صلى الله عليه وسلم يات في كل سنة في كل سنة
لم يجزئ كثره والانيه سب لو كثر سب في كل سنة في كل سنة في كل سنة

ابن الصديق بن ليرة بن فاعيل بن عابد السهام وقت بين يديه ومرت على عجلية

یعنی انہما لا ینزلان فیہا عذابا و ما قام حتی فرغ من و فہما فیہا رقیق لحم اللذی فیہ روایت ہے کہ صغیر کی
 بیانیہ الہریرین وہ بیان دونوں عذاب کے آپ کے لئے نفع بچائی گئی تھی آپ اس پر تڑپ سے لگے اور تیرا کچھ سامنے
 سے آئے تھے اور اُن کے کلاس پاس ہو کر آئے تھے اور جناب امیر علیہ السلام ان سے خوف نہیں
 فرماتے تھے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہیں ہو جاتے اور نہ اپنے فرائض سے اٹھتے جناب امیر کے کثرتِ نوافل کا یہ
 سبب تھا کہ ملازمین الہدیہ لکھتے ہیں وہاں جہنم کی آگ ابھیر دی جاتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ جناب امیر علیہ السلام کی پریشانی
 پہلے کہ طولِ بھوک و ترس و انتظار کے زمانہ کے ہو گئی تھی تا کہ بوقتِ آگیا و تقدیر استعراق ہو جائے تھا کہ مطلق مائتوب
 کا پیش نہیں رہتا تھا ہر ایک کہ کچھ اپنے جبر و غصہ سے بھی بخیر ہر جہت تھی چنانچہ مرقیٰ بامی تحفۃ الاحرار میں
 ناز کی وقت پہنچی محبت کے شوق ایک ایت بیان کرتے ہیں :-

شیر تہا ستاہ ولایت علی تیر محافل پشش جا گرفت روئے خیوات کچھ محراب کرد چاک بہ تن چوں گلشن انداختہ گھگل خوش بے صلا چلیب ساختہ گلزار مصلائے من کز الیم تیغ ندارم خیر	صیقل شرک خفی و جلی غنیہ بیجاں بگل او نہفت پشت پر دوسرا صاحب کرد غرفہ خوں غنچہ رنگارگون گفت چو فارغ ز نماز آں بدید صورت عالش چو نمودند باز مگر چہ زمین نیست خبر دار تر	روز اُحد چوں صف ہوا گرفت صد گل محنت ز گل او شگفت نخبر الماس چو سید اختر ند ۲ ہدازاں کلین احساں بول کایں ہمہ گل چسیت تیر پاؤں من گفت کہ سو گندہ بدنامے راز
---	---	---

جناب امیر علیہ السلام کی کثرتِ صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسين ومعاذ بن ابي سفيان قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس فقيلوا يا ابا الحسن
 وزيد بن علي ولدك فذمهم علي وفاطمة وفضلہ جاریہ تھا ان پر انہما ان یصوموا ثلثۃ ایام فقیفوا ما
 معہم شئی فاستقرض علی من ثمنہون الیہو ثلثۃ اصبع من ثمنہ فطحت فاطمہ صاعاً واختزن خمر
 قمر اص علی عدوہم فوضعت بین ایدیہم لیفطروا فرق علیہم السلام فقال السلام علیکم اهل بیت محمد
 مسکین من مساکین المساکین اطعموہم فطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فانزلوا ویا ابی الدرداء قوا الالعا
 و صجوا حیاً ما فاما اسوا ووضوا الطوام بین ایدیہم وقف علیہم بیتکم فانزلوا ووقف علیہم الاسبیر
 الثلثۃ یصلوا من اذنک فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فلما ابصرہم وهم برزخون کالفرخ من شدۃ الجوع قال ما اشد سوء و ما اراکم وقام فالطین
 منہم فرأی فاطمۃ فی حجرہا ما قد التصق ظہرہا بطنہا وغارت عیناها فساء ذلک فتنزل جبرائیل
 علیہ السلام وکسر فاطمۃ زانوہ شترک وقت تسبیح ربہم رمدہا بین سینہ و بچ زان و ما تذاک لک ما تری و دو
 لحقت عقب ابیہم بن العابیہ بن (مقتب) -

وقال من هيا يا محمد هياك الله في اهل بيتك مفروا يطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتايا اسيرا
(الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
چند اصحاب کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگوں نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ بخیران دونوں صاحبزادوں
کے لئے کچھ بذراعت نہ تو بہتر ہو تا پس جناب علیؑ نے اور جناب سیدہؑ نے اور رضہ انکی لونڈی نے نذرانی کہ جب
اس بیماری سے انکو صحت ہو جائیگی تو ہم تین دن کے روزے رکھیں گے خداوند تعالیٰ نے انکو شفاء عطا فرمائی انکے
پاس کھانسی کوئی چیز نہیں تھی جناب علیؑ نے اشعمون یہودی سے تین پیلے جو قرص لئے جناب سیدہؑ نے انکو
پیسا اور باخ روٹیاں انکی تعداد کو میوافق پکا پیش اور افطار کے لئے انکے آگے رکھیں تینے میں ایک آبل آکر کھلا
ہو گیا اور کہنے لگا السلام علیکم احوال بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک سکین مسلمان مسکینوں جس حاضر ہے کچھ
مجھے کھانا جو ان جنت میں خدا ملو کھلائے انہوں نے وہ روٹیاں اٹھا کر اسکو دیدیں اور شہو پانی کے گھونٹ کی کوئی
چیز نہ بھیجی اور صبح کو رو رہ رکھا جب رات ہوئی اور طعام نکال کر کھانا کھائے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا
تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہوں نے شل پہلی دو راتوں کے اسکو بھی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علیؑ
امام حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے جب حضرت نے انکو دیکھا کہ
مقل جو نہ مرض کے کامپ رہے ہیں فرمایا یہ کیا بُری حالت تمہاری یہکو دکھائی دے رہی ہے اور اٹھ کر جناب
فاطمہؑ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب میں بھیجا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور انکھیں گر رہی ہیں
پڑی ہوئی ہیں حضرت کو یہ حالت بہت بُری معلوم ہوئی اتنے میں حیر ائیل علیہ السلام نازل ہوا اور کہا
یا رسول اللہ یہ لیجئے آپکے اہل بیت کیلئے خدائے پاک تعینیت ویتابت پھر یہ آیت پڑھی وہ لوگ کہ کھلاتے ہیں
اپنی محبت مسکین اور یتیم اور اسیر کو *

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل

عن علی بقدر ائمتی مع رسول الله صلى الله عليه وآله في لاديط الحجرة على بطي من الجوع وان صدقني
اليوم الرجوع الفادى رواية ان صدقة مالي مبلغ ما تبلغ اربعين الف دينار (آخر جہ احمد) جناب امیر
فرماتے ہیں کہ اگر تو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتا کہ بیٹے پھر اپنے شکم پر بھوکھ کی وجہ سے باندھا ہوا
تھا حالانکہ سدن میری رکوتہ چالیس ہزار تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میر مال کی رکوتہ چالیس ہزار روپے تھے
میں پر پھینکی تھی *

محب طبری علیہ الرحمۃ یافض النضر فی فضائل العشرۃ میں اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں (ما بتوهم المقلو لهم
ان مال مبلغ ذکوة هذا القدر وليس كذلك فافند حتى الله عنه کا اذید الناس علی ما عدم حوائجهم
قال ابو الحسن بن خازن اللغوی سالت ابي عن هذا الحديث قال معناه ان الذي نقصته يد سائل
كان لي مال في اليوم كذا وكذا فجاءني اكثر منهم كوا من حدیث میری وہم پیدا ہو تو میری جناب امیر کے پاس
مال تھا کہ جس کی مقدار رکوتہ نکلتی تھی حالانکہ یہ بات نہیں ہو کہ تو نہ کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ زیادہ

چونکہ یہ سب اہل حقہ حال تحریر ہو چکا ہے ابو الحسن بن فارس لغوی لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچھا وہ کہنے لگے اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب امیر فرماتے ہیں کہ حجۃ میرے ہاتھ میں مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ میں رہا تو اس کی کجۃ اس قدر ہوتی ہے اس کے سوا ان اذواق سے بھی مراد ہو سکتی ہے کہ جن کو جناب امیر نے جاری کیا تھا اور قبل کے اجرا کو وہ اُن کے مالک تھے اور شاید کہ اُن کا محاصل اس مقدار پر ہو سیکو کہ کتاب نے بیان فرمایا ہے ۔

[illegible]

(۴) عن ابی ذر قال كنت انا وحجرت ابی طالب مہاجرین الملاح حسنة فاهذا حجرجاروة فیہما الرقة
الاف وراحم فاما من المدينة اهدانا الى علی بن ابی طالب، ثم نحن مسکنا فی حیث فاطمة قد خلت فاطمة یوماً
فتقول لاس علی فی حوالها ربة فقلت له ما ابا الحسن فعلها قال لا والله یا بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما خلت تینما قالت تاذن لی ان اسیر الی منیر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تاذن لی انک فحکمت بخلها
ما یترکت بیزقها وادارت البنی صلی الله علیه وسلم فی خط جبرائیل قال ان الله یفرزک السلام ویقبل لک
ان فاطمة ابنتک تشکی الیک علیاً لا یقبل منها فی علی بنیثا ودخلت فاطمة فقال لها یا ابنت جنت تشکی
علیاً فقالت ای رب الکیمة وقل لرحی الیہ مقولی وغم فی لرضا ک ملاتما فقال علی اسواناک من رسول
الله صلی الله علیه وسلم تنکو نخی الی جلی وجیدی اشهد لی یا فاطمة ان ابیاً ویتحرراً والاربعة الات درهم التي
جملت من عطائی علی مفرا لهما جبراً وادیس (واو) واد النبی صلی الله علیه وسلم فیه طحیریل فقال یا علی ان الله
لیقرک اسلامه یتقول لک ویا علی ان قد ابدت الحیة لعق الحاریة ورا عطفک ان یخرج من النار من شئت
بالاربعة الاف درهم التي تفتک بها فاد تمل الحیة من شئت برحمتی وارجح من الناس من شئت بمعرفتی
فخرج ابن السیور الادل سی فی کتابہ التسقای للوزر نقاری یعنی الیہ نقل کرتے ہیں کہیں اور حجرتن ابی طالب
حسین ملا وحتیکہ کہتے کہتے بحر رضی اللہ عنہ سے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی جو بہ ہم مدینہ میں واپس آئے
تو بہن وہ لونڈی قدرت کیلئے جناب علی کو دیدی جناب علی نے اسے جناب فاطمہ کے گھر میں رکھا ایک رجب فاطمہ نے
باجہ سے گھر میں فشریف لائیں دیکھا کہ جناب علی علیہ السلام اس لونڈی کی گواہیں سر رکھ کر بیٹھے ہیں جناب سید نے
کہنا یا ابا الحسن تم نے تو اس سو صحبت کی جو جناب علی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی و انبیاء اس کے گھر میں

کیا جناب سیدہ نے کہا آپ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دیں آپ نے انکو اذن عطا کیا حضرت سیدہؓ کے پہنکار اور بیعت اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف لائی اور کہا خدا نے آپکو سلام بھیجا کہ آپ کی بیٹی علیؓ کی شکایت لیکر آپ کے پاس آئی ہیں آپ انکا کہنا نہ مانیں اتنے میں جناب سیدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئیں آپ نے فرمایا اب بیٹی تم علیؓ کی شکایت کرنے آئی ہو۔ جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا برب کعبہ بیشک میں شکایت لیکر آئی ہوں آپ کے فرمایا تم واپس چلی جاؤ اور علیؓ سے تین دفعہ جاگو کہ میری علیؓ پر غم آپکو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے۔ جب جناب علیؓ نے جناب سیدہ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری بیٹی رسوائی ہوئی ہے آپ نے میرے محبوب اور میرے قلیل کے پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ کو اہم نہیں تھے اس نوٹھی کو انا ذکر کیا ہے اور چار ہزار دھرم جو مجھے عطا ہوئے تھے فقرہ جہا جہا میں تقسیم کرنے کے لئے لیجا تا ہوں چہر آپ اپنی چادر کو اوڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائے اتنے میں جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ پورے کار عالم نے آپکو سلام کہا ہے اور یہ کہ آپ علیؓ کو کہیں کہ میں نے تجھے نوٹھی کے ہنر کرنے کے بدلے جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار دھرم کے عوض کہ تھے خیرات کہتے ہیں تجھے ادا کیا گیا ہے کہ جس کو تو چاہے وہ غنہ سے بجات ہے اور میری رحمت کے ساتھ جو سب کو کہ تو چاہے جنت میں داخل کر دو میری مغفرت کیجئے جس کو کہ تو چاہے وہ غنہ کی آگ سے بجات دے ۛ

(۴) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ائی بحدادۃ لہ بسال عن ثقی من علی الرجل و یسال عن حدیث فان قبل علی بن کف حدیث الصلوۃ وان قبل العیون علی بن صلی علی بن ابی عبادۃ فلما قام لیکبر سئل هل علی و صاحبکم دین قالوا انما داران وقعد صلی اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقالوا ہا علی و ہر ہرئی منہما مقدم صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اجزات اللہ خیر انک اللہ رھانک کما فکنت رھان ابی ائی لا یرحمہ اللہ و لعلی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تھے اعمال کی نسبت کبھی سوال فرماتے۔ بلکہ اُسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپؐ کو نماز پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ سپر قرض نہیں ہے تو آپؐ خود اسکی نماز پڑھتے۔ ایک دفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیکے جب آپؐ تکبیر کے ارادے سے اُٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر قرض میں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازے کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علیؓ علیہ السلام نے کہا ان دعوتوں دینا مدد کا اور اگر تیرے ذمہ ہے اور یہ اُن سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکاس کی ناجائز نہ پڑھی اور جناب علیؓ نے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھڑائے جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کو قرض سے چھڑایا ہے ۛ

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع اوفد راہ لایک غیر ہا مقصدی بدہم بلانہ رحم غار اوبد ہر ہر ہر

ویدہ با ہم علامہ باد ان شاء تعالیٰ اللہ بنفقون ابو الہم باہل و التمار سوا و علامہ فلم یجرہم عنہم
و لا خوف علیہم و لا ہم یخزفون دھل الواحدی فی نصیبہ و ان عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ
کے پاس بارہ ہفتے کے سوائے کسی پاس کے کچھ نہیں تھا۔ آپؑ اپنے ہات کو اور ایک دن کو اور ایک پوسیدہ
اور ایک ٹاپا بر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں ات
میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر ہر ایک کے لئے خدا کے پاس جو ہے۔ اور میں نون ہنرا و زودہ اندر زمین و نون ہنرا

عجین ابی در العطلی قال صلیب سبع سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ما عن الایام الفطری قتل ساحل فی البحر
فلو علمہ احد سبایع السائل یدہ الی السماء فقال اللہ ما شہدہ انی سالت و مسجد بذیک فلم یجوابی بعد
نبیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام و ایہ شخصہ اللہ و اعطاه اللہ ما وعدہ منہ لذلک قال اغا و لک اللہ و سلمہ
والدین استنوا یجیون اصدانہ و یدت الزکوٰۃ و ہم یخون نقیہ التعلیق تفسیر و انور و نہا رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک دن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز چھ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد میں سوال
کیا کسی نے اس کو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ اے پروردگار گواہ رہیو میں نے تیرے نبی کی مسجد میں
سوال کیا ہے اور کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ حساب علی علیہ السلام تو نہیں تھے اپنے واسطے کہ تو کی چھٹی گئی ہو اس اشارہ
پر اور انگوشی اس کو عطا فرمائی پس خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی محمد اسیر اور اس کے رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے
ہیں اور تمہارا کرتے ہیں اور رکاوٹ دیتے ہیں درآغایک وہ چھٹکے ہوئے ہیں۔

عجین اصغر بن مالک ان سائل ان فی المسجد و هو یقول من یقر من المالی الوقوفی کعب منہل من خلدہ لاسائلی
احد الخاتمہ یدری قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تروہ من حق قال بالی الخاتمہ یا رسول اللہ ما وجبت
الجنۃ و اللہ و اخلاص من یدہ حتی خلص من کل دین و خطیئہ الخیر لانی فی تأیید من دین انہم من انہ بن کائنات
سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد میں اس سوال کیا کہ کون پر جو حق اکی راہ میں پروردگار کی جابا بلدیہ میں تمہاری پوزہ ہو
پچھنے کی طرف سائل کو اشارہ فرماتے تھے کہ اللہ کوئی سبک نہ ہو کہ تیرے آمار سے جب اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انہ غروب ہو گئی ہے عریضی اندیشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیاباں آپ پر رہا ہے ان سبب ہو گئی آپ کو فرمایا
جنت و اب ہو گئی ہے سال نے اس نے کھنڈ سے الگو تھی نہیں امانی سبکہ ان کو ہر ایک گواہ اور خدا مارا و لاسہ
جناب امیر علیہ السلام کی محاورت کو حضرت کے نصف منہ دشمن بھی تسلیم کرتے تھے۔ حال عاریت میں ابی سفیان
الحق بن ابی حرقس لما قال للجنۃ من عند انجل الناس فقال و یحاک کعبہ انقول اللہ من اجل الناس فلدی
لو ملہ بیتان من بیتان من لندہ بدوہ قبل تبتہ و ما لیا استول ابی جکبہ حق بن ابی حرقس نے دعا میں
ابو سفیان سے کہا کہ میں تیرے حلال سے تیرے پاس آیا ہوں معاویہ نے کہا ان سے بھی ہو تجھ پر تو ان کو تیرے نہیں کہتا
چکا کہ ان کو ایک تیرے گھر کا اور ایک انجیر کے گھر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ انجیر کا گھر تمام ہر سونے کا گھر
تمام ہو جائیگا۔

قال اشعری قد ذکر علیہ السلام کان یسأل عن علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب و علی بن ابی طالب
سبحی بن فضل قریب ابی ہریرہ المدینہ تہمتی جنت ید اہ و تہمدی بالاجرة و یسأل علی بن ابی طالب (مطلقا الی قول)

میں بھی کھاتا پیتا ہوں جس طرح کہ تم کھاتے پیتے ہو اگر میں نہ روئے تو انشاء اللہ وہ بھی قیاب
عطا کرے گا اور اگر میں گناہ کروں گا تو توبہ ہوں کہ وہ مجھے عذاب کو دے تم اللہ رو اور اس سے باز رہو۔ انہوں نے انکار کیا
جناب امیر علیہ السلام نے انکو اپنی بات میں مٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر اُسے قہر نے اگر عرض کیا کہ وہ لوگ آج پھر آئیں۔ اور
وہی بات کہتی ہیں اپنے فرمایا انکو میرے پاس نہ آؤ۔ انہوں نے پھر وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی اور اپنے بھی اُن سے وہی
بات کہی جو پہلے کہی تھی اگر اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گناہ اور فتنہ الکیہ رہا انہوں نے پھر یہی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ
جناب امیر کے سامنے گئے اپنے فرمایا کہ اگر تم نے پھر وہی بات کہی تو میں تمکو نہایت بُری حالت سے قتل کروں گا
انہوں نے پھر انکار کیا اور اپنی بات پر نہایت ہرجا اُٹھانے لگے میرے اور انھوں کے درمیان گڑبگڑ ہو کر اس میں آگ جلانی
اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ میں تمکو اس گڑھے میں ڈال دوں گا۔ وہ لوگ اس سب پر ہنس پٹے انکو میں ڈلوایا۔ علامہ فرماتی
مجلس میں تھے ہیں کہ وہ ازندہ کی وجہ خاص الہی سزا پانیکے لئے اور طرح کے مجرموں پر یہ سزا مستحق سمجھے گئے تھے۔ اور
انکو آگ میں ڈالنا باوجودیکہ احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مروی ہے محمول اس امر پر تھا کہ شاید
وہ اپنے ازندہ سے پانیکے یا ان میں سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کریں۔

قیل انھیں رسولی علی لما قال لا انتہی اللہ فی حقہ بالذات فقال وہو یجوز فی ولولہ لیکن اللہ اللہ یعذب یا لئلا (تو)
العلی القادی فی شرح شفاء قاضی عیاض، روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نے پھر جناب امیر سے کہا
آپ خدا میں حضرت امیر نے اُسکو آگ میں ڈال دیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ فرمانہ ہوتا تو آگ کا عذاب نہ ہوتا

نصرت دین یعنی امیر علیہ السلام کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مداخلت جس جہاد کا ہے اور خدا کے نزدیک جہاد کا مرتبہ کثرت ثواب کی
وجہ سے نہایت بلند ہے لایستوی القاعدون من المؤمنین یتراوی الصفر والنجاہلین فی سبیل اللہ بل لعلہم
والنفس من فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین۔

(جہاد کی دو قسمیں ہیں جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو)

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسے شائع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے یشتمل علی نفس سے مخالفت کرنا کام ہے
اور زہد اور تقویٰ اُسکے آلات ہیں جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقویٰ اور نفس کشی کا حال باب زہد میں بطریق
تفصیل بیان ہو چکا ہے اور ہم ثابت کر چکے ہیں کہ آپ انجواسے مصنفون صدق مشحون ان اکرمہم عند اللہ لایتم
سر آمد انھیں تھے جبکہ تقویٰ کی نسبت قرآن شریف یا و از بلند شہادت ادا کرتا ہے کہ قال اللہ تبارک و تعالیٰ
الذین جاء بالصدق و صدقہ اولئکہ ہم المتقون یعنی وہ جو سچائی کے ساتھ آئے ہیں اور جو سچائی کی تصدیق
کرتا ہے وہی متقی ہیں۔ اخرجہ ابن عساکر عن جہاد فی قولہ تعالیٰ والذین جاء بالصدق و رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صدق علیہ بن ابی طالب یعنی ان عساکر جہاد سے روایت کرتے ہیں کہ الذی جاء بالصدق و صدقہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق یہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا جماع العتد

یہ جماع دو قسم پر ہے۔ جماع بال دعوت اور جماع بال سیف۔

جناب امیر علیہ السلام کا جماع بال دعوت

جماع بال دعوت وہ ہے کہ وہ سفا و بیعت اور ترویج تہذیب اور دلائل قائم کر کے مخالفوں کے تمام شہزادوں کے جائیں اور ان کے دلوں کو اسلام کی طرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جماع و منشاء بعثت کے مطابق ہونے کی وجہ نہایت افضل اور اعلیٰ ہے حضرت امیر کے وعظ سے تمام مین مشرف باسلام ہوا ہے۔

عن البراء بن عازب قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالدا بن الولید الی الیمن بدعوہم الی الاسلام فکنت یمن سارہ وہ فاقام علیہ سنۃ اقصیٰ کعبیونہ الی شقی بیعت البنی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱ علی بن ابی طالب علی اصل الی وائل الیمن بلغ الخیر فجعولہ مصلیٰ سافلہ و غنا صنفنا صفا و احد تقدیم میں ابیدنا محمد اللہ و اشقی علیہ نعمہ و علیہم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت ہمدان کلہا فی یوم واحد و کتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فن کتابہ خر ساجدا (اخر جہ ابو عمر) والحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب (یرا عن عاصم بن روائت ہو کہ اب و فتح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدا بن ولید کو یمن میں بھیجا تاکہ وہ ان کے باشندوں کو اسلام کی طرف دعوت کریں بھی انہیں کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگوں کو کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا۔ جب آپ مدینہ پر پہنچے سب لوگ انکی خدمت میں مجتمع ہو گئے جناب علی نے ہاتھ ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثناء کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہم ان کے تمام لوگ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گھس کر بھی گئی آپ سچے شکر بجالا کر۔

جناب امیر علیہ السلام کا جماع السیف

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت سے جو بقدردین اسلام کو نفع پہنچا ہے وہ کتنی نہیں پہنچا۔ اربعین امام خرم الدین علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وفد کان فی الصحیۃ جامعہ کا بی حد حاتمہ و خالدا بن ولید و کانت شجاعتہ کثر انقما من شجاعتہ لکل الاقری ان البقی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الاحزاب نصر اللہ علی جبر من عبادة الثقلیین یعنی صحابہ میں فضل ابو دجانہ اور خالدا بن ولید رحمہما اللہ انہم کے ایک ایسی جماعت تھی جو شجاعت میں شہرہ تھی لیکن سب کا شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت زیادہ تر نفع رساں تھی تم میں دیکھتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت

سیدنا علیہ السلام نے فرمایا کہ علیؑ کی ایک ضرب بن والی کی عبادت سے افضل ہے۔
 پروردگار نے اپنی کلام پاک میں حضرت امیرؑ کے جہاد کو دو قسم صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے: اجماعہ سقیاتہ
 الحجج و عمارۃ المسجد الحرام کمین امن بالله والبعیم الآخر و جہاد سبیل اللہ لایستون عند اللہ یعنی کیا
 کروا سکتے ہو تم جہاد کی پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اس کی
 راہ میں جہاد کیا۔ نہیں ہیں وہ لوگ براہ راست کے نزدیک اخرج الیہم و ابوالنہیم و عبد الرزاق و ابن
 ابی شیبہ و ابن جریر و ابن منی و الشیبہ فی تفسیرہ و ابوالحسن فی کتابہ السعی باسباب النہول و القرطبی
 و ابن اثیر فی جامع الاصول۔ والنسائی فی سننہ و السیوطی فی الدہل و القسوس و الحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ
 قالوا ان علیا و العباس و طلحہ بن ابی شیبہ انفقوا و اقتل طلحہ انا صاحب البیت مفتاحہ سید علی و ولہ
 تثبت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب الشقیاتہ و لقاہم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت سنۃ
 اشہر قبل الناس و انا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجماعہ سقیاتہ الحجج اخرج الیہم و ابوالنہیم و ابن
 عبد الرزاق و غیرہ لکھتے ہیں کہ علیؑ اور عباسؑ اور طلحہ بن ابی شیبہؑ ہم فرماتے کہ جس نے طلحہؑ سے کہا میں خانہ کعبہ کا متولی ہوں
 اور اس کی کنی میرے ہاتھ میں ہے میں چاہوں تو اسی میں رہوں عباسؑ کہنے لگے کہ میں رضرم کا مالک ہوں اور اس کا
 نگہبان ہوں علیؑ نے کہا میں نہیں جانتا میں نے کچھ مینے پیشتر سب لوگوں کا زبانی اور خدا کی راہ میں جہاد کیا اب اس میں
 پس پروردگار نے پادشہ نازل فرمایا کہ کیا اگر وہی ہو تم جہاد کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر ہو سکتا ہو
 کہ حضرت امیرؑ خود تبوک کی کل مشایم میں حضرت علیؑ علیہ السلام کے علمدار ہو میں چنانچہ علامہ ابن عبد البرؒ نے جواب
 میں لکھتے ہیں۔ **عن** ابن عباس قال اہل البیت لایست لحد غیرہ ہوا و ل علیؑ و ابی جعفر علیؑ مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وہ الذی کان لوائہ معرفہ کل زحف و ہول الذی صبر و محبہم فرماتے ہیں وہ الذی نفسہ
 و اذہ فی القبرا بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علیؑ کی چار خصلتیں ایسی ہیں کہ ان کے سوا کسی کو سب کو نہیں۔ وہ
 سب عربی اور عجمی لوگوں ایسے پہلے شخص میں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خانہ پر بھی ہوا وہ وہ شخص
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک لشکر میں علمدار تھے۔ اور وہ وہ شخص ہیں کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس سے سب لوگ بھاگ گئے تو وہ آپ کے ساتھ صبر کرتے رہے اور وہ وہ شخص ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 غسایہ اور انگوٹھیں اتارے اور اس بات پر بھی سب مخدین کا اتفاق کر لیا کہ تبوک کے سوا حضرت امیرؑ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تمام مشاہد میں حاضر رہے ہیں چنانچہ دو ستر مقام پر علامہ مذکور لکھتے ہیں و اجماع علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و ہاجرو و شہد بدرا و الحدیبیہ و سائر المشاہد و ابی بکر و اہل بیت و خندق و فک السراج فی تار و یخند
 اللہ لم یختلف عن مشہد شہدہ الا تبوک فانہ خلفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینۃ علی عیالہ یعنی حضورؐ
 نے اس بات پر اجماع کیا کہ جو جناب علیؑ علیہ السلام ایسے شخص ہیں جنہوں نے دونوں اہل بیت کی طرف خانہ پر بھی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تمام ہجرت کی ہوا و ہجرت اور حدیبیہ اور تمام غزوات میں حاضر رہے ہیں اور ہجرت اور مدینہ میں اپنے گھر والوں
 کے ہیں۔ سراج اجماعی تا کہ میں لکھتا ہوں کہ آپؐ کسی مشہد کو غیر علامہ نہیں کہیں تبوک میں کہہ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اپنے عیال کی حفاظت کیے دینے میں بھی چھوڑ گئے تھے۔

[illegible]

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جئے شہر مدنی، و اُحد و احزاب و غیرہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہیات بامریکات میں پیشین و انجیل جیابہ ہادیہ السلام
کی شجاعت ذاتی اور فن پہلو اتنی کا ظاہر ہوا ہے جیسا کہ سام و فریمان کی سہولت و سہولت کی حیثیت سے ہوا ہے۔
رکھتی ہوئے عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حال پر دل کے بعد جیابہ ہادیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہیں۔ صفین - تہران -
ان تینوں میں کچھ ذاتی جو بہر حال ان کے ساتھ ایک جان سپہ سالاری اور ادب حربہ و فدا و عزم و شجاعت کا مظاہر ہوا ہے جسے علی و ابی طالب
پیشین و انجیل جیابہ ہادیہ وسلم کی صفت کے ساتھ مقابل کی تعداد کو پیشین و انجیل جیابہ ہادیہ وسلم کی صفت کے ساتھ

چنانچہ اقبال کی سیتہ علامہ یوسف بخاری کی کفایت طالب میں لکھتے ہیں : ذکر قتلہ الاحمد ارواح اب
التواضع من عند من قتل من اصحاب الرجل سنته عتزلقا وسعامة وتسعون رجلا وكان جللتهم ثلاثين الفا
قال القائل على اكثر من نصفهم وان عدده من قتل من اصحاب على الف رجل وسعون رجلا وكان عددهم
عشرين الفا يعني اعلان انبا واصحابان بائرا ذکر کرنے ہیں کہ اصحاب علی تیس ہزار تھے نہیں سولہ ہزار سات سو نو
مارے گئے ہیں ان کے مقتولوں کی تعداد نصف سے زیادہ تھی۔ چنانچہ میر کی طرف سے ہیں ہزار تھے انہیں سو صرف اکہتر
مقتول ہوئے۔

اور جہاں وہیں کی تین ہزار ہندوؤں کو لکھتے ہیں خالی ان ختمہ و فی اوائل سنہ سبع و ثلاثین ساد معاویہ
من الشام وکان مدوی شمس علی بن عمرو ہالتقیہ الصبیح علی ساطی اھزان بقتل من اصحاب علی خمسہ
وعشر من الفاضلہم عابد بن یاسر کان عدو عسکرہ تسعین الفا و قتل من صحابہ معاویہ خمسہ و اربعون
الفاد کان عدوہم اھل و عشر الفابیعی ابن یثیمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کے سنی تھے وہ بن ابی ہریرہ و یثیمہ
چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے بھی تھے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے پہنچے
کے وقت اپرہو نوں کا مقابلہ ہوا۔ جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب میں سی چھپن ہزار شہید ہوئے ان میں سے عابد بن یاسر بھی تھے
اور ان کے لشکر کی کل تعداد نو ہزار تھی اور امیر معاویہ کی فوج میں سے پینتالیس ہزار لکے گئے اور ان کے لشکر کی تعداد
ایک لاکھ تین ہزار تھی

وارجو انكم ترون ان كثر من غيرة اربعة الان فرجوا الى علي فقال عليه السلام كفوا عنهم حتى
يبعدوكم فنادوا بالراح والحنة وحملوا الى الناس فانفرت جل على علي فرقبين حتى صادوا في وسطهم
عطفوا عليهم من المجدسة والميسرة واستغفرت الرماة وجرحهم بالنبيل وعطفت عليهم الرجال بالسيوف
والراح فما كان ماسح من ان صلوهم وكانوا اربعة الان ولم يفعل منهم الا سبعة النفس لا غير

کی اور جہل بولامیں تمہیں ایک ایسی راوی بتانا ہوں کہ اس کے سوا اور کوئی اسے نہیں سمجھتا۔ تم قبائل قریش کے سربراہین میں سے ایک ایک کو جان بوجھ کر لو اور ان کو ملواریں۔ یہ وہ وقت ہو کر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگے گی کہ ایک آدمی کی ضرب بھی مائے حجب اس طرح سے تینے انکو قتل کر لیا تو انکا خون تمام قبائل قریش میں منفر ہو جائیگا۔ نئی باتم اپنے میں تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ کیا کویت کے لینے پر راضی ہو جائینگے۔ تینے دیت و دینا اور جھوٹ جادو اور سبب نجدی نہ کہ یہ سبب ہمت جیکسرو اور اس مشورت میں اسنے سچ کہا ہے اور سبب میں سے بیکہ جی آفالا جی علی راسے سے تینے نہ ہٹنا۔ پس اور جہل کی راوی ہاتھ لگائی کر کے سب وادیں ہی اچھوٹ کر رہے۔

پھر جب جبل بن ابی مرہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور یہ بیان کی اور کہا آج شب کو آپ اپنے بستر پر نہ سہیں خدا تعالیٰ نے آپ کو یہاں سے بچت کرنا حکم بھیجا ہے۔ جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم انکے مکتے آگاہ ہوئے تو اپنے حضرت علی کو اپنے بستر پر سویا کا حکم دیا اور مرایا بھاری راوی حضرت علی اور زید کو ملو ہرگز کوئی امر کر دہ نہیں یہ بچکا۔ پھر آپ انکو وصیت کی کہ یہ لوگوں کی امانتیں جو ہمارے پاس ہیں ان لوگوں کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہ آپ گھر سے باہر نہ آئیں اور مٹی کی ایک ٹھٹی بھر کے کفار کے سر پر والی اللہ تعالیٰ نے تمام کفار کی آنکھیں بند کر دیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضرت کے بستر مبارک پر سو رہے تمام مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کیلئے جمع تھے اور تمام رات حضرت علی پتھر پھینکتے تھے کہ آپ مضطرب تھے اور نہ اندوہین۔ پھر کفار نے تمام گھر کا محاصرہ کر لیا اور ملو ادیں کھینچ کر گھر میں ٹھس پڑی اور انکو کہنے لگے آگاہی علی بن ابی طالب کے دوست کہاں ہیں آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا گھر سے مکمل گئے اور آپ تنہا رہیں یہی خدا تعالیٰ نے حضرت علی کو کفار کے قتل سے بچالیا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دن اور رات گذریں یہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانتیں اور اکیں سو وقت مکہ میں کے سوا کوئی مسلمان باقی نہیں تھا پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے ہوئے کثوم بن ہرم کے ساتھ گری پڑے۔

تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت شجاعت اور استواری اور ثبات نفس اور شہادت کے ساتھ مخصوص کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہ میں مضطرب ہو جاتے اگرچہ خیر صاف صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنے کی وجہ سے آپ بستر تنوی پر سو رہے میں شرم سے ہنسنے سے بے خطر تھے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے کے عموماً خوف کے جبکہ فراتوالے امور انکی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں تو وہ انکو دیکھ کر مضطرب ہو جاتے ہیں۔

پھر جب ابی موسیٰ علیہ السلام کو باوجود حال خود مدہ ہونے کے و نیز خدا کے حکم کے کہ با موسیٰ تو مت خوف کر۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ اپنے عصا کو چھین کر اور جناب موسیٰ نے اپنا عصا چھین لیا اور وہ سامنے بٹکیا۔ حضرت موسیٰ نے خود دیکھ کر خوف نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ مت ڈراسکو پکڑے۔ ہم ابھی اسکی پہلی حالت دیکھ کر اسکو لٹا دیتے ہیں۔ چونکہ جب با موسیٰ اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہیں کر سکتے تھے اپنے اپنی را کے کونے کو پلٹ کر اٹھ کر پلٹ کر اسکو پکڑا جائے۔ پروردگار نے فرمایا یا موسیٰ تمہیں کیا ہو گیا ہے اگر تم تمہاری اینا کے لئے انکو حکم دیں گے کیا تمہارا کپڑا انکو اسکی اینا سے بچا سکتا ہے۔ جب با موسیٰ نے عرض کیا میں بچا سکتا۔ مگر میں نہیں جانتا ہوں اور خوف سے پیدا ہوا ہوں پس نفوس بشری طبیعت تو یہ ہے کہ اسی طرح سے جناب موسیٰ کی

والد ماجد کا حال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ تم اپنے لئے کسے کو دیا میں پھنک دو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے۔ جب انہوں نے جناب موسیٰ کو دیا میں الیہ تھانے نفس نشہری اُنکے دل میں نظر آتا پیدا ہو گیا تو یہ خیال کیا ہوا تھا کہ یہ کونسی طبیعت ہو گئی ہو جائے گا کہ انہوں نے ان کو بچا لیا اور باوجود ولی نہ ہونے کے دل سکین اگر جناب علی کو اپنی ہونے پر درد گارنے والی قوت تامل جس کا نام شجاعت ہے عطا نہ فرمائی ہوتی تو وہ بھی باوجود اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تھا کہ تم کو کونسی اہر کر وہ نہیں پہنچے گا۔ البتہ خود ناک مقام میں یہ تھانے نفس نشہری مضطرب ہو جاتے۔ کیونکہ اکیلے آدمی کا دشمنوں کی جماعت میں سونا ہوا کسی گرفتاری اور اس کے قتل کے اور پتہ نہیں اور اس کے دین کے معاند اور اس کی دشمنی کو ظاہر کر دیا ہے ہوں یہ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف آبلے کے بعد تین دن اور دو تین انہیں دشمنوں کے درمیان ٹھہرا رہے اور پھر شہر سے نکل کر انکی زمینوں اور چٹانوں میں باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے میر کرنا رہے یہ تمام امور ایسی واضح دلائل ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو شجاعت سے مخصوص کیا تھا۔

ولیلۃ البیت كانت ليلة الخميس اول ليلة من شهر ربيع الاول سنة ثلث وعشرين من الهجرة وعمر علي خمسة وعشرين سنة (سيرة النبوة) ایام البیت یعنی جس رات میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستر مبارک پر جناب مرتضیٰ شکوہ اور آنحضرت اکبر نے ہجرت فرمائی تھیں رات اور ربيع الاول کی پہلی تاریخ تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا یہ حال ہے کہ جناب علی کی عمر اس وقت پچیس برس کے قریب تھی۔

غزوہ بدر الکبریٰ میں جناب امیر کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السؤل میں اور علامہ ابن جوزی کفایت الطالب میں لکھتے ہیں کہ ایک ان مواقع میں کہ مکہ کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت میں ہجرت کے اٹھارہویں بھینے سترھویں رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی۔ اس وقت جناب علی کی عمر تیس برس کی تھی اس روز جناب علی علیہ السلام اپنے جھوٹے دل سے اور اپنی طبیعت قوی سے اس دیکھائی بخدا میں غوطے لگاتے تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنوں کی گردنوں کو کاٹتے تھے اور ہر لڑنے سے سر کے ٹکڑے جو پڑتے تھے جو کچھ کہہ کر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں لکھا ہے۔ اور حیکم اور حمید اللک بشارت نامے اپنی کتاب سیرۃ النبوة میں نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن میں سے کہ جن کو جناب علی نے مستقل بذات و امیدا کسی کی شرکت کی قتل کیا ہے اکیس نفر ہیں ان میں سے نو آدمیوں پر تمام داخل انجا متفق ہیں کہ ان کو جناب علی نے تنہا قتل کیا اور ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں اور ان میں سے جو چار نفر ایسے ہیں جن کو اپنے دوسروں کی شرکت کی قتل کیا ہے اور ان میں سے آٹھ آدمی ایسے ہیں جنکی نسبت اختلاف ہے کہ آیا ان کو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے۔ پس یہ اشخاص کہ جن کو جناب علی نے مستقل بذات و امیدا مشارکت غیر قتل کیا ہے اور جن میں کہ علیا نے سیر کو بھی اختلاف نہیں وہ یہ ہیں:- وہید بن عقبہ بن ربیعہ معاد یہ بن ابی تمیان کا ماموں جن کو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزت میں قتل کیا یہ ملا شجاع اور عدی تھا۔ اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عاص بن عبد اللہ اور فضل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے

شیاطین میں مشہور تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اور سکو
ہر ایک اہم میں مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
دیکھا کہ چچا خدا سے دعا کی کہ اسے خسر سے کفایت کرے جناب علیؑ نے اسکو قتل کر دیا۔ اور متوجہ بن کر
ابو نفیس بن العفاکہ اور عبد اللہ بن المسد بن ابی رفاعہ اور عاص بن النبیہ بن الحنفیہ اور حباب بن اوس
اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیر نے غیر کی شرکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہیں۔ خطبہ بن ابی سفیان بن حرب و بہ
کا بھائی اور عبد بن الحارث اور جیہ و قریش بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھ نفر بھی نسبت ناقصین
اختیار کا اختلاف ہو کہ ابانکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی کو مرنے وہ یہ ہیں طعیم بن عدی بن نوفل یہ تمام
لکراہوں کا مقرر تھا اور عبید بن عثمان اور عمر بن نفیس اور حرملہ بن عامر و نفیس ابن الولید ابن النضر و ابوالانصاف
بن القیس اور اوس الحجی اور عتبہ بن العیط بن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار تھے جنکو جناب امیر
نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام مل مغازی اپنی کتابوں میں نقل ہیں کہ یہ سب کھانہ
مالے گئے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کے روز
صبح کو لوگ آئے قریش صف باندھ کر کھڑے ہوئے ان سے آگے عتبہ بن ربیعہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اسکا
بیٹا ولید کھڑے ہوئے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہم قریش کے بھائیوں میں میں ہوں مقابلہ کے لئے ۲ آدمی
بھیجیں انصار مدینہ میں تین جوان انکے مقابلہ کے عتبہ نے کہا تم کون ہو انہوں نے اپنا حسب نسب بیان کیا
عتبہ بولا کہ تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے بھائی بندو ملک طلب کیا ہے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے اپنے مقام پر واپس چلے آؤ پھر گوانہ دی۔ اسی حمزہ اور اسکی اور اس
عبیدم کھڑے ہو جاؤ اور اس بھائی پر کہ جیہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ تو سعوت کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ
لوگ غیور و عابدوں پر آئے ہیں تاکہ خدا کے لڑکوں کے سبکی بھڑکوں سے بچاؤں پس نہ آئے انکے ساتھ صرف
باندھ کر کھڑے ہوئے انکے سر پر خود تھے کفار نے انکو نہ بچا تا عتبہ نے کہا تم کون ہو انکے بھائی بندو ملک ہم تم سے
اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں حمزہ بن عبد المطلب خدا کے اور اس کے رسول کا شیر ہوں عتبہ نے کہا آپ کفو
کریم ہیں جناب علیؑ نے کہا میں علی بن ابیطالب ہوں اور عبید نے کہا میں عبید بن الحارث بن عبد المطلب ہوں۔
عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اسی ولید امیر علی سے لڑ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چھوٹی عمر کے تھے پس انوں
کی وار جلی ولید کا وار فانی کیا اور جناب علیؑ کی ضرب اس کے بائیں ہاتھ پر پڑی وہ کٹ گیا پھر اپنے دوسری چوٹ ماری
اور اسکو قتل کر کے حیفک دیا۔ جناب علیؑ سے روایت ہے کہ جب آپ بدر کا اور ولید کو قتل کرنے کا ذکر بیان فرماتے
تو اپنی حدیث میں یہ بھی بیان فرماتے کہ ایک ولید کے بائیں ہاتھ کی انگوٹھی کی تابش میری نگاہ میں ہو چکی تھی
انکے بائیں ہاتھ کو کاف ڈالا اس کے پتھروں میں عطر کی خوشبو آئی تھی یہ سمجھا کہ اسکی شادی قریب ہی ہو چکی تھی اور عتبہ
جناب حمزہ سے لڑا وہنا بہ غرر سے اسکو قتل کر دیا۔ اور شیبہ جناب عبید سے لڑا آپکی عمر قوم میں سب سے بڑی تھی معاذ
کی باہم چوٹیں چلین شیبہ کی تلوار آپکی پٹلی کو لگی اور کٹ گئی۔ جناب علیؑ اور حمزہ نے انکو پھرا یا۔
سیرۃ النبوت میں لکھا ہے کہ موطن غزوہ بدر لکیرے سترہ رمضان کو ہو جناب علیؑ کی عمر اسوقت سائیس برس

کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہؓ آپ کے لشکر پر شجاع و جگری تھا۔ جناب علیؓ نے اسکو قتل کیا اور لہر دیا کہ کفر را کچھ نہ ہو تھے آپ کے خاص بہن و بہنوئی قتل کیا اور شغلہ بن ابی سفیان آپ کے نقاب میں نکلا آپ نے اسکو قتل کیا پھر عدی اور یحییٰ بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانوں میں سے تھے اسی طرح سب آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کا نصف قتل کئے اور بچل قتل ستر تھے نصف اور مسلمانوں نے قتل کئے۔

غزوہ الکدر میں جناب امیرؓ کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین مئۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع بنی سلیم علی ما راجع فیقال لہ الکدر فساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الکدر فلم یلق کید او کان لواءہ مع علیؓ و معہ النعم و الدعاء ابن اثیر حرزی کمال التواریخ میں لکھتے ہیں کہ غزوہ کدر شوال سنہ دوم ہجری میں واقع ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی بغیر کی وہ ایک کنوئیں پر کہ جسکو کہہ رہا جاتا تھا جمع ہوئے ہیں آپ انکی طرف لشکر لیکر کوئی تکلیف پیش نہ تھی آپ کا علم جناب علیؓ کو تھا یہیں تھا آپ اونٹ اور کچیل غنیمتیں لیا و اس کو لوٹے۔

غزوہ احد میں جناب امیرؓ کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیف البیہقہ میں لکھتے ہیں انہیں سے ایک غزوہ احد ہی ہو ہجرت کے تیسرے برس واقع ہوا جو اس میں شخص قتل یہ کہ جب بدر کے روز اشرف قریش شکست کھا گئے اوسانہیں سے بعض قتل اور بعض قید رہے کہ انکو انکے اشرف اور رؤسائے قتل ہوئی وجہ سخت اندوہ پیدا ہوا ابانہیں جمع ہو کر مال بغیر صرف کیا اور کمانہ کے حبشیہ کی ایک جماعت اور دیگر کو لوگو اپنی طرف گویہ کہ دینہ کا قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں کی جنگی کے ورپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حربؓ کے واپس آکر لوگو کو برا بگوانہ کیا اور دینہ کا قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت میں سے ایک تہائی واپس ہو گئی اور باقی معیت میں صرف سنان و مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں بھی کیا ہے۔

جبکہ انہوں کی آگ بھڑک اٹھی اور جنگ کی جگہ چلنے لگی مسلمان مضطرب ہو گئے اور جناب حضرتؓ ایک جماعت کے ساتھ شہادت فوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آؤں سے پائیس آدمی مار گئے اصحاب خازی نقص کرتے ہیں۔ جناب علیؓ نے انہیں سات آدمیوں کو قتل کیا اور وہ یہ ہیں طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی۔ عبد اللہ بن جہل بن عبد اللہ اور ابو العکم بن الامتس سہاب بن عبد العزی۔ ابو امیہ بن العیتر ان پانچ آدمیوں پر سب کا اتفاق ہوا کہ جناب علیؓ ہی نے انکو قتل کیا جو۔ اور ابو سعید طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل میں لوگوں کا اختلاف ہوا اور یہ بیان ہے ساتھ ساتھ کہ لوگ قتل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دینہ میں تشریف لے گئے۔ بعد اسی مشیر و اللہ انکو جناب علیؓ کے ہاتھ سے دیکھ کر یا پیش اس کو دعوہ و الواس نے بچے چاک کیا ہی اس

الا تعرفوا قتلہم البصیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتہ من المشرکین فقال علی احمل علیہم تحمل فغرمہم وقتل
 فیہم ثم ابصر ما غرق فقال لا احمل علیہم وجرنا فزقمہم وقتل فیہم وفارہ بربیل ان هذه المواسات وما الى رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم امہ منی وانا سمعہ قال جبریل انا متکما قال قتہم عواصمہ الا سیف الا وہو العفد وکلامی الا علی
 اکامل النواذیر یحیی الیام یعقر صاویق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے لفظ کرتے ہیں کہ اگر آپ کے دشمنوں کے علمدار
 تھے جنکو جناب علیؑ نے قتل کیا ابن ابی سرحہ غیری کامل النواذیر میں لکھتے ہیں کہ جب جناب علیؑ نے انکو قتل کیا تو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرعوں کی ایک جماعت کو بھیجا اور علیؑ سے فرمایا اپنے چلے کر اپنے اپنے چلے کر کہہ دیجئے
 خندق کو دیا پھر اپنے ایک اور جماعت کو بھیجا اور علیؑ سے فرمایا اپنے چلے کر اپنے اپنے چلے کر کہہ دیجئے
 انکو تفرق کرو اپنے چلے کر علیؑ نے کہا جناب علیؑ کے لئے نسی ہوئی جو اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میرا چہرہ یا اسکا ہوں جبریل علیہ السلام نے کہا میرے تم دونوں کا ہوں اور ایک آواز سننا کہ وہ ان کے سوا کوئی
 نام نہیں اور علیؑ کے یہ آؤنی جہاں نہیں ہے

محسن علیؑ قال کثر مدحی یوم احد فثقل اللواء من میں بد یہ فہما لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنعہ
 فی بینہ الیہ کے خاندان صاحب نواہ فی الدیاء والاخرۃ (اخرۃ الحوادث) جناب علیؑ سے نقل قول ہے کہ اگر آپ کے
 دن میرے بعد کو ضرب آگئی علم میرے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ہاتھ میں ہاتھ میں یہ ذکر وہ
 دینا اور غرض میں میرا علم ہے

غزوہ خندق میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن علی الشافعی طار الدیول میں لکھتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ خندق میں جہاں غزوہ اخزاب بھی
 کہتے ہیں جو جنگ بنی نہج میں لڑی تھی اسکا ذکر ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش نے تمام قبائل
 مجتمع کیے ہیں اور اوسمیان انکا پیشرو ہو اور غطفان نے اُسے اتفاق کیا ہے اور ان کا سپہ سالار عیش بن صلیان
 ہے اور یہ لوگ بنی نضیر کے یہودیوں کے ساتھ متفق ہو کر مدینہ کے محاصرہ کا قصد کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کیونکہ اسوقت خندق کھدوایا جب خندق سے فارغ ہوئے تو قریش کا خانہ کے پیشرو
 اہل تھا کہ اسکا تلک اور غطفان اہل نجد کی منہ مراوجیت کیسے مسلمانوں کے آگے اور پیچھے سے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے قرآن مجید میں اس قصہ کا ذکر کیا ہو کہ جب قریش نے تھا ہے آگے اور پیچھے سے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم مسلمانوں کے تین ہزار کی جماعت کیسا تعداد مدینہ سے باہر تشریف لائے۔ مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی عداوت پر یہودیوں کے ساتھ موافقت کر کے مسلمانوں پر بہرحالت گبری شروع کی چنانچہ سورہ اخزاب
 میں حق تعالیٰ نے ان کا مفصل ذکر کیا ہے

مشرکین کی اس حرکت اور یہودیوں کے متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانوں کی جگہ کا ملح پیدا ہو گیا ان میں
 قریش کے چند سرداروں کے ہاتھ میں انکا نامی شہر شہار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ہزار رسواں کی مارجا
 رہا تھا اور عمرو بن ابی ہریرہ بھی تھا وہ لوگوں کو بڑھا کر خندق پر اکٹھے کرے مجھے اور ایک شخص کو

تلاش کر کے خندق کو گھوڑی کھڑا کر کے گھوڑی خندق کے اوپر مسلمانوں کے درمیان اچھلنے اور کودنے لگے
 یہ دیکھ کر جناب علیؑ چند مسلمانوں کے ساتھ خندق کے اُس مقام کی طرف بڑھے جہاں پر سے وہ خندق پہنچنا نہ چاہتے تھے
 اور اُس سنگسار نامہ بندی کی۔ عمرو بن عبد و لوٹ پڑا تو اپنے اُسکے وسط ایک بہاؤ سی کی علامت منتر کی جی
 تھی جس کے اُسکی قدر منزلت اور شان و شوکت معلوم ہو سکتی تھی اُسکا بیٹا حاصل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی
 اُسکے ساتھ تھے عمرو بن مبارز کے نوکر لگنے لگا جناب علیؑ اُسکے مقابلہ کا ارادہ کیا۔ جناب علیؑ اُنصلی اللہ علیہ وسلم نے
 نیکو کجا۔ وہ پھر اہل میں ہمارے پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہاں ہے وہ تمہاری جنت جس کی نسبت تمہارا عمر ہے
 کہ شخص تم میں تو قتل ہو گا وہ اس میں اُغل ہو جائیگا۔ پھر کہو تم میں کوئی میرے مقابلہ پر نہیں آتا۔ جناب علیؑ یہ سنکر آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خندہ پیش آنے اور اُسکی مہارت کیلئے خواستگار ہو کر آپؐ فرمایا یہ عمرو بن عبد و جو جناب علیؑ نے عرض کیا
 اگر عمرو بن عبد و تو آپؐ کو اس کے مقابلہ کیلئے اجازت دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذن دیا اور ستر اس سے
 عائد تار لگ کر سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان ہی چلے جاؤ جناب علیؑ اُسکے سامنے گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا
 بخت من المذاقی ہججکم کل من مبارزہ و وقت الرجین الشجاع بدو وقت البطل المناجزہ و کذلک
 ائی لم ازل ہ متسرعاً نحو الہما ہتر ہ ان الشجاعۃ فی الفقی و الجود من خیر الخصال یعنی بہ تحقیق میری آواز تم
 کو گلو کہ میں مبارز پکارتے پکارتے شک گئی اور جیکہ مبارز مری کرتا تھا میں لیون کی صفیں کھڑ تھا میں ہمیشہ اسی
 طرح لوگوں کی طرف دھڑکتا تھا۔ کیونکہ جو افرو کیلئے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچھی طبیعت ہے۔ جناب علیؑ نے اُسکا جواب
 ارشاد کیا یا عمرو دیکھ انا کہ محیب صوبک غم عاجزہ و دینہ و بصیرہ و الحق منی کل قانونہ یعنی
 لا ارجح انہم ہ عساکرنا تحتہ الحماقر ہ من صنیۃ نفی و بقی مذکر ہ عند الہما ہ یعنی ای عمرو تجھ پر
 افسوس ہے اس آرمی جو تیرے پکارنے کے جواب میں عجز نہیں اور صاحب نیت اور بصیر ہے۔ اس پر ہر
 ایک فوجیہ کو کجبات و نحو الاہی میں بیشک امید رکھنا ہوں کہ میں بوزجی عورتوں میں تمہیں پکاراؤں گا۔ ایک ایسی ضرب
 سے کہ تو فنا ہو جاؤ اور عمر کو میں اسکا کوڑاؤں دے گا۔ عمرو بن عبد و نے کہا آپ کون ہیں آپؐ نے فرمایا میں علی بن ابیطالب
 جناب علیؑ اُنصلی اللہ علیہ وسلم کا بن عم اور داد ہوں عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تھا۔ مجھے برا معلوم ہوتا کہ میرا نبو
 کہ کھپٹ لیا تو آپؐ نے فرمایا عمرو بن عبد و اس بات کا تذکرہ چھوڑ۔ میں نے سنا ہے کہ تو نے اپنی جی میں نشان رکھا ہے
 کہ لکھنی شخص تیرے تین باتیں پیش کرے گا تو میں ہی ایک کو ضرور قبول کروں گا۔ عمرو نے کہا آپؐ پیش کریں آپؐ نے فرمایا
 کہ میں جو کو ذکر کر رہا ہوں مسلمان ہوں۔ وہ بولا مجھے اسی حاجت نہیں آپؐ نے فرمایا دوسری بات یہ کہ تو یہاں سے لوٹ جا
 اور اس لشکر کو جس میں لجا جو نے کہا کیا قریش کی عورتیں کہیں گی اور عرب گیتوں میں گائیں گی کہیں اُٹلی کیلئے یہاں با
 س عمل ہوں لوٹ گیا۔ اور جن نے منے مجھے اپنا رُس بنایا میں اُسکو رو کیا۔ جناب علیؑ نے کہا تیری بات یہ ہے کہ تو
 گھوڑی سے اتر کر یہ تاحہ جنگ کر عمرو نے کہا میں نہیں چاہتا کہ مجھے ایسے برے سا قتل کروں جناب علیؑ نے فرمایا وہ
 میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں عمرو حیرت میں کہ گھوڑی کو دوڑا اور اُسکی کو چھینک دیا اور اُسکی طرف لپکا۔ عمرو
 نے اُسکے سامنے اُسکی ایک چوٹی کی آچھے اسے سر سے روکا سپر کا ٹکڑا اور آپؐ کے سر پہ چھینک دیا۔ جناب علیؑ
 نے کہا تو عرب کے مشہور شہسوار ہی کی طرح لڑائی میں مجھے کیا کافی نہ تھا کہ تو نے مذکورہ باتیں کہیں نہ سنی ہوں۔

پھر کو بچا اپنے اسکی دروں پر تیرے پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئیں اور عبا رہنے ہو گیا۔ جب کھل گیا۔ تو
گوشت دیکھا کہ آپ دائیں پائے سے اپنے اسکی چھاتی پر سوار ہیں اور اسکا سر کاٹ پڑی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ
آپ اس کے کندھے پر تیرا وارسی اور اسکی ایک طرف کا کندھا زمین پر گر آیا آپ اسکو اسی طرح مقتول چھوڑ کر اس کے
پیشے حمل پر لپکے اسکو بھی مار ڈالا اس کے گھوڑے پر بھاگ گئے عکرم بن ابی جمیل نے یہ دیکھا کہ پانیر و پھیر تیرا اور بھاگ گیا
انہیں جب تک جانا تھا وہ بھی اس کے ساتھ بھاگ نکلا جناب علی انحضرت سے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ میں حاضر ہوئے
عرو کی ضرب کی وجہ سے اس کے سر میں خون بہتا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل علی امر میں عدا
افضل من عبادۃ الثقلین بیٹے علی کا عزمین عہد و قتل کرنا جن وانس اور عبادت سے افضل ہے یہ

سبحان جابر بن عبد اللہ قال لما شهدت قتل علی عمر الا بما قص الله تعالى من قطة داود عليه السلام و حال
حيث قال غدا وجل فخر مومنا ذن الله و قتل داود جاورف جابر بن عبد الله کہتے ہیں کہ حضرت علی کا عرو کو قتل کرنا
حضرت داود علیہ السلام اور حالوت کے قصہ کے مشابہ ہے جس کا ذکر خدا نے اسطرح پر کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بھاگ
اور داؤد نے حالوت کو مار ڈالا۔

عن عبد الله بن مسعود قال كان يقر وكفى بالله المؤمنين القتال مجلى وكان الله قويا غريزا عليه من مسعود
رضي الله عنه اسطرح پر لپکا کرتے تھے کہ لڑائی میں مومنوں کے لئے اللہ نے علی کی جدی کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے یہ
عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی بن عبد الله و لے الى اخيه فقالت من ذا الذي اجترأ عليه فقال
علی بن ابي طالب فقالت كانت منية علی يد تفكر من ما حدث بانحر من هذا يا بني عامر انشأت سكونا
قال عفرین قاله بل كنت اكل عليه الخوا لا بد لا كن قاله من لا جواب به من كان يدعی قدما بفضته المثل
ابی الحسن مدائنی روایت کرتے ہیں کہ جب جناب علی سے عمر بن عبد و کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو ملی وہ پوچھنے لگی آپ اسکو قاتل
چل گیا لڑکے کہا علی بن ابی طالب کہتے تھے لڑکے کی موت اپنے بزرگ بھائی کے قتل سے ہوئی ہے اسے بنی عامر نے
کوئی اس پر راہ و صاحب فخر نہیں سنا اور اس کے مرثیہ میں یہ شعر ہے
ہوتا۔ تو میں ہر شے سپرد ہا کرتی۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس میں کوئی عیب نہیں اور وہ ہمیشہ ہر شے پر فخر کرتا رہا
قال فضل الله بن رندهمان في كنفه الغرور الجور ان عليا العابد والى عمر بن عبد و قال الباقى صل الله عليه
فورا لاجل الكرم كله فضل الله بن رندهمان کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ یہ ایمان پر جو کفر کے مقابلہ کو نکلتا ہے
عمر بن عبد و کے مقابلہ کیلئے تھے

غزوہ تبیس میں جناب امیر کی شجاعت

ایک غزوہ تبیس جری سات جری میں پیش آیا اسوقت جناب علی کی عمر اکیس برس کی تھی اس وقت تک
خلافت و عہد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوة میں کہ ابن الاکبر کی طرف مرفوع کر کے لکھا ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ
ہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کاب سعادت میں تبیس کو چلے یہ خبر چھامر صحابہ میں یہ خبر پڑی یہ تھے وہ اللہ کے
ما احدثنا ولا تصدقنا ولا صلینا ما و نحن عن فضلك ما استغنیانا و ثبت الاقلام ان لا یلحدوا ال

مہود ہوا تھا۔ میں نیزہ کو سخت زمین میں گاڑا ہوں میں تو اس کا فروغ کی گولن مانتا ہوں بزرگ قوم کے مذہبی
بھروسے بچے نہ توان کی ضرب ہو۔ اسکے لئے جو حق کو چھوٹا ہوا وہ لٹ پر ٹھہرتا ہے میں انہیں سے سات یا دس
آویسوں کو قتل کروا کا جو س فاسق و فاجر ہیں پھر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کنگر پر پڑا خدا نے
اسے ماتم سے فتح عطا کی۔

دوسری بات میں کہ جناب علیؑ علم لیکر دے تے ہوئے رزم گاہ کو شریف لیکے ہیں اسکی خبر معلوم کرنے کے لئے
مکے پہنچے ہو لیا۔ آپؑ قلعہ کے بچے پتھر پکڑے زمین میں طم کاڑ دیا قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کو کون
آپنے فرمایا میں علی بن ابیطالب ہوں۔ یہودی نے کہا تم ہندی یا ثیوٹ ہو موشی علیہ السلام پر جھوٹا ہاتھ
باز نہیں ہوئی۔ جیسا کہ قلعہ فتح نہ ہوا آپ واپس مجھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو بلع
رضی اللہ عنہ نازل فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ
لے گئے جب آپ قلعہ کے پاس پہنچے قلعہ کے مالک کے ساتھ لڑنے لگے ایک یہودی نے آپ کو چوٹ ماری
آپ نے ہاتھ پر پھینکی اور قلعہ کے دروازہ کھٹکا کر سپرٹا لیا اور لڑنے سے یہاں تک کہ خدا نے آپ کو فتح دی پھر آپ
اسکو پھینکیا جسے سات آدمی جنہیں اٹھواں میں بھی شتر پاک تھا اس دروازے کو اٹھانے لگے جسے نہایت دیر لگا
لیکن وہ جسے نہ اٹھا سکا۔ پریدہ آسمانی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ ستر ان ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے
دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لیا مگر فتح نہ ہوا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یہ علم الیت آدمی کو دینگے
کہ جتنا کہ خدا اسکو فتح نہ دے وہ نہیں لے پگا جب حضرت معمر کی غارت پر پہنچے تو علم طلب کیا اور جناب علیؑ کو لایا
اکی لنگھیں لکھتی تھیں پھر حضرت نے علم اُنکے پر کر کیا۔ انہوں نے خیر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ
جب جناب علیؑ علم غزوہ کے قریب تھے خدا کے دشمن یہود اپنی تیر اور پتھر پھینکنے لگے آپ نے ان پر حکم کیا یہاں تک کہ آپ
وہود کے ہر ایک پر پہنچے۔ آپ کا پاؤں پھسل گیا۔ وہاں سے آپ غنیمت لے کر روانہ کی دلیہ کی طرف اتار کر اسکو اٹھا کر
کر چالیس گز پس پشت ڈال دیا خدا نے خیر کو فتح کروا۔ جب عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ مجھے اس کو
تعب پہ پیدا نہیں تھا خدا نے اسے ہاتھ میں خیر کو فتح کیا مگر اسے قلعہ کا دروازہ اٹھا نہ اور چالیس گز پس پشت
پھینک دے سے تعب ہوا اور چالیس آدمیوں نے اسے اٹھا نہیں طاقت آزمائی کی لیکن وہ نہ اٹھا سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسکی قبر کی طرف اپنے فرمایا اس کی قبر کے پاس ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں چالیس فرشتے اس کے
پیرھے قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ و ابیہ بکر بن ابی صلیب و ابیہ بن ابی صلیب علی اللہ علیہ وسلم
خبر منہم انہم قد اجمعوا انی تعذر العاصم و انی ہا انہ حتی اخذ السیف فی الاصحی و اس علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
الشاہی بن ابی طالب میں کہتے ہیں کہ جناب علیؑ نے جب مرحب کو طوار لنگائی اسے سپر پر لی تو اس پر کہ چیرتی ہوئی مغرور ہوئی
اور فرزند پچا اس کو اس لوہے کی گلیا کو کاٹ ڈالا جو اس مغر کے بچے تھی پھر اسکی ہتھکڑیاں جو تھیں ہاتھوں میں پہنچ گئی۔

واقعی میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیؑ کو طوار لنگائی اسے سپر پر لی تو اس پر کہ چیرتی ہوئی مغرور ہوئی
اور فرزند پچا اس کو اس لوہے کی گلیا کو کاٹ ڈالا جو اس مغر کے بچے تھی پھر اسکی ہتھکڑیاں جو تھیں ہاتھوں میں پہنچ گئی۔

پانچ دن تک یہ میں مصر میں نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے غوغا برپا کر رکھا تھا۔ اور سونفی بن حریس الحلی انکا بغیر
تیار ہوں نہ علی اللہ جل جلالہ وسلم اسباب بیعت کے لئے جناب امیر کو میری خدمت میں آئے جلتے تھے اور میں کرتے تھے کہ لوگو! تو
ہم کو بغیر چارہ نہیں یہ اپنے یہ فرماتے تھے تمہارا حال میں مجھ کو دل دینی کی ضرورت نہیں ہے، اور اختیار کر لو میں انہی
ہمیں لوگوں کہا آپ سوا ہم کیسے نہیں جانتا اور ہم آپ سے زیادہ اس بات پر یکتا ہیں کہ یہ کوئی تقدار جلتے میں اپنے زاریاں لایا
ایسی ہی تھی تو میری بیعت ختم ہو گئی ہو سکتی، بعض کہتے ہیں کہ انہی یہ باتیں آپ کے گھر میں ہوئی تھیں بعض کہتے
ہیں کہ یہ مسجد کے باغ میں گفتگو ہو رہی تھی آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک بیعت کرنے کے سبب سے اول طلوعہ من
ہو گیا تھا اس لئے بیعت کی انکا کافرانہ کی لڑائی میں لوٹ چکا تھا۔ جب یہ یہ وہ بیعت کہ انانہ و انانہ یہاں پہلے
ہو چکا تھا ہے تاکہ نے بیعت کی یہ یہ بیعت نہ ہو رہی ہوتے ہوئے نظر نہیں آتی۔ پھر ان کے چپتہ زبیر بن العوام نے
بیعت کی پھر حضرت خنک بن خنیس نے اور اس سبب کہا جو اور انصار آپ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور بن لوگوں
آپ کی بیعت نہیں کی اس کے نام یہ ہیں زبیر بن النعمان رافع بن خدیج۔ فضالہ بن حبیدہ اور کعب بن جحر۔
عبدیہ بن جہان اسامہ بن زید انہی بیعت میں تھے۔ یہ بیعتیں وہیں ہونے لگیں تھیں کہ انہی کی بیعت ہوئی۔
انہا بن زبیر جناب عثمان بن عفان کا ہون بھرا کرتے ہیں کہ انہی کی بیعت ہوئی انہی کی بیعت ہوئی انہی کی بیعت ہوئی
حضرت عثمان کے قتل کی وقت انہی کی بیعت ہوئے اپنے ہاتھ کوڑا کر قاتل کی تشریح کو اسے رکنا چاہتا تھا اور کٹ گئی
تھیں انہی سوا لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت ہو چار تھیں بعد میں مظلہ میں چلے گئے جناب
علی نے امام شہدوں میں عامل بھیج دیا عثمان رضی اللہ عنہ کے حال کو اس بلایا اور وہاں کے لئے انہی میں
کھانا لکھا یہ خط امیر المؤمنین کے طرف سے معاویہ کی طرف سے کہ اگر حضرت عثمان صاحب فرائض اور مقدارتوں میں ہی وقت و قیامت
ابہر صاحب حق ہوں خدا تعالیٰ نے معاویہ میں وراثت کی مشورہ کی اگر کوئی حکومت بیکر گلیہ فی الی ہر دوسرے
لوگوں سے ہی انہی کی راہ کی پیروی کی ہو۔ جو کچھ کہ انکو بھلا معلوم ہوا اس پر انہوں نے عمل کیا اور جس بات کو
کراہت معلوم ہوئی اسکو چھوڑ دیا۔ تم بہت جلد ہی میرے پاس آؤ۔ عین تمام حال کو انکی طرف لکھ بھیجا کہ میرا علم انکی
مناظرہ ہرگز نہیں ہے جو بات کہ میرے لئے پڑی ہو میں ہی اسے لکھ میں وہی ڈالنا چاہتا ہوں اور اس میں ہر شی
ہر شی اور امانت کو خریدنا چاہتا ہوں مجھے اس سے بڑگڑیاں نہیں تم بے لڑاء کیجئے ہی اپنے چند طریقہ و دستوں
کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ حضور آپ اس خط کو لکھ کر فاریجہ بن یحییٰ وینہ کے ہاتھ میں حاضر ہو کر کہنے
لگے یا امیر المؤمنین یہ خط کیا ہے اپنے فرمایا میں معاویہ کو لکھا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے تاکہ وہ خود بھیجا چاہتا
ہو یا نہیں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر آپ قبول فرمادیں تو میں آپ سے ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا بیان
کہ آپ نے فرمایا میں معاویہ سے آپ کوئی بڑ نہیں سکتا اس کے بعد میں شام کا لکھ ہوا اور حضرت عثمان کا
خون اور انکا مال ہے آپ سروسن اس سے کسی ایسے عہد کی بات کہ لکھا بھیجیں کہ وہ آپ کی اطاعت کرنے جب تک کہ
اپنی قیوم جاتیں پھر جو آپ کی راہ پیو کریں جنہا میں نے فرمایا مجھے اس بات سے خدا تعالیٰ کا حکم رکھنا ہے کہ لوگ گراہ
کرنے والو اپنا اور حضرت عثمان خدا کی قسم ہر پورہ کا جب کہ ہرگز وہ کار نہ ہوا انہیں بھیجا کہ لکھیں امیر کے پاس
اپنی کی طاعت میں اسکو کھینچو لگا۔ اگر اسے مان لیا بہتر وہ خدا کی پاس میرا اور اسکا انصاف ہو جائیگا غیر وہ اپنے پاس سے

اٹھا اور کہنے لگا آج آپ فتح ہے یہ سب اسلحہ ہمسر کریں میں کل آپ کے ہاتھوں کو لگا پھر دیکھا جائیگا کہ کیا کروں یا نہ کروں
 مدعوین میں سے کہا کہ امیر المؤمنین کل جو کچھ کہیے عرض کیا تھا سو کیا تھا آپ نے اُسے نہیں مانا تھا جب میں اندر
 سو گئے لیکن تو خیال کیا کہ آپ ہی کی رائی ٹھیک ہے پھر کہنے لگا ہمسر معاً یہ کہ طرف سے بھی میں اللہ کے پاس بیٹھا ہوں
 تو بہتر ہے آپ اس کو مغزول کریں کیونکہ یہ بات شرکت کے مناسب ہے آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں ایسا ہی کروں گا
 یہ کہہ کر میرے پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہیں جب لوگ بیعت کر چکے ہیں جناب امیر کی خدمت میں آیا وہ بھی معا
 خلوت میں جناب امیر علیہ السلام سے باتیں کر رہا ہوں جب چلا گیا نے امیر سے عرض کیا کہ تمہارا آپ کیا کہتا تھا آپ نے فرمایا
 مغزول سے میں اس کو کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے حال معاویہ اور مروان عاص کو عہدہ سے مغزول کریں جب تک
 کہ لوگوں کی غرض فرو ہو جائے پھر میں سے جسے چاہیں آپ مغزول کریں میں نے اس کو کہا کہ کیا وہ یہ کہا کہ میں دین میں ہرگز
 تسبیح نہیں کروں گا پھر کہنے لگا آپ جبکہ چاہیں مغزول کریں لیکن معاویہ کو یہ کہہ دینا کہ میں کینہ نہ رکھتا ہوں کہ لوگ اس کو
 ہیں اور اس کے کہنے پر عمل کرتے ہیں اور وہ صاحبِ بخت ہو اور اس کے قائم رکھنے میں آپ کے انتہائی عجز کی وجہ سے جناب امیر نے
 رضی اللہ عنہ نے اسی عہد خلافت میں اس کو حاکم نامہ دیا ہوا ہے یہی کہا خدا کی قسم وہ لوگ وعدہ بھی اس کی مدد نہیں کر سکتے
 میں نے میرے پاس سے اٹھ کر چلا گیا مجھے معلوم تھا کہ وہ اپنی زمین میں ضروریہ خیال کرنا چاہتا ہے یہی رائی ٹھیک نہیں ہے پھر دیکھا تھا
 اور کہتا تھا میں پہلی مرتبہ آپ کو کچھ شوروں سے متاثر نہ آئے میری رائی سے مخالفت کی تھی میں نے یہ خیال کیا کہ جو آپ کی رائی میں
 لڑتا ہے آپ وہی کرے گا اب میں بھی آپ کی رائی کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں آپ جبکہ چاہیں مغزول کریں اور جس کو چاہیں
 متعلقہ مسائل میں اس کا خیال آپ کے لئے کفایت کرے اللہ اعلم یہ امر شرکت کے مناسب ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں جناب امیر سے
 عرض کیا مغزول پہلی مرتبہ آپ سے بطور بیعت کہا تھا دوسری مرتبہ دھوکا دیا ہے آپ نے فرمایا پہلی مرتبہ میں نے کچھ نہیں
 بیعت کی تھی میں نے عرض کیا معاویہ اور اس کے دوست صاحب دنیا میں جب آپ کو ان کے عمل پر قائم رہو دیکھتے تو وہ
 آپ کے حال کے متعین نہیں ہوں گے اور جبکہ آپ کو مغزول کریں گے تو وہ یہ کہیں گے کہ جناب امیر نے اہلکے خلیفہ کو قتل کرنے کی مخالفت
 کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور اہلکے کو لوگوں کو آپ کی طرف سے بگاڑ دینے کے سوا میں ملحد اور زبیر سے بھی مطمئن نہیں کہ وہ بھی آپ سے
 بگڑے ہوئے ہیں یہ امر شہر میں ہی ہے کہ آپ معاویہ کو مغزول نہ کریں جب بیعت کرے تو آپ اس کو اس کی جگہ سے اٹھا کر سکتے
 ہیں جناب امیر نے فرمایا میں تو اس کے سوا اور کسی چیز سے اسے بھرا نہیں دوں گا میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین اس کا جواب
 دے دو میں لیکن لڑائی میں آپ کی رائی ٹھیک نہیں ہے آپ نے حضرت علی علیہ السلام سے نہیں سنا ہوا کہ لڑائی فریب کی ہو آپ نے فرمایا
 یہ ہے کہ اگر آپ میرا کہنا مانیں تو میں تمہارے آئے کے بعد ان سے آپ کی طرف ایسا معاملہ کروں گا کہ وہ پیچھے ہٹ کر
 چلے جائیں گے اور آپ پر بھی کوئی الزام وارد نہ ہو گا آپ نے فرمایا ابن عباس میں تیرے اور معاویہ کے پھر ہمسر نہیں ہوں
 میں نے عرض کیا اچھا آپ میری دوسری بات مانیں اور وہ انہ ہٹ کر کے اپنے گھروں میں بیٹھیں میں سب کے تمام لوگ مدعو ہوں
 کر کے آپ کے سوا کسی کو مخالفت کا حق نہیں پائیں گے آپ ان لوگوں کو لڑائی نہ کریں ورنہ حضرت عثمان کا خون آپ کے سر
 سے صاف گرنے لگا کر آیا اور فرمایا کہ تم میرا خط لیکھا کہ کو چلے جاؤ میں تم کو دیکھا تھا کہ تم کو لایا ہوں ابن عباس نے کہا میں
 سب کے ساتھ بیٹھ کر نہیں بیٹھتا ہوں میں ہی ہوں اور حضرت عثمان کا ابن عم اور عامل ہوں میں ہرگز آپ سے مطمئن نہیں
 ہوں عثمان کے ہاتھ سے میری گول مار گئی تھی وہ مارا کہ اس کو زیادہ آگے میں حسان کر لیا تو مجھے قید کر لیا اور آپ کی طرف سے

کی وجہ سے وہ بھڑک پڑا اور کہا جب سنی قبیلہ ہاتھ دلاؤ تو کیا آپ پر ہاتھ ڈال آئے آپ اپنی خط کو سنی اور سکر کے ہاتھ اسکی پاس
 بھیج دیں اور اسے یہاں لایا یہ دیکھتے وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سنی قبیلہ کو خط لکھا کہ کیا وہ میرے
 پاس چاہتا ہے یا جب ہاتھ دے گا یہ خط دے گا۔ معاویہ نے پڑھ کر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب دیا یا جب حضرت عثمان کی شہادت
 کو سنی نہیں جانتے تھے کہ وہ گنہگار تھا تو یہاں سے سفر کے آخری دنوں میں معاویہ نے جنی حبش کا ایک دھڑی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط
 لکھا کہ کیا تم میرے پاس آنا چاہتے ہو اور لوگوں کے سامنے جناب امیر کو یہ خط مار دینا۔ اس نے درمیان میں جھجک کر جناب امیر کو
 خط مار دیا۔ اسے کچھ جیسا کہ وہ لانا نہ پا سکا سادہ پایا آپ نے اسے دیا یا تیرے چھپے شام کے ہاتھ دے دیا کہ حال
 ہے قاصد حضرت سیاح ابیہ المؤمنین اگر آپ مجھے امان عطا فرمائیں تو میں اس کو سکتا ہوں آپ نے فرمایا قاصد کبھی تل نہ ہو
 کیا جاتا وہ کہتے لگا میں اپنی جگہ پر ایک ایسی قوم کو بھیج دوں جو کہہ سکتے تھے کہ ہم قصاب کو بغیر کسی طرح سے راضی نہیں ہو سکتے
 ہیں یہ سنا حضرت عمرؓ کو کہ حضرت عثمانؓ کے کرتے کے نیچے سے جو پتھر پڑا اور وہ قیقین منقش کی مسجد کے منبر پر رکھا ہوا ہے
 اسیں حضرت عثمانؓ کی بیوی تاملہ کی انگلیاں بھی ٹکی ہوئی ہیں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجھ سے عثمانؓ کے
 خون کا ملکہ کا پیر عثمانؓ کے قاتل کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی مدت تک پہنچاتا ہے۔ یہ سنی کچھ کہہ لے
 امان ہوتا ہے فرمایا جلد جا تجھے امان ہو وہاں سے ہٹ کر چلا گیا۔ لوگ ہم کو شک کرنے لگے اس کے اور دھڑکتے قاصد کو ایسی
 باتیں کہنا کہ مناسب تھا اور خدا الامیر المؤمنین اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم ضرور اسکو قتل کر ڈالتے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے
 اہل شام کو خط لکھا اور انکی کاسا مان کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباس کو سببندی کی فوج اور عمر بن سلمہ کو مہرہ اور
 ابابیلہ کو مہرہ بن ابیہ کو مہرہ مہرہ کیا۔ فتم بن عباس کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق میں جناب عثمانؓ کے
 حاکم فہم بن سعد کو اور کوفہ ابو موسیٰ اشعری کو لکھ بھیجا کہ اہل شام کی اہلی پڑاؤ کو ارادہ کریں اہل مدینہ سے فرمایا خدا نیکوئی کی
 حجت کے پورا کرے میں اپنے امیر کو ہر طرح سے خلعت حاصل ہے یہ تمہاری اطاعت کہ اور اپنے دلکشم اور غصہ میں نہ ڈالو اور اس
 کے پیش رو بننا اور شاہد پروہ کا رہنا یہی پریشانی کو جمعیت سے ملے اور اس خرابی کے سبب کہ اس نے تمہارے حق میں سوچ رکھی
 ہے تمہیں سنی پہنچائے۔ جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کی طرح لکھا کہ تمہیں فرما رہے تھے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المؤمنین عائشہ کے
 برہنہ ہونا یہ جانینی نہیں یا اور معلوم ہوا کہ وہ دیکھ کر طرہ جانا چاہتے ہیں اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ اور زبیر مدینہ سے
 مکہ میں چلے آئے تو بنی امیہ المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے جو اہل مدینہ کی یہ سببیں دیکھیں ان سے پوچھا کہ یہ یہاں سے کیا ہوا
 ہے۔ دونوں صاحبزادے نے عرض کیا ہم دونوں کو کوئی غوغائی واقعہ مدینہ سے بھاگ آئے ہیں وہاں کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہیں اور نہ
 باطل کو پہچانتے ہیں اور انہی نے موت کو اپنے آپ کو بھار دیا کہتے ہیں ام المؤمنین نے کہا اس غوغا کے دو کر کے لئے سبکو
 چڑھائی کرنا چاہیے۔ طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیوں ہو سکتا ہے کیا ہم بھی شام کو چلے جائیں اور معاویہ سے باطلوں
 ابو عامر انہیں واپس لے لیں جناب عثمانؓ کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ میں آیا ہوا تھا اور کہتے لگا تم شام میں جانے کی
 ہمت نہیں وہاں معاویہ کافی ہے حکومت میں جانا چاہیے مجھے وہاں خوش حال ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کی طرف
 گھوم رہے ہیں اور ہم میں طلحہ لایا ہے بھی ہیں بصرہ کی طرف جانے کے سبب کی رائے قرار پائی۔ جناب ام المؤمنین حضرت عائشہؓ
 رضی اللہ عنہا بھی اپنے ساتھ جانیکو ارادہ ہو میں عبداللہ بن عمرؓ کو بھی ہمراہی کے لئے کہا گیا مگر انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ میں
 عینہ بن مسیك سے ملے ہوں جو کہہ کر گئے میں نے وہی کو لگا اسنے دو مکہ میں شہر پر جو۔ جناب ام المؤمنین حضرت عائشہؓ

نے بھی ان کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا لیکن اُن کے جانی عید صہبین عمر کے آنکھوں سے لیا۔ بعلین منیب نے جو میں میں
حضرت عثمانؓ کے عامل تھا اور ان کے قتل کے بعد کیا میں آیا تو اُن کا ایک اور ہم راہ سات سوا نٹ ان کے پیچھے بڑھ کر
میں منادی کر دی کہ ام المومنین عائشہؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کو جانے والے ہیں جو شخص دین کی عزت کیلئے لڑنا اور
حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینا چاہتا ہے اور اس کے پاس سامان اور سواری تھوڑی ہے اس کا چھ سو شتر سوار
اور ایک ہزار پیادہ باشندگان کماؤں میں سے اس کے ساتھ ہو لئے ان کے سوا اور بھی لوگ آئے ہزار ہوں تھے مگر ان کے ساتھ تین ہزار
کے قریب پہنچ گئے یعقوب بن مہزیار نے جناب ام المومنین عائشہؓ سے کہا کہ تم لوگ ایک اونٹ دیاجو کراہم اس کے ساتھ
وہ سو دینار کے بدلے اس کو خریدنا تم لوگ اس کی نسبت بعض رعایت کر نہیں کرے غریبہ کے ایک آدمی کے پاس تھا
وہ بیان کرتا ہے کہ میں ایک روز اس اونٹ پر سواری تھا کہ جب والیہ ابن الخطابؓ ملا اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ کو بیچ کر دے بیٹے کہلا
ٹال میں جیتا ہوں اسے قیمت دو چھی مہینے مراد۔ ہم تنہائی اسے کہلا تو دیوانہ تو نہیں بیٹے کہلا کیوں میں خدا کی قسم
کہلا کر کہتا ہوں کہ میں اس پر سواری کرے گا۔ یہ بچہ ہم میں بڑا کہلا کہ میں نے اسے نہ پایا ہوں اور میرے کسی نے بھیجا نہیں کیا
میں اس کو گم ہو گیا ہوں اسے کہلا بچہ ہمارا ہے۔ یہ بچہ ہم میں بڑا کہلا کہ میں نے اسے نہ پایا ہوں اور میرے کسی نے بھیجا نہیں کیا
کی سواری کیوں کرتے تھے یہ بچہ ہم میں بڑا کہلا کہ میں نے اسے نہ پایا ہوں اور میرے کسی نے بھیجا نہیں کیا
وہ بچہ ایک تھوڑا دیر تک میں اس کے ساتھ تھا کہ اس نے مجھے چھ سو دینار اور ایک اونٹنی اس کے عوض خطا کی ائمہ افضل
حضرت عباسؓ سے رضی اللہ عنہ کی بیوی عبداللہ بن عباسؓ نے والد ماجدؓ کے ہاتھوں میں سے ایک آدمی کو اور
دیکر جناب ام المومنینؓ کی خدمت میں اس کو بھیجا کہ ام المومنینؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ کو اس کی طرف گئے ہیں
پھر جناب ام المومنینؓ نے کہہ سے کہ اس کو فرسٹر کی طرف گئے ہیں۔ جب باز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کی طرح طلوع
ہوئے پھر کے پاس گیا اس وقت ان دونوں کے بیٹے ان کے پاس تھے۔ بچے گئے کہتے کہ وہ دونوں میں سے ایک کو رہا ہو نہ کیا
سلام کہوں اور ان کا اذان کی گیسٹ لائیں بعد از صہبین الزبیرؓ کے پاس گیا میرے پاس تھے اور محمد بن طلحہؓ نے کہا میرے پاس
یہ بات جناب ام المومنینؓ عائشہؓ تک پہنچی انہوں نے مروان سے کہا ابھی آ رہا ہے ہماری بات کو نہ جاننا چاہتا ہے۔
عبدالرحمن بن مناب نے تائید کیا کہ میں نے سنا ہے کہ ان کے مروان ظفر باب ہو جاتا تو ضرور ہم آپس میں شرم سے نہ ہوتا
طلحہؓ کو چھوڑا اور ان کا اٹھا جناب ام المومنینؓ کے ساتھ اور اصحابہ المومنین بھی ان کے مواقع کرنے کے واسطے مکہ و ذوات
عرق ایک نکلی تھیں سلام کی حالت پر رونے لگیں اور ان کے ساتھ تمام لوگ رونے لگے اس دن سے زیادہ کوئی صفت
کلاؤں نہیں دیکھی گیا اس کے اسکانام دیم الخیب تھا گیا پھر وہ لوگ بھر کو نکلے اور جناب امیر اپنے لشکر سے اول
شہرہ جبری کی آخری تاریخوں میں شام کے قصد مدینہ سے باہر نکلے آپ ابھی روانگی میں تھے کہ ام الفضل کے
ساتھ سیر ہو کر خبری کے طلحہؓ زبیرؓ اور ام المومنینؓ ساڈیہ رہے مگر کہہ سے بعید کو چلی گئی ہیں جب آپ کو یہ خبر ملی اکابرین
مدینہ کو بلا کر آپ ان کے مکان سے خطبہ پڑھا اور خدا کی قسم وہ شام کے بعد بیان فرمایا کہ کسی بات کا انجام بخیر نہیں ہوتا
جب تک کہ خدا کا حکم نہ ہو اور یہی حکم ہے کہ اس کو فتنہ ہادی سے روک لیا اور تمہارے سرکام اچھے کر دیا جناب علیؓ سے
فرمایا کہ اس کو اس کی اسوان فرما دے اس کے لئے ہمارا کوہ دروازہ ہے تاکہ طلحہؓ زبیرؓ کے لئے سے پہلے راستے میں ان کو
جہاں اس اور آنکھوں پر آ کر لڑیں۔ اس نے یہاں سے جب رہے ہیں پہنچے تو آپ کو خبر ملی کہ وہ بعید کے میدان میں تھے کہ

بن قنبر بن قنبر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ اور زبیر سے بیعت کر چکے تو میں طلحہ سے ملا انہیں اسنے علیہ السلام
 لانا چھوڑا سخت غصہ دیکھا کہ اکثر وہ اپنی دائرہ کو کھینچے ہوئے غلوت میں متفکر بیٹھے رہتے ہیں پتہ ان سے کہا
 یا ابا محمد میں انکو ہمیشہ غلوت میں نگہنے پایا کرتا تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی دائرہ کو کھینچے ہوئے متفکر بیٹھے
 رہتے ہیں پتہ ان سے کہا یا ابا محمد میں انکو ہمیشہ غلوت میں نگہنے پایا کرتا تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی دائرہ کو
 کھینچے ہوئے متفکر بیٹھے رہتے ہیں اگر کوئی بڑی بات تمہارے پیش لائی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کر لو۔ مجھ سے کہنے لگے
 حضرت عثمان کے حق میں مجھ سے خواہ مخواہ ہے جس کی توہ میں سوا اس کے نہیں جانتا کہ انکے خون کی طلب میں
 دیر انہوں بہایا جائے میں نے کہا آپ اپنے بیٹے محمد کو اپنے پیچیدہ آجی زمین ہے اور عیال بھی ہے اگر آپ پر کوئی
 حادثہ واقع ہو تو وہ آپ کے بعد آپکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے میں نے محمد کے
 پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی حادثہ تیری باپ پر نازل ہوا تو زندہ رہی تو نواسی نہیں اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہوں انہوں نے
 کہا میں اپنے پاس سے ارہی اپنی کسی نئے طلب نہیں کر سکتا۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنوں میں کہا کرتے تھے کہ ہم اہل
 سے اکثر اس فتنہ کی باتیں کیا کرتے تھے انکے دوستوں سے کہنا کہ آپ اسکا نام فتنہ رکھتے ہیں اور ہم اس
 میں پڑے بھی ہیں کہنے لگے تجھ پر سخت افسوس ہے کبھی ہم تجھ اب بھی جیتے ہیں اور کبھی نہیں بھی ہوئے مگر یہی ایسا
 واقعہ پیش تہد کہ میں نے اس پر تو دم و صبر کیا کہ کوئی معلوم کر لیا ہو مگر میں اس معاملہ میں نہیں جانتا کہ نقل ہو
 یا ہر شہا یہاں طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ حمل کے لئے تشریف لائے اور ساتھ میں فزاعی کے لئے لکھ
 میں میرا ایک رفیق تھا میں اس کے ملنے کے لئے گیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی اسو بیان کیا کہ
 طلحہ اور زبیر اور جناب امیر المومنین عائشہ حضرت امیر سے برخلاف ہو کر لہجہ کی طرف چلی گئی میں مرد و اولاد پر آمادہ ہیں
 میں نے اپنے جیسے کہ کہا اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا رہیں اور جناب امیر المومنین کے ساتھ جنگ کروں تو
 یہ ایک امر کلاں معلوم ہوتا ہوا اور اگر جناب امیر علیہ السلام کیساتھ جنگ کروں تو یہ بھی مشکل ہے کیونکہ وہ سب سے منور
 اولیٰ امین اسی امت میں ہیں انہوں نے اپنے پاس سے اٹھ کر جناب امیر کی خدمت میں گیا اور سلام عرض کیا کہ میں نے سلام پہنچا
 ارشاد فرمایا میں نے اپنے پاس سے بھیج دیا ہے پھر میری ہاتھ جو ہو کر ان لوگوں کا تادمہ ذکر بیان فرمایا جب آپ اس پر مقدمہ کو
 بیان کر چکے تو آپ نے نماز کا حکم دیا اور سب کھانہ چھوڑ کر نماز ادا کی پھر نے کوئی کلمہ کہے جناب سے علیہ السلام اٹھ کر اسے سامنے
 جا بیٹھے اور رو کر کہنے لگے میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ نے نہ مانا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ اب یہ دیکھئے کہ آپ کل کیسے
 جنگ موقع میں آئیے اور کوئی بہکار ہو گا رہو گا۔ جناب امیر نے فرمایا کہ تو سہی کیا بات ہو تم ہمیشہ ان کیوں کی طرح سے
 رہتے ہو میں نے کیا ایسی بات کہی تھی کہ جس کی نیت تمہارا زعم ہے کہ میں نے اسے نہیں مانا جناب حسن نے عرض کیا
 کہ لوگوں نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کو گھیر لیا تھا تو میں نے عرض کیا تھا کہ آپ یہاں کسی امت کو حمل دیں جب
 کہ جناب عثمان شہر کو قتل کر دیئے تو ضرور کوئی دھڑلہ بیگے اندر آجی بیعت کر دیئے۔ لیکن آپ نے نہ کیا۔ پھر جب حضرت
 عثمان شہر پر گئے اور لوگ آپ سے بیعت کرنا شروع کیے تو میں نے عرض کیا کہ جب تک آپ کے پاس تمام عرب کے قاصد نہ جائیں
 بیعت نہ لیں پھر جب طلحہ اور زبیر بیعت کیلئے آئے تو میں نے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانیں اگر تمام امت پہنچ کر نہ لے۔ تو
 بیعت قبول کریں اور اختلاف واقع نہ ہو تو اب قصاص الہی پر راضی نہیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے کہا اور اللہ

میں گفتار نہیں بننا چاہتا کہ یہ آدمی اسے جسے بس گفت ہو تو اس کو جبران کر کے پاؤں میں رستے ڈالتا
 بنا اور زیاب زیاب پکار کر اس کی سیدکٹ دیتا ہوتا تھا اب تو ہر کوئی قیل سے ادنیٰ جیسی کو ملیں گی اور مخالف کو
 فرماں پند یہ سدا تھا کہ پھر خدا بوجہ پستہ کہہ کر پھر جناب میرے رقبہ میں ظلم و ستم کی طرف خط لکھا کہ ای طلو اور
 ابو سیر بن جونی بنانے ہوا کہ جب تک کہ تو شامیہ کی بیعت کا ارادہ نہیں کیا ہے تبھی انکا قصہ نہیں کیا تم دونوں
 کسی کو بیعت نہ کی اور بیعت نہیں کی اور سیر کو تو شمس قریش جو اور ای طلو تو شیخ المہاجرین بنو نزل کے تھے کہ تم اس بات
 پر نے سکا چھو دینا تھا اس نے زیبا تھا عثمان کے پیٹھے موجود ہیں وہ عثمان کے ولی ہیں اور اے خون کا مطالعہ
 کر سکتے ہیں تم دونوں مہاجرین میں کہ تم اپنی والدہ کو گھر سے باہر بھیج لائے ہو جس میں کہ خدا نے اسے اقرار دیا ہے
 رہو کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کافی ہوا والسلام اور جناب ام المومنین فاطمہ کو یہ خط لکھا کہ آپ کو گھر سے ایلے
 ہر کی طلب کیلئے باہر نکالنا زیبا تھا جو اپنی شان کے مناسب ہوتا ہے اس کی کیا بے رحم ہے کہ اصلاح میں اتنا سے سوا اب کی اور
 کوئی حرا نہیں جیلا آپ یہ تو بہانہ کریں کہ جو رونا تو شکر کی سہلاری کی کیا ہے یہ کار ہوتا ہے آپ اپنی زعم میں جناب
 عثمان کے حوالے سے مطالعہ کرتی ہیں عثمان بنی امیہ میں تھے اب بنی ہاشم میں وہیں جس کے کہہ لو اس امر کے لئے گھر
 سے باہر نکال دیا اور پھر اسے اپنے گھر سے ایک بھاری گناہ کا مرتب ہوا ہے آپ خدا سے نہیں اور اپنی فکر کو
 روت جا رہا ہے سدا تھا انہوں نے پھر جناب ابیہ نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کی طرف خط دیکر روانہ کیا اور
 اے یہ لکھ لکھ کر کہ میں نے تم کو ہاں دیا ہے وہیں سے اسے انتخاب کیا ہے اب جو امر کہ اس وقت حادث ہو رہا ہے اس کے بیٹے
 تمہاری طرف توجہ کی یہ تم خدا کو دین کے اعلان اور نصارت اور ہمارے ساتھ آؤ وہ ہو جاؤ۔ شاہد کہ اس امت میں
 پھر اصلاح ہو کر افرام ہم لوگ ایک سر کے بھائی بن جائیں وہ تو دونوں محمد کو نہ کی طرف روانہ ہوئے اور جناب امیر لوگوں میں
 خط لکھ کر گئے کہ گھر سے ہوتے اور اڑنا دیکر پروردگار نے اسلام کی وجہ میں عزت دی ہے اور یہ ہمارے بلند کیا ہے دولت
 اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اس کی وجہ ایک سر کے بھائی بنایا ہے پس جیت کر کوفہ چلا لو اس پر جیتے سے
 اسلام انکار بن اور وہ انکار نہ پڑے قرآن انکار پیش نہ دے یہاں تک کہ میں ان کو گئے ہوں میں ہوں۔ اس کو کہ شیطان نے چھلا
 ہے اور وہ ضرر اس سے نہ ہو چھلا نہ دے اس کے چلنے سے اس کے پہلی آفتوں میں چھوٹے پڑی ہیں اس امت میں بھی ضرر
 پر بھی ہو جائے نہ اسے ہم خدا کی پناہ لے لیتے ہیں اس کو دوجہ کر فرمایا ہو یہ الی بات ضرر ہو نہ ہو مگر اور غریب یہ
 امت تہمت و حق میں شہدائے جنت کے ایک سے سوا سب ہمیں ہونگے پس نہایت دین کی تکرار کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
 شکر ادا کرنا شروع کرنا اور انہیں کی سنت کا اتباع کرو اور جو نکل کر پیش آئے تھے انہیں کی طرف رجوع کرو جو کچھ
 انہوں نے جانتا ہے اسے مانو اور جس سے انکار کر سکتے ہو وہ اسے چھوڑ دو اور اس پر خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر اور اسلام قیام لا
 دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا ہے بنی میں اور ان کے منصف اور پیشوا آج پر انہی ہو۔ پھر آپ صبر و ولایت
 کی طرف رہا اور وہ لوگوں کو نہ پہنچے۔ ابو موسیٰ کی خط دیا انہوں نے اس کے سامنے بٹھا اور کچھ جواب دیا
 کہ کوئی نہ لکھی کہ گول تھے ہو کر ابو موسیٰ کے پاس گئے اور پوچھا کہ روانہ ہونے کی نیت تمہاری کیا رہی ہے۔
 ابو موسیٰ نے کہا کہ میں نے اس کی بات بیان کر دی تھی کہ وہ اسے دے دے اور ابو موسیٰ نے سیر پر چڑھ کر بیان کیا کہ
 اس نے اس کے گھر میں بیٹھے رہنا اور دوسرا دنیا کے واسطے گھرتا ہر کلنا عوان دونوں میں

آسمان سمجھو اسے اختیار کرو پس لوگوں میں ان دونوں محمدوں کیساتھ کوئی جلتے کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونوں غصہ میں اگر ابو موسیٰ سے سخت و مست کہنے لگے۔ ابو موسیٰ نے کہا انا بھی ایک شہداء کی جیسے ہیں اور تمہارے آئینے کے میں پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہیں تو جب تک کہ عثمان کے قاتلوں سے جہاں کہیں کہ ہوں فراغت حاصل نہ ہو جائے کوئی لڑ نہیں سکتا۔ دونوں محمدیوں سے جناب امیر کی خدمت میں واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ اپنے استرے فرما آئے تو ہماری طرف سے ابو موسیٰ کے پاس جا اور بات پر اعتراض و کبرئی رکے سوا ابو موسیٰ کو فہ کے عمل پر نہیں سکتا۔ جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیا اور اس کو ساد کی اصلاح کر جناب حسن اور شتر زبانی سے وقت میں کو فہ میں پہنچے کہ اس وقت لوگ مسجد میں جمع تھے۔ اور ابو موسیٰ انہیں خطینا ہو گئے اور کہہ دیئے کہ اگر لوگوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہی لوگ ہیں جو شرفیاب محبت سے ہیں پس ہی لوگ ان لوگوں کے جتنو شرف محبت حاصل نہیں ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والوں میں نکلے جو کراہا فرض ہے۔ یہ فتنہ سخت ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رتبہ کہ غفر رب ایک فتنہ پیدا ہوا ابو الہی کہ تھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا خدا تعالیٰ نے ہمارے اکبر سر دیکھا جانی بنایا ہوا اور ہمارا خون اور مال اکیس برس پر حرام کیا ہے جناب حسن علیہ السلام نے کفری ہو کر ابو موسیٰ سے فرمایا اے ابو موسیٰ تیری ماں کو رہا ہے غل سے علیحدہ ہو گیا۔ ابو موسیٰ سے عرض کیا آپ سمجھی تھی بہت میں جناب حسن نے نہر پر چڑھ کر طلبہ شاد کیا اور لوگوں کو تم اپنی ایہ کی دعوت مانو اور اپنے بھائیوں کی طرف دوڑو۔ اب المومنین فطنت ہیں میں ان دونوں میں سے ایک پر نظر رکھوں یا ظالموں میں یا مظلوم اگر مظلوم ہوں تو جو شخص میری مدد کر لیکھا تعالیٰ اسکی مدد کر لیکھا۔ اور اگر ظالم ہوں تو مجھے پکڑ لیکھا۔ خدا کی قسم بے طلبہ و بیزور میں جسے سب پہنچے کسی عیت کی پیروی اور وہی سب سے پہلی لڑائی کے لئے نکلے ہیں آئیں کسی کے مال میں یا خدا والا ہو یا خدا کے کسی حکم کو بدلائے پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور میری بات سنو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح میں ابن مریم عبد اللہ بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کی طرف چلے گئے جناب امیر نے عمار بن یاسر کو اپنے فرزند احمد بن حسن علیہ السلام کو کو فہ میں ہمارے پاس بھیجا جناب حسن نے نہر پر چڑھ کر اور عمار بن یاسر نے نہر کے پتے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہیں خدا کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت میں تہلے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں خدا نے اس وقت تک امتحان میں ملا کر تم عثمان کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنین کی اور شتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت کرنے لگے لوگ بھی ان کی دعوت کو پذیرا کرنے لگے۔ مہربین عمر نے کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا کہ امیر المومنین نے ہمارے بھائی اور اپنے فرزند احمد کو چاہے۔ نکلنا بھی بات نہیں کرنی چاہئے اس کے حکم کو ماننا چاہئے اور اپنی راہ سے دو دنیا چاہئے تم ان کے ساتھ جلد چلو حجر بن عدی نے کہا اور لوگو امیر المومنین کی دعوت کو قبول کرو تم بیکدوش ہو یا زبیر یا جبرین یا عت میں ہو دو اگر چلو تم سب میں خواہل میں انکی کافران پذیر ہوں جناب حسن نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہیں جو شخص خلیفہ کے راستے آنا چاہتا ہو وہ کس صاحبے وہ دنیا کی راہ سے پاس پہنچ جائے تو ہمارا آدمی خلیفہ کے راستے سے اٹے ہمراہ ہوں گے۔

جیسے بزرگوار صاحب جس کا تھانوی ملاقات کی اور اوپر بھگت کر کے فرمایا۔ اسی کو فدو المومنین عجم کے بادشاہوں قتل کیا۔ اور ایک گنجے کو قزوین کو لڑائی میراث چھین لی جو پہلے تھوڑا سا بڑا ہیو کہ تم ہمارا اور ہمارے اہل بھوک کے بھائی نہ ہو۔ اور بیان گواہی دے ہوا کہ وہ لوٹ بیٹھیں تو بھی ہماری مراد ہو۔ اور اگر وہ مہٹ کر فیکے تو ہم ان سے بڑا پیشکش پیش کیا کہ وہ غلبہ شمشیر کریں میں کوئی رفع فساد کیواسطے اصلاح کی بات اس پر صرف کر نیسے باقی نہیں چھوڑا۔ پھر اپنے قلعہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل دیوبند کے پاس جانیکا حکم دیا۔ فقہاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ان سے جناب میر نے فرمایا تم جا کر طلحہ و زبریر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونوں کو الفت اور جماعت کی طرف دعوت کرو اور وقت اور مہینہ نہ ملے گی بڑائی بڑی ملے گی۔ تمہارے حبیب آدمی خود جہاد تائب کر کے لے گا۔ میں نے کیا کرنا چاہیے۔ فقہاء دیوبند نے بھی اور اہل جناب ام المومنین کی خدمت میں گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اور دہراؤن اس شہر میں کچی تشریف آوری کا کیا باعث ہو۔ جناب ام المومنین نے فرمایا یہ میرے پیش میرا نام نہ لوگوں میں اصلاح قائم کر نیسے لئے ہوا ہے۔ فقہاء نے کہا آپ طلحہ و زبریر کو میرے پاس بلاویں تاکہ میں آپ کو دیکھوں۔ ان کے گھٹو کروں۔ جناب ام المومنین نے انکو بلا بھیجا۔ وہ وقت میں حاضر ہوئے فقہاء نے ان کو کہا کہ اپنے حبیب ام المومنین سے تشریف آوری کا باعث ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا نام نہ لوگوں میں اصلاح پیدا کر نیسے لئے ہوا ہے آپ وہاں بھیجیں بیان کریں کہ آپ اس امر میں شائع ہیں یا کہ مخالف دونوں صاحبوں کا کہ ہم متعلق ہیں تو فقہاء نے کہا اب آپ بیان کریں کہ اصلاح کی کیا صورت ہو۔ فدا کی قسم ہے اگر تمہیں اسکو نہیں بتا دیا تو لے لے گا۔ اصل کے خیال سے ہیں اور اگر آپ انکار کیا تو کوئی صورت پیدا ہو سکیگی۔ دونوں نے کہا کہ جناب عثمان کے قاتل ہیں جو حاکم قلعہ کے کہا یہ اس وقت نہیں ہو سکتا۔ میری رائے میں آتا ہو کہ اس وقت یہ پھرتی ہوئی آگ شجادی دیا ہوگا کہ مسلمانوں کا خون زمین پر نہ گرے اس کے سوا اور کوئی دوسرا علاج نہیں۔ اگر تمہیں انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا اور اس سے اعراض کرنا علامت شر و مل کے تلف ہو جائیگا باعث ہوگا۔ تم لوگوں کو عافیت پہنچاؤ خدا تمہیں عافیت روزی کرے لگا تمہیں کی کجیاں بنو اور بلا کو مت پھیرو تاکہ تمہیں اور ہمیں کسین لڑو اسے دونوں کہنے لگے کہ تمہیں کہہ دی اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کی ہے۔ آپ جل نکالو اور دست ہو جائیگا۔ فقہاء وہاں سے واپس چلے آئے اور جناب ام المومنین سے عرض کیا آپ بہت خوش ہوتے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہو گئے جیسا کہ میرا معلوم ہوتا تھا۔ میرا معلوم ہوا اور جس خوش ہوا تھا خوش ہو گیا تمام عرب کے فاضل دھرم سے جناب ام المومنین تھیں حاضر ہو گئے تاکہ ان کو اہل کوفہ کے بھائیوں کی رسا سے واقفیت حاصل کریں کہ فدو المومنین بھی ان ہی بیان کیا کہ صلح کے شواہد کوئی دوسرا خیال ہمارے دین نہیں پھر جناب ام المومنین نے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد جاہلیت اور اسکی برائیوں کا ذکر کیا پھر اپنے ارشاد و حکما کے میں کل یہاں سے کجی کرنے والا ہوں جس کے عثمان کے قتل میں اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ ذی قایم جناب عثمان کے قاتلوں میں سے دوسرا آدمی جناب ام المومنین کے لشکر میں موجود تھی۔ رات کو باہر مشورت کرنے لگے انکی فیس عبداللہ بن سبا اور ابن السودان کے نام سے بھی مشہور ہیں ان سے کہنے لگا تمہارا بھی عزت اسی میں جو کہ تم لوگوں سے ہے۔ دوسرا جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو۔ جو صبح ہر دو تم لوگوں میں ملے لو گے لگاؤ ہو لوگ کہ تمہاری ساتھ نہ گئے وہ بھی ناچار ہو کر لڑنے لگے۔ جو جب جنگ چھڑ جائے تو تمہیں نشانہ دیکھنا کہ کبھی تمہارے

وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی آواز پر متفرق ہو گئے۔ جبکہ جناب امیر قبیلہ بنی عبدالمطلب کے پاس جا کر مرو اور وہ اس بصرہ کا
 ارادہ کیا۔ یہ عربین سنان النضری جناب امیر قبیلہ المسلمان سے پہلے لکھایا امیر المومنینؑ آپ بصرہ کی طرف کیوں تشریف
 لائے ہیں آپ نے فرمایا میں لوگوں میں اصلاح قائم کرنے کے لئے اس لئے گئے تھے جسے اللہ تعالیٰ کے لئے آیا
 ہوں شاید بصرہ کی وجہ سے مرو کا اس لئے نہ کہ وہ دور کر دے اور جو عیت عطا فرما کر اور یہ لوگ ان کو چھوڑ دیں اور
 بن سنان نے کہا اگر ان لوگوں سے کچھ کہنے کو نہ مانا آپ نے فرمایا ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ کہنے لگا اگر اللہ نے
 ہمیں نہ چھوڑا آپ نے فرمایا اگر وہ ہلکا چھوڑے گی تو ہم ان کو دیشاں سے نہ کر کیسا تھک رہے ہیں کہ اسے کہا آیا کوئی
 نظریہ قائم کر سکتی ہے آپ نے فرمایا ہاں اس سے کیا معلوم رہا کہ اصل کتاب کچھ عبادت رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم
 اس خبر پر جب یہ خبر ہو سکتا ہے اس کا بیٹا ابوسلمہ نے خبر لے کر کہنے لگا ہمارے مومنین آپ اس قوم کیسے توجہ کی تاخیر کرنے
 میں کوئی حجت نہ نظر کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جب تک کہ یہ ہیں کچھ حکم پایا جائے تو میں اس امر پر حکم کیا جاتا ہوں
 جو احتیاط کی نسبت مناسب ہو اور جس میں نقص حاصل ہو۔ وہ کہنے لگا پھر ہمارا دور ان کا کیا حال ہو نہیو اللہ آپ نے فرمایا میں
 امید کرتا ہوں کہ جو کوئی ہم میں سے اور ان میں سے قتل ہوگا اگر اس کا دل نہ اکیسا تھا خالص ہو تو وہ بہت میں اصل ہوگا۔ پھر
 طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عاتشہؓ بصرہ سے روانہ ہو کر نصران زاد کے پاس پہنچے جناب امیر کا لشکر بھی
 وہاں پہنچا تو قاصد سے پوچھا تھا کہ یہ ان کو اور وہ ان کو چھوڑ گئے ہیں ان تک وہاں پر ٹھہر رہی ہیں سو اس صلح کے اور
 کوئی امر نہ نظر نہ تھا اور باہم خط و کتابت نہ تھی۔ ان دونوں لشکروں کے ملنے والی آخر کے نصف شدہ صحابی کو
 ہوا۔ جناب امیر اپنے لشکر میں غلبہ پڑنے کو کھٹکتے ہوئے اور فرمایا اگر لوگوں نے تمہارا ساتھ نہ دیا تو ان لوگوں سے
 رک رکھو۔ جو شخص اس سے دشمنی کرے گا وہی دشمن نہ رہا جائیگا۔ اور جناب ام المومنینؑ ان کو قبیلہ کے پاس
 فروکش نہیں ان دنوں میں سیر بن سیمان قوم ان کو کاٹیں تھا کہ جب بن سوار اس کو کہے لگا۔ جبکہ یہ دونوں لشکر
 ایک دوسرے کے آگے ملتے آتے ہیں تو اب ان کا نہ رہتا خیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں لشکر لہراتے ہوئے دو دیا
 میں۔ تم میری بات مانو اور تم کے درمیان موت کھسو اپنی قوم کو بھی اس سے بچائے رکھ سچے خوف ہو مبادا صلح
 نہ ہو۔ اور جنگ چھڑے یہ دونوں بھائی آپ کو فائدہ راضی ہو گئے تھے اور انہوں نے سچے تو بھی کل ہم اپنے حکم ٹھہرنے لگے
 کعب جاہلیت بن نصرانی تھے۔ سیر بن سیمان کہتا ہے کہ جب میں نصرانیت کا کچھ لکھ لکھ رہا تھا۔ تو مجھے کہتا ہے
 کہ اصلاح میں ان سے فائدہ ہوتا ہے۔ اب یہ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں اور طلحہ اور زبیر کی مدد کروں جبکہ ان دونوں صلح کا ارادہ کیا
 ہے خدا کی قسم میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ جناب راشد بن اسدؓ اور مدعی اور کفل اور بنی عبدمناف اور بنی الیاس کے
 بیچ قبائل کی صحبت کساتھ اور ابوالموتہ بنی تمیم اور بنی عمر کے دورہ کیسا تھا اور بل بن وکیع غطفان کی قوم کیسا تھا اور
 سیر بن سیمان قبیلہ ازد کے ساتھ اور سیر بن اسدؓ اسلمی بنی سید کے ساتھ اور زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتھ
 اور غطفان بن مشجع بنی کرکہ ساتھ اور عارض بن راشد بنی بایہہ ساتھ اور ذوالامر حمیری بنی کے لوگوں کے ساتھ
 جناب ام المومنینؑ کے لشکر میں حاضر تھے۔ پس بنی مضاعی بھائی بنہ ول مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ داروں میں
 کے نزدیک اور بل بن سیمان کے پاس جو جناب امیر قبیلہ المسلمان کے لشکر میں تھے ان سے کہتا ہے کہ میں نے لشکر کی تعداد
 چھ سو تیار کی ہے قریب بل وطلحہ اور سیر بنی علی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی ان دنوں لشکر کے فروکش ہونے کی خبر سیری

نیکو عبد اللہ بن عباس کی وفاتی جناب امیر نے طلحہ و زبیر کے جناب میرے کو سلام پہنچا اور باہم
 صلح کرنے کا قصد فرمایا۔ اس کی بات دونوں سرداروں میں شل ہو گئی۔ لوگ نہایت ہی خوش ہوئے
 اور صلح پر طلعہ پہنچے۔ شب کو ایسی خوشی ہوئی کہ وہیں سے سوئے ہوئے طلحہ عثمان نے جب لوگوں کی باہمی
 خطہ کتابت کو دیکھا اور صلح کی قرارداد پر طلعہ پہنچا۔ نہایت پریشانی میں پڑ گئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے
 آخر ان کی رائے لڑائی کے فتنہ اٹھانے پر اتفاق کیا۔ ابھی رات کا اندھیرا باقی تھا کہ انھوں نے طلحہ و زبیر کے لشکر پر
 شیخو مارا۔ اور ان دونوں لشکر پر مضر پہنچا۔ ہر دو رعبہ رعبہ پر اسی طرح سے ہر قبیلہ والوں اپنے قبیلہ کے
 لوگوں پر جو جناب امیر کے لشکر میں تھے پھونکے۔ اور لڑائی برپا ہو گئی۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ ہو۔ طلحہ و
 زبیر کے پیچھے پر عبد الرحمان بن الحارث اور سیدہ پر عبد الرحمن بن عقیل قائم ہوئے اور خود طلحہ و زبیر قلعہ میں جا
 چھپے اور پوچھنے لگے لڑائی ایک بیک کیونکر چھڑ گئی ہے۔ لوگ جواب دیا اسکی وجہ ہمیں نہیں معلوم تاہم
 کی چھاؤں ہی تھی کہ ہم پتہ لڑائی پر تھے لیکن طلحہ و زبیر کہنے لگے تو قتل کے نکرین علی ہماری بات نہیں
 مانتے۔ اور جو جناب امیر بھی اپنے اصحاب کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی
 تاہم نے عرض کیا کہ بیک کہ ہم پر ہے نہیں گراؤں۔ پہلو نہیں معلوم ہوا کہ کیا ہو رہا ہو۔ پھر ہم بھی سوار ہو گئے
 اور جنگ شروع ہو گئی۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جناب طلحہ و زبیر قتل نہ ہو جائیں وہ ہماری اطاعت کریں۔ انھیں گھس
 رہے۔ سوار یا اب ام المؤمنین کی خدمت میں ہا کر کہنے لگے اور اور مہربان آپ سوار ہو جائیں لڑائی چھڑ گئی ہے
 تو کس سے اٹھ کر کھڑے ہیں۔ انکو ایک ہرج میں سوار کر دیا گیا اور ہرج کی چار طرفوں کو زور سے چھپا دیا۔ جناب
 امیر نے اپنی فوج میں اذین بلند پکار کر لڑا دیا۔ اور لوگوں کو فرمایا کہ کسی جگہ سے ہونے کو چھپا
 منہ کرنا اور زخمیوں کو لباس مٹاتا کرنا اور لوٹنا۔ اور غلام مٹ بٹانا اور کسی کے سلاح اور سامان اور کپڑوں
 مٹ لوٹنا۔ پھر اپنے سامان کی طرف واپس آئے۔ ابھی یہ عرض کیا ابھی اچھی نوا ہے کہ طلحہ و زبیر نے مجھے دعوت
 کر کے لڑائی کی ہے تو جس طرح سے چاہی اور جس چیز کے ساتھ چاہے ان دونوں سے میرے ہاتھ میں ہر طرح سے
 کفایت کرے۔ جناب امیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سوار کی خاصہ کی پتھر شہبازی پر سوار تھے۔ صرف قیاس سے اور
 وہ اور سے اور غلام باندھوئے تھے۔ زور بیکتر چھڑ بھی لگا تو ہتھے نہیں تھے۔ جب وہ پوچھ خوب لگائی
 آپ دونوں صفوں کے درمیان میں جا کر سے تھے اور میدان میں نکلا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کو باؤ از بلند پکار کر فرمایا
 زبیر بن العوام کہاں ہے۔ انھوں نے کہ میرے پاس آؤں لوگوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اسے اتاریں زبیر کو باتیں
 باوجود وجہ آپ بخونی جانتے ہیں کہ وہ فریض کے بہادر و شہسوار ہیں جناب امیر نے فرمایا وہ میرے کچھ نہیں کر سکتے میرے
 پیکلہ کو زبیر کہاں ہے۔ پتھر اس کے پاس آئیں زبیر اسے لشکر سے نکال کر باہر طالعہ اسلام کے پاس لگے اور اس قدر قریب آ
 کر سے تھے کہ دونوں کی گھوڑوں کی گردنیں باہم مل گئیں اور انہیں فرق نہیں معلوم ہوتا تھا۔ جناب امیر نے اپنے فرمایا
 اسے میرے کچھ اس فعل پر کشتے اے ابھار۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمان کے خون کا بدلہ لےنے کے لیے فرمایا
 اگر تم اس قتل کے صاحب اپنے جی میں انصاف کریں تو خود نے انکو قتل کیا ہو لیکن میں تم سے قدا کی قسم دیکھوں۔ زور بیک
 کہ جناب امیر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور زبیر تو علی سے محبت رکھتا ہے۔ تم نے عرض کیا

یہ لو میرے ماموں کے بیٹے ہیں میں کیوں ان کی صحبت نہیں رکھتا۔ حضرت نے فرمایا کہ اے میرے سب تو اس پر حرج کرنا ولاہی اور تو اس کے حق میں ظلم کر لگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے بخدا ایسا ہی ہوتا ہے۔ پھر جب اب ہرگز فرمایا اس دو بابہ قسم دیکر کہ اس روز تک نہ کرنا بھی پوچھتا ہوں تو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خدا کے واسطے شرف لے رہے تھے اور میں حضرت کی صحبت سے تمہارا فائدہ بکرا تھا اور مجھے تمہارے پیچھے کرنا حضرت کو دیکھ کر سدا عرصہ کیسا تھا حضرت کی صحبت دیکھ کر اور میں حضرت کو دیکھ کر ہنسنے لگے تھے تھے میری نسبت کہا تھا ابن امیالہ بے لگلی نہیں چھوڑتے، پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر میرا بھائی ہے نہ کہ بھائی کی لگلی نہیں کرتے عرصہ تمام ایسے خیر و برکت اور خیر کے حق میں ظالم ہونے لگا زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا کو اواز دے اور میری ہمتاں لیکن میں سکو بھول چکا تھا اب کہ اپنے مجھے یاد دلایا ہے میں ابھی وہاں چلا جاتا ہوں اگر آپ اس سے پہلے اسکا تذکرہ کیا ہوتا تو واسطے یہ مرکز خیر نہ ملتا لیکن یہ دیکھ میں جناب رسول کا سات صلی اللہ علیہ وسلم کے فراموشی کی تصدیق کرتا ہوں یہ کہ کر سب وہاں سے جلا ہوا میں نے ان کا کہا اے زبیر تمہارا یہ بوجھ نکالیا حال ہو گا نہ صرف عرض کیا کہ اس کبھی ترک میں اور اس میں میں کسی صورت میں حاضر نہیں ہوا اگر کسی نسبت مجھ پر پوری بصیرت حاصل نہ ہو گئی ہو۔ میں آج کے دن اپنے معاملہ میں شک رکھتا ہوں تب یہ ہو کہ میں خود قسم و قسم کی عبادت دیکھ سکوں پھر صرف چکر کر کے راستہ کو روانہ ہو گئے اور تب ہم کی توہم میں جا کر تو غیرین جبر و الجبر نے انکی مہمانی کی اور وادی سبیل کی طرف انکے ساتھ ہو لیا دیکھا کہ وہ رفاقت اور دانستہ کابلنگا ہیں وہ کماؤں کو نکل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انکو بھی ایک جیابا میر علیہ السلام کی خدمت میں فتح کی مبارکباد کیلئے حاضر ہوا۔ اور حضرت کو جناب سبر کے قتل کا گناہ کیا آپ نے اُس کو فرمایا میں مجھے دوزخ کی نشانت دیتا ہوں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ ان میں سے ایک کا نام زبیر ہے کہنے لگا انا ہوں انا الیہ اجمعون عجب معاملہ ہو کہ اگر ہم کچھ ساتھ نہ رہیں تو بھی ہم دوزخی بنیں اور اگر آپ کی طرف سے دوزخی بنیں آپ کے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے پیشین گوئی ہو تھی یہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی نسبت اہل علم ہتھ میں کہ جناب نے انکو بھی میدان میں بلایا۔ اور اپنی نصیحت اور سبق کے حقوق اسکو جانے جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے اور فیح و غلبہ ہوئے۔ مروان بن الحکم جو انہیں گروہ میں تھا اُسے اُنکے پاؤں پر تیرا لیکن بن سعید کہتے ہیں کہ قبل کہ میں خود طلحہ رضی اللہ عنہ کو شیعہ پڑھتے سنا کہ مدامت خدا اللہ المستقی لہما۔ نشو و نما رضی جرم یعنی مجھے کبھی کی عادت جیسی برامت حاصل ہوئی جبکہ بیٹے اپنے علی الزمر جی حرم کی فرما کر پورا کرنا اپنے آپ پر گوارا کر لیا۔ کہتے ہیں کہ جب اُنکو تیر لگا اور اُنکا پاؤں خمی ہو گیا۔ تفعاض رضی اللہ عنہ اُن سے کہنے لگے اب آپ جنس امر کے طالب کا تھی اس سے عرض کر چکے ہیں آپ خیمہ کے اندر گھس جائیں اُنکے پاؤں سے خون جاری تھا اور کہہ رہے تھے اے زبیر وہ کا عثمان کے بدلے زبیری جان کو بیٹا تاکہ توجہ سے راضی ہو جائے جب اُنکو مزہ خون بھر گیا آپ نے ظالم سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار ہو جا اور مجھے گرنے سے تمام لے۔ میرے ایک مکان خرید میں اس سے اپنے محل آپ سی حال سے دھرم میں پہنچے اور دھرم کی باہر ویرانہ میں ایک گھر میں جا کر رہے اور اسکا مرکز قرار دیا کہ جناب میر علیہ السلام کے اصحاب میں سے یہ شخص اُنکے پاس سے ہو کر گذر طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو چچا کر لیا اُس نے کہا میں جناب میر کے اصحاب میں سے ہوں طلحہ کہنے لگے جلد اپنا تختہ بردا کہیں زبیر کے تھے پر بعیت

کروں جو خوف ہو کہ میں ہر جاؤں اور میری گولن میں خلیفہ وقت کی محبت نہ ہو جیت و فوات پائے۔ تو نصر کے بعد
 بنی سکنہ قمرستان میں دفن ہوئی۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر میں بل جل پڑ گئی اور بہت جلد بھاگ گئی
 جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنین کی سواری کے اونٹ تک پہنچ گئے جب بھاگنے والوں
 دیکھا کہ لشکر کے لوگ جل کے پاس پہنچ گئے ہیں جس طرح کہ وہ پہلے ثابت قدم ہو کر اڑ رہے تھے ان پر سے بیکرل ہو کر
 لوٹ پڑے اور دونوں لشکر کے لوگ باہم غلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ نہ آیا بلکہ اس سے پہلے اور نہ
 اس کے بعد روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسا واقعہ فکر کیا گیا ہے جس میں کہ استفادہ کر کے فائدہ پاؤں بلکہ
 ڈھیر کے لگ جائے گا تو کر گیا گیا ہوتا م روز یہی کیفیت رہی جہتیک کہ فریقین سے نہ ہوا اور قتل کے گرو
 نہ ماری گئے۔ روایت ہو کہ جل کی مہارستہ تو میوں پٹری ہوئی تھی انیس ایک بھی باقی نہ رہا بلکہ سب مار گئے
 انیس سے صحابہ میں طلحہ بھی تھے کہ جل کی مہار پڑ کر غلہ پر چلا کرتے تھے اور جب کسی چمڑا کرتے تو ہم لایہ فزون پڑہ لیتے
 اہل ہونے پر شہر جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار کیا ہوا تھا وہ لوگ حملہ کرتے وقت ان کے آیت کو
 پڑھا کرتے تھے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تھا کہ صحابہ میں طلحہ کو کوئی شخص قتل نہ کرے اور نہ لکوا نہ لایہ چلائے اور
 زغہ پکڑے۔ شیر بن ابی العیسٰی نے چمڑا کیا صحابہ میں طلحہ نے ہم لایہ فزون پڑھ کر کے حملہ کر دیا شیر نے لکوا نہ
 مارا جس سے وہ جان سے گذر گئے صحابہ میں طلحہ شری زادہ اور عابد مشہور تھے اور کثرت صلوٰۃ کی وجہ سے بجا آوی جاتے تھے
 اپنے والد بزرگوار کی اطاعت کی وجہ کڑائی میں کام آئے تھے۔ ان کی نسبت آیت فائل شیر بن لوقی العباسی کا قول ہے
 وہ تکیلف منہ والہ انہیں تھا انھوں نے ایسا مسلمان کہ دیکھا ہی ہوا اسکے اور کسی امر نہیں مارا گیا کہ علی کا مل نہیں
 تھا۔ اور جو کوئی حق کا تابع ہوا آخر کار نہ امت اٹھتا ہے۔ چھانے خم پڑھ کر نہائی باجوہ دیکھ لے زغہ خم لگائیوا لٹھا آیا
 خم پیشہ تھی کے کہ گئے بھی رہا سکتی ہے۔ بیٹے اسکی قمیص کے زبان کو نہرو سے پھاڑ ڈالا وہ تیرہا ہوا انھوں نے جل اور
 منہ سے جل زمین پر گر گیا۔ ان کے قتل کے بعد جل کی مہار کو جو بنی الاشرار نے چھاما جو شخص کے قریب جاتا تھا اسکے
 وہ تلوار سے دھست کے پستے کی طرح زمین پر بھاڑ دینا تھا۔ حارث بن عمر الاسدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف موصافہ
 یا امنا یا تبوا انا انا علی یا امنا زین کہ شجاع حکم بد و تختی ہمارا والہ ہم۔ ای ہمارے مال اور سب اچھی مال نہیں
 دیکھتی ہو کہ قدر تمہاری بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہیں اور قدر سر اور ہاتھ ٹکڑا گئے ہیں پس دونوں باجمہ وار کرنے لگے
 اور ایک سرے کے زخم سے ہلاک ہو گئے بہادر جل کے گرد لکیر ڈال لیا۔ جو شخص کجل کی مہار پڑتا تھا قتل ہو
 جاتا تھا۔ اور نہ چھانے وقت اپنی حسب نسب بیان کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں فلان شخصوں اور میرا باپ فلان شخص
 تھا جب عبد اللہ بن الزبیر کی نسبت پہنچی تو مہار پڑ کر چپکے ٹھہرے ہو گئے۔ جناب ام المومنین نے قوا باہمی شخص تو اپنی
 حسب نسب کو کیوں بیان نہیں کرتا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لکے آپ کا اور آپ کی بھین کا بیٹا ہوں فوائے لکیں کیا تو عبد اللہ
 سے مافوس کیا اسلام میری بہن نامی رہی اچھی۔ انہوں نے اشرار پہنچا اور دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی اشرار نے ان کے سر
 پر بوجہ ماری جس سے خلیفہ سا زخم کیا پھر دونوں دست و گریبان ہو کر کشی کرنے لگے یہاں تک کہ دونوں زمین پر گر گئے ابن
 زبیر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے جو کہ نور مالک شہ کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہیں سکتے تھے کہ مالک کونسا ہے اور عبد اللہ
 کونسا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اشرار کہا کرتے تھے جل کے

چھ ایک بہادر دل کی جماعت کا سامنا ہوا لیکن جو چچے ابن الزبیر اور عبدالرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے
 میں قتل ہوئے تھے وہ کسی پیش نہیں آئی تھے اکثر ہمت ناک بہادر دل بہت سینہ والوں کا سامنا کیا مگر قریب
 تھے کہ میں ان دونوں سچات نہ پائیں پڑو میں کہ ساتھ کا شرمیلان ہو سامنا نہ ہوا اس وقت کے ایسے ایسے
 واقعات کثرت سے روایت ہوئے ہیں دونوں لشکروں میں سے حمل کے گو جھنڈے لڑا ہو گئے اڑکا شامشکل پڑا جو جھنڈے
 کہ ہاتھ اور پارہ لگتے کر گئے تھے انکی گنتی ہی نہیں تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھ کر چلے گئے کاوٹ کے باؤں کا
 دلو جب لڑگوں کے اسکا ہاؤں کاٹنے کا ارادہ کیا اور تفرق ہو کر دوڑی ہجیر بن دحیہ انکلی نے جلدی سے دوڑ کر اسکی
 ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا مگر تھے ایسی ہولناکی اور نکالی کہ کبھی سننے میں نہیں آتی
 تھی جب کہ کامیاب ہو کر زمین پر گر کر ایک سخت شور مچا ہو گیا۔ تیروں گئے کی کثرت سے ہرج و مرج خرابیت کی نظر نہ آتا تھا
 لڑگوں کے کہ گھیر ڈال لیا۔ اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرادی کہ کوئی بھاگے
 والو نکلیں بھاگ کرے اور تیروں کے کہ نہ آتا ہے اور کسی غیر میں تھے اور تھکھا اور کٹے اور سامان نہ لے پھاڑ
 تھوڑے دیر میں جس ہرج کے اٹھایا کا حکم دیا اور ام المومنین کی خدمت میں لے بھائی تھیں ابی بکر مگر جو بھوکا تھا
 کس ہرج کے گرو غیبہ پکاروں اور خود ہاتھ لگیں کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہیں لگا محمد بن ابی بکر نے
 ہرج میں سر ڈال دیکھتا جاؤ ام المومنین نے فرمایا تو کن ہجیر بن ابی بکر نے عرض کیا میں ابی بکر ہی ہوں فرماتے
 لگیں کہ ابنا سادیت عیسٰی حبیہ کا بیٹا ہے تھیں ابی بکر نے عرض کیا ہاں میں ہی ہوں ام المومنین نے فرمایا اے میری
 باپ کی باد کاغذ کا شکر ہے کہ جس نے سچے سلامت رکھا ہے۔ رات کو وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصر میں داخل کیا
 اور عبد اللہ بن خلف الخزازی کے تھیں صیف بنیت الحارث بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار
 کے پاس جو ام طلحہ الطححات کے نام سے مشہور تھیں جاؤ تارا۔ اور تھیں کو رات بھر ہی اسایش ملی اور بصر
 میں داخل ہو گئے اور جناب امیر نے بصر کے ہاتھ لگا کر اہل الجلال فرمایا اور مقتولوں کے دین کا حکم دیا لوگ ابھوسے ہاتھ لگا کر
 انکو دفن کرنے لگے۔ جناب امیر خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیا کرتے تھے جب کعب بن سواد
 کی لاش پر پہنچے تو فرمایا کہ تم لوگوں کا زعم تھا کہ خیر چند احمقوں کوئی اس گروہ کا سر یک نہ ہوگا وائے کعب بن سواد تو
 بڑے اچھے آدمی تھے۔ پھر عبد الرحمن بن عتاب کو دیکھا تو فرمایا یہ شخص قوم کا عیسوی تھا یہ وہ شخص تھا کہ لوگ
 ہر وقت اسے اڑا کر دھڑکتے تھے اور انعام کے حامل کرنے کے لئے اسے پاس جمع کرتے تھے وہاں سے طلحہ
 رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہنچے اور کہنے لگے انا صدقانا الیہ راجعون یا ابا محمد انھوں نے میں ہرگز نہیں جانتا تھا کہ
 قریش کو اسطرح سے خون میں ڈبو پائوں وائے ابا محمد کسی پر شکر کیا اچھا کہا ہے۔ مدنی کلن بن ابیہ العقی
 صل اللہ علیہ ماذا ما ہوا استغف و بعد الفقہ ایک جوانی تھی جس پر کثرت سے کھینچا کرتا تھا جب وہ اسکا
 ہاتھ تو لگے ہو گیا تو وہ اسکی فقری کی وجہ سے ہر دوری اختیار کرنے لگا۔ پھر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکھ کر فرمایا
 اسے اس کے باپ کی اطاعت نے مار ڈالا ہے پھر اپنے تمام اہل کو فرار ہاں بصر کے تھوڑا سا زمانہ پھر بصر کو
 دیکھ ہی قبر میں دفن کیا اور دونوں لشکروں کے بقیہ اہل کپڑے کھینچ کر کے مسجد میں رکھوا دیئے اور فرمایا کہ تم
 کے ساتھ لڑا ہی رہی چیز کو سچا مگر لیا میں اور ہتھیاروں کو خزانہ میں جمع رکھنے سے نہ فرمایا کہ تم وہ خزانہ سے

حاصل ہو چکے ہیں پھر آپ بعمر میں تشریف لے گئے نام بھرہ والوں کی یہاں تک کہ غم و غنا اور پناہ مانگنے والوں کے
 بھی ان کی بیعت کی۔ بیعت لیکر آپ جناب ام المومنین کے پاس تشریف لائے اور ان ہی سلام علیک کر کے ان کے
 پاس بیٹھ گئے پھر جناب ام المومنین نے مفتو لوگ کی نسبت اتنا ہنسنا کہ وہ لوگ ہنسنا شروع کر دیے کون کون ماری
 گئے ہیں جب انہی مفتو لوگ نام بیان کئے گئے تو انہیں خدا اپنے رحم کرے لوگ کس قدر خوش کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہو
 فرمایا کہ میں نے اسی طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ظلال ظلال شخص جنت میں ہونگے جناب امیر علیہ السلام
 نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ ان دونوں شکوک میں سے جس کسی کا دل خدا کے لئے خالص تھا اور وہ مارا گیا تھا
 اسکو جنت میں داخل کر دیا پھر جناب ام المومنین کے لئے سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کر کے ان کو مکہ کی طرف
 روانہ کرنا چاہا تاہم چونکہ انہیں قیام کرنا پسند نہ کرتے تھے ان کے ساتھ جو اس شخص کا ایک گھوڑا تھا حضرت ام المومنین کے لشکر
 کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے تھے ان کی بیعت میں روانہ کئے اور بل بعمر کی چالیس عورتیں ان کے ساتھ بھیجیں اور
 ان کے ساتھ ان کی بھائی محمد بن ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی روانہ کیا اور کچھ کے معذور وید ولت تشریف لائے اور ان کی
 خدمت میں ٹھہرے یہی جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا کو لے گئیں ان کے لیے سے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی
 نہیں تھی بلکہ ایسی بیعت تھی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والوں سے ہوا کرتی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا آپ
 سے فرماتی ہیں یہاں اس امر کے ہمارے اور ان کے درمیان میں کبھی کسی قسم کا کوئی تخاف نہیں ہوا وہ دنیا اور آخرت میں
 ہمارے کوئی کیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوتیلی بہن ہیں پھر جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا کو طرہ روانہ ہوئیں اور جناب امیر
 بھی جتیل تک بطریق مشایعت ان کے ہمراہ گئے اور اپنے دونوں صاحبزادوں کو چار ایک دن تک ان کی مشایعت
 میں رہنے کے لئے بھیج دیا جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا کے وٹوں تک میں رہیں پھر مدینہ کو تشریف
 لے گئے۔ جب جناب امیر ازل بعمر کی بیعت سے قانع ہو چکے تھے کہ لوگ ان کی رکاب سعادت میں حاضر واقعہ
 کے لئے بیعت المال کو اپنے تفریق کر دیا۔ چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار عطا ہوا اپنے فرمایا اگر خدا کی پاک
 اہل شام بظرف اب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا قطعاً یعنی اللہ عزوجل کہتا ہے کہ عمل کی لڑائی کے
 ساتھ مصنف کی لڑائی کو کچھ شائبہ نہیں اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم بیروں کے لئے اپنے سینہ پر دھڑک رہا تھا
 کی طرح تم کی بھالیں حل والوں کے بدن میں چھوئے تھے اور وہ بھی ہے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبد اللہ بن سنان
 اہل کالی کہتے ہیں کہ حل کے دن پہنچے اس قدر تیر خلائی کہ ہر گز گش خالی ہو گئے اور اس قدر تیرے مارے کہ ان کی بھالیں
 ٹوٹ گئیں چنانچہ اپنے اپنے سینے میں چھل چھانی کے سوا اور کچھ نہ ہو گئے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام نے چلا کر فرمایا
 ہمارے ہمارے اور انصار کے درمیان کیا ہیں کچھ لوگوں کے سر پر خود پتلا دھنکے پڑنے کی صدا بکل دھو بیوی کے
 بٹے کی آواز کے شائبہ تھی۔ مدینہ کے لوگ منہ پر پہلے اس واقعہ سے گاہ ہو گئے تھے اور ان کی خبر ان لوگوں نے
 لاکھ چلیں مفتو لوگ ان کے لئے آگیاں نہ جاتی تھیں چنانچہ ایک ہاتھ کو لیکر انہی وہ مدینہ میں اس کے خیمہ سے گر گیا۔
 لوگوں اسے اٹھا کر دیکھا اس کی انگلی کا نقش پڑا گیا اس پر عبد الرحمن بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا نام کنہ تھا
 اس طرح مسند کو وہ مدینہ کے مابین کے باشندے بھی اس سے مطالبہ ہو گئے نام میں جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے
 مدعو نہ کی اور ایک ہزار ترکہ بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد میں ہزار کے قریب تھی اور صحابہ جملہ

کے تقویٰ کوئی نوا و ستہ نہ راست سو تو ہی بیان کرتے ہیں اور اُن کے لشکر کی کل تعداد بیس ہزار تھی اس کے علاوہ ہوتا ہے کہ وہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے +

جنگ صفین میں جناب امیر کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ اشاعی مطالبہ المسؤل میں لکھتے ہیں کہ ایک انہیں سے صفین کی لڑائی جو جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ اب ہر جس کے سینے سے بہادر آدمی کا دل کاپا اٹھتا ہے۔ اور سچ بڑا صوابی ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے موکر کل سے فراغت پا کر گد کا قصد کیا اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے عامل ہمدان جو بن عبد اللہ الجلی اور عامل آذر جہان افشست بن قیس کو بلایا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر دستور سنا لی رہی دیدار پھر پھر سے آپ باہر نکلے اور فرج آراستہ کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی لڑائی کیلئے لوگوں کو اسکا دستکار ہونے پر بات معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی معلوم ہو گئی اُنہی اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا عمرو بن العاص نے کہا جبکہ جناب امیر علیہ السلام بذات خاص اُسے لڑنے کو کہتے ہیں تجھے بھی بذات خود اُنکی لڑائی کیلئے نکلنا مناسب ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو اپنی ہوا لیکر خط لکھا اور فرج آراستہ کر کے ایک علم عمرو بن العاص کے لئے اور ایک ایک اسکے دونوں میٹوں عبد اللہ اور محمد کیلئے اور ایک اسکے تلام کے سپرد کیا پھر دعویٰ لے لی جناب امیر علیہ السلام اور معاویہ رضی اللہ عنہ اہل مدینہ کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے اور فطرت پر چلے۔ جناب امیر علیہ السلام نے ابو عمر اور نسر بن حصن انصاری اور سعد بن قیس الجہانی اور شیب بن ربیع التیمی کو بلایا کہ تم اُس شخص لینے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چاہو اور اسکو خدا کی طرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اُسے ہدایت کرے اور اس کے ہاتھ باہمی تفرقہ کو مٹائے جس روز وہ لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اُس روز یکم ذی الحجہ ۳۵ ہجری کی تاریخ تھی۔ اول لشیر بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت و ثنا کے بعد معاویہ سے کہا: معاویہ دنیا تجھ کو اہل بیت علیہ السلام سے اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنا والا ہو۔ خدا تجھ کو حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ میں تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تو اس امت میں تفرقہ مت ڈال اور لوگوں کا خون زمین پر مت گرا۔ معاویہ نے اُسکی بات کا ٹکڑا کہا کبھی تو نے اپنے دوست اسلام میں سبقت رکھنے والا صاحب فضل صاحب دین رسولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ والے کو یہ وصیت کی ہے۔ اے ابن مولو بیان اگر کیا کہنا چاہتا ہے۔ بشیر بن عمر نے کہا میں تجھے خدا سے ڈرنا دیکھ کر کچھ کہتا ہوں کہ تم اس عمر تجھے کہتا ہوں اسکے ماننے کے لئے کہتا ہوں۔ کیونکہ اسے تجھے دینا و آخرت کی نسبت اختیار ہے۔ اور معاویہ کہتے تھے۔ کیا میں عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا دعویٰ حیرانوں و دانشمندیوں کی ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر حسین بن علی و شیب بن ربیع گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے اُنکی گفتگو کی طرف التفات نہ کر کے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں اس تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ شیب نے کہا تو اسے ڈرنا ہو خدا کی قسم تو مجھ سے پہلے تلوار کی شہتیری طرف جھلکتی رہی ہے۔ یہ کہتا ہوں معاویہ کے پاس سے واپس چلے آئے اور جناب امیر کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام بجا دیا کیا +

مردودہی رحمۃ اللہ علیہ معجذبہ میں لکھتے ہیں کہ معاویہؓ نے جنگِ بدر میں علیؓ کے قتل کے بعد شیعہ
صوفیوں پر ہجرت کرنے کے لئے ایک عہدہ موقوفہ اختیار کر لیا۔ خواتین پر تاثر نہ ہونے کے واسطے اس گروہ میں
اس مقام سے ہرگز کوئی جگہ نہ تھی۔ اس مقام کے سوا اور وہاں تیرے پرے اور نیچے ٹیلے تھے جہاں پر سو گھاٹ
دور تھا۔ اور پانی کا لینا دشوار تھا۔ معاویہؓ نے ابو العاصؓ کو جو اس کے مقدمہ الحیش کا افسر تھا چاہیسن کہ وہی
کے ساتھ گھاٹ کی راہ بند کرنے کے لئے شیعہ کیا جناب امیرؓ اور جناب امیرؓ کے لشکر کے نوے ہزار عراقی کے
باشندوں کو ہاں ہجرت کر لیں اپنے کنبہ سے پر دھرتے تھے تمام ہات پیر سے تھے۔ یہی عمرو بن العاصؓ کے معاویہ
سے کہا۔ ان کو کونو بھی پانی پینے کے واسطے چھوٹو دینا چاہیئے۔ معاویہؓ نے جواب دیا۔ وائے ہرگز ایسا نہیں
ہوگا جس طرح سے عثمان رضی اللہ عنہ پیر سے مرگئے ہیں اس طرح سے یہ لوگ بھی مایوس ہو جائیں تو بہتر ہے جتنا
امیرؓ اسلام نے اُعث کو حکم دیا کہ چاہئے اور اور ایک ہجرت کے لشکر میں خمس جاؤ اور انکو پریشان کر کے ایچہ اور نیچو
پانی ملا لاؤ۔ ہم باقی سوار اور پیادے لشکر تباہ سے پیچھے آتے ہیں اُعث وہاں ہی دھانسیئے اور جناب امیرؓ کے
پیچھے ہولے اور معاویہؓ کی فوجیں گھس گھس ابو العاصؓ کی فوج کو گھاٹ کے راستے سے ہٹا دیا جو بنقل پر کیا معاویہ
ٹھہرا ہوا تھا وہاں جا آتے۔ معاویہؓ نے عمرو بن العاصؓ سے کہا۔ یا اباعبداللہ اس شخص کی نیت تیرا کیا خیال ہے
جس طرح سے ہم نے اسکو پانی سے نڈک رکھا تھا یہی ہمیں نڈک دینگا۔ عمرو بن العاصؓ نے جواب دیا جب تک کہ تو اس
اطاعت میں داخل نہ ہو جائیہ تجھے پانی کا ایک قطرہ دینے پر بھی راضی نہ ہوگا۔ معاویہؓ نے جناب امیرؓ علیہ السلام
کی خدمت میں کوئی بھیج کر گھاٹ کی آمد و رفت اور اپنے لشکر کے لئے پانی پینے کی واسطے اذن مانگا۔ جناب امیرؓ علیہ السلام
نے انکو اذن عطا فرمایا۔

پھر جناب امیر اپنے دوستوں سے ایک ایک قوم کے بزرگ کو بلا کر دیکھنے کے میدان میں بلانے لگے ان کے
مقابلہ میں ہوا تو یہ بھی اپنے دوستوں کی ایک جماعت بھیجتا رہا۔ اور پھر لڑائی ہوئی رہی کبھی جناب امیر خود بدولت
اور کبھی مالک نے تنہا اور کبھی جو بن عدی الکندی اور کبھی دیا بن خضرتی اور سعید بن قیس الراجی اور کبھی قیس بن
سعد الانصاری لڑنے کے لئے نکلا کرتے تھے۔ اور دعویٰ کی طرف سے بھی عبدالرحمن بن خالد بن الولید اور کبھی
ابا اسود مدنی وغیرہ میدان میں آیا کرتے تھے۔ ذی الحجہ کے تمام دنوں میں اسی طرح جنگ ہوتی رہی کبھی کبھی ان میں
دو دو دفعہ بھی لڑائی ہوا جاتی تھی۔ جب محرم کا مہینہ آگیا اور سبھی منتقدوں سال شروع ہوا قاعدہ عرب
مطابق اہل امانت کی کو بلا گیا۔ اور طرفین میں صلح کی امید پر قاعدہ دنگی آمدورفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم کا صلح
کی کوئی بات قرار نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیر نے اہل شام میں سناوی کرز کا حکم دیا کہ اسی شام والو
امیر المومنین ہوتے ہیں میں نے کھنق کی طرف بلا لیا تھے اسکی طرف التفات نہیں کی اور تم کھنق سے باہر نہیں آتے
اور نہ نئے اطاعت قبول کی۔ خدا تعالیٰ حیانت کر نیزہ الونکو پاد نہیں کرتا۔ پھر جناب امیر نے کوفہ کے سواہر بن
ربیع کو فتنہ اور یصو کے سواہل پر سہل بن حبیب کے اور کو فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو اور یصو کے پادوں
پر عمار بن فہل کو فہ کے سواہل پر عمار بن یاسر کو فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو
فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو فہ کے پیادوں پر عمار بن یاسر کو فہ کے پیادوں پر

خزاق نامی باہر نکلا دونوں صفوں کے درمیان میں آکر مبارک طلب کرنے لگا اہل عراق میں سے جو عید بنی ہاشم کے
 مقابلہ کو نکلا پہلے باہر بیرون بازی کرنے لگے۔ پھر نوا رکھنے لگے شامی نے اسکو مارا۔ لا اور گھوڑی اور زراں کا
 سر کاٹ کر پیشانی کے بل زمین پر مارا۔ ساگر کے زخمیہ اور گھوڑی پر چڑھ کر مبارک طلب کر رہے لگا۔ اس کے تیسرے ایک
 نوجوان مسلم بن سید ارجس نامی آئندہ فدا کر دیا۔ اس شامی نے اسے ساتھ ہی رہنے دیا اور کہا اس سے پہلے
 جو ان کیساتھ کیا تھا۔ یہ کر کے پھر سزا طلب کر سیکو کھڑا بنا۔ باب امیر بنی سلام ہاس بدلتے کے مقابلہ کو نکلا
 غلامی اگلے بچان نہ سکا۔ جناب میز نے شیدائی کر کے کندھے پر نوا مارا۔ اس کی ایک طرف کا کندھا ٹٹ گیا اور
 وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گھوڑی پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کر کے اسکا ٹنڈا آسمان کی طرف پھینک کر زمین پر پڑ گیا
 اور گھوڑی پر سوار ہو کر مبارک طلب فرمانے لگے شام کا ایک اور شاہ سوار آپ کے مقابلہ پر نکلا۔ آپ نے اسے ساتھ ہی
 وہی معاملہ کیا جو اس کے پہلے دوست کیساتھ کیا تھا۔ اس طرح سے سات سوار آپ کے بعد بھگتے آئے آپ کے مقابلہ پر
 آپ کے ساتھ اسی طرح سے پیش آئے جس طرح سے کہ پہلے شامی سوار کے ساتھ پیش آئے تھے۔ یہ دیکھ کر تمام کے
 لوگ آپ کے سامنے سے ہٹ گئے پھر مد کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کر سکا۔ آپ دونوں صفوں کے درمیان
 میں ٹپکنے لگے۔ تغیر لباس کی وجہ سے شامی حضرت کو نہیں پہچان سکتے تھے۔ مواوئہ کا ایک غلام خنجر جو حکو
 حرب کہتے تھے۔ یہ شخص بہادری میں شہرہ آفاق تھا۔ معاویہ نے اس سے کہا اگر حرب تو اس سوار کے مقابلہ
 میں جا اور اسکو قتل کر کے میل چڑھنا کر تو دیکھتا ہے کہ اسے تیرے کتنے دوست اور قادی ہیں۔ حرب کہنو لگا
 میں اس سوار کے مزید کوئی تیرہ نہ چکا ہوں اگر تیری تمام فوج بھی اس کے مقابلہ پر نہ گئی تو یہ اسکو بھی فنا کر دیگا
 اگر تیرا یہی منشا ہے کہ میں اس کے مقابلہ جاؤں تو یہ تجھے کہ اسے اتنے سے مہری موت آتی ہے۔ وہ اس کے سوا
 کسی اور کے مقابلہ میں بھی جگہ دیکھ لے۔ معاویہ کہنے لگا میں ہرگز تیری موت کا خواہنگار نہیں۔ تو اسی جگہ پر ٹھہر
 تاکہ تیرے سوا کوئی اور شخص اس کے مقابلہ نہ کر سکے۔ مقابلہ کو لٹکے۔ جناب امیر علیہ السلام باؤر بلند فرمانے لگے ای شامیوں تمہیں
 کیا ہو گیا ہے کہ تم میں کوئی نوجوان میرے سامنے نہیں آتا۔ چہرے اپنے سر اندر سے مغر اٹھا یا سب لوگ
 آپ کو پہچان گئے۔ آپ اپنے لشکر کی طرف واپس ہو گئے پھر ایک روز اتفاقاً اسکا ہوا اور دونوں لشکر آمنے سامنے
 کھڑے تھے شام کے بہادروں میں ایک شخص جو کریب بن الصلاح کے نام سے مشہور تھا یہ ان میں دونوں
 صفوں کے چیم کھڑا ہو کر مبارک طلب کرنے لگا عراق کے لوگوں میں ایک شہسوار جس کا نام میر قح الخولانی تھا اس
 کے ساتھ گیا شامی نے اسے قتل کروا دیا۔ پھر حادثہ الحکمہ اس کے ساتھ لڑنے لگا وہ بھی اس کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا
 جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلالت کو دیکھا اور خود بدولت سوار ہو کر اس کے ساتھ شریف لیگے۔ وہ اس سے
 جدا کر دیا۔ نام ہے اسے جواب دیا جے کریب ابن الصلاح امیری کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ای کریب میں تجھے
 کہتا ہوں کہ تو اپنے دل میں خدا کا خوف کر میری نگاہوں میں تو بہادر و عظیم ہوتا ہے۔ پس اگر تو بہادر و عظیم
 ہو تو میرا بھی ہو تو بہتر ہے۔ تو خدا کے عذاب اپنی جان کو بچا۔ کہیں معاویہ جیسے جہنم میں نہ جائے۔ کریب نے
 کہا علی اگر آپ ارزا ہوتے ہیں تو میرے پاس شریف لائیں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی تلوار بچانے لگا۔ جناب امیر
 نے اس کے پاس چل کر اپنی تلوار کو دیان سے بھر کر ایک گود گھڑی تاکہ آپس میں جویش چلتی رہیں۔ جناب امیر

نے سبقت فرما کر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر زمین پر گر گیا۔ آپ اس فانیغ ہو کر پھر شامیوں کی طرف
متوجہ ہو کر ادل من مبارزہ پکارنے لگے اسکا بھائی حارث انجیری آپ کے مقابلہ پر نکلا آپ ایک ہی وار میں
اسکا کام بھی تمام کیا اسی طرح سے چار آدمی اس کو آپ کے ہاتھ قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تھے اور یہ
اہیت پڑھنے جاتے تھے الشہر الحرام بالشہر الحرام والحرماں فصاص مہن اعتدی علیکم فاعتدوا
علیہ قتل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنی حرمت کامہ دنیا مقابل حرمت کے
ہمینے کے اور اب رکھتے ہیں بد لاپ پھر جس تمیز یافتی کی تم اس پر یافتی کو جیسے اُسے تمیز یافتی کی اور
دُمتے ہو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ پر میر گاروں کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے چلا کر فرمایا ہے معاویہ میری
اور ہتری لڑائی ہے تیج میں عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آنا کہ جو خیاں ہو کر گئے
مناخ میں ہے معاویہ نے جو ایوان مجھے آپ کے مقابلہ کی ضرورت نہیں آپ کے عر کے یہ چار نوخوار ہندی مار ڈالے
اب انہیں پر آپ کفایت کرنے ہیں۔ معاویہ کی فوج میں سی عروہ بن داؤد چلا یا کہ ای ابن ابی طالب
معاویہ آپ کے مقابلہ سے ڈرا ہو تو آپ میر مقابل شریف لائیں جناب امیر اسکی طرف بڑھے عروہ پیش قدمی
کر کے ایک وار چلا یا چوا چھا پڑا جناب امیر نے یہ حکم کر کے ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہو کر گر گیا۔ جناب امیر
نے فرمایا سید معاویہ تم کھلا جا۔ عروہ کا مارا جانا مایوس نہایت گراں گذر گیا۔ نہ کہ وہ ان کے مشہور بہاؤ میں سے
نکلا گیا تھا۔ اُسے میں رات ہو گئی اور حضرت امیر اپنی فوج میں واپس ہو آئے پھر ایک اور روز ایسا
ہی اتفاق ہوا کہ دونوں لشکر بالقتل کھڑے تھے جناب امیر حسب معمول دونوں لشکر وک میدان
بٹل رہے تھے عروہ بن عاص فوج سے باہر نکلا۔ چونکہ امیر نے اپنا بھیس بدلا ہوا تھا کہ کہیں معاویہ سے
آمناسا ہوا ہو گا اور یہ روز کا ششائینٹ چلے۔ اسوجہ سے حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان میں نکلا۔
اور یہ بجز پڑھنے لگا۔ باخاۃ الکوفہ یا اهل الفتن یا اضرکم ولا ادری ابوالحسن یا کو نہ کہ سہ سالار
اور ان وقت کے جنگ کے والو میں نہیں مار ڈالو نہ گا۔ اور ابوالحسن کی خاطر نہیں کرو نہ گا۔ جناب امیر علیہ السلام
نے آپ سر حملہ کیا اُسے حضرت کو پہچان لیا۔ اور میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگا آپ نے لکڑے سے نو مار نیزہ اس کی
رہ کے حلقہ میں لڑھ گیا اور وہ جھٹکا کھا کر زمین پر گرا۔ اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیر اب مجھ کو نہ نہیں
چھوڑے اُسے اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر اپنی شرمگاہ کو نہ گا کو یا۔ حضرت نے اس کا ہاتھ پھیر لیا اور پھر
بشکین اس چلے گئے عروہ بن عاص وٹل سے اٹھ کر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔ معاویہ اسے دیکھ کر بے
لگا عروہ بن عاص کیا ناہو کر کہنے لگا تو نہیں ہے واللہ اگر تو میری جگہ پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بھی اسی طرح ہوتی
ہو جاتی جس طرح سے کہ میری ہتھی ہو گئی تھی اگر اس وقت میں جناب امیر واپس جلتے تو تیرے خیال کو ضرور
شیم کر جلتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا میں تو نہیں سے یہ بات کہی تھی۔ اگر مجھے معلوم ہو
کہ تم سو کی برداشت نہیں کر سکتے ہو تو ہرگز ایسا نہ کرتا۔ عروہ بن عاص نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں میں نے
ہر ٹالیکن اہل بیت یہ ہو کر اگر ایک بہادر و کھربا ہوں تو ناہو اور وہ گرجا ہے اور دوسرا کے مانتے ہو چکے
ہو کر قتل نہ کرے کہ اسان اس پر خون کے اسٹیکس کو تاہی۔ معاویہ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لئے نصرت ہوں

روائی دنیا میں یادگار رہ جائی ہو۔ عمرو بن عاصؓ کے کہانیئے اُنکو نہیں پہچانا تھا۔ اگر میں اُنکو پہچان لیتا تو کبھی
 انہی طرف قدم نہ اٹھاتا۔ پھر معاویہؓ کے لشکر سے ہمسوار نہیں سے بشیر ابن الرطاع سے جو تجارت میں مشہور
 تھا۔ جناب امیرؓ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابل میں طلب فرماتے ہیں اور معاویہ یہ خیال کرتے
 جان پڑتا ہو۔ اس لئے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ میں علیؓ کے مقابل جانا چاہتا ہوں شاید وہ میرے
 ہاتھ سے قتل ہو جائیں اور میری وجہ اپنی شہرت عرب کے گم ہو جائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے میں اُنکے مقابلہ
 کا حوصلہ رکھتا ہو تو اس امر کی طرف مبادرت کو نہ اس قصہ سے باز رہ۔ کیونکہ سیدائہ شخص بہادر ٹھونکنے والا
 ہے۔ غالب اہل الشیون کت منلہ بدوا کا فان الملیت للضعی اکل بدمنی ثلقہ فاموت فی داس رعدہ ہونی
 سیفہ شغل بفساک شاغل بدای بشیر اگر تو اسکی مانند ہو تو اُسکے ساتھ لڑائی کا قصہ کر ورنہ تو خود جانا ہو کہ سیر
 افتد کہ کہانیئے اہل شلوک اسکے پاس جاسکتا ہو کیونکہ اُسکے پیروں کے سر میں موت ہے اور اُسکی تلوار میں تیری
 جان کی تھام سروس کا ہو بشیر نے کہا ای لاحق تجھ پر افسوس ہو۔ جیسا موت کے سوا اور تو کوئی بات نہیں ہے
 میری کچھ ہوسو ہو میں اُسکے مقابلہ کیلئے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر بشیر میدان میں گیا۔ جناب امیرؓ نے دیکھ کر اسپر نیزہ سے
 حمل کیا وہ نیزہ کی نیوی سے زمین پر پھٹ کر پڑا۔ اور اپنی دونوں ٹانگیں اٹھا کر شرمگاہ کو کھول دیا۔ جناب امیرؓ نے
 اُسکی منہ پھیر لیا۔ بشیر کو دگر کھڑا ہو کیا اُس کے سر سے نغز اُتر گئی۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیوں نے
 اُسکو پہچان کر جناب امیرؓ سے عرض کیا۔ یا امیر المؤمنین یہ بشیر بن الرطاع ہے آپ اسکو زخم نہ جانے دیں آپ نے
 فرمایا اگرچہ بشیر بن الرطاع بھی ہو تو بھی اُسکی شکل گم ہونے دو جس بات کا یہ سختی ہے وہی اسپر وار ہو پھر
 اب بشیر ہوئی پسو اور معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ نے ہنس کر کہنے لگا کہ کوئی شرم کی بات نہیں عمرو بن عاصؓ
 بھی ہی معاویہ میں آیا ہو جناب امیرؓ کی وجہ میں سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلا کر کہا ای اہل شام نکو حیا
 ہمیں آتی تلو عمرو بن عاصؓ کو کہ جنگ میں اپنا سر کھول دینا خوب سکھا دیا ہو بشیر عمرو بن عاصؓ کو اور عمرو بن
 عاصؓ کو دیکھ کر ہمیں ہنس کر رہے تھے۔ جناب امیر علیہ السلام سے شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہو گئے
 کسی کو انکی مہارت پر حیرت کرنے کی جسارت نہ رہی۔ ایک دفعہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام جس کا نام
 احمد تھا میدان میں آیا اُسکے مقابلہ میں کیاں حضرت امیرؓ کا غلام لڑنے کو نکلا۔ احمد نے اسے قتل کر ڈالا۔ جناب
 امیرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا اگر میں تجھے قتل نہ کر دوں تو خدا مجھے قتل کرے۔ یہ کہہ کر اپنے اسپر حمل کیا وہ غلام بھی تلوار
 سے چلا کر جناب امیرؓ کے چلے اور بنو جناب امیرؓ کی تلوار پر تلوار ملی اور قریب جا کر اُٹھ بیٹھا با اور اس کی گردن کو لہر لہر
 کر کے کاٹ ڈالا۔ اہل زمین پر ہر جگہ کہ اُسکی ہڈی پسلی جو پھر رہ گئی۔ معاویہ اپنے غلام احمد کو جو تلو بہادر تھا
 اس کے مقابلہ کر بیٹھے دایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جناب امیرؓ بھی اس میں لگا اور میدان میں لکھ کر اسکا زو طلب فرمایا
 کہ عمرو بن العاصؓ شہوت کو کہا جاسو اسکا مقابلہ کر اور قتل کر میسے اسکی میت چھوڑ حریت میں ان میں گیا وہ
 جناب امیرؓ کو پہچان میں سمجھتا تھا کہ میری کدھی کہ جناب امیرؓ نے اُسکے سر کے چاند پر تلوار مار دی جسکے گھاؤ سے وہ
 جان بکھڑک کر زمین پر گر گیا معاویہ اہل شام کے لئے کہہ کر یہ جناب امیرؓ میں معاویہ کو اپنے غلام کے ساتھ نہایت
 قتل نہ ہو عمرو بن عاصؓ کہنے لگا تو نے میرے غلام کو مار ڈالا ہو کیونکہ تلوار نے غم کر کے اسے میدان میں بھیجا تھا

از دولت خواری کے امتثال و اب تمام عالم بدوئے کے دست سے انہیں نہیں بچ سکتے ہوئے رجم کر دیئے
 پھر ان شریف بانی کو دئے بھیج دیا۔ فتح بھیجی تھی سنی جانی جو اشتہار لکھ کر کہنے لگے یہ بزرگ
 ہر سکتا کہ تم مجھے قتل دیکر تیرے ساتھ گناہ میں تشریف لے ہو۔ اس نے کہہ دیا: اتر آ جاؤ تم کو قتل
 حق پر ہے۔ ایسا کہ تم قتل کر رہے تھے اور شاہی عمر۔ لے کر کو قتل کر دے۔ ان کا اس وقت کہنے اجنبی تھے
 اٹھانی سے لوگ لے کر لشکر کے لوگ کہنے لگے ایسا سر زار ماں کہ جس کو ہم اسے مانع صرف خدا کی
 دلتے تھے اب جو خدا کے لئے لگے لگے بیٹھے ہیں۔ اس نے کہا تم دعا کا، ورنہ عار و مذہب کا۔ بہت ہو
 نے عزت کو چھوڑ کر دیا ہی کو زیدی آجیل کر لیا جو ہم ہماری بارگاہ آتے میں زور و خدا کی سنت
 کہ شوق سے لگے تھے میں دین و دین میں کے ساتھ کوئی گناہ نہ ہو دین بہت نام کو بڑا بڑا بڑا
 حوائی کی مانند ہو بھی تم عزت کا نہ ہو۔ پھر گئے۔ اس کے بعد بہت سے جگہ جا کر اختتام ان کے
 بھلا کا وہ اشتہار کو دئے گئے حساب ابیہ راہیہ مالک اس نے رہا اسے تمام لوگ اس بات پر متفق
 ہو گئے کہ فرما دیا کہ حکم کیا جائے۔ اس وقت میں نے یہ کتاب ابشر سے بھر رکھا۔ یہ کتاب اور لوگ
 جس امر کی نسبت تالیف ہوئی ہوئی اس سے اس سے ہر بار کو گھر بھی لکھی۔ یہ بھیج دیا۔ ان کے کو ان
 در بیان حکم قرار دیا جائے اگر کوئی مشتاق ہو تو اسے یہ دیکھنا کہ کی مرض کی ہے۔ یہ کتاب ابشر فرمایا
 جلاوچہ آؤ۔ اشتہار معاویہ سے پاس دیا اور پتہ لکھا اسے معاویہ سے فرات سے لے کر نینروں پر کیوں لے
 گئے میں معاویہ نے کہا اس سے ہم اور خدا کی کتاب اور یہ سب کچھ کی طرف سے آئیں۔ اشتہار کی کتاب
 یہ بات بالکل ٹھیک ہے وہاں سے والیں اس کتاب ابشر کی خدمت میں اسے وہ کی تمام شہادتیں کی
 لوگ کہنے لگے ہم بھی اسی بات پر راضی ہیں۔ بھلا ہاشام نے کہا ہم تو ابو موسیٰ کی حکومت پر راضی ہیں
 جناب امیر نے فرمایا تم نے اول مبریٰ نافرائی کی ہے اب نہ کرو۔ میں ابو موسیٰ میں حکومت کی مایات نہیں
 یا نا وہ ضعیف رہے ہے عمرو بن عاص کے مکڑوں سے واقف نہایت اشتہار اور زید بن عیینہ اور
 شہین فدی کہنے لگے ہم اس کے سوا کسی پر راضی نہیں ہیں جس طرح میں کہ ہم پڑھیں گے میں اس کے چلے
 ہی پڑا یا تھا ہم اس کے سوا کسی کی بات نہیں مانیں گے۔ جناب امیر نے فرمایا ابو موسیٰ سے یہ بات پوری
 نہیں ہو سکی۔ ابن عباس موجود ہیں اگر تم کہہ تو میں ان کو حکومت پر بکر کروں وہ لوگ کہنے لگے
 اس کی پروردگار نہیں کرتے ان کا حکم نہ مانو۔ ان کا اپنے لئے حکم ہے۔ اب ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں
 جو ایک اور معاویہ کا برابر طرفدار رہے جناب امیر نے فرمایا اس کے لئے میں اشتہار کو مقرر کروں۔ وہ یوں
 اشتہار نے تو یہ آگ لگائی ہے حضرت امیر نے فرمایا جبکہ میری بات کو تسلیم نہیں کرتے تو جلاوچہ
 کو میرے پاس لے آؤ اور جو چاہو سو کرو ابو موسیٰ ان دونوں میں سے ایک کو لے آؤ ان میں شامل نہیں
 ہوئے تھے۔ ان کا غلام ان کے پاس اس خبر کے پچانے کو دھڑا ہوا گیا۔ وہاں گریہوں میں مصروف تھے
 ابو موسیٰ نے اس طرح کی خبر سنا کہ ان کے غلام نے بیان کیا کہ تم کو جو حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا
 و اتالیق و جہول جس کو جناب امیر علیہ السلام کی خدمت ان میں حاضر ہو مختلف بن

بھی لڑائی سے الگ تھے وہ بھی حضرت کی حدت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین ابی طالب سے آپ کو یمن پر فیکدیا ہے میں ابو موسیٰ کی واپسی سے تعجب ہوں میں تھوڑی دیر تک اس کے ہمراہ ہو لیا تھا میں ہاسکو گندریان اور بہت چھوٹی عقل کا آدمی پاتا ہوں وہ ان لوگوں کی اصلاح کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ ان کے واسطے ایسا شخص چاہیے جو ان کے پاس رہ کر پھر آسمان کے نائے کی طرح سے ہٹے دور رہی اگر آپ محمد کو بناؤ تو دیکھتے کہیں کیا کرتا۔ درنہاں آپ محمد ابو موسیٰ کی کیا تہ دو سالہ تیسرا حکم بنا دیا پھر تادمہ بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہیں لگائی کہ میں اسکو نہ کہہ لیا ہو جناب امیر نے فرمایا لوگ ابو موسیٰ کے سو کسی پر راضی نہ تھے پھر ابو موسیٰ اور عروین عاص عہد نامہ لکھنے کے لئے جناب امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کاتب عہد نامہ لکھنا شروع کیا جس کا عنوان یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ عہد نامہ سی کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونوں کے ساتھ اہل بیت کے ساتھ لکھا جانا ہے محمد بن ابی عاص نے جواب دیا کہ یہ کتاب عاص بن علی آپ لوگوں کے امیر المومنین ہیں پھر امیر نہیں ملدیتے آپ کا نام محمد کرے۔ جناب بن نہیں تھے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہرگز محمد نہ کریں اگرچہ بن لوگ بھر کو قتل کر ڈالیں اگر آپ نے اپنا نام ماریت سے مشاویہ بنے خوف نہ کہ بھڑکے امیر المومنین کا نام اپنے لئے قائم نہ کر سکیں گے آپ نے بھی محمد کرنے سے انکار کیا اشمیت بن قیس اس امر پر رنجیدہ کرنے لگا اس لئے آپ کا نام مشاویہ جناب امیر علیؑ کے فرمایا اللہ اکبر سفت کے مقابل سنت پوری ہو گئی۔ بعد اصل حدیبیہ کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب بننا یہ تھا جبکہ یہ محمد رسول اللہ لکھا کفار کہنے لگے آپ رسول اللہ نہیں ہیں یا علی تم کیا اسم مبارک اور آپ کو والد ماجد کا اسم مبارک لکھو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محمد کرنے کے لئے حکم دیا میں نے عرض کیا مجھ سے ایسا ہر نہیں ہو سکتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا میں وہ مقام بناؤں میں نے حضرت کو وہ مقام بنا دیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اس سے مناد کیا اور فرمایا غریب تجھ سے بھی ایسی خواہش کی جائیگی اور تجھ کو کسی لڑکے کا نام ماننا پڑیگا۔ پھر جناب امیر نے کاتب سے فرمایا کہ یہ وہ عہد نامہ ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور اہل بیت کے لئے اور اہل شام کی حسب منشا لکھا گیا کہ ہم محمد کے حکم اور اس کی کتاب کو حکم قرار کرتے ہیں جسکو وہ موت کا حکم ہے ہم بھی اس کی موت پر راضی ہو گئے۔ اور جس کو وہ زندہ کرے ہم بھی اس کی زندگی پر راضی رہیں گے پس ابو موسیٰ الاختری اور عروین عاص اس کیلئے حکم منظور کرتے گئے میں جو کچھ کہہ دوں خود کئی کتابیں پائی گئے اس پر حکم دینگے اس اگرچہ اہل بیت میں نہ پائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جان سے بغیر کسی طرف رجحان کریں گے۔ دونوں مضمون نے جناب علی اور معاویہ و اہل بیت کے لئے عہد نامہ لکھ دیا اور اہل بیت کے اہل و عیال اور بنان و مال کے امین بنے اور جو عہد نامہ دونوں نے نصف بیان کر دیا تھا وہ میں تمام امت اُن کی معافی ہوگی شرط یہ ہے کہ دونوں نصف نامہ امت کی نسبت فیصلہ کریں کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رضامندی سے نہ کہ ان دونوں کو سلطنت دیا جاتی ہو۔ اور اگر ان دونوں کا منشاء ہو تو بعد از ان فیصلہ کر سکتے ہیں اور فیصلہ بیان کر کے تمام ایسا سونا چاہئے جو کوہ اور شام کے وسط میں ہو عہد نامہ اشاعت پائی

یہاں لکھتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کچھ
 گروہ سے جا ملے۔ عمرو بن عاصؓ ابن جوی سے کہتا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ انہوں نے
 تیرے ہاتھ نے اس پر فتح حاصل کی لیکن تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہیں کہ ابوالنوار
 جلی کے زمانے تک زندہ تھا ایک دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لئے گیا اسنے اسکی خوب آؤ بھگت کر کر
 پوچھا کہ تمہارا میں یا سر کو تو نے ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا کہ جو شخص کہ بڑے
 پوچھو چکے آدمی کو قیامت میں پہنچا جاتا ہے وہ اس شخص کو بچھ لے۔ پھر ابوالنوار نے اپنی ضرورت بیان
 کی چلی گئے اسنے پورا کر کے انکار کیا اور کہو لگا ہم ان کو کوئی نیا کوئی نہ دے سکیں جبکہ انکو اس سے کچھ بھی نہیں دیا
 گیا۔ اسنے خیال کر لیا تو کہ میں قیامت میں ظالم باع ہوں گا۔ لوگوں نے حجاج سے پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہیں
 حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی پہلی آدمی ہو جس پر جو کچھ دانت مثل احد کے اور ان میں مثل بلہ و رفاق
 ہوں اور اسکا ایک چوڑے سیم میں اور ایک بندہ میں ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ ایسے مل کر قتل
 کر دیتے تو ابوالنوار ان سبکو قہم میں دیکھ لیتا۔ سید الرحمن السبکی وایت کرتے ہیں کہ جب عمار شہید ہو گئے ہیں
 معاویہ کے لشکر میں گیا عمرو بن العاصؓ ابوالنوار کو قتل کی باتیں کرتا ہوا پایا میں نے اپنے گھوڑے کو اپنے لشکر
 میں لے لیا کہ انکی باتیں خوب غور سے سنوں عبداللہ ابو واہد عمرو بن العاصؓ سے کہتا تھا۔ اباجان آج نے
 اپنے شخص کو قتل کیا جو جس کی نیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا عمرو بن العاصؓ نے
 کہا کیا تمہارا خدا عید اٹھنے کیا کہ نہیں نہیں معلوم کہ مسجد کو مائے کیو قت لوگ ایک ایک ایٹ اٹھاتے
 تھے اور عمار رضی اللہ عنہ حضرت پر گناہ لے گئے تھے دو واسیٹیں اٹھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دیکھ کر فرمایا عمار تجھ پر غیہ کیا کر رہا ہے؟ میں نے کہا کہ میں عمرو بن العاصؓ سے معاویہ کے ماتم سنتے ہو عبداللہ کیا کہتا ہے
 معاویہ نے کہا ابیہرہ سے عمرو بن العاصؓ عبداللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا تمہارا کو قتل
 کیا ہے؟ بلکہ اپنے قتل کی خبر دے سنا تو روانہ ہو گئے لایا تھا یہ سکر لوگ اپنے اپنے خیمہ خراگہ سے باہر نکل
 آئے اور باہر گئے گئے عمار کو اسنے قتل کیا ہے جو انکو اپنے ہمراہ لایا تھا عبدالرحمن السبکی کہتے ہیں کہ میں نہیں
 جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تھی یا کہ اسنے لشکر کے لوگوں کی جب عمار شہید ہو گئے جناب ابوعبید اللہ
 نے یہ خبر اور حدان کی قوموں سے کہتا تم میری رز اور میں اپنے ہوتے یہ بارہ ہزار آدمی کے جناب امیر کے ساتھ
 ہو گئے آگے آگے جناب امیرؓ نے خبر یہ سنا اور کچھ پیچھے آگے مسج لوگ ہو گئے سب متفق ہو کر حکم کیا اور اہل
 شام کی صف کو تتر تتر کر دیا۔ پھر جناب امیرؓ نے چلا کر فرمایا معاویہ لوگ سیکار درمیان کیوں کر جا میں تو خود
 فتح سے باہر نکل آنا کہ میں خدا کو سائے تجھ کے لڑوں جو شخص ہم دونوں میں سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام
 اموال کی ذات متعلق ہو جائیں عمرو بن العاصؓ نے معاویہؓ کہا جناب امیرؓ نے انصاف کی بات بیان
 فرمائی جو معاویہؓ نے کہا لیکن تو نے انصاف کی نہیں کہی تو ابھی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص اسکو مقابلہ
 پر نہیں گیا کہ قتل نہیں ہوا۔ عمرو بن العاصؓ نے کہا تمہیں ان سے مقابلہ کرنا کیا معلوم ہوتا ہے معاویہؓ نے
 کہا میری ان باتوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ میرے لئے کچھ تمام کی مارت کو واسطے صلح پیدا ہو گئی ہے۔

بالکل اس کے لیے ہی تھا کہ جس طرح وہ خدا کے باعث اپنی کلام پاک میں کہا ہی بن عاص سے ابو موسیٰ سے
 پہلے یہی شخص تھا کہ اس کی ہیکل جس پر یہ بتائی کہ میں امدی ہوئی ہوں اس میں ابی دھافہ نے کہا اور
 ابو موسیٰ نے عرض کیا اس شخص کے اپنے کرتے کھنڈر سے چھوٹ کر آیا ہوا بدھ دھانی تھے انھیں میں کیا کروں۔ اس
 اول ایک بات پر مجھ سے اتفاق کرتے تھے کہ یہ عہد ہی کی بہت ان خیال میں کہنے لگے یہ میرا گناہ نہیں
 بلکہ ان کا گناہ ہے جو کہ مجھے اس مقام پر پیش کیا۔ عبد الرحمن بن ابی بکر سے کہے۔ اگر حضرت ابی اس سے پہلے
 دنیا سے غائب ہو جاتا تو اس کے لئے بہت کچھ تیار کیا۔ شیعہ ابن مانی نے اس عاص پر حملہ کرتے کرتے ان کا سر
 بن عاص سرخ بچھا اٹھا یا تو اس کے سر سے بچھا کر یا اس کے سر سے بچھا کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 بچھا یا یہوں کہ یہی ابن عاص کہہ کر اس کے سر سے بچھا کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
 کو تلاش کیا لیکن معلوم ہوا کہ وہ سولہ سو گریڈ کو چل رہا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ اگر اس عاص میں اس
 فریق کے ڈرائیاں بھی لیں۔ عید ابن عاص کی باتوں پر حینان کر لیا۔ اور اسے حینان ہو گیا کہ یہ خدا کا لڑکی
 مصحفی اور امت کی اہمیت میں کسی طرح سے اپنے خدا کے سر میں نظر کر لیا۔ دوبارہ اہمیت سے
 لوٹ کر ان شاہ امین العاص کے ساتھ معاویہ کے پاس گئے ان اسیر امیر مرقہ سدا سے بچا لے ہوا ہے
 لوگوں میں کھڑے ہو کر بیان کیا کہ کوئی کہہ دے کہ یہی خلافت میں ہے چونکہ جو کہ تھا اس کے چہرے کے ہرے
 پاس سے اطلاع حاصل کیے اس عمر کہا کرتے تھے اس وقت میرے دل میں آیا کہ میں اس کو یہ کہہ کر ہی تھا
 میں اور لوگوں کو نہیں کہہ دے گا کہ چونکہ وہ کرتے ہیں جو اسلام پر کچھ سے اور یہ باب سے کہ میں
 لیکن مجھے خوف تھا کہ کہیں اس بات کے بیان کرنے سے میری گردن خرابی جاوے۔

جنگ نہران میں امیر علیہ السلام کی شجاعت

علامہ محمد بن یوسف الکلبی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قاتل الطالاب میں تھے میں جب جناب امیر علیہ السلام صفین
 سے کوہ کو واپس ہونے لگے راہ میں جو رہا آپ کے مخالف ہو کر لشکر سے ان کے حکم کو برا کہنے لگے کہ روکے جا
 کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں اور خدا کی نافرمانی کی اطاعت واجب نہیں یہ سب پہلی بات تھی
 چنانچہ اس سے لڑا پہلی جہاں پر گروہ تھے اسے خوف ہو گئے جب بنو امیہ نے اسلام کو اسے قریب
 پہنچے اور اس شہر کی عمارتیں کھائی دینے لگیں اٹھا راہ میں عبد اللہ بن ولید نے الانصار کی حضرت امیر سے
 ملے اور سلام عرض کیا آپ کے آل سے لیجیا ہمارے معاملہ میں لوگ کیا کہتے ہیں عبد اللہ نے عرض کیا
 بعض محب ہیں اور بعض اس حکیم کو کفر بھی خیال کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو وہی الراس میں ان کا کہا قول
 ہے۔ اس کے جوابدہ ان کا قول یہ کہ جناب امیر نے ایک جماعت اکٹھی کر لی تھی لیکن پھر ان کو تفرق کر دیا
 اور اپنے لئے ایک مضبوط قلعہ بنالیا تھا جس کو کہ اب گزوا باب گزوا کہہ کر بیٹھا اور تفرق جماعت
 اب کتب جمع ہو سکی۔ اگر حضرت امیر اطاعت کریں گے ساتھ کاروائی کرتے تو جو شخص کہ نافرمان ہوا تھا ہذا تھا
 ہوا تباری کی تو یہی بات تھی کہ نہ مومنوں سے جنگ کرتے تھے یا فتح حاصل ہوتی یا شہید ہو جاتے۔ جناب امیر

فرمایا میں نے اس قلعہ کو گریا ہے یا کہ خود ان کو گول اسکو گریا ہے۔ میں نے انکو پراگندہ کیا ہے یا کہ وہ خود پراگندہ ہو گئے
 ہیں تم یہ جو کہتے ہو اگر حضرت امیر اپنے اطاعت شعاروں کو قہر کا روائی کرتے اور جو شخص نافرمان ہوتا تھا ہوا تھا
 اسکی پرواہ نہ کرتے اور دشمنوں کو جنگ کرنے رہنے یا فتح پا جانے یا شہید ہو جانے۔ بخدا یہ بات میری نگاہ میں
 تھی لیکن میں نے خیال کیا کہ یہ دونوں لڑکے حسن و حسین ہلاک ہو جائیں گے اور اس امرت سے جناب سرور کائنات
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی منقطع ہو جائیگی اور یہ بات مجھ پر نہایت بُری معلوم ہوئی نیز مجھے یہ خوف پیدا ہو گیا
 تھا کہ حسین کے بعد یہ دونوں بھائی عبداللہ بن جعفر اور محمد بن الحنفیہ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہیں شکر میں یہ
 میرے ساتھ تھے خدا کی قسم آج کے دن کے بعد میں بھی انکو ساتھ لیکر جنگ میں نہیں جایا کرونگا۔ یہ
 کہنا آپ کے گھوڑا ہلاک دیا۔ اور آگے بڑھے ناگہاں اپنی دواہنی جانتے بھڑکاتے قبر میں پھینک دیے پوچھا کہ یہ
 قبر کس کی ہے لوگوں کو عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کے تشریف لیجانے کے بعد جناب بن الماری رضی اللہ عنہ فوت
 ہو گئے انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبریں اور مسلمانوں کی ہیں ابتداء
 کوفہ کے باشندے اپنے مردوں کو گھروں اور محلوں میں دفن کیا کرتے تھے سب سے اول خبیاب کوفہ کی باہر دفن
 ہوتے پھر انکے پہلو میں اور مسلمان بھی دفن کئے گئے۔ جناب امیر نے فرمایا خدا خبیاب پر رحمت نازل کرے
 وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہو اور انہوں نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی زندگی میں مجاہد ہوئے۔ اور
 ساتھ میں تک امتحان میں ہی۔ خدا اچھو عمل کرنے والوں کے عمل کو برکز صالح نہیں کرتا آپ وہاں پر کھڑے ہو کر
 فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے غجر کے محلوں کے باشندے مومن مردوں میں سے اور مومن
 عورتوں میں سے مسلمان مردوں میں سے اور مسلمان عورتوں میں سے تمہارے لئے آگے گئے ہو۔ ہم تمہارے پیچھے
 آئے والے ہیں اب تھوڑی مدت کو بعد ہم تم سے ملینگے۔ اسی ہمارے پروردگار تو ہم پر اور اپنے رحمت کر اور اپنی عفو
 کے ساتھ ہمارے گناہوں کو اور تمکے گناہوں کو رخصت فرما۔ اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد دکرے اور یاد دہرا
 کیلئے نیک عمل کرے۔ اور اپنی روزی بر قانع اور اپنے خدا پر اضی رہو پھر آپ وہاں سے حکم جلال دونوں کے
 کو چمکے پاس پہونکے اور رونے کی آواز سنی آپ نے فرمایا کیسی آواز ہے عرض کیا گیا کہ لوگ صلیفین سے
 شہدا پر رورہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص کا گواہ نہیں جس نے صبر سے اپنے قتل ہو نیکو گوارا کیا
 ہے اسی طرح سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھے اور قصر میں داخل ہو گئے خبیابی
 آپ کے ساتھ کوفہ میں داخل ہوئے اور ایک گاؤں میں جسکا نام حرو تھا جا ابتر سے اسکو بوجھتے وہ حرو پر
 مشرور ہوئے۔ چھینٹا بارہ ہزار آدمی تھے انہوں نے اپنے گروہ میں منادی کرادی کہ خبیاب بن ریح انہیں ہارا
 امیر قتال اور عبداللہ بن الکوی ہمارا امیر صلوات ہے اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جاوے گا۔ خدا نے
 پاک کے سوا کسکی کی بیعت واجب نہیں اچھے کام کرنے چاہئیں اور بُری باتوں سے باز رہنا چاہیے
 اپنے زعم میں وہ یہ سمجھنے لگے کہ جب تک کہ جناب علی نے حکم نہیں مقرر کئے تھے وہ بیشک امام تھے حکومت
 کے مقرر کرئیے انکو اپنی امامت میں شک پیدا ہو گیا۔ اور اپنی بات میں جبران ارہ گئے۔ اور حیران کی طرف
 خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں بیان فرمائی ہے۔ حیران لہ اصحاب یدعونہ الی اللہ واثنتا بعضی

وہ سہل سہل ہے اور اس کے بارے میں ہدایت کی طرف بلائے میں کہہ پاس چلا آئے۔ لیکن خارجی اس بات کو کہہ
 دے۔ ورنہ تو حضرت امیر علیہ السلام کی شان میں خیال کرتے تھے۔ والہاکہ یہ فرقہ کا عالم نے اپنی پاک کلام میں
 ایک غیر شخص کی بات کو خیال کیا۔ ان فرمایا ہے کہ یہی توضیح کی تفسیر سے بخوبی فہم کی جاسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام
 کے غلام بھی حیران نہیں تھے بلکہ ان کی سرکشکان وادی حضرت امیر علیہ السلام کے حبیب بن عباس امیر
 کے دو مندرجہ انکی یہ باتیں سنیں۔ جناب عبداللہ بن عباس نے پاس جاتیکو آمادہ ہوئے۔ جناب امیر
 نے ان سے فرمایا۔ تم انکی باتوں کی جو ایدہ بی میں جلدی نہ کرنا میں تمہارا جو چھپو آئے ہوں۔ میرا انتظار کرنا
 جب عبداللہ بن عباس نے پاس گئے تو اس نے پوچھا یا ابن عباس آپ کہاں سے قشر لایا لائے
 ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور اس کے ابن عم کے پاس سے آیا
 ہوں جو مجھے زیادہ خدا کو سچا بتائے۔ اور اس کے نبی کی سنت کو زیادہ جانتے۔ والد سے۔ خاص ہوں
 کہ اسے ابن عباس نے ایک برس کے گناہ سے تو بہ کی بہ کیونکہ جنت خدا کی دین میں منصف و مقرر ہوئے
 اگر جناب علی بھی ہماری طرح سے تو بہ کریں اور ہمارے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جائیں تو ہم بھی جناب
 علی کی فطرت پر عمل کریں گے۔ ابن عباس سے ان کے جواب میں میں مدبر ہو سکا اور ان کی کہنے لگے میں نہیں
 خدا کی قسم دیکھتا ہوں کہ جو کچھ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تعمیل تو نہیں کرتے کہ مرد
 اور عورت کے حق میں فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل میں سے ایک ایک منصف مقرر کرو وہ ان
 دونوں میں مصالحت کا ارادہ کریں خدا تعالیٰ ان میں موافقت پیدا کر دے گا۔ خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح ہے
 ہے۔ ابن عباس نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کیوں حکم مقرر نہ کئے جائیں۔ خارجی بولے
 جو یہ ہیں جس امر کے حکم کو خدا نے لوگوں کے تفویض کیا ہے اس میں غور کرنے کے لئے خدا نے انکو بھی حکم
 دیا ہے اس میں وہ خوارج بھی کر سکتے ہیں اور حکم لگا سکتے ہیں۔ اور جس امر میں کہ خدا نے خود حکم لگایا ہو اور
 اسکو جاری کیا ہے بندو کو اس میں غور کرنی چاہی نہیں جیسے کہ زانی کو تلوہ نہ لگانے اور کہہ رکھو
 کہ اسے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور میں لوگوں کو خود کرنا چاہئے۔ ابن عباس نے کہا خدا تعالیٰ اس
 شخص کی نسبت کہ حرم میں شکار کرے اور ایک ترکوش جس کی قیمت ایک درہم کی پونجھانی سے زیادہ ہو
 ہے۔ دھج کرے فرماتا ہے کہ میں سے صاحبان عدل انکی قرعانی کا حکم لگائیں خوارج نے کہا ای ابن عباس
 کہ تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی شکار بھی کے حکم کو مسلمانوں کو خون کے حکم کے برابر ٹھہراتے ہو
 اور کیا تمہارا مذہب ایک عورت اور مرد کے اصل ہے۔ کل جسے لڑا تھا۔ اگر وہ عادل ہے تو ہم عادل نہیں ٹھہر سکتے
 تم نے خدا کے حکم میں نہ صرف قرعہ کیا ہے بلکہ خود خدا تعالیٰ نے معاویہ اور اس کے احباب کی نسبت اپنا حکم
 اس طرح جاری فرمایا ہے کہ زیادہ مثل کہنے جاریں یا اپنی بات میں یا ان میں کہنے حکم میں لڑائی کی مینا و لکھدی
 ہے باوجود کہ یہ کہ فرماتا کہ لوگوں کو مسودہ برکت نازل فرما کہ خدا تعالیٰ نے اہل حبشہ کے ساتھ اہل اسلام کی
 مراد و محبت کر مطلق قطع کر دیا۔ یہ گفتگو سہی سہی تھی کہ جناب امیر بھی آپ بھی اور عبداللہ بن عباس سے
 فرمایا کیا میں تمہیں اس گفتگو سے منع نہیں کرتا کہ جو اس سے مخاطب ہو تو فرمائیے کہ تمہارا کوئی دلیل

ہے جو تنہا ہی طرف سے جواب دے سکے سب سے متفق ہو کر کہا عید اللہ بن الکدی ہمارا وکیل ہے حساب امیر علیہ السلام نے اس سوال کیا کہ تھے ہمہ کیوں خرچ کیا ہے اسے جو ابدی کہ صیفیہ کی مدد کی تنہا ہی حکیم نے متذکرے ہیں یہاں پر مجبور کیا ہے جناب امیر نے فرمایا جب شاہیوں قرآن بلند کئے تھے بیٹے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اس کا وفرب کر تے زیادہ جانتا ہوں ان لوگوں نے قرآن شریف صرف مکر کی وجہ بلند کئے ہیں تاکہ ہمیں فریب دے کہ تمہیں اپنی لڑائی سے باز رکھیں سچا بچہ انہوں نے اس حکم کو کانٹھ کر لڑائی کو منقطع کر دیا اور تمہارا وقت کے نازل ہونے کے امید واسطہ ہو چکے۔ جناب امیر نے تمام سہلہ شت الکو کہ سنائی اور پھر یہ فرمایا کہ اس میں تمہیں میری بات سے کہ وہ مال فی عینہ نصف نام میں یہ شرط لکھی تھی کہ وہوں نصف اسی امر کو زندہ کریں جسے کہ قرآن نے نہ کیا ہے اور اسی امر کے ماریکے ورثہ میں جسے کہ قرآن نے کیا ہے قرآن الحمد اور الناس کے دونوں پہاڑ اس درمیان میں لکھا ہوا ہے وہ خود نہیں دیتا مگر لوگ اس سے شکم کرتے ہیں خباثتوں کے کہا فریضہ آچے بیجا دیکھوں قرآن کی تھی۔ جناب امیر نے فرمایا اس نے کس میں کیا میں ہماری تعلیم تھی اور وقت شخص آفہ ہو چکا اور وقت کو نیا وقت نہ دے کہ اس کے بغیر بھی خیال تھا کہ شاید خدا تعالیٰ اس کے لئے درمیان اس امت میں اتفاق پیدا کرے اور اس کا راہ آدھ لکھے۔ خباثتوں کے کہا اب تمہارے کہ جس میں نصف نام لکھا گیا تھا اور اس کے پیش یہ لکھا تھا کہ یہ وہ امر ہے کہ کی خوشی اور المومنین علی اور جان بیکر کرنے میں (خبر و ابن عباس کے انکار پر) کہ میں نے کی امانت کی پر نام کو شاد دیا اور لکھا کہ یہ یہ لکھا ہوا ہے وہ امر ہے جس کی تدبیر اور سچا بیخراش کرتے ہیں پس جب کہ آپ امیر المومنین میں ہو اور ہم لوگ وہ میں ہیں آپ بھی سچا گمیر تھے۔ جناب امیر نے جواب دیا کہ میں نے اس میں اس کے مدد سے نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اللہ و یہ وہ امر ہے جسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں) اس میں ہے کہ لگا کر ہم ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں کہ اس کے پس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک لکھا تھا یہ بھی امانت مومنین سے اپنا اسم لکھا ہے۔ نحل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل کہ مقتدا تھا اب بتاؤ کہ ہماری کوئی محنت باقی رہ گئی ہے یا نہیں۔ خاموش رہ گئے۔ جناب امیر نے ان سے فرمایا آپ اللہ اور اپنے شہر میں پہلے اندر میرے کہتے تھے کہ ہم میں ملے تھے لیکن حکومت کی سچا و ختم ہونے کے ہم میں سمجھتے ہیں جناب امیر نے اس سے واپس نہ لیتے اسے وہ لوگ اپنے قول میں باطل تھے تھے جب مدعوں نے قیام کیا اور ان کی بن خیر خیر اور ان کے ساتھ جناب امیر کی خدمت میں پہنچا اور حکمران کے فیصلے کے ایک مطلع کیا۔ آپ کے سر سے ہو کر لوگوں کے خطبہ کیا اور جو وقت کے بعد ارشاد کیا کہ تحقیق موصیت کا ارادہ نہ مسرت اور خبر ندامت ہے میرے تم کو ان دنوں میں جس کی حکومت کا لکھا تھا لیکن تم نے یہ کرنا نہ دیا اور میری لڑائی کو دیا ان دونوں میں سے ایک کو کہ تمہیں حکم دیا تھا کہ اس کتاب کے حکم کو پس پشت ڈال دیا اور جس امر کی نسبت قرآن نے مسرت کا حکم دیا تھا اس کو زندہ کیا جس میں کہ نہ مکر کا قرآن نے حکم دیا تھا اس کو زندہ کیا اور خدا کی وصیت کے بغیر حکم دیا ہے اپنی اپنی خواہش کو پھر دہر گئے اور خدا کی وصیت اور حضرت کی لڑائی مسرت کو چھوڑ کر جو میں نے اپنی رائے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ میں اختلاف کیا اور دونوں راہ راست سے محروم رہے ہیں تو

شام کے سر کے واسطے مندرجہ ذیل اور پیر کے روز لشکر یہاں سے کوچ کر جاتے۔ یہ فرما کر آپ منبر سے اُترے اور صاحبوں کو ایک خط لکھا جس کا یہ مضمون تھا **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** خدا کے بندے امیر المومنین علیؓ کی طرف سے یزید بن جمیل اور عبداللہ بن وہبہ لڑا ہے اور عبداللہ بن الکوی و فز کو مدد دی ہے کہ ان دونوں نے صفوں کا پابندی اتار دی مخالفت کی ہے اور خدا کی پاداش کو چھوڑ کر حکومت میں اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی جو وہاں حضرت علیؓ علیہ السلام کی سنت پر عمل نہیں کیا قرآن کے حکم کے متقابل ہمیں یہ جبروت تھا یہاں سے میرا یہ خط پہنچے۔ تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے اور تمہاری دشمنوں کو چاہتے ہیں کہ اس میں امن ہو اور یہ ثابت قدم ہیں جس پر کہ ہم مشتعل تھے۔ خارجیوں نے جناب امیرؓ کے خط کا یہ جواب لکھا۔ اے اہل اعداء آپ نے خدا کا غضب تو نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپ نے اپنی جان میں کیا کیا ہے اگر آپ کی تدبیر کی تو ہم غور کریں گے۔ کہ ہم کو آپ کے ساتھ کیا نیا دکرنا چاہیے۔ جناب امیرؓ اس خط کو پڑھ کر ان کی طرف سے یوں ہوئے اور خیال کیا کہ ان کا جیسا چھوڑ دیا جائے اور تمام والوں کو لڑنا چاہیے اسلئے آپ کو فو کے ان کو کو خفیہ انداز سے لے کر لے گئے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد فرمایا جس نے جہاد کو سر کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل میں جنت کی وہ ہلاکت کے کدے کے قریب ہر گز وہ شخص کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی صف و ثناء کے لئے ہم کو خدا سے دور اور جو شخص کہ خدا سے شرمناک ہے اور خدا کی رضا کی کہ کچھ ناچاہتا ہے اس سے لڑو۔ اور ان حیات کر فیہ الوں کو ہر گز جنگ کو۔ کہ جنگ اگر ولایت بچائے تو اسے اور ہر فل کے افعال کی پیروی کرنا پسنا خیر ہے۔ اب اپنی دشمنوں کی لڑائی کے لئے آمادہ ہو جاؤ ہم نے تمہارے بھائیوں اہل بصرہ کو لکھ بھیجا ہے کہ وہ بھی تمہارے پاس پہنچ جائیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے کے بعد ہم بھی روانہ ہو جائیں گے۔ جناب امیرؓ کی طرف سے ان دونوں بن عباسؓ بصرہ کے حاکم تھے آپ نے ان کی طرف خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکال کر قید میں بن کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ہماری رائے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ میں سے جو شخص کہ ہماری شرکت کرنا چاہتے ہوں آپ ان کو اپنی ہمراہ لایں والسلام پھر آپ نے ہر ایک قیدی کے پیس کو لکھ بھیجا کہ آپ کے کینہ کے بہادری اور غلاموں کو لیکر لشکر میں پہنچ جائے جہاں سب سے پہلے سیدین قبیل الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین میں بسیر و چشم سب پہلے حاضر ہوں اس کے بعد عجل بن قیس و مدعی بن حاتم الطائی اپنی اپنی قوم کے بزرگوں اور قبائل کے ساتھ حاضر خدمت ہو گئے جنگی تعداد چالیس تھیں ان کے سوا سولہ غلاموں کے گروہ تھا اپنے مانش میں سیدین مسعود کو بھی لکھ بھیجا تھا کہ اہل بصرہ کے لئے جو قدر بہادری و ستیاب ہو سکیں لشکر میں بھیج دیئے جائیں اسی اثناء میں جناب امیرؓ کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت ہماری شرکت فرماویں تو ہم ان حروہ سے جنگ کر کے میدان لڑیں جب ہم ان سے ٹکرائیں گے تو پھر اہل شام سے لڑنا کا قصد کریں گے۔ آپ نے لشکر والوں کو فرمایا تم ان خارجیوں کا پیچھا چھوڑو اور جیسے تمہارا یہاں سے اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جائے تاکہ وہ خدا کی راہ میں ہر گز شہر و جاں نہ بگاڑیں خدا کا یہ نیکو کار بنائیں لوگوں نے باوجود باندہ عرض کیا یا امیر المومنین ہر گز آپ کا اصرار نہ لیں آپ کے پیروں میں ہم آپ کے دشمن کے دشمن اور دشمن کے دوست ہیں ہم آپ کی اطاعت

اگر خواتین کے مطیع ہیں تو وہ کوئی ہونہار نہیں ہوتیں۔ آپ نے چاہا ہے کہ آپ کے لیے چلیں۔ جناب
 امیر المومنین نے ساتھ یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ آپ کو پھر بھی تو خادموں کی خدمت سے ملے اور عیال و سلم
 کے بانی عبد اللہ بن الحباب بن المارث رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے اور انکی بی بی کی سب سے نہیں
 اسکا بیٹ چاک کر ڈالا ہے۔ اُن کے سوا اور تین عورتوں کو قتل کیا ہے اور ام المومنین العبدہ کو بھی اور اب
 آپ نے سارا بن مرثد العبدی کو خراج کی جانب روانہ کیا کہ اس خیر کی سخت کو دیانت کرے کہ بھیجیے گا کوئی
 بات لکھنے باقی نہ چھوڑیں جب حارث خارجیوں کے پاس گئے اور اُن نے انکا ممبر پوچھا کہ کنجوش انکو بھی
 مار ڈالا حضرت امیر المومنین نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو لوگوں نے عمر من کیا یا امیر المومنین آپ ان
 خارجیوں کو کیوں بلے چھوڑے جائیں تاکہ ہمارا مال کو ہار بیچے لوٹیں اور ہمارے عیال کو مار ڈالیں آپ ہمارے
 ساتھ انکی لڑائی کو تشریف لیجیں جب ہم ان کو فرات میں لے کر لینگے تو ہم اپنے شامی دشمنوں کی طرف چلیں گے
 اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہو کر اسی بات کی تائید کی تاکہ پھر عیال کیا جاتا تھا کہ شعث خارجیوں کی طرف
 کر گیا کیونکہ مصنفین کے روئے نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہجو کرتا ہے
 کی طرف دعوت کرتے ہیں اب جب اشعث نے انکے برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ
 خراج کی سزا کا طرفدار نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین بھی خراج کی طرف نہ انہوں کا قصد فرمایا اتنے میں ایک آدمی
 قوم کا بیچ میں نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیوں کے ساتھ جنگ
 کرنے کے لئے فلان ساعت میں باہر نکلیں اور اگر آپ اس وقت کے سوا کسی دوسرے وقت میں تشریف لیا جائیگا
 تو آپ کو اور آپ کے دوستوں کو نہایت تکلیف پہونے گی۔ حضرت نے اس کے قول کی مخالفت کی اور اسکی تقریر
 ساعت کے برخلاف دوسرے ساعت میں جنگ پڑھ لیتے اور طرہ باب ہو گئے۔ جب جناب امیر المومنین
 واکر خراج کے اتنے قریب جا پہونے کہ جہاں سے آپ انکو اور وہ آپکو بچھ سے ٹھٹھے آپ انکو کہا بیچو
 اگر تم ہمارے بھائی ہو گئے فائدہ کو دیدو کہ ہم انکو قتل کر دیں تو ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے اور تمکو چھوڑ دیں گے
 کیونکہ ہم اہل شام کیساتھ جنگ کرنا کو بیانیہ ہاں ہیں شاید خدا تعالیٰ تمہاری دولت کو پھیرے اور جس
 نیک کام کو تم پہلے کر رہے تھے اسی کی طرف تمکو لوٹا دے۔ خراج نے جواب دیا کہ ہم سب متفق ہو کر انکو قتل کیا ہی
 اور ہم سب ملکر کہا ہے خون کو بہانا حلال سمجھتے ہیں حضرت امیر المومنین کے لشکر کے قیس بن سعد بن عبادہ باہر
 نکلا کہنے لگے اے بندگان خدا تم ہمارے بھائی ہو گئے فائدہ کو دیدو کہ ہم انکو قتل کر دیں تو ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے اور تمکو چھوڑ دیں گے
 ہو اور ہمارے ساتھ ہو اسی امر میں شامل ہو جاؤ۔ اور ہمارے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کر کے لے
 جسے مل جاؤ۔ تم ہرے بھاری گناہ کا ازار کا یہ کہو کہ ہمارے سرگرم ہمارے ہونہار ہو۔ دشمنوں کو مسلمانوں کے
 خون بہاتے ہو۔ عبد اللہ بن سحرہ اسلمی انکے جواب میں کہے لگا۔ ہم حق ظاہر ہو گیا۔ ہم تمہارا استیلا
 ہرگز نہیں کریں گے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام خود دولت اشکرے باہر تشریف لیتے اور خراج کا طلب
 کر کے ڈالنے لگے۔ اس کے شکار کے لئے گروہ جس کے ہاتھ کے جھگڑے اور یہ وہ دشمن تھے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا
 تھے اور فساد میں غسانی اور تہذیب و حق پرستی کے سارے اعمال تھے۔ تھوڑے دنوں میں خود سرکش میں

اور غنہ کے ساتھ ساتھ ان کے چکر بھی ہے۔ غنہ و محنت سے اس کی خوشی کی تھی۔ میں تو اسے برا ہی جانتا رہا۔ میں
 تھے نہیں کہتا تھا کہ شامی تھو کہ دو کا دیو ہوں جس نے غنہ و محنت کی اسدیر سے کہنے کو نہ مانا اور شل تا فرائوں
 لوگ کہ تم میرے دشمن بن گئے تھے اچھا اپنی رائے کو بھی تمہاری رک کی طاعت پھیر دیا اور جو دیکھا اس وقت شامیہ کا
 کاغذ نام ہو چکا تھا اور وہ پریشان ہو کر اس دیکھنے کے قریب ہو گئے تھے لیکن تمہارے بڑے بوڑھے کی راسی
 اسپر فرما رہی تھی کہ وہ شخص حکم بنا ہے جاش پھر میں ان دونوں کے بیٹھ کر طہارتی کے قرآن سے فیصلہ کریں اور ہرگز
 اس سے تجاوز نہ کریں مگر ان دونوں نے حق کو چھوڑ دیا۔ باوجودیکہ حق انکی آنکھوں کے سامنے پھیر رہا تھا۔ اب تم بیان
 کرو کہ کیوں تم ہمسافہ ارضین کو حلال سمجھتے ہو۔ اسپر تم لوگو کو ناخوش تھے اور ان کے گلے کاٹتے ہو یہ بات کو
 دیکھنا خوشی میں مصاف گھانا گھانا نیک نشانی ہے۔ یہ شکر خواہ چلائے لگے کہ ہرگز کوئی جو اب نہ دیکھ اور لڑائی
 پہ آمادہ ہو جاوے اور ہار کر کہنے لگے کہ جنت کی سوا اور کوئی مقام آرام کا نہیں ہے۔ حضرت اپنی اصحاب کو
 اس شریفینے آئے اور صف آرائی کا حکم دیا۔ یہ بنہ پھر بن ہدی اور عیسیرہ پر شیب بن یعنی یا معقل بن
 قیس الراسی کو مقرر کیا اور سواروں کی سپہ سالاری ابوالب انصاری کے سپرد فرمائی اور پیادوں کی افسری
 ابو قتادہ الانصاری کے متعلق کی اور مقدادہ الحیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلیب میں
 جا کر بیٹھ جاتے تھے خواجہ عیمنہ زید ابن قیس الطائی اور عیسیرہ بن اس عوفی العیسی کے سپرد کر کے سوار و پیادہ
 بن سان الماسی اور پیادوں پر خروص بن زہیر العدی کو مقرر کیا۔ اور صحابہ ابی علیہ السلام نے رات مان
 حضرت ابوالب انصاری کے فتوے فیض فرمایا۔ انہوں نے باوازیات دیکھا کہ منادی کر دی کہ جو شخص اس علم کو پہنچے
 آجایا گیا اور اسے کسی کو قتل کیا ہو گا اور کسی مسلمان کو اذیت نہ پہنچائی ہوگی اس کو قتل سے امان دیا گیا۔ اور جو
 شخص گمراہ کو چلا گیا یا مرن کو لوٹ گیا اس کو بھی امان حاصل ہے۔ اگر اس وقت بھی سہا کر گیا ہوں کہ قاتل ہو کر دیدیتے
 جائیں تو ہمیں تمہارے ساتھ جنگ کرنی ضرورت نہیں منادی سکروہ بن نوفل الاشجعی پافسو سوار لیکر
 سفنت امیر کے لشکر میں ملا۔ اور ایک گروہ انیس گروہ اور ایک مرن کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب انکی
 باجیت تھی لیکن انہیں سے چار ہزار باقی رہ گئے اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے کو دوڑی آئے اپنے
 لشکر کو لایا یا جنگ کر دے مگر ان میں سے کچھ دست کہاوتے میں خارجی الماع الران فی الجنتہ دیکھتے
 ہوئے حملہ آور ہوئے۔ سفنت امیر کے لشکر و حصوں میں منقسم ہو گئے اور باجیوں کو بیچ میں لیلیا۔ عیمنہ اور عیسیرہ کی
 فوجیں دونوں طرف خارج ہوٹ پڑیں تیر انداز کے سامنے انکھڑے ہوئے اور پیادے تلواروں اور نیزوں سے
 ان کو شہرے کچھ دیر نہیں گذرتی پانی پانی کی آواز آئی کہ وہاں آؤ بیٹوں تمام خارجی ماسکتے۔ وہ آدمی ان میں سے
 خراسان کی طرف بھاگ گئے چنانچہ جنگ کس تک میں ان دونوں کی قتل ہو جوتے۔ اور وہ آدمی میں کی
 جانب فرار کر گئے وہاں بھی انکی نسل موجود ہے جو اب ان کے نام سے مشہور ہے کیونکہ ایک صورت اعلیٰ کا نام عبد
 بن عباس تھا اور وہ آدمی تلہ ہون کی طرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت میں تقیاب
 ہوا اور حضرت کے لشکر میں حضرت وہ آدمی مار گئے اور باجیوں کو صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر
 علیہ السلام کی کرمت تھی آپ نے جنگ پر پیشتر اپنے اصحاب پر شاؤن دیا تھا کہ کسی فوج میں سے دس آدمی

بھی نہیں مارے جاسکتے اور اس کے گرد میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے۔

محمد بن کی ایک جماعت نے روایت کیا کہ جناب امیر خوارزم کے نائب سے پیشتر اپنے اچھے بیان فرمایا کرتے تھے کہ غریب ایک ایسا گروہ خراج کرنیوالا جو دین سے اس طرح بھاگتا کہ جس طرح سے آئیرہان سے بھاگتا ہے اسی طرح سے بھاگتا ہے۔ اگر نہ تھا اس کی لوگوں اس کے کہ جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب امیر اس نے خروج کیا تو اپنے پیروندوں کے ساتھ اس کے جنگ کے لئے تشریف لے گئے اور جو سالہ کہ گذر تھا کہ چکا اور ایک جو جنگ سے فراغت ہوئی اس کے اپنے اصحاب کے فرمایا۔ اب انہیں تم اس بھی کوتاہی کرو کہ شکوہ تلاش کرنے لگے بعض خصوصاً اگر عرض کیا کہ وہ تو انہیں نہیں اتنا۔ بلکہ بعض یہ بھی کہنے لگے کہ وہ انہیں نہیں سب آپ نے فرمایا وہ انہیں میں سے قسم ہے خدا کی قسم جو تھوڑے بولے۔ اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے اتنے میں ایک شخص اگر مردہ سنایا کہ امیر المؤمنین نے اسے دھو کر نکالا ہے۔ بعض ناریوں کا یہ بیان ہے کہ قبل اس کے کہ کوئی آکر اس کے دستیاب ہو نہ کیا کہ وہ سناتا کہ حضرت خود بدولت اس کی تلاش کو لے گئے آپ کے ساتھ سلیم بن تمامہ الحنفی اور ریان بن صبر بھی سرگرم تلاش ہوڑا کہاں نہ گئے تھے ایک گروہ میں بچا ہوا تھا جو نیچے سے برآمد ہوا۔ سب لوگوں اس کو بچھا لے گا ایک شخص باوجود ان کے نہیں ہے اور بچا ہے ہاتھ کے بارہ پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے اور اس پر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے۔ اور اس پر کالے کالے بال جھے جھے ہیں جب اس کو بھینچا جاتا تھا تو وہ بڑھک لوری ہاتھ کے برابر لیا جاتا تھا۔ اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پھر عورت کی پستان کی ہی شکل بن جاتا تھا۔ جب امیر نے اس کو دیکھا تو کہہ کر کہ وہ بند کیا۔ اور فرمایا واللہ میں جھوٹ کہا تھا اور مجھ سے جھوٹ کہا گیا تھا۔ اس بات کا اثر اپنے ہاتھ میں عمل نہایت چھوڑ بیٹھو تو میں نکلو اس شخص کی شان میں کہ جو ان لوگوں سے اس سے اور لڑائی میں اس سے حق کو نگاہ رکھا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم ہیں جو کچھ کہہ دے پاک نے اپنے نبی اکرم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے۔ ضرور بیان کر دیتا۔ جناب امیر کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوئے۔ واقعہ شہید ہوجی میں پیش آیا اور اس واقعہ میں جناب امیر علیہ السلام کے دو مشورے زیریں ذیلہ اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف محبت حاصل کیا تھا اور ان کو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ میں کی تھی۔ یہ تھی اپنی زبان مبارک کی بشارت بیان فرمائی تھی۔ ان کے ابتداء واقعہ ہی میں خوارزم نے شہید کیا۔

ان لوگوں کی تعداد جن کو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ لکھتے ہیں نقل سے کہ حضرت امیر خوارزم نے فراتہ ان خود را بسیار وصیت نمود بود و انجل یکایک است کہ امیر المؤمنین حسن فرمود کہ جو بن علی کے ہاتھ میں لکھ کر خلیفہ را عاود نمود و کہ جن میں کہ امیر سے کہ من وہ ہزار کن شجاعان کفر و کفر الہ اسلام کہ قتل برایشان واجب بود و یہ دست خود کرانہ ام و دست سر کرانہ

ایران قیام میں ایچکا آئے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی۔ ان کی قبر پر ایک مزار ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

ابن تیمیہ جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا بیان لکھتے ہیں اور یہ بھی دو قسم پر ہے جیسے حسن سیرت و قوت بدن :-

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت میں جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب میں مٹ ہوئے تھے۔
عن ابی الجحجیح مالک بن ابی عاصم عن النعمان بن عبد اللہ عن ابي الجحجیح کہ جناب امیر علیہ السلام کو خطیب پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی طیبہ بارک

(۱) عن محمد بن داؤد قال کان علی مقل العنبدین عظیمہما اذا یطن اصابعہ لایحضب (الغالبہ)
جناب محمد بن داؤد علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی سیاہ آنکھوں والا اور تونیلی پیٹ والے تھے انکے چاند پر بال گہ تھے انکا قد سیانہ تھا اور ذہنی کو نہیں رہ سکتے تھے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطہر قومًا من الذنوب بالصلوٰۃ فی موسم
ان علیہ السلام اور حضرت محمد بن ابی بکر بن محمد بن حسین السیلابی السندی فی مناقب الصحابہ
ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو کتابوں
سے توبہ کے چند ایسے ہوئیے کہ انکی عبادت اور علی ان سے پیچھے ہلا ہے۔

(۳) عن ابی یزید قال رأیت علیاً یصلی فی العمامۃ من رداءہ فرائیثا سدا مثل راحتی علیہ مثل
خط الاصابع من الشعر اخرجہ ابن الصغاک ابو یزید سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے
دیکھا آپ اپنا عامر سے اٹھا لیا میں نے آگے سر کو دیکھا کہ مثل مہر تھلی کے تھا اس پر انگلیوں کے خط کی طرح
بال تھے۔

(۴) عن انس بن عباد قال قد متت المدینۃ اطیب العلم فرأیت رجلاً علیہ رداءہ ولفیفتان قد وضع
مدہ علی ساقہ فقلت من ہذا قال ابن عباس (اصحاک) فقیس بن عباد کہ بتا کہ میں مدینہ میں علم حاصل کرنے
نے لئے گیا ایک آدمی کو دیکھا اس پر صرف دو چادریں تھیں یعنی ایک رداء اور ایک تہ بند اور انکی دو چوٹیں گندھی
ہوئی تھیں یہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے آئندہ سے پورا تھا وہ میرے جو شے تھیں پوچھا یہ کون ہیں انکی
نے کہا علی ہرما :-

قال یحب الطبرانی واما فی البصر ولا تضرہ سنہما ویکون العلم الخیر من رداءہ وکان فی جوارہ شجرہ

مترسل بیٹے ان دونوں داریوں میں تضاد نہیں ہے۔ جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاند پر کم ہونا اور سکا ماما جہاٹے اور گدی کی طرف کے بال چھوٹے بچے تسلیم کئے جائیں۔

(۵) مال ابواسحاق السدسی دأبنتہ ابی بن الراس والحیة وكان ديا خضب النخلة (اسد الغابہ) ابی جعفر سیدی کا بیان ہے کہ سیدہ بنتا بامیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اس کے سر اور اڑھی کے بال بالکل سفید تھے اور چھوٹی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے۔

(۶) عن رزام بن سید الضبی قال سمعت ابی بیعت علیا قال کان رجل فوق الدار یضخم المنکب ان طول الخیة ان شئت قلت اذا نظرت الیہ قلت ادم وان تستند من فرب قلت ان یكون سہلانی من ان یكون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہے کہ میں نے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا علیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام قد سے کچھ اونچے تھے اور ٹانگے اور بازو بھرے اور گھٹیاں اور اڑھی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ نبی روزگار ہیں اور اگر تو کہہ ہی نظر کر کے انکو قریب دیکھتا تو کہتا تھی کہ نبی روزگار تھی قریب سیر روزگار کے۔

(۷) عن ذہاب من عتاب قال کان علی ضخم مشاش المنکب ضخم عطفلة الذراع محمد مصلة الساق دقیق مسند تھا قال ورايت یخطب فی یوم من الشتاء علیہ فیصل اذا فطران سعم ششی ہا بنجر فی سواد کم (اسد الغابہ) قد امر بن غنایہ روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام توند لے پٹ والے تھے ان کے شانہ کی ٹہری چوڑی تھی ان کے بازو بھرے بھرے اور کلاں یاں باریک اور ان کی ریش مبارک گوشت اور پٹیاں پتلی تھیں مینے انکو بارہی کے موسم میں دیکھا تھا۔ وہ قطری قمیص پہنے ہوئے اور طری تہ بند باند سے سونے تھے انکا عامہ سیاہ دھاریوں والا تھا۔

(۸) عن ابی الجراح قال آیت علیا یخطب وكان من احسن الناس رجلا وقیل كان کاغاکسہ کہ تھو جسا لا یخیر سیدہ خنیف المثنی فحورک الثن (اسد الغابہ) ابوالجراح سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو منہ تطبیہ کرتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگوں کو خوبصورت تھے اور روایت ہے کہ ایسے تھے اپنی وارہی کو نہیں نہکتے تھے آہستہ چلتے تھے ان کے دانت ہنسی کھلے رہتے تھے۔

(۹) (احسن ملائکہ فی صفہ رضی اللہ عنہ) کان یقفون الطال والقصو ما هوادع المعین جس النوبہ کا کہ القدر لیلۃ البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شستن الکفین اعین کان عطف الین صفة اسلح لیس فی رأسہ شعرا لادن خلفہ کثیر اللجۃ منکبہ مشاش کشاش الضادی لا یمین عہدہ مرقعہ او تجت ازاجا اذا مشی تکفا وان امسک فرع جعل امسک بنفسہ لم یسطع ان یتھوسق ہوا السمرة ما هو بشد ید الساعد والید فاذا مشی الی الخوف ہزل ثبت الجمان قریا ما صانع احد قط لا مریطہ اشجاعا من صور اعلی من الاقام (استیعاب) علامہ ابن عبد البر متبع ابی صمد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام کے ہونے کہ بٹنے کی انوکھ اوصاف کہہ رہے ہیں کہ جناب امیر کا مبارک میانہ مگر سیدہ کہہ رہا تھا ان کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں انکا چہرہ خوبصورتی میں چودھویں رات کے چاند کی مثل تھا اور انکی پشت تو مبارک اور انکا

کن صوفی ہڈی چوڑی تھی انھی تھیلیوں میں سخت مونی مونی آنکھوں کے آگے سے آنکھوں کے درمیان تک ایک ہاتھ کی طرح کی تھی۔ ان کے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پہنے کی طرف سے یہ بالوں سے بھرا ہوا تھا انکی اڑھی اس قدر گھنی تھی کہ ان کے منہ کے دونوں طرف تک پہنچتی تھی۔ دونوں کندھوں کی ہڈیاں مثل شیر کے کندھوں کی ہڈیوں کی تھی انکی کلائی اور بازوؤں میں فرق نہیں تھا یعنی دونوں ایک سی تھے۔ اور کھنڈ میں اور مضبوط تھے جلیں میں آگے کو نیچا کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پر لپکتے تو اس شخص کا کلا کھٹ بیٹا کہ وہ سانس نہیں سکتا تھا۔ وہ رنگ میں گندم گون تھے اس کی کلائی اور ہاتھ سخت تھے جیب جنگ کہ جانتے تھے تو وہ گھر بہا بہت ٹھنڈے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس سے جنگ کی آفر خیاں نہ ہوتے۔

۱۰ الحسن الزکیؑ کی آیت عابد اور اسد ولایتہ فطن بھڑا اور عجب بن الصالح (بھی) تھے انہیں علیہ السلام نے بہت پسند کیا کہ یہ جنابا بیکر کہ دیکھا کہ بچا سرور و اڑھی کی طرح تھی۔ اور محب انبیاؑ یہ بھی انہیں پسند کیا کہ وہ درخت کی جڑ کی طرح تھے اور ان کا کان اصغر المجذوم والتمس وراثہ کان ابیہ جنہا وینہ ان بکوں حطب ہر نوہ درخت سے روکتا ہے کہ کسی کی ریش مبارک نہ رہے اور سہو زیادہ تر یہ کہ سفید تھی شامی بھی ایسے ریش مبارک رنگا، رواہ پھر تہذیب و یابیہ

جناب امیر غایہ السلام کی قوت بدن

عن ابی ارفع قال خرجنا مع علیؑ بن حسینؑ بوقتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراۃ فلما دامن الحسنؑ مخرج البہ اہلہ فقالہم نضرہ رجل یهودی وطرحہ منہ بدن کا فتا دل الباب کان عند الحصن فتبرس بد نفسه فلم یزل یبید حتی قہم اللہ علیہ فخر القاموس مد کا حسینؑ فوقع فلند رأینہ فی نفر معی سبعۃ عشر انا ہم بنجہ مد علی ان یصلب لہ الباب صا اسلہ راخرجہ احمد اور ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرقاں کہ جب جنا بیا کتہ علیہ السلام نے حضرت اکر کو علم و کبریا میں را کیا ہم جیب ابیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھی ایک یہودی نے قلعہ سے نکلا اپنی چٹ جلائی آپ کے سپرھنیک کر کلا کا دروازہ اٹھایا۔ جیتک کہ خدا تبارک نے تعالیٰ نے آپ کو مددی دے آپ کے ہاتھ اندر میں سے تھا پھر آپ کے سے پھینک دیا یہ تیرا و مہول کے ساتھ اسے لہا نا چلا وہ ہم سے نہ ہر سکا

حسن جابر بن سمر رومی اللہ عنہ قال جلی علی ابیہ فی ذلک یوم نہ ترقی بعد السلون بلکہ مفتوحا وانہم جہر وہ جہد ذلک فلم یجملہ الا راہون جلیا تار یو اسلہ و فی اکثر الحال عن جابر بن سمر قال حدیث حسن فی طریق فیرا جتمع علی سبعون رجلا جہد ہم ان اعادوا الباب راخرجہ ما الحاکمی فی الا راہ بن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ راہینہ کہ کہ جناب اسلہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی کے دل و دہ کو اپنی اپنی ہاتھ سے پکڑ لیا تھا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں نے اسیر نہ کر لیا کہ نبی کیا بعد اس کے چالیس آدمیوں کے اسلہ و ما راہا۔ انہوں نے اس کے کسر لا اعمال میں سے بہت جابر بن سمر رضی اللہ عنہ سے موی ہوا اور صاحب کسر لا اعمال کو نہیں

(۳) عن علی قال انطلقت انا والبنی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس
 و معہ علی بن ابی طالب فذهب لانهض به فرأی منی ضعفا فجلس ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی
 فصعد علی منکبہ الی الی لوفضت لکلت افق السماء حتی صعدت علی المیت وعلیہ ثمان صفر
 وثمانین فجعلت اذا ولہ عن عینہ وعن شمالہ ومن ین ید یہ ومن خلفہ حتی استمكنت منہ قال لی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فہ نقذت ہر منکسر کما نکسر الفوادیر ثم نزلت فانطلقت انا و
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستقی حتی توارینا بالسیوت خشبہ ان طلقنا احد من الناس اخرجه احد
 والحکم جباب علی افراسہ من کر ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا کہ کعبہ میں گئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھے چاہیں تم بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سو اتر ہو گئے اٹھنے لگا جبکہ جناب
 پر ہی نا توڑی کو بیٹھنا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندھے پر سو اتر ہو۔ میں جب
 دوش افدس پر سو اتر ہوا تو خیال کیا یا تھا کہ اگر میں چاہوں آسمان کے آگے تک پہنچ جاؤں یہاں تک
 کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر پہنچ گیا وہاں ایک مورت پتیل یا تانبے کی رکھی ہوئی تھی میں اسکو منہ پر بائیں
 اور دائیں پیچھے سے ہلاٹ رہا تھا کہ وہ گھڑ گئی۔ جناب مجھے فرمایا کہ اسکو بھینک دے میں نے اسکو آگے لے
 پھینک دیا۔ بہت اس طرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کھانڈ ٹوٹ جاتا ہے پھر میں اتر آیا اور جناب کی
 بہتیت میں دوڑنے لگا اور ہم دونوں گھر میں چھپ گئے تاکہ کوئی نہ کہو نہ سمجھو۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کیا اس
 میں کا نام میں تھا اور دن میں استغفر بھاری تھا کہ کئی آدمی اسکو لٹا نہیں سکتے تھے۔ جناب امیر
 نے اسکو باسانی اٹھا لیا۔

اور جو کہ حضرت ابیہ انصر صائم الہرستہ تھے اور کھانا بھی پیٹ کر نہیں کھاتے تھے اور وہ بھی ہو کھی
 اٹی ہوا کرتی تھی ۱۰ پیر فوت کا یہ حال تھا کہ ابن قتیبہ کہتے ہیں ما صا صاع احد الا صرہ یعنی کسی ہلوڑ
 سے حضرت نے کشتی ہمیں کی کہ اسکو بچھا کر نہ ہو۔ حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل باب شجاعت
 میں بیان ہو چکا ہے حضرت اسی قدر یہاں کافی ہے مگر جنک حضرت کی قوت مطہ قوت خدا تھی چنانچہ
 سر حضرت کا متولد ہے ما قلعت یا بسخیر ببقوة جسمائتہ لکن بقوة روحائتہ یعنی بنے خیر کا دروازہ
 قوت بہانی سے نہیں کھارے بلکہ قوت روحانی سے اٹھا کر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجہ کی بیان

فضائل خارجہ کئی قسم پر مشتمل ہیں اعلیٰ ہونا اور ابت اچھی معنی مصاہر میں شہرت کا نہ ہونا وصال معنی ہونی

جناب امیر کی نسب عالی

علی بن ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن
 کنانہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحہ بن مضہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہاشم بن عبد مناف (آخرہ) والوکران بہ سنۃ النہیوں
طلحہ بن مضہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہے۔

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عن عبد المطلب اذ احب الحکمۃ اما حرمۃ وعلی
وجعفر والحسن والحسین والہمک (اخر حہ) ابن ماضہ والد علی (انہ) بن مالک کہتے ہیں کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حرمۃ اور علی اور جعفر
اور حسن اور حسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سمعت اللہ لکم ثلاثۃ ان
یجعل لکم جوداء تعد اعدادہاء (اخر حہ) ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے بنی عبد المطلب جو تمہارے لئے خدا سے تین باتوں کی دعا کی جائے کہ تم کو بخشی اور دیر اور
جیمہ مل جائے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سمعت اللہ ان یفیت قاتلکم
وان ہم یدی ضاکم وان یعلم جاہلکم وان یجحدکم (اخر حہ) ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اے بنی عبد المطلب جو تمہارے لئے خدا سے تین باتوں کی دعا کی جائے کہ تم کو بخشی اور دیر اور جیمہ مل جائے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سمعت اللہ ان یفیت قاتلکم
وان ہم یدی ضاکم وان یعلم جاہلکم وان یجحدکم (اخر حہ) ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اے بنی عبد المطلب جو تمہارے لئے خدا سے تین باتوں کی دعا کی جائے کہ تم کو بخشی اور دیر اور جیمہ مل جائے۔

جب حضرت علیؑ مدینہ منورہ کی رو کر نیکو آنکھ کھڑے ہوئے اور جو لوگ کہ حضرت علیؑ مدینہ منورہ کے دشمن ہو گئے تھے ان سے کہہ کر حضرت علیؑ کو مدینہ منورہ کی بہت تعریفیں بیان کیں۔ لیکن جب ابوطالب کا وہ شہر پہنچا تو حضرت علیؑ ایک دفعہ کہہ کر لوگ خشک مالی میں مبتلا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے باران رحمت نازل ہوئی۔ جناب ابوطالب نے آپؐ کی محبت میں کہا تھا جس کا کہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب محمد مصطفیٰ سے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہیں آپؐ کی وجہ سے ابر سے مینہ برستا ہے۔ اور آپؐ بہت کم فریادیں اور روناؤں کے پشت پر سناہ میں محدث علی ابن ابی طالبؑ ان الدین الشافعی انسان العیون میں جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے رہے ہیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں۔

وكان ابوطالب في كل ليلة يام رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يأتي فراشه ويضطجهم فانه تسم الناس اقاصم امواحد بئسوا غيروهم من اخوانه واين عمل ان يضطجهم مكانه خوفا لسلطاننا له احد فمن يريد به السوء يعني جناب ابوطالب بر شيب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر کرنے کے لئے کہتے اور جب لوگ جو جانتے تو آبرو کو ہاں سے اٹھ کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپؐ کے پاس نہ لے جاتے تھے بلکہ اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتے تھے آپؐ کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

حسن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ویسألون دینا ونعتہ ذال نزول فی ابوطالب کان ینہی عن اذی السبی صلی اللہ علیہ وسلم دینا ی عمالہ یہ راخرجہ عبد المہدی فی المصنف جناب ابن عباسؓ اس آیت کے شان نزول میں جس کا کہ یہ ترجمہ ہے کہ یہ بند کرتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں اس سے کہ یہ آیت جناب ابوطالبؑ کے تھیں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگ کہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے تھے اور حضرت کو بھی جس کے لئے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے۔

وما نقلہ قالوا فی کتابہ المسبی یا اعلامہ عن حدیث ابی طالب لیسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج الکدیبہ یوماد اذان بصلی فلما دخل فی الصلوۃ قال ارجع لہ لہ انہ اللہ من یقوم الی ہذا الرجل یمسک علیہ الصلوۃ یقام عبد اللہ ابن الزبیری واخذ فرسا ریدہ المظلم یوجہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم فانتقل البنی علی اللہ علیہ وسلم من صلوۃ واتی الی ابی طالب حمہ وقال یحم الا تری ما فعل فی فقال لہ ابوطالب من فعل بک ہذا فقال البنی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن الزبیری یقام ابوطالب فوضع سیفہ علی عاتقہ ومشی حتی اتی النزم فلما رآہ قد اتبل فھضوا فقال ابوطالب ان تمام رجل جلتہ لیسب فی ہذا فقال ابی بنی من فعل بک ہذا فقال عبد اللہ بن الزبیری فاحذ ابوطالب فرسا و ما لظہ رجوہم فبہم و اسالہم النقول قرطی اپنی کتاب اعلام بنی ہاشم سے اسے علامہ علامہ نے۔ انھوں نے جناب ابوطالبؑ کی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور ناز پر جسے لگے ابو جہل نے کہا کوئی ہے کہ ان کی عمارت کو ناس کرے۔ یہ حکم ابی بن الزبیری سے اٹھا لیا اور خون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک پر لپکایا۔ حضرت دوا سے باز کرتے رہے۔ اپنے چچا ابوطالبؑ کے پاس گئے اس کا کہا اور چچا تمہیں دیکھتے ہو کہ میری حالت

کیا کیا گیا ہے بوطاہ اسے پہنچا کہ یہ کتنا ہی کس کی ہے آپ نے فرمایا عبد اللہ بن زبیری نے پس جناب ابوطاہ اسے اپنے کانٹے سے منگوا رکھ کر اس کے پاس لے گئے جب ان کے پاس ابوطاہ کو منہ دیکھ اپنی طرف پایا تو وہ اسے منہ سے ہٹے جناب ابوطاہ نے کہا اے اللہ اگر کوئی تم میں سے اسے لے گا تو میں اس کو قتل کر دوں گا یہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا اسی میرے بیٹے کس نے یہ کتنا ہی کی ہے آپ نے عبد اللہ بن زبیری کا نام لیا۔ جناب ابوطاہ نے یہ اور خون لیکر ان کے چہروں اور ارجھیل کو اور کپڑوں کو مل دیا اور سخت و شدت باقیں کیں۔

ان کے اسلام لانے کی نسبت یہ روایت اختلاف ہے ثقہ الحافظ ابو الکرام ام عبد السلام بن محمد بن حسن کہتے ہیں انفق اللہ اہل البیت ان اباطالب ہات مسلما وخلاف اہل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنی آئمہ اہل بیت علیہم السلام اسباب و شہادہ میں کہ جناب ابوطالب مسلمان ہو گئے تھے اور ان کی اسلام میں اہل بیت کے بغیر غلط روایتیں معتبر نہیں۔

انسان العیون میں علامہ علی بن ہریرہ ان الدین الشافعی کہتے ہیں عن مقاتل ان اباطالب قال عند موتہ یا ہاشم بنی ہاشم اعلوا محمد وصد قوائشہ واما مقاتل سرورایت ہی کہ جناب ابوطاہ اپنے وقت وفات پہنی فوشہ کو روایت کی کہ وہ پہنی ہاشم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور کہہ چاہا تو ہدایت پاؤ۔ رستگاری پاؤ گے۔

عن ابن عباس قال لما تعارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحزک منقلہ فاصغى ایفقال یا بنی انی واللہ لقد قال انی الکلمۃ الی امرئ قہ ہذا انسان العیون العلامۃ علی بن ہریرہ ان الدین الشافعی اس روایت کو شیخ عبدالحی محبت مدلولی علیہ الرحمۃ نے بھی درج العیون میں لکھا ہے۔ وروایت ابن عباس آید کہ اسے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ ابن عباس گفت کہ چوں کہ میں شہادت ابوطالب نظر کو عباس کے پاس سے دیکھ کر نے جیسا نہ بھانے خود را پس گوش ہنادنیکو او پس گفت با آنحضرت یا بنی انی واللہ تحقیق گفت براؤ من ظہرا کہ امر کردی تو اور اید ان ظہر۔

ابن عباس اگر اپنی تاریخ میں بذیل ترجمہ جناب ابوطاہ مداف طوب سے قائل ہو ہیں کہ (انہ اسلم) خود ہوتا ابوطاہ کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے

ودعوننی وعلمت انک صادق ولقد صدقت وکنت قبل امینا

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان العربیۃ دینا

یعنی یہ ایت کی تو نے مجھ کو اور میں نے جان لیا کہ تو سچا ہے اور بیشک تو سچ کہتا ہے اور تو پہلے سے میرا ہے اور جان لیا ہے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے۔

عن ابن داؤد قال سمعت اباطالب یقول سمعت بنی محمد بن عبد اللہ یقول اللہ یقول اللہ ربہ وبعثہ بصلۃ الہام وان یصل اللہ وحدہ لا یجحد مع غیرہ محمد الصادق اکامیل راخرجہ ابن عباس کہتا ہے کہ میرے جناب ابوطاہ کو کہتے تھے کہ اللہ کے ہاتھ سے میرے بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ

کتابہ کفرانہ مجھ صلہ رحم کے لئے بھیجا ہے اور اس کے لئے میں ایک خدگی پر تش کر رہا ہوں اور اس کے
سوا کسی دوسرے کو نہ پوچوں اور محمد بہت راستگوار میں ہیں *

اگر یہ جناب ابوطالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہو لیکن اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور ان کے انتقال کے برس کا نام عام الحزن
رکھا اور خدا سے انکی مغفرت مانگی تال اما قدی عن علی لما توفی ابوطالب اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکا کما شدید اثم قال اذهب فاعسلہ وکفنه عقر اللہ له فقال له العباس ورسول اللہ ان رجوا اللہ فقال
ای واللہ انی لا رجوا اللہ وجعل رسول اللہ بستانغفرہ یا ما ولا یخبرم قال ابن عباس عارض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال واصلتک رحمتک اللہ یا عم خیرا تذکرہ خواص الامہ لبط ابن الجوزی وادعی کہتی ہیں کہ
حضرت علی فرماتے تھے جب جناب ابوطالب کا انتقال ہوا اور میں نے جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اسکی خبر پہنچائی تو آپ بہت روئے اور مجھے ارشاد کیا جاؤ انکو غسلو اور کفناؤ۔ خدا انکو بخشے۔ عباس رضی اللہ
عنه نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا واللہ میں امید رکھتا ہوں اور آپ
تس دن غم نہ کرتے باہر نہ نکلے اور ابوطالب کے لئے طلب مغفرت کرتے رہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے جنازہ کے لئے جھگڑا کیا۔ اور فرمایا اسی چاکہ میں تم سے صلہ رحم بجا
لایا اور اسے چچا نکو اللہ بخیرائے خیر ہے *

حسن علی قال لما مات ابوطالب اخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموتہ فبکی وقال اذهب فاعسلہ وکفنه وادع
عقر اللہ له وسمہ لا طرح ابو داؤد النسائی وابن خزیمہ وغیرہم جناب علی کہتے ہیں کہ جب ابوطالب
فوت ہو گئے تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کی خبر دی آپ نے مجھے فرمایا جاؤ انکو ہنلاؤ اور
کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے *

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جنازہ پر تشریف بھی لگئے۔ بلکہ
ان کے جنازہ کے لئے ان کے بیٹے امام سے تلامذہ بھی کیا ہے۔ چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں
حسن ابی عامر الھوزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج مع اصحابہ اذ قای طالب وهو یقول یا عم
وصلتک رحمتک اللہ یا ما ہوزنی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کے جنازہ پر
ایک بیٹے امام سے تلامذہ کرنے کو نکلے اور فرمایا اسی چچا میں تم سے صلہ رحم بجا لایا *

اس میں بھی شک نہیں کہ جناب ابوطالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے
رہے حسن علی انہ اسلام قال ابوطالب الزم ابن عمک راخرجہ ابن عساکر جناب علی رضی اللہ عنہ

حسن۔ ابی حیدر محمد ری۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت الی ریح عموۃ اما العباس یبکی یا بی الفضل قلہ
دولہ۔ واللہ یمیت ما فرمیکو ابی العلام علی اللہ قد وفی الدنیا والاخرۃ اما عبد العزیز فیکفی یا بی حیدر
فادخاۃ اللہ اللہ والہا ولہا عبد حسان فیکفی یا بطلاب فادخاۃ اللہ واللہ والہا ولہا عبد حسان فیکفی یا بی حیدر
ابن عساکر والسیوطی فی الدلائل شوری سورۃ نینت یا ابی اللہ

فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا محمد سے ابوطالب فرمائے اپنے ابن عم کی متابعت کرو۔

عن عمران بن حصین ان اباطالب قال لعقربا اسلم قبل جناح ابن عمار فصلی جھرمع ابی سلمیٰ علیہ السلام لاخرجه ابن عساکر عمران بن حصین نقل کرتے ہیں کہ جب جناب جعفر مشرت باسلام ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا کہ اپنے ابن عم کے بازو کی طرف کھڑا ہو جا پس جعفر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاد کواد کیا۔

جب تک کہ جناب ابوطالب بقید حیات رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچنے
عن هشام بن عروہ عن امیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قالت منی قریش لیسنا اکرھرحیات ابوطالب لاخرجه بن جریر الطبری فی تاریخہ ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل میں کہ جناب کانت اب
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تک کہ ابوطالب زندہ رہی ہیں مکروہ امر قریش سے نہیں پہنچا۔

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہشام کا ذکر

ہشام بن حجاز کے مندرجہ میں لکھتے ہیں فاطمہ بنت اسد بن ہشام بن عبد مناف القریشیہ لما شہدنا علی بن ابی طالب ہی اول ہاشمیہ ولہ خلقہ قال الزہری ہی اول ہاشمیہ ولدت لہا شعی بیٹے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہشام مادرہا بن جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے اول خلیفہ بنی ہشام تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں سے پہلے اول تدوین حدیث فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو ہاشمی موجد جناب ابوطالب کے حاملہ ہو کر پھر جنی میں بیٹے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہیں کہ جن کے دونوں ماں باپ ہاشمی تھے۔

جناب فاطمہ بنت اسد اسلام پر سب مؤرخ متفق ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں کہ ہجرت تھیں اور سابقات الاسلام کی ہجرت میں بوجہ ہجرت الکبریٰ کے انہیں کا نام وضع ہے۔ قال الشیخ الاسلام و ہاجرت مع ابی سلمیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے براہ سمجھتے تھے۔

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ام علی فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلس عند رأسہا وقال رحمک اللہ یا اخی کنت اخی بعد اخی تجوعین وتنبحنی وتحرین وتکسبنی وتنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی وتریدین بدلک وجه اللہ والد لا لاخرہ وقال انس امر بخلہا فلما بلغ المام الذی فیہ لکانور اسکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہد علیہا را السہا قصصہ و امر بعمہا واسامہ بن زید و ابی ارباب الاضادی یحفر قبرہا فلما حفرہا وبلغوا الحد احضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیہد و اخرج نرایہ ثم اضبط فیہ وادخلہا فیہ ہوا بکر ورجعاس ثم دہ علما واما اللہم اغفر لابی فاطمہ بنت اسد والقہا حجتہا ووسع علیہا مدخلہا یحق نبیک محمد والامنا بالرب من قبل انک ارحم الراحمین وروی ابن عباس نخوذک وراہ وراہا ما رأناک ہنمت راحلہا ما سدت منہ قال انہم لکن بعد ابی طالب ابرہما البشہا فنبہی لتکسی من حل الخنیزا صلی اللہ علیہ وسلم فی دہ ہا لہون عیہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے لیے کھانا بھی بکھاتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے لیے کھانا بھی بکھاتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے لیے کھانا بھی بکھاتا ہے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے لیے کھانا بھی بکھاتا ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم پر غلبہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کے لیے کھانا بھی بکھاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی تائید قرآن مجید میں بھی ہے۔

اسلام آباد، پاکستان

جناب مول قبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

١٠٨٨
 ١٠٨٩
 ١٠٩٠
 ١٠٩١
 ١٠٩٢
 ١٠٩٣
 ١٠٩٤
 ١٠٩٥
 ١٠٩٦
 ١٠٩٧
 ١٠٩٨
 ١٠٩٩
 ١١٠٠
 ١١٠١
 ١١٠٢
 ١١٠٣
 ١١٠٤
 ١١٠٥
 ١١٠٦
 ١١٠٧
 ١١٠٨
 ١١٠٩
 ١١١٠
 ١١١١
 ١١١٢
 ١١١٣
 ١١١٤
 ١١١٥
 ١١١٦
 ١١١٧
 ١١١٨
 ١١١٩
 ١١٢٠
 ١١٢١
 ١١٢٢
 ١١٢٣
 ١١٢٤
 ١١٢٥
 ١١٢٦
 ١١٢٧
 ١١٢٨
 ١١٢٩
 ١١٣٠
 ١١٣١
 ١١٣٢
 ١١٣٣
 ١١٣٤
 ١١٣٥
 ١١٣٦
 ١١٣٧
 ١١٣٨
 ١١٣٩
 ١١٤٠
 ١١٤١
 ١١٤٢
 ١١٤٣
 ١١٤٤
 ١١٤٥
 ١١٤٦
 ١١٤٧
 ١١٤٨
 ١١٤٩
 ١١٥٠
 ١١٥١
 ١١٥٢
 ١١٥٣
 ١١٥٤
 ١١٥٥
 ١١٥٦
 ١١٥٧
 ١١٥٨
 ١١٥٩
 ١١٦٠
 ١١٦١
 ١١٦٢
 ١١٦٣
 ١١٦٤
 ١١٦٥
 ١١٦٦
 ١١٦٧
 ١١٦٨
 ١١٦٩
 ١١٧٠
 ١١٧١
 ١١٧٢
 ١١٧٣
 ١١٧٤
 ١١٧٥
 ١١٧٦
 ١١٧٧
 ١١٧٨
 ١١٧٩
 ١١٨٠
 ١١٨١
 ١١٨٢
 ١١٨٣
 ١١٨٤
 ١١٨٥
 ١١٨٦
 ١١٨٧
 ١١٨٨
 ١١٨٩
 ١١٩٠
 ١١٩١
 ١١٩٢
 ١١٩٣
 ١١٩٤
 ١١٩٥
 ١١٩٦
 ١١٩٧
 ١١٩٨
 ١١٩٩
 ١٢٠٠
 ١٢٠١
 ١٢٠٢
 ١٢٠٣
 ١٢٠٤
 ١٢٠٥
 ١٢٠٦
 ١٢٠٧
 ١٢٠٨
 ١٢٠٩
 ١٢١٠
 ١٢١١
 ١٢١٢
 ١٢١٣
 ١٢١٤
 ١٢١٥
 ١٢١٦
 ١٢١٧
 ١٢١٨
 ١٢١٩
 ١٢٢٠
 ١٢٢١
 ١٢٢٢
 ١٢٢٣
 ١٢٢٤
 ١٢٢٥
 ١٢٢٦
 ١٢٢٧
 ١٢٢٨
 ١٢٢٩
 ١٢٣٠
 ١٢٣١
 ١٢٣٢
 ١٢٣٣
 ١٢٣٤
 ١٢٣٥
 ١٢٣٦
 ١٢٣٧
 ١٢٣٨
 ١٢٣٩
 ١٢٤٠
 ١٢٤١
 ١٢٤٢
 ١٢٤٣
 ١٢٤٤
 ١٢٤٥
 ١٢٤٦
 ١٢٤٧
 ١٢٤٨
 ١٢٤٩
 ١٢٥٠
 ١٢٥١
 ١٢٥٢
 ١٢٥٣
 ١٢٥٤
 ١٢٥٥
 ١٢٥٦
 ١٢٥٧
 ١٢٥٨
 ١٢٥٩
 ١٢٦٠
 ١٢٦١
 ١٢٦٢
 ١٢٦٣
 ١٢٦٤
 ١٢٦٥
 ١٢٦٦
 ١٢٦٧
 ١٢٦٨
 ١٢٦٩
 ١٢٧٠
 ١٢٧١
 ١٢٧٢
 ١٢٧٣
 ١٢٧٤
 ١٢٧٥
 ١٢٧٦
 ١٢٧٧
 ١٢٧٨
 ١٢٧٩
 ١٢٨٠
 ١٢٨١
 ١٢٨٢
 ١٢٨٣
 ١٢٨٤
 ١٢٨٥
 ١٢٨٦
 ١٢٨٧
 ١٢٨٨
 ١٢٨٩
 ١٢٩٠
 ١٢٩١
 ١٢٩٢
 ١٢٩٣
 ١٢٩٤
 ١٢٩٥
 ١٢٩٦
 ١٢٩٧
 ١٢٩٨
 ١٢٩٩
 ١٣٠٠
 ١٣٠١
 ١٣٠٢
 ١٣٠٣
 ١٣٠٤
 ١٣٠٥
 ١٣٠٦
 ١٣٠٧
 ١٣٠٨
 ١٣٠٩
 ١٣١٠
 ١٣١١
 ١٣١٢
 ١٣١٣
 ١٣١٤
 ١٣١٥
 ١٣١٦
 ١٣١٧
 ١٣١٨
 ١٣١٩
 ١٣٢٠
 ١٣٢١
 ١٣٢٢
 ١٣٢٣
 ١٣٢٤
 ١٣٢٥
 ١٣٢٦
 ١٣٢٧
 ١٣٢٨
 ١٣٢٩
 ١٣٣٠
 ١٣٣١
 ١٣٣٢
 ١٣٣٣
 ١٣٣٤
 ١٣٣٥
 ١٣٣٦
 ١٣٣٧
 ١٣٣٨
 ١٣٣٩
 ١٣٤٠
 ١٣٤١
 ١٣٤٢
 ١٣٤٣
 ١٣٤٤
 ١٣٤٥
 ١٣٤٦
 ١٣٤٧
 ١٣٤٨
 ١٣٤٩
 ١٣٥٠
 ١٣٥١
 ١٣٥٢
 ١٣٥٣
 ١٣٥٤
 ١٣٥٥
 ١٣٥٦
 ١٣٥٧
 ١٣٥٨
 ١٣٥٩
 ١٣٦٠
 ١٣٦١
 ١٣٦٢
 ١٣٦٣
 ١٣٦٤
 ١٣٦٥
 ١٣٦٦
 ١٣٦٧
 ١٣٦٨
 ١٣٦٩
 ١٣٧٠
 ١٣٧١
 ١٣٧٢
 ١٣٧٣
 ١٣٧٤
 ١٣٧٥
 ١٣٧٦
 ١٣٧٧
 ١٣٧٨
 ١٣٧٩
 ١٣٨٠
 ١٣٨١
 ١٣٨٢
 ١٣٨٣
 ١٣٨٤
 ١٣٨٥
 ١٣٨٦
 ١٣٨٧
 ١٣٨٨
 ١٣٨٩
 ١٣٩٠
 ١٣٩١
 ١٣٩٢
 ١٣٩٣
 ١٣٩٤
 ١٣٩٥
 ١٣٩٦
 ١٣٩٧
 ١٣٩٨
 ١٣٩٩
 ١٤٠٠
 ١٤٠١
 ١٤٠٢

ایک بیامر گیا وہ سنے لگے آپؑ نے کہا بھوپتی جان تم روتے ہو حالانکہ جس شخص کا دنیا اسلام میں
مرنے جتنے بہ اسکو ایک گھر بننے کے لئے یا کنگا چپ جو اب صفیہ گھر سے باہر نکلیں ان سے ایک آدمی
کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت سے آپ کو کچھ نفع نہیں ملیگا وہ بیرونے لیکن آنحضرتؐ علی
علیہ السلام انکار و ناسن حضرت کثیر اٹھے آپ انہر نہایت مہربان تھے آپ نے کہا بھوپتی جان مجھے
آپ کو کچھ کہنے کا حق تھا کہا ہوا آپ پھر ولی ہیں جناب صفیہ نے عرض کیا میں بیٹے کے سرنے سے
نہیں ہوتی اور کچھ تمام قصہ سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تھا جناب بہت خفا ہوئے اور بلال سے فرمایا اے
بلال لوگوں کو نماز کے لئے پکار بلال نے ان کو لوگوں کے لئے پکارا۔ پھر جناب خطبہ کیلئے گھر سے نکلے اور بعد حمد
یا رب تعالیٰ کے فرمایا کیا حال ہو اس گروہ کا جو خیال کرتے ہیں کہ میری قربت قیامت کی دن نفع نہیں لے گی
جو تحقیق کہ ہر ایک سید و نسب قیامت کی دن میرے سبب اور نسب کے سوا مطلق ہو جائیگی۔ میری
قربت دنیا و آخرت میں ملنے والی ہے۔

(۲) عن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا تدخل قلب امر ايمان حتى
يشمك الله ولفرائق راجحة احمد والترمذي وعبد المطلب بن ربيعة عن رواية بنو كعب بن جابر عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک کہ تم سے اللہ اور میری
قربت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔

اگرچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قربت میں حضرت عباس بن عبد المطلب بھی شریک ہیں لیکن
جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ترقیب میں ہیں کیونکہ جناب عباس رضی اللہ عنہما سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابوطالب الدباہر جناب علی علیہ السلام راوی یعنی تھے۔ ان دونوں بزرگواروں کی والدہ ماجدہ فاطمہ
بنت عمرو بن العاصہ انھو پر تھیں یہ ترقیب حضرت عباس کو حاصل نہیں تھا چنانچہ اسکا ذکر حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا ہے۔

(۳) عن الشعبي قال بلغني اني بكوا الساذن على فلان اذ قال ان سراج ان سراج انا سراج
واعظمهم منزلة واعظمهم حاله واعظمهم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سراج انا سراج
ابن علي بن ابي طالب راجحة ابن السعدي والدا (قطبي) شعبي کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
بٹھے ہوئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے جب انہوں نے جناب علیؑ کو دیکھا تو کہنے لگے جو شخص
کو خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ قربت
والے اور سب سے بڑی منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگوں سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا
چاہتا ہو تو اس کی نیوالے کو دیکھو اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا۔

(۴) قال ابو بكر بن عياش لو انني ابو بكر وعمر وعلي لبدلت حاجتي على تبليها لفرارتي من رسول الله صلى الله
عليه وسلم وكان اخرهم السماء احب الي من ان اهداهما عليه (صواعق خضر) ابو بکر بن عياش کہتے ہیں
کہ اگر میرے پاس ابو بکر اور عمر اور علی تشریف لائیں تو میں حضرت علیؑ کی ضرورت کو پہچان کر ان کو فرار دینا

تھیں کہ وہ نہیں ملا اور جو کو صدیقہ میری بی بی حبیبی بی بی سے کہ مجھ کو ایسی نہیں ملی تھیں تیری صلب حسن اور حسین علیہ میں اور جو کو میری صلب کے ان جیسا نہیں ملا تحقیق تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں *

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اقم هذا من بلغت هذا مني وان عني وحده
وولد لي اللهم كب من عاداه في النادر اخرجه بن البخاري ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ای پھر وہ گارو گوارہ رہو نیو کو کو گویا بات پہنچا دی ہے کہ یہ یعنی علی بن ابی طالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا دادا اور میرے بچوں کا باپ ہے اس پر وہ گارو گوارہ شخص ہو دشمن رکھے اسے آگ میں اور نہھا کرے

یہ شرف جناب مرتضیٰ علیہ التحیۃ والتشاک ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہیں ہوا اگرچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے۔ لیکن جناب نبوی کی شرف اولاد حضرت میر تقی میر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت میر ہی سے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہو گئی ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب سیدہ علیہ التحیۃ والتشاک و ساقب فضائل کا کیکقد راس مقام میں ذکر کیا جائے *

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء علیہ التحیۃ والتناء

جناب سیدہ علیہم السلام کی نہ ولادت میں مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت میں واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر النعمانی بقول ابی فاطمہ سنانہ احد وادعین من مولد البی صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کو اکیس برس بعد واقع ہوا ہے *

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے۔ بہر حال قبول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود بالرسالہ ہو چکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے اسلئے حدیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہے
عن ابن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل بسفر حلة من الجنة فاكلتها فاكلتها من
سفر في فقلت خذ لي حلة فاكلتها اذا انتقلت الى الجنة شمت في فاطمة خرافة ثم
سعد بن ابی وقاص یعنی اس حدیث سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بی بی میری پاس لاکر شرب مران میں سے لے کر آیا اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے شرب میں مجھ سے عالمہ ہوئیں اور فاطمہ کو جن میں پس جب مجھ کو جنت کی ہر کاشوں میں غائب ہوتا ہے تو میں فاطمہ کو در مبارک سے سوچتا ہوں *

(۲) عن ابي المؤمنين عائشة قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اد اتيك فاطمة جدي لسان
في منها فاني تريد ان تطعمها حسلا فقال صلى الله عليه وسلم الله لها السرى في الى السار اد اطلبني ابي فاطمة
فاد اتيك فاطمة فاكلتها فصارت تطعمني لسانك من و اتيك خديجة فاطمة من نزل النعمه كمل انتفت

ان الہامیۃ قبلتہا (اخرجه الخطیب والدلائی الواسع فی شہدۃ النبوة) اہل بیتہ من خیر الناس
عسیرہ رضی اللہ عنہا۔ روایت ہو کہ پیشہ من کیا یا رسول اللہ جیکہ تو اللہ شہادت لائی میں آپ اپنی زبان
ساک کر اُنکے منہ میں ڈالنے میں اور ناسا معلوم ہوا ہے کہ کو یا آپ شہد بیات رہی میں حضرت علی اللہ علیہ
رہمہ نے فرمایا کہ جب میل میں مجھ کو آسمانوں کی سیر کرنی گئی اور جبریل علیہ السلام میں بیٹھے اور وہ میری
یاں جنت کی ایک ہی لاشے ہے اسکو کھا پاؤہ تجلیں بلکہ ایک نقطہ کی شکل بن گئی جب میں رہیں پر آیا۔ تو
اگر چہ اب حدیث کچھ کہے حالہ ہوئیں اور اس لفظ و جناب فاطمہ علیہا السلام سبب مجھے اس کی ہر طرف سے
نمایا ہوا ہے تو میں جتنا فاطمہ کے منہ کو چومنا ہوں

بناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام تاقی اہل بیت میں ساقیۃ الارحام صدیقہ الیک استمدیجہ بنت
خوئلہ ہے جو سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان لائی میں تہ کہ فضل میں لائقہ و ناقصی احادیث
ماریں ہیں

عن عمار بن بابہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی سائر اہل بیتی کما وضعت مریض
علی اسماء العلمین (اخرجه الدیلمی) روایت ہو عمار بن بابہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ خدیجہ کو میری اہست کی جو تو سب سے پہلے سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان
کی جو تو سب سے فضیلت عطا ہوئی ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل نسائہ اہل البیتہ الیخ مریم بنت عمران وخدیجہ
بنت خوئلہ وفاطمہ بنت محمد واسمیت بنت مراحم قال ابن عباس حفظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ابن عباس) م
خطوط ثقل اندر ہند نہ خطاطت ہندہ الخ طوطا قالوا کمال ذالک (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ بناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط لکھیں اور پھر فرمایا آیا تم جانتو
ہو میں یہ خط کیوں لکھتے ہیں لوگوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ اہل جنت کی جو تو میں سے چار عورتیں افضل ہیں
مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خوئلہ اور فاطمہ بنت محمد اور اسمیت بنت مراحم

بناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ یہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے
(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ قطعہا من النار (اخرجه
الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہو کہ بناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اسے فاطمہ نام رکھا
ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے

(۲) ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتی فاطمۃ خوراء ادمیۃ لم تخص ولو قطعہا
انما سماھا فاطمۃ لان اللہ عز وجل قطعہا من النار (اخرجه الترمذی) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ خوراء انسان میں جو سب سے عزیز نفاس
میں ظاہر ہے اسکا نام اسے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ تحقیق اسکو الی اسے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے
عن عمار بن بابہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ علی یا رسول اللہ لہ صلیت فاطمۃ قال ان اللہ

فطمہا و قد بینا من النادر اخرجہ الواقف اسم الدمشقی و نقدہ عجب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ السلام الخیرة و اللہ) جناب علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کبیرہ کا رخصت علی کے عمن کیا یا رسول اللہ آپ نے انکا ام نامی فاطمہ کیوں رکھا جو فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انکا ام نامی فاطمہ کی کو وضع کی آگ سے پیا ہے ۵

اسد الخیر میں وکانت فاطمہ نکئی باہم ای فاطمہ بنت حمز (یعنی جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کو نام مبارک کینت کی جاتی تھیں یعنی فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ سے اشہر القاب میں سے (البتول سیدۃ النساء - افضل النساء خیر النساء - الصدیقة - الزہراء المیاکہ الطاہرہ - الزکیۃ الراضیۃ المرصیۃ الخیرۃ) جن (نزل الابرار) ۵

البتول عن علی قال ان البتول صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فاما سئل یا رسول اللہ نقول مریدہ بتول و فاطمہ بتول فقال البتول البی لم تدرہ قط ای لم تخص فان الجین کمرہ فی نبات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ اباب دفعہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنی ہیں کبیرہ کہہ سکتے ہیں آپ کو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سب سے فرما بتول وہ ہے جس نے سُننی کو نہ بچھا ہو یعنی اسکو کبھی جین نہ بچھا ہو کہونکہ ایسا علیہ السلام کی بیٹیوں پر حیض کہہ سکتے ۵

سیدۃ النساء (عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ الاقرضین ان کوئی سیدۃ نساء العالمین و سیدۃ نساء

المؤمنین و سیدۃ النساء اهل الجنة و سیدۃ النساء هذه الامم و اخرجہ الحاکم) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ اس سے کتنی چیزیں نہیں کہ تم تمام جہان کی عورتوں کی سزا ہو اور تم تمام مومنوں کی سزا ہو تم تمام اہل جنت کی عورتوں کی سزا ہو ۵

نائل ہوا اللہ تعالیٰ سے اُسے میرے سلام کرنے کے لئے یوں طلب کیا اور میرے بھائی کو پوچھا

بجھتی فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سزا ہو ۵

(۴۰) عن ابی سعید بن ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ سیدۃ النساء اهل الجنة کما کان علی بن جنت سلمان (اخرجہ ابو یعلیٰ و ابن حبان و الطبرانی و الحاکم) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ تحقیق خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سزا ہو اہل جنت کی وگوئی عورتوں کی سوا میرے بھائی کے ۵

و عن فاطمۃ بنت قیس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ احاطی صبی تنزل فی یوم صلیا فاطمہ

میں تو نہیں تھکے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تھے اس وقت یہاں تک پہنچا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بننے سے پہلے تھا کہ روئے فکیر ہو رہا تھا آپ اسے چھوٹا کر لے گئے آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ آج اپنے چچا کو دیکھو اس کی وجہ بیان کیا کہ وہ اس وقت حضور تھے یہ کہو میری جی کہ ہم اس مرض میں انتقال فرما میں گئے پس میں دیکھی کہ چچا کو چھوڑا کہ ان کو سب اہل سے پہلے اپنے ساتھ جاکوئی نہیں ہے اس پر چچا سے منہ نہ لیا

ذکر اس امر کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر تشریف لائے تو سب سے اول جناب علیہ السلام کے ملاقات فرمانے

(۱) ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاحضر من اهل بيته فاطمة واداس بن عبد اللہ فاطمة اذا فطم فاطمة لا تخرج احد والبیہقی ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لے جاتے تو سب سے اول جناب علیہ السلام ان سے ملنے میں اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ کو دیتے

(۲) ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر او سفر من المسجد فیصلی فلی دکتین ثم لقی فاطمة ثم اخی ابی طالب (ابو طالب کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوات سے واپس تشریف لاتے تو مسجد شریف سے گزرتے اور اس میں نہایتیں پڑھ کر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے پھر رواج کے پاس تشریف لیجاتے

(۳) ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر فلی فاطمة (ابو اسد الغدیری) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس فاطمہ قانت کے روز سب سے اول جناب علیہ السلام کا داخل ہونا

ابو اسد الغدیری عن علی بن ابی طالب عن ابيہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاحضر من اهل بيته فاطمة واداس بن عبد اللہ فاطمة اذا فطم فاطمة لا تخرج احد والبیہقی ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لے جاتے تو سب سے اول جناب علیہ السلام ان سے ملنے میں اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ کو دیتے

ابو اسد الغدیری عن علی بن ابی طالب عن ابيہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاحضر من اهل بيته فاطمة واداس بن عبد اللہ فاطمة اذا فطم فاطمة لا تخرج احد والبیہقی ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لے جاتے تو سب سے اول جناب علیہ السلام ان سے ملنے میں اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ کو دیتے

ابو اسد الغدیری عن علی بن ابی طالب عن ابيہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاحضر من اهل بيته فاطمة واداس بن عبد اللہ فاطمة اذا فطم فاطمة لا تخرج احد والبیہقی ثوبان کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لے جاتے تو سب سے اول جناب علیہ السلام ان سے ملنے میں اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ کو دیتے

قیامت کے روز جنابت کے سرور کی وقت اہل موقوف کو سر
بجھکانے اور نگاہ پھر رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱۸) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة نادى مناد من بطون
العرش باهل الموقف فعضوا اعضاءكم ونكسوا رؤسكم لتجوزوا طرة بينت محمد صلى الله عليه وسلم على الصراط
لا يخرج احد من اهل الجنة الا بعد ان يمشى على الصراط فيقول صلى الله عليه وسلم ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين

(۱۹) عن ابی ابوب الاصلاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة نادى مناد من بطون
العرش باهل الموقف فعضوا اعضاءكم ونكسوا رؤسكم لتجوزوا طرة بينت محمد صلى الله عليه وسلم على الصراط
لا يخرج احد من اهل الجنة الا بعد ان يمشى على الصراط فيقول صلى الله عليه وسلم ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين

وہم من اهل الجنة فعضوا اعضاءكم ونكسوا رؤسكم لتجوزوا طرة بينت محمد صلى الله عليه وسلم على الصراط
لا يخرج احد من اهل الجنة الا بعد ان يمشى على الصراط فيقول صلى الله عليه وسلم ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين

جنابت کو نبوت میں ام موسیٰ اور یمیم بنت عمران کی شریعت

عن ابی ابوب الاصلاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة نادى مناد من بطون
العرش باهل الموقف فعضوا اعضاءكم ونكسوا رؤسكم لتجوزوا طرة بينت محمد صلى الله عليه وسلم على الصراط
لا يخرج احد من اهل الجنة الا بعد ان يمشى على الصراط فيقول صلى الله عليه وسلم ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين
يخرجون من الجنة على رؤسهم كقوائم البغال فيقولون يا رسول الله انما ارحم الراحمين انما ارحم الراحمين

جنت میں جناب سید کا دوسرا عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک مکان میں ہونا

عن ابنِ فاختہ قال قال علیؑ انما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ديات عندنا والحسن والحسين باثمان فاستسقى الحسن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الى قبرته لئلا يجعل حجرها في القبر ثم جاءه يسقيهم فتناول الحسن فتناول الحسين يشرب فنعه ودين الحسن فقال فاطمة يا رسول اللہ کانه اجبرها اليك قال هو استسقى ادل مرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اني واياك وهذين يعني حسنا وحسينا وهد الوادع يعني عليا في مكان واحد يوم القيامة اخرجه احمد في المناقب جناب علي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور وہ رات یہیں بسر فرمائی اور جناب حسن و حسین علیہما السلام دونوں کے چوٹے تھے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے اور مشک کی طرف تشریف لگے اور پیالے میں پانی ڈالا پھر اُسے تاکہ پیالہ میں حسن کو اور پکڑ لیا اُسے جناب حسین نے پینے کے لئے پس حضور نے انہیں کرایا اور پہلے جناب حسن کو پیلا یا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے پیار دل لیا کہ گویا کچھ ان دونوں میں حسن سے زیادہ اہمیت ہے فرمایا اُسے کہ حسن پہلے مانگا تھا پھر فرمایا کہ میں اور تم اور یہ دونوں یعنی حسن و حسین اہمیت سے بڑے والے یعنی علیؑ کے مکان میں ہونگے۔

اس حدیث سے بعض صاحبوہد کا شبہ بالکل جاڑا رہتا ہے جو ایک قیاسی مشابہتیں کرتے ہیں کہ امام المؤمنین جناب علیؑ رضی اللہ عنہما حضرت سید علیہما السلام سے افضل ہیں کیونکہ اہمیات المؤمنین جنت میں بحیثیت سرور عالم سے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ میں ہونگے اور حضرت سید بحیثیت جناب ترضوی دوسرے جنت میں تشریف رکھتے ہونگے۔ لاجلہ جناب ترضوی کے مکان سے حضور کا مکان بھی عالمی پر ہوگا۔ اس وجہ سے امام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہما بھی حضرت سید علیہما السلام سے بڑے مقام میں ہونگے اور جنت میں بڑے مقام ہونا بطل فضیلت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابلہ دعوات کو پیش کرنا چاہیے۔ اہل بیت کے معجزات کو دیکھنا چاہیے کہ امام باک رحمۃ اللہ علیہ صاف کا فضل احد اعلیٰ بذقتہ الرسول کے قابل ہیں۔

عبدی جناب علیؑ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس عن قولہ تعالیٰ والحقناہم ذریۃتم قال اللہ برفع ذریۃہم عنہم وان کاؤادونہ فی العللۃ ذرۃ والذین اسوداۃہم ذرۃ یا تم باجلان والحقناہم ذرۃ تم وما لکنہم من علم من فیہی قال سید جلال الدین السمرودی فان کان هذا فی ذرۃ مطلق المؤمن فماذا لک بدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم (خراہر العقیدین) ابن عباس اس سے کہ میری تفسیر میں جس کا ترجمہ ہے کہ کہنے کے لئے کہانے ملا رہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ دو گار عالم میں کی ذریت کو اسی کے درجہ میں رکھی گا اگرچہ عمل میں اس سے بڑی چیزیں آیت کو پڑھنا ترجمہ یہ ہے (اور وہ گو کہ ایمان لائے اور ان کی راہ چلے اُن کی اولاد ایمان پسوچا دیا یعنی ان کا کئی اولاد کو لکھنا نہیں اُسے اُن کا کچھ بھی سید عماد الدین سمرودی لکھتے ہیں کہ یہ مرتبہ مطلق مؤمن کی ذریت کو لکھنا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکھنا چاہئے۔

جناب سید علیہا السلام کی نکاح کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن جعفر اہل شامی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بعد واقعتہ احد وکان عمرہا اذا ذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشہر ونصف وکان من علی احدى وعشرين سنۃ وخمسۃ اشہر وقال یومین بکارتہ وجہا علی السنۃ الثانیۃ من الحجۃ وکان عمرہ اذ ذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشہر (استیعاب) عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الباشمی کہتے ہیں کہ جناب رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہؑ کی نکاح ایک دفعہ عہدہ کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور سارہ چوبیس مہینے کی تھی اور جناب علیؑ کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تھا اور زبیر بن بجا کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ سے جناب علیؑ کا نکاح ہجرت کے دو برس پہلے ہوا اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور سات ماہ کا تھا (۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابو بکر یعنی فاطمہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہا علی فقلت مالی من شئ الا دعی فرجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) فی معقودۃ الصبیان) حارث جناب علیؑ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے وسطی جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش گاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علیؑ کو کہا یا علیؑ آپ جناب فاطمہؑ کی زوجیت کیلئے مناسب معلوم ہو تو میں جناب علیؑ کے کہا میرے پاس قسواؤ زرہ کے اور کوئی سامان دنیاوی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے انکار بھی کر دیا

(۳) عن عبد اللہ بن بکر عن ربیعہ قال خطب ابو بکر فاطمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما عبدة فخطبہا علی فرجھا عنہ عبد اللہ بن ربیعہ ابنی والد ماجد روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ کی خواہش گاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں میں شہاب علیؑ نے خواہش گاری کی حضورؐ ان سے نکاح کر دیا

(۴) عن سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولم یخلق علیما کان فاطمہ کقوتہ راخبرہ الدلیلی جناب ام المومنین اسمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علیؑ نہ پیدا کرتے تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفوتہ نہ ہوتا

(۵) عن انس قال قلت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغشبه الوحی فلما افاق قال لی یا انس انی سمع ما جاء لی یہ جبریل من صاحب العرش عز وجل قلت ہا لیا انت وای عبارک بہ جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالیٰ یاہرک ان تخرج فاطمہ من علی فاطمہ وادع لی یا بکر وعمر طلحہ والزبیر من تہم من الانصا قال فالطلمقت قد عولتہم فلما ان اخذوا جالسہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ بقدرۃ المطاع سلطانہ المہروب الیہ من عذابہ النانہ اسرقہ ہر وہی وہی اللہ خلق الخلق بقدرۃ دمیترہم یا حکامہ وامنہم بدینہم واکرمہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ

غز جعل المصاہق نسیاً لا خفا و امر ما مغترضا و حکما عادکا و خیرا جامعاً و شیخاً به الا ارحام و الرحما
للذام فقال عز وجل وهو الذی خلق من الماء بشراً فجعله نسیاً و صہراً و کان و لکن فہما برادر امر اللہ تعالیٰ
یجرى الی قضائہ و قضائہ یجرى الی قدرہ و کل قدر اجل و کل اجل کتاب یحجر اذہ ما یستأد و یثبت و
عندہ ام الکتاب ان اللہ تعالیٰ امرنی ان ازوج فاطمة من علی و اللہ ہذا فی رزق فاطمہ من علی علیہ السلام
من قال فضہ ان رضی بذلک علی السنۃ المقامۃ و العزیمۃ الواجبۃ جمع اللہ شملہا و بارک اللہ لہا اطاب اللہ
نسلہما و جعل نسلہما مفاہیم الرحمة و معادن الحکمة و امن الکافہ اقول قولى ہذا و استغفر اللہ لى
و لکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسم یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمة و انی تدزوجتکما
علی الجماعۃ من قال فضہ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیاً خر ساجداً شکر اللہ فلما رفع رأسہ قال
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ لکما و علیکما و اسعد جنکما و اخرج منکما اکثیر الطیب و ال انس
و اللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (الخیر احمد فی المناقب و البیاض) الش رضی اللہ عنہ و یقول ہر
کہ میں کہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا ایک وجہ کے سبب سے خواجہ مخدوم
میں آئے تھے جو سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ میرے پاس جبریل خداوند عرش کی طرف سے آیا کرتا ہے جو میرے
ہاں باپ آپ پر فدا ہوں جبریل آپ کے پاس بھی حکم لاتے ہیں۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک
تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی تو بیوی کر لیں پس تو جانا اور میرے پاس بویا کر اور طہرہ زہر رضی اللہ عنہم اور انہیں
کی تعداد و نفقہ انصاف سے لگو تو بلا لا۔ انس کہتا ہے کہ میں کیا اور انکو بلا لایا۔ پس حضرت دعا کہ اے اللہ جبریل
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا کہ جس نے ثابت و اسے اللہ سے ہے جو جو ہے بہ سبب اپنی قوموں
اور جو ہے بہ سبب اپنی قدرت کا اور اطاعت کیا گیا ہے بہ سبب اپنی غالب ہے کہ اور اسکی طرف لوگ گزرتے
ہیں اس کے مذاک جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان میں وہ ایسا ہے کہ اس نے خلقت کو اپنی قدرت
سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تیرہوی جزو اپنے دین کے سبب کہ ان کو عزت بخشی ہے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب کہ ان کو نور کی عطا فرمائی ہے۔ تحقیق اللہ عزوجل نے اللہ عزوجل کو سب قاری
اور اس کو واجب حکم عادل اور خیر جامع کو واجب اور اس کے سبب کہ جو کو بلا لایا ہے اور تمام خلق پر سکو لازم
کو بلا لایا ہے اور فرمایا ہے اور اللہ ایسا ہے کہ اس نے پانی سے آبی کو پیدا کیا پس اس کے واسطے نسب اور سلسلہ
رشتہ قرار دیا اور تیرہ پروردگار ہر چیز پر قادر ہے اور خدا کا حکم اسکی تعنا قدر کی طرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطہ
ہر شخص کے ایک قدر ہے اور واسطہ ہر قدر کے ایک زمانہ عین ہے اور واسطہ ہر زمانہ عین کے ایک کتاب ہے
و لکن رقیب ہے اس میں چیز کہ چاہتا ہے اور ثابت کتاب ہے اور اس کے پاس ہے اصل کتاب یعنی لوح محفوظ ملامت
اللہ تعالیٰ ہے جو حکم کیا ہے کہ میں فاطمہ کا علی سے عقد کروں اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں فاطمہ کا علی سے
بیان و عقداں چاہتی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اس بات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ واجب۔ پس اللہ
تعالیٰ ان دونوں میں حبیبیت عطا کرے۔ اور ان دونوں میں برکت دی اور ان دونوں کی نسی کو پاکیزہ کرے
اور ان دونوں کی نسی کو رحمت کی انبیاء اور حکمت کی کان اور رحمت کے لئے مان بنائے میں یہ کہتا ہوں

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھوں سے انکا دوا نہ بند کر دیا۔

ذکر اس امر کا کہ جناب سید علیہما السلام کانکح پر دو حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل امرني ان اذبح فاطمة من علي (ع) فاذبحه الديلمي في مزدريس الا جبارا الطيراني في الكبير ابن مسعود روايت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق پر دو کا غزوہ میں نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا تلی سے نکاح کروں۔

(۲) عن انس بن مالك قال ابوبكر خطيب الي البقي صلي الله عليه وسلم ابنته فاطمة فقال صلى الله عليه وسلم يا ابابكر لم ينزل القضاؤه خطيبه عمر بن الخطاب من قریش فقال له مثله لا يي بكن فقبل اعلی لو خطبت الي البقي صلي الله عليه وسلم لخانيق ان يزوجها قال وكيف وقد خطبها اشرف قریش فليزوجها فخطبها فقال صلى الله عليه وسلم قد امرني بزوج من بن لك (اخو جبراح) السن مئی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ابوبکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب فاطمہ کی خوشنگاری کی حضرت نے ارشاد فرمایا ابابکر حکم خدا نازل نہیں ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اپنے قریش کے آدمیوں کے ساتھ خوشنگاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکرؓ کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؓ کو کہا گیا اگر آپ خوشنگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لئے زیادہ مفید ہوتے۔ جناب علیؓ نے کہا میں کس طرح سے اللہ عاکرون کیونکہ اشرف قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت اللہ تعالیٰ اور حضور نے انکا نکاح نہیں کیا۔ پس جناب رسالت آپ علی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے انکا نکاح کر دیا اور فرمایا کہ تم کو حکم پروردگار نے کیا ہے۔

(۳) عن عمر قال ذكره عن علي قال قال الله صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فترجى جبريل فقال ان الله يامر بك ان تزوج فاطمة من علي (اخو جبراح) السمان روايت ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب علیؓ کا ذکر کیا گیا وہ کہتے تھے وہ والاد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبریلؑ نازل ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو امر کر رہا ہے کہ آپ فاطمہ کا نکاح فرمائیں۔

ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ان الله زوجك فاطمة وجعل صداقها الاذن لغير من فاضل عليها بضع مائة مثمن حتى امرها (اخو جبراح) الديلمي ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کر دیا ہے اور تمام زمین کو مساکین پر دیا ہے پس جو شخص سچا امتیر ہے بنفس کے اس پر چلتا ہے اس پر اسکا چھینا حرام ہے۔

جناب سید علیہما السلام کا مہر

وانختلفت في مهر اياها وروى الله مهرها وقرءانه لم يكن ذلك الوقت صغيرا ومبغضا وتقبل ان عليا تزوج فاطمة عليا بعدا فثقتا بين درهم (مستجاب عبد البر) جناب سید علیہما السلام کے مہر لایں علماء کا اختلاف ہے۔ روایت ہو کہ انکا مہر نہ تھی کیونکہ جناب علیؓ کے پاس اسوقت سوئے چاندی سے کچھ

موجود نہیں تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علیؑ نے چار سو اسی و تین ہزار کن کے نکاح کیا تھا۔

ذکر سنات کا کہ جناب سید علیہما السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی ہے

(۱) عن انس قال بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال العلیٰ ہذا جبریل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجک فاطمة واسمہا علی و یحبہما اربعین الف ملک و اوفیٰ الی الطوبیٰ ان اتشری علیہم اللہ و الی اقول فتشوت علیہم اللہ و الی اقول و اخرجه الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دن ہم جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا کہ جبریل نے مجھے یہ خبر دی ہو کہ اللہ عزوجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہو اور اس کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہو۔ اور او طوبیٰ و رحمت کو اشاء کیا کہ اپنی ضرورت و باقوت بنا کر اسے پس سے دو ریا قوت اپنا کر لے۔

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلیٰ امر اللہ جبریل یمل نظام السماء الرابعہ وصف الملائکہ صفوفا ثم خطب علیہم فزوجک من علیؑ ثم امر اللہ ان یملکک علیؑ ثم حملت الحمل الحلال ثم امر اللہ ان یملکک علیؑ ثم اخذ منهم شیئا اکثر مما اخذ غیرہم اقتر بہ الی یوم القيمة (الدیلمی) ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ حب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تم کو علیؑ کی ملکیت میں دی جبریل کو حکم دیا اسے کہ اسے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں بنائیں پھر ان پر خطبہ ارشاد فرمایا پھر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ ملبوس پاروں کو پھر اس کو حکم دیا اور اسے ان زیورات کو فرشتوں پر بنا کر کیا پس جس نے ان میں سے وہ شے دوسرے کو چھڑا وہ لیا وہ اس کی وجہ سے قیامت تک فخر کرتا رہے۔

(۳) عن بلال بن حماد قال طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ان یدر متبسم صا حاکا بجمہ مشرق کد ارة القمر نظام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال رسول اللہ ما هذا النور قال بشارۃ انک سی من ربی فی النجاء و ابن عی رابنہ فان اللہ زوج علیا من فاطمة و امر اللہ عزوجل حازن الجمان فہو شجرة الطری فحملت رقا قال یعنی اسکا کا بعد بھی اہل بیت و انشا اللہ ملائکہ من نور و وقع الی کل ملک صکا فاذا استوت القيمة باہلہما بالحلالت فلا یبقی عجب لاہل بیٹی آکہ وقعت الیہ صکافہ فکالہ من النار فقار بھی و ابن عی و ابنتی نکاح رجال و نسائہ من اتھو من النار (رواہ ابو بکر الخلدی) بلال بن حماد کہتے ہیں کہ ان کے جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ کا رخ اور چاند کے عالم کی طرح سے نورانی تھا۔ عبد الرحمن بن عوف نے اسے شکر عرض کیا یا رسول اللہ آج چہرہ اقدس پر کیا نور ہے آپ نے فرمایا مجھے سر پر درگاہ کو بیکر بخانی اور ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہو تحقیق اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے ساتھ فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور رضوان خداوند جنت کو حکم کیا ہے۔ اس نے رحمت طوبیٰ کو بلا بھیجا ہے اور وہ ہو گیا ہے یعنی اس کا ہر ایک پتہ برات سخاوت کا کاغذ بن گیا اور شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے نور کے بہا کے ہر ایک فرشتے کو دربارت کا کاغذ دیا جس کے قیامت اپنے تمام لوگوں کے ساتھ تقابہم ہوگی پس میرا بیت کا

حب باقی نہیں ہو گیا۔ کہ اس پر وہ ہر ات کاغذ نہ کرے اس میں دوزخ کی آگ سردائی کا پردہ لکھا ہوا ہو گا پس یہاں بھائی اور ابن عمر اور میری بیٹی مردوں اور عورتوں کے لئے دوزخ کی آگ سردائی کا سبب ہو گا۔

جناب سیدہ کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین واما کلثوم وزینب لہ یزوج علی علیہما ینبہا حتی ماتت (الستیعاب)
اور کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لئے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب کو
جناہ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکی سواد و سر نکاح نہیں کیا۔ جب تک کہ انکا انتقال ہو گیا۔

جناب سیدہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے اول آخرہ میں لاحق ہوئیں

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اولیٰ الحق قالی (اخر جلد الدینی)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میں
اہل سے پہلے میرے ملو گے۔

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احداً الا شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الیہا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکتب علیہ ثم
رفعت رأسہا فیکت ثم اکبت ثم رفعت رأسہا ففحکت فلما توفي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہا دایت
جین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسہا فیکت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسہا ففحکت ما
حلاک علی ذلک قالت انی اذا البذرۃ اخبرنی انہ میت من دھمہ ہذا فیکت ثم اخبرنی انی اسودع
لحقاہ فذلک حین فحکت (اخر جلد الترمذی والود اوڈ والنسائی) البذرۃ قال لہ فی البذرۃ ای

بغشون ما یسفون من السر یتقال بذرت بین الناس تشبیہا بذر الحب جناب ام المؤمنین عائشہ
میں پورے رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشبیہ
نہیں تھا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں شریف لائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ شریف لائیں اور حضرت پر چڑھ گئے
کئی بار سر اٹھا کر رونے لگیں پھر دوبارہ حضرت پر چڑھیں اور سر اٹھا کر نہنے لگیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا انتقال ہو گیا تو میری بیٹی نے کہا کہ میری بھانجی کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھیں تو سر اٹھا کر
رونے لگیں اور دوبارہ چڑھیں اور سر اٹھا کر نہنے لگیں۔ کیا اس بات پر کس چیز نے برا لکھتے کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا
ان کے لئے ان کا اندیشہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیروی تھی کہ ہم اس بیمار سے انتقال فرما تو اہل
میں سے میری بیٹی نے کہا کہ میری بھانجی نے تم بہت جلدی مجھ سے کی ہے۔ اے ہو۔ پس اس وجہ سے میں ہنسے لگی۔

جناب سید علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشہ قالت اتمالم اخفاک فی مدتی حیاتہا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اتماکانت تذوب من الحزن علیہ شوقھا الیہ (اخرجه ابن عساکر فی تاریخہ) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سید علیہا السلام بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات میں نہیں تھکے اور غم میں نہ گھٹی رہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے شوق میں گھلتی رہیں۔

(۲) عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان فاطمۃ ۳ عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ اشھر و ثمانین یوم (اخرجه ابن عساکر) ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سید علیہا السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں اور اس کی موت دفن ہوئیں۔

(۳) عن عروۃ ان فاطمۃ توفیت بعد البیئہ صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ اشھر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حقیقی حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئیں۔

(۴) قبل ان یصلیہا مات بعد وفات ابیہ عائشہ و عمر (استیعاب) بعض اہل یوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو سو دن بعد انتقال فرمایا ہے۔

(۵) عن ابی شہاب ثلثۃ اشھر (استیعاب) ابن شہاب بصری جہنوش سے ایک اول حدیث کو جگہ میں عبد العزیز بن یونس نے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہیں۔

(۶) عن ابن بربکۃ قال عاشت بعد البیئہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بربکہ کہتے ہیں کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں۔

(۷) قبل ان یصلیہا بمات (نزل الاورار) یہ بھی کہا گیا ہے کہ چار دن زندہ رہی ہیں۔

(۸) قبل ان یصلیہا بمات (نزل الاورار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہیں۔

(۹) قال عبد اللہ بن حارث و عمر بن دینار توفیت بعد ابیہ ما ثمانیۃ اشھر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث و عمر بن دینار کہتے ہیں کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے۔

والاصح اتمالہا بستۃ اشھر بعد وفات ابیہ بستۃ اشھر سو مہینہ (استیعاب) اور یہ مدد سے صحیح ہے کہ جناب سیدہ اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہیں اور یہی صحیح و کامل ہے۔

(۱۰) قال المدائنی ماتت الثلثۃ الثلث خلون من شھر رمضان ستۃ اشھر و ثمانین یوم (استیعاب) مدائنی کہتے ہیں کہ جناب سیدہ نے تیسری رمضان سنہ ثمانیہ کو دن سہ گیارہ بجے کی وفات پائی جو اس وقت انکی عمر پچیس برس کی تھی۔

(۱۱) قال ابن الجہاد ماتت بعد ثمانین یوما (تاریخہ) ابو الید و وفات اہل بیت ابن جہاد کہتے ہیں کہ جناب سیدہ کی عمر تیس سال و نو ماہ تھی۔

(۱۱) قال الزبير بن بكار سالت عن عبد الله بن حسين يا ابا محمد كم بلغت فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وسلم من السن فقال ثلثين (استيعاب) زبير بن بكار کہتے ہیں کہ بیٹے جناب عبد اللہ بن حسین سید السائیدین امام زین العابدین علیہ السلام کو پوچھا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کس سن مبارک وفات کی وقت کیا تھا۔ فرمایا تیس برس کا۔

(۱۲) واختلفوا في غسلها اخرجه احمد بن حنبل قال اشكت فاطمة فمرنتها فاصبحت يومها كانت تشن ما كانت تخرج عن فقات يا امنا اسكني لي غسل فقامت واغتسلت كالحنبل كانت تغتسل مثل ثقات ناولي ثيابي الجود ودفنا ولها اياها فلبستها ثاءة قالت قد انقضت الى وسط البيت فقد مت فاضطجعت واستقبلت وجعلت يد يها تحت خد ها وقالت انا مقبوضة وقد اغتسلت فلا يكشفي احد وتبصت فجاء علي بنكا فقال والله لا يكشفها احد ثم حباها وصلى عليها ردفها (تذکرہ خواص الامہ) جناب سیدہ کے غسل میں علامہ کا اختلاف ہے امام احمد بن حنبل تحریر ہے جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سیدہ بیمار ہوئیں اور ان کا مرض چل پڑ گیا۔ ایک دن صبح کو انھیں ان کا مزاج مبارک صبحی کہ تھا ویسے ہی علیل تھا۔ جناب علی گھر سے باہر تشریف لے گئے جناب سیدہ نے خاموشی اور شاد کیا کہ میں غسل کرتے اپنے نہایت عمو طرح سے غسل کیا اور ویسا غسل کیا اور حالت صحت کی بھی بد بجا بہتر تھا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے لئے کپڑے لاؤ خاموشی سے کپڑے لائی آپ نے بچو بہنا۔ پھر شاد کیا کہ ہمارا لبہ گھر کی آنکھ میں بچا دو خاموشی سے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچھا دیا آپ نے ہاتھ نہ کر لیٹ گئیں اور انہی دونوں ہاتھوں کو زخما کے نیچے رکھ لیا۔ اور فرمایا میں سوئٹ انتقال کو نہ والی ہوں اور میں غسل کر لیا ہے۔ تجھ کو اب کوئی نہ کھولے یہ فرما کر اور آخرت کو رحلت کر گئیں۔ پھر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے ان کو کوئی نہیں کھولے گا۔ میں اسی طرح سے ہٹاؤ کو انھیں کمرے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا۔

(۱۳) وفي نزل الابرار قد فتم اغتسلها ذلك روم تغسل بعد الموت وكان ذلك شيئا خاصا به ابوها صلى الله عليه وسلم ويزول الابرار من علامه برجشي لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئیں میں کہ کجالت جہان خواہ نہیں کیا تھا۔ اس لیے ایک ایسی بات بھی کہ انکو الدارہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل سے خاص مقرر کی تھی۔

(۱۴) دري عن محمد بن اسحاق ان الملائكة غسلها (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل کے فرشتوں نے انکو غسل دیا ہے۔

(۱۵) دري ان اسماء بنت عيسى غسلها (تذکرہ خواص الامہ) یہ بھی روایت ہے کہ اسماء بنت عیسیٰ نے جناب سیدہ کو غسل دیا ہے۔

(۱۶) والاموي عليا غسلها وكانت اسماء بنت عيسى تقرب عليها وكان ذلك محض صابعا بل انما انكو عليها بن مسعود فقال له ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول محض ذلك في الدنيا والاخرة (تذکرہ خواص الامہ)

خواص (لافتہ) زیادہ تر صحیح روایات یہ کہ جناب علی نے انکو غسل دیا تھا اور اسلحا وعت عیسوی سے کھجالی تھیں اور یہ بات صرف جناب علی کے لئے ہی مخصوص تھی۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ کے انگریزوں بھی کیا تھا۔ جناب علی نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سنا ہے کہ محمد صی فرمایا تھا کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں *

- (۱۸) قیل صلی علیہا علی نقل عباس (نزل الأبرار) روایت یہ کہ جناب سیدہ کے جانہ کی بہنو حضرت علی نے پڑھی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں حضرت عباس نے پڑھی تھی *
- (۱۹) وقیل نہاد فنت فی زاوۃ عقیل (تذکرہ خواص الالہ) یہ بھی روایت یہ کہ جناب سیدہ علیہا السلام عقیل بن ابی طالب کے گھر کے کونے میں دفن کئے گئے ہیں *
- (۲۰) وقیل نہاد فنت فی البقیع الغرقد (تذکرہ خواص الالہ) اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقہ میں آچکا جسدا لہم مدون ہے *

اولاد صالحہ

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم شہد انی قد بلغت ہذا الحی و ابن عی و صہی و ابولدی اللہم کب من عبادہ فی النار و لاخرجہ من النار (بخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار! تو اس مرد میں سے نیک پیدا ہے کہ یہ یعنی علی بن ابیطالب، میرا بھائی اور ابن عم اور میرا دادا اور میرے بچوں کا پاپا ہے اور یہ پروردگار جو شخص کو دشمن رکھے اسکو اذیت دے اور فتح کی آگ میں گرا *

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کنت انا و العباس بن جالسین عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قام الیہ و عانقہ و قبل بن عینیہ و اجلسہ عن عینیہ فقال العباس بن رسول اللہ انجب ہذا فقال نعم واللہ للہ و شد حباسی ان اللہ جعل فیہ من کل شیء علی و جعل فیہ رقیق فی صلب علی (الخروجہ ابو الخیر الحاکمی و الخلیفہ تاریخہ و الطبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہیں اور عباس بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اللہ میں سے کچھ لے کر آئے تھے کہ انہیں جناب علی تشریف لائے اور سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب سلام دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور معاف فرمایا اور پیشانی پر ہاتھ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا آریا رسول اللہ! آپ ان جو رحمت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اے محمد! اللہ کے لئے میں ان سے بہانیت است و کذا ہوں یہ یحییٰ پروردگار نے ہر ایک نبی کی خدمت میں فرمادیا ہے۔ اور میری قدرت کو علی کی صلب میں قرار دیا ہے *

جناب سیدہ کی ولادت کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی اور بیٹا

(۱) عن فاطمہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل نبی اب یتیمون الی عصبتہ الا علی فانا ولیمہم وعصبتہم راخرجه الطبرانی قال العلّامہ بن حجر والہ طریقی یقوی بعضہا بعضا یہو عنی محترمہ جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کی عصبت ایک کنوینٹ ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لئے میں ولی اور عصبت ہوں *

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل نبی اب عصبتہ یتیمون الیہ الا ولد فاطمہ فانا ولیمہم وانا عصبتہم وہم عطرطی وخلقنا من طینتی راخرجه الحاکم فی المستدرک و ابن عساکر فی تاریخہ ہا یرضی عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے بیٹے کی عصبت ہو اگر تاہی کہ اس کی طرف انکوسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کے لئے ولی اور عصبت ہیں ہوں اور وہ میری عطرط ہیں اور میری طینت ہی پیدا ہوئے ہیں *

(۳) سال الرشید عن موسیٰ الکاظم کیف قلتما ناذرینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انتم ابناؤ علی فذلک موسیٰ ومن ذریتہ داؤد و سلیمان الی قال تبسّی لیس لک اب (صواعق محرقہ) روایت ہے کہ جناب موسیٰ کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپکو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہلاتے ہو اور جو کہ آپ آنحضرت علی کی ذریت ہیں جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جب کا ترجمہ یہ ہے کہ براہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ اور عیسیٰ پرانے نے فرمایا کہ عیسیٰ کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کی وجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ٹھہرے *

(۴) عن الشعبي وعاصم بن النجود المقرئ ان الحجاج ابن يوسف الثقفي بلغه ان يحيى بن يعمر التميمي يقول ان الحسن والحسين من ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكان يحيى يومئذ نجرا ساء فكتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعت الی يحيى بن يعمر فيبت به اليه فقام بينه وبينه فقال انت الذي تزعم ان الحسن والحسين من ذریتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اجل الحجاج قال الشعبي فنجبت من جوابه فقال الحجاج تا تبسّی رہا بیتہ و انصحتہ من کتاب اللہ ولا تا تبسّی و لا تکتب الا کلامہ و ابناؤنا لکم و سنا سنا و سنا لکم قال فان خرجت و راء من ذلک و اتيت بہا بیتہ و انصحتہ من کتاب اللہ فوامانی قال لم فقال قال اللہ تعالیٰ و رہنا لہ اسحق و یعقوب کلا ہدیانا من قبل و من بعد داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کذلک یخبرنی الحسن بن وکیع و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس کل من الصالحین ثم قال یحییٰ بن یعمر من کان (ابو عیسیٰ) وقد الحقہ تعالیٰ بذن ربنا ابراہیم و ما بین عیسیٰ و ابراہیم اکثر ما بین الحسن والحسين و محمد صلی اللہ علیہ وسلم زنا یخبرنا عن حکمان۔ وجہ الحیوان اللد میوی و الارض من الاکثر (شعبي اور قاری عاصم بن النجود) ہم ماہ تعالیٰ بین آیت میں کہ حجاج بن یوسف الثقفی کو خبر لگی کہ یحییٰ بن یعمر التمیمی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت

الاسیبی ونسی وکل ولد ام فاق عصبتہم کا یہ ہم ماحلا ولد فاطمہ فانی انا ابوہم وعصبہم وادی
ابوہم فی الحلیۃ وابن السہمان والمسلم فی المتابعات والد ارقطنی والطیرانی فی کلا وسط
والبیہقی وابوالحسن المغازی فی الثائب سواد ولابی فہ الدامیہ اظاہرہ (جناب عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک سبب نسب قیامت میں کٹ دیا جائے گا
ہو جائیگی مگر میرا نسب اور سبب اور ہر ایک مال کے بیٹوں کے عصبہ اب کی جانب سے ہوں گی۔ سبب
اولاد فاطمہ کے میں ان کا اب اور عصبہ ہوں)۔

(۲) عن فاطمہ وابن عمر صحیح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل
سبب نسب منقطع یوم القیامۃ ما خلا سیدی ونسی (اخرجہ الطیرانی) جناب سیدہ علیہا السلام
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور صحیح ہے کہ صدر میں بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت عمر رضی اللہ
سے تصحیح ہو چکی ہے کہ انہوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب نسب قیامت کے
دن منقطع ہو جائیگا مگر میرے سبب اور نسبی کے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب طہر ہونا

عن انقال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال هل منکم ما ساءکم
جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال مر فی بنی ان ازوج فاطمہ من علی فاجعل لی ابنا یکر عمر قلنا اقبل علی
نقال للہ یا علی ان اللہ امر فی ان ازوجک فاطمہ وقد رجحتکما علی اربعۃ منک ان منک ان منک ان منک
قال رسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکم اکثر الطیب وبارک اللہ فی تسکما
قال النبی اللہ لقد اخرج منکم اکثر الطیب (اخرجہ ابو الخیر ترمذی والروای فی مسندہ۔ و
الدولابی والسمہودی فی جواهر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بہرہوش ہو گئے۔ جبکہ ہوش میں آئے مجھ سے فرمایا
ای انس تو جانتا ہے کہ جبریل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ! اس کا رسول زیادہ
جانتے والا ہے آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا علی سے نکاح کروں۔ تو جلالہ کے وہ
عرضی اللہ علیہ السلام چاکر بنیلا۔ جب جناب علی رضی اللہ عنہ آئے آپ نے ان سے ارشاد کیا یا علی تجھے حق پروردگار
عالم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا بیٹہ سے نکاح کروں میں نے تم دونوں کا پیار سے نکاح
چاندی پر نکاح کیا ہے۔ آیا تو راضی ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں۔ آپ نے فرمایا
فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تم دونوں میں سے بہتے طیب پیدا کرے۔ اس کہتے ہیں خدا کی قسم ہے اللہ
تبارک نے ان دونوں میں سے بہتے طیب پیدا کئے ہیں۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی حقی ہونا

عن ابن مسعود رفا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فاطمة احصنت فوجها وان الله اذ غلبت اياها حصان فوجها ودفنتها المخبنة (الخوجه الطبراني) ابن مسعود رضى الله عنه سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ تحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کو اُس کی میت جنت میں داخل کیا ہے

جناب سید علیہ السلام کی لاد پروغ کی آبیج کا حرام ہوا

(۱۶) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فاطمة تدرين لم سميت فاطمة قال اعلی
 لسميت فاطمة يا رسول الله قال ان الله فطمها فخرها من النار واخرجها من القاسم الذي
 وقاه فحب الطيرى عن مسند علي بن موسى الرضا ج ۱ ص ۱۰۰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ
 ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا ہے
 علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلئے کہ پروردگار نے اسکو
 اور اسکی ذریت کو مومن کی آگ سے بچا یا ہے ۔

اور اسکی تربیت کو وضع کی اس سوچ کی بابت

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غمیر مغرب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا طاعة الا لله غير هذا يك ولا ولد لك يوم القيامة
والخرج الطبراني في الكبير ابن عباس رضي الله عنه سئل يقول يركا انحضرت صلى الله عليه وسلم جناب فاطمة
عليها السلام في كبره حقيقته تبارك تعالي في حجة كواو تيري اولاد كو قياست كو دن عذاب نهين كر شي الا

صوتِ لاد کے باعث جناب امیر کی اولاد کا اپنا آبائی کرام

کے نام سے پکارا جانا

تکلیف العیاس بن عبد المطلب قال كنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل علی قلما راه اسفر فوجھہ
فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجھہ ہذا العظام فقال یا عجم واللہ لئن شدد جاسی ولم یکن بی الا ذمۃ
الایات بعد من صلیتہ ان ذریتی من یودی من صلب ہذا اللہ اذا کان یوم القیامۃ دعی الناس
باسماءہم واسماء امہاتہم ستر من اللہ علیہم الا ہذا وابنیہم فاتم بدعون باسمائہم واسماء
امہاتہم لصخر ولا ذنہم رزح الذہب المسعودی (جناب عیاس بن عبد المطلب نوکر کرتے ہیں ایک دفعہ
میں جناب سرور انبیاء علیہ السلام علیہ السلام کے ہاتھ میں بیٹھا ہوا تھا کہ انہاں جناب علی شریف لای حب حضور
افضل علیہ السلام کو دیکھا چاہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چہرہ مبارک اس بچے کو دیکھ کر کیوں مرد
ہو گیا ہے انحضرت سے امد علیہ السلام نے فرمایا ای چہرہ داد اللہ علیہ السلام سے سخت محبت ہو کوئی بی نہیں

کہ راکہ اسکی تربیت کسی کی ماتحت اسنے بعد باقی زندگی ہو اور میری تربیت میرے سوا کسی صلب و
 باقی رہی جب قیامت کا دن ہوگا تو کوئی خدا کی طرف سے بوجہ انکی پروری پستی کے ان کے ناموں کے ملائی
 ہوں ناموں کے پکارا جائیگا۔ الایہ یعنی علی بن ابیطالب اور اسکی اولاد کو وہی نعمت انکی محبت و ولایت
 کے لئے ناموں کے پالوس ناموں سے پکارے جائیگے ۛ

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام لفظ اکبر

(۱) قال الزہری ولد الحسن فنفص من رمضان سنہ ثلاث من الهجرة (اسد الغابۃ) زہری
 رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان حجرت کے تیس سال
 و آنحضرت صلی ۛ

(۲) قال ابن سعد وابن عبد البر ولد الحسن سنہ ثلاث فی نصف شعبان و قبل فی شعبان قبل
 سنہ اربع و قبل سنہ خمس الاول الصحاح (اصابہ فی تمیز الصحیح) علامہ ابن سعد بیانات میں اور ابن عبد البر
 استصحاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام حجرت کے تیس برس نصف رمضان کو اور بعض کے
 نزدیک پندرہ برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس یہ انکو میں بات صحیح زیادہ ہے ۛ

(۳) روی ابن الخطاب الشیبی انہ ولد سنہ ثلث ہر لہ یولد سنہ استہ مولود فاعترف الحسن
 عیسیٰ بن مرہوفی روایتہ اک الحسن و یحییٰ (تاریخ مولید و وفات اہل بیت) ابن خثاب ذکر کرتے
 ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کے چچا ابوسے میں کوئی لڑکا چچہ میں نے کانپیں چڑھ کر اس پر زبرد و زہر
 حسن اور عیسیٰ ابن مریم کے اور ایک روایت میں پانچ برس اور یحییٰ بن زکریا کے ۛ

(۴) عن ام الفضل قالت یا رسول اللہ رأیت کان عظام من لبتک فی حیاتی فقال خیر و اذیت
 تلد فاطمۃ علامہ فاضلہ بن قثم (الخروجہ البصری والد ولای) اس شخص شی اسد غالی انتہا سے
 روایت کی کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہارے سبب اظہر ایک لڑکے
 گھر میں حضور نے فرمایا اچھا بہت اچھا خواب ہے فاطمہ ایک بیٹا جن کی رو کو قثم بن عباس نے روایت کیا ۛ

(۵) عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحسن کیش نقل با فاطمۃ حلقہ رأسہ و
 نہ شکر فکان و فہ دہا و بعض مرہم (الخروجہ العریضی) جناب علی رضی اللہ عنہ
 سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و مرہم فاطمہ سے کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ تمہارا سر فاطمہ
 سے منہ لگا دے گا بالکل برابر چاندی تصدیق کر رہا ہوں کہ میں نے اس سے کچھ کہہ دیا ۛ

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن والحسین کہ شاکشا و کیشین
 (الخروجہ الوحاتی) ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و مرہم نے سنیں علیہما
 السلام کہ عقیقہ ایک ایک میں ہے سے یار و وحیہ ہوں سے کیا تھا ۛ

(۷) عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن والحسین و حقیقہ ما سقہ امام (الخروجہ)

الطبرانی (بخاری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے کا غنقرہ اور قندہ ساتویں دن کیا تھا۔

(۸) **عن** علی قال لما ولد الحسن اذن النبي صلى الله عليه وآله في اذنه اليمنى واقام في اذنه اليسرى وحنثته يوم السابع وعق عنه كبشين ورضي لحره ونصبت في بوزعه فضته واعطى القابلة وجبل الحقيقة (نزل الامراء) جناب علی سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام کو لدہ ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے داغے کان میں اذان اور اُنکے کان میں اقامت پڑھی اور ساتویں دن خنثہ کیا اور دسویں دن عقیقہ کئے اور اُن کے سر کے بالوں کو وزن کر کے اُسکے برابر چاندی تھیرات کی اور عقیقہ کے پائے کے پائے واپی کو عطا کئے۔

(۹) **عن** علی قال لما ولد الحسن سميت به باسم عبي خنثه فلهما والد الحسين سميت به باسمه ثم جعفر بن عوف قال رسول الله صلى الله عليه وآله قال لي امرت ان اغفر اسم ابني هذين فقلت الله ورسوله اعلم فما حسنا وحسينا اخرج به احمد والتهيم بن كليب الشاشي والحاكم في المستدرک (۱) علی ذکر کرتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو سنے انکا نام اپنے چچا عمر کے نام پر چمرہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوئے انکا نام اُنکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا کہ جسے تم میرے بچے کہیں اپنے دونوں بیٹوں کے نام بدل دوں میں نے عرض کیا اعداد اس کا رسول زیادہ جانتے تھا۔ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام حسن اور حسین رکھا۔

(۱۰) **عن** اسماء بنت عيسى قالت قبلت فاطمة بالحسن نجاء النبي صلى الله عليه وآله فقال يا اسماء هلمي ابني فذغنته اليه في خرقة صفراء فالتقاها عنه فالتا له احمد اليك لا تلتفقوا مولودا في خرقة صفراء فظفقت في خرقة بيضا فخذها فاذن في اذنه اليمنى واقام في اليسرى ثم ان علي بن ابي شيبي سمعت ابني فقال ما كنت لا سبقتك بذلك فقال لا انا اسبى ربي فخط جبريل فقال يا محمد ان ربك يقرئك السلام ويقول الحمد على منك بمنزلة هارون من موسى لكن كوني بعدا ثم انك هذا باسم ولد هارون فقال وما كان اسم ولد هارون يا جبريل فقال شبر فقال ابن لبيد بن عري قال سمع الحسن ففعل صلى الله عليه وآله وسلم فلما كان احد حول ولد الحسين فخره صلى الله عليه وآله وسلم مذكرت مثل الاول وسألت قصتها قصته قال اول مان عبيد الله امره ان يسميه باسم ولد هارون فسمي الحسين فقال صلى الله عليه وآله وسلم مثل الاول فقال سمع حسينا لا اخرج الا باسم علي بن موسى الرضا عليه السلام والثنائي سعد بن الوصافي في فضائل الاوقاف الحاشاء (۲) سر انجری سے روایت ہے کہ جناب حسن کی ولادت میں حضرت سیدہ ام واپی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً لاکھ چوبیس ارشاد کئے ابی اسامہ میرے بیٹے کہتے دکھاتے جناب حسن کو حضرت کی نود میں دیکھنا یہ لاکھ دیکھنے میں پیش ہوا تھا حضرت نے وہ کہہ کر کہہ کر کہہ کر دیکھا اور دیکھا کہ یہ تم سے نہیں لیا کہ کسی نے مجھے کوئی دیکھنے میں نہ لیا کہ کوئی مجھے کوئی دیکھنے میں نہ لیا۔

حضرت نے لکھا کہ دینے کان میں افان اور بایش کان میں اقامت پڑھی۔ پھر جناب امیر سے
 پوچھا کہ میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے۔ جناب امیر نے عرض کیا میں اس امر میں حضور پر بیعت نہیں
 کر سکتا ہوں آپ انشاء کہ میں ہی اس امر میں اپنے سب پر بیعت نہیں کرتا پس جبریل علیہ السلام
 نے نازل ہو کر کہا۔ تم انعام اللہ کے اس کو سلام کہ اسے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے تیرا نام ہارون کے ہیں موسیٰ
 سے لیکن وہ آپ کے بعد ہی آیا ہے اس لیے آپ اپنی بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھیں۔ حضرت نے فرمایا
 ہارون کے بت کا نام رکھا۔ جبریل نے کہا شیعہ حضرت نے فرمایا میری زبان غوی ہے جبریل
 کہنے لگے آپ ان کا نام سن رہی اندر رکھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رض رکھا اور حسن
 برس کے گذرنے پر یہ جناب حسین رضی اللہ عنہما کے نام رکھے۔
 شیعہ لکھتے ہیں کہ یہ نام رکھنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 شیخ آیا تھا۔ جبریل نے
 کہا میں یہ نام رکھتا ہوں۔

(۱) علی قال لما ولد الحسن سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ادوني ما سميت به
 قلنا حربا قال هو حسن قل اولد الحسين سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ادوني
 اولى اسميت به قلنا حربا فقال هو حسين فلما ولد الثالث سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال ادوني اولى ما سميت به قلنا حربا فقال هو محسن ثم قال انما سميت بهم بول هارون
 شير وشير وده شير (اخرجه احمد والطبرانی والدارقطني والحاكم والبيهقي وابن عساکر)
 جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب حسن تولد ہوئے تو مجھے ان کا نام حرب رکھا پس سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے۔ اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے عرض
 کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو مجھے اُن کا نام حرب رکھا پس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا مجھے ان کا نام حرب رکھا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔

عن سلمان بن ابي داود قال سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ادوني ما سميت به
 قلنا حربا قال هو حسن قل اولد الحسين سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ادوني
 اولى اسميت به قلنا حربا فقال هو حسين فلما ولد الثالث سميت به حربا فجاء رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فقال ادوني اولى ما سميت به قلنا حربا فقال هو محسن ثم قال انما سميت بهم بول هارون
 شير وشير وده شير (اخرجه احمد والطبرانی والدارقطني والحاكم والبيهقي وابن عساکر)
 جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جب حسن تولد ہوئے تو مجھے ان کا نام حرب رکھا پس سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے۔ اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے عرض
 کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو مجھے اُن کا نام حرب رکھا پس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا مجھے ان کا نام حرب رکھا۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لائے اور فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا مجھے دیکھا دیکھ بیٹے کا نام کیا رکھا ہے تو مجھے
 عرض کیا حرب آپ نے فرمایا اس کا نام حسین ہے۔

اہل الجنتہ ما سمیت العرب بھما فی الجاہلیۃ (اخر جہ بن سعد شمران بن سلیمان انہما) سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور حسین و حسن میں اسلئے اہل جنت سے جو بھی عرب نہیں نام جانتا میں نہیں رکھے۔
(۱۴) قال ابو محمد العسکری اسماء البنی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن وکساء اباجمید ولہ یکن ہذا الاسم فی الجاہلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انفس اور انکی کنیت ابو محمد کہی۔ اور کنیت عالیہ میں کسی کی نہیں تھی۔
(۱۵) قال البنی صلی اللہ علیہ وسلم سبط من اکاملا (اسد الغابہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط میں اسباط میں سے۔
(۱۶) ویلقب السید والذقی والطیب الزکی والنجی وفنزل الابرار (کنز العمال) کہیں ہر القاب میں سید اور ذقی اور طیب اور زکی اور ولی اور نجی ہیں۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا طبیعہ

کلن ادح العتین سهل الیدین ذیق المسر بہ کث اللیت۔ (۱) اور غزوہ کا ان غنقلہ بن فضہ عظیم الکرا لیس بعید ابین المتکین رقة لیس الطویل ولا بالقصیر من احسن وجماد کان یخضب بالسرود وکان جعد الشعر حسن البدن ذکرا الذی لا یبکی انکسین یاد اور بڑی بڑی غزائی خوشنما تھیں جس طرح شے کتابی خط و خال کے تھے۔ کلا تیار گئے تھے۔ جو کہ انکسین یاد اور بڑی بڑی بیک بیک ہائی ہوئی تھی۔ گردن چاک صراحی کی طرح سے سفید اور بھنکی۔ شہنے اور ہار نہ نہ کر کے ہر پہرے تھے۔ عینہ پورا چکر تھا۔ قدر اس قدر دراز نہاں تھا۔ نہ نہاں بلکہ درمیانہ تھا۔ ایک صورت نہایت پاکیزہ تھی۔ وہ کا ایک کبکارتے تھے۔ آکچہ بال گرو گروا تھے۔ بدن خوبصورت اور سبب مل تھا۔
جناب حسن علیہ السلام کا سببوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھا۔

(۱) عن قتال الحسن اشبه الناس بالبنی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین صدر الی الاراس والحسین اشبه الناس بالبنی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخر جہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام مذکور سے کبکارتے تھے۔ زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تھے اور حسین علیہ السلام اس سے کبکارتے تھے۔ یعنی حسن کے کبکارتے تھے۔ زیادہ مشابہ تھے۔
(۲) عن النبی بن مالک قال لم یکن اشبه بالبنی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) النبی بن

لہ قتل ہمارا بیان و ہما ہما الحسن و الحسین اسم و تعریف و توفیق جلیل و قریب الی اللہ کسی مگر نہ کرے وہ دو نام ہوئی ہیں اور ان کے لئے حسن و حسین کے ہیں انکی ایک تفسیر ہے جلیل اور زرقہ کے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہیں تھا۔
 (۱۵) من عقیقۃ بن الحارث قال صلی اللہ علیہ وسلم العنصر ثم خرج یمشی وہو علی فزای الحسن یلعب
 معہ اللہ علیہ السلام ثم قال ابو بکر علی عاتقہ قال بان شیبہ بالبنی صلی اللہ علیہ وسلم لیس شیبہ بعلی قال وعلی
 ثم زاد البزار (۱۶) شیبہ بن العنصر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر کی نماز پڑھ کر
 اپنے آپ کے شیبہ کے برابر بننے کی بات فرمائی تھی اس کے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لوٹو لو کیدنا تم میں سے
 کسی کو شیبہ کے برابر بننے کی بات فرمائی اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے شیبہ میں علی کے ہم شکل نہیں اور علی میں سے شیبہ ہے۔

احضرات ابو جابر حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نزدیک

(۱۷) ابن سعد بن ابی شیبہ قال انہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ واجہہ امیہ الحسن بن علی
 بن ابی طالب یحبہ وہو ساجد ینیب لہ رقبۃ او قال ظہرہ فایزلہ حتی یکون ہوالذی ینزل
 ویقتلہ ایتہ یحبہ وہو راكع فیفزع لہ باین رجلیہ حتی یخرج من جانب الآخر (الخروجہ ابن سعد)
 علیہ السلام یہ روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ
 سے زیادہ آنحضرت سے ساتھ شیبہ رہتے اور سب سے زیادہ سے آنحضرت کو پیار سے تھے تحقیق میں
 انکو کہہ رہا ہے کہ وہ اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر
 ہاتھ رکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اور حضور انکو نہ اتارتے اور تحقیق میں انکو
 دیکھ کر کہ وہ تشرف اللہ میں اور حضور حالت رکوع میں ہیں حضرت نے ان کے لئے اپنی دونوں
 انگلیں کہیں اور وہ ایک طرف سے گئے اور دوسری طرف سے نکل گئے۔

(۱۸) ابن حبان ابی حریزہ قال لا زال احب ہذا الرجل یعنی الحسن بن علی بعد ما لایت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یصلح بہ ما یصلح بخیر قال رأیت الحسن فی حجر البنی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصل
 صلی اللہ علیہ وسلم فی الحینۃ والبنی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یصل فی حین اساتہ فی فیہ ثم یقول اللہم ان احبہ فاحبہ
 (۱۹) خالد الصیقی البصری روایت ہے کہ اس وقت سے ہمیشہ اس طرحی امام حسن کو کہتے
 کہ تیار ہوں جب کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکے ساتھ پیش آئے دیکھا ہے کہ انکے
 کسی دوسرے سے پیش نہیں آئے۔ میں نے جناب حسن کو حضور کے آغوش مبارک میں دیکھا ہے
 کہ وہ حضور کی ریش مبارک میں اپنی انگلیاں ڈال رہے ہیں اور حضور اپنی زبان اطہر کو ان کے منہ
 میں ڈال کر فواتے ہیں کہ اس پر وہ دیکھیں اسے پیار کرتا ہوں تو یہی اسے پیار کر۔

(۲۰) ابن ابی شیبہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وہو یقول اللہم انی
 احبہ (۲۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن
 کو حضور کے منہ پر ہاتھ رکھتے اور حضور فرماتے ہیں اور یہ دعا پڑھتے ہیں پید کرتا ہوں تو یہی اسے پیار کر۔

(۴) **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل لسانہ للحسن بن علی فاذا دای العبدی حمرة اللسان یحش الیہ (اخرجه بن سعد) ابو سلمہ بن عبد الرحمن سیروا میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لئے اپنی زبان میں مبارک سیوا ہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرنجی کو دیکھتے تو کسی جانب جھک پڑتے۔

(۵) **عن** ابی ہریرۃ قال لعلی الحسن بن علی فی بعض طرف المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فذاک (ابی حتی) اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سترہ (اخرجه ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کے بعض بازاروں میں دیکھا اور کہا آپ پیٹ کو کھڑا کرنا میں تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے میں بھی اس پر بوسہ دوں جناب نے حسن نے اس بات پر مبارک کھڑا کرنا یا اس پر بوسہ دینے سے انہی کو ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) **عن** ابی ہریرۃ قال اخرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکملہا ولا اتمہا حتی جاء سوق بنی تميم فقام فیہم حتی اذ جاء فاطمۃ فقال لہم لیکن یحیی حسنا فظننا انہ انما تحبہا امہ لان تغسلہ وتلبسہ ستاراً فادیابث ان جاء بسی حتی اعتلق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی احبہ فاجب و احب من یحبہ (اخرجه احمد والبخاری والمسلم وابن ماجہ والبیہقی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جماعت کے نزدیک ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا نہ حضور مجھ سے بات کرتے تھے اور تم میں حضور سے بات کرنا شریعت کے گھر کا تھا۔ یہاں تک کہ بنی تميم کے قتل کے باوجود میں تشریف لے گئے اور پھر وہاں پہنچے اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکیا ہیں یہ مجھے محسن ہیں میں نے کہا کہ شہداء ہیں ان کے لئے اللہ نے انکو پکڑ لیا ہے اور وہ انکو نہ ملا رہی ہیں کہ پکڑے آیا کیا پکڑ پھانسی ہیں۔ کچھ پر نہیں گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونوں کو ایک دوسرے کو بوسہ سے چمٹالیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ہریرہ کو گاریں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر اور اسے بھی پیار کر جو اسے پیار کرے۔

(۷) **عن** المقبری قال کان مع ابی ہریرۃ فجلد الحسن بن علی وسلم فرد علیہ القوم رضی اللہ عنہ (ابو ہریرۃ) لا یعلم نقیل لہ ہذا الحسن بن علی سلم فحقہ فقال وعلیک یا سید ی نقیل لہ نقول لہ سید فقال نقیل لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ سید (اخرجه الطبرانی) مقبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ انہوں نے ساتھ ابو ہریرہ کے پس کے حسن بن علی سلام اور شاد کیا میں جواب دیا تو تم نے آپ کو اور چلے گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے کہ یہ کون ہے (لوگوں نے کہا) اکیس سلام کہنے والے حسن بن علی ہیں۔ ابو ہریرہ دوڑ کر چلے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا اگو کہ تم نے یا سیدی کیوں کہا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سید کہا ہے۔

(۸) **عن** الحسن بن مالک قال بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راقد فی بطنہ علی فقام اذ جاء الحسن بن

تاقل میں کیا ایک دفعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غنائی نماز کے لئے اُٹھ اُٹھ کر ہوئے اور جناب حسین علیہ السلام تو اٹھائے بیٹھے انکو زمین پر بٹھا کر حضورؐ نے بیکہیر کی اور نماز شروع کی جب نماز میں سجود کو گئے تو اسکو طول بنا۔ میرا باپ کہتا ہے کہ بیٹے سر اٹھایا گیا دیکھنا ہوا کہ جناب حج حج حضورؐ کی پشت پر سوار ہیں اور حضورؐ سجدہ میں ہیں پس میں نے بھی سجدہ کی طرف رجوع کیا۔ جب حضورؐ نماز ادا کر چکے۔ تو انکو عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے وسط میں چھوٹے سجدہ کو پہاڑ تک طول دیا کہ میں گماں ہوا کہ کوئی امر عار و شہما ہو یا دوسری بات میرا باپ کہتا ہے فرمایا ان کے کوئی بات نہیں تھی۔ لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہو گیا تھا مجھے تو معلوم ہوا کہ میں ایسے جہیز سے آتا ہوں۔ جب تک اسکو آرزو پوری نہ ہو سکے۔

(۱۶) عن ابی بکر قال نایت رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر الحسن بن علی الى جنبه وهو یقول ان
هذا اسجد لعل الله ان یصلح به فثلاثین غلاما متینا لا یرجوا اخرجهم احمد والبخاری وایبو داؤد
النسائی والطبرانی ابویکریفی الشیخون متفقون علی ان من یحج ابصر من کونین یرقی شریف رکنه
یومئذ ویحجها کما پہلو میں جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی
تھیں میرا بیٹا اس فریاد میں کہ یہ دروگاہ اس کی وجہ تودہ ہو گی کہ وہوں میں صلح کر اویں گاہ

(۱۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما
عن مجلس ابی قتال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیہ شعاخذہ واجلسہ شجرہ وکی وانشی الخفہ میں
اجاب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ، وہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے اُن سے کہا میرے باپ کیا جگہ سے بیٹھے اتر آئے
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے واسطیہ تیسرے باپ کیا جگہ سے پھر اترتے جناب حسن کو بیٹھ کر
یہ گرو میں ٹہالیا اور روتے لگے ۔

(۱۲) عن جابر بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نظر الى سيد شباب اهل الجنة فليس له الا الحسن (صواعق محرقة) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی جوانِ اہل جنّت کے سرور کو دیکھنا پند کرتا ہے وہ کبیر حسن کو دیکھنے سے

(۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جنت علیہ فی الحسن (افضل علیہ) برابرین نازیب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے اسکو چاہئے کہ اسے دوست رکھے
 فی حسن بن علی علیہ السلام کو

جناب الامام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الامام الحسن بن علي رضي الله عنهما في رجل سئل عن الكلب يذبح ثم مات فسمع يعزى في قبره

انفرد بالیوم فی الحلیۃ) اعمش رحمتہ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حبیبیث نے جناب امام حسن علیہ السلام کی
نزدیک پہنچا یہ وہاں اسکو جنین ہو گیا۔ اور کتے کی طرح سے بہرکنے لگا۔ اور مر گیا۔ جب وہ دفن
ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بہرکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ومن زہدہ ما روی انہ خرج للہ تعالیٰ من مالہ ثلاث مرات وثلاثون مرتین حتی فی فعلہ
وہرات الجنان (امام عبد اللہ انہی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین
وقعہ انہور، اپنے کل مال کو راہ خدا میں لٹا دیا اور وہ موقعہ اپنا آؤ مال بخش دیا یہاں تک کہ اپنی جوتی کا
آؤ۔ چپاؤ کر دیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

(۱) عن جودہ الف سالہ انسان فاعطاه خمسين الف درهم وخمس مائۃ دینار فقال یٰ جمال
یٰ جمال لك فانی جمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یكون كراء الجمال من قبلی (مرآۃ الجنان للیافعی) اور
جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپ نے
اسکو پچاس ہزار دینار دے دیے اور کہا حال کوئے آتا کہ اٹھا کر لے جائے وہ جمال کو لے آیا آپ نے اس
جمال کو اپنا چوہہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ ضرور کی ضروری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہئے۔

(۲) ان رجلا سالہ وشكا الیہ حالہ فدعا الحسن وکلیہ وجعل یحاسبہ علی نفقائہ ومقبوضاتہ حتی
استقصاھا فقال ہات الفاضل فاحضرنا خمسين الف درهم ثم قال ما فعلت بالجسمۃ مائۃ دینار
المنقوع قال عندی قال فاحضرنا فاحضرنا الف درهم والذنا نیر الی الرجل
مستند منہ (انوار الالبصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زاری کی شکایت
کی آپ نے وکیل کو بلا دیا اور آپ اس سے اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہاں تک کہ تمام جانچ
پہنچ کر آپ نے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہوا اسکو لے آئے۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا یہ
آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس فی سوسو دینار تھے تو نے کیا کئے ہیں۔ وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس
موجود ہیں آپ نے فرمایا اسکو حاضر کر جب حاضر کئے آپ نے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدئے
اور اس سے عذرخواہی کی۔

(۳) ومن کرمہ ما نقل عنہ اللہ سمع جواد علیہ السلام کہ ان یوزقہ عشرۃ الاف درہم فاضل فی
الحسن الی منزلہ وبعث الیہ (نور الالبصار) اور زینا کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپ نے ستر
ایک سو دینار عید کے چاند سے دس ہزار درہم مانگا یہ جناب حسن علیہ السلام دس سے گہر کر کے
دیکھ کر دس ہزار درہم بھیج دیے۔

۱۴۱ میل ۱۱۵ سن لای شئی فرائد سائلان وان کنت علی فاقہ فقال فی الله سائل و فیه داعب و امام استجی ان اکون سائلان الله تعالی عود فی ان تفیض نعمه
 عود عودہ انا انیض نعمه علی الناس ان تفیض نعمه علی الناس فاختش ان قطعت العادۃ ان تفیض
 العادۃ و انشدہ اذ اما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضله فرض علی مجمل ومن فضله
 فضل علی مجمل و افضل ایام الفی حین یفضل (نور الایصار) جناب حسن ہو گویا عرض کیا
 کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے ہی ہوتے ہیں تو سائل کو رو نہیں کرتے آپ فرمایا میں خدا
 کی اور گاہ کا سائل ہوں اور خدا کو مانگتے والا ہوں اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہو کہ سائل کو رو کروں
 اور خدا تعالیٰ سے سائل ہو عادت ہماری کی وہ چہ چہ اپنی نعمتوں کو پہنچانا ہے اور میں نے عادت کی ہے
 کہ ہر کسی نعمت کو ہی عظمت پر پہنچاؤں پس میں ڈرتا ہوں کہ عادت اسے منقطع نہ ہو جا۔ اگر میں عادت کو
 رو کرں یہ میرے لئے ہے کہ جب کسی سائل آتا ہے تو میں اس کو مرحبا کہتا ہوں اس کے فضل ہی سے ہے
 یہ میری عادت ہے کہ ہر ایک سائل کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے۔ اور جو افراد کی عمر میں حصہ
 نہایت افضل ہے جس میں کہ وہ بخشش کرتے ہیں

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

و ذکر جماعت من العلماء فی تصانیفہم و انہ مر بصدیان معہم کسہ خیز فاستضافوہ فترل من
 علی فرسہ فاکل معہم ثم حملہم الی منزلہ و کسا لہم و قال لیدلہم لانہم لم یجدوا غیرہما
 اطمعونی و نحن نجدکم انتم منہ (مرآۃ الجنان للیثقی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف میں اس کا
 ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایک دفعہ چند لوگوں پاس سے ہو کر گئے تو ان کے پاس روٹیوں کے
 ٹکڑے تھے ان لوگوں نے بھی صدقات کی آپ کو روٹیوں سے اتار کے امداد کے ساتھ کھانے کو بھیجے پھر ان کو
 کھانے کے لئے لے گئے اور ان کے لئے لے گئے اور ان کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کہ ان کے
 لئے کھانا لے کر آؤ

ما روی انہ بلغنا ابلاہم یعنی اللہ عنہ یقول الفقرا حب الی من العنا والسم احب الی من سمحہ
 قال حماد بن ابراہیم اما انا اقول من احب علی حسن اختیار اللہ تعالیٰ لم یغیر ما اختار اللہ لہ و من آت
 الجنان للیثقی روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر ملی کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تو مگر
 سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپ نے فرمایا ابوذر پریر ہوا تھا نے رحم کرنے
 میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیوں خدا کے اختیار پر
 سہارا دے اختیار کر کے

نبی سنا تھا جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قبل ان الحسن بن علی حجۃ حجیات مایشیاؤ کان یقول انی لاستیجی من ربی ان الفاء ولم
 یفتن الی بیتہ (اسند الغابہ) کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سیر حج پیادہ پاکشے تھے اور فرمایا
 کہ میں نے حج کیا اتنی بے کمر میں اپنے رہنے لوں اور اس کے گھر کی طرف پیادہ پہنچاؤں ۔
 اور حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن عمر قال فقد حج الحسن خمساً وعشرین حجۃ مایشیا (الخریجہ الحاکم) عبد اللہ
 بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے چھپچھپ کر حج پیادہ پاکشے تھے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وقال الخلفاء بعد قتل امیہ ثلاث عشر بقیت من رمضان من سنۃ اربعین وبایعہ اکثر
 من اربعین الفاکذا قد باعوا اریاء وبقی سبعة اشهر خلیفۃ بالعراق ثم ترک الخلافة
 لاسند الطراب (جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیوہ دن باقی رہی مایسویں
 سال میں بیٹے ہوئے تھے چالیس ہزار آدمی سوزیادہ نے اکی بیعت کی اور ان لوگوں نے ان کے والد کے گھر
 کی بیعت بھی کی تھی اور عراق میں سات مہینے خلیفہ رہے پھر آپ نے خلافت کو ترک کر دیا ۔
 و اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قول الخلفاء ثلاثون عاماً ثم یكون بعد
 من بعد لا خیرہ احمد واصحاب السنن وصحیح ابن حبان (رفیقہ رضی اللہ عنہ) روایت یہ کہ میں نے
 حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلافت تیس سال ہوگی ۔ پھر بادشاہی ہوگی ۔ اس حدیث
 کو ابن حبان نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے ۔
 قال العلماء لا یکن فی التلثین بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خلفاء الاربعۃ وایام الحسن (تابع الخلفاء)
 عاکتہ میں کہتے ہیں میں صرف خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کی

فما کان دواعی ملوک من اقتل الملوك وروى

میں جہان کہتے ہیں کہ میں نے سفید سے پوچھا جی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت انہیں ہے وہ مجھے یہی حدیث
 کے ساتھ جوڑتے ہیں یہ بادشاہ ہیں سخت ترین بادشاہوں میں سے اور پہلا بادشاہ معاویہ
 (م) سکون یوسف بن سعد قال قام الرجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافة فقال
 لہ و قد رجع المسلمین فقال ان البی صلی اللہ علیہ وسلم ارى ہنی امیۃ علی المنبر فساء ذلک فارتد
 عن التوکل فی لیلۃ القدر و ما اذاک ما لیلۃ القدر و لیلۃ القدر خیر من الف غیر تلک ما بعد
 منہ و امرہ الزمذمی و الحاکم و ابن حبان و ترمذی و ابن ماجہ و یحییٰ و مسند ابی یوسف و مسند ابن

(الحلیہ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا ساقی اس وقت
میں لایا گیا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب کچھ
زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے۔

(۱۲) حسن بن علی بن مرثدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی واما من حسین احب اللہ
من احب الحسين حسین سبط من الاسباط (اخر جلال الدینی و ابن سعد و ابن ابی شیبہ و احمد
والبخاری و ابن ماجہ و الترمذی و الحاکم و ابونعیم و ابن اثیر فی اسد الغابہ) علی بن
کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں مجھ سے اور میں حسین سے ہوں
خدا اس کو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھی حسین سبط ہے اسباط سے۔

(۱۳) عن الغیر ابن جریب بن عبد اللہ بن عمر بن جالس فی ظل الکعبۃ اذا راى الحسین فقلنا
نقال هذا احب اهل الارض الی اهل السما الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جریب
جریب روایت کرتا ہے کہ ایک دن عبد اللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ میں بیٹھ ہوئے تھے کہ انہوں نے
امام حسین علیہ السلام کو تشریف لائے ہوئے دیکھا انہوں نے کہا آجے کون یہ شخص باہلی آسمان کے نزدیک گامزن
نہیں سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس عشرین حجة ما شيا (اسد الغابہ)
عن مصعب بن عبد اللہ قال حج الحسین خمساً وعشرين حجة ما شيا (اخر جلال الدینی فی الکبیر
زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب فرماتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پر کیا وہ انہوں

(۱۵) عن ابی ہریرۃ قال اجبت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو اشد
بکفی حسین وقد ماہ علفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو يقول عزّزه حرقہ شرت عین
بقہ قال فرقا الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ناک ثم قبلہ ثم قال اللهم انی احبہ (اخر جلال الدینی)

وطلیر الی فی الکبیر) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دونوں آنکھیں سے دیکھا اور وہ دونوں
سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں آنکھوں میں حسین علیہ السلام کے پیر لے لئے تھے
اور جناب حسین کے دونوں قدم حضور کے سینہ مبارک پر رکھے اور آپ فرماتے تھے میرے بچے
میرے گھر جیسے مجھے اوپر کو اٹھل۔ پس ان کے نے نبی امام حسینؑ کے چہرہ لگائی اور دونوں قدم
حضور کے سینہ مطہر پر رکھے پھر آپ فرمایا۔ اپنے منہ کو کہل پر رکھو کہے کہ کو چاہا۔ اور فرمایا اسے
پروردگار میں اس کو محبوب رکھتا ہوں تو یہی اس کو محبوب رکھو۔

(۱۶) عن عیوب بن حنین قال حدثنی الحسن بن علی قال اتیت عمر و هو یخطب علی المنبر فصعد
المنبر فقلت انزل عن منبر الی واذہب الی منبر الی فقال عمر لیکن لا بی منبر و الحسن
لا یجلس علی منبر الی منبر الی فقال لی من علیک فقلت

واللہ ما علمنی احد قال فایتہ وھر خال بمعاویۃ واین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی ابواب
فخرج ابن عمر فلیقینی بعد ذلک فقال لہ اذکذبت با امیر المؤمنین فی حین مات
خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال انہما اثنی مران ثم رجع
سند صحیح عند الخطیب (اصابیہ) عبید بن جحین کہتے ہیں کہ تیار چہ سین علیہ السلام مجھ سے بیان
فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ میں نے اوپر چڑھ کر کہا کہ
ہاں منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹھ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر
نہیں تھا۔ یہ کبکر مجھ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بیٹھا لیا۔ میں اس پر بیٹھ گیا۔ اور کئی روز کلمہ
آدھر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجھ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے گئے اور مجھ کو
پوچھا یہ بات تم کو کس نے سکھائی ہے۔ میں نے کہا وہ مجھ سے کسی نے نہیں سکھائی۔ سنا ہے
میں نے فرماتے ہیں کہ میرے پاس گیا وہ معاویہ کے ساتھ خلوت کر چکے تھے۔ اور ابن عمر (روان
ہو گئے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ لوٹ آیا۔ پھر اس کے بعد میں نے معاویہ کے
کے اور کئی لوگوں سے ہم نے آپ کے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا یا امیر المؤمنین یہ تمہارے پاس آیا تھا تم معاویہ
کے ساتھ خلوت میں تھے۔ پس ابن عمر کے ساتھ لوٹ گیا۔ وہ فرماتے تھے ابن عمر نے یہاں سے
کہا عن البراء بن سائب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالساً علی منبر علی ما تشریف وہو
بقول اللہ انی احبہ فاجہ (نزلہ اللہ) براء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میں علیؑ کو کاندھے پر اٹھا کر لے رہا تھا۔ اور فرمایا ہے میں کہ بارگاہ میں اس سے محبت
رکھتا ہوں تو یہی اس سے نسبت کر ۛ

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ستران ینظر الی
سید شباب اہل الجنۃ فلینظر الی الحسن بن علی (اخرجه ابن حبان و ابو حلی و ابن عساکر)
ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
جو شخص ان جنات کے دروازے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین بن علیؑ کو دیکھے۔
و الحسن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی الحین فحاض الحسین رضی اللہ عنہما
فی حجرۃ ففعل صابغہ فی الحین (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحسینؑ کو غسل دیا۔ فی قبۃ تم
قال اللہ انی احبہ فاجہ و احب من یحبہ (اخرجه خلیل) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے جناب حسینؑ علیہ السلام تشریف لائے۔ اور آپ
کی خوش بشارت میں بیٹھ گئے اور اپنی اونگھیاں حضرت کی ریش کیا۔ کہیں ڈالنے لگی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مونہ کو کھولا اور پامانہ لگے کہ نہ میں تمہارا بھروسہ نہ کیا کروں گا میں ان کو
محبت رکھتا ہوں تو یہی اسے محبوب رکھ ۛ

عن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فلینظر الی الحسن بن علیؑ

الفتح (اختر جان الصالح) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب ہن اسطرح جو پستے تھے جس طرح سے کہ آدمی جو کچھ چاہے (۲۸) کن دین بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ابيہ المومنین عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فخرج علیہا فاطمہ فسمع حبیبا یسکی فقال لا تعلمی ان یکما کہ یؤذینی (نزل الامیر ابن زبید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکلتے ہوئے فاطمہؓ کے ساتھ علیہا السلام کی دروازہ پر سے گئے اور جناب حسین علیہ السلام کو روئے تھے سنا اور فرمایا فاطمہؓ تم نہیں جانتے ہو کہ ان کے رونے سے میرا دل دکھتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب ام حسینؓ کی شہادت و خبر دینا

عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا هذا الصبی یعنی حسینؓ قال کان یوم ام سلمۃ فنزل جبریل فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لام سلمۃ لا تہجی احدا ایضا علی عشاء الحسین فلما نظر الی البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراء ان یدخل و اخذتہ ام سلمۃ واعلمت نقۃ وجعلت تناعیہ ویسکتہ فلما اشتد البکا دخلت عنہ فدخلت جلیس حجر البقی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبریل البنی صلی اللہ علیہ وسلم ان امناک ستقتل ابنک هذا فتناول جبریل تریتہ فقال بمکان کذا و کذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اختض حسینؓ کاحف البال مغوما فظنت ام سلمۃ انه غضب من دخول الصبی فقالت یا بنی اللہ جعلت لک العداۃ انک قلت لنا لا تبکوا هذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاءت فخلت عنہ فلم یرد علیہا حواجا فخرج الی الصحابۃ و ہم جلوس فقال لهم ان امی یقتلون هذا و فی القوم ابو بکر و عمر و قال صلی اللہ علیہ وسلم هذه فتبہ و اراهم ایاہا راخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی سند الی مقاباہی) ابی امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا میں نے اپنے بھائی امام حسینؓ کو تمہارے رولایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہؓ کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حیران نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے۔ اور ام سلمہؓ سے فرمایا میں کسی کو نہ دے دینا۔ ناگہان جناب حسینؓ علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت کو دیکھ کر کوٹھڑی میں کھستے ہوئے جناب ام سلمہؓ نے انکو پکڑ کر گلے سے لگالیا۔ اور ان کو اندر جانے سے روک دیا۔ اور ان کو روکے سے چسپ کر لے لگیں۔ جب سخت رونے لگے جناب ام سلمہؓ نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرت کے پاس جا کر گرو میں بیٹھ گئے۔ پیر علیہ السلام نے عرض کیا آپ کی امت انکو خنجر پھینک کر مریں گے تاہم اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوٹھڑی ہی مٹی دی اور کہا وہ اسے مکان میں شہید کر جائیں گے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسینؓ کو گرو میں لے جئے نہایت تلکین برآمد ہوئے جناب ام سلمہؓ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسینؓ کو اندر جانے سے روکے ہیں وہ عرض کرے تلکین باہی اللہ میں

ایکے قریان ہو جاؤں حضور نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لوگے کو موت ملے گا اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ اس کو میرے پاس گھر میں مست داخل کرنے دینا جیتے یا مہینے تشریف لائے تو میں انکو روک کر رہا تھا حضرت نے جناب ام سلمہ کو کچھ جواب دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے تھے حضرت نے اُسے فرمایا تحقیق میری اُمت انکو شہید کرے گی صحابہ میں حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت نے انکو دیکھا کہ فرمایا کہ جہاں یہ بیٹھے ہیں کئے جائیں گے وہیں کی بیٹی ہے *

(ابن عساکر) انس بن الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ابني هبدا يقتل بارض العراق بقال لها كرى لا فمن شهد ذلك منكم فليمنه فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بهما مع الحسين (اروجه ابن السكن والبعوى وابن منذر والبعوى وابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بیٹا یعنی عہد میں عراق کی زمین میں بااجا بیٹھا جس کو کہہ کر کہتے ہیں بس جو شخص کہ تم ہیں وہیں موجود ہو اسکو چاہئے کہ اسکی مدد کرے پس انس بن الحارث امام حسین کو رکاب موت میں لگا کر وہیں شہید ہو گئے *

(ابن عساکر) عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرني جبرائيل ان ابني الحسين يقتل بارض الطف وجعلني بهذا التربة واخبرني ان فيها مفضحة (اروجه ابن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طوف کی زمین میں مارا جائیگا اور یہ مٹی مجھ کو دے گا کی گئی ہے کہ اس میں انکی قبر ہوگی *

(ابن عساکر) ابی سلمہ بن عبد الرحمن ان الحسين دخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده جبريل في مشربة عائشة رضي الله عنها فقال له جبريل ستقتله امك وان شئت اخبرتك بالارض التي يقتل فيها واشار جبريل بيده الى الطف بالعراق فاخذ ترابا حمرا فاداه اباها (اروجه البيهقي) ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ام سلمہ نے میرے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام کلثوم اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جبریل تشریف لائے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو انکی اُمت مار ڈالیگی اور اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین سے خبر دی سکتا ہوں جس میں وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ طوف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہیں کی آچکھو دیکھائی *

(ابن عساکر) ام الفضل بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم قال تاني جبرائيل فاخبرني ان ابني هبدا يقتل ابني هبدا الحسين وانا في من تربة حمراء اخرجها ابو داود والحكم ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری اُمت اس میری بیٹی یعنی حسین کو منقرض کرے گی اور مجھے سرخ مٹی وہیں کی لادی ہے *

(ابن عساکر) ام الفضل بنت الحارث قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فمعاذ الله فقال اتكلم في صديها الحسين فوضعتني في حجره وجانب مني التفاته فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اور بہت سی اہل بیت ہجرت کر کے تھیں گے کہ حسین علیہ السلام زمین و آسمان میں شہید کئے جائیں گے۔

(۱۵) عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف المہار اشعث را خبر سیدہ قارودہ منہا دم ملتقط فسالہ فقال دم الحسین واصحابہ لم ازل اقبہ منذ ابصر من فطر وا فوجد وا قد قتل ذلک الیوم (اخر جراحہ الترمذی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہرے باہر تشریف لائے تو مدینہ منورہ آنورہ لگے ہاتھ میں ایک شیشی تھی اس میں مٹی کی طرح خون تھا حضور سے استفسار کیا گیا آپ نے فرمایا حسین اور اس کے دوستوں کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ چشمہ کبود کیا کرتا تھا ایک دن اٹھ دیکھا کہ بالکل خون ہو گیا ہے میں معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں۔

(۱۶) عن انس قال البقی صلی اللہ علیہ وسلم قال استاذن منک المطاہرہ ان یزید البقی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن بہ وکان فی یوم ام سلتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلتہ احفظی علینا الیاب لا یدخل احد فتنہا علی الیاب اذ دخل الحسین فاقبحہ فوثب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلثمہ ویقبلہ فقال الملائکۃ انکمہ قال بعدہ قال ان ستقتلہ اقلک وان شئت ارباک المکان الذی یتسببہ قارۃ فجاہ بسملتہ اذ تراب احمر فاخذتہ ام سلتہ فجعلتہ فی ثوبہا (اخر جراحہ البیہقی فی معجمہ وایضاً فی معجمہ وایضاً فی معجمہ فی الحلیۃ واحمدی والملائکۃ سیرتہ وروی احمد بخبرہ و فی روایۃ الملائکۃ ان سلتہ ثابہ بنی کما من تراب احمر) وقال انی ہذا من تربۃ الارض التي یقتل بہا فقی صار دما فاعلی اللہ فذبتہ قالت ام سلتہ فوضعتہ قارودہ عنکہ وکنسہا حلزۃ فاجعل فیہ دما انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کر اوزن انکا خداوند تبارک و تعالیٰ سے سواران و یا اسد بن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ سے ملنے کے لیے آیا ہے ہم نے دروازہ بند کر دیا تاکہ چارے پاس کوئی نہ آئے آخر میں نبیؐ میں نے شلیب لائی اور دروازہ کھول دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہودیہ کے حضور آگئے مگر فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سجدت کرتے ہیں میں نے اپنے فرمایا ہاں اس نے عرض کیا کہ اپنی اہمت کو تو قتل کر دے اگر آپ چاہیں میں آپ کی دیکھ کر کانٹوں جہاں پر وہ شہید ہو تو میں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا کہ وہ جگہ دکھائی۔ اور حضورؐ کو ہم نے یہاں تک دکھایا کہ وہاں کی لادری پس اس جگہ کو جناب ام سلمہ نے اپنی کمر میں سے لیا بغوی نے سچ میں اور ابو جہل نے اپنی جانب صحیح میں اور ابو نعیم نے علیہ السلام میں سجدت کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بھی اس طرح سے روایت کی ہے اور طائے اپنی ہجرت میں حدیث کو کتبہ زین العابدین سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ نے روایت کرتی ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شیشی میں خون چھینک دیا اور کہا یہ شیشی اس زمین کی ہے کہ جہاں وہ شہید ہو گئے۔ پس جبکہ یہ خون چھانکے مہم کے جان نہ کر رہا۔

قتل ہو گئے ہیں جناب اس سب سے کہتی ہیں کہ میں نے اسکو ایک عیسیٰ میں رکھ لیا۔ اور میں اسکو لوٹ
پرست کرتی رہی ایک سن جو میں نے اس کو لوٹا تو خون ہو گئی تھی۔

(۱۳) عن الشعبي قال مر على قبر أبي مسعود بن مينا وحاذي نيتوى فزني على الفرات
فوقف وسأل عن ابيه هذا الاذن فقيل له انك لو انك حتى بل الاذن من ابيه فثمة فاذنعت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يركب
مايكيف قال كان عذابي ان شاء الله فاني ان اذني الحسين فقتل شاني الفرات موضع يقال له كربلا فقتل جبريل
فقتلته نواب شيعي (ياها الاخرة) فقتلته على يد ابي جهم فمات في موضع يقال له كربلا فقتل جبريل
عليه السلام فزني نيتوى في مقابل فرات کے کنارے گزیدہ اور اسٹاؤہ ہو کر پوچھا کہ اس زمین کا نام
کیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہاں آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں سے زمین تر ہوئی۔ پھر فرمایا کہ میں
ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور حضور رو رہے تھے میں نے عرض کیا جناب
میں گریہ کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے مجھ کو کہنے لگے کہ میرا بیٹا
سین فرات کے کنارے پرشید کیا جائیگا جس مقام کا نام کر بلا ہے۔ پھر جبریل نے دامن کی تھی
کی شہی بہر کر مجھے سہجہ بانی۔

(۱۴) عن اصبع بن نباتة قال اتينا مع علي بن ابي طالب فمات الحسين فقال فلهنا سناخ ركا بحد
وهنا موضع رالحم وهما ناه هراق دمانه فثمة من آل محمد صلى الله عليه وسلم يقتلوا
في ذلك الوقت تنكي عليهم السماء والارض (اخرج الملاء ابو نعيم) اخطب الخطباء المنع المنة
بن نباتة بن حمزة المدني كثر بين كثر جناب امير عليه السلام کی ركا بحد میں موضع قبر حسين عليه السلام
پر گزرتے جناب امير عليه السلام فرماتے تھے یہ انکی سیٹھ کی بیگم ہے یہ انکے اسباب کی جگہ ہے یہ انکے
خون بہنے کی جگہ ہے۔ ایک گروہ شیعہ نے اس پر شیعہ ہو گا۔ انپر اسماں
وزمین روئیں گے۔

(۱۵) عن الشعبي قال ان ابن عمر قدما المدينة فاستبان الحسين قد توجه الى العراق فلقوه
في مسيرة لهليتين عن السريانة فقتل له ان الله تعالى خير نبي بين الدنيا والاخرة قالوا
الاخرة وانكم يضرون الله لا يليها احد منهم ابدا وما هو قهرها الله تعالى عنكم الا الذي هو
خير لكم فارجعوا قالوا فاعتفما بن عمر قال استودعنا الله تعالى من تقبل (اخرج البيهقي
شعبي) روى عنه عليه كثر بين كثر بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آ رہے تھے انکو خبر لی کہ جناب حسین
سجرات کی طرف توجہ فرمائی ہے وہاں سے سفر میں آئے اور ریزہ میں مواتیں نہیں کے ساتھ فرما
کئے تھے۔ مدائن نے بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا و آخرت کے مختار کیا ہے پس جس نے آخرت
کو اختیار کیا اور دنیا کو ترک کر دیا اسکو اللہ تعالیٰ کے جگہ گوشہ ہیں۔ آپ کو مل میں ہی ایک کو کبری
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت اسکو نہیں بٹایا اگر ایسی چیز نہ تھے جو آپ کو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں دیکھتا ہوں شہید کے

(۱۶) حکیم محمد بن عمر بن حسن قال کھامع الحسین غیری کر بلا نظر الی التمدی الجوشن فذل
صدق الله ورسوله قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کافی انظر الی کلب القح بلع فی دم اهل بیت
وکان شہدا بر من راحضہ ابن عساکر محمد بن عمر بن حسن کہتے ہیں کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ
نہ کر بلا پر تھے کہ گمان آئے تھے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے تجھ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک ہی کلمہ کو دیکھ رہے ہیں کہ میرے البیت کے خون کو چاٹ
رہے ہیں اور شمر برص دار تھا ۔

(۱۷) عن ام سلمہ قالت رايت البني صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باکيا ویراسہ وکھیتہ التراب فسالته
قال شہدت قتل الحسین انفا راحضہ الترمذی والدی الدلی والحاکم والبیہقی جناب ام سلمہ علیہا
سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا روئے ہوئے اور سرقا میں اور
پیش مبارک بخار کو دھوئے وجہ استفسار کی اپنے فرمایا ہم اپنی قتل حسین آئے ہیں ۔

(۱۸) عن علی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یبشر بنی فاطمہ ومعها ثیاب مصبوحة
بالدم فتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول باعادل حکم بیتی ویرین قاتل ولدی فیحکم لا بنی
ودب الکبة راحضہ الدہلی جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہ ٹھہریں گی اور ان کے پاس بن کا لٹھڑا اور اکثر اموی کا عرش کے
پائے کو پکڑ کر کہیں گی اے عادل انصاف کرو میان میرے اور میرے بیٹے کے قاتل کے پس حکم دیا
جائے گا حسب نشامیری بیٹی کی رکھ کے رب کی قسم ہے ۔

(۱۹) عن یحییٰ الحضرمی انه سافر مع علی الی مدین فلما حاذی نیشوری نادى صبرا ابا عبد الله
بشط الطمر ان قلت ما ذی قال ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی جبرائیل ان المعین یقتل بشط
الفران وادانی تبصنة من قریبہ لاخیر یقوم یحییٰ الحضرمی (جہوش جناب امیر علیہ السلام کیساتھ صفین
کی طرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام جمع مدینہ کی طرف پہنچے پھر ان کے لگو
وال عبد السدوات کے کنارے صبر کر رہے تھے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا
کہ حقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ ایک نام حسین
علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کئے جائیں گے اور اس کی مٹی کی ایک ٹھنی بچے دکھائی ہے ۔

(۲۰) عن علی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال الحسین فانا لربنا من ازار عینس
بصفت عبد اہل النار راحضہ الدہلی والحاکم فی المستند رک والذہبی فی التخلیص
جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام
قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہو گا ۔ پھر حضرت اہل بیت کا نوا اب ہو گا ۔

(۲۱) عن رأس الجاوت قال کنا نسمع الله یقتل کر بلا بن بنی نکت اذا ارطنا رکفہ نغری
خنی جوار عہنا فلما قتل الحسین جعلت السیر بعد ذلک علی ہستی راحضہ اطهر الی ابلیہ وارتکبت

بیان ہے کہ میں جیشہ کشا کرتا تھا کہ گر بلا میں کسی بنی کا بیٹا قتل کیا جائیگا اس واسطے جب میں گریا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے گھوڑے کو جلد وڑاں سے چلا کر لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے سے بعد بھی میں اسی طرح وڑاں سے گذرتا رہا۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامة ابو سعید الانصاری فی کتابہ الاسی بہ بنور العین فی مشہد الحسین فیما احسین جالساً فی بیتہ یوم امن الایام الاولیاء اس اتی الی بابہ وطرقتہ فقال الحسین من بالباب فقیل له رسول من اهل الکوفۃ فاذن له بالدخول فدخل علیہ وخرج الی کتابہ فاول له فاخذہ وقرعہ فاذا هو من اهل الکوفۃ ویقولون فیہ یوم فی علمک یا حسین یا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرید من معاویۃ ظلم و جاور و قتل الرجال و نهب الاموال و طغی و تمرد و قد علم سائر الانظار باصرہ بالمتکبر و یسعی عن العرف و یشرب الخمر و لا یحش الله و انش القبا فی جمیع البلاد و اظهر الظلم الجور و الجور فی العباد و عندہ اقتبہ اللہ فی شیء من الاشیاء و اخفی احدل فی الرعیۃ و اظهر الظلم الجور بالکینۃ و انما قولہ رسولنا الیہ یا ابا عبد اللہ سابقا خالف کتاب نطلمک ان غضر الی عندنا و نحن نساعدک علی الیزید فاحذر خلافنا یریک و سبک لان الخلافۃ لک و لا یریک و لا لابیہ تقول علینا احد امن اهل بیتک و نساک بحق جدک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان یغضر الینا و ان یغضر ففی ذہب بین یدین اللہ سبحانہ خاصمناک و نقول یا ربنا ظلمنا الحسین و رضی نبینا بالظلم ما جرایک الذی اتتہ لہ اللہ و یتخلص بہ من حقوق اللہ فاما قرأ الحسین انک توبت اشعر حلقہ خوفا من اللہ تعالیٰ (نتی) علامہ ابو اسحاق اسفرائینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جناب امام حسین نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا گیا اہل کوفہ کا ایک اچھی بہ اپنے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اُس نے داخل ہو کر جناب امام کو ایک خط دیا اچھے اسکو لیکر پڑھ دیکھی کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اُس میں لکھتے ہیں یا امام حسین اہل کوفہ کے امام علیہ السلام کے واسطے آپ کو معاویہ ہوگا کہ یرید من معاویۃ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور لوٹ لٹا کر ملک کا رشتہ شریعہ کیلئے اور سرکشی اور فتنہ کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے۔ جری باتوں کے لئے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا اسے نہیں ڈرتا تمام شہر و دیہاتوں کو سیلاب نامہ ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے میں خدا اسے خوف نہیں کرتا خدا کو غیبت سے پوشیدہ اور ظلم اور جور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنے خط کے جواب کی خدمت میں بھیج دیجئے ہیں ہم آپ کی تشریف آوری کے لئے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقابلہ میں مدد کریجئے آپ اپنے باپ و دادا کی

خلافت کو یلین کیونکہ خلافت آپ کا اور آپ کے والد بزرگوار کا حق ہے نیز یہ اور اس کے باب کا آپ
 پہلے اپنے اہلبیت میں کیونکہ والی کر کے بھیجیں ہم آپ کے جدا بڑے محمد علی سے علیہ السلام سے
 عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر آپ تشریف نہیں لائیں گے ہم کل فدا کر سکتے
 آپ جیگرینگے۔ اور ہم نہیں گے اسی ہماری پروردگار امام حسین علیہ السلام نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہم
 میں ظلم اور جو کر اور کہا ہے۔ آپ فدا کو کیا جواب دینگے۔ اور امد کے حقوق سے کیونکہ انھوں میں گے
 جب امام حسین علیہ السلام نے خط لکھا آپ کے بدن مبارک پر روئے گئے کھڑی ہوئے خدا کی آیت خون ہے۔
 قال عابدين معاوية الذبيحت لاني جعفر محمد بن علي بن الحسين حدثني عن مقتل الحسين
 كافي حضرت قال لعامة معاوية والوليد بن عتبة بن ابي سفيان علي المدبنة ناسل الى الحسين
 ليأخذ بيعة ليليلة فقال اخواني ورفق به فاحضر فخرج الى مكة فاتاه رسول اهل الكوفة اذا قد جلسنا
 القضا علينا ولنا نخرج الحجة مع الوالي فاقدم علينا رجل من اهل بيتك تالي وكان النعمان
 بن بشير ولا نصادي والى الكوفة فبعث الحسين اليهم مسلما فقال سر الى الكوفة فانظر ما كتبوه
 فان كان حقنا مت اليه فخرج مسلم حتى اتى المدبنة فاخذ منهم وليلين فمرا به في البرية
 فاصابهم عطش فمات احد الدليلين فقدم مسلم الكوفة فنزل على رجل يقال له عويجة فلما
 علم اهل الكوفة بقدر دمه دنوا اليه فبايعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن يهودي يزيد بن معاوية
 الى النعمان بن بشير قال انك ضعيف مستضعف قد فسد البلد فقال له النعمان لان اكون
 ضعيفا في طاعة الله احب الى ان اكون قويا في معصية الله ما كنت لا هتك نشر فكتب الرجل
 بذلك الى يزيد فذاع يزيد مولى له يقال له سرجون فاستشاده فقال له ليس للكوفة الا ابن
 وكان من عزله عن البصرة فكتب اليه بوضاه عنه وانه قد اضاف اليه الكوفة وامره ان يطلب
 مسلمانا ظفر به قتله فاقبل ابن زياد في وجوه اهل البصرة حتى تدم الكوفة فكتب اليه
 احد الاحمال له اهل المجلس عليك السلام يا ابن رسول الله يظنونه الحسين قد تم عليهم ذلما
 نزل بن زياد القصر عامولى له فذبح اليه ثلثة الاف درهم فقال اذهب حتى شال من الرجل
 الذي بايعت اهل الكوفة فادخل عليه اعلماك من حمص وادفع اليه المال وبايعه فلم يزل المولى
 يتلطف حتى ولوه على شيخ بلبي البعثة فذكر له امره فقال لقد سرى اذ حدك الله وشان ان
 امرنا لم يسعكم ثم ادخله على مسلم فبايعه ودفع له المال وشرح حتى اتى ابن زياد فاحبسه
 فحول مسلم حين قدم ابن زياد من تلك الدار الى داره فاني ابن عروة السراى دانات
 ابن زياد قال لاهل الكوفة ما بال هالي ابن عروة لم ياتني فخرج اليه محمد بن الاشعث في
 اناس من وجوه اهل الكوفة وهو على باب داره فقالوا له ان الامير قد ذكر لك صوابا فانظروا
 اليه فكتب معهم حتى دخل على ابن زياد وعنده شريح القاضي فلما سلم عليه قال له يا عاصي
 مسلم بن عقيل فقال لا ادري فاحضر اليه المولى الذي دفع الدار له فسلم فلما داه فلما في

یدہ قال یومئذ لا یبصر الله ما دعوہ الی منزلی ولكنه جاء قطیح نفسه علی فقال یتینی بہ منکم
 فاستد ثاقا فادركه مضربه بالقضیب وامر بحیثہ فبلغ خیر قومه فاجتمعوا علی باب القصر
 فصاح ابن زیاد لجنہ فقال تقریح القاضی اخرج الیہم فاعلمہم الی انما جئتمہ لا یستثنی زہ عن خبر مسلم
 ولا یاس الیہ منی ولعلہم ذلک فخرجوا وادعی مسلم لما بلغہ الخبر شہادۃ فاجتمع الیہ اربعون
 من اهل الکوفة فمکب وبعث ابن زیاد الی وجہ اهل الکوفۃ فجمعہم عنده فی القصر فامر کل واحد
 منهم ان یشرک علی حذیرۃ فیردہم فکلمہم وحووہم فاجعلوا بیعتہم فامسوا مسلم وولیس معہ الا
 عدو قبلہم منهم فلما اخلط الظلام ذهب اولئک ایضا فلم یبق وحده ترد فی الطريق باللیل
 فاقی باب امرأۃ فقال اسقی ماء فاستقته فاستمرہ قائما فالت یا عبد الله انک فرأی فما
 شأنک قال انما مسلم قتل عندک ماوی فالت نعم ادخل ندخل وکان لہا ولد من موالی محمد
 بن اشعث فانطلق الی محمد بن اشعث فاخبرہ فلم یفجأ مسلم الا والد ارتد احوط بہما فلما
 راہی ذلک خرج بیہ فیہم یثبہم عن نفسہ طاء محمد بن اشعث الا ما نفاک من ہن وفاق
 بہ الی ابن زیاد فامر بہ فاسعد علی القصر ثم قتله وقتل ہانی بن عروقہ وصحبہ ما لم یبلغ الحالی
 ذلک حتی کان بینہ وبن القادسیہ ثلثۃ اشیال فلقیہ الحری بن یزید النبتی فقال ارجع فانی لہ
 ادعک جبرا واخبرہ الخبر فہم ان یرجع وکان معہ اخوة مسلم فقالوا والله ما نرجع حتی یضیبت
 ثارنا ونقتل فصاروا وکان ابن زیاد قنہم لجنۃ الجیش علیا قانہ فلا قوہ بکربل فقتلہا ومعه خمسۃ و
 اربعون نفسا من الفرسان وخماتۃ وراجل فلقیہ الحسین وامیرہم عمر بن سعد ابن ابی وقاص
 وکان ابن زیاد ولادہ الری وکتب لہ یعمدۃ علیہا اذا ارجع من حرب الحسین فلما التقی اقال لہ
 الحسین اختر منی احد ثلث امان الحق یثغر من الثغور واما ان ارجع الی المدینۃ واما ان اضع
 یدی فی ید یزید فقیل ذلک عمر بن سعد منہ فکتب فیہ الی زیاد فکتب الیہ لا اقبل منہ حتی یضع
 قہ فی فاعانہ حسین فقالوہ فقتل سمر اصحابہ وستم سبقتہم شایبا من اهل بیتہ ثم کان
 الغرسلک ان قتل واتی برأسہ الی ابن زیاد فاسلہ ومن لہی من اهل بیتہ الی یزید منهم علی بن
 حسین کان ہر یضی ومنہم عمتہ زینب بنت فاطمۃ فلما قد موا علی یزید ادخلہم علی عیالہ ثم خرج
 الی مدینۃ لادامہ فی عین الصحابۃ لابن حجرۃ عمار بن معادیہ فیری کتبہ من کتبہ جناب ابو جعفر
 محمد بن علی حسین علیہ علی آلائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھ کو جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا
 ذکر اس طرح سے بیان کریں کہ کسی قصور میری آنکھوں میں پھر جائے اپنے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ کو
 ان دونوں میں ولید بن عقبہ بن ابی سفیان مدینہ کا حکم تھا اسے جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف
 بڑی ہجرت کرنے سے پہنچا مجھ کو آپ نے فرمایا مجھے مہلت دی اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ کہ
 میں نہ بے گئے تا کہ پاس کو میوں کھٹ پھوٹے کہ تھے آپ کی وجہ سے اپنے آپ کو زبرد کی ہجرت
 نہ تھا ابو آدمی کا کہ یہ تھے نہ عمر بن شریک نہیں ہوتے آپ ہمارے پاس اپنا آدمی بھیجے

لوگوں میں سے بھیجیں۔ ان دنوں نعمان بن بشیر الانصاری کو فدا کا حکم تھا جس کا نام حسین علیہ السلام
 تھے پاس مسلم کو بھیجا اور فرمایا کہ وہ کی طرف جاؤ اور کچھ دیکھ کر کیا کہتے ہیں اگر سچ ہے تو ہم کو فدا میں آئیں
 وہاں سے مدینہ طیبہ پر آئے۔ اور وہاں سے دور تھا اپنے ساتھ ایک برہان کی طرف تھے۔ پاس کی ایک
 ایک رہنمائی گیا اور مسلم کو فدا میں پہنچ گئے۔ اور جو سجدہ نامی ایک شخص کے گھر میں فدا گشت ہوئے جب کہ فدا
 انکی تشہیف آوری کی خبر گئی تھی وہاں آگئی خدمت میں آئے تھے اور ان میں سے دو ہزار روپیہ بیعت
 کی۔ ایک شخص نے دیکھی ہوا خواہوں ہیں نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف و ناتوان نہ رہا ہو
 نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ میں خدا کی اطاعت میں ضعیف ہوں لیکن میں اس کو اس پر ہرگز نہیں
 ہوں کہ خدا کی معصیت میں قوی بنوں۔ میں نے کسی کی پادہ داری نہیں کی۔ اس نے
 یہ اور بیکوئی کو بھیجا یہ نے اپنے غلام ہر حنظل شہورہ کیا اس نے رائے دی کہ اس وقت کو فدا کی سخت
 کہنے ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہیں ہے اس کو بھروسے سے عزول کیا پھر اہل بیت نے اس کو
 خدا کے لئے فدا کر دیا اور اس کی حکومت میں کو فدا کو اور پڑا اور حکم دیا کہ کو فدا میں پہنچ کر مسلم کو تلاش
 کر کے اور فدا لگ جائیں تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بھروسے کے سامنے کہ فدا کو روانہ ہوا۔ اور ابن
 بات کے اندر سے میں داخل کو فدا ہوا کسی آدمی کے پاس نہیں گذرنا تھا کہ رو اور اہل بیت اس کو جناب امام
 حسین علیہ السلام کا گمان کر کے السلام علیک یا بن رسول اللہ نہیں کہتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ
 کہ جناب امام حسین علیہ السلام تشہیف کو آئے ہیں۔ جب ابن زیاد و قمر دارا مارہ میں آئے اس نے اپنے غلام
 کو تین دروہم دے کر کہا کہ اس شخص کو تلاش کر کہ جس کی اہل کو فدا بیعت کرتے ہیں۔ اور اس کے پاس
 پہنچ کر یہ بتا کہ میں حمص سے آیا ہوں اور یہ روپیہ اس کو دیدی اور اس کی بیعت کر۔ وہ غلام سید طرح سے
 اس کے بملائے بیعت پر تیار رہا۔ یہاں تک کہ اس کو ایک بزرگ کے پاس لکھے۔ اس نے اس کے پاس اپنا
 حال بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھ کو سرت حاصل ہوگی کہ جب تکچے اور مجھے اللہ تعالیٰ ہدایت دیگا۔
 خدا کا نام ہی بچتے نہیں ہوا ہے۔ پھر اس کو مسلم کے پاس لگیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال کو
 دینے والوں سے فدا کے زیادہ کے پاس آیا اور فرمایا کہ جب ابن زیاد کو فدا میں آیا تھا تو اس وقت
 مسلم و سچ کے گھر سے بنی بن عروہ مرادی کے گھر میں چلے گئے تھے۔ ابن زیاد لوگوں سے کہا کہ تاہم اگر اہل
 کا کیا حال ہے وہ میرے گھر میں آئے۔ پس مجھ بن شدت کا برابر کو فدا کے ساتھ اس کے پاس گیا وہ اس وقت
 اپنے گھر کے دروازہ پر تھا۔ اس کو کہنے لگا میرے گھر میں آیا کرتا ہے اور میرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اس کے
 ساتھ صوفی پر وار ہو کر ابن زیاد کے پاس گیا۔ ابن زیاد کے پاس اس وقت قاضی غریب بھی موجود تھا جسے
 اس نے ابن زیاد کو سلام کیا ابن زیاد بولا ہے کہ فی مسلم کہاں ہیں وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا ہوں۔
 ابن زیاد نے اس غلام کو جس نے وہ ہم دئے تھے اس کے سامنے کیا جب بنی نے اس غلام کو دیکھا ابن
 کے سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے میرے مینے مسلم کو اپنے گھر میں نہیں ملا یا خود آگیا ہے۔
 میں اس کو میرے پاس لاؤں گا۔ اس کو بولا کہ میں اس کو لے کر نزدیکیا۔ ابن زیاد نے جھڑپی بھی

اسکو مارا اور اس کے تیار کر دیا۔ حکم یا جب یہ خبر کسی قوم کو پہنچی تو ہزار ہا لادروں کے دروازے پر لپٹے ہو کر گئے۔
 حسب ابن زیاد نے جنگ لڑنا منی شہر سے کہا لنگر لائے کہیں نے ہانی کو اس لئے نیک کی ہے
 کہ اس سے مسلم کی خبر پوچھیں مجھ سے تکلیف اسکو نہیں پہنچے گی۔ لوگ شکر متفرق ہو گئے۔ حسب سلم
 کو ہانی کے تیار ہونے کی خبر لگی تو فہ کی چالیس ہزار روایت کے پاس جمع ہوئے اور سلم سوار ہوئے اور
 تھیں ابن زیاد کے پاس آکر کہہ کر جمع تھے اس نے ان کو حکم دیا کہ اپنے قبیلہ سے باتیں کر کے
 ان کو لوٹا دو ورنہ ان کا کسی دینے کے شام کے وقت سلم کے پاس چند لقمہ کے سوا کوئی باقی نہ رہے
 سب باہر ہو گیا تو وہ بھی جاتے رہے اور سلم ایک دھڑکے لڑ کر راہ میں بھٹک کر ایک عورت کو روڑا
 پر لپٹے سس حشر سے کہا مجھے پانی پلاؤ اس نے پانی پلایا۔ اور کہا بندہ خدا تم پریشان معلوم ہوتے ہو
 تمہارا کیا حال ہے آپ کہا میں سلم ہوں آیا تیرے پاس آرام کی جگہ ہے۔ اس عورت نے کہا میں آپ
 آئے۔ اپنے گھنے میں محبت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی کیا کرتا تھا۔ اس نے محمد بن اشعث
 کو چہ پہنچا ہنی۔ ناگہان سلم گیا دیکھتے ہیں کہ عام گھر کا لوگوں نے محاصرہ کر لیا ہے۔ حسب سلم نے یہ دیکھا
 اسی دن رات کو نیک کیا کر کے اور جنگ کرنے لگو۔ محمد بن اشعث نے انکو امان دیکر ہاتھ پکڑ لیا۔ اور چلو لیا اور
 زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ قہر کی جہت پر نہجاؤ لوگوں نے جہت پر چڑھاؤ ان کو شہید
 کیا۔ اور ہانی بن عروہ کو بھی مارا والا اور دونوں کی لاش کو شکوایا۔ یہ خبر جناب امام حسین علیہ السلام کو
 ملی جب تک کہ وہ قادیسیہ سے تین میل پہنچے گئے۔ آپ نے حرمین مدینہ الیہی ملا اور عرض کیا آپ نے
 تشریف لیا ہوں۔ اور انکو سلم کے شہید ہونے پر آگاہ کیا حضرت کے رکابِ سعادت میں سلم بن قیس
 کے حافی بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا جب تک کہ ہم بدلانہ لینا قتل نہ ہو جائیں وادعہم واپس نہیں
 جائیں گے۔ ابن زیاد نے ان کے لئے فوج تیار کی ہوئی تھی جو ان سے کربلا میں آئی اس فوج کا امیر محمد بن
 سعد ابن ابی وفاض تھا۔ ابن زیاد نے رے کی حکومت کلہس سے وعدہ کیا تھا کہ جناب امام حسین
 علیہ السلام سے جنگ کرنے کے بعد اس ملک کو اسکو حاکم کیا جائیگا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے
 اس سے بیان فرمایا کہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لے۔ یا تو ہمیں کسی قلعہ تک پہنچ جائے
 مے۔ یا ہم مدینہ طیبہ کو لوٹ جائیں۔ یا ہم یزید کے پاس پہنچاؤں عمر بن سعد نے پہلی شرط کو
 تسلیم کیا۔ اور ابن زیاد کو لکھ بھیجا ابن زیاد نے جواب میں لکھا میں قبول نہیں کرتا حسین کا ہاتھ
 ہاتھ میں دیا جانا چاہئے۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے اس کو قبول نہ فرمایا۔ اس بات پر جنگ
 شروع ہوئی اور آپ کے ساتھ تمام آپ کے اصحاب شہید ہو گئے۔ سالن میں آپ کے اہلیت کو سترہ ہوا
 تھے آپ کے آخر میں شہید ہوئے آپ کا سر قدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اس کو مارا
 آپ کا اہلیت کو یزید کے پاس بھیجا۔ ان میں جناب علی بن حسین علیہ السلام رلیض تھے اور جناب
 کا سر بھی حضرت زینب بنت جحش علیہا السلام ہی تھیں یزید نے انکو مدینہ منورہ میں بھیجا
 انکو قتل کرنے کے لئے انکو قتل کرنے کے لئے انکو قتل کرنے کے لئے انکو قتل کرنے کے لئے

قلہ یون فی الجہد وداؤد فی علیا قریش و جدہ خیر الجہد و ذرا حرجہ ابو نعیم حبیب بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے پہلے کبھی ایام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روئے سنا ہے کہ کہتی تھیں بنی صلیبہ علیہ السلام نے اس کے گھاتے کی پوچھ پچائی اس کے گھاتوں میں چمک تھی اس کے مال بابت قریش کے بزرگ تھے اس کے ناماسب ناناؤں سے بہتر تھے

(۲) عن ام سلمہ طہا کانت یلزمہ تنزل الحسین سمعتہ قال یقول سے ایما القاتلون جلا حیدر البشر و ابوالعذاب والتعذیب من ذل نعتہ علی لسان ابن داؤد و موسیٰ و اصل الانجیل و صواعق محرقة جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت میں ایک کہنہ والے کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ای جہالت و امام حسین کے قتل کرنے والوں کو خدا اب اور شوری کی بشارت ہو تمپر لعنت ڈالی جا چکی ہے سلیمان ابن داؤد کی اور موسیٰ او حال الانجیل بچہ عیسیٰ کی زبان سے

(۳) عن حبیب بن ثابت عن ام سلمہ کانت ما سمعت نزاع الحن منذ العبد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اللیلۃ و ما دعی ابی الا قد قتل یعنی یحسین فقلت لجدایۃ اخرجی فاسئلی فاحیث انقذت قتل و اذا الجنة تنج سے کہ اب یحسین قاتل ہل لچمد۔ ومن یکی علی الشہداء بعد علی رھط تقود المتایا الی منجبر فی ملک شمس (اخرچہ ابو نعیم) حبیب بن ثابت جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتی تھیں جیسے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا میں نے سو اس بات کو کبھی جنات کے لڑکے کی آواز نہ سنی تھی اس وقت سمجھا کہ میرا بیٹا یعنی حسین پر ایسا مارا گیا ہے میں نے اپنی خانہ سے کہا کہ باہر نکل اور پوچھا میں نے مجھے خبر لا کر دی کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ وہ یہ نوحہ کرتی تھیں۔ خبردار ہو ای میری روئے والی نے کچھ اور سچی کر دئے ہیں۔ اور میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا ایسے گروہ پر کہ موت انکو کھینچ کر لگتی ہمارے ایسے ملک اور زمین کے ظالم یا دشمن کے

امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی کرامتیں

(۱) عن المنہال بن عمر قال ان واللہ رأیت رأس الحسین جین حل و اتالیلا مشق و بین یدین الراسن جل بقر سورة الکہف حتی بلغ قولہ تعالیٰ ام حسبک ان اصحاب الکہف قتل و جلی (اخرچہ ابن عساکر) منہال بن عمر کہتا ہے کہ وہ حدیث دیکھا کہ جبکہ جناب امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس نیزہ پر چڑھایا گیا اور بن اسوقت دمشق میں تھا۔ سر اقدس کے سامنے ایک مرقع قرآن شریف کی سورہ کہف پڑھ رہا تھا جب اس پر کریمہ پر پہنچا کہ جبکہ ترجمہ مبارک یہ ہے کہ کیا جانتے تھے صحابہ کرام نے یہ تم پر کیا کیا ہے وہ ہماری عیبتیں میں سے۔ سر اقدس صبح زبان سے بولا کہ اصحاب کہف کی میل قتل اور نیزہ پر چڑھایا جانا زیادہ تر حجب و تحجب ہے

(۲) عن ابی نضر الہسین و اخر عمار اسد و بعد والی اول مرحلہ شہر یون النہید فخرج علیہم من حدیث فکت سطر ادم سے ازجرا امت قتل حسینا۔ شفاعہ جہنم الی ان

(۱) اخراجہ ابولیم، ابی قیس کہتا ہے کہ جب جناب الامام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے اور ایک ماہ اور اس
بیتہ پر چڑایا گیا۔ اور وہ لوگ پہلے مرحلہ میں مجیکہ شراب پینے لگے فریٹے ایک قلم نکلا اور اسے خون سے
یہ سطر لکھی یہ زیادہ امت جسے امام حسین کو شہید کیا ہے قیامت کے روز اسکی جسکی شفا ہوگی اسیر کے
سکتی ہے ہرگز نہیں۔

(۳) عن الواقدي ان شخصا منهم علق في سبب فرس راس الحسين فرأى بعد يوم وجهه انوارا
من الفارق قبل انك كنت انصر العرب وجهه فقال ما عرت على ليلة حين جئت ترك الرأس اكره لثان ليل
ان يفضي ثم يستهان بي الى الفار راجع فيدفعاني فها وانا انكهن تستفعلي كما ترى ثم كان على الفرح
حالت (تذکرہ خواص الامہ) واقدی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے جناب امام کا
سر اقدس سے پھٹوڑی کی سی سوزا بندھ لیا۔ بعد چند روز کے دیکھا گیا کہ اسکا منہ کالا کیا ہوا ہے اس سے پوچھا گیا
تو اس کے سر رنگ الوں میں شمار کیا جاتا تھا وہ کہنے لگا جب میں اس سر اقدس کو اٹھا یا تو مجھ پر ایک رات گزری
نہیں باقی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ دو آدمی میری گون پکڑ کر پھرتے ہوئے آگ میں دھکیلتے ہیں اور میں پیچھے
ہٹتا ہوں پس آگ نے منہ جھلس دیا جیسے کہ تو دیکھتا ہے۔ پھر وہ ایسے حال سے مرگیا۔

جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی سزا

(۱) عن ابن عباس قال اوحى الله تعالى الى نبيه صلى الله عليه وسلم اني قتلت يحيى بن زكريا سبعين
الفاداني قاتل يابن بنتك سبعين الفار (اخراجہ الحاکم من طرق طبعہ دہ و صحیحہ) ابن عباس رضی اللہ
عنه فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی بھیجی کہ یتیم بچے یحییٰ بن زکریا کے پرے سے ستر ہزار
آدمی کو مارے اور تیرے نواسے کے پرے سے ستر ہزار کو مارے واللہ بولے۔

(۲) عن سفیان عن عبد تہ قالت شہدنا رجلا من قتل الحسين واما احداهما لذكره حتى كان
يلفه علقه كانه جبل واما الآخر يستقبله ابو بفيح حتى ياتي على اخوه فاقبره وخراجہ ابولیم و منصفون
عماد سفیان اپنی راوی سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ دو آدمی جناب امام حسین کے قتل پر موجود تھے۔ پس
ان دونوں میں سے ایک کا ذکر اسقدر لکھا ہو گیا کہ وہ سی کی طرح سے اپنی گزوں کے ساتھ لپٹتا تھا اور دوسرے کا
یہ حال تھا کہ ایک مشک کو منہ لگا نا تھا پھر دوسرے کو منہ لگا نا تھا اور اسکی ہڈی بھٹی تھی پیاس۔

(۳) اخراجہ ابوالشیخ ان جمعا تذاكر لانه ما من احد مان على قتل الحسين الا اسبابه بلا عقيل ان عوف
فقال شيخ اعنت وما اصا بنی شیئ فقامه ليصل السراج فاخذته النار فجعل ينادي النار النار النار
والنفس الفرات ومع ذلك لم يزل يله حتى مات (صواعق محرقة) ابوالشیخ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے
ہیں کہ ایک جماعت کے چند آدمی باہم فکر کرنے لگے کہ کوئی شخص قاتل نہیں رہا جس نے جناب امام حسین علیہ السلام
کے قتل میں اعانت کی تھی کہ مرنے سے پیشتر وہ بلا میں گرفتار نہ ہوا ہو۔ ایک بوڑھا کہنے لگا اپنے اعانت
کی بھی مجھے کوئی مصیبت پیش نہیں آئی۔ یہ کہہ کر وہ چلنے کی تی درست کرنے کے لئے اٹھا اسکا ذکر۔

ایک گئی اور آگ آگ پکارتا پھرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نہریں کو بڑھا دیا اور اس کے وہ آگ نہیں بجھتی تھی۔ اسی حال میں مر گیا۔

(۴) **عن** السدی **انہ** اضافہ فجل یکر بل قتد اکدر **انہ** شاکر احد فی دم الحسین الا مات اربع المرات فکذب المضيف ذلک وقال **انہ** ممن حضر فقام اخر البیل یصلی السراج فوثبتا التاوی حیدر فاحرقته قال السدی فانما والله رأیہ کانه جمرۃ (تذکرہ خواص الامم بسط ابن الجوزی) سدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے گریبا میں میری ضیافت کی اُس مجھ میں گریبا کہ کوئی شخص نہاب امام حسین کے قتل میں شریک نہیں ہوا کہ میری موت سے نہیں مر۔ میزبان نے اسکا انکار کیا اور کہنے لگا میں بھی نہاب امام کی شہادت پر حاضر تھا۔ پس پچھلی رات چراغ کے درست کر نیکی لئے اٹھا اسکے بن پر آگ لپک کر لگ گئی اور اسکو جلادیا۔ سدی کہتے ہیں خدا کی قسم ہے میں نے اسکو دیکھا کہ گویا وہ ایک انگارہ بن گیا تھا۔

(۵) **عن** الزہری قال لم یبق ممن قتلہ الا من عوقب فی الدنیا ما قتل او علی و سوا الوجه او ذوال الماک فی سدرۃ (صواعق حرقہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں میں سے کوئی قاتلین میں سے کوئی باقی نہیں بچا کہ اسکو دنیا میں عتاب نہ ہوا ہو یا تو وہ قتل کیا گیا یا اندھا ہو گیا یا اُس کا مونہ کالا ہو گیا اسکے مالک کو کھڑی سرت میں زوال آگیا۔

(۶) **عن** صاحب بن زیاد قال دخلت انقصر خلف ابن زیاد حین قتل الحسین فاضطرم فی وجعہ فارفا قال هل لایت فقلت نعم فارمائی ان اکتم ذلک راحزجہ الطبرانی فی الکبیر) صاحب بن زیاد نے کہا کہ داخل ہوا میں پیچھے ابن زیاد کو محل میں جب شہید ہوئے امام حسین پس حملہ راسکی شہیں آگ نہیں کہا ابن زیاد کو دیکھا تو نے بے کہا اُن پھر مجھ کہنے لگا اس بات کا کہیں ذکر نہ کرنا۔

(۷) **عن** عمالۃ بن عمر قال لما جئ براس بن زیاد واصحابہ ونصب فی المسجد فی الرحۃ فانتھت الیسم وهم یقولون قد جاءت فاذا حیتہ قد جالت فینخلل الروس حتی دخلت فی فخرین زیاد فوکت حبتہ ثم خرجت فذہبت حتی خابت ثم قالوا قد جادت قد جادت ففعلت ذلک مرتین او ثلاثا راحزجہ الترمذی وصحیحہ الطبرانی فی الکبیر) عمار بن عمر سے نقل ہے کہ جب ابن زیاد کو اسکے دوستوں کا سر لایا گیا مسجد کھن میں لوگوں کے پاس پہنچا تو انکو تپاتے ہوئے سنا کہ کہتے ہیں وہ آیا وہ آیا اتنی میں ایک سانپ اگر ابن زیاد کے پیچھے میں گھس گیا پھر تجھ پر پھڑک نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر وہ لوگ چلا تو وہ آیا وہ آیا پھر وہی سانپ آیا اور ابن زیاد کے پیچھے میں گھسا۔ اسی طرح اُسے دو دفعہ یا تین دفعہ کیا۔

(۸) **عن** الواقدی ان شیخا حضر قتله فعی قتل عن سببہ اللہ رای البیہی علیہ السلام اسرا عن جلالہ و بیحہ سیدہ و بن بدہ طبع و رای عنہ من قال الحسین علیہ السلام مذہبین بن بدہ (تذکرہ خواص الامم) سدی (تذکرہ خواص الامم) سدی کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا نہاب

امام حسین علیہ السلام کے قتل پر حاضر تھا پھر وہ اندھا ہو گیا اُس سے اُسکا سبب پوچھا گیا اُس نے کہا اپنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بیجا کہ اپنی دونوں آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں اور دست مبارک میں تلوار ہے اور سامنے نطفہ بھیجی ہوئی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتلین ہیں فرج کئے گئے آپ نے سامنے پڑی ہوئے ہیں پھر حضور نے اُسپر لعنت کی اور حسب فرامی پھر وہ اندھا ہو گیا۔
(۹) و آخرہ احملاں رجلا قال قتل الله الفاسق ابن الفاسق فرماہ اللہ بکوکین فی عبدیہ فمسی (صواعق خضر) امام اجرب بن منیل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے۔ ایک بدعت شقی نے یہ کہا کہ غوفیا لہ فاسق ابن فاسق مارا گیا ہے پروردگار عالم نے اُسکی آنکھوں پر دس گزیری پھینکے پس وہ اندھا ہو گیا۔

(۹) ذکر البازری عن المنصور اندھای رجلا بالشام وجھہ کو چھہ الخنزیر فسالہ فقال نہ کان یلعس علیا کل یوم الف مرة وفی یوم الجمعة اربعہ الاف واولاد معہ قال فرأیت البنی صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر منا ما طویل من جملہ ان الحسین شکاہ الیہ فلعلہ ثم لصق فی وجھہ فضا موضع یصا قنتہ خنزیرا و صلا لایۃ للناس (صواعق خضر) یہاں سی منصو وواقعی ہی نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے شام میں ایک آدمی کو بیجا کہ اُسکا منہ مثل خنزیر کے ہے وہ کہنے لگا کہ میں جناب علی علیہ السلام پر ہر روز ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا اور ہر جمعہ کے دن چار ہزار مرتبہ اپنا دس ٹکڑی اولاد علیہم التوۃ والسلام پر سب کہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا منصور کہتا ہے کہ اس شخص نے ایک طویل خواب بیان کیا۔ اُس میں سے یہ بھی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے حضور نبوی میں اس شخص کی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے کو منہ پر تھوکا۔ جہاں پر حضور کا تھوک پڑا وہ جگہ خنزیر کی شکل بن گئی اور وہ آدمی لوگوں کے لئے ایک خدا کی نشانی ہو گیا۔

(۱۰) لما رسل عمر بن سعد عمر بن الحجاج علی خمسۃ مائۃ فارس فخر لہ اعلی الشریطۃ و حالوا بین الحسین و بین الماء و نادى عبد الله بن حصین الا ذی یا حسین اما تنظر الی الماء الذی قد قد قطراته حتی تموت عطشنا فقال الحسین اللهم اقلہ و لا تقفرہ ابدا قال فرخص فیما بعد مکان یشرب الماء القلہ ثم یقی ثم یعود فی شرب حتی یفرغ ثم یقی ثم یشرب فایر وی فاذا لکن ذلک دکا سل ابن ابیہر جب عمر بن سعد نے عمر بن الحجاج کو پانچ سو اور دیکھ بھجوا اور وہ فرات کے کنارہ پر جہاز اترے اور جناب امام حسین علیہ السلام اور قیدائے فرات کے درمیان حائل ہو گئے۔ عبد اللہ بن حصین اللہ ذی نے پکار کر کہا یا حسین پانی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے آپ اس سے ایک قطرہ بھی نہیں پی سکتے۔ یہاں تک کہ آپ پیاسے مرجائیں جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا یا عمر میرے پروردگار اسکو ہلاک کر اور بخش ہمیں کہتے ہیں کہ واقعہ کہ بلا کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور پانی کی مشق پی جاتا تھا اور پھر کمر دیتا تھا۔ اور پھر پانی پیتا تھا اور پھر نے کراتا تھا اور ہرگز اُسکی سیر نہیں ہوتی تھی مرے تنگ اس کا یہ حال رہا۔
(۱۱) عن المسروق قال لقد مرر بجل عن عسکو عمر بن سعد فقال لہ ابن حمزہ فقال للحسین یا حسین

اشرار النار فقال الحسين كذب بل اقدم علي رب رحيم وشفيق مطاع فمن انت قال ابن حزم فخرج الحسين يديه فقال اللهم حرّمه بالنار فعصّب بن جوزه فافتح فرسه في غمر فمتعلقت قدمه في الرقاب رجال الفرس فسقط عتقا فانقطعت فخذ وساقه وقد مره وبقى جنبه الاخر متعلقا بالوكاب يضرب به شجرة حجر حتى مات دكا مل بن اثير مسروق رضي الله عنه کہتے ہیں کہ ایک شخص عربین سے لشکر کا جسے ابن حوزہ کہا کرتے تھے بڑھ کر کہنے لگا اے حسین تم لوگ کی بشارت ہو۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے بلکہ میں رب رحیم اور بنی خنیع اور مطاع کی طرف بڑھ رہا ہوں۔ اور فرمایا تیرا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام ابن حوزہ۔ جناب امام نے دونوں ہاتھ بلند کر کے فرمایا اے میرے رب اس کو آگ میں جلا۔ ابن حوزہ غصہ میں بھڑا اس کا گھوڑا ایک بہر میں کود پڑا اس کا پاؤں رکاب میں لچ گیا اور گھوڑا چیلنے کو نہ لگا وہ اس سے گر پڑا اور اس کی ران اور قدم جدا ہو گیا اس کا دوسرا طرف رکاب میں پھنسا رہ گیا اور پتھر دل پر اور دھشتوں پر اس کو مارتا پھرتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ان قدرنی آثار کابیان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے ناظرین کی عبرت کے لئے نمودار ہوئے

(۱) عن بعض الأدبۃ قالت لما قتل الحسين مطوت السماء فاصبحنا وجا بنا وجرارنا وکلشني لناملان دما لاخرجه البيهقي واليونعیم) بعض اذ یہ کہتے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو منہ پر صبح ہمارا رول اور ہمارے ہر ایک شے خون سے لہا لب تھی۔

(۲) عن الزهري قال بلغني انه يوم قتل الحسين لم يقلب حجر من اجار بيت المقدس الا وجد نفة دم عبيط لاخرجه البيهقي واليونعیم والطبرانی في الكبير) نہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حکمویہ خبر لگی ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھا یا گیا کہ اس کے نیچے تازہ خون نہ پایا گیا ہو۔

(۳) عن جميل بن مرقا قال اصابوا ابيلا يوم قتل الحسين فبحر دها وطخوها فاضارت مثل العلقم فمل استطاعوا ان يسبقوا منها شيئا (اخرجه البيهقي واليونعیم) جميل بن مرو کہتا ہے کہ جناب امام حسین کے شہادت کے دن ان لوگوں نے ایک اونٹ پایا اور اسے فوج کے پکایا۔ وہ مثل حنظل (نمک) کے کڑوا ہو گیا کوئی اس سے کچھ نہ کھا سکا۔

(۴) عن سفيان قال قالت جدتي كنت ايام قتل الحسين جارية شافكات السماء اياما تكي له (اخرجه البيهقي) سفيان ثوري رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری دادی بیان کرتی تھیں کہ میں ايام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دوران کوڑی بھی آسمان کبھی دن تک اپر نہ رہا۔

(۵) اخرج عثمان بن عفان ان السماء ربت بقلبة ساعة ايام قري على لحيطان كانهما ملا حقف وصلى

وان الدنيا اظلمت ثلاثا ايام ثم ظهرت الحمرات في السماء (صواعق محرقة) عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی منہیں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر سات دن تک برابر آسمان روتا رہا، دیواروں کو دیکھا جاتا تھا گو یہ کہ وہ چادریں کسم کی رنگی ہوئی ہیں اور تحقیق دنیا پر تین دن تک اندھیرا چھا گیا۔ پھر آسمان پر سرخی نمودار ہو گئی۔

(۷) عن ابی سعید قال ما دفع حجر من الدنيا والا تحننم عبيطون فقد اضطرت السماء دما ونقي انك في الثياب مدة حتى انقطعت (صواعق محرقة) ابو سعید کہتے ہیں کہ اس دن کوئی دینا کا پتھر نہیں اٹھایا گیا۔ کہ اس کے نیچے تانہ خون نہ ہو۔ اور آسمان سے خون برستا رہا اور اس کا اثر ایک مدت تک پڑا رہا۔ یہاں تک کہ وہ کپڑے پھٹ گئے۔

(۸) لما جئ بواص الحسين الى دار زياد سالت جطانها وما (صواعق محرقة) جب جناب حسین علیہ السلام کا سر قدس وارزاد میں لائے دیواروں سے خون جاری ہو گیا۔

(۹) اخرج الثعلبي ان السماء بكت وبكاءها حمرتها وقال غيره احمرت افاق السماء مستحرة اشهر بعد قتله ثم لانت تری بعد ذلك (صواعق محرقة) ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر آسمان روتا رہا۔ اور اس کا رونا سرخی کا نمودار ہوا ہے اور ثعلبی کے سوال اور لوگوں نے لکھا ہے کہ آسمان کے کنارے آگے قتل کے بعد چھ ہفتہ تک سرخ رہے پھر ہمیشہ وہ سرخی نمودار ہونے لگی۔

(۱۰) عن ابن سيرين قال اخبرنا ان الحرة التي مع شقيق لم تكن حتى قتل الحسين (صواعق محرقة) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ کچھ معلوم ہوا ہے کہ یہ سرخی جو شقیق کے ساتھ ہے جناب امام حسین کے پہلے نہ تھی۔

(۱۱) ذكر ابن سعد ان هذا الحمره لم توفى السماء قبل قتله (صواعق محرقة) ابن سعد اپنی طبقات میں لکھتے ہیں کہ یہ سرخی آسمان پر جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے پہلے نہیں دیکھی گئی۔

(۱۲) قال سبط ابن الجوزي حكته ان غضبا يؤثر خمره الوجه والحي تنزه عن الجسميه فالظهر باثر غضبه على من قتل الحسين بحجره الا ف (صواعق محرقة) سبط ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ تذکرہ خواص الامم میں لکھتے ہیں کہ اس سرخی کے نمودار ہونے میں حکمت یہ ہے کہ غضب مومنہ کو سرخ کر دیتا ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسم سے منزہ ہے پس اس کا غضب ان لوگوں پر جھکے گا جنہیں جناب امام حسین شہید ہوئے ہیں حرۃ افق کے پیرایہ میں ظاہر ہوا ہے۔

(۱۳) عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان السماء بكت لقتل محبي بن زكروا واما لم تكن لقتل ابني هذا او لطلوع الشمس اربعين يوما محترمة واذن بها لذي اليفى الحسين بن علي اخيه الذي عمار بن ياسر رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آسمان محبی بن زکریا کے قتل پر روتا رہا ہے اور میرے بیٹے کے قتل سے روٹا۔ اور آفتاب

جالیس دن تک بیٹھا اور اگر اسکو آفرین دیا جاوے تو وہ گراختہ ہو جائیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیٹے سے مراد حسین علیہ السلام ہے۔

جناب حسین علیہ السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن - عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسين اسمان من اهل الجنة ما سميت العرب بهما في الجاهلية (اخرجہ بن سعد) عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن اور حسین دو نام ہیں اہل جنت کے ناموں میں سے عرب نے
جہانیت میں یہ نام کبھی نہیں رکھے۔

(۲) عن - العسکری قال لم يكن هذا الاسم يعرف في الجاهلية زاد في الخلفاء عسکری کہتے
ہیں کہ جہانیت میں اس نام کو کوئی نہیں جانتا تھا۔

(۳) عن الفضل قال ان الله يحب اسم الحسن والحسين حتى سماهما النبي صلی اللہ علیہ وسلم ابنيه
(زاد في الخلفاء) مفضل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو پوشیدہ رکھا جب تک کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹوں کے یہ نام رکھے۔

(۴) اخرج النسائي والترمذي والضياع عن حذيفة والبرقي عن ابي سعيد واحمد والترمذي
وابن حبان عن كليهما وابن ماجة عن ابن عمر عن ابي عدي عن ابن مسعود والحاكم عن كل الاربعة
والبويع عن علي والطبراني عنه وعن ابن عمر وحذيفة والبرقي وجابر والبراء و
واسامة بن زيد والکوفي والديلمي عن انس وابن عساکر عن علي ابن الحسن وعائشة
وابن عمر ابن عباس وابن رشتہ وابن الجارود عن ابي هريرة والحسين ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابو يعلى وابن حبان والحاکم فی روايتهم عن
ابوسعید وابو نعیم عن حماد الطبرانی عن كليهما الا ابني خالة عيسى بن مريم ويحيى بن زكريا و
زاد ابن ماجه عن ابن عمر الحاكم عنه وعن ابن مسعود والطبراني عن مالك بن الحويرث والديلمي
عن انس وابن عساکر عن علي بن عمر بعد قوله صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنة وابوهما خیر منهما و فی
الطبرانی عن حذيفة وابوها افضل منهما و فی رواية الطبرانی عن اسامة بعد قوله صلی اللہ
عليه وسلم اهل الجنة اللهم في اجها فاجبها لعنه ابن عساکر ابن اجها ففدا جنى ومن البغضها فقد البغض في
الديلمي عن ابي هريرة من احب الحسن والحسين ففدا جنى من البغضها فقد البغض في
رضي الله عنه سے اور ابو يعلى البوسيد اور امام احمد و ترمذي و دارقطنی و ابن ماجه و ابن عمر
اور ابن عدي و ابو نعیم و مسعود سے اور حاکم چاروں صاحبوں سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور
اور طبرانی ان سے اور ابن عمر و حذيفة اور ابو سعید اور برقيہ اور جابر و برادر بن عازب اور اسامہ بن زید

مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور ویلی نے انس اور ابن عساکر جناب علی اور ان کے فرزند ارجمند جناب حسن اور امام المومنین جناب عائشہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی ریشہ سے اور ابن النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ یہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جو انان اہل جنت کے سردار ہیں اور ابی بعلی اور ابن جہان اور حاکم نے اپنی روایت میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے دونوں صاحبوں سے روایت کرنے میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سوامیری خالہ کے بیٹوں علی بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور ویلی نے انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اور ان دونوں کا یعنی امام حسین کا والد ماجد ان سے بہتر ہے اور طبرانی نے حدیث سے روایت کی ہے کہ انکو والدین ان سے افضل ہیں۔ اور ایک روایت میں طبرانی جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ اس میں بعض لفظ اہل جنت کے یہ الفاظ روایت کئے ہیں۔ کلا میرے پروردگار میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو یہی ان دونوں سے محبت رکھے اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہو۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور ویلی نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن و حسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(۵) عن فاطمة علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما حسن فله ہبیلتی وسودک واما الحسین فان جواتی وجودی (اخر جہا الطیرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہبیت اور بیٹائی سے اور حسین میں میری جرات اور میرا وجود ہے۔

(۶) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحسن والحسین ہما ریحاننا فی الدنیا (اخر جہا الترمذی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تحقیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں۔

(۷) عن ابی بکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابی ہذین ریحانتی من الدنیا (اخر جہا ابن عساکر) ابی بکر ہ مروی ہے کہ یہ تحقیق جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے تمام دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں۔

(۸) عن النور مالک قال خلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسین بنعلبان علی بطنہ ویقول ہما ریحاننا من ہذہ الامۃ (اخر جہا النسائی) انس بن مالک سے روایت ہے

اکریں ایک فوج جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا اور جناب حسن و حسین علیہما السلام بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری اُمت سے یہ سیکر و دول پہول کے پیغمبر ہیں۔
(۹) حکیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب الحسن والحسين احببتہ ومن جببتہ اجمد اللہ ومن البغضہما البغضتہ ومن البغضتہ البغضتہ اللہ (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان)
 سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے اس کو اور جس کو دوست رکھا میں نے دوست رکھا اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے اس کو اور جس کو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اللہ تعالیٰ نے ۛ

(۱۰) عن ابی نعیم قال كنت عند ابن عمر فاناہ رجل من اهل الحراق يسالہ عن دم البعوضۃ یصیب الثوب فقال بن عمر انظروا الی هذا يسال عن دم البعوضۃ وقد قتلتوا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسين هما ریحان تائی من الدنيا (اخرجه النسائی والدیلمی) ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے اگر اُن سے مجھ کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔ ابن عمر نے کہا اُس آدمی کی طرف دیکھو کیونکہ خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور تحقیق میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے لئے پہول کے لئے ہو رہے ہیں ۛ

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسين یلعبان بین یدیه فقلت اتجبرہما یا رسول اللہ قال کیف لا اجمہما وہما ریحان تائی من الدنيا (اخرجه الطبرانی والصبی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دفعہ میں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں گیا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور کے ساتھ کھیل رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کیونکر اُن سے محبت نہ کروں۔ اور حالانکہ یہ دونوں اس دنیا سے میرے دو ٹکڑے ہیں ۛ

(۱۲) عن اسامۃ بن زید بن حادۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة لبعض الحاحۃ فخرج ہرہو مشتمل علی شیئ ولا اددی ما ہو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیہ کشف فاذا الحسن والحسين۔ فقال هذا ابناے وابنا بنتی اللہم انکم تعلم انی اجمہما فاجہما (اخرجه الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے ایک حاجت کیلئے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھٹکائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود میں کوئی چیز معلوم ہوتی تھی میں نے نہیں جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود میں کچھ اپنے اپنی رکاو کو بول دیا۔ امام حسن اور حسین گود میں تھے آپ ان کا رخشا فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے

بیٹے ہیں۔ اے خود اے جو جانتا ہے کہ میں انکو پیار کرتا ہوں تو بھی ان سے پیار کر۔

(۱۳) **عن** بريدة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يحطب اذا جاء الحسن والحسين عليهما قيصان الجمان يمشيان ويغتران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فخلعهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله ورسوله انما امواكم واولادكم فذنته نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويغتران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما راخرجه احمد والترمذي وابن ماجه والبيهقي داود والنسائي وابن جابر والحاكم يبريه رضى الله عنه سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غلطیہ فرماتے تھے کہ جناب باپم حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے ان کے گلے میں سرخ کرتے تھے حضور انکو دیکھ کر منبر سے پیچھے اتر آئے اور انکو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے پیچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ میں ہے ان لوگوں کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھ میں میرا بیہوشی کہ بیٹے اپنی بات کو کاٹ کر انکو اٹھا لیا۔

(۱۴) **عن** عقیبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيدا العرش وليسا بعليقين (اخرجه الطبراني) عقیبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیریں ہیں کہ متعلق نہیں۔

(۱۵) **عن** يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سبطا من الاسباط (اخرجه البخاري والترمذي وابن ماجه) یعلی بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین دو سبط ہیں اسباط میں سے۔

(۱۶) **عن** انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين (اخرجه الترمذي) انس کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت سے مجھ سے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہیں۔

(۱۷) **عن** ابن هريزة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني (اخرجه احمد وابن ماجه والحاكم والديلمي) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب سالناب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا۔

(۱۸) **عن** ابن هريزة قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بيت فاطمة فخرج اليه الحسن والحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ادق بابيك انت عين البقرة واخذ باصبعه فوق على عاتقه وخرج الاخر الحسن والحسين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك ادق بلبيك انت عين البقرة واخذ باصبعه فاستوى على عاتقه الاخر واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم باقفيتهما حتى وضع افواههما على فيه فقال اللهم اني اجمعهما فاجهما واحب من اجمعهما (اخرجه الدرر الباقی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اتنے میں ام حسن ان کے

بائیں ہونے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اپنے باپ کے کانٹوں پر
سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت امی کو انگلیاں پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہو گیا۔ اتنے میں دوسرا
صاحبزادہ نکل آیا حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاہنشاہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اپنے باپ کے کانٹوں پر
سوار ہو پس وہ صاحبزادہ پہنچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیاں پکڑ کر دوش اقدس پر سوار
ہو گیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ اُن کے منہ پر رکھ کر فرمایا اے
اللہ میں اُنکو دوست رکھنا ہوں تو بھی اُنکو دوست رکھ۔ اور دوست رکھ اُس شخص کو جو ہر بہن دوست رکھو۔
(۱۹) **عن ابی ہریرۃ قال دخلت النبی علی الاقرع بن حابس بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراه یقبل امامنا**
واما حسینا فقال تقبلہما والی عشرۃ من ولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایرجع
لایرجع اخرجه ابو جعفر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقرع بن حابس جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور میرے باپ کو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہیں۔ کہنے لگا
آپ ان دونوں کو جو جنت میں اور باپ کو جہنم میں دس بچے ہیں میں ایک کو بھی نہیں چومتا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہیں چومتا میں تم کو کیا جاتا ہے۔

(۲۰) **عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الحسن والحسین یتوثیان علی**
ظہر نبیہما فقال الناس فقال صلی اللہ علیہ وسلم دعوا بانی ہما وای من احبنی فیحب ہذین
واخرجه ابو حاتم والنسائی والحاظظ الدمشقی والبیہقی وابن السیر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتا کرتے تھے اور حسن و حسین علیہما السلام
اپنی پشت مبارک پر کھڑے کرتے تھے ایک دفعہ لوگوں نے اُنکو پٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان کو چھوڑ دو۔ میری ماں اور میرا باپ اپنی تصدیق ہوں جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہے کہ اُنکو پیار کرے۔
(۲۱) **عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن والحسین**
فقد احبنی ومن بغضہما فقد بغضنی واخرجه ابو سعد فی شرف النبوة۔ وعن ابی ہریرۃ
مثله (اخرجه بن حرب الطائی والحاظظ والسلفی والوطاہر الا ندلسی) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ میں نے جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حسن اور حسین کو
پیار کرے گا مجھ سے پیار کرے گا اور جو شخص اُن سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا۔ ابو ہریرہ بھی اسی مثل مروی ہے۔

(۲۲) **عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء فاذا سجد وتب الحسن والحسین**
علی ظہرہما فاذا رفع راسہ اخذہما بیدہ من خلفہ اخذہما فیقادیضہما علی الارض فاذا اعدا عادیضہما
فقد صلوۃ۔ فاقعدہما علی فخذیہما (رواہ احمد) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا۔ تو
حسین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب بنائے سر اٹھایا تو ان دونوں
صاحبزادوں کو اپنے دست مبارک سے اُٹھاتے اپنے پیچھے سے اُٹھا کر پیچھے بٹھا دیا۔ اور جب پھر حضور

سجدہ کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت آقدس پر سوار ہو گئے یہاں تک کہ حضور نے
نہ کرکواذ کیا اور ان دونوں کو اپنے زانو پر بٹھا لیا۔

(۲۳) **عن** انس بن مالک قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم لعهد اذ دخل الجبل ليسلم على النبي
صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فرائى الحسن والحسين يركبان على عنقه مرة ويركبان على ظهره مرة ويمر ان بين
يديه وخلفه فلما خرج صلى الله عليه وسلم قال له الجبل ما يقطعان الصلوة فغضب النبي صلى الله
عليه وسلم وقال لولتي عهد لك فاخذته فمزقه ثم قال من لم يرهم صغيرا ولم يوقو كبيرا فافليس منا ولا انا
منه (اخرجه النسائي وابن ابى الفراتي) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو واسطے پر واند لکھا ہوا تھا۔ وہ حضور سلام کے لئے حاضر ہوا۔ حضور اس وقت نمازیں رکھے اُس نے
دیکھا کہ حسین علیہما السلام کبھی بائیں گدوں مبارک پر اور کبھی پشت آقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے
سے ہو کر گزر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونوں صاحبزادوں نے کیا نماز
کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غضب میں اگر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے
اور اس سے وہ پروانہ لیکر چلا آؤ اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے
وہ ہمارا نہیں ہم اُسکے نہیں ہیں۔

(۲۴) **عن** سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعنا عني الحسن والحسين باسم ابني
هادون شبر وشبير (اخرجه الطبراني في الكبير) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھوا انکا حسن اور حسین مانند نام دونوں فرزندوں ہاروں علیہ السلام
کی کہ انکا نام شبر اور شبیر تھا۔

(۲۵) **عن** علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اسمي هذين حسنا وحسينا (اخرجه
البيهقي) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب خیر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے۔

(۲۶) **عن** ابی ہریرۃ قال کان الحسن والحسين يصطبران بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هن حسن فقالت فاطمة يا رسول الله تقول هن حسن فقال ان
جبريل يقول هن حسين (اخرجه ابن مني في صحيحه) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حسین
علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھڑے ہو کر کہتے تھے۔ اور جناب سالت اب صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے شاباش کو حسن جناب بیٹہ علیہما السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش میسر نہیں آپ
آپے فرمایا حسین کو جبریل شاباش دیتا ہے۔

(۲۷) **عن** ابن عباس قال سينا نحن ذات يوم مع النبي صلى الله عليه وسلم فقلت فاطمة تسكن فقال لها
قد اك ما تبكيك قالت ان الحسن والحسين خرجا ولا اودى بين باقما فقال لها رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تبكين فان خالهما الطف بھما مني ومنك ثم دفع يديه فقال اللهم احفظهما واسألهما فاني

جبریل وقال یا محمد لا تحزن فها فی حظیرتی البغار ونا ثمین وقد وكل الله بهما ملكا يحفظهما
 تمام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ صحابہ حتی اتی الحظیرة فاذا هما متعینان ثمین واذ الملك
 الموكل بهما قد جعل احد جناحیه تحتہما والاخر فوقہما ایضا لهما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہما لقیامہما حتی ابتسمہما من توہما ثم جعل الحسن علی عاتقہ الایمن والحسین علی عاتقہ
 الايسر قلقا ابوکوفتال یارسول اللہ وانی احد الصبیین احملہ عندک فقال نعم المطی علیہ
 ونعم الراکبان ہما والوہما خیر عنہما حتی اتی المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدس
 وہما علی عاتقہ ثم قال ما شئ المسلمین الا اذکم علی خیر الناس جد اوجدة قالوا بلی یارسول اللہ
 قال الحسن والحسین جد ہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجد تھما خدیجۃ بنت
 خویلد سیدۃ نساء اهل الحبۃ الا اذکم علی خیر الناس اما وایا قالوا بلی یارسول اللہ قال اللہ قال
 الحسن والحسین ابوہما علی واما فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین الا اذکم علی خیر الناس عما عمتہ قالوا
 بلی یارسول اللہ قال الحسن والحسین عنہما جعفر بن ابی طالب وعمتہما امہانی بنت ابی طالب
 الا اذکم علی خیر الناس خالہما قالوا بلی یارسول اللہ قال الحسن والحسین خالہما القاسم بن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالہما زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ ما اکت اعلم
 ان الحسن والحسین فی الحبۃ ومن اجہما فی الحبۃ ومن البغضہما فی النار (اخرجہ اللہ فی بیئہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ کہاں جناب
 سیدہ علیہا السلام روئی ہوئیں تشریف لائیں حضورؐ ان سے فرمایا تیرا باپ تجھے پروردگار کیوں روئی ہو
 عرض کیا کہ حسنین گہر سے نکل گئے ہیں نہیں معلوم کہاں ہو گئے ہیں حضورؐ نے فرمایا انکا خالق انہیں تجھ سے
 اور مجھ سے زیادہ مہربان ہے۔ پھر وہ اٹھا کر اپنے دعا کی ای میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور ان کو
 سلامت رکھ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور کہا یا محمدؐ آپ علیکین ہوں وہ دونوں خطیرہ بنی سحار میں سگے
 میں خدا شعلے نے انہیں ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کریں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحاب
 کرام کے ساتھ اٹھ اٹھے۔ اور خطیرہ میں تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے کے
 ساتھ لٹایا ہوا اور سوتا ہوا دیکھا اور وہ فرشتہ جو انہیں موکل ہے اُسے اپنا ایک بازو لٹکے پیچھا یا ہوا ہوا اور ایک
 بازو کا پیر سایہ کیا ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھک کر انکو چومے اور جگایا۔ پھر جناب حسن کو
 دائیں کندھے پر اور جناب حسین کو بائیں کندھے پر سوار کیا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ راستے میں انہیں
 عرض کیا کہ یارسول مجھے ایک صاحبزادہ کو دیدیں کہ میں اُنکے آگے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی
 اور وہ نہایت عمدہ سواری میں ادا ان کا باپ ان سے بہتر ہے پھر ایک مسجد میں تشریف لائے۔ اور دونوں
 پاؤں پر کپڑے ہو گئے اور وہ دونوں صاحبزادے آگے لے کر ہوں پر سوار تھے آپ نے ارشاد کیا ای گروہ
 مسلمانان میں نگاہ کروں ان دو صورتوں کو سب آدمیوں کے اور خدا اور آدمی کے بہترین صورتوں
 عرض کیا آپ فرمائیں آپ نے فرمایا وہ حسن و حسین ہیں کہ انکا خدا خدا کا رسول اور رسول کا

ختم کر نواں ہے اور انکی داوی ام المؤمنین خدیجہ بنت خویلد اہل جنت کی عورتوں کی سرداری پر فرمایا کہ میں ..
 تکوین گاہ کروں ان دو شخصوں کو سب آدمیوں کے ازر وئے مال اور باپ کے بہتر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ..
 ہاں آپ نے فرمایا وہ حسن اور حسین ہیں۔ کہ انکا باپ علی بن ابیطالب ہو۔ اور انکی ماں فاطمہ ہے جو سب
 دنیا کی عورتوں کی سرداریں پھر ارشاد کیا کہ میں تکوین گاہ کروں ان دو شخصوں کو سب آدمیوں کے ازر وئے
 چچا اور چھوٹی کے بہتر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ حسن اور حسین ہیں اور انکے ..
 جعفر طیار ہیں۔ اور انکی چھوٹی اہل جنت انی طالب ہو۔ پھر فرمایا کہ میں تکوین گاہ کروں ان دو شخصوں کو
 جو ازر وئے اللہ والہ کے سب بہتر ہیں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ حسن اور حسین ہیں
 کہ ہامول انکا قاسم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے۔ پھر
 آپ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو جانا ہے کہ حسن اور حسین جنت میں ہوں گے اور جو کوئی ان سے محبت
 کرے گا وہ بھی جنت میں ہو گا اور جو کوئی ان سے بغض کرے گا وہ دوزخ میں ہو گا۔

(۲۸) عن جابر قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعطي والحسن والحسين على ظهره وهما يقولان انا اهل الجنة
 يقول انا اهل الجنة جملنا (اخرجه الطائفة) جابر رضى الله عنه كنهت في كين جناب رسالتك صلى الله
 الله وسلامه عليه على آلا الابد الجاد کے حضور میں گیا۔ آپ اس وقت تازیانہ پر بیٹھے تھے اور جناب حسین علیہ السلام
 حضور کی پشت مبارک پر چڑھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کیا اچھا ہے تمہارا اونٹ +

(۲۹) عن سلمان قال لما حوّل النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت امرأين فقالا يا رسول الله لقد صل ..
 الحسن والحسين قال ذلك زاد النهار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوما واطلبوا انبي قال ..
 واخذ كل رجل قنطرة واجهه واخذت نحو النبي صلى الله عليه وسلم فلم يزل حتى اتى سفح جبل واذا الحسن
 والحسين ملتق كل واحد منهما صاحبه واذا اشجارا قائما على نيه يخبر من فيه شب النار فاسم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسم محاطب الرسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اتاب قد غل في بعض الا
 حرقه ثم اقامه رسول الله صلى الله عليه وسلم فافترق بينهما ومسح وجوههما وقال يا بني انما اكرمكما ..
 على الله تعالى ثم حل احد هما على عاتقه الاخر على عاتقه الايسر فقلت لبي بكما نعم المطية ..

مطية کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم والا کبان ہما وابو ہما خیر منہما (اخرجه الطائفة) فی البکیر فی
 مسابند الحسن) سلمان رضى الله عنه سرورایت ہے کہ ایک وقت ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
 تھے اتنے میں ام المین نے اگر عرض کیا یا رسول اللہ درجن بہت اگیا ہے۔ حسین کہیں گم ہو گئے ہیں حضرت
 نے فرمایا میری چھوٹی لڑکی کو ہر کھنے اپنی تک کی سیدھ پکڑ لی میں حضرت کے ساتھ ہو گیا۔ ہم ایک پہاڑ کے
 پہنچے ہوئے حسین علیہ السلام کو ایک دھڑ سے لپٹے ہوئے سوتا پایا۔ اور ایک سانپ کو انہر سارے
 کئے تھے دیکھا جس کے منہ سے آگ کی خفے نکل رہی تھی۔ حضرت اسکی طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف
 دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتیں کرنے لگا۔ پہر وہ لوٹ کر ایک سوراخ میں گھس گیا۔ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کو جفا کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچھا اور فرمایا میرے ماں باپ تمہارے ہیں تم خدا

کے بڑے پیارے ہو۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو ایک کاغذ بھی پراہم دوسرے کو دوسرے کاغذ سے پراہم لیا یعنی کہا اے صاحبزادو تمہیں مبارک ہو تمہاری سوا سی کیا اچھی ہے جناب رسول اللہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی تو اچھے ہیں اور ان کے ماں باپ ان سے بہتر ہیں ۔

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح الله المدائن على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ايام عمر امر عمر بـ
بلا قاطع فبسطت في المسجد فاول من بد اليه الحسن فقال لير المؤمنين اعطني حقي بما فاته الله على
المسلمين فقال عمر بالحب ولكن امة فامر له بالف درهم ثم انصرف فيدر اليه الحسين فامر له بالف
درهم ثم انصرف فيدر اليه عبد الله بن عمر فامر له بخمسمائة درهم فقال له يا امير المؤمنين
انزل جل مشد اضرب بالسيف بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين طفلان
يدرجلن في سلك المدينة تعطيهما الف الف درهم وتعطيني خمسمائة قال عمر نعم اذهب
فانتي باب كابرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما وادمرهما
لكن انما فانك لا تاتي بي ابا ابراهيم فاضلي المرقضي وامهما فاطمة الزهراء ووجدتهما مصطفين
وجدت بهما اخذت الكبري وعمرهما جعفر بن ابیطالب وعمرهما امهم بنت ابی طالب حالتها
دقية وامر كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وخالهما ابراهيم (اخرجها ابو سعيد السمان) ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکن میں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اسد جانا تو علی نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر دامن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرینا حکم دیا۔
سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام اُنکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمارا حق دیکھو
اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کے لئے عطا دی ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بڑی بات اس قدر
سے پس جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے لئے ہزار درہم کا حکم دیا۔ تب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ السلام
تشریف لائے۔ جناب عمر نے اُنکے لئے بھی ہزار درہم کا حکم دیا۔ جب وہ لوٹے تو عبد اللہ بن عمر اُنکے پاس
آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے لئے پانسو درہم کا حکم دیا۔ عبد اللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المؤمنین میں
مضطرب آدمی ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوے تو لوہار سے لڑتا تھا اور حسن اور حسین (علیہ
السلام) اور یہ منہ کے بازو میں کھیل کرتے تھے۔ آپ نے انکو ہزار ہزار درہم اور ہیکو پانسو درہم دیا ہے
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مل جا اور میرے پاس اُنکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور اُنکے
دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور اُنکے چچا جیسا چچا اور اُنکی چھوٹی چھوٹی جیسی چھوٹی اور ان کے
ماموں جیسا ماموں اور اُنکے خالہ جیسی خالہ لیکر۔ تو ہرگز نہیں لائے گا۔ انکا باپ علی مرتضیٰ انکی ماں فاطمہ
زہراء ہے۔ اُنکے چچا محمد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انکی جدہ کریمہ جناب ام المؤمنین خدیجہ کبریٰ ہیں
اُنکے چچا جعفر طیار انکی بی بی ام ابی بنت ابی طالب اور انکی خالہ قیلورام کلثوم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی بی بیوں اور ابراہیم علیہ السلام اُنکے ماموں ہیں ۔

اہل عیاء علیہم السلام کو فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالك قال قال تعالى صرح المجربين يلتفتيان قال علي وفاطمة يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين راخرجه صاحب كتاب الدرر). انس بن مالك اس آیت کریمہ کی

تفسیر میں کہ دو دریا بہم ملتے ہیں فرماتے ہیں کہ دو دریا سے مرا جناب علی اور فاطمہؑ اور دوسری آیت کریمہ جسکی معنی یہ ہیں نکالے ہیں اسنے موقی اور مونکا کی تفسیر کرتے ہیں کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہیں۔

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول من يدخل الجنة انا و انت وفاطمة والحسن والحسين قلت فنجونا قال من در انكم راخرجا بن سعد والحاکم جناب امیر علیہ السلام سے

مردی سے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت میں میں داخل ہوں گا پھر یا علی تم اور پھر فاطمہ اور حسن اور حسین میں سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محبوب آئیے تو کیا تمہاری پیروی بھیجے۔

(۳) عن ابی ہریرۃ قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى علي وفاطمة والحسن والحسين فقال اتا حارب لمن حاربكم راخرجه احمد والطبرانی والحاکم ابو ہریرہ رضی اللہ

عنتہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی طرف نگاہ فرما کر کہا میں لڑتے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کر لیا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے۔

(۴) عن زید بن ارقم قال نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى علي وفاطمة والحسن والحسين فقال اتا حارب لمن حاربكم وسلم لمن سلامهم راخرجه الترمذی والطبرانی فی البکین زید بن ارقم

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی طرف نظر فرما کر ارشاد کیا میں جنگ کر لیا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کر لیا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے۔

(۵) عن ابی بکر الصديق رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خيم خيمه هو متكئا على قوس عمرية وفي الخيمة على وفاطمة والحسن والحسين فقال يا معشر المسلمين اناسلم لمن يسالم اهل هذه الخيمة وحارب لمن حاربهم وولى لمن والاهم ولا يجيهم الا سعيد الجدي طيلة امره ولا ذئب ولا

بعضهم الا انشأ الجدر دى الولادة نقله صاحب الصلح فی رايض النظر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مردی سے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ پر کرتے ہوئے دیکھا

وآپ عربی کمان پر تکیہ کئے ہوئے تھے۔ اور خیمہ میں جناب علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام

تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا۔ اے گروہ مسلمانوں کے میں اس خیمہ والوں سے صلح کر لیا ہے کہ

ساتھ صلح کر لیا ہوں۔ اور جنگ کر لیا ہوں کے ساتھ جنگ کر لیا ہوں۔ اور اس سے دوست رکھتا ہوں جو انہیں دوست رکھا کرتا نہیں دوست رکھنا مگر نیک نیت پاک لورت والا۔ اور انکو نہیں دشمن رکھنا

مگر نہ نیت ناپاک ولادت والا۔

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سید شباب اہل الجنة الا بنی خالۃ عیسیٰ ابن مریم و یحییٰ بن زکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنة الا ما کان منہم (اخرجه ابو یعلیٰ وابن حبان والطبرانی والحاکم ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن وحسین الجنۃ کے جوانوں کے سردار ہیں مگر میری خالہ کے بیٹے عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور فاطمہ الجنۃ کی عورتوں کی سردار ہے۔

(۷) عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الا نبیاء یرم القیامۃ علی الدواب و یبعث صالحا لعلہ ناقتہ کیماء یوافق بالمؤمنین من اصحابہ لمحشر یربعث الحسن والحسین علی نایتین من فوق الجنة و علی بن ابیطالب علی نایتی وانا علی ابواب و یبعث ملا علی ناقتہ فینادی بالاذان وشاہد حقا حقاً حتی اذ یبلغ اشہد ان محمد الرسول اللہ شہد بما جمیع الخلاق من الاولین والآخرین فقبلت من قبلت منہ (اخرجه الطبرانی وابوالنضر والحاکم والخطیب ابن عساکر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کچھ کر لیا گیا اللہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کو دو اب پر اور صالح نبی کو اونچی اونچی پر تاکہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کریں اور حسن اور حسین جنت کے ناقول پر سوار کئے جائیں گے اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کئے جائیں گے اور میں براق پر سوار ہوں گا اور بلال اس پتہ ناقہ پر سوار کیا جائیگا۔ اور اذان میں پکار لیا گیا اور تمام مخلوق حتیٰ کہ لکڑی بھی دنگی۔ اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کیا تمام اول و آخر کی غلاب اسکی شہادت دینگے پس جس کے منہ سے قبول کرنا ہوگا اسے قبول کروں گا۔

(۸) عن حذیفۃ قال قلت لابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصیلہ مع المغرب واسالہ ان یتغفر لی و لک فانیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصیلت مع المغرب فضل بنی صلوۃ العشاء ثم انفتل فنبعثہ فسمع صوتی فقال من هذا احد یقۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولا ملک ان هذا ملک لم یزل الا من قبلہ قبل هذه الیملۃ استاذن ربہ ان یسلم علی و یبشر فی بان فاطمۃ وسیدنا اصل الجنة والحسن والحسین سید شباب اہل الجنة (اخرجه الترمذی واخرجه احمد السنائی وابن حبان والریضانی والحاکم باختلاف سیر والطبرانی فی الکبیر حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں میں نے اُنکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے جاتا ہوں۔ اور حضور نبوی نے اپنے لڑکے اور تمہارے لڑکے دعا کے بغیر چاہوں گا۔ پس خدمت میں خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پھر حضرت نے عشاء کی نماز پڑھی اور پھر لوٹ پڑے میں نے حضرت (سبل) کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز کو سن کر فرمایا کون ہے۔ آیا حذیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے۔ خدا تیری اور تیری ماں کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے زمین پر کبھی نازل نہیں ہوا تھا۔ اس نے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لئے آؤں پایا ہے۔ اور مجھ کو بشارت دی ہے کہ فاطمہ الجنۃ کی عورتوں کی سردار ہے۔

ہیں اور حسن اور حسین جو انان اہل جنت کے سردار ہیں ۔

(۹) **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ملکاً لم یکن ذار فی فاستاء ذن اللہ فی زیارتی فیبتشر فی ان فاطمہ سیدہ نساء امتی وان الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ (اخرجه ابن عساکر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے میری زیارت نہیں کی تھی خداوند تعالیٰ نے اُسے میری زیارت کا اذن دیا۔ اُس نے مجھ کو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں ۔

(۱۰) **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ان فاطمہ وعلیاً والحسن والحسین فی حقیقتہ القدس فی تبتہ بیضاء متقہما عرش اللہ تعالیٰ (اخرجه ابن عساکر) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہوگا کہ جسکی سقف خدا کا عرش ہے ۔

(۱۱) **عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** انا وعلی وفاطمہ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی تبتہ تحت العرش (اخرجه الدیلمی) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسین قیامت کو دن عرش کے نیچے ہونگے ۔

(۱۲) **عن بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** جبر و جاکم علی وخبو شبابکم الحسن والحسین وخبو نساءکم فاطمہ (اخرجه الخطیب و ابن عساکر فی تاریخہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں بہتر علی ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہے ۔

(۱۳) **عن ابن عمر و علی بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال** ابنا ی ہذا ان الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ و ابوہما خیر منہما (اخرجه ابن ماجہ عن ابن عمر و ابی احمد عن ابن مسعود و ابی داؤد عن ابن الحویرث و ابن عساکر عن ابن عمر و علی) عبداللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جو انان اہل جنت کے سردار ہیں ان کا باپ اُن سے بہتر ہے ۔

(۱۴) **عن علی بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** اخذ بیہ حسن و حسین قال من اجنبی و احب ہذین ی اباہما و امہما کان معی فی حرجتی یوم القیمۃ (اخرجه الترمذی و الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھ کو ان احفظ کرے اور ان دونوں کاں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کو من کیساتھ میرے درجہ میں ہوگا ۔

(۱۵) **عن علی قال کان ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا و فاطمہ و حسن و حسین مجتمعون و من اجنبنا یوم القیمۃ فکان واحدنا کل فی شرب حتی یفرق بین العباد (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسن اور حسین جمع ہو کر ایک مکان میں جمع ہونگے کھا س گئے اور پیس گئے یہاں تک کہ لوگ متفرق ہو جائیں گے ۔**

اہل تھا۔ (۵) ہجرہ سے بدل گیا جسکے مہجرات اور ایامیات میں ہجرہ سے بدلتا ہے پھر تو اسی ہجرت
کی وجہ سے ایک ہجرہ الف سے بدل گیا۔ اسی لہٰذا اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے۔
اسکی نام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اوہیل) بھی آئی ہے۔
اہل کا اطلاق نسبت آل کے عام ہے کہ چونکہ محاورہ عرب میں اہل البصر اور اہل الجاہلیہ نہ آل البصرہ۔
الامام راجب مفردات میں لکھتے ہیں آل اہل سے توبینا ہے لیکن آل کی اضافت علامہ ناطقین کے ساتھ
مخصوص ہے اور اسکا ذکر اور زمانہ اور مواضع کی طرف مضاف نہیں ہوتا بلکہ خلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام
عرب میں آل زبید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل اہل اسطرح سے آل موضع و آل قرہ اور آل زبید بھی مستعمل
نہیں جیسا کہ اسکے اہل اہل اہل موضع اور اہل قرہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب میں شائع و ذوال ہے۔
ابن خوف لکھتے ہیں کہ آل سے وہ قریبی رشتہ وارد ہوا ہے جو کسی شخص کی طرف قرابت میں جمع کریں اور یہ
ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنی بھیج کے ہیں۔ کہتا ہوں ہمیں ابی بنیدہ احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی ہے۔
ابن وریقہ میں لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ وارد ہوا ہے۔
اس بات کے متعین کرنے میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کون فوات مقدسہ ہیں۔
علمائے کرام اختلاف ہی ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضیٰ اور جناب سیدہ اور
سینین علیہم السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اہل و عیال ہیں۔
اور ایک گروہ نے وہ اشخاص مراد لئے ہیں جنہیں زکوٰۃ حرام ہے یعنی اہل و عیال و عیال۔

تیسرے گروہ نے یہ دو ان وین کو بھی آل میں داخل کیا ہے۔
اور ایک گروہ نے آل سے فوات جناب علی و جناب سیدہ اور سینین علیہم السلام کو مراد لیا ہے۔
الامام راجب مفردات میں لکھتے ہیں کہ وہ مینستعلیٰ وین مختص بالانسان اختصاصاً نہ اولیٰ و اولیٰ و اولیٰ و اولیٰ
بجاء قال ابراہیم وال عمران وقال ادخلوا ال فرعون اشد العذاب وقیل ال ابی افسارہ
وقیل المختص بہ من حیث العلم ذالک اہل الدین منہ ان مختص بالعلم المتیقن العمل بالحکم فیقال
ال ابی افسارہ و اولیٰ مختصون بالعلم علی ہدایہ العقل و یقال لہم امت محمد ولا یقال لہم
ال محمد و کل ال ابی اللہ و لیس کل اللہ یعنی اس لفظ کا استعمال اس چیز میں کیا جاتا
ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا وہی کی وجہ سے نزدیک ہو۔ اللہ
تعالیٰ نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف میں وارد کیا ہے اور فرمایا ہے اسے آل و اولیٰ
تم سخت عذاب میں داخل ہو۔ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ وارد مراد لئے جاتے ہیں
اور بعض لوگ ان سے بھی مراد لیتے ہیں جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور
ان سے مراد وینہ لوگ ہیں جنکی و عیال میں ایک وہ لوگ جو علم یقین اور عمل حکم کے ساتھ مخصوص ہیں
پس وہ لوگ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کہلائے جاتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق
تقدیر علم کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہیں انہر آل کا اطلاق نہیں ہوتا

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے غلام دارود و نوٹوں بیٹیوں کو ہمارے پاس لے آؤ جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چادر ڈال دی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد سے تو اپنی رحمت اور برکت ان پر نازل کر جب کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے۔ بیشک تو ہی ستودہ اور پرکریہ ہے۔ دوسرا فرقہ اپنے قول کی تائید میں اس حدیث کو پیش کرتا ہے جس کی سند صحیح ہوئے پر مسلم اور نسائی اور ابو داؤد نے اتفاق کیا ہے۔ عن عبد اللہ بن دبیعہ بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان هذه الصداقات انما اوصاخ الناس وانما لا تخلل لآل محمد یعنی عبد اللہ بن رجب بن الحارث کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقات لوگوں کی سیل میں برآں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال نہیں ہے۔

تیسرا گروہ کہ پروان دین کو بھی آل میں شامل کرنا ہی اسکا تمسک اس آیت سے ہے۔ (الآل لوط الخوہم جین) یعنی اگر لوط کی آل کہ ہم سب کو نجات دینے والے ہیں اس پر تمام مفسرین یہ کہ اس آیت میں آل لوط سے تمام متبعین جناب لوط مراد ہیں۔

ان تمام آدمیوں میں کمال الدین بن طوشافعی مطالبہ رسول میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں قال المعانی کلہا بجمعتہ فیہم علیہم السلام فانہم اہل بیتہ و خرم علیہم الصدقات و ہذا یحیرن بدینہ و اعتبرت منہا و سبیلہ ما خلا فی اسم لآل علیہم حقیقۃ و علی غرہم حجاز ابا لقتات یعنی آل کے تمام معانی اس چار ذوات مقدس علیہم السلام میں متجمع ہیں کیونکہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت ہیں اور انہیں پر ہمد و حرام ہے اور یہی حصہ کے دین کے پورے پیرو ہیں اور یہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر شکیک علی و الخوہم میں آل کے نام کا حقیقت میں انہیں پر اطلاق ہو سکتا ہے اور انکی غیر بچان آوا جاتا ہے اور یہی پر علی کا اتفاق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فضائل اہلبیت میں جو قدر کہ احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں کسی جگہ لفظ آل کا اور کسی جگہ لفظ ذریت کا اور کسی جگہ لفظ غتر کا متعل تھا ہے۔ پس ان تمام الفاظ کا فہم ماحصل اہلبیت ہی ہے۔ تمام مومنین پر آل کا محل پرگز نہیں ہو سکتا۔ اس کے ماسوا با اتفاق اہلسنت و جماعت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص شیعہ نہ ہو نہیں گذرا۔ پس اگر آل کا لفظ عام ہوتا اور اس سے متبعین مراد ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے برات واپس لیکر جناب علی کو نہ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ اسکو میرے اہلبیت میں سے ایک آدمی لیجاؤ گا۔

ابن عباس قال لا ینہی ہما الا انا اور جل من اہل بیتی ہومنی وانا سندہما اخرجہ احمد و النسائی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور انکی پیروی علی کو روانہ کیا۔ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس سورت کو لے لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کوئی نہیں لیجا سکا مگر میں یا میرے گھر کا کوئی آدمی کہ جو میرے گھر میں اسکا ہے۔

لطیفہ

قال النضر بن جعفر بن باقر علیہ السلام نحن وفتح فی رسول اللہ رسولنا افضلکم فقال
لو خطب الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج منکم لجازلہ ولا یجوز لہ ان یتزوج منازلہ
الحاضرات للراغب اجماعی ہنفہ ورواہ فی جمالیام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام نے کہتے لگاکہ ہم اور تم
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میں برابر ہیں پس تمہیں ہم پر کیا فضیلت ہو جناب امام جعفر
صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کی خواہش کرے تو کیا تمہیں ہوتا سا اور
ہم نکاح کی خواہش نہ کریں کر سکتے تھے ؟

۳) قال الامامون لعمری فانا افضلکم علیہ فی العرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول علی حرمنا ولا یدخل علی حرمنا منکم انقل الشیخ ابو القاسم الحسین بن محمد بن الفضل الراغب
الاجیبہ ہانی فی الحاضرات) ہوش ایک عادی سید کہا تھا کہ میرے عرب ہونے میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی قرابت میں کیا فضیلت ہو میری شوخو ایدیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری
عورتوں تکویرہ کہنے کی ضرورت نہیں اور تمہاری عورتوں کو پرہ کی ضرورت ہی ؟

پانچ باتوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل آنحضرت مساوی ہونا

امام فخر الدین رازی کہتے ہیں قد جعل اللہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساویین فی فحشۃ الاشیاء
یعنی مساوی بنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کو پانچ باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مساوی ٹھہرایا ہے :

۱) **احد** ہما فی السلام قال السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقال اہل بیتہ السلام علی
الکامین یعنی پہلا امر یہ کہ سلام میں آنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک اور مساوی ٹھہرایا ہے نہ تو گار
عالم فرماتا ہے کہ سلام ہو تم پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور راستی بکیتیں اور اُن کے اہل بیت کی حق میں فرمایا
کہ آل یاسین پر سلام ہو ؟

سید ذوالدین علی بن جمال الدین عبد اللہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ جو اہل عقیدین میں کھتے ہیں انقل جامعہ
من الفسریۃ عن ابن عباس اللہ تعالیٰ فی قولہ تعالیٰ سلام علی آل یاسین علی الشہد و نقلہ النقاش
عن کلکی فقال علی آل یاسین علی آل محمد سماء اللہ یا حسین مثل یعقوب واسرائیل واحمد ومحمد
یعنی مفسرین کی ایک جماعت نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ آیت سلام علی آل یاسین کی تفسیر میں
کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے کلکی علیہ الرحمۃ سے نقاش نے روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے آل محمد مراد
ہے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین رکھا ہے جس طرح سے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
کا نام اسرائیل رکھا ہے اور اسمہا اور محمد آپ کے نام رہے ہیں ؟

والثانیۃ فی الطہارۃ قال اللہ تعالیٰ طہ ای طہاھما انزلنا الیک القرآن نتقی وقال لاهل
بیتہ و بطہرکم تطہیرا یعنی دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہلبیت کے شریک

اور مساوی کیا ہو وہ طہارت ہو۔ اور تعالیٰ جلالت اقدس فرماتا ہے: **ظہرنا علیک عنہ** یہ ہیں کہ اویط اہرجبہ اس لئے بیری
طرف قرآن کو نازل نہیں کیا کہ تو بہک جاؤ اور کثافت سے اٹھ کر علیہ وسلم کے اہلیت کے لئے فرمایا ہے کہ
طاہر کرنا تاکہ حق طہارت نہ ہو۔

وَالثَّانِي فی الامارۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ اہل کما فی التفسیر ہدیٰ یعنی تیسرا امر میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چکے اہلیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ روایت دوسری ہے یہی جیسے اب تفسیر میں ہے۔
عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملتکتم یصلون علی النبی یا ربنا ان بنی امیاء اصلوا علیہ وسلم
تسلیماء قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف فعلی علیک وکیف فعلی علیک قال قولوا لا اله الا اللہ صل علی محمد
وعلیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ البخاری و المسلم) کعب
بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جبکہ ترجمہ یہ ہے کہ یہ تحقیق اللہ تعالیٰ (اور اس کے فرشتے دیو و پری) نے
میں نبی پر اور وہ لوگوں کو تم ایمان لائے ہو ورنہ وہ آپ پر اور سلام بھیجی ہو گئے گا۔ مجھے عرض کیا
یا رسول اللہ میں آپ پر تعلیم فرمیں کہ ہم آپ پر کس طرح سے درود پڑھا کریں اور کس طرح سے سلام بھیجا
کریں آپ نے ارشاد کیا کہ تم یوں کہنا کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے
رحمت نازل کی ہے ابراہیم پر بیشک تو ہی سے ستودہ بزرگ ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فجلس فجلس سعد بن عبادۃ
فقال لا یطیر ابن سعد امرا اللہ ان فعلی علیک یا رسول اللہ فکیف فعلی علیک فسکت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تخفنا انہ لم یسمالہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قولوا لا اله الا اللہ صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید
(اخرجہ مسلم) وعند الطبرانی فسکت حتی جاءه والوحی فقال تقولون لا اله الا اللہ صل علی محمد
بنی ہاشم یعنی اللہ نے اسے روایت کی کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس
میں بیٹھے ہوئے تھے شیخ بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم کیا ہے
میں جہم طرہ سے آپ پر درود پڑھا کریں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہاں تک کہ ہم کو خیال
پیدا ہوا کہ کاش شیخ بن سعد نے اسے سوال کرتے یہ یہ کہنے ارشاد کیا کہ تم یوں پڑھا کرو۔ اے ہمارے
پروردگار رحمت نازل کر محمد پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل کی ہے ابراہیم پر بیشک تو ہی سے ستودہ
اور برگزیدہ ہے اسے ہماری پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تو نے رحمت دی ہے ابراہیم اور
آل ابراہیم کو بیشک تو ہی سے ستودہ اور برگزیدہ ہے۔

یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بغیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ خلفہ کی طرف جناب انہی سے دعا نازل ہوئی اور آپ نے
ارشاد کیا کہ تم یوں درود پڑھا کرو لا اله الا اللہ صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید

عن شہر بن حوشب عن ام سلمة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لفاطمة اتعني بزواجك
و بنيت فناءت بهم فالتقي عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كساء كان تحتي فخيرنا اصبنا من
خير ثم قال اللهم هوذا اهل محمد فاجعل صلواتك وبركاتك على محمد كما جعلتها على ابراهيم
وال ابراهيم اناك حميد مجيد (اور التبعی شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بنات ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں کہ کچھ شوق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا میرے پاس اپنے شوہر
اور دونوں بیٹوں کو بلا لاؤ وہ ان کو اپنے ہمراہ لائے۔ آپ نے ایک کپڑا جو مجھے خیر میں رکھ رکھا تھا اور میرے پاس تھا
انہیں ڈال دیا۔ اور دعا کی کہ اس میرے شوہر و دو کار بھائی محمد بن پس تو اپنی رحمت اور برکتیں اپنے نازل فرما جو اس شخص
سے کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہیں اور تو ہے ستورہ اور برگزیدہ ۔

عن عرو بن رضی اللہ عنہ قال انہ لا یكون الصلوة الا بقراءة و بقیۃ تمہد و صلواتہ علی النبی و آلہ (رقلہ حافظ
بن حجر قول النبیوم و اللہ) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوگی مگر ساتھ قرائت کر اور تشہد کے
اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر دو رو پڑھنے کے ۔
عن ابن مسعود قال لاصلا لمن لا یصل فیہا علی النبی و آلہ (رواہ ابن عبد البر)
عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے تشہد میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر دو رو نہ
پڑھا اسکی نماز نہیں ہوگی ۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یصل فیہا علی النبی و آلہ فی التمشید فلیہ حد صلواتہ (اور خیر المیتہ فی شہر بن حوشب
کہتے ہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر دو رو نہ پڑھا اسکو چاہئے کہ نماز کو اعادہ کرے ۔
(روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلوا علی الصلوات البتہ اذ قالوا و اما الصلوة البتہ اذ قال رسول
اللہ قال تقولون اللهم صل علی محمد و تسکتون بل قولوا اللهم صل علی محمد و علی آل
محمد و جواهر السقین لجلال الدین السہودی الشافعی و بیضاوی) جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص نے نماز میں تمہیں درود ناقص پڑھا ہو یا یہ نہ عرض کیا ہو کہ یا رسول اللہ
ناقص ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ اسے ہماری پروردگار رحمت نازل کرے اور پھر تم خاموش
ہو جاتے ہو بلکہ کہتے ہو کہ اس پروردگار رحمت نازل کرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی آل پر قدا قال الا صام الشافعی اسما اللہ جل جلالہ

بہ اہل بیت رسول اللہ حمیدکم	فمن صلا اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم مع ظہیم القدر اسحکم	من لم یصل علیہ کہ لا صلوات لہ

اگر ہر عقیدوں کے شہری اسلام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسے اہل بیت رسول اللہ تمہاری رحمت
کو خدا نے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسے لکھ کر نازل کیا ہے۔ تمہارے ساتھ کی بڑائی کے لئے بھیجی ہے
کہ جو شخص پروردگار پر پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔
والمرجۃ عمر الصدقة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقات لحد ولا لآل محمل

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو تھا امر کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہیں ہے۔

عن الحسن بن علی قال انا ل محمد لا نخل لنا الصدقة اجواہر العقیدین طہمہودی الشافعی جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں میری صدقہ حلال نہیں ہے۔
عن ابی ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علی ثمرۃ من ثمر الصدقة فجعلها فی فی فقال انبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ یہ دیکھو انا ل محمد لا نخل لنا الصدقة (اخرجه المسلمون الطحاوی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک چل صدقہ کے پھول میں سے ایک پتے غصہ میں ڈال لیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کج کج کیا تاکہ وہ والدین پہر فرمایا تو نہیں جانتا کہ ہمارے یہ صدقہ حلال نہیں ہے۔
(والخامسة) المحبۃ قال اللہ تعالیٰ فانتعونی حبیبک اللہ وقال لا اهل بیتہ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (نقلہ السہمہودی) یعنی یا بچو! امر کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہلیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہو اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ کہے یا رسول اللہ! بنو محمد تم کو اللہ دوست کیسے کیا۔ اور حضرت کے اہلیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہہ دے نہیں مانگتا میں پہر اجیر و دستہ و ترہیب و تہی ہے۔

احادیث فضائل آل علیہ السلام

(۱) عن الامام عن ابی اہل قال قرأت مصحف عبد اللہ بن مسعود اللہ اعظمہ اہم و نوحا والابراہیم وال عمران وال محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) امش ابی وائل سے نقل میں کہ کہتے تھے کہ میرے عبد اللہ بن مسعود کے قرآن شریف میں اس آیت کو اسطرح پر پڑھا ہے کہ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب کے برگزیدہ کیا ہے۔

(۲) عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلة الراس من الجسد و علی بمنزلة العین من الراس فان الجسد لا یستدی الا بالرأس و العین لا یستدی الا بالاعین (اخرجه الطبرانی فی الکبیر سلمان سے روایت ہے جان لو کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علیؑ بمنزلہ آنکھ کے سر سے پس تحقیق بدن نہیں راستہ پا تا کہ سر ساتھ سر کے اور سر نہیں راستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے ہے۔

(۳) وفي تفسیر قولہ تعالیٰ اهدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابابکر بن یقول مرابطا ل محمد و اللہ تفسیر تعالیٰ عالم التزیل اور اللہ تعالیٰ کے قول میں کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہاں ہم کو لہجہ مسلم بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کی راہ ہے۔

(۴) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوحی فیہ من عبادۃ اللہ

ومن مات علیہ خل الجنة (اخرجه الدیلمی) محمد بن عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
رسول پاک صلوٰۃ و سلام علیہ و علی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن کا
محبت کرنا ایک برس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اس پر راہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۵) عن علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صل علی محمد و علی
آل محمد مائۃ مرة ففی اللہ ما مائۃ حاجۃ (اخرجه الدیلمی) جناب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا اس کو مائۃ حاجتیں پوری کرتا ہے۔

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجل قام علی قدیم بین الرکن
و المقام و صل علی اللہ تعالیٰ مئۃ مائۃ لعل محمد و علی و آل محمد و دخل النار (اخرجه الدیلمی) ابن عباس
رضی اللہ عنہ و بن والد یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر
کوئی آدمی بین الرکن و المقام اپنے دو ہاتھوں کو بیکٹھ کر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جائے
ورائے ایک روزہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۷) عن عبد اللہ بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات
شہیداً الا و من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً الا و من مات علی حب آل محمد ذرف
الی الجنة کما تذف العروس الی بیت زوجها۔ الا و من مات علی حب آل محمد فتح اللہ من
قبور ما یان من الجنة الا و من مات علی حب آل محمد جعل اللہ ذرا و ار قودہ ملائکۃ الرحمة الا
و من مات علی حب آل محمد جاء یوم القيمة مکتوب بین یمینہ الیہ من رحمۃ اللہ الا و من
مات علی بغض آل محمد مات کافراً۔ الا و من مات علی بغض آل محمد لم یثم راحة الجنة
(رواہ الثعالی) محمد بن علی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت
پر راہ شہید رہا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر راہ مغفور رہا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر راہ جنت
کی طرف خزانہ ہوگا جیسے عروس اپنے شوہر کی طرف خزانہ ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی
محبت پر راہ قیامت کے دن آگ کا آگ کی پشانی پر اس کی رحمت کی آیت لکھی ہوئی ہوگی۔ اور جو شخص
آل محمد کے بغض پر رہے گا وہ کافر ہوگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر رہے گا وہ جنت کی بوتھ
نہیں سونگے گا۔

(۸) عن مجاہد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم و نفخ فیہ من روح عطس
فاقر اللہ الحمد لله رب العالمین فقال له وید یحک فلما یجد له الملائکۃ اخلہ الحب فقال ادباً خلقت
خلقاً واحب الیہک منی فلم یحب ثم قال الشاق فلم یحب ثم قال الشاق فلم یحب ثم قال الشاق فلم یحب
اللہ عز وجل له نعم و لولاہم ما خلقتک فقال رب اربیعہم فادعی اللہ عز وجل الی ملائکۃ الحب
ارفعوا الحب فلما رفعت اذا آدم نجسۃ اشباح قد ام العرش فقال یارب من هو کلام قال

یا آدم ہذا ابنتی و ہذا امیر المؤمنین و ہذا فاطمۃ بنت نبی و ہذا ان الحسن والحسین
ابنا علی و ولد نبی ثم قال ہم الاول ففرح بذلك فلما اقرن الخطیۃ قال یا رب اسالک محمد
صلی اللہ علیہ وسلم و علی فاطمۃ والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ لہ فہذا قال اللہ تبارک و تعالیٰ
فلما ادم من ربہ بکلمات فتاب علیہ فلما احبط الوادع صاع فاما فتنش علیہ حسن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و یکتی آدم بابی محمد راحلہ ابو القحتم محمد بن علی بن ابراہیم النطنتری فی خصال
العادیہ) مجاہد بن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب میں
اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدمؑ چپک کر الہام ربانی سے خدا کا شکر بجالائے خدا نے ہر جگہ اللہ کا جواب دیا یہ
جب فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تو حضرت آدمؑ نے یہ جو عجیب خدا سے عرض کیا کہ کیا کوئی مخلوق تمہارے
میرے زیادہ محبوب پیدا کی ہے چنانچہ الہی سے اس کا جواب نہ ملا یہ دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا۔ اس طرح تیسری
مرتبہ پوچھا اور جواب نہ پایا چوتھی دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا اے اگر تم انکو نہ پیدا کرتے تو مجھے ہی نہ پیدا کرتے
آدمؑ نے عرض کیا مایہ پروردگار روہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہیں خدا تعالیٰ نے عرض کے پردہ دار فرشتوں کو پردہ
اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہوں نے پردہ اٹھایا تو عرض کے سامنے پانچ صورتیں نظر آئیں۔ آدمؑ نے کہا ای پروردگار
یہ کون بزرگ ہیں یا رب تعالیٰ نے ارشاد کیا۔ یہ میرا بی بی ہے اور یہ امیر المؤمنین علیؑ ہے اور یہ میرے بی بی کی بیٹی فاطمہ
ہے اور یہ حسن و حسین علیؑ کے دونوں بیٹے ہیں۔ اور یہی سب پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ آدمؑ کو انکے دیکھنے
سے خوشی ہوئی۔ پس جب آدمؑ سے لعنہ سرزد ہوئی تو آدمؑ نے کہا اے میرے پروردگار میں ان
پنج تن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری خطا سے درگزر فرما پس خدا نے حضرت
آدمؑ کو بخش دیا۔ پس یہی قصہ ہے جس کا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔

دیس سیکھ لئے آدمؑ نے اپنی رب کے چند کلمے اور تلاویں کی انکے ذریعہ سے ہم پر جب آدمؑ زمین پر اُتارے گئے تو انہوں
نے ایک انگوٹھی بنا کر اس پر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا نقش کندہ کیا اور حضرت آدمؑ کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

در روئے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہیں جو اسکے ساتھ ایک گہرا ایک نسب میں شریک ہوں اور انہیں بعض لوگوں
کے قایم مقام سکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب) اس
امر کے متعین کرنے میں کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ تھے متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام اکبر
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی ہاشم نے بنی قحطی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے۔ زید بن
ارقم کے نزدیک صرف بنی عبد المطلب ہیں رسعید بن حمیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد اہلبیت میں
مقاتل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما
کے نزدیک صرف اہل عبد المطلب ہیں اور آیت تطہیر انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور قتادہ
رحمۃ اللہ عنہما بنی ہاشم کے قائل ہیں۔

متاخرین نے ان مختلف اقوال میں ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت دراصل تین ہیں (بیت نسب) (بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی شہم اور اولاد عبد المطلب اہل بیت نسب ہیں۔

(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہیں +

(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہیں +

اہل عباہ سبب ازویا و فضل انہیں جکتے ہوئے بتا رہی ہیں۔ اور باوجود ضمیمہ جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت سے خارج کرنا سابق آیت کے مخالف ہے کیونکہ آیات سابق و لاحق میں انہیں کی طرف خطاب ہے۔ اور ضمیمہ جمع مذکر تکلیف کی وجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنی جناب علی اور حسین) انہیں داخل ہیں لیکن زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہے کہ ازواج میں داخل نہیں کیا۔ عن زید بن حبان قال انما انا و حصین بن سیرق و عمران بن حصین الی زید بن ارقم فلما جلست قال لا حصیان لقد نفقت یا زید خیر اذ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت منه و غرت معہ و صلیت خلفہ حدثنی یا زید ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بن اخی لقد کون سنی و قد ام محمد و نسیت بعض الذی کنت اخی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما احدکم فاقبلوہ و ما لا فلا نکلمو فیہ ثم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطبنا جاء یدعی خا بین مکہ و المدینۃ محمد اللہ و اثنی علیہ و عطف ذکرہ قال اما بعد ایہا الناس انما ابشر بوشاک ان یتوفی رسول ربی فانما احبیب و انی تادک فیکم الثقلین کتاب اللہ فیہ الھدٰی و النور فخذوا بکتاب اللہ و استمسکوا بہ فثقت و درغبت فیہ ثم قال اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی فقال حصین یا زید البیس نساء باھل بیتہ فقال لا وایم اللہ ان المرأة تكون مع الرجل العصر من الدهر ثم یطاعھا فان ترجع الی ایہا و توجھا۔ اھل بیتہ اھلہ و عصبتہ الذین حرموا الصدقة بعدک ان توجہ المسلم زید بن حبان کہتے ہیں کہ میں اور حصین بن سیرق اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے بیٹھ گئے ہم ان کے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا کہ زید آپ بیت نبوی حاصل کی ہے کہ آپ جزا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے اور حضور کی عیبت میں عزائم کو ہیں اور آپ کے پیچھے تاج پڑھی ہے جو کچھ کہتے ہیں جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے بھی بیان کریں۔ زید کہنے لگے میرے پیچھے میری عمر بیت ہو گئی ہے تاہم زمانہ میرا طراوت پر گذر رہا ہے بعض باتیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور سچے یاد ہیں میں ان کو بول گیا ہوں پس جو کچھ کہیں نہیں تیناؤں اسے قبول کرو اور جو کچھ کہیں نہ کہوں بغیر راستہ تھام کر میرے کہنے کہ ہم میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شہر کے گئے کہ ان سے بیٹھ کر بات کریں۔ میان مکہ اور مدینہ کے خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے۔ پس خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا اور وصف نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا انا لھذا کے لوگوں میں بھی ایک بشر ہوں انہیں سنا ہے کہ میرے پاس خدا کا قاسد آکر گیا۔ پس میں اسے ان کو لگا۔ اور میں تم لوگوں میں دو بھائی بنی

چھوڑنے والا ہوں۔ ایک تو خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو پڑھو اور اس سے متشکک ہو جاؤ پس جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پراگشختہ کیا۔ اسکی رغبت دلائی پہر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہو۔ میں تم کو اپنے اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں پس حصین نے کہا یا زید آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلیت نہیں۔ زید نے کہا نہیں خدا کی قسم ہے عورت مرد کے ساتھ بہت کھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پہر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم کی طرف رجوع کرتی ہے۔ آپ کے اہلیت آپ کی اصل اور خویش میں چیز آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔

اس حدیث کی شرح امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (امن اہل بیتہ نساء قال لا) ہذا دلیل لا بطل قول من قال ہم قریش کا ہا فقد کان فی نساءہ فرشیان وہن عائشہ وخصمہ و ام سلمہ وسودۃ و ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن) یعنی حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلیت نہیں زید بن ارقم کا کہنا کہ نہیں۔ یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لئے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کے اہلیت میں کیونکہ آپ کی بیویوں میں قرشی عورتیں بھی تھیں اور وہ جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ اور جناب اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ میں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ اور جناب ام المؤمنین ام سلمہ کی حدیث کو بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

آیت تطہیر

(۱) عن ام سلمۃ قالت ان ہذا الایتہ نزلت فی بیتی اغایبہ اللہ لیذهب عنکم الخبث اہل البیت تطہروا وانا جائسۃ عند الباب و فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی وفاطہ وحسن وحسین ثلثہم بکساء وقال اللہم ہو لاء اہل بیتی وامنی اذهب عنہم الخبث وعلہم تطہروا قالت ام سلمۃ وانا معہم یا رسول اللہ قال انکم علی الخیر وخرج المسلم والتیمنی والذی ولای ولا یہتقی جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی جو کہ ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہیں کہ اراد کرتا ہے اللہ کہیر جائے تم سے پلیدی کو اسے اہلیت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا میں مدواذہ کے پاس پہنچی ہوئی تھی اور میرے اندر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسن علیہم السلام تشریف لے رہے تھے۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کپڑا کر دیا اور فرمایا اے پروردگار یہ میرے اہلیت اور میرے مدوکار ہیں ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کر دے انکو پاک کرنا جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں میں سے چوں اپنے فرمایا تو خیر یہ ہے *

(۲) عن ام سلمۃ قالت بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمۃ ان علیاً

وفاطمة بالسدة قالت فقال لي قومي فتنخي عن اهل بيتي قالت فتمت فتخيت من البيت قريبا
فدخل علي فاطمة والحسن والحسين وهما صبيان صغيران فاخذ الصبيان بضغمتها واجلسها
في حجره فقبلها واعتنق عليا باحدى يديه وفاطمة بيد الاخرى فقبل فاطمة وعليها فاخذت
عليهم خميصا سوداء فقال اللهم اليك لا الى النار انا واهل بيتي قالت قلت وانا يا رسول الله
فقال وانت علي مكانك (اخرجه احمد والطبراني) جناب ام المؤمنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے
کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض
کیا کہ جناب علیؑ اور سیدہ وروانہ پر ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اٹھ اور میرے
ابلیت سے ایک طرف ہو جاؤم سلمہ فرماتی ہیں کہ میں اٹھ کر گھر سے قریب ایک طرف بھوگئی۔ پس جناب علیؑ
اور فاطمہ اور حسینؑ گھر میں داخل ہو گئے۔ اور حسینؑ ابھی چھوٹے لڑکے تھے جس دنوں لکھلے کے بازو
پکڑ کر اٹھوا انہی گود میں ٹپھالیا۔ اور ان کو بوسہ دیا۔ اور جناب علیؑ کی گردن میں ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے
ہاتھ سے جناب فاطمہ کو کپٹا اور ان دونوں کو بھی بوسہ دیا۔ اور اپنے سیاہ کسبل اٹھادیا اور فرمایا ای میرے
پروردگار میں تیرے سپرد کرتا ہوں نہ دوزخ کے اپنے آپ کو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہیں۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میں بھی فرمایا تو اپنے مکان پر ہے +

(۳۷) عن عمر ابن ابی سلمہ ربيب البني صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت انما يريد الله ليدفع
الرجس اهل البيت ويظهر لكم نظير ابي بيت ام سلمة قد عا البني صلی اللہ علیہ وسلم عليا وفاطمة وحسنا
وحسينا فخلعهم بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس طهرهم تطهيرا قالت ام سلمہ
ولما همم يا بني الله قال انت علي مكانك (اخرجه البيهقي والحاكم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ریبیع یعنی جناب ام المؤمنين ام سلمہ کی بیٹی سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت ام سلمہ
کے گھر میں نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ اور سیدہ اور حسینؑ علیہم السلام کو بلایا
اور انکو کپڑا اٹھا کر فرمایا سے میری پروردگار پہرہ میرے اہل بیت میں ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر اٹھو
پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی جگہ پر بیٹو۔

(۳۸) عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
مجلس من شهر اسود فاجتمع الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها
ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله ليدفع الرجس اهل البيت ويظهر لكم نظير ابي بيت ام سلمة (اخرجه
المسلم والترمذي) جناب ام المؤمنين عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور اپنے سیاہ بالوں کی ایک کٹیم منقش تھی پس حسن تشریف لائے آپ نے
اٹھو انہیں کے لیا یہ حسین تشریف لائے وہ بھی انہیں کے ساتھ داخل ہو گئے پہرہ جناب فاطمہ تشریف
لائیں اٹھو یہی حضرت نے داخل کر لیا پہرہ جناب علی تشریف لائے ان کو بھی حضرت نے داخل کر کے فرمایا
سوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اہل بیت کسی پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے لکھو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثق بن الأسقع قال أتيت فاطمة اشملها عن علي فقالت فوجهي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلست بانتظاره واذا برسول الله صلى الله عليه وسلم قد اقبل ومعه علي والحسين فاخذ بيدي كل واحد منهم حتى دخل الحجر فاجلس الحسن علي فخذة اليمنى والحسين فخذة اليسرى وجلس علي وفاطمة بين يديه ثم لف عليهم الكساء ثم قوا انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه احمد وابو حاتم والحاكم والبيهقي والديلمي) واثق بن الاسقع کہتے ہیں کہ میں چنانچہ سیدہ علیہا السلام کی خدمت میں اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے میں ان سے پوچھوں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشریف لیکے ہیں میں اچھے انتظار میں رہا اور دیکھ گیا کہ اتنے میں حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتھ جناب علی اور حسین بھی تھے پس ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر حرم میں داخل ہو گئے پس جناب حسن کو اپنی داہنی ران پر بٹھایا اور جناب حسین کو بائیں پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور ان کے اوپر کپڑا پٹھایا اور پھر اس آیت کو پڑھا کہ سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ اسے اہلبیت پیدا کرے تو تم سے دور کرے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ہے۔

(۶) عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج الى صلوة الفجر يقول الصلوة يا اهل البيت اتما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔ (اخرجه احمد الترمذي) انس بن مالك رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ مہینے تک چنانچہ سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سو گز رتے جبکہ نماز صبح کے لئے گھر سے باہر تشریف لاتے اور نماز الصلوة یا اہل البیت اور پھر آیت تطہیر پڑھتے۔

(۷) عن ابی الحیراء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسعة اشهر فكان اذا صبح اتى على باب فاطمة وهو يقول اهل البيت يزعمكم الله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه احمد) ابو حمزة رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اہلبیت تم پر اللہ رحم کرے اور پھر یہ آیت تطہیر پڑھتے۔

(۸) عن الحسن بن علي قال في خطبة نعت اهل البيت الذي قال الله سبحانه فينا انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (اخرجه ابن ماجة) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک موقع طہر میں ارشاد کیا کہ ہم میں اہلبیت چنانچہ شان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ تم سے پیدا کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا ہے۔

(۹) عن ابی سعید فی قوله تعالى انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا قال انما نزلت في خمسة البتة وعلى رؤس الطاهرة لو الحسن والحسين (اخرجه احمد في مسنده وابن جرير الطبري مرفوعا والطبراني والبيهقي في تفسيره) وهذا الحديث

المسیح ابن اللہ لایہ وقال الخوایسم ہوا لہ لایہ ایھا المونی واخبر عن الخویث وأبری الاکبر لایہ عن علی بن الطین
 علیہ السلام انہ عبد جبار صلی اللہ علیہ وسلم ہو عند اللہ وکلمۃ اللہ ہا الی مریر فغضبوا فقالوا انما نحن
 لانرضی الا ان تقول ہوا للہ وقالوا ان کنت صادقاً فانما عبد اللہ علی المونی ویشفی الاکمر
 والابرص ویخلق من الطین طیراً فینفخ فیہ فیطیر فسکت عنهم فنزل الوی یقول لہ تعالی
 لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہوا المیسر ابن مریر وقولہ تعالی ان قتل عیسی عند اللہ کمثل آدم
 وقولہ تعالی فمن حاجک من بعد جائک من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا
 ونسائکم والفسنا والفسکم ثم نبین لہم فنجعل لغتہ اللہ علی الکاذبین ثم قال لہم ان اللہ امری
 تنقاد والاسلام ایاہذک فشاہم وعدو الی الغد ولما اصبح صلی اللہ علیہ وسلم اقبل ومحمد حسن
 وحسین وفاطمة وعلی وعند ذلک فقال لہم اسقف الی لاری وجہا لوسالوا اللہ ان یرسل
 لہم جبلاً لایزالہ فلا تباہلوا فتملکوا۔ ولایبقی علی وجہ الارض نصراً فی قال لہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا بناہلک (خرجہ ابو حاتم ثقلت من سیرۃ الحلیہ) ابن عباس کہتے ہیں کہ
 حیران کا ایک گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مریت میں اگر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب
 کو کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون ہے وہ بولے کہ علیہ جنتی نسبت آپ گمان کرتے ہیں کہ خدا کا بندہ
 ہے آپ نے ارشاد کیا کہ میرا گمان یہ ہے کہ وہ کہنے لگے آپ نے علیؑ جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپ کو کسی کی
 خبر ملی ہے یہ کہہ کر وہ آگے بڑھے تھے پس جبیل آگے پاس تشاہد لائے اور کہا جیتے ابی تو آپ ان
 سے کہہ دیں کہ خدا کو نزدیک عیسیٰ عیسیٰ آدم کی مثال۔ سمجھتے تھے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ گروہ
 حیران میں سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے
 میں الٹا کوئی باپ نہیں اس کے ساتھ والے دو شخص نے کہا بلکہ وہ خدا کے کیونکہ وہ مرے کرتارہ
 کرتے تھے اور غیب کی خبریں دیتے تھے۔ اندیشہ اور کوڑی کو اچھا کرتے تھے اورٹی سے جانور بناتے
 تھے اور آپ ان کو بندہ خیال کرتے ہیں حضرت نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اس کا پاک کلمہ ہے جو مریم
 کی طرف القا ہوا تھا۔ وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نہیں راضی ہوں گے۔ جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ خدا کا
 اور آپ خدا وانی ہیں تو آپ ہمیں کوئی ایسا خدا کا بندہ بنا دیں کہ جو مرے کو زندہ کرے۔ اور اندیشہ
 اور کوڑی کو اچھا کہے اورٹی سے جانور بنائے اور انہیں چھوٹے اور بڑے چائیں جناب رسالتنا
 صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پس حیران نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے نزدیک ہے جو حق کو پہچانے اور کلمہ
 میں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بیچ ابن مریم سے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ
 مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جو شخص کلمہ سے جھگڑے اس کے بعد کہے علم الیہا ہے
 پس کہہ کر وہ دھم بلا لیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی
 عیان اور تمہاری جان کو پہرہ نکالیں اور اللہ کی نعمت و انیس فیوٹوں پر پہرہ آٹھارہ نکالیں
 سے کہہ کر ہم اس طرح کے عنقا رہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے جدا ہوں

کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا۔ جب صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسینؑ اور علیؑ اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے۔ اسقف نے کہا میں اُنکو ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائے تو ضرور ہل جائیگا۔ تم اُن سے مباہلت کرو۔ وہ عین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے۔

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید ابن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قضاء قضاء علی فاعجب البتہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت (اخرجه احمد) حمید بن عبد اللہ یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علیؑ کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہو۔

اہل بیت کا مفاہیج رحمت اور موضع رستا اور معدن حلم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اهل البیت مفاہیج الرحمة وموضع الرسل ومعدن الحلم (اخرجه الديلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی گنجیاں اور رسالت کا مقام اور حلم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا اُمت کے لئے امان ہونا

(۱) عن سلم بن الأكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيوم امان لا اهل السطوت واهل بيتي امان لا متي (اخرجه ابن شيمته والذيل في مسانيدهم وابو عمير والعقادي والطبرانی في الكبير في مسند سلم بن الأكوع) سلم بن الأكوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تناری اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور سیکر اہل بیت میری اُمت کیلئے امان ہیں۔

(۲) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيوم امان لا اهل السما واهل بيتي امان لا اهل الارض فاذا اهل بيتي جاء اهل الارض من الايات ما كانوا يعدون (اخرجه ابن المقفر) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب نبی خیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تناری اہل آسمان کے لئے امان ہیں اور سیکر اہل بیت اہل زمین کے لئے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے۔ اہل زمین کو دونشانات پیش آئیں گے۔ جیسا کہ اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۳) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخيوم امان لا اهل السماء فاذا ذهبت الخيوم ذهب اهل السماء واهل بيتي امان لا اهل الارض فاذا ذهب اهل بيتي ذهب اهل الارض (اخرجه احمد في الثاقب ومسنده والحاكم في المستدرک وابو يعلى في مسنده والطبرانی في

المجمل الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت۔ وصاحب نوادر الاصول جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں جب ستارے جلتے رہینگے تو آسمان والے بھی جاتے رہینگے اور میرے اہل بیت زمین والوں کیلئے امان ہیں۔ جب میرے اہل بیت کے لوگ جاتے رہینگے تو زمین والے بھی جاتے رہینگے *

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بيتي امان لامتي من الاختلاف فاذا اختلفت قبيله من العرب فصاروا حزب ابليس (اخرجه الحاكم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بن جائینگے *

اہل بیت کا مثل بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما والی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتي نبيكم كمثل باب حطه في بني اسرائيل من دخله عفره (اخرجه الديلمي عن كليهما والحاكم في تاريخه وابو يعلى وسماك والبنزار وابو الحسن المغازلي) عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر وفي الصغیر والاوسط عن ابی سعيد الخدري) ابن عباس اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسی ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل میں توبہ کا دروازہ جو شخص تم میں داخل ہوا وہ بخشا گیا *

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

(۱) عن جیش ابن المغيرة قال أيت اباضم اخذ بعضا دقي باب الكعبة وهو يقول من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا ابودر غفاري سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل اهل بيتي نبيكم كمثل سفينة نوح في قومه من ركبها نجي ومن تخلف عنها غرق (اخرجه الحاكم في تاريخه وابو يعلى في مسنده والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماك بن الحرب والبنزار وابو الحسن المغازلي) جیش بن المغيرة کہتے ہیں میں نے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوٹ پکڑے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے میں نے مجھے پہچانا ہوا ہے میں نے پہچانا ہوا ہے چنانچہ میں نے ابوذر غفاری سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہوں کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو انہی قوم کے لئے تھی جو شخص اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے متخلف رہا غرق ہوا *

(۲) عن ابی ذر قال هو اخذ بياب الكعبة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتي نبيكم كمثل سفينة نوح من ركبها نجي ومن تخلف عنها هلك (اخرجه احمد في مسنده والبخاري في

تادیخہ) ابو ذر غفاری سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے بیٹھے تھے اور کہہ رہے تھے - کہ
 میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں۔ جو
 اسپر سوار ہو انجات پاگیا اور جو مخالف ہوا پلاک ہوا۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح
 من ركبها نجي ومن تخلف فيها غرق (اخرجه الطبراني في الكبير والبيهقي في الحلية واليزيد في المسند)
 ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میری ولایت سفینہ نوح کی
 مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا انجات پاگیا اور جو مخالف ہوا پلاک ہوا۔

(۴) عن سلمة بن الأكوع قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل اهل بيتي فيكم كمثل سفينة
 نوح من ركبها نجي (اخرجه بن المغازي في المناقب) سلمة بن الأكوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ
 نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا انجات پاگیا اور جو مخالف ہوا پلاک ہوا۔

(۵) عن عبد الله بن الزبير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل اهل بيتي كمثل سفينة نوح
 من ركبها نجا ومن تركها غرق (اخرجه البيهقي في الحلية والبيهقي في الحلية واليزيد في المسند)
 عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ
 نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا انجات پاگیا اور جو مخالف ہوا پلاک ہوا۔

(۶) عن ابی سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مثل اهل بيتي فيكم
 كمثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها غرق (اخرجه الطبراني في المعجم الاوسط والبيهقي في الحلية واليزيد في المسند)
 ابی سعید الخدری کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اسکے نہیں کہ تم میں
 میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا انجات پاگیا اور جو مخالف ہوا غرق ہوا
 اور سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا جو
 اس میں داخل ہوا نجات پاگیا۔

اہل بیت کے ساتھ رسول کا قیاس نہیں ہو سکتا

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن اهل البيت لا يقاس بنا احد (اخرجه الديلمي في
 فردوس الاخبار والملا في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم) کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ ہم اہل بیت ہیں ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) عن عقی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن اهل البيت لا يقاس بنا احد (اخرجه
 ابو بكر بن حزم في حجة الوديع) کہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام میرے ساتھ کسی کا قیاس نہیں ہو سکتا۔

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنت یا جہنم کی جگہ نہیں ہے

میں داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجد حرام علی کل حائض من النساء وحب من الرجال الاعلیٰ حین واهلبیت علی فاطمۃ والحسن والحسین راخرجه الیہما والطبرانی جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے منقبت فرمایا کہ یہ میری مسجد ہے جن میں علی اور عورت والے مرد پر حرام ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہلبیت علی اور فاطمہ اور حسین علیہم السلام پر۔

قیامت کے دن سب کے اول اہلبیت کے لئے آخرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اہل بیتی ثم الاقراب من القریش ثم الانصار ثم من امن فی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعام ومن اشفع لہ اولادہ افضل (راخرجه الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب کے اول جس کی کہ میں شفاعت کروں گا وہ میری اہلبیت ہیں پھر قریش میں قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہی افضل ہوگا۔

اہل بیت کا سب کے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تكون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنة انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا راخرجه النخلی احمد فی المناقب جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی اپنے مجھے فرمایا کہ تو نہیں راضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں پہلے پہل داخل ہوگا وہ میں اور تو اور حسن اور حسین میرا اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی۔

(۲) عن ابی دافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اول اربعۃ یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذریعتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلق ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشما لنا راخرجه الطبرانی والدیلمی البورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگی وہ میں

سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راہنی کئے گئے ہیں کہ نہیں اعل کیا یا ایک گاہکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں ۞

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت ربي أن لا يدخل النار أحدًا من أهل بيتي فأعطاني ذلك (أخرجہ ابو سعید عبد الملك الواعظ شرف النبوة والديلى فى مزيج الاجناد والملا في سيرته) عمران بن حصين رضى الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل بیت پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا ۞

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعدني ربي في أهل بيتي أن لا يعذبهم (أخرجہ الحاكم المستدرج منہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا ۞

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشفعا خمسة القرآن والرم والامامة ونبیکم واهل بیت نبیکم (أخرجہ الديلى) ابو هريرة رضى الله عنه سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنے والے پانچ ہیں قرآن اور حج اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت ۞

اہل بیت کی محبت کا ساجدہ کلمہ ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب أهل بيتي نافع في سبع مواطن العلق عظيمه عند الوقات وعند الفير وعند النشور وعند الكتاب وعند الحساب عند الميزان وعند الصراط (أخرجہ الديلى) عبد الله بن مسعود رضى الله عنه سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رسان ہے جسکے خوف بھاری ہیں وفات کی بوقت قبر میں اٹھو کی بوقت بحساب کتاب کے مقام پر۔ میزان کے قریب اور پھر صراط کے پاس ۞

مسلمانوں پر اہل بیت کی طاعت فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله فرض طاعتي وطاعة أهل بيتي على الناس خاصة وعلى الخلق عامة قبل أن يرسل الله في الناس وما الخلق قالوا الناس أهل مكة والخلق

ما خلق الله من ذی روح (اخرجه الديلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے اہلبیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصاً اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے۔ میں کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں جن کی خلقت کیا ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ لوگ اہل کہ میں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کئے ہیں۔

اہل بیت کے محبت کا عظمی ہونا

عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ سیدۃ الحسن والحسین قال من احبني واحب هذين وامهاتهما واباهما كان معي في حرجي يوم القيمة (اخرجه احمد والترمذی) جناب علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھ اور ان دونوں سے اور ان دونوں سے ماں باپ سے محبت رکھے گا قیامت کے دن میرے درجہ میں ہوگا۔

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفا سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اجوا اهل و اجوا علیا من الغض احد من اهل بيتي فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجه احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہلبیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا ہے تحقیق اس پر میری شفاعت حرام ہوگئی۔

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا حرام ہونا

عن علی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الله حم الخیة علی من ظلم اهل بيتي او قاتلهم او اغارهم او سبهم (اخرجه الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہو اس شخص پر جو کہ میرے اہلبیت پر ظلم کرے یا ان سے لڑے یا انکو لوٹے یا ان کو تیرا کہے۔

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الذی نفسی بینہ لا یغضنا اهل البيت احدا الا کبہ الله فی النار (اخرجه الحاکم وابن حبان وروایتہ الاخری عند الحاکم الا دخلہ التام ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس فلت پاک کی قسم ہے کہ جس نے قبضہ قدرت میں میری جان پر ہم اہل بیت سے کوئی نہیں بغض کیا مگر کہ اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں اوندھا کر بھیجے اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت

میں یوں ہے کہ مگر خدا اسکو آگ میں ڈالے گا۔

اہل بیت کے دشمنوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعا پڑھ کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اذنق من ابغضنی وابغض اهل بیتی کثرة المال والعیال کفاهم بذلک شیاً ان ینکثر ما لہم فیطول حسابہم وان ینکثر عیالہم ینکثر شیاطینہم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے ابغض کریں انکو مال و عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونوں کو انکی گمراہی کے لئے کافی کرو ان تاکہ انکا مال بہت ہو پس انکا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو پس انکے شیاطین اور بڑھیں۔

حدیث اتی تارک فیکم الثقلین بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانکما لن تفرقا حتی یرد اعلی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت و فی روائہ اتی تارک فیکم خلیفین) زید بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں زرا کی کتاب اور میری عترت وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جیسا کہ میرے پاس رکھیں اور ایک روایت میں ہے کہ میں دو ٹکے چھوڑ رہا ہوں۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً یأیدنی عما یدن سکة والحدیثا فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذر ثمر قال اما بعد ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یتنبی رسول ربی فانما ااجیب اتی تارک فیکم الثقلین اولہم کتاب اللہ فیدہ الھک والنور یخزن و کتاب اللہ و ستسک کما یرہ ثقت علی کتاب اللہ و رغیب دینا ثم قال و اھل بیتی اذکرت اللہ فی اھل بیتی اذکرت اللہ فی اھل بیتی (اخرجہ احمد و الترمذی و الحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنائے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطیب پڑھتے کہ اٹھے ہوئے پس خدا کی صفت و ثناء بیان کی اور وعظ و تذکیر کے بعد فرمایا اے لوگوں میں بھی آدمی ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہنچا نہیں والا کیسکا اور میں اسکی اجابت کرنے والا ہوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے والا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اس سے تمسک کرو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو براہ کھینچا اور غیث و لائی پھر فرمایا میرے اہل بیت میں ہیں اپنے اہل بیت کے لئے خدا کو یاد و لا تا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لئے خدا کو یاد و لا تا ہوں۔

(۳) **عن** ابی سعید الخدیری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اوشک ان ادعی فاجب وانی تارک فیکم الثقیلین اما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی کتاب اللہ جل مجدہ من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی وان اللطیف الخیر اخیرتی انما لن یتفرقا حتی یرد علی الخوض فانظرو کیف تخلفونی فیہما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤنگا اور میں اجابت کہوں گا اور میں تم میں وہ چیزیں چھوڑ دوں گا جو ان سے تم سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اس کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رستی اُترتی ہے اور دوسری میرے خویش الطہیت ہیں مجھ مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ خوض پر وارد نہ ہوں۔

(۴) **عن** جابر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العرقۃ وهو علی ناقۃ الغضبیۃ یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا الا بعد کتاب اللہ وعترتی اهل بیتی (اخرجہ الترمذی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرقہ کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ غضبنا پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور میں نے سنا کہ آپ کہتے ہیں کہ میں اپنے بعد تم میں وہ چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم نے ان کو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش الطہیت ہیں۔

(۵) **عن** زید بن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم حلیفتین کتاب اللہ عز وجل جل مجدہ وما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وان ہما لن یتفرقا حتی یرد علی الخوض (اخرجہ احمد فی مسندہ والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں تم میں دو خلیفے چھوڑ دوں گا جو اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رستی درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور میرے خویش الطہیت اور بے شک یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے نہیں جدا ہونگے جب تک کہ خوض پر وارد نہ ہوں۔

(۶) **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب اللہ سبیل بینہ ووسیلہ بایں یکم واهل بیتی (اخرجہ یحییٰ بن داہود فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ تحقیق میں تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اس کو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے وہ ایک تو اللہ کی کتاب جو جس کا ایک سرخہ اس کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے اور میرے اہل بیت ہیں۔

(۷) **عن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی تخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللہ عز وجل طرہ بینہ اللہ بایدی کم وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یرد علی الخوض (رواہ البزار والذہبی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ میں تم میں وہ چیز چھوڑ بیٹھا ہوں کہ اگر گنتے اسکو پھر آؤ تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے وہ اس غرض سے کہ انکا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ میں ہے اور میرے خویش اہلبیت میں اور ہرگز یہ دونوں نہیں جدا ہو گئے جب تک کہ حوض پر نہیں اترینگے *

(۸) **عن ابی ذر** انہ اخذ بحلقۃ باب الکعبۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی فانہما لن یتفرا حتی یرد اعلی الحوض فانظروا کیف یخلفونی فیہما (اخرجه الترمذی) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ کہ دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہی تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوتے ہوئے سنا ہے کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں کتاب اللہ اور میری عترت میں تحقیق وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں پس بچھو تم ان دونوں سے میرے پیچھے کیا ہوتا کرتے ہو *

(۹) **عن ابی رافع** مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ریح مصلیۃ عن حجة الوداع فام خطیباً بالناس بالہاجة فقال ایہا الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر والثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فیدلہ اللہ طرفہ والطرف الاخر بایدیکم وهو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابداً واما الثقل الاصغر فعترتی اہل بیتی ان اللہ هو الخیر اخیری انہما لن یتفرا حتی یرد اعلی الحوض (اخرجه ابن عساکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع سے لوٹ کر مدینہ پر نازل ہوئے تو لوگوں کو دو پہر کے وقت خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا ای لوگو میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑی ہیں ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر ثقل اکبر ایک طرف اُسکا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف اُسکا تمہاری ہاتھ میں اگر تم نے اُس سے تمسک کیا تو ہرگز ازید تک نہیں گمراہ ہو گے اور ثقل اصغر میں میری خویش اہلبیت ہیں جو تحقیق اللہ تعالیٰ نے کہ وہ خیر دیئے والے ہیں مجھے خیر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں *

(۱۰) **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خلقت فیکم اثنتین ان تمسکتم بہما لن تضلوا ابداً کتاب اللہ ونسبی ولن یتفرا حتی یرد اعلی الحوض (اخرجه البزار) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں اگر تم نے ان دونوں کا ساتھ تمسک کیا تو ہرگز ازید تک نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری نسب ہی اور ہرگز یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں *

(۱۱) **عن اُمّ ہانی** بنت ابی طالب قالت دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة حتی اذا کان بعد یرحمہ امرہا وکان فقیہ ثقیفاً خطیباً بالہاجة ثم قال لما بعد ایہا الناس فانی اوشاک ان احیی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لم تضلوا ابداً کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اہل بیتی اذکم اللہ فی اہل بیتی الا انہ لن یتفرا حتی یرد اعلی الحوض (اخرجه البزار) انہما فی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہما

اُترنے سے بند کیا۔ جب لوگ اپنی اپنی فودگاہوں میں فروکش ہوئے اور دستوں کو برابر کر لیا اور ان کے نیچے سے کانٹوں کو جھاڑ دلائے۔ اور ان کے بچے نماز ادا کی۔ پھر فرمایا ای لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدائے تعالیٰ نے تمہاری عمر نہیں پائی مگر اپنے سے پہلے بنی گذرے ہوئے کی عمر سے آدھی۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤنگا۔ پس میں خدا کی دعوت کو مان لوں گا۔ اور میں پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے کہ آیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سب نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ آپ نے پہنچا دیا اور نہایت کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ فرمایا آ یا تم نہیں گواہی دیتے ہو۔ کہ ہم نہیں ہے کوئی معجزہ خدا کے اور بیشک محمد اس کا بندہ اور رسول ہے اور تحقیق حقیقت اور دوزخ حق ہے اور موت کے بعد بھی اٹھنا حق ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں فرمایا ای لوگو تم نہیں سکتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور میں تمہاری جانوں سے بہتر ہوں پس جس کا کہہ لائیں ہوں پس اس کا یہ مولا ہے۔ حضرت نے علیؑ کو ہاتھ پکڑ کر یہاں تک بلانے کی ساری قوم نے انکو بچھ لیا۔ پھر فرمایا ای میرے پروردگار رو دست رکھ اسی جو اسی دوست رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو میں تمہارے آگے جاتیوالا ہوں اور تحقیق تم کو حق پروردگار ہو نوا لے ہو جس کا کہ عرض میری آنکھوں کے سامنے بصر سے صفا تا کہ ہو اور اس میں آسمان کے ستارے اور زمین کے درخت اور کھجور اور کھجور کے پھل میری آنکھوں کے سامنے میرے پاس آؤ تو میں تمکو دوبھاری چیزوں سے پوچھنے والا ہوں۔ پس بچھو کہ تم کیا میرے پیچھے ان سے کرتے ہو۔ یہاں تک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ دوبھاری چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اس کا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہیں ہو گے اور سب کو بتا دو اور وہ جو چھوٹی چیز بھاری ہے میری عمر ہے پس میرے مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسری ہی ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ جب تک کہ مجھ سے ملیں گے اور میری بات میں خدا سے طلب کی ہے پس اس نے مجھے عطا فرمائی ہے پس تم میری عمر پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو مت سکھاؤ۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ مانتے والے ہیں۔

(۱۸) عن ابی الطیقان علیہ السلام قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما سمعت اباہم خیر منی

عزیر بن الحارث و لم یقیم رجل یقول انما سمعت اباہم خیر منی و عاقلہ فقام

سبعۃ عشر رجلا منهم خزیمہ بن ثابت و سہیل بن سعد و عدی بن حاتم الطائی و عقبہ بن عامر

و ابی ایوب الانصاری و ابی لیلہ و ابی اہیکم و ابی سعید الخدری و شریح الخمری و ابی ہریرہ و ابی ہریرہ

رجل من قریش فقال علی ہاترا ما سمعتم فقالوا انما سمعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیر الخیر حتی اذا کان النضر خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشجرات فشد بن فالقا علیہم

ثوبہ ثم نادى الصلوۃ فخرجنا فقلینا ثم قام محمد اللہ و اشقی علیہ ثم قال ایہا الناس انتم

قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم اشہد ثلاث مرۃ فقال فی او شاک ان ادعی فاحییہ فی ابی

مسئول وانتم مسئولون ثم قال لا وان دماؤکم و اموالکم حرام کھتہ بوسکم هذا و حشرۃ

شہر کہ ہذا اوصیکم بالنساء و اوصیکم بالجار و اوصیکم بالمالیک و اوصیکم بالعدل والاحسان
 فقال ایہا الناس انی تارک فیکم الثقیلین کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی فالہا لمن یتفرقا حتی یردا
 علی الحوض بنافی بذلک اللطیف الخیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال
 صدقتم و اتاذلک من الشاہدین (اخرجه ابن عقدہ) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ
 جناب امیر علیہ السلام کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کی بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی
 قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہو کہ
 مجھے خبر لگی ہے۔ یا یہ کہے کہ یہ بات مجھے تک پہنچی ہے۔ مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں میں ثنا ہوا اور دل نے
 یاد رکھا ہو پس ترہا ہوی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن میں خزمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن
 حاتم طائی اور عقیقہ بن عامر اور ابویوب انصاری اور ابویعلیٰ اور ابو الہیثم ابن البہمان اور ابو سعید خدری
 اور شریح الخزازی اور ابو قحاصہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قریش میں سو چند نف بھی تھے جناب
 امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کیا تھے حجۃ الوداع سے لوٹے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبیر سے
 باہر تشریف لائے اور منہوں کے پیچھے سے جھانک کر حکم دیا اور اپنے آپ کے کپڑے ڈال دیے۔ پھر نماز کو لے
 لوگو کو بیکار ہم اپنے اپنے خیالوں سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور
 خدا کو پاک کی صفت اور ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو لوگوں نے عرض کیا آپ خدا کا پیغام
 پہنچا دیا آپ نے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ ہو پھر فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا جاؤں گا۔ اور
 خدائی دعوت کو منہ کر دوں گا میں بھی پوچھا جانو لاہوں اور تم بھی پوچھے جاؤ گے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال
 حرام ہو گیا ہے مثل تمہاری جگہ کے دن کی حرمت کی اور اس تمہاری عینیت کی حرمت کو میں تمہیں عورتوں کے
 لئے اور تمہاریوں کے لئے اور غلاموں کے لئے عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہوں پھر فرمایا اے لوگو میں تم میں دو
 بھائی ہیں بنی ہاشم و بنو المطلب انہوں نے اس کی کتاب اور میرے خویش الطبیعت پیغم و دونوں جب تک حوض پر وارد
 نہ ہوں ہرگز ایک دوسرے سے نہیں جدا ہوں گی۔ حکم خدا مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہی پھر علی کا ہاتھ لے کر
 فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرماتے تھے تم لوگوں نے سچ کہا ہو۔ اور میں
 بھی اس پر گواہ ہوں۔

(۱۵) عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله في مرضه الذي قبض فيه وقد امتلأت الحجرة
 من اصحابه ايها الناس يوشك ان اقبض فبصا سرايعا فينطلق وقد قدمت اليكم القول بعد
 اليكم اني مختلف فيكم الثقيلين كتاب ربي عز وجل وعترتي اهل بيتي ثم اخذ بيد علي فقال هذا
 مع لقمان مع علي لا يتفرقان حتى يردا علي الحوض فاسا طهما ما خلقت فيهما (اخرجه ابن عقدة)
 جناب ام المؤمنين ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں
 کہ جس میں حضور انتقال فرما گئے۔ فرمایا اور اس وقت صحابہ سے حجروں بھر اسوا تھا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے

کہ میں بہت جلدی انتقال کر گیا ہوں اور میں نے غزیرہ یا غزیرات تمہیں سنا دی ہے۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ گیا ہوں۔ اپنے رب بزرگ و بزرگی کتاب اور اپنے خویش اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ قرآن کیساتھ ہے اور قرآن اُسکے ساتھ ہے یہ دو وجہ تیک کہ جو میں پر نہ پہنچیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے۔

(۱۶) عن محمد بن عبد الرحمن بن قلابہ عن جابر بن عبد اللہ حیث اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفضل بن عباس فی مرض وفاتہ قال فخرج بعقد علیہ ما حتی جلس علی المنبر وعلیہ عصا بن محمد اللہ واثنا علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس فماذا تستنکون من موت بنیکم المتبع الیکم نفس واتب الیکم انفسکم ام هل خلد احد من بعث قبلی اجثوا الیہ فاخذ الیکم فانی کالحق بری وقد ترکت نیکم ما ان تشککم بہ لن تضلوا فبعث کتاب اللہ بین یدیکم تقرؤنہ صباحا و مساء و فیہ ما تلقون و ما تدعون الا منافسا و لا تحاسدا و لا بنا غصوا و کونوا اخوانا کما امرکم اللہ الا انتم اوصیکم بقرآن اہل بیتی (اخرجه السید ابوالحسن یحیی بن الحسن فی کتابہ اخبار المحدثین) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن قلابہ کہ وہ جابر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گروہ میں سے تھے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر وفات میں حجۃ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ یہاں تک کہ میرے پر رونق افزہ ہوئی اور حضور کے سوا اللہ میں پر اس وقت دستار مبارک بند ہی تھی پس خدا کی صفت و شان کا بعد فرمایا ای کو تم اپنے نبی کے مرنے سے کیوں پرانتے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی سخی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں سخی جیسی نہیں۔ آیا جو مجھ سے پہلے آیا ہے۔ اور جو لوگ کہ رسالت کیساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے اُسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے وہ خدا کی کتاب ہے جو کہ تم سے صبح و شام پڑھتے ہو۔ اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے۔ اور جو کچھ کہ تم کو عذو دیا گیا ہے پس اس میں سے جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تم کو حکم کیا ہے۔ اس کے بھائی بھائی میں تم کو اپنے خویش اہل بیت کی نسبت وصیت کرتا ہوں۔

(۱۷) عن ابی عمر قال اخبرنا ککلبہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرونی فی اہل بیتی (اخرجه ابن عمر رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے اہل بیت کیساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ۔

اہل بیت متفرق اہل بیت فضائل میں

عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اما نزلت هذه الاية الا بدكر الله نطفن القلوب قال ذاك من احب الله ورسوله واهل بيته صادقاً عابداً كاذب (اخرجه ابو بكر بن عرويه) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ (خدا اگر دوسرے دل سٹپن نہ ہوتی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھنے والا ہو بغیر جھوٹ کے *

(۲) **عن** علی قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا حتى استوى على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال ما بال رجال يؤذونني في اهل بيتي والذي نفسي بيده كالاؤ من عبد حتى يعين ولا يحبني حتى يجب ذر بيتي (اخرجه ابن حبان) جناب امير عليه السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غضب میں دولت خانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر مذاپاک کی صفت و ثنایاں فرما کر کہا کیا حال ہے ان لوگوں کے میرے اہلبیت کی نسبت مجھ کو ایذا دیتے ہیں اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ تب تک ایمان نہیں لائے گا جب تک مجھ سے محبت نہیں کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہیں کرے گا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہیں کریگا *

(۳) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاہلی من بعدی (اخرجه الحاكم وابو يعلى الدلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل بیت سے میرے بعد نیک ہو۔ *

(۴) **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجوا الله بما يغذوكم من نعمة فاجوني لمحبه الله واجوا اهل بيتي بحبي (اخرجه الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تم کو اپنی نعمتوں سے کھلاتا ہے اور مجھ خدا کے لئے محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے لئے محبت کرو۔ *

(۵) **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمينا اهل البيت الا من تقى ولا يفضنا الا منافق شقي (اخرجه الملا فی سیرتہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہیں رست رکھیں گے مگر من تقی اور نہ ہی شمن رکھیں گے مگر منافق برحمت اللہ علیہ (۶) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بغض اهل البيت فهو منافق (اخرجه احمد فی المساقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھیں گے وہ منافق ہے۔ *

(۷) **عن** ابی بکر الصديق ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من حفظني في اهل بيتي فقد اتخذت عند الله عمدا (اخرجه ابو سعيد والملا فی سیرتہ) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ تحقیق جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری بیت کی حفاظت کریگا میں اس کے لئے خدا تعالیٰ سے عہد کر لیا ہے۔ *

(۸) **عن** ابی بکر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا اهل بيتي فاني اخاصمكم عنكم عند الله اكن خصا وخصا الله من خصه الله دخل النار (اخرجه ابو سعد)

واللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تنگی کرو میرے بل بیت کیساتھ میں بیشک اُنکے لئے کل تم سے جھگڑو لگا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہوں لگا اس سے اللہ تعالیٰ جھگڑے گا اور جس سے اللہ تعالیٰ جھگڑے گا وہ آگ میں گھیسگا *

(۹) **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذانی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے اہل کو ایذا دی اُسے خدا کو ایذا دی *

(۱۰) **عن** عبد المطلب بن ربیعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرأ ایمان الا بحب قرابتی (اخرجه احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مروت کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے *

(۱۱) **عن** جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من بغضنا اہل البیت حشر اللہ یوم القیامۃ یہودیہ (اخرجه الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا اے لوگو جس نے ہمارے گھرانے کی نفرت کی تو اللہ تعالیٰ اُسکو دن قیامت کے بہرہ دیوں میں اٹھا کرے گا *

(۱۲) **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس و اساس الاسلام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حب اہل بیتہ (اخرجه البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک چیز کے لئے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس کی اہل بیت کی *

(۱۳) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ ول سوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان لا یدخل اہل بیتہ فی النار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ (اور تیرے ہر ایک کو دینگا تجھے رب تیرا پس رضی ہو جائیگا تو کہہ راوی نے پس رضی ہو گئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُن کے اہل بیت درخ میں داخل ہونگے *

(۱۴) **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقا عنی لا عنی ومن احب اہل بیتی (اخرجه الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری اُمت کیلئے ہے اور اُن شخص کے لئے جو میرے اہل بیت کو دوست رکھے *

عترت کی تحقیق

یہ بات کا قول ہے عترۃ الرجل سے اسکے مددگار مرد ہیں جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار و مددگار ہیں * ابن سبیت کے نزدیک عترت اور مددگار کے ایک معنی ہیں اور مددگار قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے - اور

اسکا اطلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے۔ محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السؤل میں لکھتے ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مراد غشیرۃ اور بعض کے نزدیک مراد ذریت ہے باپ ادا کی اولاد کو غشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں *

کلبی کہتے ہیں کہ عترۃ سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں * (الخزین بن ابی عبیدہ) ثعلب بن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہی۔ یعنی وہ اولاد جو اسکی صلب سے پیدا ہوا اور وہ نسل جو اسکے پیچھے رہی۔ عرب اسکو اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں (انہری اسی قول کی تائید کرتا ہے) مصلح المنیر *

پس اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنی اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدو بطن مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح منہب میں لکھتے ہیں (عمر الدین بنسبون اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد فاطمہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدو کی اولاد ہیں۔ بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بیت ذریت میں داخل نہیں ہوا جو ویکہ بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ جس کی بحث ہم پیشہ لکھ چکے ہیں۔ یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسرے کو بھی شان میں وارد نہیں ہوا *

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللهم اتم عترت رسولک فھب مسیئہم لجنہم وھب لی قال ففعل (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے میرے پروردگار یہ لوگ تیرے رسول کی عترت ہیں انکے برے نیکو کے لئے بخش اور ان سب کو میرے لئے بخش دو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہے *

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لم شفاعتی یوم القیامۃ الملکم لندی و القام لھوہم والساعی فی امورھم عند اضطرارھم الیہ والمحب لھم بقلیہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ النجۃ والثنا فی مستد اہل بیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کو قیامت کے روز میری شفاعت پہونچگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنا والا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتوں کو پورا کرنا چاہے۔ تیسرے وہ جو ان کے امور میں جن میں وہ منظر میں کو شمشک کرتا ہے۔ چوتھے وہ جو کہ مل اور زبان سوان کا دوست ہے *

(۳) عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ الحق انھم ذریتہم قال اللہ ان یرفع ذریۃ المؤمن معہ

فی درجۃ فی الحبۃ وان کان اذونہ فی العلی ثم قرأ الذین امنوا واتبعتہم بایمان الحقنا بہم
 ذریۃ انہم الذین قال فان کان ہذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فماذا لک بذرتہ صلی اللہ علیہ وسلم
 (نقلہ السہودی فی جواہر العقیدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے
 کہ ماویا یہ سمجھتے ان سے انکی ذریت کو (روایت ہے بہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کردیگا مومن کی ذریت
 کا وجہ اس کے ساتھ جنت میں اگرچہ اس مومن سے عمل میں وہ کمتر ہونگے۔ پھر ابن عباس نے اس آیت
 کو پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور تھے انکی ذریت کو) لکھا یہ وکیا ہے ایمان کے
 ساتھ ماویا یہ سمجھتے ان کے ساتھ انکی ذریت کو (اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہی
 نو پس انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا ؟

(۴۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولدک وولدک
 ولاہک ولشبیعتک ولحبی شیعنتک فابشہ فانک انزع البطین لاخرہ الدلیلی جناب امیر
 علیہ السلام سے منقول ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنے علی سے فرمایا کہ یا علی تحقیق
 خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیری شیعوں
 کے محبوں کو بخش دیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے :

(۴۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کان یوم القیمۃ کنت انا وک
 علی خیل بلق منوجہ یتجان بالدر والیا قوت فیما ہر اللہ بکم الی الحبۃ والناس ینظرون لاخرہ
 الاہام علی بن موسی الرضا علیہ السلام فی التنا (جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے
 کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تو اور تیری
 اولاد اہل بلق گھوڑوں پر سوار ہونگے اور اُنکے سروں پر دریا قوت کے جڑاوت لگ رکھے ہونگے پھر
 تم کو اللہ تعالیٰ جنت کی طرف جائیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے :

(۵۰) عن عاصم بن الجود عن ذر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان فاطمۃ احصنت فوجہا فی اللہ ذریتہا علی النار (اخرہ البزار فی مسندہ وانطیرانی فی
 الکبیر والنجیم فی الحلیۃ) قاری عاصم بن الجود ذر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے
 ہیں کہ منجھ صاف علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شہرگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اُسکی ذریت پر
 آگ کو حرام کر دیا ہے :

(۵۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدین لما سمیت فاطمۃ قال علی لہ سمیتہ
 فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا وفدیتہا من النار (اخرہ الحافظ ابوالقاسم الدمشقی
 ونقلہ الحب الطبری فی الیاض عن مسند علی بن موسی الرضا علیہ السلام والنقا) جناب امیر علیہ السلام
 کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیوں نام پڑا ہے علی نے
 کہ اسوقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضرت م نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

نے اسکو اور اسی ذریت کو آگ سے چھوڑا یا ہے *

(۸) **عن** عبد الرحمن بن عوف قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة انصرت الى الطائف فخاصه سبع عشرة يوما تسع عشرة يومًا ثم قام خطيبًا فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أوصيه بعدكم فخير أقال هو عبدكم المحض - والذي نفسي بيده لتقمن الصلاة و اتقن الزكاة و لا تجش عليكم و لا تجسبوا يضرب أعناقكم ثم أخذ بيد علي فقال هو هذا إلا أخرجه ابن أبي شعبة و أبو يعلى ثم الحاکم عبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو منافق کی طرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا بیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی عزت کیساتھ بخیر کی کوئی وصیت کرتا ہوں پس بیشک حوض کوثر تمہاری جنت کی نیک ہے۔ مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور تم ناز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور سترہاں طرف ایسے ایک آدمی کو بھیجو گا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے *

(۹) **عن** ابن عمر قال أخرجنا من مكة رسول الله صلى الله عليه وسلم اخلفوني في عتري اهل بيتي (أخرجہ الطبرانی فی الاوسط والنسوی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ میرے آخری کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو *

(۱۰) **عن** مغفل بن يسار قال سمعت ابا بكر رضى الله عنه يقول علي بن ابي طالب عترة رسول الله صلى الله عليه وسلم اى لذى حث على التمسك لهم (أخرجہ الدارقطني) مغفل بن يسار کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابیطالب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت میں ہیں کہ تمسک پکڑو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ نصیحت فرمایا تھا *

(۱۱) **عن** ابی یعلی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسه و یا کون عتري احب الیہ من عترته و یكون اهلی احب الیہ من اهله و یكون ذاتی احب الیہ من الله (أخرجہ الدیلمی) ابو یعلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایمان الایمان کوئی بندہ کہ جنسک مجھ پر اپنی جان سے زیادہ محبت نہ کرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سو پیار نہ کرے۔ اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔ اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے *

(۱۲) **عن** ابی سعید قال البیہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتد غضب الله عز وجل علی من اذانی فی عتري (أخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خدا کا غضب پکڑ لیا وہ اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کے بارے میں ایذا دیتا ہے *

(۱۳) **عن** من خطب الحسن فی لیامی بعض مقاماته انه قال نحن حزب الله الفلحون و عترة رسول الله اقرعون و اهل منته الطاهرون و الطيبون و احد الثقلين الذين خلقهم الله رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم و الثانی کتاب اللہ (مخرج الذهب المسعودی) جناب حسن علیہ السلام کو خطاب تھا
سے کہ آپؐ بعض ایام بعض مقامات پر فرماتے ہیں نقل ہے کہ آپؐ فرمایا کہ ہم یہی ہیں خدا کا گروہ
رستگار ہوئیو اللہ ہے اور ہم یہی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار
اور اس کے پاک اور طیب اہل بیت اور ان دونوں میں سے ایک کہ جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ اور خدا کی کتاب کے دوسرے ہے۔

ذی القربے کی تحقیق

ذی القربے سے بھی یہی فوات مفرد سرور ہیں چنانچہ امام ابو الحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر
میں لکھتے ہیں (۱) عن ابن عباس قال نزلت هذه الآية قل لا اسألكم عليه جوازا الا المودة
فی القربی قولوا من قرابتك هؤلاء الدین وجبت علینا مودتهم قال علی وفاطمة وابناهما
(اخرجه احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم والذہبی والشیخ ابن عباس رضی اللہ عنہما)
روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جن کا ترجمہ یہ ہے کہ کہہ دے یا رسول اللہؐ انہیں مانگنا میں تم سے
اسکی اجرت مگر قریبیوں کی مروت۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں جنکی مودت کو خدا
نے ہم پر واجب کیا ہے۔ آپؐ فرمایا وہ فاطمہ اور علیؑ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔

(۲) عن اذا ان عن علی قال فینا اهل البیت فی حمایت لا یحفظ مودتنا الا اهل مودتنا
ثم قرأ قل لا اسألكم علیہ اجرا الا المودة فی القربی (اخرجه ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ
جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورہ حم میں اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہے جو ہے
کہ مفسرین یہ کہہ رہے ہیں اہل بیت کی مروت کو محفوظ نہیں رکھنا مگر ہر ایک مومن پھر اپنے اس بیت کو پرہیز
کہ کہہ دے یا رسول اللہؐ انہیں مانگنا میں تم سے اسکی اجرت مگر قریبیوں کی مروت ہے۔

تنبیہ

چونکہ اس فصل میں جناب امیر علیہ السلام کی اولاد وصلح کا بیان ہے۔ اس لئے مناسب معلوم
ہوتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے۔

مختصر سوانح امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام میں

(۱) عن جابر بن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینزال هذا الامر عزیز الیمن من علیؑ نار اہم شاعشر
خليفة کلهم من قریش (اخرجه الشیخان وله طرق) والفاظ ومنها لا ینزال هذا الامر عزیز الیمن
لا ینزال هذا الامر عزیزاً ورواهما احمد) ومنها لا ینزال امر الناس ما ضیاً ما ولهم (شاعشر
رجلاً لا یرجوا المسلم) ومنها عند ان هذا الامر لا ینقض حتی یقضی له فیما (شاعشر خليفة)

وہمہا عندہ لا یتزل الا سلام عزیز صنیعہا الی اثنا عشر خلیفۃ و متہا عند الزرار لا یتزل الا سلام
 قاتما جیفۃ اثنا عشر خلیفۃ بجانب ثورے مروی ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ
 امر عزت والا رہیگا جب تک کہ مو کرینگے بارہ خلیفے جو سب قریش سے ہونگے شیخین یعنی بنی رسی اور مسلم
 نے تو اسی طرح پراسحہٹ کو روایت کیا ہے۔ لیکن اس کے طریقے اور الفاظ بہت سے ہیں۔ ان میں سے
 ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپؐ یہ فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہیگا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ
 یہ امر جاری رہیگا ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا اور ایک روایت مسلم نے کی ہے کہ ہمیشہ لگوں
 کا کام جاری رہیگا جبکہ ولایت اسکی بارہ خلیفے کریں گے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گزریگا
 جب تک کہ جاری کریں گے اسکو بارہ خلیفے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا
 جب تک کہ بارہ خلیفے گزر جائیں گے اور پڑارنے اس طرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہیگا
 جب تک کہ بارہ خلیفے گزر جائیں گے۔

(۲۶) عن مسروق قال کنا مع عبد اللہ بن مسعود جالساً فی المسجد فاذا رجل یقال بابن مسعود
 ہلحد ثم نسیم کہ یکرک بعد خلیفۃ قال نعم کعدۃ لبقاء بنی اسرائیل (اخرجه احمد فی المسند والبیہار
 والطیرانی فی المکی فی مسند عبد اللہ بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس
 مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی اُس کے پاس آیا پس کہنے لگا ای بن مسعود آیا آپ کو تو لوگو اس کے بنی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہ تو گواہ بن کر شہادت دے کہ بنی کریم کی تعداد کو
 (۲۷) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا میرزا العلم و علی کفتاہ و الحسن و الحسین
 خیر طر و اطہر علاقتہ و اکرامۃ من امتی عتوہ کا وزن فیہ اعمال المحییین لنا و المبغضین لنا (اخرجه الدیلمی)
 ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کا ترازو ہوں حسن و حسین اس ترازو
 کے پلارے ہیں علی اسکی زبان ہو فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہماری
 قسین اور مبغضین کے اعمال وزن کئے جاتے ہیں۔

(۲۸) عن سلیمان قال دخلت علی ابی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسن علی فخذ یہ و هو یقول علیہ یقول
 فاک و یقول انت سید و انت امام ابن امام و انت حجتہ ابن حجتہ (اخرجه تاج السیاحۃ و تاج السیاحۃ و تاج السیاحۃ)
 (اخرجه فی المودات السید علی الحمد ان الشافعی و الخطیب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ میں جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پر توہیں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام کی
 زبان پیٹتے ہیں اور حضورؐ کی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں تو سید ہے اور سید کا بیٹا ہے
 اور تو امام کا بیٹا امام ہے اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو جنوں کا باپ ہے نہ ان کا قائم آل محمد ہے۔
 ولد الحسنین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علی اور حسن اور حسین اور ان کے شخصوں اور ان کے حسین میں سے
 معصوم ہیں۔

مناقب اہل بزم العابدین علیہ السلام

وہو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزم العابدین وینقل لہ علی الاصغر وليس الحسین عقبہ کامن فرین العابدین وهو ابو الائمة وسادات التابعین اُمہ سادۃ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وكان یقال لزمین العابدین ابن الخیرین لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ من عبادة خیر فان خیر من العرب قریش ومن الحمد فارس (ابن خنکان) آپ کا نام ناجی علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب ہوا آپ شہر وچس زمین العابدین کے لقب سے اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زمین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی برہنہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمة اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلفہ بنت یزید وچسہ یزید وچسہ وچسہ بنان فارس سلسلہ نعم ہوتا ہے آپ کو ابن الخیرین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں پس شیخ غریب فرمیں گے اور عجم سے فارس کو منتخب فرمایا ہو (۲) ولد یحییٰ الخیر بن المدینۃ خامس شعبان ستمہ ثمان وقلادین فی ایام حید علی بن ابیطالب قبل وفاته بسنتین وکنتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزم العابدین وسجاد ودوی الشفقات والتمکی والامین وامہ ابو ولد اسمہا غراند وقیل امرسلہ وقیل شاہ زمان زندکہ خواص الائمة بسط الجوزی آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ سنہ جو آپ کے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زمین العابدین اور سجاد اور ذو الشفقات اور سگی اور ابن یحییٰ جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد زمین بن بکر کا نام مبارک غراند تھا بعض کہتے ہیں کہ اسم سلفہ تھا اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زمان تھا

فہم شیخ غفرات الصفات میں لکھی گئی است ابن الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے

اور آپ کا سجاد لقب ہوئی وجہ تسمیہ کو جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے سہ ان ابی علی ابن الحسین ہ ما ذکرنا لہ عزوجل نعمتہ علیہ الا سجد ولا قرء آیت من کتاب اللہ عزوجل فیہما سجد الا سجد ولا فرغ صلوۃ مغر وضعت الا سجد ولا وفق لاحصاح بین اثنين الا سجد وكان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی لسجاد وبذلک یسرے واللہ علی بن الحسین علیہ السلام جب بھی خدا کی امرت کا ذکر کیا کرتے تو سجد کرتے اور جب بھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجائے تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرصتوں کا غرض ہوتے تو سجد کرتے اور جب شخص کو صلیح کرتے تو سجد کرتے آپ کی نام موضع سجود میں سجدہ کے نشان پائے جاتے تھے اسلئے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا اسی وجہ سے آپ کو ذو الشفقات بھی کہا جاتا تھا

اور آپ کا لقب زمین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک ایسے خائیں مصروف تھے

کہ شیطان نے اٹھو کی صورت بن کر چاہا کہ آپ کو عبادت الہی سے باز کرے حضرت نے مطلقاً اس کی طرف التفات نہ کی یہاں تک کہ اسے حضرت کے پائے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپ نے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو غصے سے آواز آئی انت زین العابدین (رضواہوں اللہ عنہما) اور امام مالک کہتے ہیں صحیح زین العابدین لکھتا تھا عبادۃ یعنی جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے ۔

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک مسلم ہجری میں اور بعض کے نزدیک مسلمہ میں اور بعض کے نزدیک مسلم ہجری میں اور بعض کے نزدیک مسلم ہجری میں آہل

قال ابن سعد فی الطبقات وكان علی بن الحسین من الطبقة الثانية من التابعین وكان ثقة مأموراً کثیر الحدیث عالیاد فیعاً ورعاً عابداً احاط بما معنی جناب علی بن حسین تابعین کے دو سر طبقہ میں سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سے صحابہ و اہل بیت کے بزرگ مرثیہ والے خدا سے ڈرنے والے عابد اور خائف تھے ۔

وكان ابن عباس انذرا قال مر جیاً بالجیب الحبيب ذن کر کہ خواص (الائمہ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھا باش اسے محبوب محبوب کہتے ۔

عن صالح بن حسان قال قال مر جیاً بالجیب الحبيب ذن کر کہ خواص (الائمہ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھا باش اسے محبوب محبوب کہتے ۔

قال فضل بن رایت علی بن الحسین قال لا قال مر جیاً بالجیب الحبيب ذن کر کہ خواص (الائمہ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھا باش اسے محبوب محبوب کہتے ۔

عن زهری قال مر جیاً بالجیب الحبيب ذن کر کہ خواص (الائمہ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھا باش اسے محبوب محبوب کہتے ۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلها الزهری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ۔

قال مالک کان من اهل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے ۔

وقد رایت کان اهل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصنف السرخی مات علی بن الحسین (حلیۃ الانبیا)

اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات نکلیں گی۔

قال ابن عساکر سمعت اہل المدینہ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السراۃ الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان تاس من اہل المدینۃ یعدشون لاید رکون من ابن معاویہم و ساکلہم فلما مات علی بن الحسین فقد وراھا کالو یوثون بہ لیسلا ال منازلہ قال سفیان وکان یجمل جزاب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلو جعلوا ینظرون الی سواد فی فی ظہرہ فقیل ما هذا فقالوا کان یجمل جزاب اللدین لیلۃ علی ظہرہ یعطیہ نقرا اہل المدینۃ (صواعق محررقہ) ابن عباس کہتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے مخفی خیرات علی بن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں اور کون ان کو پہنچاتا ہے۔ جب علی بن حسین فوت ہو گیا تو رات کو ان کا کھانا ان کے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیر کا تھیلہ اپنی پیٹھی پر رکھ کر خیرات بانٹتے تھے جب آپ کو غسل دینے کے تو ایک سیاہ وائے کی پشت مبارک پر نظر آیا۔ پوچھا گیا یہ کیا ہے۔ لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلہ اٹکھا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے پھرتے تھے۔

قال ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ (ع) علی بن الحسین علی اختلاف المذہب جمعون علیہ لامتری احد فی تدبیرہ ولا شک احد فی تقدیرہ وکان اہل الحجاز یقولون لہ ثلاثۃ فی الدھر یرجعون الی اب قریب کلہم نسبی علیا وکلہم یصلہم للخلاۃ لشکامل خصال الخیر فہم یعنون علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب وعلی بن عبد اللہ بن جعفر وعلی بن عبد اللہ بن عباس (صواعقہم ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں۔ باوجود اختلاف مذہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق ہیں۔ اور کوئی شخص آپ کی تیرگی کے بارے میں شک نہیں رکھتا۔ اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہم نے دنیا میں کوئی تین آدمیوں جیسا نہیں دیکھا کہ بالکل اپنے دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ اور ان تینوں کا نام علی تھا۔ اور ہر ایک ان تینوں میں سے بیعت کامل ہونے خصال خیر کے خلافت کی صلاحیت رکھتا تھا۔ یہ ہیں یعنی علی بن حسین بن علی اور علی بن عبد اللہ بن جعفر اور علی بن عبد اللہ بن عباس **کان**

زین العابدین عظیم التجاوز والعفو والصفح حتی انہ سبہ رجل فتعافى غنہ فقال لہ ذیالك اغنی فقال عذک اعرض واشار الی قوله تعالیٰ حد العفو امر بالمعروف واعمر عن الجاہلین (صواعق محررقہ) جناب امام زین العابدینؓ پر سے بجاوڑ کر دیوالے

اور عفو کر دیا۔ اور گناہوں سے درگزر کر دیا۔ کہ ایک شخص نے آپ کو
 برا کہا آپ نے اسے تعاقب فرمایا۔ اسے کہا آپ بیست بیس پرواہ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تجھ سے اعراض
 کرتا ہوں۔ اور آپ نے اس آیت کی طرف اشارہ فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ عفو کو اختیار کر اور اپنے
 کام کا حکم دے اور جاہلوں سے مومن کو پیغمبر نہ مانتے۔

عن حفص القرشی قال کان علی بن الحسین اذا توجه اصر فلو انه فقيل له ذاك فقال
 الا نذرون بين يدي من انفق وحكى الله يصلي في اليوم والليله الف ركنه (صواعق محرقه)
 حفص قرشی کہتے ہیں کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جب کہ وہ منور کرتے تو آپ کا رنگ بزرگ زر و
 ہو جاتا آپ کی خدمت میں اس کی نسبت عرض کیا آپ نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں
 اور یہ بھی مروی ہے کہ جناب علی بن الحسین ایک ہزار رکن پڑھا کرتے تھے۔

عن ابو العراج الاصبہانی قال رتب فی دار علی بن الحسین حریق وہو ماجد فقالوا اننا والناذر
 یابن رسول اللہ فایقن انہ حتی طشبت فقیل ما الذی الہاک عنہا فقال اننا والناذر (تذکرہ
 خواص الائمہ) علامہ ابو العراج انصاری لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کے پاس آگ لگ گئی آپ اس وقت سجد
 میں تھے۔ لوگ آگ آگ پکارتے تھے۔ حضرت سید بن طاہر سے سے سہرا تھا۔ یہاں تک کہ ایک مجاہد نے لوگوں سے
 عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ کو کس چیز سے آگ لگ گئی تو فرمایا آخرت کی آگ نے۔

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلانا یقع وناقل فہربنا الیہ فقام
 معہ وھو یظن انہ یستصر لہ فہربنا وناقل فقال لہ یا فلان ان کان ما نزلت حقاً فغفر اللہ لہ
 فان کان افتراء فغفر اللہ لہ (تذکرہ خواص الائمہ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے
 جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو تم سے ملنے کے لیے آیا ہے
 اس کے پاس میرے ساتھ چل رہا ہے اس کے ساتھ ہوا ہے اس کو یہ خیال ہے کہ میں نے آپ کو اپنی مرضی کے لیے ساتھ
 لے چلے ہیں جب آپ اس کو دیکھیں تو فرمایا اے فلان جو تجھ کو نہ کہتا ہے اگر تیری بات تو اللہ تعالیٰ
 مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہو تو مجھے بخشے۔

اخرج ابو نعیم انہ لما حج ہشام بن عبد الملک فی حیوۃ ابیہ فاجتمعوا ان یستلزمہ
 الحج فامر بیکتہ من اکلہ وھام فغضب منہ الی جائش وھزم وجلس ینظر الی الناس وھو لا یجاءعہ
 من اھل الشام فبذہا ھو کذا اذا تبیل ذین العابدین فاما انہم الی الحج تثنی لہ الناس
 حتی استلہ فقال رجل من اھل الشام ھو شام من ھذا قال لا اعرہ فحافہ ان یرغب اھل الشام فی
 ذین العابدین ووقال الغریب ان ھو شام فاستاء وھو یظن انہ یستلزمہ فاما انہم الی الحج تثنی لہ الناس
 عبد المطلب ابیہ باب کی زندگی میں حج کرتے دیکھا گیا۔ اس سے حج الماسود کے یوسف کے لئے نہایت زور و
 لیکن لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے اس کو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ اس ایک کرسی پر زفرم کے قریب بیٹھ گیا
 اور لوگوں کی آمد رفت دیکھنے لگا۔ اس کے گرد اعیان اہل ہشام کی ایک جماعت گھری ہوئی تھی۔ وہ بھی

اسی حال میں بٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہنچے تو لوگ منتشر ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ نے حجر الاسود کو چومنا اہل شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں۔ جب ان کے لوگ اس قدر تعظیم کرتے ہیں۔ ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہو جائیں۔ یہ کہنے لگائیں نہیں جانتا۔ کہ یہ کون ہیں۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں ان کو بخوبی جانتا ہوں۔ اور اس نے فی البدر یہ قصیدہ پڑھ کر سنایا *

قصیدۃ فرزدق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والبيت يعرفه والحلحله الحرم

اور خانہ کعبہ اور حل اور حرام اس کو جانتے ہیں

هذا النقي الطاهر العلم

یہ ہمہ گیر کار اور پاکیزہ اور پاک اور صاف ہے

الی مکارم هذا يتهى الكرم

اسکی جو انمندی پر کرم کا خاتمہ ہوا ہے

عزيلة عرب الاسلام والجم

اسکے حاصل کرنے سے عرب کے مسلمان اور جم کے

رکن الخطيئة اذا ما جاء يستلم

کعبہ کی دیوار کا رکن یعنی حجر الاسود جیکہ اس کو چومنے کیلئے آتا ہے

هذا الذي تهن البطحاء وطاة

یہ وہ جوحین کے قدم کی جگہ کو کہ پہچانتا ہے

هذا ابن خير عباد الله كلهم

یہ خدا کے تمام بندوں سے افضل کا بیٹا ہے

اذا رآته قرئش قال قائلهم

جب قریش اُن کو دیکھتے ہیں اُنکا کہنے والا کہتا ہے

ينحى الى ذنوة الخالذي قمرت

عزت کی بلندی پر سطح چڑھا ہے کہ قاصر ہو گئے ہیں

يكاد يمسك عرقان راحته

نزدیک ہے کہ اس کے ہاتھ کو پہچان کر پکڑے

لہذا بلکہ زاد اسد شرقاً و طائفة بالفتح جائے قدم سہل یا کون الشریعہ حرام لہذا و اگر کوئی عذر نہ ہو تو ہر ایک کا رکن
نقی پاکیزہ کہ علم ہوا رہ قریش اور لادنصر بن کنا کہ جبریل علیہ السلام اسے دانت دانت لایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چومنا
اور رافضیہ نے اسے چومنا اور اہل بیت نے اسے چومنا اور اہل بیت نے اسے چومنا اور اہل بیت نے اسے چومنا اور اہل بیت نے اسے چومنا
نہ خشن لہذا دست کدست لہذا دین بیرون کو یہ دین حلیم مراد از حیر اسود لہذا استلام سودن بکفہ مستحب لہذا

فی کفہ خیران ریحہ عبق

اس کا مٹھ میں بید مشک جو حسن کی بو بہایت شوم سی ہے

یوضی حیاء و بعضی من محابۃ

بہت گھبراہٹ اور کچھ شرمیلے لوگوں کی نگاہ بھی رہی ہے

یثقیل نور الہد من نور غزۃ

اسکی پیشانی کے نور سے ہدایت کا نور شکت ہے

من جدہ اذ فضل الانبیاء

اسکی حد کے سامنے انبیاء کے فضل مزاں برادری کو کیا ہے

منشق من رسول اللہ ینعتہ

اسکے وجود کی کوئل جانا رسول اللہ کے شجر وجود سے ہوئی ہے

ہذا ابن فاطمۃ اکت جاہلہ

اگر اس سے ناواقف ہو تو یہ حضرت فاطمہ کا بیٹا ہے

اللہ شرفہ قدما وعظما

خدا نے ازل سے اسکو شرف اور بزرگی عطا کی ہے

الیث اہون من حین تعصب

جب تو اسکو غضب میں لائے تو اس کی تیرک سادہ انجو آسان ہے

فلیس لک من ہذا بضائکہ

تیرا یہ کہنا کہ کون سیہ یہ اسکو ضرر رساں نہیں

فی کف اذوع فی غریبۃ شمم

اس خون جال کے ماتھ میں کچھ جسکی ناک میں بندی ہے

فما یکلم الا حین یتبسم

اس کے ساتھ بات نہیں کیجاتی مگر جبکہ وہ خود ہنستا ہے

کاشعش نجاب عن اشرافہ الظلم

قل آفتاب اس کے نور سے تاریکی چھٹ جاتی ہے

وقضل متہ دانت لہ الام

اور اسکی امت کو فضل کے ساتھ تمام امتیں بانی بھرتی ہیں

طابت عناصرہ والجم والشم

اسکے عناصر حمید اور نواہر خصلت سب پاک پیدا ہوئی ہیں

بجدہ انبیاء اللہ قد حقا

اسکا جدا جدا حق تمام الانبیاء ہے

جری بذلک لہ فی لوح اقلہ

اسکی شرف اور بزرگی کے لئے قلم کو لوح پر چلا یا ہے

والموت الیوم من حین یقتضی

اسکی زندگی کے وقت موت آجاتی بہتر ہے

العرب تعرف من انکرت والجم

تمام عرب عجم پہچانتے کہ تو نے کس شخص کا انکار کیا ہے

سہ خیران مشک بید سہ عبق یو سہ اذوع خوش جال سہ غریب بینی سہ غم بندی سہ یغضب مضاع اغضا بختہ چشم
رہ ازشتن ازبیا سہ تبسم مضاع وبتسام یعنی فقید من سہ غہ سپید پیشانی سہ نجاب مضاع اینجا ب یعنی باز شدن ایر
سہ و ان ناخیز زبون یعنی فرانہ و ارشدن سہ یغیبت لفتح الوزن مدوت سہ نیم یعنی نور سہ شیم حج شیم خصلت سہ لیت شیر
سہ اہون شہک سہ ایسر آسان سہ بیتفہم مضاع مجهول استقام بختہ چیزے شکستن ۱۲

کتا یدبہ غیاث عم نفعہما

اُس کے دونوں ہاتھ فوادمیں خلافت میں کہ ان کا نفع عام ہے

سہل الخلیفۃ لا تختبہ بوادرہ

وہ نہایت نرم خو ہے اُس کے خشم سے نہیں ڈرتا

حماں اشقال قوم اذا فدا حرا

قوموں کے بوجھ کا وہ اٹھائیں والا ہے دلائی کی وجہ سے

ما قال لا قط الا فی تشہدہ

کبھی اُس نے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا

لا یخلف احد مہمون نقیبتہ

وعدہ کا خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے

عم البریۃ بالاحسان فانقضت

اُس نے احسان کیساتھ خلقت کو گھیر لیا پس دور ہو گیا ہے

من معشر جمہ دین بغضہم

یہ اُس گروہ سے ہے کہ انکی محبت دین پر اور ان کا بغض

ان عداہل التقی کانت ائمتہم

اگر میر کا رول کا شمار کیا جائے تو یہ ان کے امام ہیں

تستوکلان ولا یجروہما عدم

اُس سو خلقت فیض کی طالب ہوا فلاں پرورد نہیں ہو سکتا

یرئہ اثنان حسن الخلق واثم

اُنکی ذات کو دو چیزوں میں خلق اور خوشحالی شمار کیا ہے

حلوا الثمائل تحلو عندہ نعم

وہ نہایت شیریں دل ہے کسی کی کسی نعمتیں شیریں ہوتی ہیں۔

لولا التمشہد کانت لاوہ نعم

اگر تشہد نہ ہوتا تو اُس کا لاجی نعم ہوتا

رحب القلاء اذ یب حین یحترم

مہمانوں کیلئے اُس کے گھر کا بھی فراخ ہے دلائی کی وجہ سے

عنا العنایۃ والاملاق والعدم

خلقت سے رنج اور گدائی اور ان سلاسل

کفر وقربہم منی ومعتصم

کفر پر اور انکا قرب نہ جان دین والا ہے اور دنیا و آخرت کو دستاویز ہے

او قیل من خیر اهل الارض قیلہم

اگر پوچھا جائے کہ زمین پر خیر اہل کی ان کی بے نزو اور بیجا تہا ہے کہ یہی ہیں

نہایت ہر خیر میں

سہ غیاث فوادمیں سہ تستوکلان استکان بخیر چکیدن سہ یجروہما عدم یعنی فوادمیں سہ سہل بخیر
اسان سہ خلیفہ موزم خو سہ تختے از شبہ یعنی ترمیدن سہ بوادر جمع ہاورہ یعنی شاب زدگی سہ نعمہ ہوا یعنی
بہرہل توجہ گزارا کردن واکم کسی سہ حلو یعنی تاثیریں سہ تشہد اشہدان لالہ گفتن سہ نقیبہ یعنی جان و سہ طمان میمون
النقیبہ اذکان مبارک النفس سہ رجب یعنی قریح سہ قناء کوکو کسیر و منہ قناء الدار سہ ادیب خود منہ سہ
یتہرم ہمیں بہرہل مصالح اعتراف یعنی تقد کردن سہ انقضت ماضی انقضت یعنی کشادہ شدن در سہ املاق و دریش
شہد سہ عامیہ رنج دیدن کے سہ عدم نیستی و درویشی صریح

لا یستطیع جواد بعد غایتہم

جوان پہونچو ہیں وہاں کوئی جواد و سخاوت کرنا والا نہیں پہونچا

ہم العیوش اذا ما ازمة الموت

وہ برے بچہ رہیں جب موت کی کیفیت لوگوں کو بگاڑتی ہے

لا یقصر احد سبطا من کفہم

کوئی بزرگ وراثتی کوئی سخاوت کو غرض انسان نہیں چھوڑتا

مقدم بعد ذکر اللہ ذکرہم

پہلے ذکر خدا کے بعد ذکر کے

یابی لہذا یجالی لازم ساختم

انچھ لکھ کر میں نے اترنے سے نہ امت انکار کرتی ہے

ای لائق لیست فی رقابہم

وہ لوگ ہیں کہ ان کے غلاموں کے شمار میں نہیں

من یعرف اللہ یعرف اولیۃ ذہ

جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے

ولا یدلینہم قوم وان کرموا

ان لوگ نہیں دلا سکتے اگرچہ وہ سخاوت کرنے والے ہوں

والا سدا سدا للشر والباس مجتہد

وہ شیریں شیر کپہا کی جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

سیان ذالک ان اثروا وان عدوا

یہ مدد دینے والے اور فرار کرنے والے کی سیساں اگر وہ مالدار ہو جائیں

فی کل بد و مختوم بہ الکلم

ہر کلام آغاز اور اختتام پر

خیم کریم و ایدی باندی ہضم

سخاوت والی عادت ہو اور انکے چٹختش میں جڑ چلیں

لا ولیۃ ہذا اولہ نعم

اسکے پیشوا ہونے والے اور اسکے صاحب نعمت ہونے والے

والدین مزیت ہذا انا لا الام

اور میں ان کے گھر سے اُمتوں نے پایا ہے

فلما سمعوا ہشام غضب وجلس فرزق وامرہ ذین العابدین باثنتی عشر الف درہم فقال عذا
یوکان منہما اکثر وصلناک بہ فقال امتدحنہ للہ لا نعطا فقال ذین العابدین اما اهل البیت
اذا وہبنا شیئنا لا نستعید فقبلہا فرزق (صواعق محررقہ) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا
تو بہتیں آ کر نہ ہتی کہ تیرا کیا بہ بجناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزق کو دینی کا
حکم فرما کر کھلا بھیجا کہ اگر تم سے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزق نے کہا میں نے

ایہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت سے عداوت کرے وہ میری امت سے عداوت کرے
اور جو شخص میری امت سے دوستی کرے وہ میری امت سے دوستی کرے

خدا کے لئے انکی سچ کی ہے نہ عطا کئے لئے۔ جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسی کا کچھ دیتی ہیں تو واپس نہیں لیتے۔ فرزوق نے وہ دہم قبول کر لئے۔

عن الزہری قال حمل عبد الملك بن مروان على بن الحسين مقيداً عن المدينة فاشقاه حديد او وكل به حفظة قال فاستاذنهم في وداعه فاذا قد دخلت عليه والقيوه في رحليه وغل في يديه وهو في قبة فبكيت وقلت رد دت ابي مكانك وانت سالم فقال الزهري انظن ذلك يكرهني لو لما كان رانه لئن ذكره في عن اب الله ثم اخرج رحليه من القيد ويديه من الغل ثم قال لاجرت على هذا يومين من المدينة قال فما مضت الا اربع ليال الا قد فقدوه وقدم الموكلون الذين كانوا معه الى المدينة يطيلونه فما وجدوه فما وجدوه فمسلت بعضهم فقالوا انا نراه انه لنا ذل ونحن له مترصد حتى طلع الفجر فلم نجد له ووجدنا حديد و قال الزهري فقد مت بعد ذلك على عبد الملك فاسالتني عنه فاخبرته فقال قد جاءني يوم فقداه الا غوان فدخل على فقال ما انا وانت فقلت اقم عندي فقال لا احب ثم خرج فوالله لقد امتلأ قلبي منه خيفة (صواعق محرقة) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ عبد الملک ابن مروان کے حکم سے عاملوں نے امام زین العابدین کو قید کر دیا اور پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں تھکڑیاں پہنائیں میں عاملوں کی اجازت لیکر امام کے لینے کے لئے گیا جب میں نے ان کا یہ حال دیکھا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور نے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا کہ میں سچاؤ آپ کے اس قید میں رہتا اور یہ حال آپ کا میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا امام نے فرمایا کہ اسے زہری کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اس قید سے تکلیف میں ہوں اگر میں چاہوں تو ابھی اس سے چھو سکتا ہوں۔ بندگان خدا کو کوئی قید کر سکتا ہے یہ صرف اس لئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکھ کر وقت گذار آخرت کو یاد کرتے ہیں یہ کہہ کر پاؤں بیڑیوں سے نکال لئے کہ میں حیرت میں رہ گیا۔ فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو تھے دن عبد الملک کو کر جو امام پر مشوکل تھے مدینہ میں والیں آئے اور امام کو ڈھونڈ کر آلو کہ میں تپہ امام کا نہ ملا۔ بیٹو! نہیں ایک کو پوچھا کہ کیا ماجر آگہ راہی۔ اس نے بیان کیا کہ جب ہم ایک منزل میں فوج کش ہو تو ہم رات پہرے کے سب بیدار تھے۔ صبح کو جب نیمہ میں گئے تو سب بیڑیوں کے کچھ نہ دیکھا زہری کہتے ہیں کہ جب میں عبد الملک کے پاس گیا تو میں نے اس قصہ کو اس سے نقل کیا۔ اس نے کہا کہ جس وقت میرا گناہ ستور کے ہاتھوں سے نکل گئے اس وقت میرے پاس شریف لائی اور فرمائی گئے کہ میرے اور میرے دو بیان کیا عداوت ہے کہ جس کے بدلے میں تو سب کو تکلیف دیتا ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اب آپ سب کو اس اقامت فرمائی انکار کیا اور چلے گئے۔ حجلان کے چہرے سے استفادہ خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے پھر گیا۔

متہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ میں حج کیلئے گیا۔ ماورج اور سجا علیہ السلام کی قدوسی سے مشرف ہوا امام نے پوچھا زہری بن کابل الاصفہری کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا میں اس کو کوفہ میں زندہ چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا اللہم اوقہ حرا لحدید۔ اللہم اوقہ حرا لحدید۔ جب میں لوٹ کر کوفہ میں آیا ان دونوں میں محتار ابن ابی عبید بن جراح نے خروج کیا ہوا تھا۔ میری اس سے دوستی تھی۔ ایک روز میں سوار ہو کر اس کے لئے کوفہ پہنچا تھا

جب اُسکے مکان کے قریب پہنچا تو وہ سوار ہو چکا تھا میں بھی اُسکے ساتھ ہولیا۔ ایک مقام پر پہنچ کر وہ ٹھہر گیا۔ اتنی میں غزیمہ کو لوگوں نے گرفتار کر کے حاضر کیا۔ مختار نے حکم دیا کہ فی الفور اُسکے ہاتھ قطع کر ڈالو۔ چلا دئے اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ پھر کڑیوں کے انبا میں ڈال کر جلا دیا۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑھنے لگا۔ مختار نے مجھ سے اسکا سبب استفسار کیا۔ میں نے اُس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا اُس نے مجھ کو دوبارہ قسم دلا کر پوچھا میں نے کہا کہ کیا میں اس امر میں امام پر چھوٹ بول سکتا ہوں مختار گھوڑی سے اتر کر خدا کا شکر بجالایا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر وہی کسی کا ارادہ کیا تو راستہ میں میرا گھر پڑتا تھا۔ جب میرا گھر نزدیک آگیا تو میں نے اُسکو دعوت کے لئے کہا کہ آئیے منہاں آج تو نے مجھ سے امام کی دعا کی خبر بیان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتھوں کی پوری ہوئی ہے۔ مجھ کو چاہئے کہ میں آج اس کے شکر میں تمام دن روزہ رکھوں یہ کہہ کر مجھ سے مرخص ہو گیا۔ (شواہد النبوة) *

نقل ہے کہ جناب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز حضرت زین العابدین حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا میں تمہارا چچا ہوں اور عمر میں بھی آپ کے بڑا ہوں۔ آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور میر علیہ السلام کی تبرکات مجھ کو دیدیں۔ کیونکہ بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری ہے کہ بعد شہید کیا علیہ التحیۃ والتنا کے امام پر حق کون ہے۔ تشریف لائے ہم حجر اسود سے پوچھ لیتے ہیں دعوتوں صاحب حجر الاسود کی پاس تشریف لیگئے۔ سجاد علیہ السلام نے اسماء ما توره الہی کو پھر حکم حجر الاسود کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ای حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیری ہاتھ میں ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام پر حق اور وصی اور جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حجر الاسود حکم رب العزت پر بیان فصیح گویا ہوا کہ ای محمد بن صفیہ امت حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے۔ کل امور دین میں آپ پران کا اہل جواب ہے (شواہد النبوة) *

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے فرستادوں کے ساتھ جناب صہبائے کرام تشریف لیگئے۔ جب چاشت کی وقت کھانا حاضر کیا گیا۔ اتنے میں ایک ہرن آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا میں علی ابن الحسین بن علی ہوں میری نال فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہیں ای ہرن میرا ساتھ آکر کھانا کھا لے ہرن فی الفور حاضر ہو کر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹھ گیا۔ اور کھانا کھا کر چلا گیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پھر اُسکو بلائیں حضرت نے فرمایا میرا نہ ہمارا ہے ہرگز اُسکو نہ چھیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ خشکی رہنمائی کو ہم چھیڑیں۔ حضرت نے آواز دی وہ ہرن پھر کھانا کھا گیا۔ ایک شخص نے اُسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا وہ فی الفور بھاگ گیا حضرت نے فرمایا تم نے میری رہنمائی کی کہ کیوں چھیڑا۔ اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہیں آئیگا (شواہد النبوة) *

عمر سبع و عسرون منها سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب لواء شریعہ علیہ الحسن ثم احدث عتسر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال بہ الولید بن عبد الملک و دفن بالبقع عند عمہ الحسن و توفی

سنتہ ۹۴ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی عمر ستاون برس کی تھی وہیں آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنایہ عاطفت میں پرورش پاتے رہے اور دس برس اپنے چچا حسن علیہ السلام کے سامنے کھیلنے رہے۔ اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو ولید بن عبد الملک نے زہر دلویا تھا آپ اپنی چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو میں درمیان قبرستان بقیع مدین میں ۹۴ھ میں آپ کی وفات واقع ہوئی ہے *

قال ابن الصباغ المالکی المالکی مات مسموماً وان الذی سمہ الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی کہتے ہیں کہ آپ کا انتقال زہر سے ہوا ہے اور یہ تحقیق ولید بن عبد الملک نے آپ کو زہر دیا تھا *
وکان یخطب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ دسمہ کیا کرتے تھے *

توفی فی ثانی العشر محرم سنتہ ۹۴ھ وکان عمرہ اذ ذاک سبعاً وخمسين سنتہ (تذکرہ خواص الامہ)
آپ کا انتقال باہریں محرم ۹۴ھ کو ہوا ہے اس وقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی *
واولاد خمسة عشر احد عشر کرا واربعة اناث۔ وانشہرہم محمد المکتی بانی جعفر الملقب بالباقر آپ کی بیوہ اولاد میں تھیں گیارہ مرد چار عورتیں سے زیادہ تر مشہور امام محمد بن حنفی ابو جعفر کنیت اور باقر لقب ہے *

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وهو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب وامه ام عید اللہ بنت الحسین ابن الحسین بن علی وهو هاشمی من هاشمیین واما سبی الباقر من کثره سجوده بقرا السجدة جہتہ ای فقہا ورجھا وقیل الغزاة علی قال الجوهري فی الصحاح البقرة المتوسع فی العلم قال وکان یقال لمحمد الباقر لبقره فی العلم یسمی لشاکر الہادی (تذکرہ خواص الامہ) وفي صواعق محرقه سمی بذلك من بقرا الارض او شقها وانا رغبنا تمنا ومکانها فذلک هو اظهر من مخبیات کنوز العارف وحقائق الاحکام والطائفت ما لا یخفی الا علی مختطس وفاسد الطویۃ والسریرۃ وثمة قیل هو باقر العلم وجاسعه وشاہده ورافعه وصفا قلبه وذکا علی وظهرت نفسه وشعرت خلقه وعمرت اوقاتہ بطاعة الله وله من الرسوخ فی مقامات العارفين ما تنکل عنه المستهترون واصليين وله کلمات کثیرة فی السلوک والمعارف لا یحتملها هذه العجالة وكفاه شرفا ان بن المديني روى عن جابر انه قال له وهو صغير والله صلى الله عليه وسلم عليك فيقل له وكيف ذلك قال كنت جالسا عند الحسين في حجرة فيلا عبه فقال لي جابر اولد له مولود اسمه علي اذ كان يوم القيامة ينادي منادي ليقيم سيد العابدین فيقوم ولدك ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته يا جابر فاقره مني السلام يعني باقر فلتين بقرا الارض سے باختر ہوئی یعنی زمین کو کچھا اور کھرپ کی خجیات کو ظاہر کر دیا امام جناب امام کو اسلئے باقر کہتے تھے کہ وہ نبی معارف اور غفایات احکام اور محنت اور لطائف کے سب سے خرابے ظاہر فرماتے تھے جو حضرت کے

انہی اور فاسد طبیعت والے پر نہیں غلہ ہر بہتے۔ اور اسوجہ بھی انکو باقر کہا جاتا تھا۔ کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرینوالے اور اسکو بلند کرینوالے تھے۔ جناب امام کا قلدھات اور علم روشن اور نفس پاک و خلقت شریف تھے انکی اوقات غذا کی طاعت معمولی تھی۔ اور عافیت کے سیر و مقامات میں استفادہ سے روکے تھے کہ وصف کرینوالوں کی زبان اُس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف میں انکے اقوال انہایت کثیر ہیں اس سالیہ انکی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ابن مدنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے حورا نکالیا کہ ابھی نہایت ضعیف السن تھے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہی۔ حاضرین نے پوچھا یہ کیونکر ہو سکتا ہی۔ جابر نے کہا کہ میں ایک روز سرور عالم کی خدمت باریکات میں بیٹھا ہوا تھا اور حسین علیہ السلام انکی گود میں کھیل رہے تھے۔ سرکار فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی رکھا جائیگا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ یہ العابدین میں اُسوقت امام حسین علیہ السلام کا بیٹا اٹھکچھڑا سکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت زندہ رہی تو اسکو میرا سلام کہہ دو۔

قال المنادی فی طبقاتہ سخی باقر لا نہ یقر العلم ای شفعہ فہم اصلہ ولد محمد باقر بالمدينة فی ثالث صفر تیل متلجد الحسین ثلاث سنین سکینتہ ابو جعفر القاہہ الی اتر والشاکر والمہادی۔ عبد الوہاب فی اپنی طبقات میں لکھتے ہیں کہ آپکا نام باقر اسلے رکھا گیا ہی۔ کہ انکو علم کو پھارنے ہی باقر مشتق ہے جسکے معنی پھارنے کے ہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام کے صفر کی سیری تاریخ کو اپنے جہاد امام حسین علیہ السلام کی شہادت سی تین ہر پہلے مدینہ شریف میں تولد ہوئے آپکی کنیت ابو جعفر القاب باقر اور شاکر اور اوی ہیں۔

قال ابن سعد محمد الباقین الطبقة الثالثة من التابعین من اهل المدينة مکان عالمایہ اید انفقہ ابن سوط طبقات میں لکھتے ہیں کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ میں سے تھے ہر عالم و علما و ثقہ و دی عن ایہ وجد یہ الحسن والحسین وجابروا بن عمر طائفہ وعنه اثبہ جعفر الصادق و عطاء وابن جریر و ابن حنیفہ و اکادراعی و الزہری و خلق وثقة الزہری وغیرہ ذکرہ الناس فی فہمہا و التابعین من اهل المدينة (طبقات الحفاظ الذہبی) آپنے اپنی والدہ اور اپنے اجداد امام حسن و حسین علیہم السلام اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک ثقہ صحابی حدیث کو روایت کیا ہی اور آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطاء و ابن جریر و امام ابو حنیفہ و ازاعی و زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ سب سے اول حدیث کو دیوں کیا ہی۔ آپ کو حدیث میں ثقہ لکھا ہی اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین میں آپکا ذکر کیا ہے۔

قال ابو یوسف قلت لابی حنیفہ نفیت محمد بن علی قال نعم وسالتہ یوم فقلت اراد اللہ المعاصی فقال ابوصبی اللہ فقلت قال ابو حنیفہ فما رأیت جوابا لمحمد منہ۔ (تذکرہ خواص کلام) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا آپ نے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہی وہ کہنے لگے ان میں سے ملا تھا اور آپ پوچھا تھا آیا محمد تعالیٰ معاصی کا راہ دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا یا اللہ علی

فہرے گناہ کہہ سکتا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ میں نے اس سو کوئی شاندار جواب نہیں دیکھا۔
 قال عطاء ما رأیت العلماء عند احد اصغر علما منهم کغثد ابی جعفر لقد رأیت الحکم عندہ
 کان مغلوبا (تذکرہ خواص الامہ) عطا کہتے ہیں علما کو از روئے علم کسی پاس استغفار اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے تھے
 نہیں دیکھا جس طرح سے کہ وہ اپنے آپ کو جناب امام ابو جعفر محمد باقر کے روئے سمجھتے تھے میں نے حکم کو ان کے
 سامنے مغلوب پایا ہے۔

توفی مسکوکا یہ وہو علوی من حجتہ امیہ وامہ ودفن ایضا فی بقیۃ الحسن توفی سنۃ ثمان
 وثمانین (صواعق حخرہ) آپ بھی اپنے والد ماجد کی طرح مسموم شہید ہوئے آپ ماں باپ دونوں
 کی طرف سے علوی تھے آپ بھی مزار بقیع میں جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبد کے اندر مدفون ہوئے
 ہیں آپ کی وفات تکالیف میں ہوئی۔ آپ نے اٹھاون برس عمر پائی۔
 قال الذہبی و طبقا مات سلالہ و هو ابن مسئلہ ذہبی اپنی طبقات میں آپ کی سہ وراثت کا یہودیہ پر
 اور عمر ۷۷ برس لکھتا ہے۔

قال صاحب الارشاد لم یظهر عن احد من علم الدین واللسان وعلم القرآن والیہد والفنون الادبیۃ ففہم
 عن ابی جعفر محمد الباقر و علی ابائہ السلام (مشاہد ارشاد لکھتا ہے کہ جس علم دین اور سن اور علم قرآن اور
 سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابی جعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہیں وہ کسی ایک سے ظاہر نہیں ہوئے۔
 عن زید ابن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر بن زید بن علی حوۃ فقال ابو جعفر ما رأیت
 هذا یفرجن بالکوفۃ ولیقطن یواسہ فکان کما قال (صواعق حخرہ) زید بن ابی حوۃ کہتے ہیں
 ہے کہ میں امام ابو جعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی آپ کے چھوٹے بھائی ہار پاس
 ہو کر گئے۔ جناب امام نے فرمایا اسکو دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام
 شہر میں پھرایا جائیگا پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مناب امام جعفر صادق علیہ السلام

هو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیہ و علی ابائہ السلام وروی عنہ
 عن ابی سمائی جعفر بعلم علی اسم بھری فی الحجتہ کیننہ ابن عبد اللہ وقیل ابو اسمعیل دینا قی
 بالصادق والصابر والفاضل والطاهر (تذکرہ خواص الامہ) آپ کا اسم ہے ایک جعفر بن محمد بن ابی
 بن الحسین بن علی بن ابی طالب سے خود آپ روایت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد میرا نام حجت کی
 ایک نہر کے نام پر پھیر رکھا ہے آپ کی کیننہ ابو عبد اللہ بعض کے نزدیک ابو اسمعیل ہے۔ صادق اور
 صابر اور فاضل اور طاهر آپ کے القاب ہیں۔

ولد بالمدينة سنة و قیل سنة (طبقات النادی) آپ ستمہ یا ستمہ بن تولد ہوئے ہیں وہ فریقہ
 بنت القاسم بن محمد بن ابی یکر الصدیق و ام القاسم اسماء بنت عبد اللہ بن ابی زبیرہ زکریا

کان يقول ولدني ابو بكر مرتين (طبقات الحفاظ للذهبي وطبقات المناوي) آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فہر بنت القاسم بن محمد بنی بکر الصديق ہے۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر ہے۔ یہی آپ کو فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے دو دفعہ جنما ہے۔

(روى) عن ابيه والزهرى وناخ وابن المكندي وعنه الثوري وابن عيينة وشعبة ومحيي القطان ومالك وابنه موسى الكاظم (طبقات الحفاظ) آپ نے اپنے والد ماجد اور زہری اور ناخ اور ابن المكندي سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپ سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیی القطان اور امام مالک اور آپ کے فرزند ارجمند جناب امام موسیٰ کاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے۔

وفي الصواعق روى عنه جماعة من اعيان الائمة كيعقوب بن سعيد وابن جريح ومالك بن انس الثوري وابن عيينة وابو حنيفة وابو ايوب السجستاني وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقة لا يسل عن مثله علام بن حمص واعق محرقه من كتبه من ائمة من سائر جماعت مثل يحيى بن سعيد وابن جريح اور امام مالک بن انس اور امام سفیان ثوری اور سفیان ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ و ابو ایوب السجستانی نے آپ سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہیں کہ ویسے شخص کی نسبت ہرگز نہیں پوچھا جاتا ہے۔ قال علماء السيرة اشتغل بالعبادة غلبت الرياسة وذلك حافظ ابو نعیم فی حلیۃ الابرار عن عمر القدام قال كنت اذا انقارت الى جعفر بن محمد علمت انه من سلالة النبيين (صواعق محرقہ) تمام علماء اہل اتفاق یہ کہ آپ شیعہ مریا کی طرح چھو کر عبادت میں مشغول رہی ہیں حافظ ابو نعیم حلیۃ الابرار میں عمر بن المقدام سے نقل میں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ آپ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ میں ہے۔

وسمى به عند المنصور لما حج فلما احصر الساجي به يشهد قال له اتخلف قال نعم فحلف بالله العظيم فقال احلف يا امير المؤمنين بما اراد فقال حلفه فقال له قل برئت من حول الله وقوته - والتخيات الى حولي وقوتي لقد فعل جعفر كذا وكذا افا مئنتع الرجل ثم حلف حتى مات مكانه فقال امير المؤمنين بجعفر لا باس عليك انت الميراث الساجي لما هو انت الغاية ثم انظر فحققه الربيع لجازة حسنة وكسو مستقيمة (صواعق محرقہ) کہتے ہیں کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اس کے پاس جناب امام کی نسبت ایک بیان بیان کیا جب وہ بہتان دھڑلے والا شہادت اور کونے کے لئے آپ کے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کھا سکتا ہے اُسے کہا ہاں میں کھا سکتا ہوں اور خدا کی قسم کھائی آپ نے منصور کو فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہیں اسی طرح سے حکوائی قسم کھلائیں منصور نے کہا آپ اسی طرح سے اس کو قسم کھلائیں آپ نے اُس شخص سے کہا تو اس طرح سے قسم کھا کہ میں خدا کی ڈرنائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کی طرف پناہ پکڑتا ہوں بیشک جعفر نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اُس آدمی نے ایسی قسم کھائیے انکار کیا۔ پھر قسم کھائی اور اسی جگہ پر گر گیا منصور نے آپ سے عرض کیا آپ نے مجھ میں ایسا کھاساحت خشک ہو گیا ہے۔ اور آپ آخر کار میں یاب ہیں جب آپ وہاں سے لوٹے تو آپ نے منصور کا غلام برحق نامی جائزہ اور بھاری کیسوت لئے ہوئے ملا ہے۔

قتل جعفر الصفات مولا علی بن ابی طالب یصلیٰ علیہ وسلم دعا علیہ عند السجود سمعت الاصوات بموته ولما

بلغہ قول الحکم بن عباس البکلی ع صلینا لکم زید علی جذع نخلة ۛ ولم ندمد یا علی الجذع
یصلب ۛ قال انهم سلط علیہ کلیاً من کلابک فستوسد الاسد (صواعق محرقہ) روایت ہے کہ ایک شخص نے
بعض بدعاشوں میں سے ایک کے ایک غلام کو مار ڈالا آپ تمام رات نماز پڑھتے رہے صبح کے قریب اپنے دعا مانگنے
اور اس کے مرنیکا آواز سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے شعر کی گئی کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ریزہ وخت
کے تیرے پیچاشی دیے ہیں۔ اور مجھے کسی مہدی کو نہیں دیکھا کہ کسی وخت کے تیرے سے صلیب دیا گیا ہو۔ آپ نے یہ شعر سنا
کہا ای خدا اپنے گھوڑوں میں سے ایک لگا اس پر مسلط کر پس اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا ۛ

ومن مکاشفاته اراد بنو ہاشم مبايعته حمل الملقب بالنفس الزكية فاجتبه في او اخر دولة بني امية
وضعهم وارسل جعفر ليبايعهم فامتنع فقال والله ليست لي ولاهما۔ انما الصالح انما يصغر
ليلعين بما صبيانهم وغلامهم وكان المنصور العباسي يومئذ خاضعاً وعليه قباء اصفر فمادت
كل جعفر تعمل فيه حتى ملكوا وسبق جعفر الى ذلك والذ الباقر فانه اخبر المنصور بمك
شرقها وخرها وبطول مدتها قال له المنصور مدتي امية طول امر مدتنا فقال مدتي
وليلعين بهذا الملك صبيانكم كما بالاكزة فلما الخلافة للمنصور تعجب من قول الباقر (صواعق
محرقہ) کہ کچھ کاشفات میں سے ہے کہ دولت بنی امیہ کی آخری وقت میں جبکہ انکو ضعف پیدا ہو گیا۔
بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزكية اور اس کے بھائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بھی بیعت
کی تکلیف دی۔ آپ نے بیعت سے انکار فرما کر کہا و اللہ نہ میرے لئے ہے ان دونوں کے لئے بلکہ روٹی کے والے
کیواسطے ہے۔ اس کے بچے اور لڑکے اس کے ساتھ کھیلنے کے منصفو عباسی اس وقت موجود تھا اور روٹی کے کپڑے
پہنی ہوئے تھے اس لیے آپ کی پیشگوئی نے بنی عباس میں غم ہو گیا۔ اور منصفو سلطنت کا مالک ہو گیا اور آپ سے
پہلے آپ کے والد ماجد امام محمد باقر نے منصفو کو بادشاہ ہوئیے کا گاہ کیا تھا اور اس کی سلطنت کو مرد و شرعی اور غری
اور طول مدت سے خیر و بری بھی منصفو نے حضرت باقر سے پوچھا تھا کہ بنی امیہ کی بدت سلطنت بہت زیادہ
ہوئی۔ اور تمہارے مال بچے اس مالک کے ساتھ کھیلنے کے جس طرح سے کہ گند کے ساتھ کھیلنا ہوتا ہے جب
منصفو کو خلافت مل گئی تو جناب باقر علیہ السلام قول یا ذکر کے تجھب کیا کرتا تھا ۛ

اخرج ابو القاسم الطبري من طريق بن وهب فقال سمعت الليث بن
سعد يقول حجت ثلاث عشر مائة فلما صليت في المسجد رقت ابا قيس فاذا
رجل جالس يد عوف قال يا رب يا رب حتى انقطع نفسه ثم قال يا حي حتى
انقطع نفسه ثم قال الهي اني اشتري الخب فاطعمينك والاهم ان
بردي قد خلقتا فاكسني۔ قال الليث والله ما استتم كل من حتى نظرت
الى سلة مملوءة وليس علي الارض يومئذ عيب واذا بردين موضوعين لهما رطلها في الدنيا فاذا
ان ياكل فقلت انا شر ليك فقال ولم تقل لا ذلك دعوت وكنت امن فقال تقدم وكل فقلت
واكلت عناء اكل مثله قط ما كلن بعجم فاكلنا حتى شبعنا ولم يتغير الصلة فقال لا تتدخروا

ولا تخبنا منه شيئاً ثم اخذ احد البردين ودفع الآخر فقلت انا غني عنه فاذنوا بواجدهما واذنوا
بالاخرى ثم اخذ بردين من الخلقين ونزل وهما بيده ملقيه رجل بالسعي فقال اكسني يا بن رسول الله
صلى الله عليه ما كساك الله فانتي عريان فذفعهما اليه فقلت لمن هذا قال جعفر الصادق
فطلبته بعد ذلك لاسمع منه شيئاً فلم اقدر عليه (صواعق محرقة) ابو القاسم طبري اپنی تاریخ
میں ابن مسرکے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو کتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے
میں حج کرنے کو گیا میں عصر کی نماز پڑھ کر صبح بوقیس پر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا عالمات
رہا ہے۔ اور یارب یارب کہتا ہے یہاں تک کہ اسکی آواز منقطع ہو گئی پھر اس نے یا حی یا حی کہا یہاں تک
پھر اسکی آواز بند ہو گئی پھر وہ عالمی کہانی میں انگور کی آرزو رکھتا ہوں۔ پوچھے انگور کھلا۔ اور میری دونوں
چادریں پڑانی ہو گئی ہیں۔ مجھے یہ لباس پہنا لیث کہتا ہے واللہ ابھی اٹکی و عاتق نہ ہونے پائی تھی
کہ اپنے انگور کی پٹاری دیکھی۔ ان دونوں دنیا میں کہیں انگور کا پتہ ہی نہیں۔ اور دونوں چادریں اسکو
ساتھ دھری ہوئی تھیں کہ میں نے دنیا میں کسی چادریں نہیں دیکھی تھیں پس وہ انگور کھانے لگے میں نے
کہا میں بھی آپکا شریک ہوں کتے لگے کیوں میں نے کہا جب آپ دعا کرتے تھے تو میں آمین کہتا تھا
کتے لگے آگے بڑھ آئیں آگے بڑھ کر کھانے لگا میں نے ایسے انگور کھئی نہیں کھائے اور ان میں دانہ نہیں
تھا۔ ہم کھ کر سیر ہوئے اس پٹاری کو دیکھا کہ ایسی ہی بہی ہوئی تھی اپنے فرمایا اس ذخیرہ کو سیر
نہ چھپاؤ پھر ایک چادر مچھو دی میں نے کہا مجھے اسکی ضرورت نہیں اپنے ایک کو اوڑھ لیا اور دوسری کا
تہ بند بنایا اور دونوں پڑانی چادریں ہاتھ میں لئے ہوئے نیچے اترے ایک آدمی ملا کتے لگایا بن رسول اللہ
آپ حج پر لباس پہنائیں تب صدیق اپنے کہنے خدا نے آپ کو لباس پہنایا ہے۔ کیونکہ میں نہنگا ہوں اپنے
دونوں چادریں اسکو دیدیں میں نے اس سائل سے پوچھا یہ کون ہیں اسی نے کہا یہ امام جعفر
صادق علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد پیر میں نے آپ کو بہت ڈھونڈا تا کہ میں آپ سے کوئی محدث
سنوں۔ لیکن میں نے آپ کو نہ پایا۔

توفی سنۃ اربع وثمانین ومائة مسموماً (صواعق محرقة) آپ کے شہر چری میں ہر فوت ہوئے
قال ابن الصباغ المالکی المالکی مات جعفر الصادق سنۃ ثمان وثلثون وله من تمان وستون
سنۃ فقال انه مات مسموماً فی ایام المفسور ودفن بالقیح واولاده سبعة اوسنتہ
واشہرہم الکاظم ومن تصنیفہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامام) ابن الصباغ المالکی المالکی کہتے
ہیں یہ جناب امام جعفر صادق سنۃ ثمان وثلثون کے مہینے میں زہر سے فوت ہوئے انکی عمر اڑسٹھ
ہوئی تھی منصور کی خلافت کے دنوں میں آپکا انتقال ہوا اور منارہ قیح میں دفن ہوئے آپکی اولاد
چھ یا سات تھیں یا وہ شہر جناب امام کاظم میں آپکی تصنیفات میں کتاب جنو والجامع ہے۔

مناقب امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام

ہو موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ السلام ولد موسیٰ
الکاظم بالابواء ششم امہ ام ولد يقال لها حمید البویہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ
الکاظم والصایر والصالح والامین دست کردہ خواص الامہ آپ کا نام موسیٰ بن جعفر بن
علی بن حسین بن علی ہے۔ آپ کا تعلق ابو ابراہیم کا نام ہے جو بایں مکہ اور مدینہ کے ہے جہانپہ
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقہ مطہر ہے۔ اور صاحب حق نبی
کے نزدیک العزیز بن عبد اللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہی اور حضرت آمنہ خاتون کا
مزار دارالرحم ہے۔ جو مکہ کے ایک گھر کا نام ہے (بعض کے نزدیک امام محمد باقر بھی ابو امین ہی
تولد ہوئے ہیں) ۱۲۸ھ کو بنوا ابراہیمی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جن کا اسم مبارک حمیدہ پر پریر یہ تھا
آپ کی کنیت ابو الحسن ہے اور الکاظم اور الصایر اور الصالح اور الامین آپ کے القاب ہیں۔
وكان يكنى بعبد الصالح لكثرة عبادته واجتهاده وقيامه الليل وكان اذا يلغى عن احد مؤيديه
يبعث اليه بحال رطبقات الحفاظ للذي يباحث كثر عبادت اور اجتہادات اور بیداری
کے آپ کو عبد الصالح ہی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہو جاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے
تو آپ سچے مال اُسکے پاس بھیج دیتے۔

في فصول المهمة كان موسى الكاظم اعمد اهل زمانه واعلمهم واسخاهم كفاوا رحمهم نفسا
وكان يفتقد فقراء اهل المدينة فيجعل اليهم الدراهم والدنانير الى موتهم ليلا وكن لك
التفقات ولا يعلمون من اى جهة وصلهم ذلك ولم يعلموا بذلك الا بعد موته فصول مهمہ
میں لکھا ہے کہ جناب امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ علم اور سب سے
زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء اہل مدینہ کے
حال پر مہربانی فرماتے اور ان کے گھر میں درہم و دینار اور کہا نا وغیرہ بھیجتے اور ان لوگوں کو
یہ معلوم نہ ہوتا کہ کہاں سے آتا ہے اور یہ راز انہیں امام کی وفات تک نہ کھلا۔

وقال الصواعق وكان معروف عند اهل العراق بباب قضاء الحاجات عند الله اعمد اهل زمانه
واسخاهم تلا من حجر صواعق محمد بن لکھتے ہیں کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق میں خدا کی طرف
سے حاجتوں کے پورے ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے زیادہ علم والی
اور سب سے زیادہ عابد تھے۔

(وایضاً)۔ سالہ الرشید کیف تلت عن ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناؤ علی
فتلا موسی ومن ذریۃ داؤد وسليمان الى ان قال عيسى ولسيل اب ايضا من حاجك
من بعد ما جارك من العلم فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائنا نكول ايتنا ولعبد رسول الله صلى الله عليه وسلم
عند مباحلة الضدي غير على قاطية والحسن والحسين فكان الحسن والحسين هما الانباء كتن
ہیں کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت

کہلاتے ہیں۔ اور آپ تو علیؑ کی اولاد ہیں جناب امام موسیٰ کاظمؑ نے قرآن نے یہ آیت پڑھی
 ابرہیم کی فریت سی داد اور سلیمان بھی۔ یہاں تک کہ حضرت علیؑ کے نام تک پہنچے اور فرمایا کہ
 عیسیٰ کا کوئی باپ نہ تھا۔ اور دوسری یہ آیت پڑھی کہ پس جو کوئی تجھ سے جنگ کرے اس کے بعد کہ
 جس کا تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آدم بکاپس اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنے بیٹوں کو۔ آخر آیت تک پڑھ
 کر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نصاریٰ کے مقابلہ میں سوا علیؑ اور فاطمہؑ اور حسینؑ علیہ السلام
 کے دوسرے کسی کو نہیں لے گئے پس حسینؑ آپ کے اپنا شہر ہے۔

ومن بدیع کرامتہ ما حکا ابن الجزری و الامہ مہرزی وغیرہا عن شقیق البلیخی اللہ خیر حاجا
 سنہ تسع واربعم و مائۃ فزارہ بالقادسیۃ متفردا عن الناس فقال فی نفسه ہذا فتی من الصوفیۃ
 ان ینکون کلا علی الناس فمضی الیہ فقال یا شقیق اجتنبوا اکثر من الطن ان بعض الطن
 انتم ولاد ان یحالیہ فغاب عنہ من عینہ فاراہ الہا بواقصہ یصلہ واعضاء تضرہ و
 دموعہ تجاوز فحار الیہ لیعتذر تخففت فی صلوتہ فقال لہ وانی غفار ہن تاب وامن فلما
 نزلوا دمالہ راہ علی بیڑ سقطت وکرتہ فیہا مذعی فطعی الملوحتی اخذھا وقرضھا وعلی اربع
 دکعات ثم مال الی کتیب رمل فطرح منہ فیہا وشراب فقال لہ اطعمنی من فضل ما تذوق
 اللہ تعالیٰ فقال یا شقیق ان ترید لہ نزل النعم اللہ علیک ظاہر و باطن فاحس طناک بربک
 فناولیتہا فشربت متہا فاذا اسوی و سکرو ما شربت واللہ الذ منہ ولا اطیب یحاشیبت لہ
 و اقمت ایا ما لا اشتہی شربا ولا طعنا ثم لہ ارادہ الامکۃ وھو بعلمان و غاشیتہ و امور علی

خلاف ما کان علیہ بالطریق (صواعق محرقہ) آپ کی کرامات بدیعہ میں سے ایک وہ حکایت ہی
 جس کو ابن الجزری اور الامہ مہرزی رحمہما اللہ نے شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص
 میں شقیق حج کرنے کو گئے اور قادیسیہ میں جناب امام کاظمؑ کو دیکھا کہ لوگوں سے مجریدہ طور پر تشریف
 لیجا رہے ہیں شقیق اپنے دل میں کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کا بارخا طر ہے
 آپ شقیق کے پاس سے ہو کر گذری اور یہ آیت پڑھی کہ (اے شقیق) تم پر سیز کرو بہت سو گمنانوں
 بعض گمان گناہ ہیں شقیق چاہتے تھے کہ کہیں ایک جگہ آپ کی معیت میں فروکش ہوں۔ لیکن
 آپ شقیق کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئے پھر آپ کو واقعہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ کے
 تمام اعضا کانپ رہے ہیں اور انسو جاری ہیں شقیق آپ کی خدمت میں عذر کرنے کے لئے حاضر ہوئے
 اپنے اپنی غمازیں تخفیف فرما کر یہ آیت پڑھی کہ (میں بخشنے والا ہوں اس کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا)
 جب رمالہ میں پہنچے تو شقیق نے پھر اٹھ کر دیکھا کہ ایک کوئی میں آپ کا لٹا کر گیا ہے۔
 آپ نے اس کو لٹے کو مانگا اور کوئی میں پانی بلند ہو گیا یہاں تک کہ آپ کے لٹا پاڑ لیا۔ اور وضو فرمایا
 اور نماز کی چار رکعات پڑھیں پھر ریت کے ایک ٹیلے کی طرح متوجہ ہوئے اس سے ٹھوڑی سی ریت
 لٹے میں ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا جو کچھ کہ آپ کو عذر ملے کہلا یا ہے آپ اس کا جو تھا بھوک

عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا نہیں اسے شہیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا چچے اپنی نعمتیں عطا فرمادے۔ پس تو اپنے رب کی جانب اپنا گمان نیک رکھا کر پھر کہے وہ لوٹا بچے ویدیا میں نے اسے پیاتوہ ستوا اور شکر سے بھر دیا پایا۔ میں نے کبھی ایسے لذیذ ستو نہیں پئے تھے اور نہ اُس سے زیادہ خوشبودار دیکھے تھے۔ پس میں سیر ہو گیا کئی دن تک جھکو پھر جھوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پھر راستے میں آپ کو رو دیکھا جب کہ میں پہونچا تو دیکھتا ہوں کہ آپ لوگوں اور خدمتگاروں کے درمیان سوار تشریف لیجاتے ہیں اور جن امور کو میں نے راہ میں دیکھا تھا اُنکے برخلاف بڑی شان شوکت سی اُکی سواری چلی ہو۔

وکان الموصی الہادی جلسۃ اولیٰ ثم اطلقہ لاندای علیا یقول لہ ہل شئ تم ان تولیقہ ان نفسہ ورا فی الارض فقطعوا الرصاص کم فانتہ وعزت انہ المراد فاطلقہ لیلا ولما قاتل لہ الرشید حین ذاکہ جالساً عند الکعبۃ انت الذی ینایعک الناس سر فقال انا امام القلوب وانت امام الجوارح ولما اجتمع امام الوجہ الشریف علی صاحبہ افضل بصلۃ والسلام قال الرشید السلام علیک یا بن عم فقال لک اظم السلام علیک یا ابت وکانت سبباً لا مساکہ وحملہ مع البغداد وحبسہ فلم یخرج من حبسہ الا میتاً مقیداً ودفن جانب الغربی من بعد اد (صواعق مخترقہ) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپ کو قید کیا تھا۔ پھر چھوڑ دیا۔ کیونکہ اُس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ اُسی قوارب میں ہیں کہ تم اسی لئے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین میں فساد اور قطع رحم کرو موسی الہادی نے خواب سے بیدار ہو کر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہیں پس آپ کو رات ہی میں رہا کر دیا۔ اور پھر جب رشید نے آپ کو قید کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگوں سے پوشیدہ بیعت لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ولوں کا امام ہوں اور جو جموں کا امام ہو جس روز کہ ولوں کا امام اور جو جموں کا امام دووں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روپ کو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کر گیا اخی بن عم السلام علیک اور کاظم عرض کر گیا السلام علیک ایو باپ میکہ ہی اچکی گرفتاری کا سبب ہوا اہل روں رشید آپ کو گرفتار کر کے بغداد میں لے آیا اور قید رکھا تا وقت انتقال آپ اس راء نہ ہوئے اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے۔

ولما حج الرشید سعی بہ الیہ وقیل ان الاموال لجل الیہ من کل جانب حتی یشتری صیفہ بثلاثین الف دینار فقبض علیہ وانفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسیٰ بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنتہ ثم کتب الیہ الرشید فی دمر فاستعفی واخبر انہ لم یدع علی الرشید وان لو یکن یرسل من یسلہ الا تہلی سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للمسکین بن شاہک بتسلیم وامر فیہ فعمل لہ ساقی طعام وقیل فی دطب فتوعات ومات بعد ثلاثۃ ايام وعمر خمسۃ وستون سنتہ (صواعق مخترقہ) جب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کے رشید کو پیش کامیت کی گئی کہ آپ کو پاس ہر طرف سے مال تاجروں اور اپنے تئیں ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے اُسے قبضہ کر لیا اور عیسیٰ بن جعفر بن منصور کو حکم بھیجا کہ آپ کو قید کر دیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے پھر ان کو قتل کے لئے

عیسیٰ کو لکھا عیسیٰ آپ کے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھ بھیجا کہ خلیفہ آدمی کو بھیج دین تاکہ میں امام کو اس کے پر وگروں۔ اگر ہمیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑ دوں گا جب رشید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے لکھ بھیجا کہ امام کو سدی بن شاہک کے سپرد کر دے اور سدی کو جناب امام کے قتل کرنیکا حکم بھیج دیا۔ اس نے آپ کے کھانے میں مہر ملا دیا۔ کہتے ہیں کہ کھجوروں میں آپ کو ترہریا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تھے تین دن کے بعد انتقال فرم گئے۔ یہی عمر اس وقت بیسٹھ سال کی تھی۔

و توفی فی خمس من شهر رجب سنہ ۸۱۰ و اولادہ فی فصول الحمد مسبقہ و ثلاثون و اشہرہم علی الرضا آپ کا انتقال پانچویں رجب سنہ ۸۱۰ کو ہوا اور فصول میں ۳۷۳ - آپ کی اولاد کو آدمی لکھے ہیں ۔

و من مصنفانہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ الارباب (کشف الظنون فی اسامی الکتب و الفنون) آپ کی مشہور تصانیف میں سے مسند و جس کو کہ حافظ ابو نعیم مہمانی صاحب حلیۃ الارباب نے آپ سے روایت کیا ہے ۔

ومن مصنفاته مسند الامام موسى بن جعفر الكاظم رواه ابو نعیم الاصفهانی صاحب حلیۃ
الابرار کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون آپکی مشہور تصانیف میں سے مسند ابو جریس کو کہ
حافظ ابو نعیم صفحہ ۱۱ صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے ۔

امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدينة سنة ۸۷ وقيل سنة ۸۸ امه ابرو ولد يقال لها ام البنين واسمها ابرو كنية ابو الحسن القاب الرضا والصابر والذكي والولي (تذکرہ خواص الامہ) جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام والثنا ۸۸ یا ۸۹ کو بربطیہ میں تولد ہوئی آجی والدہ ماجدہ ام الولد حسین خلیو بعض ام البنین کے عاصی۔ انکا اسم شریف اردی تھا۔ جناب امام کنیت ابو الحسن اور القاب رضا اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہیں۔

قال ابراهيم بن العباس ما رأيت أعلم منه وكان المأمون يجتهد بالسؤال عن كل امر فجب عليه الجواب الشافي وكان قليل النوم كثير الصوم لا يفوته صوم ثلاثة ايام من كل شهر كان كثير الخير واكثر ما يكن في الليالي المظلمة وكان جلوسه في الصيف على حصير وفي الشتاء على مسج (تذكره خواص الامم) ابراهيم بن عباس كبتا به كمنع من زيارته عالم نهين وكجها - مامول اكثر سولات من انك امتحان لياكثر ما تھا اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تھے - آپ بہت کم سوتے تھے اور صوم کثرت سے رکھا کرتے تھے اور کرمی کے دنوں میں چٹائی پر اور بجائے کے دنوں میں کینل پر بیٹھیا کرتے تھے ۔

وفي الصواعق

و فی الصواعق
ابنته واشتبه فی ملکته وقوض الیہ امر الخلافة فانه کتب بید کا کتابا سنہ احدی و ہائیتین بان
علی الرضا ولی عہد و اشہد علیہ جمعا کثیرا لکنہ فوق قبیلہ فاسقت علیہ کثیرا و اخیر قبل موتہ بانہ یاکل
عبیا او ثما فامنعہما وان المامون یومد د فتنہ خلف الرشید ولم یستطع وکان ذلک کملہ کما
اخبرہ الصواعق محرقرہ صواعق محرقین ہر کہ سب و ات سوز و ذکر کے روشن تر ہیں انقدر میں سب
بڑے ہیں اسی وجہ سے مامون نے اپنی بہنیں انکو قیدی بنی اور اپنی بیٹی کے ساتھ انکا نکاح کیا تھا۔ اور اپنی مملکت

میں شریک بنایا تھا اور ام خلافت انکی طرف سے کر کے سب سے پہلی جماعت کی گواہی سے آپ کی ولیعہدی کا عہد نامہ اپنے ہاتھ سے لکھیاتھا لیکن آپ اس سے پہلے انتقال فرم گئے جس پر کہ ماموں کو نہایت افسوس ہوا۔ آپ نے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تھا کہ آپ کو نہ ہر وار انگویا انا رکھلایا جائیگا۔ ماموں کا ارادہ تھا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو میں خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہ ہوئی اور ماموں کی جگہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ سب خبریں جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی تھیں۔

عن موسیٰ بن عمران قال آیت علیٰ الرضا فی مسجد المدینۃ وہارون الرشید یحطی بالتروی وایادہ نذفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص کلامہ) موسیٰ بن عمران ناقل ہیں کہ میں نے جناب امام علی الرضا علیہ السلام علیہ السلام کی مسجد میں دیکھا اسوقت ہرول رشید بنیر بن خطیبہ پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ میں اور یہ یعنی ہرول رشید ایک گھر میں دفن ہونگے۔

ومن موالیہ معروف الکوفی استاذ السمری السقطی لا نہ اسلم علیہ (رواہ الحاکم) موقوفہ کنی استاد سمری قطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں میں تھے کیونکہ آپ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے۔

عن محمد بن عیسیٰ بن حبیب قال آیت البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی فیہ الحجاج فیہ بیلۃ فقلت فوجدت عندہ طبا من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحاتی فنادونی منہ ثماتی تمرۃ فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابوالحسن علی الرضا من المدینۃ وفضل ذلک المسجد وخرج الناس الیہ علیہ فضیلت کونہ فلما اہو جالس فی موضع الذی رأیت البنی صلی اللہ علیہ وسلم جالساً فیہ بین یدیه طبق من خوص المدینۃ فیہ تمر صیحاتی فقلت علیہ فاستد فانی وناولنی قبضتہ من ذلک التمر فاذا اعدتہا بعدد ما ناولنی البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللوم فقلت لہ ذلک فی فقال لوزادک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ ذلک (رواہ الحاکم)

محمد بن عیسیٰ بن حبیب کہتا ہوں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد میں آپ فوکش ہو رہے ہیں میں حضور کے سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کھجوروں کے پتوں کا طبق رکھا ہوا ہے جس میں صیحاتی کھجوریں ہیں آپ نے مجھ کو انہیں سوا کھجوریں عطا فرمائی ہیں جب اس خواب پر میں نے گذر گئی تو جناب امام ابوالحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد میں اترے اور لوگ سلام کے لئے دوڑے میں بھی آپ کے پاس گیا دیکھا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکھتے ہیں جس جگہ کہ میں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا اور مدینہ کی کھجور کے پتوں کا طبق صیحاتی کھجوروں کے برابر ہوا آپ کے سامنے رکھا ہوا ہے میں نے سلام عرض کیا آپ نے مجھے قریب بلا کر کھجوریں عطا فرمائی ہیں سے عطا فرمائی ہیں انکو شمار کیا تو اسی تعداد کو ہم افق پائیں جو مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں عطا فرمائی تھیں میں نے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا۔ آپ مجھے زیادہ عطا کریں آپ نے فرمایا اگر تجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کریں گے تو ہم بھی زیادہ دیں گے۔

وفی الصواعق لما دخل نینسا و رکع فیہا و شق سوتھا و علیہ مظلة لا یرئی من وراءھا
لعمریں لہ الحفظان ابو ذر غفاری و محمد بن اسلم الطوسی و معہما من طلبہ العلم والحديث ما

لا یحیی فضر الیہ ان یریم وجہ و یروی لہم حدیثا عن اباہ کہ فاستوقف البغلة وامر غلاما کہ
 ان یکشف المظلة و اقرعین تلك الخلائق برویہ طلعت المبارک فکانت لہ ذواتان حدیثان
 علی عاتقہ والناس بین صارخ و بک و شتمخ فی التراب و مقبل لحاخر بغلته و ضلحت العلیا یا معاشر
 الناس انصتوا فانصتوا و استمعی مثلی لکما فظلمذ کوراث فقال حدثنی ابی موسی الکماظم عن ابیہ
 معجفر عن ابیہ محمد الباقعن ابیہ زین العابدین الحسین عن ابیہ علی بن ابیطالب قال حدثنی
 جبریل قال سمعت رب العزة سبحانہ یقول لا الہ الا اللہ حصتی فمن قالہا دخل حصتی فمن
 دخل حصتی امن من عدی ابی ثم اتی السمر و سار فعد اهل الحایر و الدالی الذی یکتبون فانافوا
 عشرين الفا و فی روائہ ان الحدیث مری۔ الا یمان معفرة بالقلب و اقرا باللسان و عمل بالارکان
 لعلہما واقعتان و قال احمد لو قرأت هذه الاسناد علی حینون لہو من جنتہ صواعق محرقة میں
 عظامہ بن حجر تاج نیشاپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیشاپور میں نشریف لے گئے
 تو نائبرین کے اردہام سے چلتا و شوار تھا۔ آپ ایک چچوہ سوار تھے اور آپ پر چھانگا گاہا ہوا تھا جس کی وجہ
 سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے بلکہ زور و رازی اور محمد بن مسلم طوسی اُس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث
 نے آگے بڑھ کر تک تمام علمی طلبہ علم اور محدثین کی جماعت کثیران دونوں کے ہمراہ تھی جو شہرامین نہیں آ سکتی
 تھی و دونوں بزرگوں نہایت غبر سے عرض کی کہ حفظ لوگوں کو اپنے جمال یا کمال سے مشرف فرمائیں اور اپنی
 آباکرام کی کوئی حدیث سنائیں آپ نے چچ کو کھڑا کر دیا اور چھتری کو اتار دیا آپی طلعت مبارک کو دیکھ کر خلعت
 کی آنکھ کو کھٹک حاصل ہوئی و سو گیسوا بچے کنہ و نویر لکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لٹتے
 اور غبر کے پاؤں کو چومتے تھے علمائے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہو جاؤ تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ و وہا فظان
 حدیث کی التماس پر اپنے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے اور اُن سے اُن کے
 والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے اور اُن سے اُن کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور اُن سے اُن کے
 اب مکرّم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں اور وہ اپنے والد ہریان
 جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ مجھے جبریل نے آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بکملہ لا الہ الا اللہ میرا حصہ ہے۔ اور جو میرے حصہ میں
 داخل ہوا میرے عذاب سے بخون ہوا میرے کہ جناب امام نے پردہ چھوڑ دیا اور نشر لیت لیگئے۔ جو لوگ کہ دعوات اور
 قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے اُن کا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہنچ گئی۔ اور ایک روایت
 میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے
 ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنا نام ہے۔ شاید یہ دونوں واقعات علیہ علیہ ہوئی ہوں امام
 احمر بن منہل حمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث کو انہیں سناوے گا تو پھر صحر و دیانہ پر پھونکا جائے تو البتہ اسکی
 دیوانگی جانی ہوسکتی۔ اور وہ تندرست ہو جائیگا۔

و کانت وفاته سنۃ ثانیۃ و خمسین و دفن بسنا ایلاد رستاق من اعمال طوس و ولادہ

خمسہ و اشہر ہم جو احصا عن آہل بی و فاف سئلہ میں صفی کی آخری تاریخوں میں ہوئی ہوا فوت
 آپ کی عمر پچیس برس کی تھی آپ قریب سن آہاد میں جو شہر طوس کا ایک گاؤں ہے دفن ہوئے ہیں آپ کی
 پانچ اولاد تھیں جن میں زیوفہ شہور امام جواد علیہ السلام ہیں
 ومن مصنفاتہ مسند اہل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات میں سے مشہور کتاب مسند
 اہل بیت ہے جس میں اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے

مناقب امام جواد علیہ السلام

امام الولد يقال لها سكينه المرسية وكنيته ابو جعفر لكنيته جباة محمد الباقر ولقبه تقي والجلاد
 وللقانع والمرضى ولدا بالمدينة تاسع عشر رمضان سئل (تذكرة خواص الامم) آپ کی والدہ ماجدہ
 ام ولد تھیں جن کا نام نامی سکینہ المرسیہ تھا۔ جناب امام کی کنیت آپ کے جد امیر امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت
 پر ابو جعفر تھی آپ کے اشہر القاب تھی اور جواد میں امیر آپ القانع اور المرضى کے القاب بھی مشہور ہیں
 اُغیویں رمضان ۵۰ کو مدینہ منورہ میں آپ کا تولد ہوا

وفي الصواعق

كان واقف والصبيان يلعبون في ارضه بعد ادومر المامون ففروا
 وقف فجعل عمره تسع سنين قال تقي محبته فقلب فقال يا غلام ما منعك من الاضرار فقال له يا
 امير المؤمنين لم يكن بالطريق ضيق فافسرك وليس كجرم فاختشى والظن بك حسن ان تفر من الاذيت
 له فاعجبهم كلامه وحسن صوته فقال ما اسمك واسم ابيك فقال محمد بن علي المصطفى ثم عليه وعلى آله وسات
 جواده وكان عمره نراة للصيد فلما بعد عن العيران وارسل بازعا راجع فغاب عنه ثم عاد وفي سقارة
 سمكة وتجب من ذلك غاية الحجب ورجع فزاي الصبيان على حالهم ومحمد عندهم ففروا الا انهم قد نرا
 منه وقال يا محمد ما في يدي فقال يا امير المؤمنين ان الله خلقني بحرق دته سمكا صغيرا فصيدها
 بنراة الملوك والخلفاء فيجبون باسلالة اهل المصطفی عليه وعليهم السلام فقال له انت ابن المصطفى
 حقوا خذ معه واحسن اليه وبالغ في الكرامة ولم ينزل مشفقا به مما ظهرك بعد ذلك من فصله
 وعلمه وكال عقله وظهره وبهائه مع صغر سنه وعزم على تزويج بنته ام الفضل وصمم على ذلك فتمعه
 العبا سبون من ذلك خوفا من ان يعهد اليه كما عهد الى ابيه فذكر لهم انما اختاره لقيمه على كافة
 اهل الفضل علما ومعرفته وحلما مع صغر سنه فتنازعوا في انصاف محمد بذلك ثم تواعدوا على ان يرسوا
 اليه من يمتدونه فارسلوا اليه يحيى سائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخليفة حسنت يا ابا جعفر فان
 اردت ان تسأل يحيى ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول رجل نظر الى امرأة اول النهار حراما ثم حلت له عند
 ارتفاع الشمس ثم حرمت عليه عند الظهر ثم حلت له العصر ثم حرمت عليه المغرب ثم حلت له العشاء
 ثم حرمت عليه نصف الليل ثم حلت له الفجر فقال يحيى لا ادري فقال محمد امه نظرها اجنبي فهو حرام
 ثم انشأ هاعند ارتفاع النهار واعتقها الزهر وتزوجها العصر ظاهر منها المغرب وكفر العشاء وطلقها

رجبیا نصف الیل وراجہا الفجر فتعد ذلك قال المامون للعباسین قد عرفتم ما تنکون ثم زوجہ
فی ذلک المجلس ابنہ ام الفضل ثم نوحہا الی المدینۃ فارسلت تشتکی منہ لابیہا انہ تسعی علیہا فارسل
الیہا ابوہا انالہ نزولک لہ التحرم علیہ لک فلا تقودی بمثلہ صواعق محرقریں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کو
آگئی میں کھڑے ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے ماموں کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہی اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی۔ ماموں شجب جناب امام کو دیکھا تو اس کے دل میں امام کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ سے پوچھنے
لگا اے لڑکے! کون ہیں سب کا کیا آپ نے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ سنگ نہیں تھا کہ میرے ہٹ جانے
سے تباہی وادی واریتہ کشا وہ ہو جاتا۔ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپ کے خون سے بھاگ جاتا۔ اور مہاری
نسبت بزرگان بھی نیک تھا کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں بھگا ینگے۔ ماموں کو یہ کلام نہایت پسند آیا اور آپ کی
صورت بھلی معلوم ہوئی۔ پوچھا مہارا اور مہارے یا پ کا کیا نام ہے۔ آپ نے فرمایا محمد بن علی الرضا۔ ماموں کو
آپ پر اس کے والد امیر نہایت نرس آیا اور آپ کے گھوڑا ڈرٹا دیا۔ ماموں اسوقت شکر رکھنے کے لڑ نکلا
تھا اور اس کے ساتھ چند یار تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز کو تیر پھوڑا وہ غائب ہو گیا جیلٹ
آیا تو اس کی چونچ میں نئی سی ایک مچھلی تھی۔ ماموں دیکھ کر نہایت شجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے
جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے ماموں نے قریب ہو کر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہوا آپ نے
فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالیٰ نے اپنے دریلے قدرت میں ایک نئی سی مچھلی پیدا کی ہے جس کو کہ
بادشاہوں کے باز شکر کرتے ہیں اور اہلبیت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خیر دیتے ہیں
ماموں نے کہا بیشک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہیں آپ کو اپنے ساتھ لیجیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا
جب تک سپر کے علم و فضل و کمال عقل اور طہ و پیران کی حقیقت نہ معلوم گئی اس وقت وہ آپ کی تعظیم و تکریم میں
مبالغہ کر گیا۔ آخر شرف اسے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل کے نکاح کر دیا قصہ کیا۔ بنی عباس اس
خون سے ملے ہوئے کہ ان کا پاپ کی طرح سے کہیں اٹکے بھی ولیعہد نہ بنائے۔ ماموں نے عباسیوں سے کہا
میںے یا وجود اس صغیر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور حکم میں اُنکے محتا نہ ہو سکی وجہ۔ سے اُنکو اس کام
کے لئے منتخب کیا ہے۔ بنی عباس اس کے ان اوصاف میں متناع کرنے لگے۔ اور ان کو کوئی نقر کیا کہ ہم ایک
ایسے آدمی کو لائے جو ان آدمیوں اُنکا امتحان کرے۔ اس بات کے لئے اُنہوں نے اس زمانہ کے زبردست عالم
اور بیضا طرہی بنی بن اکثم کو پیش کیا سب اراکین دولت اسوقت جمع تھے۔ خلیفہ نے جناب امام کے لئے
ایک مکلف مستہجیانہ کا حکم دیا۔ جب جناب اس پر جلوس فرمایا یحییٰ نے اُن سے چند مسائل پوچھے آپ نے
دلائل واضح سے جواب دیئے۔ خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر آپ نے بہت ہی اچھی طرح سے اُنکے مسائل کا جواب دیا
ہے۔ اگرچہ ایک ہی شہ پر مگر آپ یحییٰ سے ضرور پوچھیں آپ نے یحییٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا تم اس مسئلہ میں کیا
کہتے ہو کہ جھک ایک مرد نے ایک عورت کی طرف دیکھا اور وہ اسوقت حرام تھی۔ پھر فتاب کے طلوع کو وقت وہ اسپر
حلال ہو گئی پھر ظہر کو وقت اسپر حرام ہو گئی اور عصر کو وقت پھر حلال ہو گئی پھر مغرب کو وقت حرام ہو گئی پھر
عشاء کو وقت حلال ہو گئی اور صبح رات کو حرام ہو گئی۔ پھر فجر کو حلال ہو گئی یحییٰ نے کہا میں اس مسئلہ کو نہیں جانتا

یجعل لسانہ ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انما شرفیہ بحضرة المتوکل فقال عن یحیی بن ذکوان قد اعلی
 علی العسکری فجاء اجلسہ معه علی سریرہ فقال یحیی ذکوان فقال ان اللہ حرما اولاد المحبین علی السباع
 فتلقی السباع فخرض علیہا ذکوان فاعتزت بکذلک ہما ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذکوان فیہ فامر بثلاثہ من
 السباع نجی بہا فی صحن قصیر ثم دعا فلما دخل بابہ اعلقت علیہ والاسباع قد اصمت لاسباع
 من زینہا لما شئ فی الصحن یرید الذہن حتمت الیہ اسکت فتمسحت ودارت حولہ وهو
 یمسکہا بکیمہ ثم ولبست فصعد المتوکل یحدث مع ساعۃ ثم نزل ففعلت معہ الاول حتی خرج
 فاتبع المتوکل بجائزۃ عظیمۃ فقیل للمتوکل افعل کما فعل ابن عمک قال انزیدون قتلی (صواعق عظمیہ)
 آپ کا نام عسکری اس وقت ہوا کہ آپ مدینہ منورہ سے سرمن راہ میں جسے سامرو بھی کہتے ہیں نکالے گئے تھے
 اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بھی ہے۔ اس لئے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت میں اپنے والد ماجد
 کے وارث تھے۔ ایک دفعہ کوفہ کے اعراب میں سے ایک اعرابی آپ کی خدمت میں آکر کہنے لگا۔ میں آپ کی
 جدا مجد کی دوستی کیسا تھمتمسک ہوں اور قرض کے بوجھ سے دب گیا ہوں۔ میں آپ کے سوا اسکے ادا ہوئی
 سبیل نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا تجھے کتنا قرض دینا ہے کہے لگا دس ہزار درہم آپ نے فرمایا تو غم نہ کھا انشاء اللہ
 ادا ہو جائیگا۔ آپ نے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکھ دیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام میں ہمارے پاس
 آؤ اور حجت نقاضہ کجیو اسنے ویسا ہی کیا۔ آپ نے اس سے بیٹھی یا تین کر کے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ
 متوکل کو یہ معلوم ہوا۔ اسنے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت میں بھیجے آپ نے وہ سب اس اعرابی کو دیدی۔ اعرابی
 نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری بہایت و رحیم کی آمد دس ہزار درہم تھے بیس ہزار آپ نے لیے یا بیو
 تیس ہزار درہم میں سے ایک درہم کے بھی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت میں یہ کہتا ہوا آیا
 کہ اصد ثعلبے اپنی رسالت کے مقام کو خوب پہچانتا ہے۔

بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہیں کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعویٰ کیا۔ متوکل نے کہا
 کہ کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعویٰ میں کوئی زہائش کی جائے لوگوں نے جناب امام علی العسکری
 کی طرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلا کر اپنے تخت پر بٹھایا اور اس عورت کو دعویٰ بیادوت میں امتحان
 کرنے سے پہچا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندوں پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے۔ تم درندوں کو
 اسکے پیچھے وال دو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جھوٹ کا اقرار کیا۔ لوگوں نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کرو
 نہیں کرتے متوکل نے تین درندے قصر کے صحن میں چھڑوا دیے۔ پھر جناب امام کو بلوایا آپکو اس میں داخل کر کے
 دروازہ بند کر دیا اور خود چھت پر چڑھ کر تماشا دیکھنے لگا جب درندوں نے دروازہ کھٹکنے کی آواز سنی۔ تو
 خاموش ہو گئے جب آپ صحن میں پہنچ کر سر بھی پرچھڑنے لگے تو درندے آپ کی طرف بڑھے اور ٹھہر گئے
 اور آپکو چھو کر گود چھڑنے لگے۔ آپ اپنی اس تین انہرے تھے۔ پھر درندے کھٹکے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ متوکل
 جناب امام کے ساتھ چھت پر سے باتیں کرتا رہا اور اتر آیا۔ پھر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے
 متوکل نے آپ کے پاس گراں بہا صلہ بھیجا۔ لوگوں نے متوکل سے کہا تو بھی ایسا کر کے دکھا جس طرح سے

ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لئے روئے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں۔ بہلول نے کہا میں صاحبزادی میں ایسی کھیلنے کی چیز نہیں بھی مول لے دوں۔ آپ نے فرمایا یا کم عقل ہم کھیلنے کے لئے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کس چیز کے لئے پیدا ہوئے ہیں آپ نے فرمایا علم اور عبادت کے لئے بہلول نے کہا آپ نے یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپ نے کہا خدا کی پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کرو گے۔ بہلول نے اپنے چند نصیحت کی باتیں کہیں۔ چند پند امیر شہر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام یہ دوش ہو کر بہلول پر گرتے مجب افاقہ میں آئے تو اُسے پوچھا کہ آپ کو کیا یاد ہو۔ آپ اپنی بچے میں آئے تو لہری کوئی خطاب نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا یا بہلول میری پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ مونی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی۔ جیتا کہ اُس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلا تیں اس طرح سے ہی حجے بھی ڈھری کہ میں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بن جاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے تو کوئیں غلط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ مغیر بن منکدر نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقاء کی واسطے شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مغیر نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا۔ ان میں ایک راہب تھا جیل سے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسی طرح سے ہوا۔ بعض جاہلوں کو شک پیدا ہو گیا اور دین سے لوٹنے کے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری۔ حسن خالص علیہ السلام کو بلا کر کہا اپنی جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی دستگیری فرماؤ۔ قبل اسکے کہ ہلاک ہو جائے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہئے کہ کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک اُٹل کروں گا خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکال دی کا حکم دیا۔ وہ سب رہ گئے۔ جب نماز استسقاء کے لئے شہر سے باہر نکلے۔ راہب نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتے۔ بادل پیدا ہو گیا۔ جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑ لیا حکم دیا۔ اُس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی۔ آپ نے وہ ہڈی اُس کے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اُس نے ہاتھ اٹھایا اور کھل گیا۔ آفتاب نکل آیا۔ لوگ اس بات سے نہایت تعجب ہوئے۔ خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا اچھا یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے جسم مبارک کی ہڈی ہے جو کسی قبر سے اُن راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے۔ اور نبی کے جسم اُن کی ہڈی کا یہ قاصد ہے کہ جب آسمان کو پرہیز کر کے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہو۔ چنانچہ اسکا امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ لوگوں کا شبہ مٹ گیا۔ جناب امام اپنے گھر کو تشریف لے گئے اور نہایت عزت اور تکریم سے اوقات گزین رہے۔ اکثر بادشاہی القابات اُنکی خدمت میں پہنچتے رہتے تھے۔

وفي فصول الجمع ولما ذاع خبر وفاة ابي جعفر سر من رأى وقامت صحبة واحدة عطلت الامواق وغلقت دكاكين وركب بنو هاشم القواد والكتاب والقضاة والمعدون وسائر الناس الى جنادته نكافته سر من رأى يومئذ شبية بالقيامته فلما فرغوا من تجهيزه بعث الخليفة الى عيسى بن المنوف ليصل عليه صلى عليه ودفن بالبيت الذي دفن فيه ابوه وكانت وفاته في يوم الجمعة ثمان خلون من شهر ربيع الاول سنة وحرر ثمان وعشرين سنة ويقال هم ايضا لم يخلفه غيره ولله ابى القاسم حمداً للحج

تیرے ابن عم نے کیا ہے۔ متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہاں ہو۔

و توفي الإمام الحسن علي الهادي وله من العمر أربعون سنة يوم الاثنين لخمس ليل بقية جمادى الآخرة سنة ودفن في داره بسر من رة يقال الله مات مسعوماً وأولاده أربعة أشهر حسن الخالص (صواعق محرقه) جناب امام الوالحسن علي الهادي پیر کے دن پچیسویں جمادی الآخر ۲۷۸ کو فوت ہوئے۔ آپ کی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سوزی ہوئی ہے۔ آپ کی پار اولاد میں تین خیمیں جناب امام حسن الخالص باوجود زہر مشہور ہوئے۔

منات الامام حسن الخالص عليه السلام

امام احمد ولد يقال لها سون وكنيته ابو محمد والقباه الخالص السراج والعسكري ولد بالمدن خيرة الثمان خلون ربيع الآخر سنة ۲۷۸ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جن کا کہ نام سوسن تھا آپ کی کنیت ابو محمد اور آپ کے القاب الخالص امیر السراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھویں ربيع الآخر ۲۷۸ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

وقع لم يملول مع انه (ا) وهوصى بيكي والصبيان يلعبون فظن انه يتحسر على ما في ايديهم فقال اشترى ما تلعب فقال انا قليل العقل ما للعب خلقنا فقال له فلما ذا خلقنا قال للعلم والعبادة فقال له من اين لك ذلك قال من قول الله تعالى افحسبتم انما خلقناكم عبثاً وانكم اليانا ترجعون ثم سألته ان يعطه فوعظه بابيات ثم خرا الحسن مغشياً عليه فلما افاق قال له ما نزل وانت صغير لا ذنب لك فقال ابيك عني يا يملول اني رأيت والدتي ترقد النار يا لخطي الكبار ثر فلا تقدر الا بالصغار واني اخشى ان اكون من صفار خطي حجتهم۔ ولما حبس قحط الناس يسرهم رأى قحطاً شديداً فامر الخليفة المعتمد بن المتوكل بالخروج للاستسقاء ثلاثة ايام فلم يلقوا فخرج المضاري وسعهم راهب كلما مديده الى السماء هطلت ثم في يوم الثاني كد لك فشك بعض الجملة وارتد بعضهم فشق ذلك على الخليفة فامر باحضار الحسن الخالص فقال ادرك امة جديك رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تهلك فقال الحسن يخرجون عذرا وازيل المشرك انشا الله تعالى وحكم الخليفة في اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم له فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراهب يده مع المضاري غنيت السماء فامر الحسن بالقبض على يده فاذا فيها عظم ادمي فاخذ منه يده وقال استقض يده فرا الى القيم وطلعت الشمس لحجب الناس من ذلك فقال الخليفة للحسن ما هذا يا ابا محمد فقال هذا اعظم بني ظفر به هذا الراهب من بعض القيو ما كشفت عن عظم النبي تحت السماء لا هطلت بالمطر فاستحوذ لك العظم فكان كما قال وزالت الشهة عن الناس ورجع الحسن الى امة واقام عن نيرانكم ما وصله الخليفة تصل اليه كل وقت (صواعق محرقه) آپ ابھی لڑکھی تھے کہ آپ کو بھول دیا گئے دیکھا کہ لڑکے کیسیل رہے ہیں۔ اور آپ اُنکے قریب گھر رہے ہیں۔

فصول المہدیین لکھا کہ جب پیام کے انتقال کی خبر مشہور ہوئی تمام سامروہل گیا اور غوغا برپا ہو گیا بازاروں میں ہڑنال ہو گئی۔ دو کاہن بند ہو گئیں۔ تمام سنی مٹم اور قصاص کا حکم دینے والے اور غشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلایق اُنکے چنانے کو دوڑی۔ سرمن لائے اُس دن قیامت کا خونہ تھا۔ جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے اپنے بھائی عیسیٰ بن المنوکل کو نثار کے لئے بھیجا اُس نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اُسی گھر میں دفن کیا جس میں کہ آپ کے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپ نے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن منہ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اُس وقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا تھا۔ آپ کے چچے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحججہ کے سوا۔ آپ کی اور کوئی اولاد نہیں رہی۔

مناقب الامام المہدی علیہ السلام

اسمہ محمد کینتہ ابو القاسم لقبہ الحججہ والمہدی والخلف الصالح والقائم والمنظّم صاحب الزمان وعمر عند وفات اُمیہ خمس سنین لکن اناہ اللہ فیہا الحکمة ویسعی المقام قبل لالہ تستر وغاب فلم یعرف ابن ذہب وصواعق محرقہ علامہ ابن جریر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے یعنی نام اور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہیں اور آپ کا لقب الحججہ والمہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے آپ کے والد کی وفات کی وقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ لیکن خدا نے اس بچھوٹی سی عمر میں آپ کو حکمت عطا کی تھی اور اس لئے آپ کا نام قائم رکھا گیا کہ آپ پوشیدہ ہو گئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہاں شریف بیٹو۔

قال الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکبجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الأدلۃ علی کون المحدث حیا یا فینا بعد غیبتہ الی الان واما امتناع فی بقائه کبقاء عیسیٰ بن مریم والخضر والایاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس العین من اعداء اللہ فعلى وهو لا یرتد ثبت بقائہم بالکتاب والسنة شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکبجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان میں جہاں پر کہ انہوں نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکو زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہیں ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ شعیب بن مریم اور خضر اور ایاس کے جو خدا کے دوست ہیں اور اعور دجال اور ابلیس عین کی بقا کے جو دشمنان خدا ہیں سے ہیں جناب مہدی علیہ السلام کے بقا میں بھی کوئی مانع نہیں اور ان لوگوں کا باقی ہونا کتاب سنت سے ثابت ہو رہا۔

احادیث مرویہ متعلقہ بوجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینخرج المہدی علی اسنخانیۃ ینادی مناد ہذا المہدی خلیفۃ اللہ فایعزہ (اخرجه ابو نعیم والسیوطی فی معرفۃ النور دی فی اخبار المہدی) عبد اللہ بن

محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر پدلی سایہ کی ہوگی ریخت نہ آکر نہ لاند آکر لگا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو +

(۲) **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی وهو اجل الوجہ اتقی الاثام عیلا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی و ابوداؤد و ابوالنعمان و الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا بیان کیا ہے کہ مہدی محمد میں سے ہو چکے ہوئے پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسکہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی +

(۳) **عن** عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبعثن الله من عتوقی رجلا افرق اثنا یا اجل الجہمہ بملأ قسطا وعد لا (اخرجہ ابوالنعمان) عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تحقیق اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جس کے اکل و انت کثرت کا وہ ہو سکے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا +

(۴) **عن** حدیثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی رجل من ولدی وجمعة القم الدس واللون لون عری و الجسم جسم اسر ائمل علی حذہ الا ین خال کانه کوکب حدی عیلا الارض عیلا کما ملئت جورا یرضی بجلالہ اهل السماء و الارض و الطیر فی الجور (اخرجہ ابوالنعمان و الدیلمی) فی مسندہ و السیوطی فی عرف الوردی فی اجار الحدیث (خزیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد میں سے اسکا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کی چمکتا ہوگا اسکا رنگ عری کو کوئی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا اسکے دہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوگا آسمان کے ستارہ کی طرح ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلاف سے آسمان اور زمین کے باقیہ اور ہوا پر بند خوش ہو جائیں گے +

(۵) **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی من المہدی الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفہ (اخرجہ المحاذی ابوالنعمان فی الحلیۃ و السیوطی فی عرف الوردی فی اجار الحدیث) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم میں سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسیٰ بن مریم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے +

(۶) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لن نملک امة انا و اولہا و عیسیٰ بن مریم اخرہا و الحمد و سلعہا (اخرجہ احمد فی مسندہ و ابوالنعمان و ابن ماجہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو تحقیق میں صراط حق صلاوات اللہ و سلامہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہو کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی کہیں اسکے اول ہوں اور آخر اسکے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مہدی علیہ السلام اسکے پیچھے ہیں +

(۷) **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطلو اللہ تعالیٰ ذلک الیوم حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من اهل بیتی یواطی اسمہ و اسم ابیہ اسمی و اسم امی و اسم امی

قسطا وعدہ کما ملئت جورا وظلما (اخرجه احمد وابوداؤد والترمذی قال حسن صحیح) ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا تو خدا تعالیٰ اس دن کو اس قدر بڑھائے گا کہ اس میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اس کا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کو نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی۔

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ نبیہ رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا (اخرجه احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ و فی رواية احمد و ابوداؤد والترمذی والدیلمی لا یندھب الدینا حتی یملأ رجل من اهل بیتی یواظ علی اسمہ۔ جناب علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا میں سے ایک دن کے سوا بھی باقی نہیں رہے گا تو خدا تعالیٰ اسی ایک دن میں میری عترت میں سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی نے یوں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہیں گزرے گی دنیا جب تک کہ اہل بیت میں سے ایک آدمی اس کا مالک نہیں ہو جائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

(۹) عن ثابت بن قرق ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال لنملأ الارض جورا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسعی واسم ابیہ اسم ابی فیملأ عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا یقع السباء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانا فان اکثر تسعرا (اخرجه المطبوع والی و الزار) ثابت بن قرق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو ظلم اور جور سے بھر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بھر جائیگی تو پورے دو گار مجھ میں سے ایک آدمی کو برا لگے گا کہ اس کا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے مطابق ہوگا وہ اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گھٹانے سے کہ گھٹانے سے نہیں روک سکیگی۔ وہ تم میں سات یا آٹھ برس ٹھہرے گا۔ اگر اس سے زیادہ ٹھہرے تو نو برس۔

(۱۰) عن زبیر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یندھب الدینا حتی یملأ رجل من اهل بیتی یواظ علی اسمہ (اخرجه ابوداؤد) زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تک نہیں جائیگی جب تک کہ عرب کا ایک ایسا آدمی میرے اہل بیت میں سے نہ ہو جائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

(۱۱) عن ابی سعید ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال لنملأ الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرج من اهل بیتی رجلا یملأھا قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا ویقسم المال بالسوۃ ویجعل اللہ الخفق فی قلبہ ہذا الاثم فیملأ سبعا او تسعا ولا ینقی عیش الجیوة بعد المحدثی (اخرجه ابن الساکت و احمد)

(ابو نعیم و السیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی۔ پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جو اسے عدل انصاف سے بھر دیگا۔ جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے پھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگوں میں برابر تقسیم کر دیگا۔ اللہ تو نگری کو اس اہل بیت کے لوگوں کے دل میں پھریوے گا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہیگا اور بعد مہدی کے زندگانی میں بہتری نہیں رہیگی۔

(۱۲) **عن** حامل الصدق فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیکون بعد خلقاء وبعد الخلقاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جیارة ثم یخرج من اهل بیتی رجل یملأ الارض عدلاً کما ملئت جوراً (اخرج الطبرانی) حامل الصدق روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلقاء ہوں گے۔ اور خلقاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہوں کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی۔

(۱۳) **وان الله لعلم الساعة قال مقاتل وتبعه من المفسرين ان هذا الاية نزلت في المحدث (صواعق مخرقة) اور تحقیق وہ جہشت والہ ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول میں مقاتل اور اسکے پیرو مفسرین کہتے ہیں کہ یہ آیت امام مہدی کے حق میں نازل ہوئی۔**

(۱۴) **عن** کعب یقال انما سأل المحدث لانی مہدی لامر قد یتخرج المأبوت من ارض یقال لها انطاکیہ (اخرجہ نعیم بن حماد و السیوطی) حضرت عرف الودی (کعب) روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلئے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امروں کی طرف لوگوں کو مہمایت کرے تاکہ تابوت سکیہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالیں گے۔

(۱۵) **عن** سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المحدث یدظر تا بوبت السکینة من جیرة طہرید حتی یحل فیوضع بین یدیه بیت المقدس فاذا نظر الیه الیہود اسلمت الاقلیلا منهم (اخرجہ ابو نعیم بن حماد و الکوفی و السیوطی) حضرت عرف الودی (سلیمان بن عیسی) کہتے ہیں کہ مہدی تابوت سکیہ کو بحیرہ طہرید سے نکال کر بیت المقدس میں رکھیں گے۔ اسے دیکھ کر بیت تھوڑی بہوئی سلام لائیں گے۔

(۱۶) **عن** جعفر بن یسار الشامی قال ینبع رد المحدث المظالم حتی کان تحت ضرر من الاستان بشی انتزع حتی یرده (اخرجہ نعیم بن حماد و السیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتے ہیں کہ مہدی تمام ظالم کو نوادہ بیگہ بہانہ تک ظالم شخص کے ہاتھوں کی جڑھوں کا لکڑہ پھیرا پس لائیں گے۔

(۱۷) **عن** علی قال ویحالطان فان لله کنوز البیت من ذهب لا فضة ولكن بهما رجال عرفوا الله حقاً و فتر وہم انصار المحدث اخر زمان (اخرجہ نعیم الکوفی فی کتاب الفتن و السیوطی فی عرف الودی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طافیقین پر افسوس ہے۔ خدا کے خزانے میں نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہیں جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے۔ اور وہ مہدی آخر الزمان کے انصار ہیں۔

(۱۸) **عن** کعب بن مال فنادیہ المحدث فیدل الناس اهل البیت و بیعتہ من اهل کوثان و البین و اسبالہ

الشام علی مقدمہ جبریل وسائقہ میکائیل۔ محبوب الخلائق یطی الله به الفتنہ العیاء وتامن الارض ان المثرۃ تج فی خستہ نسوة ما معہن رجل لانتفی شیئاً الا الله تعالیٰ یعطی الارض زکوٰتہا والسماء بركاتہا اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی فی عن ابن الوردی کہ جب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں بہتر مہدی کے انصار اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے۔ جبریل اُنکے مقدمہ البیث ہیں اور میکائیل سب کچھلی فوج ساتھ میں قشریف رکھتے ہونگے خدا نے پاک مہدی کی برکت سے اندھا وندہ کے فتنوں کو بچھا دیا۔ یہاں تک کہ زمین میں امن پھیل جائیگا کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرنے کو نکلی گی کوئی مرد اُن کے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کھائیگی۔ زمین اپنی زکوٰۃ ادا کرے گی۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا۔

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان البقی صلی اللہ علیہ وسلم قال یادی الی اللہ امہ کما یادی النسل الی العیوب وایلا الارض عدا کما ملئت جوراً حتی یكون الناس علی امرہم الاول لا یوط فاعاد الیہ یت دہلا اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کی طرف لوگ اس طرح مجتمع ہوجائیں گے جس طرح سے شہرہ کی کھیاں اپنی بادشاہ کے قریب جمع ہوجاتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی یہاں تک کہ سب لوگ اپنی پہلے امر پر رشتہ ہوجائیں گے۔ مہدی نہ کسی شے کو جگائیں گے اور نہ کسی کا خون بہائیں گے۔

المہدی کا جناب سیدہ کی اولاد میں ہو

(۱) عن امر سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحمد من عترتی من ولد فاطمہ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی والذہبی اجواب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری آل فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔)

(۲) عن امر سلمۃ قالت ذكرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتی المہدی فقال نعم هو حق وهو من ولد فاطمہ (رواة ابن المناوی فی اللام اجواب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا۔)

(۳) عن الزہری قال الحمد من ولد فاطمہ وما الخلافۃ الا فہم (اخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت اُنکے سوا نہیں ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اللہ والجر البیت وقال واللہ ما اددی احج خزان البیت وما ینہ من السلاح والمال او اقمہ فی سبیل اللہ فقال نہ علی بن ابیطالب امض یا امیر المؤمنین فلیکلت یصاحبہ انما صاحبہ من اشرار فی سبیل اللہ فی آخر الزمان (اخرجہ نعیم بن حماد)

والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز تربیت اللہ کے خزانہ میں نشر لیف لجا کر کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بیت اللہ کے خزانہ کا مال اور اس کے ہتھیار لوگوں کو تقسیم کر دوں۔ یا اسی طرح پر رکھا رہنہ دوں۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے امیر المؤمنین جس طرح پر ہے اسی طرح پر اسکو رہنے دو۔ آپ اسکی تقسیم کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اسکی تقسیم کرنا کمال ایک نوجوان ہم اہل قریش میں سے آخر زمان میں پیدا ہوگا وہ اسکو خدا کی راہ میں تقسیم کریگا۔

(۵) **عن ابن عباس** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمضی الا یام واللیالی حتی یلمی اہل البیت فتی فلم ینسہ الفتن ولم یلبسہا فقال یا ابن عباس یخبر عنہا شیخک تم ولا ینالہا شیبا تم وهو امر اللہ یونثیہ من یشاء (اخرجہ ابن شیبہ فی مصنفہ والسیوطی فی عرف الوردی فی اجابہ لمحمدی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا سلسلہ تم تک نہیں گزرنے پائے گا جب تک کہ ہم اہلبیت میں سے ایک نوجوان نہیں آئیگا نہ تو فتنے اُسے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنوں کے مشابہ ہوگا۔ ابن عباس تمہاری پورے اُس سے عاجز آجائینگے اور تمہاری نوجوان اسے نہیں بھینکنے پائینگے یہ ایک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جسے چاہے خطا کرے۔

(۶) **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملک مرمٹان وکافران فالمرمٹان القزین ولسلیمان والکافران عمرو وحبخت نصر وسیعلکما خامس من اہل بیتی (اخرجہ ابن الجوزی فی تاریخہ والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مرمٹوں سے اور کافروں سے عمرو و حبخت نصر پانچواں ہم اہلبیت میں سے تمام مرمٹوں سے والقرین اور سلیمان علیہما السلام اور کافروں سے عمرو و حبخت نصر پانچواں ہم اہلبیت میں سے تمام مرمٹوں سے کا مالک ہوگا۔

(۷) **عن علی بن اہللالی** المکی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شکایۃ الی قبض فیہا فاذا فاطمة عند رأسہ فبکت حتی ارتفع صوتہا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفہ الیہا فقال جیدتی فاطمة ما الذی ینکیک فقالت اخشی الضیعة من بعدک فقال جیدتی اما علمت ان اللہ عزوجل اطعم الی اہل الاصل اطلاعتہ فاختر منہا ایاک فبقتہ بالرسالة ثم اطعم اطلاعتہ فاختر منہا یرعلک فاوحی الی ان انکح ایاہ یا فاطمة فخن اہل البیت قد اعطانا اللہ سبع خصال لم یعط احد قبلہ ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین وکرمہم علی اللہ واحب المخلوقین الی اللہ وانا البرک ووصی خیر الاولیاء واحبہم الی اللہ عزوجل وهو یرعلک وشہیدنا خیر الشہداء واحبہم الی اللہ وهو حمزة بن عبد المطلب وهو عم ابیک وحم یرعلک وانا سبطا ہذہ الامۃ واما ابناک الحسن والحسین وہما سیدا شباب اہل الجنة وادومہما الذی خیر منہما ویا فاطمة والذی بعثنی بالحق ان منہما مہمک ہذہ الامۃ اذا صادت الدنیا ہرجا ومارجا وتظاہرت الفتن وتقطعت السیل واغارہم بعضہم علی بعض فلا کبر

یوحہم صغیرا ولا صغیر یوقر کبیرا فیدعت اللہ عند ذلک منها ما من یفتح حصون الضلالۃ وقلوبا
غلطا یقوم بالذین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان علما الدینا عدلا کما ملئت جورا با
فاطمہ لا تحزن فی ولا تبکی فان اللہ عزوجل رحمک واروف علیک منی وذلک بمکانی منی وموضعک
فی قلبی وزوجک ہوا شرف اہل بیتی حسا واکرامہم منصبا وارحامہم بالرعیتہ واعداہم بالسوۃ والبصر
بالقصبیۃ وقد سألت ربی عزوجل ان تكون اول من یلقی فی قال علی فلما قبض البتی صلی اللہ علیہ وسلم
لم یبق فاطمہ الا حستہ وسبعین یرما حستہ الحقا باللہ تعالیٰ بہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم
والسیوطی فی عرف الوردی) علی ابن الہلالی الکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت
میں حضور کے پاس گیا۔ جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر بیٹھی ہوئی تھیں حضرت کی
حالت کو دیکھ کر روتے روتے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کہنی بند ہو گئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر اُنکی طرف دیکھا
اور فرمایا میری پیاری فاطمہ! تم کیوں روتی ہو؟ جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے بعد ضائع ہونے
سے ڈرتی ہوں حضرت نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے
دیکھ کر انہیں سے تمہاری والدہ کو انتخاب کیا۔ اور انکو مبعوث یا مرسالہ کر کے بھیجا۔ پھر دوبارہ اہل زمین کو
دیکھ کر تمہارے شوہر کو منتخب کیا۔ اور مجھے حکم دیا اور میں تمہارا نکاح اُن سے کیا یا فاطمہ! اہل بیت کو
خدا نے سات ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دی گئی ہیں اور نہ ہمارا بعد کسی کو دی جائیگی۔
میں خاتم النبیین اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں
اور تمہارا وصی سب وصیوں کے بہتر اور خدا کے نزدیک اُن سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے
اور تمہارا شہید سب شہیدوں کے افضل اور اُن سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ خرمین عبد المطلب
تمہاری والدہ ماجدہ اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جس کو سب پر ہیں
اور فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اُن کا پھر تار ہے اور وہ تمہارے ابن عم اور تمہاری شوہر
کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباب ہی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہاری بیٹے حسن اور حسین ہیں
جو جو انان اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور قسم ہے اُس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے
اُنکے والدین اُسے بہتر ہیں اور اُسے خدا کی قسم ہے جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس امت کا
مہدی بھی اندونوں میں سے پیدا ہوگا۔ جبکہ دنیا میں جھگڑے کچھ بڑے پیدا اور فتنے نمودار ہو جائیں گے
آمد و رفت کے راستہ رک جائیں گے ایک دوسرے کو لوگ لوٹنے لگیں گے نہ بڑا اچھوٹے پر رحم کھائیں گے اور
یہ چھوٹا بڑی کی توقیر کریگا پس ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اسکو راغب نہ کرے گا۔ اور وہ مگر ای کے تمام مضبوط
تعلوں کو فتح کریگا۔ اور پر وہ جہالت میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھولے گا۔ جیسے کہ میں ابتداء امر میں دین کو
قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ میں اسکو قائم کریگا جس طرح کہ دنیا ظلم سے بھری ہوئی ہوگی وہ عدل سے
بھر دیگا یا فاطمہ! تم غم مت کرو مت رُو۔ خدا تم پر بہت مہربان ہے تمہارا شوہر میرے نزدیک بلند ہے
تمہارے میرے دل میں جگہ پائی ہے۔ تمہارا شوہر حسب میں میرے سب اہل بیت سے افضل ہے اور اُن کا

منصب ان سب کے منصب کے مکرم ہے اور وہ رعیت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سے زیادہ چمکڑوں کی تہ کو پہنچنے والا ہے۔ میں نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ سب کے پہلے تمہیں مجھ سے ملائیگا علی ابن ابی طالب نے نقل میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پر چتروں سے زیادہ زندہ نہیں رہیں۔ خدا نے بہت جلدی اُنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دیا۔

(۸) **عن** علی قال اذا نادى المنادى من السماء ان الحق في آل محمد صلى الله عليه وسلم فعند ذلك يظهر المهدي على افواه الناس ليشرقون فيه ولا يكون لهم ذكر عند اخرجہ ابو نعیم والسیوطی فی عن الوردی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لگو کہ اسکی محبت پیدا ہو جائیگی اُسکے گرد آئے سوا کسی دوسرے کا ورنہ ان کی زبان پر نہ ہوگا۔

(۹) **عن** ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق في آل محمد صلى الله عليه وسلم ینادی منادی من الارض ان الحق في آل عیسیٰ وقال العباس انما النور الاسفل كلمة الشيطان والصوت الاعلى كلمة الله العلیا اخرجہ ابو نعیم والسیوطی ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پکارے گا آسمان سے پکارے گا کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو نیک پکارے گا زمین سے پکارے گا کہ حق آل عیسیٰ کا ہے۔ عباس کہتا ہے کہ موعود سلطان کی آواز صوت اعلیٰ خداؤں بزرگی کا ہے اور نہ ہوگی۔

(۱۰) **عن** مکحول عن علی قال قلت يا رسول الله ام من غيرنا يا رسول الله قال بل منّا یحتم الله به کما یافقہ اخرجہ ابو نعیم بن الحارث ابو نعیم والسیوطی فی عن الوردی کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مہدی ہم میں سے ہو گا یا کہ ہماری غیرت میں سے ہو گا۔ امیر علیہ السلام فرمایا کہ ہاں غیبت میں ہے۔

(۱۱) **عن** ابی ہریرہ قال حدثنی جلیلی ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج عليهم رجل من اهل بيتي فيضربهم حتى يرجعون الى الحق قلت الى الحق قلت وكه عياك قال خمساً واثنین (اخرجہ ابو یعلیٰ والسیوطی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ایک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگوں پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہیں برآمد ہوگا پس اُنکو مارے گا۔ یہاں تک کہ وہ پھر حق کی طرف رجوع کرینگے نیز کہا کہ موعود نبی کا ہے پچھلے ۵ دن ۲۳ برس۔

(۱۲) **عن** سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمة فتذاکرا لہم فقالت جمعت البني صلى الله عليه وسلم يقول لہم من ولد فاطمة (اخرجہ ابن ماجہ) سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گئے تھے مہدی کا ذکر کر رہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا میں نے محمد صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(۱۳) **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عتق من ولد فاطمة (اخرجہ ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوگا۔

(۱۴) **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمة المحمد من ولدك (اخرجه الزعيم) جناب امیر علیہ السلام سروری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد میں سے ہوگا۔

[illegible]

(۱۶) **عن** السن بن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو المطالب سادات اهل الخيئة انا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمفضل (اخرج من ساجد والدليلي) السن بن مالك سي رايت سبيته كرجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في قراياكم اولاد عبد المطالب اهل جنت كرمه اهل بيوت او حمزة او علي او جعفر او حسن او حسين او عهدي

[illegible]

(۱۸) عیسیٰ ہارون العبد قال انیت اباسعید الخدی فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت (الاحمد بن حنبل) فاسمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في علم فقال يا بني اخبرك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم من مرامه وثقه ودخلت عليه فاطمة نعوذ وانا جالس عن عین رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اذات ما بر رسول الله صلى الله عليه وسلم انصف خفتها الغيرة حتى تبت دموعا على خدها فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك يا فاطمة قالت اخشى الصبيعة بعد لي يا رسول الله فقال يا فاطمة ان الله تعالى اطلع على اهل الارض اطلعا فاختار منهم بعلا فاجاب الله الي فانكحتك منك واتخذت وصيا اما علمت انك بكرانة الله اياك زوجتك اعلم علمنا واكثرهم علما وادهم سلفا فصيرت فاطمة واستبشرت فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يزيد ما يزيد الخيرة الذي قسمه الله محمد صلى الله عليه وسلم والحمد لله فقال لها يا فاطمة لعل ثمانية اضعاف من اربع ما قب ايمان بالله ورسوله وحسنه وزوجه وسبطاه الحسن والحسين وامها بلعز ولغيرهن المنكر يا فاطمة عن اهل البيت اعطينا سنت خصال ليطها احد من الارلين ولا يدركها الاخرين غيرنا بنينا خيرا الانباء وهو ابوك ورحمنا خيرا لا وصيا وهو اهلك وشهدنا خيرا الشهداء وهو حجرة عم ابيك ومناسبطا هذه الامة وهما ابناك ومننا ههنا الامة الذي يصلي بمناجى خلقته ضرب على منكب الحسين فقال من هذا امير الامة (اخرج الدارقطني) ابو هارون العمري كثر من في ابو سعيد خدری کو پاس جا کر کہا آپ جنگ بدر میں موجود تھے وہ بولے ہاں میں موجود تھا میں کہ کیا تم مجھے کسی کوئی حدیث بیان کر سکتے ہو

جو تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے بسی کے حق میں کسی سے سوہ کہنے لگے اسی میرٹھ میں تجھ سے بیان کیا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رضامت دی یا رہو کہ ضعیف ہو گئے تو جناب فاطمہؑ اپنی عیادت کیلئے تشریف لائیں میں حضرت کی وہ اپنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب فاطمہؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکھا تو رونے سے اُنہیں اچھوٹا گیا۔ اور خساروں پر آنسو ظاہر ہو کر پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا ای فاطمہ تم کیوں رتی ہو۔ جناب فاطمہؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بعد میں اپنی تباہی ہو رتی ہوں حضرت نے فرمایا ای فاطمہ پروردگار نے روتے زمین بجا نشندوں پر اطلاع پاکرتیرے باپ کو حق لیا۔ پھر دوبارہ اطلاع پاکرا میں سے تیرے خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پھر خدا نے میری جانب وحی کی اور میں اُس کو تیرا نکاح کر دیا۔ اور اُسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہیں جانتی خدا کی مہربانیوں کو کہ خاص تیری حق میں کی ہیں۔ میں نے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم میں سے زیادہ اور علم میں سے اچھا اور صلح میں سے سب سے مقدم ہے پس جناب فاطمہؑ نہیں ٹہریں اور خوش ہو گئیں۔ پھر آنحضرت نے چاہا کہ ان تمام مہربانیوں کی بیان کرنے سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی آل کے نصیب کی ہیں اسکا اور دل بڑھائیں پس آپؐ نے فرمایا ای فاطمہ علیؑ کا کھڑا انت یعنی مناقب ہیں خدا پر اور اُسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا اور حسن و حسین کا اُسکی اولاد میں سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف و نہی عن المنکر فاطمہؑ ہم اہل بیت ہیں ہمیں چھ چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہم سے پہلے لوگوں کو بھی نہیں دی گئیں اور ہم سے پچھلے بھی ان چیزوں کو نہیں حاصل کر سکتے تھے ہمارا بنی سید نبیوت بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب و صبیوت بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے اور ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر ہے اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس اُمت کے سبط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ تیرے دونوں بیٹے ہیں اور اس اُمت کا مہدی بھی ہمیں میں سے ہے کہ جس کے پیچھے عیسیٰ علیہ السلام نازل پڑھائے پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اس سے اُمت کا مہدی پیدا ہو گا۔

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کا حال کیسے تفصیل یا اجمال ہی سے لکھا جاتے تو یہ عجبالہ ہو گا اسکا تحمل نہیں ہو سکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب عمدة الطالب فی مناقب آل ابی طالب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب امیر کی نسل میں سے کیسے کیسے چلتے ستارے پیدا ہوئے ہیں۔ جسے کہ روئے زمین پر بہائت کی روشنی بھیلی ہے۔

قَدْ تَمَّ الْبَابُ الثَّلَاثُ مِنْ أَرْبَعِ الْمَطَالِبِ فِي عِدِّ مَنَاقِبِ

أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

وَيَلِيهِ الْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھا باب جناب امیر علیہ السلام کے خصائص میں

المستط

بالعروة الوثقی فی خصائص الرضی

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعاد

عن فاطمة بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعة اشهر من حملی بن ابیطالب وكان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا انظر لی یقول یا اخی مالک قد تیغیر لوانک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا بی طالب ان کانت انشی فروجینہا فقال ابو طالب ان کان ذکرہ فہو لک عبد وان کانت انشی فہی ان انتہ فاما وصفتہ جعلتہ فو عشاوة فقال ابو طالب لک تفقہوہ حتی یاتی محمد فیاخذ حقہ فجاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ففتح العشاوة فاخرج منها غلاما حسنًا ففصلہ بید وسماه علیا وبنی فی بیہ واصحہ امرہ ثم انہ الفسد لسانہ فما زال علی عیصہ حتی تام فلما کان من الغد طلبنا الانطیروا نابی ان یقبل شد با وندہمونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالفہ لسانہ فنام مکان کذلک ما شاء اللہ (اخرجہ الامام الفقیہ الحسین الکاکی فی کتابہ) راحۃ ذی الصلایۃ فی حجتہ الصحابۃ (جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مہینے گزر چکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر بچہ کھڑے ہو کر اپنے سر پر رکھتے تھے مجھے دیکھ کر فرماتے تھے اماں جان تم روز بروز کیوں رو رو کرتی جاتی ہو تب عرض کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں حاملہ ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہتے تھے اگر لڑکا پیدا ہو تو وہ آپ کا غلام ہو گا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی۔ جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اسے ایک کیر سے میں لپیٹ رکھا۔ ابو طالب کہتے تھے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم قشر نہ پہن نہ لیں اس کو نہ کھانا دے نہ کپڑا پہناتے تھے اس لیے کہ اسے حق کو لیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قشر پہن لیا اور اس کیر سے کہنے لگا اور ایک خوبصورت لڑکا اس میں سے نکلا اس کو اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور نجی اسے نہ دیا اور اسے نمٹنے لیا اپنا لہو میں ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چومنے لگا اور چومنے سے اس کا سر سرور رہنے لگا اور وہ پیا پیا الی عورت بلاتی اس کے لئے اس نے عورت کا پستان دیا۔

میں نہ لیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت نے اگر زبان مبارک کو اس کے منہ میں ڈال دے حضرت کی زبان مبارک کو چوہا چوہا پھر سو گیا۔ اسی طرح سے فدائے جنت تک پایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ہی کو چوستا رہا۔

قال محمد بن طلحة الشافعي ولد في ليلة الاحد الثالث والعشرين من شهر رجب سنة ثمانمائة وخمسين من التاريخ الهجري المضاف الى اسكتس البدي الثاني وكان ملك فارس يومئذ ابو يزيد بن هرمز ولد بالكعبة البيت الحرام وكان مولدا بعد ان بنو رسول الله صلى الله عليه وسلم بجدة بمكة ثلاث سنين وكان عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولادته ثمانيا وعشرين (المطالبي المستول) محمد بن طلحة شافعي رحمه الله عليه لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی بیسویں سنہ اسکندری کو ہوا ان دنوں ہرمز کا بیٹا ہرمز بن فارس کا پادشاہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین فاطمہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہو چکی بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت المقدس میں تولد ہوئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس تھا۔

عن علي بن الحسين قال كنا ذوار الحميم وحنك فسوة كثيرة اذا قبلت منهن امرأة فقلت من استرحك الله قالت انا ابنة بنت الحجلان من بنى ساعدة فقلت لها اهل عندك عن نبيتي فحدثني به قالت اى والله حدثني بخارة بنت عبادة بنت فضلة بن مالك بن الحجلان الساعدي انها كانت ذات يوم في نساء من العرب فاقبل ابو طالب كيديا خنيا فقلت ما شانك قال ان فاطمة بنت اسد في شدة من الحماض واخذني يد ها وادها الى الكعبة وقال اجلسي على اسم الله فطلعت طلقة واحدة فولدت غلاما مسلما انظيها فامه قلفا له ارحسن وجهه فسماه عليا وحملته النبي صلى الله عليه وسلم حتى اناها الى منبره قال علي بن الحسين فوالله ما سمعت بشئ قط الا وهذا احسن منه راخويرة الفقيه ابن ابي عمير الشافعي في المناقب يبين انهم زين العابدين تراشع بن كهم كرم الله على ابي نيارت كرتتے تھے وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں ان میں سے ایک عورت نے ہمارے پاس آئی تھی اس نے پوچھا تو کون ہوا سے بیان کیا میں قبیلہ بنی ساعدہ میں سے ہوں میرا نام زیدہ بنت الحجلان ہے جب کہ اگر مجھے کوئی واقعہ یاد تو مجھے بیان کرو وہ کہتے لگی مجھ سے عمارہ بنت عبادہ بنت فضلہ بن مالک بن الحجلان الساعدی فی البیت فخری کہیں ایک روز عرب کی عورتوں میں موجود تھی اس نے میں ابو طالب کی شریعت لائے ان کے چہرہ سے، اس طرح انہوں نے مجھے پوچھا آپ کا کیا حال ہے وہ فرمائی کہ فاطمہ بنت اسد کو درد لگے ہی ہیں پھر فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کر کہیں میں لینگے اور کہا خدا کا نام لیکر یہیں بیٹھ جا ابھی وہ اچھی طرح بیٹھنے لگی کہ ایک پاکہ اور پاکیزہ خوش ولاد کا اس کو سپید ایسا حسن و جمال کا لڑکا تھے کبھی نہیں دیکھا تھا اس کا نام ابو طالب نے علی رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد کے ساتھ اس کو اٹھا کر گھر لے گئے۔

بنا سید امیر زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: والدہ مجھے اس سے بہتر سمجھی کوئی بائیس نہیں سکتی ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا آنکوش سرور عالم صلعم میں بیٹا

عن ابی الجراح مجاہد بن جابر قال کان من نعمة الله علي وعما اراد الله به من الخير ان قرئنا
اصابتهم امة شديقة وكان ابو طالب ذاعبال كثرة فقال رسول الله صلى الله عليه وآله لعنه العباس كان
من ابيري هاشم يا عم ان اخاك اباطالب كثير العيال وقد اصاب الناس باقرى فانطلق بنا
اليه فليخفف من عياله اخذ من بينه رجلان فنكفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتى اتيا اباطالب
فقالا اننا نريد ان نخفف عنك من عيالك حتى يتكفف عن الناس فاهم فيه فقال لهما ابو طالب
اذا اتركنا في عقيلنا فاصنعما شئتما فاختار رسول الله صلى الله عليه وآله عليا فضمه اليه واخذ العباس
جعبه فضمه اليه فلم ينزل علي مع رسول الله صلى الله عليه وآله حتى بعثه الله عز وجل تبيا فاتبعه وابن
به وصدق (وهو طالب السلول والرباعى المنقر) ابو الجراح مجاہد بن جابر سے روایت ہے کہ جناب علی کے
حق میں خدا کی نعمت تھی اور خدا نے اُنکے حق میں نیکی کا ارادہ کیا تھا کہ اہل مکہ کو دردناک خط پیش آیا اور
ابو طالب کثیر العیال تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کے کہ وہ اُن دونوں نام میں ہضم
ہیں ہرے مالدار تھے۔ چاکر کہا ساری عمو ابو طالب بڑے عیالدار ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت
اُنکوں کو کیا سعیت پیش کی جی ہے تم ہمارے ساتھ ابو طالب کے پاس چلو تاکہ ہم اُنکا عیال بانٹ لیں
اُنکا ایک لڑکا میں نے لیا اور ایک تم نے لیا اور ہم ان دونوں کا کفیل حال کریں عباس کہتے تھے کہ بہت بہتر
یاد ہے۔ دونوں ابو طالب کے پاس گئے اور کہتے تھے ہم اُنکو عیال کے بوجھ سے کیسے قدر سبکدوش کرنا چاہتے
ہیں تا وقتیکہ خطوں کو کس سر سے مل جائے ابو طالب نے کہا اگر خلیل کو میرے لئے چھوڑ دو اور جو یا ہو سو
کرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیا۔ علی ہمیشہ یہ بات سالٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
رہتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ روگ مارنے حضرت ام کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتبل کیا اور
ایمان لائے اور آپ کی نصیر بن گئے۔

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول اول الناس
من هذه الامة وروى اعلی الحوض او ايها اسلاما علی بن ابي طالب (اختره ابن عسیر البرقی الاستيعاب)
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روايت ہے کہ شہید سناؤ شہید المرسلین علیہ السلام سے سنا ہے کہ
اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونے والا اس امت کا سر ہے۔ پہلے ایمان لائے والا علی بن ابی طالب ہو۔
(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله خير هذه الامة بعدى واطيبها
اسلاما (ما علی بن ابي طالب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور دنیا علیہ السلام
والفنا فراتے تھے کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سر ہے۔ پہلے ایمان لائے والا علی بن ابی طالب ہو۔

(۳) **عن** سلمان الفارسی وابی ذر العقادی قالَا اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيد علي فقال ان هذا اول من نام مني وهذا فاروق هذه الاقمة وهذا يعسوب المؤمنين وهذا اول من بصا فتي يوم القيمة وهذا اصديق الاكبر (اخرجه الطبري والديلمي) سلمان فارسي ابو ذر العقادي رضي الله تعالى عنهما كھتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ وہ ہے جو سب سے پہلے جہیل پران لایا ہے اور یہ اس امت کے حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (امیر) ہے اور سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہ صدیق اکبر ہے۔

(۴) **عن** ابی ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعلي انت اول من امن بي وصدق اخرجه الحاکم ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علیؑ سے فرما ہے تھے کہ تو سب سے پہلے جہیل پران لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے۔

(۵) **عن** زيد بن ارقم قال اول من اسلم علي بن ابي طالب (اخرجه احمد والترمذي وصححه زيد بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لائے والے علی بن ابیطالب ہیں۔

(۶) **عن** ابن عمر السن بن مالك وجابر رضي الله تعالى عنهم قالوا بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الاثني عشر رجلا من بني النضير (اخرجه البغوي والترمذي والطبراني) ابن عمر وانش بن مالك رضي الله عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مشغوبہ ہوئے اور مکمل کے دن علیؑ اسلام لائے۔

(۷) **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حملت الملائكة علي علي سبع سنين وذلك لانه لم يرفع شهادته ان لا اله الا الله الى السماء الا مني ومن علي بن ابي طالب (اخرجه الحافظ بن حجر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علیؑ پر سات برس تک درود نہ پڑھتے تھے یہی اس وجہ سے کہ نبیؐ میرے اور علیؑ کے آسمان کی طرف کسی کی لالہ الا انہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوتی تھی۔

(۸) **عن** عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت اول المسلمين من اذاعوا التوحيد في ايماننا واعلمهم بايات الله واوقاهم عهود الله واوقاهم بالسرية واقههم بالسنة واعظمهم عند الله مني لانه اخبرني عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه كھتے ہیں تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پیش قدم اور جہیل پران لائے ہو۔

(۹) **عن** ابی سعید ومعاذ بن جبل رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انت اول من اذاعوا التوحيد في ايماننا واعلمهم بالسرية واقههم بالسنة واعظمهم عند الله مني لانه اخبرني عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه كھتے ہیں کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پیش قدم اور جہیل پران لائے ہو۔

خدی رضی اللہ عنہ سے اور حاکم متندرک میں معاویہ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر ازمان صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کی روز انہیں کوئی تجربہ سے مقابلہ نہیں کر سکتا تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں کے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب کے برتر۔ اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب کے بہرہ ور اور برابر باطنی میں ان سب کے پورا نفیس کر نیوالا اور ان سب کے بھگڑوں کے قبضل کر نہیں رہا وہ علم والا۔ اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب کے اونچے مرتبے والا ہے۔

(۱۰) **عن** العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب یقول کفوا عن ذکر علی بن ابیطالب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدة من کل واحد من اہل بیتہ احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابو بکر و ابو عبد اللہ بن الجراح وفقر من صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلة هارون من موسی کذی یا علی من دغم انہ یحبہ ویغضضک اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سے باز رہو میں نے جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے بہتر تھی کہ جیسے آفتاب کا پرتو پڑتا ہے میں اور ابو بکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے علی تو سلام لائیں سب مسلمانوں کا پیش قدم اور ایمان لائیں سب مومنوں کا پیشرو ہے۔ اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے وہ بالکل جھوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو کہ مجھے دوست رکھتا ہے۔ اور تجھ سے عداوت رکھتے۔

(۱۱) **عن** سعد بن ابی وقاص ابی سعید و ام سلمة و انس و بنت غیلان جابر بن عبد اللہ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابی وقاص ابی سعید و ام سلمة و انس و بنت غیلان جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب کتاب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم سب مسلمانوں سے پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) **عن** معاذة العدة ویتة قالت سمعت علیا یقول علی المتبرک الصبر انا صديق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابو بکر و اسلمت قبل ان یسلم ابو بکر (اخرجہ بن قتیبة فی المعانی) معاوية العدة رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب علیؑ کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں صدیق اکبر ہوں میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہوں اور ان سے اول ایمان لایا ہوں۔

(۱۳) **عن** ابن عباس قال نظر علی فی وجہ الناس فقال انی لا اخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذی

ولقد علمت انی انکم لیما نابا اللہ عز وجل و برسولہ ثم دخلتہ من بعدی فی الاسلام رسول
 اسلام الی کائن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و شریکہ فی نسبہ و ابولہ و زوج سبۃ نساء اہل
 الخبۃ (البواقیت لابی عمر الزہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب علیؑ نے لوگوں کی
 طرف دیکھ کر فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہوں تم جو نبی جنت ہو میں تم سے
 خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لانے میں مقدم ہوں میرے بعد میں گروہ گروہ داخل اسلام ہو ہو میں
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور شریک میں شریک ہوں میں اُنکے بچوں کا باپ ہوں میں تمام
 اہل جنت کی عورتوں کی سردار کا ماوند ہوں۔

(۱۴) **عن** لیلیٰ الخفادۃ قالت کنت امرا اخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ واد اوی الجرحی
 فلما کان یومرا اجمل قبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی ذیہب عینتہ فقلت حدثنی ہل
 سعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ واد اوی الجرحی وعلیہما فطیفة قالت قاتعی علی کلبتہ
 الاعرابی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان ہذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاء بی و اخر الناس
 فی عہد اعند الموت (البواقیت لابی عمر الزہد) لیلیٰ غفابہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ایسی
 عورت تھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعیت میں غزوات میں جایا کرتی تھی اور زخمیوں کے
 علاج کیا کرتی تھی جب جل کا دن ہوا تو میں بھی جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جنگ کو
 سے فارغ ہوئے تو میں رات کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے اُسے کہا جو کچھ کہتے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اُس شخص کے حق میں سنا ہو مجھ سے بیان کرو کیونکہ لگیں میں ایک روز جناب سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عایشہ ایک سیڑ پر بیٹھ ہوئی ہیں
 اور دونوں پر ایک کھیس پانہوا ہے مجھ پر بھی علیہ اعرابی کی برابر دیر گزری ہو گی کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا یہ تحقیق یہ شخص (یعنی علیؑ) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگوں سے اول ہے اور میرے
 پہلے قیامت کے دن مجھ سے ملنے والا ہے اور میری موت کے وقت میرے آخر حج سے بات کرنا لاؤ۔

(۱۵) **عن** ابن عباس قال کان علی اول من اسلام بعد خدیجۃ و قال ابو عمر ہذا حدیث صحیح الامتداد
 لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
 علی جناب صدیقہ الکبریٰ ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ ابو عمر
 کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سب سندیں صحیح ہیں کسی شخص کو اسکی روایتوں میں طعن کی گنجائش نہیں ہے۔
 (۱۶) **قال** الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالیٰ والسابقون الاولون من المهاجرین والادنیاء۔ قد
 اتفقت العلماء ان اول من اس بعد خدیجۃ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور
 علی ابن ابی طالب وھو قول ابن عباس وسلمان والی ذر و جابر بن عبد اللہ انصاری وزید
 بن ارقم و جناب بن اکارت و محمد بن الکندر و ربیعۃ الرافی و ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں
 آتے کہ یہ والسابقون الاولون الحکم کے تحت میں کہتے ہیں کہ یہ تحقیق تمام علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔

کہ بعد فریحہ رضی اللہ عنہا کے مردوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور سلمان اور ابو ذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور جناب بن الماریت و محمد بن المکتمر اور ربیعۃ الراثی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) **عن** عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثة فالسباق الى موسى يوشع بن نون والسباق الى عيسى صاحب الياسين والسباق الى محمد صلی اللہ علیہ وسلم الى ابي طالب (اخرجه الديلمی) ام المؤمنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کہنے والے تین ہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف سبقت کرنا یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسیٰ کی طرف صاحب الیا سین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابیطالب ہیں۔

(۱۸) **عن** ابن عباس فی قوله تعالى السابقون الاولون من المهاجرين والانصار قال سبق يوشع بن نون الى موسى وسبق صاحب الياسين الى عيسى وسبق علي بن ابي طالب الى محمد بن عبد الله صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجه الطبرانی والصحاح واوکیرین ودرجہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسیٰ کی طرف اور صاحب الیا سین نے حضرت عیسیٰ کی طرف اور علی بن ابیطالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کی طرف سبقت کی ہے۔

(۱۹) **عن** ابن عباس وابی لیلی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الصد يقون ثلاثة حبيب الجار ومن الياسين الذي قال تقتلون رجالا ان يقول دني الله وعلي بن ابي طالب وهو افضلهم (اخرجه ابن الجاردي عن ابن عباس احمد عن ابی لیلی) ابن الجارسی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ صدیق تین ہیں حبیب الجار الیا سین یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو یارین پر ایمان لائے اور الیا سین یہ کہ ہاتھ لگا کر لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پس منے والا شہر ہے اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہیں۔

(۲۰) **عن** ابن عباس فی قوله تعالى من يطع الرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم قال علي يا رسول الله اهل نقدر علی ان نردك في الجنة كما اودناك في الدنيا قال يا علی ان کل شیء دینفا اول من اسلم من امتی فنزلت هذه الآية اولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصدیقین والشهداء والصلحیین وحسن اولئك رفيقا فادرسوا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان الله عز وجل قد انزل بيان ما سالت ففعلك دینفا لانك اول من اسلم وانت صدیق الا کبر (تفسیر ابن الجارم) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کریمہ کہ جن لوگوں نے خدا کے رسول کی طاعت کی ہے پس لوگ ان کے ساتھ ہیں جنہر کہ خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ جناب علی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کو جنت میں بھی دیکھ سکتے ہیں جس طرح سے ہم حضور کو دنیا میں دیکھتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی

کہتے ہیں میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ میں حاضر تھے۔ کہتے
 لگے ہاں میں اُن ہی کہا کیا تم مجھے نہیں بتا سکتے جو کہ مجھ پر تم نے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 ہے جواب دیا اوی میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت
 ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کیجئے تشریف لائیں۔ میں
 حضرت کی داسنی جانب بیٹھا ہوا تھا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکھ کر رونے لگیں رونے سے اُمّی، چکی
 بندہ گئی یہاں تک کہ اُن کے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیوں
 روتی ہیں عرض کیا کہ میں آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے
 زمین کے باشندوں کو بھی طبع دیکھ کر تیرے باپ کو انہیں منتخب کیا۔ پھر دوبارہ دیکھ کر تیرے شوہر کو انتخاب
 کیا۔ پھر میری طرف وحی بھیجی اور میں نے نکاح کر کے اُسے اپنا وصی بنایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے
 خاص تمہارا سے لئے کیا ہوئی کی ہے۔ نیز افاضت سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے۔ اور سلام
 لائیں سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ سکرا بیٹھ اور خوش ہو گئیں حضرت نے چاہا کہ ان کو اور زیادہ اس
 خیر سے حصہ دیں کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپ نے فرمایا یا فاطمہ علی کے
 آنکھ تیز دانت ہیں یعنی منافق ہیں اسد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اُس کے دانائی اور امر
 بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ اہل بیت کو چھ بیاتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ ہر سوا ہم سے پہلے لوگوں کو
 نہیں دیکھیں اور ہم سے پہلے آئے والے بھی نہیں حاصل کر سکتے۔ ہمارا بی تمام نبیوں سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ
 ہے۔ اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر
 ہے اور وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے ہمدین وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور میں سے
 اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے چچے حضرت عیسیٰ ناز پر بیٹے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب
 امام حسینؑ کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی اس سے ہوگا۔

(۲۳) **عن** ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض فانتہ فاطمہ تودہ طاراً ت
 ماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الہمد والقصہ استعینت فبکت حتی سال الداع علی خدہا فقال لها
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمہ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدحم سلما واکثرهم علما واعظمهم
 حلما ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اهل الارض اطلاقہ فاخذانی مہم فبعثنی بنیامہم سلا ثم اطلقہم اطلاقہ فاخذ
 بعلک فاحی اللہ الی ان ازواجہ ایاک واتخذنہ وصیاً (اخرجہ الدارقطنی) ابواب انصاری رضی اللہ
 سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہو گئے حضرت فاطمہ عیادت کے لئے تشریف
 لائیں حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھ کر رونے لگیں یہاں تک کہ اُن کے رخسار مبارک پر قطرات
 اشک جاری ہو گئے یہ دیکھ کر حضرت نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے خاص تمہارے
 حق میں کیا مہربانی کی کہ میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے میں وہ سب سے مقدم ہے اور
 سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمین کے رہنے والوں کو خوب سادہ دیکھ کر

جئے، انتخاب کیا اور بتیٰ نرسل بنایا۔ پھر دوبارہ دیکھ کر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھ کو بھیجی میں نے اُس کے ساتھ تیرا نکاح کر کے اُسے اپنا وصی بنایا۔

(۲۴) **عن** بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قمرنا يا بريدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا عليها ابصرت اياها دمعت عينها قال ما يبكيك يا بنتي قالت قلت الطم و كثرت اطم و شدة الستم قال لها اما والله ما عند الله خير اما فرغبين اليه يا فاطمة اما ترصين ان زوجك خير امتي افدعهم سلاموا اكثرهم علما واعظمهم حلا والله ابنيك سيدنا ابا اهل الجنة (اخرج الجواز في المناقب) بريدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بريدةؓ ہمارے ساتھ چل کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیار پر کسی کریں جب ہم جناب فاطمہؓ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھ کر رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت غم اور شدت بیار می سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو مجھ خدا کے پاس ہے اس سے بہتر نہیں ہے جس کی کہ تم تنہا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام اُمت سے بہتر اور اُن کو اسلام لائی کی وجہ سے مقدم اور اُن سے علم میں زیادہ اور اُن سے علم میں بڑا ہی اور تیرے دونوں فرائض اہل بیت کے جو انوں کے سوا ہیں۔

(۲۵) **عن** معقل بن يسار قال وضعت النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل لك في فاطمة فعودها فقلت نعم فقام هو كما على ختة دخلنا عليه ما فقال كيف بخدك قالت والله اشتد غرق واشتد فاقته فقال اما ترصين اني زوجك اقدم امتي سلاما واكثرهم علما واعظمهم حلا واخوهم احسن في المناقب) معقل بن يسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دھوکا دیا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہؓ کی عیادت کیلئے چلیں میں نے عرض کیا۔ یہ نہ رہے حضرت مجھ پر بیکہ انگا کر اٹھے اور میں اب فاطمہؓ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا فاطمہؓ تمہاری یہ کیا حالت ہے ہم عرض کیا وہ اللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقہ سنایا ہے حضرت نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتے ہو کہ میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام اُمت میں اسلام لائی میں مقدم ہے اور جس سے زیادہ علم والا اور جس سے زیادہ علم والا ہے۔

(۲۶) **قال** ابو حازم ومحمد بن المكندي وربيعة بن عبد الرحمن وكيلى على اول من اسلم (اخرج ابن جرير الطبري في تاريخه) ابو حازم اور محمد بن المكندي وربيعة بن عبد الرحمن او كيلى رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ جناب علیؓ سے پہلے ایمان لائے ہیں۔

(۲۷) **عن** اسحاق قال كان اول ذكره من رسول الله صلى الله عليه وسلم واهله واهله ما جاء من عند الله على بن ابي طالب (اخرج ابن جرير الطبري في تاريخه) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں میں سے جو شخص کہ سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرت کے ساتھ نماز پڑھتی ہے اور جو چیز کہ وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اُسکی تصدیق کی ہے وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

(تفسیر) یہ سب حدیثیں اس اثر کے معارض ہیں جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے بارہ میں مروی ہے۔ لیکن جانتا چاہئے کہ وہ حدیث از قبیل احاد ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین میں لکھتے ہیں (اما الخبر الذي تمسكوا به في اثبات ان اسلام ابي بكر سابق على اسلام علي فهو من باب الاحاد) یعنی وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے۔ وہ حدیث احاد میں سے ہے اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہو تو یہ اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں قال ابن عباس والنس بن مالك وجاعه انه اول من اسلم ونقل بعضهم الاجماع عليه يعني ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ میں سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اولی اسلام لائے ہیں اور بعض راویوں نے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے۔

علامہ ابن عبد البر الاسنیعاب فی معرفۃ الصحابہ میں لکھتے ہیں رعن سلمان والی ذر والمقداد وعمار وخیاب وجابر وحنیفہ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم یعنی سلمان اور ابو ذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہیں۔

اس کے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں قال شہاب وقتادہ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب یعنی شہاب وقتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مردوں میں سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہیں۔

جناب ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ چنانچہ علامہ عزہر اسی کے قول میں لکھتے ہیں قال سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابا بکر اولھما اسلاما قال لا یعنی سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہیں انہوں نے جواب دیا نہیں۔

اس کے بعد لکھتے ہیں رسول محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی و ابو بکر قال سبحان اللہ علی اولھا اسلاما وانما شہد علی الناس لان علیا اختی اسلاما من ابی طالب یعنی محمد بن کعب القرظی سے کسی نے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہیں یا ابو بکر انہوں نے جواب دیا سبحان اللہ ان دونوں میں سے علی پہلی اسلام لائے ہیں لیکن لوگوں کو شہد ہو گیا کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوتن سے اپنا اسلام پھیلایا تھا۔

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخیر ابوطالب اپنی اسلام کا انھیں نہیں کیا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ علامہ ابن اثیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں لکھتے ہیں ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلك بیوم یعنی بعد اسلام خدیجہ و صلوات اللہ علیہما فی وجہہما یصلیان فقال بلخیر ما هذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی بنفسه و اجبت بہ رسولہ فادعوا الی اللہ والی عبادۃ و کفرنا باللات

امیر کی عمر (۶۵ سال) کی بیان کرتے ہیں (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابو جعفر محمد بن علی رضا علیہ الخیرۃ والثناء سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے۔ اور مطالب السؤل بحال الدین محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے۔

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا خلافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) سال تک اس دار فانی میں مفتی انور رہے ہیں اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر ط ۲۹ ساڑھے اونٹیس برس زندہ رہے ہیں پس (۲۵ ط ۲۹) = ۱۲ ط ۱۲ پچھنے پچھیٹھ سال سو اونٹیس نکالنے کے بعد ٹھیک ساڑھے بارہ برس باقی رہے۔

اس کے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت میں سلام لائے ہیں جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہنچ چکی تھی۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم میں تھے (ب) اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ جناب علی اسلام لانے کے وقت بالغ نہیں تھے تو اسپر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے کہ بیل از بلوغ ایک لڑکے ہوشیار ہونا ہر شخصہ منور ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے۔

اسی وجہ جناب امام اعظم ابو حنیفہ کو فی رختہ اللہ علیہ کے نزدیک عامل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہے۔ قال الشیخہ تاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدیثا اسمعیل بن ادویس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابیطالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیا الی الاسلام وهو ابن تسع سنین او یقول و دن التسع ولم یعید الا وثان قط لصغره انتہی قال قلولہ یکن الاسلام مقبولا عتہ لما دعاہ الیہ وکن ادعا شرفہ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام وقیلہ منہم لما یطہر عن کتب الاثر وقد یابح عبد اللہ بن الزبیر وہم ابناء سبع سنین شیخ تاسم بن قطلوبغا حنفی رختہ اللہ علیہ بنی مسندہ حدیثا اسمعیل بن ادویس کہتے ہیں کہ اسمعیل بن ادویس نے ہم سے روایت کی ہے اور کہتے ہیں والد سے سنا ہے کہ کہتا تھا مجھے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابیطالب بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بھی کم تھے اور انہوں نے مجھ سے بتوئی پریش نہیں کی تھی۔ اسکے بعد شیخ تاسم بن قطلوبغا کہتے ہیں اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبھی اسلام کی جانب مدعو نہ کرتے۔ اس طرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرہ مدعو کر کے انکا اسلام قبول کیا تھا۔ چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تھا۔ حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان الدینی صلی اللہ علیہ وسلم یابح الحسن والحسین وعبادہ ابن عباس وعبید اللہ بن جعفر وہم صغار لم یعقلوا ولم یبلغوا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی در آنکا ایک دو کم سن تھے بدری تیس نہیں رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے۔

اسکے سوا یہ امر بھی جناب امیر کی قضیت کا کافی ثبوت ہو کہ وہ ایسے سن میں اسلام لائے ہیں کہ جس میں لوگوں کی طبیعت اکثر لہو و لعب کی طرف مائل ہوتی ہے۔ توحید کے خواہش کا سمجھنا اور منشاء نبوت کے مطابق عمل کرنا۔ اور خدا کی حقیقت تک پہنچنا ان کے عقول سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن و سال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دلالت ہے کہ آپ ہمہ طو قوتیت ہی میں عقل خدا داد کے وسیلے سے ایسے امور کی تدبیر فرمائی گئی تھی جو سچے سمجھنے سے بڑی فریب و مشائخ قریش کی عقلیں دنگ تھیں۔

جناب امیر کا ہرگز نبوتوں کی پیش نہ کرنا

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما كفر وأباه الله قطعه من اليا سين وعلي بن ابي طالب وآسية أمية فرعون (اخرجه ابن عساکر والسيوطي في الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخصوں نے ہرگز خدا سے کفر نہیں کیا ہے مومن الیاسین (یعنی حضرت یوشع پر ایمان لائے) اور علی ابن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

عن الحسن بن مداین قال لا یبعد الاثران قط الصغرة ومن ثم قال کرم الله وجهه ومن غیره من الصحابة (اخرجه ابن سعد في الطبقات وابن عبد البر في الاستيعاب) شیخ قاصد بن قطر بن الحنفی فی مسند المشرك عبد الله بن مسعود (ابو حنیفہ) حسن بن ولابی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے یحییٰ سے ہرگز نبوت کی پیش نہیں کی کیونکہ اسے انکو کرم اور وجہ کہا جاتا ہے یعنی خدا نے اُن کے مومنہ کو بزرگ کیا تھا کہ وہ نبوتوں کے آگے نہیں جھکے اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق میں نہیں بولا جاتا (ترجمہ البرار علامہ بدیشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت کے سنا کر پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال العلی اربع خصال لیس لحد غیرہ ہوا اول عربی و عجمی صلی علیہ وسلم رسول اللہ صلی علیہ وسلم وهو الذی لو اہ معہ فی کل زحف وهو الذی صبر لفسد موید المظہر اس وهو الذی غسلہ و اظہرہ (اخرجه الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علیؑ میں چار ایسی باتیں ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے میں نہیں۔ وہ ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کیساتھ غازیں شریک ہوئے اور وہ ایسی شخص ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ میں حضرت کا علم اُن کے پاس تھا اور انہوں نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرت کیساتھ صبر کیا۔ اور انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اُتارا۔

(۲) عن انس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وآله في يوم الاثنين و صلته على يوم الثلاثاء (اخرجه ابوه في صحيحه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علیؑ نے حضرت کیساتھ نماز پڑھی۔

(۳) عن ابي ذافع قال النبي صلى الله عليه وآله صليت صلاة يوم الاثنين و صلي على يوم الثلاثاء قال قبل ان يصلي معنا احد من الناس داخل جبراحم في مناقب ابورافع رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جناب

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جناب ائمہ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روز نماز پڑھی اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑھی قبل اسکے کہ کوئی شخص اسے ساتھ نہ لے گا۔

عن ابی رافع قال البنی صلی اللہ علیہ وسلم بعدت غدا الاثنین وصلت خدیجہ یوم الاثنين فی اخر النهار وعلی یوم الثلاثاء فمکت علی یصلی مستخفیا سیم سین واستمر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجه الطبرانی فی البکیر مثنیٰ ابی رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ پھر کی صبح کو میں نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے اسی روز منگے پہلے وقت میں نماز پڑھی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑھی علی نے سائل اور کسی مبینہ پر شدید غماز پڑھی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علی النبوة یوم الاثنين وعلی معی یوم الثلاثاء (اخرجه الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھر میرے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

(۶) عن جتہ العرفی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وعلی مع رسول اللہ صلی اللہ وسلم (اخرجه احمد والنسائی) جبہ عرفی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو اسلام لایا ہے اور میں نے حضرت کیساتھ پہلے نماز پڑھی ہے۔

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع البنی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجه النسائی) زید بن ارقم رضی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا صديق اکابر لا یقول ذلك بعد الا کلاب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی المصابیح حافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ وابن عاصم فی السننہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الحلیۃ والقیطی فی عباد بن عبد اللہ) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر اور کبریا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہو والا میں نے سب سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے۔

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلت الملائکۃ علی وعلی علی سبع سنین قبل الناس وذلک بانہ کان یصلی ولا یصلی معنا غیرنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائکہ مجھ پر اور علی پر دو پڑھتے تھے۔ اور یہ اسوجہ سے تھا کہ علی امیر کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم دونوں کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں تھا۔

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من ہذا الا قد سیم سین (اخرجه الخلفی) فقلت من ویا عن الفضلۃ فی فضائل العشرۃ المحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے خدا کی بندگی سات برس قبل اس کی کہ اس امت میں کوئی خدا کی بندگی نہ کرتا تھا۔

(۱۱) عن مجاہد عن ابن عباس قال فزلت ہذا الا یتواقیہما الصلوۃ واتوا الذکوۃ (اخرجه

مع الرعین فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خاصته وھما اول من صلی ودخرا خیر المطہر الی
فی الحضانہ و فقیہ بن العاذلی فی المناقب وحافظ البدر فی الجلیات مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور حج کو
تم جیکے والوں کیساتھ) خاص کر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شانیں
مائل ہوئی ہے۔ کیونکہ انہیں دونوں صاحبوں نے پہلے نماز پڑھی ہے ۴

(۱۶) عقیف الکندی قال جئت فی الجاہلیۃ الی مکہ فزنت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارفع
الشمس خلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبۃ اقبل شاب فرمی ببصرہ الی السماء ثم استقبل الکعبۃ
فقام مستقبلہا فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینہ فلم یلبث حتی جاءت امراۃ فقامت خلفہا
فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأۃ فرکع الشاب فرکع الغلام فقلت لانفال محمد
بن عبد اللہ بن عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذا الغلام فقلت لانفال علی
ابن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی۔ هل تدری من هذا والمرأۃ التي خلفہا
فقلت لانفال هذا خدیجۃ بنت خویلد زوجہ ابن اخی هذا حدثنی ان وہ رب السموت والارض
امر لہذا الذین ہو علیہ اللہ ما علی الارض احد علی الذین غیوہو لاء الاثلاثۃ (اخرجه احمد
والنسائی و زاد جری الطبری قال عقیف بعد ما اسلم و رجع الاسلام فی قلیلہ للیقین کنت رابعا
وزاد احمد قال عقیف لو کان اللہ یزقنی الاسلام یوصد فاکون ثانیاً مع علی بن ابی طالب)

عقیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایام جاہلیت میں کہ میں گیا اور عباس بن عبد المطلب
کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب بلند ہو کر گھبراؤ والا ہوا کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ ایک جوان نے اگر
آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور دیکھ کر کعبہ کی طرف موہنے کر کے کھڑا ہو گیا کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ایک
لڑکا اس جوان کے واسطے بازو کی طرف کھڑا ہو گیا پہر کچھ دیر نہیں گزری ہوئی کہ ایک عورت آ کر اُنکے
پچھے کھڑی ہو گئی پس جب اس جوان نے کعبہ کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا اور جب
اُنس جوان نے سر اٹھایا تو اُن دونوں نے بھی سر اٹھایا پھر اس جوان نے سجدہ کیا تو اُن دونوں نے
بھی سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ ایک الذکری بات ہے وہ کہتے تو جانتے ہیں۔ یہ جوان کون ہے میں نے کہا یہ ابن
اس کا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بیٹا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے میں نے کہا
ہمیں اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب کے بھائی کا بیٹا۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ یہ
عورت کون ہے میں نے کہا مجھے نہیں معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بیٹے کی بی بی
اس جوان مجھے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانوں اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر مجھ کو دین کا
ملکہ ہے تمام روئے زمین پر ان تین شخصوں کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں۔ علامہ جری الطبری
نے ان الفاظ کو زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ جب عقیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہو گیا اور اس کا
یکے دل میں غور ہو گیا تو وہ کہنے لگے کاش میں ان تین شخصوں کے ساتھ جوتھا ہوتا۔ اور امام احمد

رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں عقیقین رضی اللہ عنہما کی زبان سے الفاظ اور زیادہ روایت کی ہیں کہ ہمارے تھے کہ اگر اس شخص خدا تعالیٰ مجھے اسلام نصیب کرتا تو میں جناب علی علیہ السلام سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہوں۔
 (۱۳۱) عیون عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شیئی علمتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد مت مکتہ فی عوفہ لی فادشدنا علی العباس بن عبد المطلب فانہ بیتنا الیہ وهو جالس الی الکعبۃ من ثوب جلسنا الیہ فبیتنا نحن عندہ اذا اقبل رجل من باب الصفات نقولہ حمزہ ولہ وفوۃ جعدۃ علی النضاف ادتہا ففی الکعبۃ براق الشنا وخرج العیینین کث الیجۃ دقین السمریہ ششش الکیمن حسن الوجہ موغلام وامرأۃ قد سترت عاسہا حتی فصد وانحر الحجر فاستلیم ثم استلم العلام والمرأۃ ثم طاف بالبلدیت سبعا والعلام والمرأۃ یطوفان معہ فقلنا یا ابا الفضل ہذا الذین لم یکن لغزوہ فیکم ونشی حد فقال ہذا ابن اخی محمد بن عبد اللہ والعلام علی بن ابیطالب والمرأۃ امرأتہ حدیثہ بنت خویلد واللہ ما علی وجہ لادض احد یعبد واللہ لہذا الذین الا ہو کلاء الثلثۃ راخرجہ احمد فی المناقب والعلوانی فی الکبیر فی مستند عبد اللہ بن مسعود (عید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) روایت کی ہے کہ جب پہلی بات میرے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی گئی تھی کہ ایک کام کیلئے اپنی چوپایں کے ساتھ مکہ میں گیا۔ پس ہم عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہاں گئے پاس بیٹھ گئے اُنہی میں باب صفائی ایک سرخ و سفید رنگ کا آدمی آیا اور اُس کے رخسار کے گوشہ ہر ایک کے بال کا نوکھی نصف گد یا کھینچے اُسکی تاک نہایت اونچی تھی۔ اُس کے وانت بہت سفید تھے اسکی آنکھیں بھی بڑی اور نہایت سیاہ تھیں۔ اُسکی ڈاڑھی بہت گہنی تھی۔ اُس کے سیلی نہایت پتلی تھی اور تھل پر گہنی پڑی ہوئی تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اُسکی ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جسے کہ اپنا موٹہ پٹیا یا سوا تھا۔ اس جوان بڑھکر چال اسود کا بوسہ لیا۔ اور اُس لڑکے اور بی بی نے بھی اُسکو چھاپا پھر وہ جوان شام مرتبہ بیت اللہ کے گرد پہرا اور اُس کے ساتھ وہ لڑکا اور وہ بی بی بھی گرد پہرے یعنی عباس کے کہا یا ابوالفضل جیسے توبہ طریقہ تم میں بھی نہیں دیکھا شاید کوئی نئی بات پہلا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میری بھائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب اور یہ لڑکا بھی علی بن ابیطالب کے بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان کی بیوی ہے والدندان میں شخصوں کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس میں والا نہیں ہے۔

(۱۳۲) راخرجہ ابن اسحاق فی سیرتہ وابن السمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حضرت الصلوۃ خرج الی شعاب مکتہ وخرج معہ علی بن ابیطالب مستقیما من عبدی طالب ومن جمیع اعمامہ وسانس قومہ فیصلیان الصلوۃ فیہا فاذا امسبارجعا تمکنا کنک لک ماشاء اللہ ان یمکثا۔ ثمران ابا طالب علیہ السلام جو ما فوج ہم ایصلیان فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بن اخی ما ہذا الذین اراد ان یتدین قال یا ہذا ہذا الذین ملکہم وحبین رسولہ وحبین انبیاء ابراہیم وفتنی اللہ بہ رسولہ الی العباد وانت یا علی احق من ہذا لک لہ النصحۃ ودعوۃ الی ہدی وحق من اجابنی الیہ واعانتی علیہ فقال ابوطالب یا ابن اخی انی واللہ لا استطیع ان افادق ذین ابائی وما کاذا ولکن واللہ لا یخلص الیہ

تشیعی تکرہ۔ ہا یقین و ذکر و اللہ قال علی یا بنی ما ہذا الدین الذی انت علیہ یا ابت
 امنت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صدقت بما جاءہ و صدقت و صلیت
 معہ و اتبعته فقال اما انہ لحدید عک الا الالحی برفالزمہ۔ ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت
 میں اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ جب نماز کا وقت ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہا
 علیؑ کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعظام اور قوم سے مخفی کہ کے پہاڑوں کی غاروں میں تشریف
 لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہاں سے واپس آتے جہتیک کہ پردہ و گار کا ارادہ تھا اسبیات
 پر ٹھہرے رہے ایک روز حضرت کو ساتھ جناب علیؑ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑھتے
 دیکھ کر کہنے لگے اؤ میرے بھتیجے یہ کونسا دین ہے کہ جسپر تم عمل کر رہے ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 چچا جان یہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اور
 مجھ کو خدا نے اس دین کیلئے لوگوں کی طرف پیغمبر کر کے بھیجا ہے۔ چچا جان آپ زیادہ تر حق دار ہیں اس
 شخص سے جسکو کہ میں نصیحت کروں اور ہدایت کی طرف بلاؤں۔ اور آپ میری بات کے ماننے
 اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہیں۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجھ سے کون نہیں ہو سکتا کہ میرے
 باپ دادا کے دین کو چھوڑ دوں۔ لیکن خدا کی قسم ہے تم کو کتنی قسم چرائی نہیں پونج سیکلی جہتیک
 کہ میں زندہ ہوں انشر و اے نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علیؑ سے پوچھا اے میرے بھتیجے یہ کونسا
 طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کر رہے ہو۔ جناب علیؑ نے جواب دیا کہ خدا کے رسول پر ایمان لایا ہوں اور مجھے
 کہہ دیا ہے میں میں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے
 اور میں انکا اتباع کیا ہے پھر ابوطالب نے اسے کہا اگلی بار فوراً انکو نہ کہہ سوا کی بات کہ اور کچھ نہیں بتائیے گے۔

(۱۵) **عن** حبة المعرفی قال رأیت علیاً ضحک علی المنبر لمرادہ ضحاک ضحاک اکثر منہ حتی بدت لواجلہ
 ثم قال قول اباطالب ظہر علینا ابوطالب وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلیان ببطن
 نخلة قال ماذا تصنعان یا بنی فداک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقال
 ما بالذی تصنعان من یاس ولكن والله لا تعلموا استی ایدا۔ وضحک تعجباً من قول ابیہ ثم قال
 اللهم لا اعرف لك عبدا من هذه الامة عبد لك قبلی غیر بنیک ثلاث مرات۔ لقد صلیت
 قبل ان یصلی الناس سبع سنین جبہ عری سے روایت یہ کیا کہ دفعہ میں نے جناب امیر کو منبر پر بیٹھتے ہوئے دیکھا
 کہ کبھی اس زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہنسنے میں آنکی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر ابوطالب
 قول بیان کیا کہ ایک دفعہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے کے اندر نماز پڑھ رہا تھا کہ
 ابوطالب آپ کو اور کہنے لگا اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کر رہے ہو حضرت فی انہیں اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب
 کہنے لگا اس بات میں جو کچھ تم کر رہے ہو کچھ خوف نہیں۔ لیکن واللہ لوگوں کے سامنے میرے چوتھے کچھ اونچے
 نہیں ہونگے۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات کی از روئے تعجب کہ ہنسی آئی تھی پھر فرمایا اے میرے والد کا جواب
 ہے کہ اس اُمت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے بی کے میں نہیں جانتا۔ کہ جس نے میرے سوا مجھ سے پہلے تیری

عبادت کی سب سے سب لوگوں سے سات برس پہلے غازی پڑھی ہے

جناب امیر کا حضرت دوش قدس سوار ہو کر بتوں کو توڑنا

عن علی قال انطلقت انا والبنی صلی اللہ علیہ حتی اتینا الکعبة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ اجلس وصعد علی منبکی فذہبت لانهض بہ فلم ی مئی شفعاً فنزل وجلس لی بنی اللہ صلی اللہ علیہ فقال اصعد علی منبکی فصعدت علی منبکیہ قال فانهض بی قال فیئجل الی فی وثقت فلت اذن السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صقر او نحاس فجعلت اذالہ عن یمینہ وشمالہ من بین ید بہ ومن خلفہ حتی اذا استمكنت منه قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ اقتد بہ فقد فت بہ نکتہ ما تنکسہ الثور برثر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ نستبق حتی توارینا بالبنیون خشیۃ ان یلقا نا احد من الناس راخرجه احمد فی المناقب والمستدر والنسائی فی الخصائص جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ پر گیا۔ محمدی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹھ جائیں بیٹھ گیا آپ میرے کندھی پر سوار ہوئے جب میں نے لگا حضرت فرمائی تاتوانی کو دیکھ کر آیا بیٹھ جا آپ اتر پڑے اور اس خدا کے بنی نے مجھے کہا میرے کندھے پر چڑھ میں دوش پر سوار ہوا اور آپ مجھے کو لیکر اٹھے اس وقت مجھے پریشان ہو سکتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاؤں یہاں تک کہ بیت اللہ پر چڑھ گیا اسپر کا نسی یا کہ ناس کی موت تھی میں اسے دانتے پائیں آگے پیچھے سے ہلانے لگا جس وقت کہ میں نے قابو پایا مجھے حضرت نے فرمایا اسی پینکرو سے پیٹنکر یا۔ وہ مورث کا پنچ کی طرح سے ٹوٹ گئی پھر میں اتر آیا اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ دوڑ کر گھر میں چپ گیا تاکہ کوئی آدمی نہیں نہ دیکھے

جناب امیر کا کعبہ کے بتوں کو توڑنا

واخرہ الحاکمی قال بعد قوله فصعدت علی الکعبة فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صنتہمہم الا کبر وکان من شخاص مؤتد با ونا د ومن حدید الی الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ فلم ازل اعالجہ حتی استمكنت منه فقال لی اقتد بہ - ثم ذکر باقی الحدیث ابو الخیر الحاکمی اس حدیث میں جناب امیر کے اس قول کے بعد کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پینکرو سے پیٹنکر یا کی سیخوں میں سے جگڑا ہوا غور کر پھوڑیں میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دو میں اشکو ہا مارا یہاں تک کہ میں اسپر قابو پایا پھر حضرت نے فرمایا اسے پینکرو سے پیٹنکر یا پھر جناب امیر نے باقی حدیث کو روایت کیا

(۲) عن ابن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ دخل مکۃ یرم الفجۃ وحولہ ثلاثۃ وثلثون

صداً لقبا لل عرب لكل قوم صنم فجعل يطعنوا ويقول جاء الحق وزهق الباطل فنيكبا للصنم
بحجر حتى القاه جميعا وبقى صنم خزاعة فوق الكعبة وكان من خواير صفه فقال يا علي ارم ب
خمد النبي صلى الله عليه حتى معدن في يدكهم (تفسير اليمسار دسی فی قوله تعالى جاء الحق وزهق
الباطل) عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ
کے گرد اگر زمین سو ساڑھے تہ قبائل ہو گئے وہرے ہوئے تھے ہر ایک قبیلہ کا چہرہ گانہ دیوتا تھا حضرت
چٹری کیا تھا انکو ٹکراتے چلتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ کن آگیا اور باطل پہاگ گیا پس منہ
کے بل ووت گرتے تھے یہاں تک کہ سب بُت گرا دیئے صرف کعبہ کی ہیبت پر بنی خزاعہ کا ایک بُت
باقی رہ گیا جو صیقل کئے ہوئے اور ڈھلے ہوئے پتیل سے بنا ہوا تھا حضرت نے جناب امیر کو کندہ ہے
پڑا کر فرمایا یا علی اس کو چھین کر و جناب امیر نے چڑھ کر سینکدیا اور لوٹ گیا *

جناب امیر کا شب بھرت میں حضرت کے بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمر بن ميمون قال اتى لجالس الى ابن عباس اذا انما ادهط ليقون في علي ابن ابي طالب
قوة عليهم ابن عباس وقال لما هاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يثرب ونام على فراشه وكان
المشركون يؤذون رسول الله صلى الله عليه وسلم فصح ابو بكر يا بني الله فقال له علي ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قد اطلق نحو بي ميمون فاددك فانا نخلق ابو بكر حتى لحن رسول
الله صلى الله عليه وسلم وبات والكفار يرمون عليا بالنجاسة وهو تلهف ناسه في الثوب
الى العباس (اخو له السنان) عمر ميمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا
ہوا تھا کہ چند لوگ اُنکے پاس آکر جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس اُنکی طرف لوٹ
پڑے اور کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا پیرا اوڑھ لیا اور حضرت کے بستر پر سو رہے مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے ابو بکر رضی
عنہ نے آکر حضرت کو پکارا جناب علیؑ نے ان سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تشریف لے کر
ہوں آپ اُن سے جاملیں ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں حضرت کو چاہئے اور جناب علیؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بستر پر سو رہے کفار اُن پر پتھر پھینکے تھے اور وہ اپنے سر کو جمع تک چادر میں چھپا لئے رہے *

(۲) عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنه العباس ان عليا قد سبقتك
بالهجرة (اخو له الطبراني في الكبير) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ تحقیق علیؑ نے ہجرت میں تمپر سبقت کی ہے *

(۳) عن ابن عباس قال لما اذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهاجروا الى المدينة خلفت علي بن ابي طالب
لقضاء ديونته وردا الودائع التي كانت عنده وواصر تلك الليلة ان ينام على فراشه قال وانما جرد
هذا الحصري الا خضر نم فيه فانه لن يخلص اليك تشي نكرهه مشرعا حل ولا يصيدونك عكره

والفرق تم حاطوا بالذال قال فادعی الله الی جبرئیل ویکائیل الی فنادی بینکما وجعلت علی احدکما
 احوال من عمر الا انکما یؤثر صاحبہ بالحمیات فاختار کلها الحیاۃ فادعی الله الیہما فلا کنتما
 مثل علی بن ابیطالب اخیت بینہ و بین محمد صلی اللہ علیہ وسلم فبات علی فراشه یدفد بہ بنفسہ و یؤثرہ
 بالحمیات فاصطفا الی الامام فاحفظا ہ من عدوہ فکان جبرئیل عند رأسہ والمیکائیل عند یمینہ
 والملائکۃ تنادی بجر نجر من مثلك یا ابن ابیطالب واللہ یا ہی بک والملائکۃ ثم توجہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ فانزل اللہ تعالیٰ علیہ فی شان علی ومن الناس من یشتری نفسه ابتغاء مرضات
 اللہ واللہ ذو فتا بعیاد قال ابن عباس من یشتری نفسه ابتغاء مرضات علی ابن ابیطالب وعن ابن
 عباس انشد علی شعرا فی ثلاث اللیلۃ ۱ وقت بنفسی خیر من وطئ الحصاب ومن طان بالبيت العتیق
 دیا لجر بد رسول اللہ الخلق اذ مکرمہ بد فبیحاہ ذوالطول الکرم من المکر بد و بات رسول اللہ فی المارۃ امانا بد
 موافی حفظ الالہ وفی ستر بد و بت اراعیہم متى بدینش و فی بد وقد وطنت نفسی علی القتل والاسۃ
 راخرجوا بسحق الثعلبی فی قسیرہ ابن عباس منی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ
 علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائے گا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض واکرنے کے لئے اور
 گوئی انامیتس پر وگرنے کے لئے واسطے اپنے پیچھے مدینہ میں چھوڑا۔ اور اپنے ستر پر سونے کے لئے حکم دیا
 اور فرمایا کہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھ کر سو رہو ہرگز تمہیں کوئی امر مکروہ ان لوگوں کا تھ سے نہیں
 پہونچے گا۔ کفار تمام شب گہرا گھیرے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا میں تم دونوں
 کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے۔ اور تم دونوں میں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم میں سے کون
 ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا۔ تم
 دونوں علیؑ کی مثل ہرگز نہیں ہو بیٹھے اسکو اپنے حبیب محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو
 وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو
 اپنے خدا کرنا ہے۔ تم دونوں زمین پر جا کر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ۔ جبرئیلؑ جناب علیؑ کے سر مبارک کی طرف
 اور میکائیلؑ پاؤں کی طرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ ان کے سوا اور فرشتے کہتے تھے
 واہ واہ علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہیں خدا اور اسکے فرشتے تجھے فخر کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مدینہ کی طرف متوجہ تھے مکہ جناب علی علیہ السلام کی شان میں حضرت پریم آیت نازل ہوئی کہوں ہے تجھے
 اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لئے اور اسدا اپنے بندوں پر مہربان ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ شخص جس نے
 اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لئے بیچا وہ علی ابن ابی طالب ہیں اور ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب علیؑ نے
 اس رات میں یہ چند اشعار تصنیف فرمائے ونگاہ رکھائیے اپنی جان سے بہتر اس شخص کو جس نے سنگریزوں
 کو روندنا اور جس نے کہ خانہ کو لہر چر اسو کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول جب ان سے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا
 ہرگز ہرگز نے انکو مکر سے بچایا۔ اور اس سے رسول خداؐ غار میں شب بپاں ہوئے۔ خدا کی کھربانی اور حفاظت پر دیکھو
 میں رات میں نے رات کو ایسی حالت میں گذارا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ وہ (یعنی کفار) مجھے پریشان کر رہے

ہیں اور بیشک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قایم رہا۔

(۴) عن ابی ذر غف قال وخلفہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الیہ باہلہ وامرہ اب بدی عنہ امانتہ وصایا من کان البنی صلی اللہ علیہ وسلم یمشی الیہ وکان یؤمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلما وامرہ ان یضبط علی فلاننہ لیلہ خرم وقال ان قریشا لہ یفقد فی ما دأواک فاضبط علی علی ذراشہ وکانت قریشی یظہن الی فراش البنی صلی اللہ علیہ وسلم فیدون علیہ علیا فیظنونہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذ حبسوا علیا فقالوا لہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم یخرج علی موفخسہم اللہ بذلک عن طلی البنی صلی اللہ علیہ وسلم حین راوا علیا وامر البنی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدينة فخرج فی طلب یجد ما خرج الیہ اہلہ عیشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدينة فلما بلغ البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادعونی علیا فیل یارسول اللہ لا یقدرا ان عیشی فانما البنی صلی اللہ علیہ وسلم فلما راہ اعنتہ وکی رحمۃ علیہ لما راہ بطن مہ من الودم وکانت تقطران دما فتفل البنی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیدیہ ومسح بہما رجليہ وجماعہ بالخانیہ فلم تفتک ما حتی استشهد علیہ السلام راخرج ابن ابی النجری عن اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ابوہ رافع کہتے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلئے مدینہ میں اپنی کچھ چھپا تھا آپ انہی اہل کرساتھ لیکر اور حضرت کے پاس کی امانتیں اور وصیتیں لوگوں کو سپرد کیے مدینہ کو پہنچے آئیں کیونکہ مشرکین حضرت کو امین جانتے تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپ کے سپرد کیا کرتے تھے علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرت کی امانتیں ادا کیں حضرت نے ہجرت کی رات کو انہیں اپنی بستر مبارک پر سونے کیلئے ارشاد کیا اور فرمایا کہ جب قریش تمہیں دیکھیں گے تو کہو کہ تمہیں نہیں خیال کریں گے۔ جناب علی ارشاد نبوی کے موافق بستر اقدس پر سو رہی قریش اُس بستر پر جناب علیؓ کو لٹایا ہوا دیکھ کر اعلان کو پیچیدہ ہوا پھر کہ تمام شب ابن پر بہتر پہنچتے ہی صبح کیوقت جناب علیؓ کو دیکھ کر کہنے لگو اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کل گلی سوتے تو علی بھی ان کے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ پر رو روکارنے قریش کو حضرت کے طلب کرنے سے باز رکھا۔ حضرت نے جناب علیؓ کو ارشاد کیا کہ تمہا کہ مدینہ میں ہو امیں انہوں نے اول اپنی تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا۔ پھر آپ روانہ ہوئے ملت کو چلتے تھے اور دین کچھ پتہ پڑتے۔ یہاں تک کہ مدینہ شریف پہنچے تو جب حضرت کو ان کے پیروں کی خبر ملی تو ہلایا کہ علیؓ کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا کیا یا رسول اللہ وہ حاضر ہونے سے معذور ہیں۔ حضرت خود بدولت شریف لیگے اور ایک بخلبر ہو اور انکی حالت کو دیکھ کر رحمت کا آئینہ بدیوئے اور انکے قدموں کو دیکھا کہ دم کر آئے ہیں۔ اور ان خون شپاکہ حضرت نے اپنی دونوں ہاتھوں کو لٹا ہے بہن سے تر کر کے ان کے پاؤں پر ملا اور عافیت کی دعا مانگی جناب علیؓ ابھر ہوئے پھر کبھی وقت شہادت تک پاؤں کے دیکھنے کی آنکھوں کا میت ہوئی ہے۔

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی بن فراس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذوا القوم منہ فخرخوہ فقالوا لہ ابن صاحبک قال لا ادنی اور قیبا کنت علیہ امرتموہ بالخروج فخرج فانہ روعه وخرجہ الی المسجد فحبسہ ساعۃ ثم ترکہ راخرج ابن جریر الطبری فی تاریخہ

نوٹ:- ہر ایک قسم کی چھپائی کا کام عہدہ اور بار عایت چھپوانا چاہتے ہیں تو منیر کشمیری گروٹ لاہور کے بہتر روز است ہیں۔

محمد بن کعب القرظی کہتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستہ اقدس سے اٹھیں اور قریش نے نزدیک سے گراؤ پھیلانا۔ تو ان کو پوچھا کہ تمہارے دوست کہل ہیں جناب علیؓ ہوا میں نہیں جانا کہ کہاں ہیں کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ تمہاری جانکے لئے کہا وہ چلو گئے قریش نے جناب علیؓ کو راہ میں پہنچا لیا اور کہیں کو نکال آیا کھڑے ہوئے اور چھوڑ دیا۔

جناب امیرؓ کی مصیبت جناب سیدؓ کے نکاح کو ساتھ

عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال خطب ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاطمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما صغیرۃ فخطبہما علی فزوجہما (اخرجه ابو حاتم والنسائی) ہمدانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خوب نکاح کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہیں پر جناب علیؓ نے انکی خواندگی کی اور حضرت نے اسے جناب سیدہ کا نکاح کر دیا۔

جناب امیرؓ کا گھر حضرت کے گھروں کے درمیان ہونا

(۲۱) عن غرار قال سالت عبد اللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فخذنا بیتی من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدنا تک عند بغیرہ واما عثمان فانه اذ نبذنا علیہما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذ نبذنا صغیرا فقتلہ (اخرجه النسائی فی الخصائص) ہذا کہتا ہے میں نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علیؓ اور عثمانؓ کے مرتبہ کو مجھ کو خبر دار نہیں کرتے وہ کہنے لگے ہیں علیؓ انکا گھر یہ دیکھو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گھر وہاں تیجے نہیں ملیگا۔ اور عثمانؓ پس انہوں نے اُس کے دن بہاری گناہ کیا۔ لیکن خولائے انہیں بخشد یا۔ اور تمہارا ایک چھوٹا گناہ کیا اور تمہیں اُن کو وارڈ والا۔

(۲۲) عن سعید بن ابی عیینہ قال جاورجل لابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تنسل عن علی ولكن انظر الی بیتہ او سبطیوت البی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجه الجاریدی والنسائی و زاد المعاد) ثم قال لعلی ذاک یستوک قال اجل قال فارغم اللہ فانقلک انطلق فاجہد علی جہدک (و زاد النسائی قال فانی انقضہ قال ابن عمر لا فضک اللہ عن وجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب علیؓ کی نسبت سوال کیا ابن عمر حکم کیا انکی نسبت مت پوچھا انکا گھر یہ دیکھو کہ حضرت کے گھر میں ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کی ہیں کہ پھر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بڑی معلوم ہوئی ہوگی۔ اُس نے کہا ہاں ابن عمر نے عدا تیری تاک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج میں مر جا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں اس شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا میں اُسے اپنے بیٹے جناب علیؓ سے نبض رکھتا ہوں۔ ابن عمر نے کہا اے خدا تمہارے نبض رکھے۔

(۲۳) عن نافع بن عمر رضی اللہ عنہ قال اما علی فابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اشہبہ

فقال هذا بيتي لترون راخرجه الجنادي نافع بن عمر رضي الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ وہ
 بچے لگے کہ علیؑ نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن سلم ہیں اور اپنے ہاتھ سے ارشاد کرتے
 کہ یاہ اٹھا لے جسے تم دیکھ رہی ہو۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہو۔

جناب میر و وزیر کے سوا تمام صحابہ دروازہ بند ہو جائیں

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لغیر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابواب شارعة فی المسجد فقال یسأسدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکم فی ذلک افاس
 قال نعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمدہ اللہ واثنی علیہ قال سابع فانی تن اسریت
 بسد هذه الابواب غیر باب علی فقل فیہ انی واللہ ما سددت شیئا ولا ففتحہ ولكنی ادرت
 بشئ فاتبعتہ راخرجه احمد والسنائی والحاکم مزیر بن ارقم اور ہر ابن عازب رضی اللہ عنہ
 سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چند بقیہ کی آمد وقت کے لیے
 مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرت نے حکم دیا کہ علیؑ کے دروازے کے سوا سب کے دروازے
 بند کئے جائیں۔ اور اسی خطبہ میں حضرت نے ارشاد کیا یا سر میں سے کسی کے دروازے کو بند نہیں کیا
 اور نہ کھولا ہے لیکن جو کچھ کہ حکم ہوا ہے میں نے وہی کیا ہے۔

(۲) عن سہیل بن صالح عن اسیب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لقد اوقی علی
 بن ابی طالب ثلاثا ان اکون اولیتہا احب الی ان اعطی حمرا لکم۔ جواد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لہ فی المسجد والمراۃ یوم خبیہا وروجتہ ابنتہ فاطمہ راخرجه احمد سہیل بن صالح اپنے
 والد سے نقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علیؑ کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں
 کہ اگر وہ سب حاصل ہوتیں تو مجھے سرخ پٹم والے اونٹ سے زیادہ محبوب ہوتیں مسجد میں جناب رسول
 مقبل صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی اور غیر کے دروازے نہ ہونا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا رواج ہونا
 (۳) ابی ہریرۃ عن عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یتکون لی واحدة
 منہن احب الی من ان اعطی حمرا لکم فاسئل ما ہی قال زوجتہ ابنتہ فاطمہ وسکناہ فی المسجد
 لا یحصل لی فیہ ما یحصل لہ والمراۃ یوم خبیہا راخرجه ابن السنان ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں علیؑ کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں
 مجھے ایک بھی دیجائی تو میرے نزدیک سرخ پٹم والے اونٹ سے بھی زیادہ پیاری ہوتی ہے چھایا وہ کوئی
 باتیں ہیں کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا رواج ہونا۔ اور مسجد میں رہائش کہ تاکہ ان کو وہ
 امر جائز ہے وہ مجھے جائز ہیں۔ اور خبیہ کے روز عید کا ہونا۔

(۴) عن ابن عمر قال کنا نزل خیر الناس ابوبکر ثم عمر ولقد اعطی علی ابن ابی طالب ثلاث خصال
 لان یتکون لی واحدة منہن احب الی من حمرا لکم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ وولیت لہ

وسند الایواب الالباب فی المسجد واعطاء الراية يوم خيبر (اخرجه احمد) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابوبکرؓ اور عثمانؓ اور جناب علیؓ کو ایسی تین باتیں دی گئیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک مسیح پٹم والے اونٹ سے زیادہ محبوب تھی حضرت کی بیٹی کا زوج ہونا اور ان سے اولاد کا ہونا۔ اور مسجد سے آنکھ دروازی کے سوا سب کے دروازوں کا بند ہونا۔ اور خیر کے روز علمدار ہونا۔

(۵) **عن** سعد بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الالباب المشارة وقرك باب علي (اخرجه احمد) سعيد بن مالك رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب اصحاب کی آمد رفت کے دروازی بند کر دیئے تھے اور حضرت علیؓ کا دروازہ چھوڑ دیا تھا۔

(۶) **عن** سعيد بن ابی وقاص قال كانت لعلی مناقب لم تكن لاحد كان بينه في المسجد واعطاء الراية يوم خيبر وسند الالباب الالباب علي (اخرجه احمد) وابو الحسن فقيه ابن المغازلي (سید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علیؓ کے ایسے فضائل ہیں کہ دوسرے کو حاصل نہیں تھے۔) سنا گھر مسجد میں تھا غیبر کے روز ان کو علم دیا گیا تھا اور انکی دروازی کو سوا سب کے دروازوں کے بند کر دیئے۔

(۷) **عن** سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بواب فسد وتترك باب علي فاقاها العباس فقال يا رسول الله سعدت ابوابنا وتركت باب علي فقال ما انا سعدتها ولكن الله سعددها (اخرجه احمد النسائي والطبراني) سعيد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازوں کے بند کر دیا حکم دیا۔ اور جناب علیؓ کا دروازہ چھوڑ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ اپنے ہمارے دروازے بند کر دیئے۔ اور علیؓ کا دروازہ چھوڑ دیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں بند کرے لیکن خدا نے انکو بند کیا ہے۔

(۸) **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الالباب كلها فسدت الالباب علي (اخرجه احمد والنسائي والطبراني) والترمذي وفقيه ابن المغازلي) وفي رواية أخرى امر بسد الالباب المسجد غير باب علي فكان يدخل المسجد وهو جيب ليس له طريق غيره (ابن عباس رضی اللہ عنہ) روایت ہے کہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کر دیا حکم دیا سوا علیؓ کے دروازے کے اور مسجد میں سے آتے جاتے تھے بحالتیکہ وہ جنب میں ہوا کرتے تھے اور مسجد کے سوا انکے گھر کا دوسرا راستہ نہیں تھا۔

(۹) **عن** الحارث بن مالك قال اتيت مكة فليقفت سعد بن ابی وقاص فقلت هل سمعت لعلی شقيقته قال كذا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فتودى منينا يخرج من في المسجد الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وال علي فخرجنا فلما أصبح اتانا عمه فقال يا رسول الله اخرجت اصحابك واعمالك واستكنت هذه الغلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انا امرت باخراجكم ولا باسكات ههنا الغلام ان هو امر ديه (اخرجه النسائي) حرب بن مالك کہتے ہیں کہ میں نے

مکہ میں جا کر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے پوچھا آیا آپ نے جناب علیؑ کی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہا کرتے تھے۔ ایک رات ہم لوگوں کو بکا کر کہا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؑ کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلی جائیں۔ صبح کو حضرت کے چچا اگر کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکال دیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکھ لیا۔ حضرت نے فرمایا میں تمہاری تمکھانے اور اس لڑکے کو رکھنے کیلئے حکم نہیں دیا۔ بلکہ خدا نے دیا ہے۔

(۱۰) عن جابر بن سمیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وايا باب المسجد الا باب علي فقال جل الزكوة في قدر ما اخرج منه وادخل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بذلك فقال فبقدر دأسي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او امر بذلك فانفرت كانه باكميا حزينا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب كلها غير باب علي فربما فرية وهو جنب واخرجه الطبراني جابر بن سمير رضي الله عنه في رواية ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کرو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے صرف اتنی جگہ عطا فرمائی کہ میں اس میں آ جا سکوں حضرت نے فرمایا میں حکم نہیں دیا گیا۔ پھر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجھے صرف اتنی جگہ دیجئے کہ جس میں سے میرا سر نکل سکے حضرت نے فرمایا میں اس کا حکم ہی نہیں ہے۔ وہ شخص روتا ہوا اور نہایت ٹھگن واپس ہو گیا پھر اپنے فرمایا علیؑ کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کرو واپس کبھی وہ اس دروازے سے گزرتے اور جنب میں ہوا کرتے۔

(۱۱) عن علاء بن عثمان قال سألت عبد الله بن عمر بن عبد الله بن عثمان فقال اما علي فلا تسئل عنه احدا وانظر الى معتزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم قد سدوا ابوابنا في المسجد واقتروا بابه واما عثمان فانه اذ ذبنا عظيم يوم التقي الجمعان فعفاه الله واذا ذبنا صغيرا فقتلناه واخرجه النسائي علاء بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علیؑ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے علیؑ کی نسبت کسی سے مت پوچھو اور ان کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد میں سے بند کر دیے۔ اور ان کا دروازہ برقرار رکھا اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دونوں گروہ اکٹھے ہوئے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انہیں بخش دیا اور تمہارا آپ کو چھوٹا سا گناہ کیا۔ اور تم نے ان کو ارڈالا۔

(۱۲) عن ام المؤمنين أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیتہ صلی وفاطمۃ والحسن والحسین واخرجه البیہقی والطبرانی فی الکبیر جناب اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے۔ مگر محمدؐ اور اس کی اہل بیت علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ پر نہ۔

(۱۳) عن عثمان بن عبد الله القروسی من حدیث طویل قال قال علی بنی اول یومہ یونی

فیه عثمان فقال فیما اناشدکم الله هل تعلمون کان یدخل المسجد فیری جبینا قالوا اللہم لا (اخرجه ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قریبی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور انہیں قسم دیکر لوگوں سے پوچھا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت میں مسجد کے درمیان جا سکتا تھا اس کے جواب میں کوئی نہیں جاسکتا تھا۔

(۱۴۷) **عن** نافع بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصربید الاوباب کلہا غیر باب علی فقال العباس یا رسول اللہ اترک لی قدر ما ادخل انا وحمی فقال ما امرت بشی من ذلک فسد ہا (اخرجه الطبرانی) نافع بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے دروازے کے سوا کسی دروازے کو نہ کھولا کہ اگر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لئے صرف اتنی جگہ چھوڑ دیں کہ جہاں سے میں آکھتا داخل ہو سکوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا جو کچھ حکم نہیں ہے پس سب دروازے بند کر دے۔

(۱۴۸) **عن** علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیڈی فقال ان موسیٰ سال الیہ ان یتطہر مسجدہ بہارون وانا سالت ذی ان یتطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابوبکر ان تفسد بابک قال ہا واطاقتہ فسدہ باہ ثم ارسل اوعمر ثم ل ذلک ثم ارسل الی العباس یغفل ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی وفسد ابوابکم (اخرجه البیہقی) ابوبکر نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ کھینچ کر فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ انھی مسجد کو ہارون کے ساتھ پاب کرے۔ میں نے بھی دعا کی کہ علیہ السلام کو میری مسجد تھیرے پاس کرے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنا دروازہ بند کرے اور ابوبکر نے دعا کی کہ حکم کی تعمیل کی پھر اس طرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ابوبکر علیہ السلام سے کہا ابوبکر علیہ السلام نے فرمایا میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کئے اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کئے ہیں۔

(۱۴۹) **عن** عمر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا فمیں ان جسد و ابوالہم فانظروا فقلت لم تفلحوا الا حشرۃ فقلت یا رسول اللہ فذلک فاعوا الا حشرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحرۃ فبحول باہ فقلت لحرۃ انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تحول بابلک غولہ فرجعت الیہ وحدثتہ لعلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجه البزار) عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کہ جبے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جا کر لوگوں کو کہہ دے کہ اپنے دروازے بند کر دیں میں نے جا کر کہا یا انہوں نے منہ نہ کر دیا مگر قرعہ رضی اللہ عنہ نے منہ نہ کیا مجھے اگر عرض کیا کہ قرعہ رضی اللہ عنہ کے سامنے منہ نہ کر دے تو فرمایا جا کر حضور کو کہو کہ اللہ کے پیغمبر کے دروازے بند کر دیں ان سے کہا کہ انہوں نے بھی اپنا دروازہ کھول لیا میں نے حضرت کی خدمت میں بتایا

آپ نماز پڑھ رہے تھے بعد فراغت کے آپ نے فرمایا یا ایہذا کہ واپس نہ جاوے

(۱۷) **عن** حذیہ العری فی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیسۃ الی البیوت فی السجۃ شق علیہم قال جینہ کافی لا یطول الی حمزۃ بن عبد المطلب وهو تحتہ فطیفة حمہ وعلیتا تدم فان و یقول اخر جنت عمن وایا بکر وحمزۃ الغنایس واسکت ابن عوف فقلعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیہم فمردی الصلوۃ جامعۃ فصعد الخیر فلم یسمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان البلیغ منها تعجیب او فوحیدہ فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سدد دہا ولا انا ففتحہا ولا انا اخر جنتکم واسکتہ ولكن واللہ ہوا امر بہ ثم فرغ والخیم اذ ہوی ما منل صاحبکم وما غوی وما یطون عن الموی ان ہوا لا وحی یوحی علیہ شدہ یل القوی (اخر جہ ابو بکر ابن مسعود وینہ حذیہ عری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کر دیا کہ علیؑ پر مسجد میں تھے لوگوں پر انکا بند کیا جاتا نہایت شاق گذرا جب کہتے ہیں اب تک میری آنکھوں میں آج کہیں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ شیخ لنگی اوڑھے ہوئے ہیں اور انکی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈباتی ہیں اور حضرت سے عرض کر رہے ہیں کہ آپ نے اپنے چچا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عباسؓ کو مسجد سے نکال دیا ہے اور اپنے چچا زاد بھائی کو رہنے دیا ہے۔ حضرت کو معلوم ہو گیا ہے کہ ان لوگوں پر دروازوں کا بند کیا گیا تھا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھ کر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تعجیب و توحید میں ویسا خطبہ کسی نہیں سن گیا تھا احمد و ثناء ساری کے بعد فرمایا کہ لوگو! میں نے ان دروازوں کو بند کیا ہے اور نہ کوئی لے گا اور نہ نکالے گا اور نہ اس کو یعنی علیؑ کو رکھا ہے۔ پھر آپؐ سورہ والفجر پڑھا کہ قسم ہے شام کی جبکہ وہ گاہیں گمراہ ہو اتمہا صاویر نہیں پڑھکا اور نہیں بچا اپنی خواہش سے مگر جبکہ کسی طوت و تیزی جاتی ہے سونت قوتوں والا اسکو سکھاتا ہے۔

(۱۸) **عن** حذیث بن اسید القنادی رضی اللہ عنہ قال لما قدم اھل البیۃ علی البیۃ صلی اللہ علیہ وسلم الی البیۃ لم یکن لہم بیوت وکان بیتون فی المسجد فقال علیہ السلام لا تبیتوا فی المسجد فقلوا انہ ان المرقی بنو ابیوتا حول المسجد فجلوا ابواہا الی المسجد ثم ان البیۃ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیہم معاذ بن جبل فنادی بابک فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج منہ فقال معاظۃ ثم ادرسل الی حمزہ فسد بابہ وقال سمعنا وطاعنا للہ ولسر سولہ وعلی امرہ دلایدہ می اھو فین یقمہ لوینم یخرج وکان البیۃ صلی اللہ علیہ وسلم قد بنی لہ فی المسجد بیتا بین ابیائہ فقال لہ البیۃ صلی اللہ علیہ وسلم اسکن طاهرا ومطہرا نبلغ حمزۃ قول البیۃ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی فقال یا محمد اخر جنتا و تمسک غلما نا یعنی عبد المطلب فقال لہ کان الاھل فی ما جملت دونکم من احد واللہ ما اعطاک ایاہ الا اللہ وانک لھل خیر من اللہ ورسولہ (اخر جہ فقیرہ ابن الحسن ابن المغازی و ابو بکر بن ہر دویہ) حذیث بن اسید القنادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے میں آئے چھ نکرات کو سونے کیلئے ان کے گہر نہیں تھے اسلئے مسجد میں ہی سدا کرتے تھے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو۔ پھر اصحاب نے مسجد کے ارد گرد اپنے گھر بنائے اور ان کے دروازے مسجد میں رکھے حضرت نے معافین جبل کو ان کی طیف بھیجا انہوں نے ابو بکرؓ سے جاکر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد سے بند کرلو حضرت ابو بکرؓ بھی اللہ تعالیٰ نے سمعاً و طاعتاً کہہ کر حکم کی تعمیل کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاف کو بھیجا انہوں نے بھی سمعاً و طاعتاً کہہ کر دروازہ بند کر لیا۔ جناب علیؑ علیہ السلام فرماتے تھے اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ آیا میں بھی رہتا ہوں یا کہ نکالا جاتا ہوں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا گھر مسجد کے درمیان اپنے گھر مل کے بیچ میں بنوایا ہوا تھا۔ فرمایا علیؑ تم مسجد میں پاک اور پاک کر نیو گے ہو کر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ بھونکاتے ہیں اور بنی عبدالمطلب کے لوگوں کو روکنے کا حکم دیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ میں نے کیا ہو حکم کے مطابق کیا ہو جو تمہارا کسی کے لئے نہیں تھا خدا کی قسم ہے کہ میرا تہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہیں پایا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکوترین ہو۔

(۱۹) عن عدی بن ثابت قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المسجد فقال ان الله اوحى الى نبيه موسى ان ابن لي مسجد اطاهراً لا يسكنه الا انا وعلی وابنا هرون وابنا هارون وان الله اوحى الى ان ابن لي مسجد اطاهراً لا يسكنه الا انا وعلی وابنا علی (اخرج بن المغازلی) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی طوف وحی بھیج کر ارشاد کیا تھا کہ میرے لئے پاک مسجد بنائیں موسیٰؑ اور ہارونؑ اور ہارونؑ کے بیٹوں کے سوا کوئی نہ رہے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی بھیج کر فرمایا ہے کہ میرے لئے پاک مسجد بنائیں میرے اور علیؑ اور علیؑ کے بیٹوں کے سوا کوئی نہ رہے۔

تقریبہ علامین مجھے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ابواب کی نسبت ایک لکچر بحث لکھی جو مخصوص درجہ جاد فی سند الاورالہی حول المسجد احادیث منہلحدیث سعد بن ابی وقاص خزیجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی الاوسط ورجالہا ثقات و حدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیث ابن عباس اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیث جابر بن سمر اخرجہ الطبرانی وحدیث بن عمر اخرجہ احمد والنسائی وحسن واخرجہ النسائی من طریق العلاء بن غرار ورجالہ رجال المصیوم الاغیرار وقد وثقه یحییٰ بن معین وغیرہ وھذا الاحادیث یقری بعضها بعضاً وکل موثق صالح للاحتجاج فمما نحن مجمعون اوقد اوراد ابن الجوزی ھذا الحدیث فی المصنوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر فتصر علی بعض طرف عنہم واعلم بعض من نکلم فیہ من دواعیہ ولبس فی الذم بقاء من کثرت الطرقات واعلم انہ یضاً بانہ مخالف للاحدیث المصحف الثابتہ فی باب ابی بکر ویم فی انہ من وضع المفسرۃ قلوبا ید الحدیث المصحف فی باب ابی بکر ویم عنہم اخطأ فی ذلک خطا شیعہ فانہ سلاک رد الاحادیث المصحفۃ بتوہم العارضہ من ان الجمع بین الفقیدین ممکن وقہ اشار الی ذلک البزار فی مسندہ فقال ورد من روایات اهل الکوفۃ الجمع بینہما عادل

علیہ حدیث ابی سعید الخدری الذی اخرجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجل لأحد ان یصلح
 هذا المسجد جنبہا یجری وغیرک والمعنی ان باب علی کان الی جهة المسجد ولم یکن لبیتہ
 باب غیرہ فلذلک لم یومر بسدہ ونوید ذلک ما اخرج اسمعیل القاضی فی احکام القرآن من طرق
 الطلب بن عبد اللہ بن خطیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یأذن لأحد ان یمر فی المسجد وهو جنب الا
 لم یلک ان بیتیہ کان فی المسجد محصل الجمع ان الامر بسید الابواب وقع مرتین فقہ الاولی استثنی
 علی وفي الاخری استثنی ابو بکر وکن لا تنفذ لک الابواب یجل ما فی قصۃ علی علی الباب الحقیقی
 وما فی قصۃ ابی بکر علی الباب المجازی والمراد بہ الخوخۃ کما صرح بہ فی بعض طرقات کانہم لما مروا
 بد الابواب فسدوا وھا واحد ثلثا اخرها استقر بون الدخول الی المسجد متھا فامروا بعد ذلک بسدھا
 فھذہ طریقۃ لباس فیہا فی الجمع بین الحدیثین واشاد بہما ابو جعفر الطحاوی فی مشکل الآثار
 وابو بکر لکلہما یازی فی المعانی الاخبار وصرح بان بیت ابی بکر کان لہ بابا من خارج المسجد
 وخوخۃ الی داخل المسجد وبیت علی لم یکن لہ باب الامن داخل المسجد انتہی کلامہ ملخصا۔
 یعنی وہ دروازے کہ مسجد کے ارد گرد تھے انکی نسبت بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ ان میں سے حدیث
 بن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے روایت کیا ہے اسکی
 سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جس کے سب رجال ثقہ ہیں
 اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے انکے بھی
 سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمیرہ کی حدیث ہے جس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ایک ابن عمر کی
 حدیث ہے جس کو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی (حسن) یعنی اچھے ہیں۔ اور ابن
 عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علاء بن غرار کے طریقہ سے روایت کیا ہے غرار کے سوا
 اس کے رجال بھی ثقہ ہیں اور غرار کو یحییٰ ابن معین نے ثقہ مانا ہے۔ یہ تمام حدیثیں ایک دوسری کو
 قوی ہیں۔ ان کے مجموعہ سے قطع نظر کر کے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن
 جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے اور حدیث ابنی وقاص اور زید بن ارقم اور ابن
 عمر سے اس کو نیکر اس کے بعض طریقوں پر اس کا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی باتوں سے
 اس میں یقین پیدا کیا ہے جن لوگوں نے اس حدیث کے بعض راویوں میں کلام کیا ہے لیکن اس امر
 ہماری بات میں دشمن پیدا نہیں ہو سکتا جب کہ ہم نے اس حدیث کو بہت طریقوں سے ثابت کر دیا
 ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کے مخالف ہے جو ابوبکر
 رضی اللہ عنہ کے دروازے کی نسبت وارد ہے۔ ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ اس حدیث کو
 یہ مقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہے۔ رافضیوں نے وضع کیا ہے لیکن
 ابن جوزی نے بڑی بہاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے دہم سے صحیح حدیثوں کے رو کرنے کا
 مسلک اختیار کیا ہے باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ ہزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منذیر میں

طرف اشارہ کیا ہے اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتوں میں ان کا جمع وارد ہے۔ اور ان دونوں کے جمع کر لینے سے وہ حدیث ہے جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علیؑ میرے سوا کسی کو اس مسجد سے عبور کرنا جائز نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ علیؑ علیہ السلام کا دروازہ مسجد میں تھا۔ اور اس دروازے کے سوا ان کے گھر کا اور کوئی دروازہ نہیں تھا اسی نے حضرت نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور اسی کی مؤید ہے وہ حدیث جسکو کہ قاضی اسماعیل نے کتاب احکام القرآن میں مطلب بن عبد اللہ بن حنظل کے طریقے سے روایت کیا کہ حضرت نے کسی کو علیؑ کے سوا جنب کجا میں مسجد سے گزرنے کی اجازت نہیں دی تھی اور دونوں حدیثوں کے جمع کا حاصل یہ ہے کہ دروازوں کے بند کرنے کا وہ دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ میں جناب علیؑ علیہ السلام اور دوسری دفعہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ متشی کئے گئے۔ لیکن یہ بات اس وقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علیؑ کے قصہ میں حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکرؓ کے قصہ میں مجازی دروازہ یعنی خوخہ مارا لیا جائے چنانچہ اس حدیث کے بعض طریقوں میں اسکی تصریح موجود ہے جب پہلی دفعہ دروازے بند کر نیکا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیئے۔ اور خوخہ یعنی درجے مسجد کی طرف بنائے تاکہ نماز کا وقت دیکھ کر مسجد میں آجائیں لیکن جناب علیؑ کا دروازہ آمد رفت کیلئے درست رکھا۔ زمانہ بعد میں ان درجوں کے بند کر نیکا حکم ہو گیا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنی درجے کے سوا اب صحابہ کے درجے بند کئے گئے پس یہی ایک طریقہ لا باس فیہ ان دونوں حدیثوں کے جمع میں ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونوں حدیثوں کو ابوجعفر الطحاوی نے مشکل الاثر میں جمع کیا ہے اور اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خوخہ تھا اور دروازہ مسجد کجا میں علیؑ علیہ السلام تھا اور جناب علیؑ کا دروازہ مسجد کی طرف سے دوسری طرف نہیں تھا۔

جناب میر کے سوا کوئی شخص نہ کجا میں نہیں آ سکتا تھا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ علیؑ لا یصل لحد ان یجذب فی هذا المسجد غیری غروک (آخر حرجہ البزار) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ کو فرماتے تھے کہ یا علیؑ میرے اور میرے سوا بحالت جنب اس مسجد میں کسی کو آنا جائز نہیں ہے۔

(۲) عن ابن عباس سدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب المسجد غیر باب علیؑ وکان یدخل المسجد وهو جنب وهو طویقہ وولیس له طویق غیرہ (اخو حرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سب صحابہ کے دروازے بند کر دیئے تھے بجز جناب ابوبکرؓ کے دروازے اور وہ مسجد میں کجا میں نہ تھے۔ اور ابوبکرؓ کو اور وہ ابوبکرؓ کے دروازے سے آتے تھے اور کوئی انکار اسے نہیں تھا۔ (۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حرجہ۔ مطلب بن عبد اللہ بن حرجہ۔ یا ذن لا بد ان یجذب فی المسجد

هو حبيب الاعلى لان بينه كان في المسجد (اخرجه اسمعيل القاضي في احكام القرآن) مطلب بن عبد الله بن حنطب راوي ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو بحالت جنب مسجد میں سے نہ گزرنے کا اذن نہیں دیا تھا۔ مگر علیؑ کو کہ ان کا گھر مسجد میں ہی تھا۔

(۴) عن ام المؤمنين ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله الا ان مسجدى هذا حرام على كل كاف من النساء وجنب من الرجال الاعلى محمد واهل بيته علي وفاطمة والحسن والحسين رضي الله عنهم الطبراني في الكبير) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر جائز شخص عورت اور جنبی مرد پر حرام ہے مگر محمدؐ اور اس کے اہل بیت علیہم السلام اور فاطمہؑ جن ابی ہریرہؓ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطى ثلاث خصال لان يكون في احد منهن احب الي من ان اعطى حجر النعم فسئل ما هي قال تزوجه ابنته فاعلمته واسكناه المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وآله لئلا يخل الا ما لا يخل اغيرة والراية يوم خيبر (اخرجه احمد والبولعلي والحاكم في المستدرک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ علیؑ علیہ السلام کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے ایک مجھے بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ نہ بے پشتم والے اور نہ سے بھی زیادہ ترجیح دہنے کی کسی نے ان سے سوال کیا وہ کیا ہیں کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہؑ سے ان کا نکاح کرنا اور مسجد میں اپنے ساتھ انکو رکھنا اور جو بات کہ مسجد میں ان کے لئے جائز تھی انکو سوائے کسی کو جائز نہیں تھی۔ اور خیر کے روز عظم کا دیا جاتا تھا۔

(۵) عن جابر بن عبد الله قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وآله ونحن مضطجعون في المسجد وفي يده عقيب وطب قال اترقدون في المسجد وقد اجفنا واجعل على محنا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله يا علي انه يخل لك في المسجد ما يخل لي الا ترقض ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا النبوة والذي نفسي بيده انك لذا ائت اعن حوضي يوم القيامة تدرج عندها كما تدرج عندها من الصالحين عن الماء بعصاة لك من عصى كافي انظر الى مكانك عن حوضي (اخرجه الخوارزمي في المتأقب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں سوئے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا کیا تم اونگھ رہے ہو۔ ہم دوڑنے لگے جناب علیؑ بھی ہمارے ساتھ دوڑے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ اوپر آؤ تم کو جائز ہے مسجد میں جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو افسوس نہیں ہوا کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے مویٰ سے بجز نبوت کے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک تو قیامت کے روز میرے حوض سے لوگوں کو انک دیکھا جس طرح سے کہ پہکا ہوا اونٹ پانی سے انک دیا جاتا ہے۔ عوسج کا عصا تیرا تھیں گا یا کہ تیرے مقام کو اپنے حوض سے اس وقت دیکھ رہا ہوں۔

(۶) عن عثمان بن عبد الله القردوسي من حديث طويل قال خطب علي يوم بولع فيه عثمان فقال فيها اناس قد هم الله هل تعلمون معشر المهاجرين والانصار ان احدا كان يدخل المسجد فيموت

جنبا قالوا اللهم لا (اخرج ابن عساکر عن عثمان بن عبد اللہ قری ایک حدیث طویل میں ذکر کرتے ہیں جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی جناب علیؓ نے خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا اے مہاجرین اور انصار کے گروہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے ہو کہ حالت جنب میں داخل مسجد ہوا کرتا تھا ہے کیا خدا گواہ ہے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔
(۸) عن جابر بن ثمرۃ قال لا یلبسوا ابواب المسجد کلھا غیو باب علیؓ قریما صریحاً وہو جنب (اخرج الطبرانی فی البیہود) جابر بن سمور رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم کو مسجد کے تمام دروازوں کے بند کر دیا حکم ہوا تھا سوا علیؓ کے دروازے کے وہ وہاں سے گزر کرتے تھے اور جنب میں ہوا کرتے تھے۔

(۹) عن ابی رافع ان البنی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عز وجل امر موسیٰ وہارون ان یتبوا لفومہما میوقا وامرہما ان لا یتبوا فی مسجدہما جنب ولا یقربوا نساء الاہارون وذریتہ ولا یحیل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ہذا ولا یتبوا فیہ الا علیؓ وذریتہ (اخرج ابن عساکر السیوطی فی اللہ للثبوت) ابورافع سے منقول ہے کہ حضرت نے خطبہ میں ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون کو حکم دیا اپنی قوم کے لئے گھر بناؤ مسجد میں کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور انہیں عورتوں سے صحبت نہ کریں سوا ہارون اور موسیٰ ذریت کے اور کسی صلیب نہ کریں اس مسجد میں نہ ہو اور ان سے صحبت کرے سوا جناب علیؓ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسکی ذریت کے۔

حضرت کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ بیعت نہ کیا اور علیؓ کو نہیں داخل کیا کہ نہ

(۱) عن ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند البنی صلی اللہ علیہ وسلم وعند قوم جلوس فدخل علی ما دخلوا فدخلوا فدخلوا فدخلوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ہا انا اذ خلعتہ واخرجتکم من اللہ اذ اخرجکم (اخرج النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ ہم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرت کے پاس آئے کہ وہ باہم غلامت کرنے لگے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو نکال دیا ہے اور علیؓ کو اپنے پاس رکھا ہے جب وہ لوگ حضرت کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہیں نہیں نکالا اور علیؓ کو داخل نہیں کیا بلکہ خدا نے انکو داخل کیا ہے اور تم کو نکالا ہے۔

(۲) عن الحرب بن مالک قال اتیت مکۃ فلقینت سعد بن ابی وقاص فقلت هل سمعت لعلیؓ فقیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فتوحی فینا لیلۃ یخرج من فی المسجد الا ال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وال علیؓ فخرجنا فلما اصبحنا انا و سیم قال یارسول اللہ وخرجت اصحابک و اعلمتہا سکنت ہذا السلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہا انا امرت باخراجکم ولا بامکان ہذا السلام ولکن اللہ ہوا امر بہ (اخرج النسائی فی الخصائص) حرب بن ابی سفیان نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کو

رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ جناب علیؑ کے بارے میں تمہیں کبھی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے ایک رات ہم میں منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل علیؑ کے سوا سب مسجید سے نکل جائیں صبح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تشریف لائے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے اپنے اہل گھر اور اصحاب کو مسجد نکال دیا ہے اور اس کو کہہ کر رکھا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے نکالنے اور اس کے نہ کھنے کے لئے نہیں حکم دیا بلکہ عدائے حکم دیا ہے ۔

(م) حسن حبیبہ العری قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابواب التي في المسجد فشق عليهم قال حنيفة كافي لا نظرم الى حمزة بن عبد المطلب رضي الله عنه تحت ظيعة حمزة وعيناة تذران وهو لا يخرجك ولا يتركك عمر العباس واسكنت ابن عمك فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شق عليهم فخرجوا جماعة للصلاة فصعد المنبر فلهو بجمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة بلغ منها عجيد او توحيد فلما فرغ قال ايها الناس ما انا سددتها ولا انا فقتها ولا انا اخرجتهم واسكنتهم فخرجوا والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى ان هو الا وحى يوحى (اخرج ابو بكر بن مردويه) خبر عری کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کر دیا تو مسجد میں لوگوں پر یہ بات نہایت شاق گذری جب کہتے ہیں اب تک میری آنکھوں میں ہے کہ جناب محمدؐ فرمایا تھی اٹھو بیٹے میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ اپنے چچا کو اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عباسؓ کو نکال دیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگوں پر بھاری گزرا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور میرے چچا کو ایسا نصیحت فرمایا خطبہ ارشاد کیا کہ تمہید و توحید میں اس طرح خطبہ کی نہیں سنا گیا تھا حمزہ و ثعلبہ باری تعالیٰ کے بند فرمایا اسے لوگو بیٹے دروازے بند نہیں کئے اور تم کو نکالا ہے اور نہ اس کو رکھا ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم کی یہ آیتیں پڑھیں جو نکات ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گر انہیں گمراہ ہوا تھا راہ صاف اور رہا ہوا اور جنہیں بولتی اپنی خواہش سے گر جبکہ اس کی طرف دیکھی جاتی ہے بخت قوتوں والا اس کو سکھاتا ہے ۔

(۴۶) حسن سعد بن ابی وقاص وكان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد قال اني قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا ايها الذين آمنوا ان الله عز وجل امر موسى ان يبني مسجدا طاهرا لا يسكنه الا هو وهارون وابناهما دون وان الله قد امرني ان ابني مسجدا لا يسكنه الا انا وعلی والحسن والحسين وسدوا هذه الابواب الابواب على قیل ان یزال العذاب فخرج الناس مبادرين وخرج حمزة یخرج قطیفة حمراء وعيناة تذران ربيكي ويقول يا رسول الله اخرجت عمت واسكنت ابن عمك فقال صلى الله عليه وسلم ما انا اخرجت ولا انا اسكنته ولكن الله عز وجل اسكنته (اخرج ابو سعد في شرف النبوة) خبر بن ابی وقاص منقول ہے کہ وہ بھی حضرت کی میت میں نہ کرتے تھے ایک ایسا نکاح کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سکھایا تھا ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے سوا سب لوگ مسجد کعبہ میں مسجد کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حضور نے اپنے اصحاب اور اہل عام کو نکال کر اس کوٹے دینی علیؓ کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے موسیٰ کو حکم دیا تھا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے ہمیں بجز موسیٰ اور ہارون اور ابنائے ہارون کے کوئی رشتہ نہ پائے اس طرح اسے خدا نے چھ حکم دیے کہ ایک مسجد بنائے جس میں میرا ولی اور جنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عدا کے نائل ہوئے پس تم اپنے دروازے بند کر لو۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہو گئے حمزہ و اس اپنا سرخ کھدیں گھسیٹے ہوئے آنکھیں اُٹھو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ اپنے چچا کو نکال کر اپنے بھائی کو رکھ لیا ہے۔ حضرت نے فرمایا میں نے تم کو نکال دیا ہے اور نہ اس کو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اس کو رکھ لیا ہے۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیدی فقال ان موسیٰ سال دہ ان یطہر مسجدہ بہارون واما سالت دہ ان یطہر مسجدی بلک تھارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع ثم قال سمعنا وطاعة فسد بایہ تھارسل الی عمر بمثل ذلک تھارسل الی عباس عتاش لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا سدا ابوایکم وفتحت باب علی ولكن الله فتح باب علی وسد بابکم (راخو جہالہ الزار نے سند ابوصالح الاکتفاء بغضائہ لک (۱) اختصار جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا تھہ پکڑ کر ارشاد کیا کہ موسیٰ نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسیٰ کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے پاک کرے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت علیؓ کا دروازہ بند کر کے ہیں۔

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان موسیٰ سال دہ ان یطہر مسجد بہارون وانی سالت اللہ ان یطہر مسجدی لک ولذرتک من بعدی تھارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع ثم قال سمعنا وطاعة فسد بایہ تھارسل الی عمر کذلک تھارسل الی عباس وانی سالت اللہ ان یطہر مسجدی لک ولکن الله فتح باب علی وسد بابکم (راخو جہالہ الزار نے سند ابوصالح الاکتفاء بغضائہ لک (۱) اختصار جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا تھہ پکڑ کر ارشاد کیا کہ موسیٰ نے میری مسجد کو تیرے پاک کرے اور میں نے بھی خدا سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے پاک کرے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر لے۔ انہوں نے سمعنا و طاعة کہہ کر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت علیؓ کا دروازہ بند کر کے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے محبت و مودت

(۷) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی ندم مع عینہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخيت بين اصحابك ولعمري تواج بيتي وبين احد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي في الدنيا والاخرة (اخرجه الدارقطني) ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان یہاں چارہ قائم کیا جناب امیر مروتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنے اپنے اصحاب میں یہاں بندی کا رشتہ ہو چکا ہے اور مجھے کسی کا بہائی نہیں بنایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بہائی ہے ۔

(۲) عن ابن عمر قال اخي رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه حتى بقي على فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تراني ان اكون اخاك قال بلى يا رسول الله رخصت قال فانت اخي في الدنيا والاخرة (اخرجه الترمذي وابن عبد البر في الاستيعاب) ابن عمر رضي الله عنهما کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب میں یہاں چارہ بنایا۔ علی باقی رہ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ میں تیرا بہائی بنوں جناب یحییٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں راضی ہوں فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بہائی ہے ۔

(۳) عن سعيد بن المسيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخي بين اصحابه فبقي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر اخي بين ابى بكر وعمر وقال لعل انت اخي (اخرجه احمد في مستدرک) سعيد بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ تحقیقی سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان یہاں چارہ قائم کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بیانات اقدس اور ابو بکر و عمر اور علی باقی رہ گئے حضرت نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا اور جناب علی نے فرمایا تم میرا بہائی ہو ۔

(۴) زيد بن عبد الله بن ابي اوفى قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد فقال ابن ملان وابن فلان فجعل يغتر في وجوه الصحابة وينفقد هم ويبعث اليهم حتى توافوا عنده فاحي بينهم فقال له علي بن ابي طالب لقد ذهبت روحى يا رسول الله حين رأيتك فعلت يا صحابك ما فعلت غيرى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي بعثني بالحق نبيا ما اخذك الا لنفسى وانت منى بمنزلة هارون من موسى وانت اخي ووارثي فقال يا رسول الله ما اذت منك قال ما اذت الا بنباء قبلى قال وما اذتو قال كتاب الله ومن ابناؤه وانت معى في قصرى في الجنة مع فاطمى والحسين وان يقيمتم ثلاثا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانا على امر متقابلين (اخرجه احمد في المسند والناظر المنقح في كذا الحال)

زيد بن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ شہر شخص کی نسبت اس قدر ماروا کرتے تھے فلان شخص کہاں ہے اور فلان شخص کہاں ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور شخص کو موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہاں تک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپ نے ان میں یہاں چارہ قائم کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جناب علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بہائی تو نکل گئی تھی پسکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تیرا بہائی بنائے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کرتا تھا کیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس بات کی کہ میں نے تجھ کو کے ساتھ معیت کیا ہے تجھے اپنی ذات کیلئے پسکہ تجھ پر اچھا تو مجھ سے ایسا ہے پسکہ کہ ہارون موسیٰ سے ہارون میرا بہائی اور

کے درمیان اٹھ کا تا نا اس طرح پر قائم کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بکر رضی اللہ عنہ کو بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابو خرقاری کو مقداد کا بھائی قرار دیا اور علیؓ کو کسی کا بھائی نہ بنایا جناب علیؓ نہایت غصہ ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئے اور اپنی کلائی کا ٹیکہ کر کے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر بدن پر پڑ گئی حضرت نے انکو تلاش کیا اور ایسی حالت میں پایا حضرت نے انکو اپنے پاؤں سے ٹھکرا کر فرمایا اٹھ تیر کو بچو ابوزراب بنے کچھ صلاحیت نہیں ہے کیا تو خوش ہو گیا جبکہ میں نے اصحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا کیا تو راستی نہیں کہ مجھ سے ایسا ہو چیکر رولن موسیٰ سے گریہ بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھے گا وہ امن اور ایمان میں گہرا رہے گا۔ اور جو تجھے دشمن رکھے گا خدا اسکو کفار کی موت سے مارے گا۔

(۹) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کان یوم المہاجلۃ اخی البنی صلی اللہ علیہ وسلم بن المہاجرین والاکضاد وعلی واقف بمرآہ ویعرف مکانہ ولہ یواخ بہ وبن احد فاقصرت علی بالی العین فاقصد البنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعل الحسن قالوا انضمت بالی العین قال بلال اذهب فاتی بہ ففزع بلال الی علی علی قد دخل منزله بالی العین فقالت فاطمۃ ما یمیکن لایکی اللہ عینک قال یا فاطمۃ اخی البنی صلی اللہ علیہ وسلم بن اصحابہ المہاجرین والاکضاد وانا واقف بمرآہ ویعرف مکانی ولہ یواخ بہ وبن احد فالت لای عینک اللہ لعلہ اما اخذک لنفسہ فقال لعل لعل یا علی اجب البنی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی البنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعل لعل لعل یا ابی الحسن فقال احضرت بین المہاجرین وبن الاکضاد وانا واقف ترانی ولتعرف مکانی ولتقواخ سیجی وبن احد قال اما اخذک لنفسی الا یشک ان تكون اخا جینک قال بلی رسول اللہ فاخذہ بیدہ فاراد المیز فقال اللهم ان هذا منی وانا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا ان من کنت مولدا قال فانصرفت علی قبر البین فابعثہ عمر بن الخطاب فقال یا ابی الحسن اصبغت مولائی ومولا کل مومن راخرجه ابو الحسن فقیل بن المغاللی م التسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجر کے روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بیجا چارہ قائم کیا۔ علیؓ کھڑے ہوئے تھے جناب انکو دیکھ رہے تھے اپنے انکو ساتھ کسی کو نہ کرکے اخوت نہ کیا جناب روتے ہوئے گم کو چلے گئے جب حضرت نے انکو نہ دیکھا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہیں لوگوں نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہیں حضرت نے بلال سے فرمایا کہ بلال جا کر انہیں بلال لاؤ۔ بلال ان کے بلانے کیلئے گئے جناب اسوقت تک گھوڑیں داخل ہو چکے تھے۔ جناب پیادہ نے انہیں روتا ہوا دیکھا کہ باخدا تمہیں نہ لائے تم کیوں روتے ہو جناب علیؓ کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار میں رشتہ اخوت جوٹا ہے اور مجھے حضرت دیکھ رہے تھے۔ لیکن مجھے کیسا چاہی کہ نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندوہ کین نہوں شاید حضرت نے تمہیں اپنی ذات مقدس کے بھائی بنانے کیلئے بھیجے رکھا ہو۔ میں نے بلال سے کہا کہ کہا یا علیؓ حضرت کے پاس تشریف لے چلے جناب علیؓ حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا ابی الحسن تم کیوں روتے ہو عرض کیا یا رسول حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بیجا چارہ قائم کیا جوڑا ہے لیکن مجھے کیسا چاہی نہیں تھا یا علیؓ نیچے تھکا

اپنی ذات کیلئے پیچھے رہنے دیا تھا۔ آیاتم اپنے نبی کے بہائی بننے سے خوش نہیں۔ جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں خوش ہوں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں منبر پر چڑھایا۔ اور فرمایا بارالہایہ میرا ہے میں اس کا ہوں یہ مجھ سے بمنزلہ رولوں کے ہے مگر اسے جس کا کہ میں مولا ہوں کا علی مولا ہے اس کہتے ہیں کہ جناب علیؑ نہایت ٹھنڈی آنکھوں سے گہر کو دیکھ رہے تھے حضرت محمد رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے گئے اور کہنے لگے اے ابوالحسن آپ کو مبارک کلمہ آپ پکڑیں اور ہر مگر مولا بن گئے ہیں (۱۰) **عن ابن عباس** ان علیا کان یقول فی حقیۃ البنی صلی اللہ علیہ امان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم لا یقلب علی اعقابنا بعد اذ ہدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لبیستی وبنید اخوہ احمد النسائی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرمائی یا شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پہر جاؤ گے خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے تم کو ہدایت دوائی ہے اپنی ایڑیوں کے بل پہر گز نہیں پھر گئے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا شہید ہو جائیں اور تم اپنی ایڑیوں پر پہر چاہو تو میں تم سے چھا کر دو گنا جہنم بات پر کہ حضرت سے جہاد کیا ہے واللہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وارث اور ابن عم ہوں اور وہ شخص چل جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے ۔

(۱۱) **عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخا بین الناس وتروک علیا حتی یقی اخوہ لابی لہ اخا فقل ان رسول اللہ اخیت بین الناس وتروک حتی قال ولہ تروکی ترکک انما ترکک لنفسی انت اخی وانا اخوہ فانی اذ کرک قل انا عبد اللہ وانا اخو رسولہ ولاید علیہا بعدک الا کذا اب (خوہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علیؑ کے چچہ رہ گئے انکا بہائی بیٹا ہوا کوئی نظر نہیں آتا تھا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول آپ رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یوں ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ مجھے کچھ کیوں چھوڑ لکھا ہے تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بہائی ہوں ہم کچھ جانتے ہیں یوں کہا کہ میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہے گا تو وہ چھوڑا ہے ۔**

(۱۲) **عن یحییٰ بن مرۃ قال اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين المسلمين وجعل يخلط عليا حتى بقي في اخوهم ولبيش اخ فقال له اخيت بين المسلمين وتروكتني فقال غا تركت لنفسك انت اخي وانا اخوہ فانا اخوہ انت متى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا بنى لى جدى وانا انت متى فى قصرى فى الخجة مع ابنتى فاطمة وانا انت متى وروى فى ترمذ رسول الله صلى الله عليه وسلم اخو انا على سر متقابلين ثم قال له البنى صلی اللہ علیہ وسلم انت فاكرک احد فقل انا عبد اللہ وانا اخو رسولہ ولاید علیہا بعدى الا کذا اب مفضل (خوہ احمد) النجاشی روضۃ الاحباب فی الاربعین) یحییٰ بن مرۃ کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے**

میں انخت کار شدہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑنے چلے گئے یہاں تک کہ وہ سب کے آخرہ گئے اور انکا بہائی بننے کیلئے کوئی باقی نہ رہا۔ جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بہائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا میں تجھے اپنی ذات کیلئے چھوڑا ہے تو دنیا و آخرت میں میرا بہائی ہے۔ اور میں تیرا بہائی ہوں۔ تو مجھ سے، رولن کی جگہ پہے موسیٰ سے گزنی میرے بعد نہیں ہے تو میرے ساتھ میرے گھر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بہائی اور رفیق ہے پھر حضرت نے اس آیت کو ارشاد فرمایا کہ بہائی بہائی اپنے اپنے آئنے سامنے کے تختوں پر بیٹھ گئے۔ میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو کہہ دو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بہائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا تیرے کا ہے۔

(۱۳) **عن** عباد بن عبد اللہ قال قال علی بن عبد اللہ واخو رسولہ وانا صدیق الاکبر لا یقول فی الذبحی الا کاذب صلیت قبل الناس سبیح سنین (اخرجه احمد فی المتناقب النسائی فی الخصائص و الحافظ ابو زین عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ والعقیلی) عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بہائی اور صدیق اکبر رسول تیرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب بیش سب پہلے سات بزرگ یعنی ۷ (۱۴) **عن** ابی الطفیل قال لما جعل امر الشوری بن علی عثمان وطلحہ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید ا فقال علی حل فیکم احمد اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیئہ و بیئہ اذا اخی بین المسلمین قالوا اللہم لا اذینعنا سبہن الیہ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کیلئے جناب علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کیلئے چھوڑ دیا۔ جناب امیر نے فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اس کے درمیان رشتہ برابری قائم کیا ہو سب کہتے لگے خدا گواہ ہے نہیں ۷

(۱۵) **عن** علی قال طلبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لفرج فی فی حائطۃ فافترق بنی ہرقل قال ثم قال لا یقول الا کاذب (اخرجه فی المتناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپ نے اپنے پائے مبارک سے مجھے ہلار فرمایا اٹھ ہم تجھے راضی کریں تو میرا بہائی اور میرے بچوں کا باپ ہے تو میری شہادت پڑے گا جو میرے عہد پر میرا گواہ جنت کے خزانہ میں ہوگا اور جو تیرے عہد پر میرا گواہ اسکی آرزو پوری ہوگی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد رہے گا خدا تعالیٰ اس کا فائدہ اس اور ایمان سے کریگا جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا اور چھپتا رہے گا۔

(۱۶) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقول الا کاذب (اخرجه فی المتناقب) قد یلقی

حله خضر من الجنة ثوبی نادی مناد من تحت العرش نعم الابرار ابراهیم ونوح والاخر
 اخوه علی بن ابی طالب انکسی اذا الکسبت وقد عی ذاد عیت داخره عبد الله بن احمد (واینا المناقب)
 مخدوم بن زید الہندی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں
 رشتہ اخوت قائم کر کے علیؑ سے کہا یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر مہموموں سے بغیر اس کے کہ نبی سے
 بعد نہیں ہے کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جائیگا اور عرش کے واسطے بازو
 پر کھڑا کیا جائیگا اور مجھے جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائیگی یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں
 کہ قیامت کے روز سب حلوں سے پہلے میری امت حساب دیگی پھر سب پہلے تو میری قربت کی وجہ سے
 بلایا جائیگا اور تجھے میرا علم لینے لواء الحمد دیا جائے گا۔ تو دونوں مصطلوں کے چچا بچھٹلے گا۔ آدم اور ساری
 دنیا میرے علم کے سایہ میں بیٹھا کریں ہوگی۔ اس کی لمبائی تیرا سالہ راہ کی ہوگی۔ اس کی جمال سرخ یا قوت عینی ہوگی۔
 اس کے تین گیسو نور کے ہونے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور دنیا کے بچھو بچھ میں۔ اسپر تین سطر میں
 لکھی ہوئی ہوگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین۔ تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 سہ سطر کا طول و عرض تیرا سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے واہنے ہوتا اور حسین تیرے بائیں ہاتھ ہوگی یہاں تک
 تو کبر اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے اگر ٹھہریگا۔ اور جنت کی سبز پوشاک پہنائی جائیگی۔ تو عیسیٰ عرش کے
 نیچے وندہ کیا گیا۔ چچا بچھ تیرا ابراہیم اور کیا ابراہیم بھائی ہے تیرا علی بشارت ہوئی اسے علی کہ بچھو بچھ رہا رہنا
 جائے گا۔ تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جائیگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۲۲) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت مكتوبا
 على طية الجنة لا اله الا الله محمد رسول الله وعلى اخو رسول الله قبل ان يختر السعوت بانقى
 سند داخره احمد نے المناقب الدلیلی فی ذہب و سلاخ اجداد جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے ہر سطر میں
 دروازہ پر کھانا ہوا دیکھا کہ سوائد کو کوئی محبوب نہیں۔ محمدؐ اس کے رسول ہیں علیؑ اس کے رسول کے بھائی ہیں۔

(۲۳) عن جابر بن عبد الله قال سمعت عينا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا اخا المصطفى
 لا تشك في نفسي + بدعتي و سائر ما انا و جدتي رسول الله منفرد به وناظرة زوجي لا قول
 ذي فناء + صدقت جميع الناس في بهم + عن الضمالة والاسلاك والنكد + قال فتبسم
 رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال صدقت يا علي رفقلت من مطالب السؤل والخذ طاعة الشافع
 موعی جناب جابر بن عبد اللہ سے کہ بیتہ جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے تھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے
 بیش ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ ان کے دونوں نواسے کبیر بیٹھے ہیں۔ میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا واد ایک ہی۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے۔ یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اس وقت
 حضرت صلعم کی اتھمہ دین کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک ادا نکار کی وجہ سے ٹٹہ رہے تھے۔

حضرت نے یہ سن کر بیٹھ کر فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۲۴۷) **عن** ربيعة بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لو وراثت ابن عماد دون عماد قال انزلت فاندع عنيت ترك الاقرین دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی ان الله امر فی ان اندع عنيت ترك الاقرین فاصنع لتصاعا من الطعام واجعل علیہ جل شاة واملاء بئاعسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب بلغم ما امرت به ففعلت ما امرت ثم دعوتهم له وهم یومئذ اربعون رجلا فبهم اجماعه ابو طالب وحمزة وعیاس وابوہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی صنعت لہ فجمعت بہ فلما وضعتہ تناول رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال خذوا البسم الله فاكل القوم حتى ما لم یبق شاة وما اری الا موضع یدیم وابو الله الذی نفسی بیدہ وان کان الرجل الواحد منهم لیا کل ما قد مت یجمعهم ثم قال اسق القوم فجمعت بذلک العس فشربوا حتى راوا ولقی الشراب کانه لم یشرب فقال لی بنی عبد المطلب انی بدعت الیکم خاضعة الی الناس عامة وقد رايتهم من هذه الاية ما قد رايتهم فایکم یا یعنی علی ان ینکون اخي وصاحبی فلیقم الیہ احد قال فمقت الیہ وکننت اصغر القوم سقا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ فهو یقول اجلس حتی کان فی الثالثة فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخي وصاحبی فلیزمی بهذا ذلک وراثت ابن عمی دون عمی اخرجہ احمد فی المستدرک فی المتابع والمناقب فی الخصائص لابن السحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابو بکر بن مردويه باختلاف یسیرین ربيعة بن ناجد قتل ہیں کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المؤمنین آپ اپنے چچا کو مالینے چھوڑا دیجئے یا نہ؟ جواب میں جناب امیر نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دار کو دے اور جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ داروں کے ڈرانے کیلئے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن میں طعام تیار کر کے اسپر کھڑی کے پاس لے رکھو اور ایک طرف میں دو دو بھر دو اور تمام حق عبد المطلب کو بلا لاؤ کہ میں ان سے گفتگو کروں اور خدا کا حکم ان کو پہنچاؤں۔ میں نے حسب ارشاد کہا مانتا ہوں اور بنی عبد المطلب کو بلا لاؤ یا ان دونوں وہ کل چالیس آدمی تھے جنہیں حضرت کے چاروں چچا ابو طالب حمزہ عباس ابوہب بھی شامل تھے جب وہ حاضر ہوئے حضرت نے اس طعام سے قدرے تناول فرما کر ان سے کہا تم نے کئے ارشاد کیا جب تمام لوگ کھا کر سیر ہو گئے مینے دیکھا کہ انہوں نے طعام صرف اسی قدر کھا جس مقام پر کہ انہوں نے اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔ باقی طعام ویسا ہی وہاں رہا ہے۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قلم میں میری جان ہے کہ ان میں سے ایک آدمی اس تمام کھانے کو کھا سکتا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کو دو دو پلاؤ میں نے ان کو دو دو پلا یا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ دو دو پلا ہی موجود تھا گویا کہ کسی نے نہ پیا ہو پھر حضرت نے ان کو مخاطب کر کے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب میں تمہاری طرف خاص طور پر اور دو سر لوگوں کی طرف عام طور پر بھیجا گیا ہوں۔ تم نے میرا معجزہ دیکھا ہے پس تم میں سے کوئی ہے کہ میرے بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست بنو کوئی شخص ان لوگوں میں سے حضرت کی بیعت کیلئے نہ اٹھائیں اس وقت ان تمام لوگوں کو عمر نہ بیعت کیلئے اٹھ کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا

فرمایا سیدہ جاس میں سیدہ گیا۔ حضرت نے دو بارہ اور سبارہ ان سے یہی ارشاد کیا میں ہی ہر ایک وقتہ
اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا سبائی اور دوست اور وزیر ہے اس
میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

(تنبیہ) یہ موات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ موات
مساوات کی دلیل ہے۔ لیکن مساوات منہب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل سمجھی
جاسکتی ہے اور مساوات فی العمل منہج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب پر ان افضلیت ہے۔
(انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ)

ان صحابہ کرام کے اسماء جسے یہ حدیث ثابت ہوئی ہے۔

وقد صنف القاضي أبو القاسم علي بن الحسن بن علي التستوي كتابا سماه ذكر الروايات من تسعة ثلاثين
ورقة عتيقة عليه تاريخ الرواية سنة خمس مائة واربعمائة وروى التستوي حديث انت مني بمنزلة
هارون من موسى عن عمر بن الخطاب وعن علي وسعد بن أبي وقاص وعبد الله بن مسعود
عبد الله بن عباس وجابر بن عبد الله الأنصاري - وإبي هريرة - وإبي سعيد الخدري - و
جابر بن سمرة - ومالك بن الحويرث - وإبراهيم بن عازب وزيد بن أرقم - وإبي رافع مولى رسول الله
صلى الله عليه - وعبد الله بن أبي أوفى - وأخيه زيد بن أبي أوفى - وإبي سهرجة روحذيفة بن أسيد - والنسب
مالك - وإبي بريدة الأسلمي - وإبي أيوب الأنصاري - وعقيل بن أبي طالب وحشيش بن جنادة السلولي
ومعاوية بن أوسقيان - وأرملة زوجة النبي صلى الله عليه - واسماء بنت عميس - وسعيد ابن
المسيب ومحمد بن علي بن الحسين - وحبيب بن أبي ثابت - وقاطبة بنت علي وشمر جليل بن سعد
يعني القاضي أبو القاسم علي بن الحسن بن علي التستوي نے سند چار سو پینتالیس میں اس حدیث کو مشفق
ایک تیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس میں اس حدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور حسین ابی وقاص
اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کا متواتر ہونا

قال ابن حجر في الصواعق المحرقة واعلم ان هذا الحديث متواتر فانه ورد من حديث
عائشة وابن مسعود وابن عباس ابن عمر وعبد الله بن زهارة وإبي سعيد علي حفصة حافظ بن
حجر صواعق محرقة میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث اُم المؤمنین عائشہ اور ابن عمر
انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں التستوی ابو القاسم بن علی التستوی نکات ادنیانا ضللا وفکرہ الخطیب
فی تاریخ و عدد فی شیعہ الذی روی عنہم اور عماد السیاب میں لکھتے ہیں قال الخطیب کتبت عنه وسعد بن
یقول قلت بالبصرة فی النصف من الثمانین سنة سبعین وثلثمائة وقد قبلت شهادته عند المحکام نے
چند اشہد لعل علی ذلک عقبوا لای اخرجه وكان محفوظا فی الشیادة غناطا صلد و قانی الحدیث ۴

(۲) اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن زید اور ابو سعید اور علی اور قتادہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے
 (۳) قال الحافظ بن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان
 متی بمنزلة هارون من موسى جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحابه اراءه عن
 النبي صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص و طریق حدیث سعد فی کثرة جہد او قد ذکر بن خثیمہ وغیر ذلک
 ابن عباس وابو سعید الخدری وامرسلہ واسماء بنت عیس وجابر بن عبد اللہ صحابہ بطول ذکرہم
 حافظ عبدالبر کتاب استیعاب فی معرفة الاصحاب میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی
 بمنزلة ہارون من موسیٰ کی حدیث کو صحابہ ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت ثابت شدہ ترین
 اخبار اور صحیح ترین روایت میں سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
 احادیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بہت طریقوں سے روایت ہوئی ہے جیسے
 ذکر ابن خثیمہ وغیرہ کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابو سعید خدری اور ام سلمہ اور اسماء بنت
 عیس اور جابر بن عبد اللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن کا ذکر یا عث طول ہے۔

(۴) وروی قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان متی بمنزلة هارون من موسى جماعة من الصحابة وهو من
 اثبت الاخبار واصحابه اراءه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص وابن عباس وابو سعید
 الخدری وجابر بن عبد اللہ وامرسلہ واسماء بنت عیس جماعۃ بطول ذکرہم (ذکرہ ابو الحجاج
 جمال الدین یوسف بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الزکی المزی تہذیب الکمال ابو الحجاج یوسف
 بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں لکھتے ہیں کہ جتنے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث انتہائی بمنزلة ہارون من موسیٰ کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا
 ہے اور یہ حدیث نہایت ثابت و معتبر احادیث میں سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے اسکو جابر بن عبد اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المؤمنین
 ام سلمہ اور اسماء بنت عیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن کا ذکر کرنا یا عث طوالت ہے۔

(۵) قال الحافظ محمد بن یوسف الکلی الشافعی فی کفاۃ الطالبین حدیث متفق علیہ صحیح
 رواہ الاثمة الاعلام الحافظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج
 فی صحیحہ اور ارد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ و
 ابن حبانہ فی مستدرکہم اتفاق الجميع علی صحۃ وصادق اجماعاً انہم قالوا حکم النیشاپوری ہذا جہد دخل فعد التواتر
 حافظ محمد بن یوسف الکلی الشافعی کفاۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جسکی صحت پر بلا اطلاق
 اور حفاظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری میں اور مسلم نے
 صحیح مسلم میں اور ابو داؤد نے سنن میں اور ابو عیسیٰ ترمذی نے جامع الصحیح میں اور ابو عبد الرحمن النسائی نے
 سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں روایت کیا ہے اور ان تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق
 کیا ہے۔ اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

ستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث حدیث اتر کر پہنچ چکی ہے

(۴) قال السیوطی فی الاذہار المتناثرۃ فی الاحادیث المتناثرۃ حدیث اما ترقی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسى اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عیسٰی الطبرانی عن ارسلة وابن عباس بن جشی ابن جلدۃ وابن عمر علی وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم وھکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الارہار۔ وقال محمد صدر عالم فی المعارج العلوی وھذا حدیث متواتر عند السیوطی سافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الاذہار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اما ترقی ان تكون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ کو امام احمد بن حنبل نے ابو سعید خدری اور اسماء بنت عیسٰی اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن جشی اور ابن عمر اور جابر بن سمرۃ اور برادر بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور ترقی رحمة اللہ علیہ نے منتخب قطف الارہار میں ہی اس طرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم کتاب المعارج العلوی میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فی ازالۃ الخفا عن المتواتر حدیث انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ در ذلک عن سعد بن ابی وقاص اسماء بنت عیسٰی علی بن ابیطالب عبد اللہ ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ حدیث انت منی بمنزلة ہارون من موسیٰ تواترات میں سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عیسٰی اور علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے

(۶) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحمزانی فی المہتاب ان ھذا الحدیث صحیحہ بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرہما شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحمزانی سننہ میں لکھتے ہیں کہ تحقیق حدیث صحیحہ و بیضا صحیحین میں مرجح ہے

اسامی مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن سعد بن ابی وقاص، والبراء (عن ابی سعید الخدری) واحد عن کلہما، والحقلی (عن ابن عباس)، والطبرانی (عن اسماء بنت عیسٰی ام سلمہ وحیث بن خبادة وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمیر والبراء ابن عازب وزید بن ارقم ومالك بن الحویرث والخطیب (عن عمر) رضی اللہ عنہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی اما ترقی ان تكون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ رمقہا البخاری ابن تیمیۃ محمد معتزل خان البدخشی (بیٹے امام بخاری اور سلم اور ترمذی اور نسائی نے سعد بن ابی وقاص کو) اور برادر نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے (ان دونوں) سے اور حقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عیسٰی اور ام سلمہ اور حیث بن خبادة اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمیر اور برادر بن عازب زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب نے (عمر ابن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ تحقیق جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ موسیٰ کو ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا جناب صلی علیہ السلام سے تھا

اب ہم ان آئمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں

جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ	ابن اسحاق	والملوک والتفسیر
ابو داؤد الطیلسی	محمد بن سلیمان بن داؤد الطیلسی صاحب مسند	ابو عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائینی
محمد بن کاتب	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی	ابو الشیخ	الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
الواقدی	صاحب الطبقات الکبیر	ابو یحییٰ بن عبد اللہ بن جعفر بن عبد اللہ الاصبہانی	العروف بابی الشیخ
ابن ابی شیبہ	عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان	الطبرانی	حافظ البیہقی اسم سلیمان بن احمد الطبرانی
احمد	امام احمد بن حنبل صاحب مسند و مناقب	ابو الیثیم	الحاکم صاحب المستدرک
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	ابو الیثیم	حافظ ابو الیثیم نصر بن محمد القشیری
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن بریقہ العبدی	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع الصحیح	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید بن ماجہ القشیری صاحب السنن	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان البکری صاحب الصحیح	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ترمذی	حافظ ابو نعیم بن سوری ترمذی صاحب جامع الصحیح	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
عبد اللہ بن احمد	حافظ عبد اللہ بن احمد بن محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ابن ابی شیبہ	حافظ احمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
بنیاز	حافظ احمد بن عمر بن عبد اللہ بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
نسائی	حافظ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ابو یعلیٰ	حافظ احمد بن علی ابو یعلیٰ الصلی صاحب السنن	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم
ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل	ابو یوسف	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن عبد اللہ المعروف بابی اکرم

مختصر شہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
ابن المغازی	ابن عبد البر النمري القرطبي صاحب الاستیعاب	ابن التجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن بن محمد بن عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن النجار صاحب تاریخ
الدیلمی	حافظ شیخ زید بن شہر بار الدیلمی صاحب	ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ النخعی صاحب مطالب النول
یغوی	امام محی السنہ حنین بن محمد الفراء الیغوی صاحب تشریح السنہ و صاحب السنہ	سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزحی بن عبد اللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الاممہ
العیدری	حافظ زین بن معاویہ العیدری صاحب الجمع بین الصحاح السنہ	ابو یوسف النخعی	حافظ ابوعبد اللہ محمد بن یوسف النخعی صاحب کفایۃ الطالب
العاصمی	حافظ محمد احمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتنہ	نودی	امام یحییٰ بن شرف النودی شارح مسلم و صاحب تہذیب الاسماء واللغات
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاربعی المعروف بالملا صاحب سیرۃ	حب الطبری	حافظ ابوالعباس حب الدین احمد بن عبد اللہ بن محمد الکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرہ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ	الحموی	الشیخ صدر الدین ابوالعاجم ابراہیم بن الملوہ محمد بن عبد اللہ بن علی الحموی صاحب قرائۃ السمعین
اسلمی	حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابی اسلمی الاصبہانی	ابن السنان	حدث ابوالفتح محمد بن محمد المعروف بابن السنان صاحب سیدۃ الاثر
الخوارزمی صاحب	حافظ ابوالوئیہ اللؤلؤی بن احمد بن محمد الکی الشہیر بابخطب خوارزم	ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحمصی صاحب زاد المعاد
ابن اشیر	ابوالسعادات الباری بن ابی المکارم محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاشیر الجزری صاحب جامع الاصول	عبد اللہ یافعی	امام عبد اللہ بن اسعد بن علی الیسعی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان
الصالحانی	حافظ سعد الدین ابوجامد محمد بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی	ابن کثیر	حافظ اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ
الرازی	امام فخر الدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	علاء الدولہ	الشیخ احمد بن محمد بن احمد المقلب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب المعرۃ الوثقی
ابن اشیر	ابوالحسن علی بن محمد بن عبد الکریم المعروف بابن الاشیر الجزری صاحب اسد الغابہ	السمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد المقلب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب المعرۃ الوثقی
الکلبی	ابو الریم سبجان بن سالم البیہقی	الحافظ ولی الدین	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ

تحقیق شریف نام	پورا نام	تحقیق شریف نام	پورا نام
الخطیب صاحب مکتوبہ المصاحف	جمال الدین	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف	پیرا نام
الزری	الخطیب جمال الدین فیض بن عبد الرحمن	بجال الدین المحدث الشیخ زری حصار و قسۃ الاحیاء	محدث
لرندی	الزری الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف	الشیخ محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین	المنادی
سید علی الہلانی	الحافظ محمد یوسف الرندی صاحب نظم و المیزان	المنادی صاحب کتاب البیسی فی شرح جامع الصغیر	عیدروس
ابن شحہ	العارف الربانی السید علی ہمدانی	الشیخ عبد اللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی	ابن الکثیر
عبد الرحیم العراقی	صاحب مدوۃ القربی	الشیخ احمد بن فضل بن محمد الکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المال	محبوب عالم
الدولابادی	حافظ محمد بن محمد بن محمد صاحب الدین ابو الولید البلی المعروف بابن شحہ صاحب حسن العاطفی علم الاول و الاخر	المولوی محمد صفی الدین صاحب جعفر القلاب و عالم میرزا محمد محمد خاں الہد خسانی صاحب تزل الابرار	البدش
ابن حجر العسقلانی	الحافظ ابو زرعة محمد بن عبد الرحیم العراقی صاحب الغنیۃ الحدیث و شرح التقریب	شاہ ولی اللہ مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم الحدیث محدث الدہلوی صاحب انوار الخفاء	الجمیلی
ابن الصبغ	العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب	الشیخ احمد بن عبد القادر الجمیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المال	رشید الدین خان
السیوطی	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف ابن الصباغ المالکی المکی صاحب فضول مہمہ	المولوی رشید الدین خاں الدہلوی تلمیذ شاہ عبد العزیز صاحب	الشیخی
ابن حجر	الحافظ جمال الدین ابو عبد الرحمن السیوطی القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ غیر	الشیخ احمد و ملا محمد الحرم الشیخ احمد بن ربیع بن احمد و ملا الشافعی صاحب سیرۃ النبوة	السید محمد مومن بن حسن الشبانی
المتقی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر البیہقی المکی صاحب صواعق محرقہ	السید محمد مومن بن حسن الشبانی صاحب کتاب نور الابرار	

اس حدیث کے بعضے طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابن ابي طالب غزوة تبوك فقتل
 يا رسول الله ان خلفت في النساء والصبيان فقال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى
 الا انه لا نبوة بعدى (۲) أخرجه احمد في المستدرک والبخاری ومسلم والترمذی (۳) ابو داود الطيالسی مستدرک
 والنسائی في الخصائص وابن عرفة محمد بن سعد كتاب الوائدي في طبقات الكبراء و ابو نعیم في

فضائل الصحابة والطبرانی فی المعجم الصغیر والبیہقی فی مصابیح السند وابن المغازی فی المناقب وابن کثیر البحر زکی فی جامع الاصول والبیہقی فی تمذیب الاشیاء مع عددین ہا کہ معنی اللہ عزوجل روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر دیا کہ چونکہ جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑا جا چکا جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عذر قبول اور لوگوں میں چھوڑ دیا چاہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ تو رضی نہیں کہ تو مجھ سے بہتر نہ ہو اور ان کے ہوتے تو میں سے لیکن نبوت میرے ہند نہیں ہے۔

(۲) **حسن سعد بن ابی وقاص** ان معاویہ امیر فقال لہ ما صنعک ان قسب ابا تراب فقال اھا ذکرت ثناء قال بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبہ لان یکرہ الی واحد منہ من احب الی من حمز النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخلف فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلقتنی مع النسل والصدیقان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما توکون منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انہ لا بنی لعلی یوسف منہ یقول یوم تجبیک علی بنی النبی عن ارجلہم اللہ ورسولہ قطا وانا فقال دعوا علیا فاتی بہ ارمہ فی صفت فی عوفیہ رحمہ اللہ الماریۃ الیہ ففتح اللہ علیہ واما نزلت ہذا الایۃ ندم اہنا وانا بنکم ونسائکم ونسائکم والفساد الفسک من عار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وحقا وحینا فقال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعلیٰ منی راہی احمد وطلحہ ورفیعہ ورفیعہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے ان سے کہا کہ آپ ابو تراب پر سب کیوں نہیں کرتے سب نے کہا کیا میں تم سے ان میں باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں ہرگز اُس پر سب نہیں کر سکتا کہ اگر نہ ان میں سے اگر ایک بات بھی جچے حاصل ہوتی ہو تو میرے نزدیک سرخ پشم ہلکے اور شہت سے بہتر تھی۔ میں نے جناب امیر کو کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت و انحالیکہ آپ نے ان کو بعض غزوات میں اپنے پیچھے چھوڑا تھا حضرت عیسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو رضی نہیں کہ تو مجھ سے بہتر نہ ہو اور ان کے ہوتے تو میں سے لیکن میرے بعد بنی نہیں ہے۔ وزیر میں نے خیر کے روز حضرت کو فوت ہوئے شہادت ہے کہ کل ہم اپنا علیم اپنے شخص کو دیں گے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے پناہ دے گا۔ یہ ہے۔ سعد کہنے لگے پس تم نے کہہ دیا اللہ اور اللہ کا رسول اور حضرت نے کہا علی کہاں ہے اس کو میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ حاضر ہوئے انکی آنکھوں میں اشو تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دھیں لگا دیا اور علم ان کو کھاتے کیا اور خدا نے ان کو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے کہ اے محمد جھگڑنا تو اے انکے لایں ہم اپنی ٹیٹ اور تھامی بیٹے اور اپنی عورتیں اور تھامی عورتیں اپنی جان لیاں تھامی جان کو حضرت نے جناب علی اور فاطمہ و حسن بن کو بڑا بھیجا۔ اور دعا کی کہ اسی میرے لیے ہو ورنہ کار یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۳) **حسن محمد بن المنکدر** قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراہیم بن سعد ان اللہ سمع اباہم وھو یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ ما تر منی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انک لا بنو بعدی قال سعید فلم ارض حتی ائمت سعد انقلت شیءا حدث بہ ابناک تاوانا

باب ۱۱: منی نقلت ہل سمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا او کذا قال نعم وانشاء لی اذینہ
وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا فنعقنا راخرجه النساء فی الخصائص محمد بن
النکدر بن السید بن اقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو
جیسکہ ہارون کی موتی سے۔ لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے سعید بن السیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے
پر اطمینان نہ ہوا اور خود جا کر سحر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے۔ سعد
کہا وہ کیا بات ہے میں نے کہا کیا تجھے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے
حق میں اس طرح سے ارشاد کیا ہے۔ بعد اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے میں نے ان سے
یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں

(۱۴) ابن سعید قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوة تبوک وخلف فی اہلہ علیا فقال
بعض ما منہ ان یخبر بہ الا انک مکہ محبتہ فبلغ ذلک علیا فذکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بن ابی
طالب اما ترضی ان تمنزل منی بمنزلہ ہارون من موسی (اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی
فی کتاب الطبقات الکبیر والکبیر فی حلیۃ الاولیاء) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو مدینہ میں چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیجے بعض لوگ کہنے
لگے حضرت انکی صحبت کراہت کرتے تھے اسلئے انکو چھوڑ چلے ہیں جناب امیر نے شکر اس بات کو حضرت سے
بیان کیا حضرت نے فرمایا یا بن ابی طالب کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسکہ ہارون موسیٰ سے

(۱۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی اللہ عنہما قال لما کان عند غزوة جیش العشیوہ
فی تبوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انہ لا بد من ان اقیم او نقیم فخلعہ قمیاض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غایبا قال فاس ما خلقہ الا بشئ کرہ منہ فبلغ ذلک علیا فاتبع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی انتہی الیہ فقال اما جاءک یا علی قال یا رسول اللہ الا انی سمعت ناسا یزعمون
انک اذا خلقت منی بشئ الا کرہت منی فضاہک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا علی اما ترضی ان
تکون منی بمنزلہ ہارون من موسی غیر انک لست بمنی قال بلی یا رسول اللہ قال فافہ کذا ذلک

(اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتاب الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جیش العشیوہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہیں تشریف
لے چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہاں ٹھہریں یا تم غزوہ جیش العشیوہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہیں تشریف
رہاں سے تشریف لیجئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بُری معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے
ان کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ حضور کو
حضرت نے فرمایا یا علی تم کہیں آئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ
نبی کی کوئی بات بُری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھ کو تشریف لیجئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہنسکر فرماتے لگے کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے۔ مگر کی تو یہی نہیں حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا اے رسول اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلقتک لان تكون خلیفتی قلت اتخلف عنک یا رسول اللہ قال لا ترضی ان تكون منی بمنزلة ہارون من موسی الا لانی بعد از خروج الابرار فی الارض والحق فی کل الزمان (جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے اس لئے اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے پیچھے رہوں گا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعلیٰ خلیفتی فی اہلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترضی ان تكون منی بمنزلة ہارون من موسی الا لانی بعدی (اخرج جابر بن المغازی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کیساتھ میرے پیچھے ٹھہرو جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسا کہ ہارون کا موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاة لہ فذاع جعفر وادھرہ ان یتخلف علی المدینۃ فقال لا تخلف بعدک اید فذاع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحزم علی ما تعلقفت قبل ان انکمل فان فیکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یریک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غزو احد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمر وخذلہ ویکبکی حصۃ اخری کنت اریہ ان تعرض للہرادی فی سبیل اللہ فکنت اریہ ان تعرض للاجر ویکبکی حصۃ اخری کنت اریہ ان تعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمر وخذلہ فان لك فی اسوۃ قد قالوا ساہر وکاهن وکذاب واما قولک تعرض للاجر اما ترضی ان تكون منی بمنزلة ہارون من موسی الا لانی بعدی۔ واما قولک تعرض بفضل اللہ ہذا الیہاد من ذلقل جازنا من الیمن نبعہ واستمتع بہ انت واطمۃ حتی یاتیکم اللہ من فضله فان المدینۃ لانی لانی الابی ادوبک (اخر جید الحاکم فی المستدرک وقال ہذا حدیث صحیح الا استاد والہزار وابو بکر العاقول فی ہذا ذکرہ وابن مردویہ وبراہیم بن عبد اللہ الوصابی البیہقی فی الکفا فی فضائل الادبۃ الخلفاء) (۹)

جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کر دیکھا اور ان کو کیا تو جعفر کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جو غزے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہوں گا۔ پھر حضرت نے مجھ کو بلایا اور پیشتر اس کے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیا کہ اپنے پیچھے رہنے کی یابست ایسا کرنا کیسا پس میں نے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو عرض کیا ایک بات نہیں جسے لے رہا ہوں میں نے دشمن کے لوگ کہیں گے حضرت نے اپنے ابن عم سے کہ قمر جلدی بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دیا۔ خود اس لئے

روتا ہوں کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جو پاؤں ٹیکتا تھا میرا چاہتا تھا کہ مجھے اس پر حاصل ہوا اور اس وجہ سے
 ہوئی روتا ہوں کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی ہر رانی سے مجھے غنیمت میں سے حصہ دلیگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہیں گے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کس قدر جلدی بیتلو بہ کراں کو
 چھوڑ گئے ہیں۔ پس اس میں تیرے لئے ایک میری سنت مقتدا یہ کہ مجھے لوگ ساحرا اور کاذب کہتے ہیں
 اور یہ جو تم کہتے ہو کہ میں ابن عم کے لئے کی آرزو رکھتا ہوں پس کیا تو راضی نہیں کہ تیرے کی منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے
 ہارون کی موسیٰ سے گرجی میرے بعد نہیں ہے۔ اور جو تم کہتے ہو کہ مجھے نہ رانی مہر بانی سے غنیمت ہو جیسے ملتا
 پس سیاہ مریچیل کے بوجہ جو چاکر پاس میں سے آئے ہیں تم ان کو چھو اور فاطمہ رتم اس فائدہ اٹھا کر مجھ تک
 کہ خدا کی مہر بانی سے تمہیں غنیمت و حقیقت ملے۔ کیونکہ میرے پاس میرے سوا ٹھیک نہیں رہ سکتا۔

(۹) **عن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى
 الا انه لا نبي بعدي وخلفه في اهله (اخرجہ ابن المنذر في المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے ارشاد کیا تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے
 مگر نبی میرے بعد نہیں ہوگا آپ نے ان کو اپنے اہل میں ایسا غلیفہ بنا کر پیچھے بھیج دیا۔

(۱۰) **عن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا
 نبي بعدي (اخرجہ ابن المنذر في المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر
 قریبہ کو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔

(تفسیر) جس قدر احادیث کہ صدر میں لکھی گئی ہیں وہ سب موقعہ تنوک کے متعلق ہیں لیکن بعض سے معلوم
 ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ موقعہ تنوک کے ساتھ اور چند واقعات ہیں ارشاد کیا ہے۔ چنانچہ امام جعفر الصادق
 علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام قال ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لعلي في عشرة مواضع انت مني بمنزلة هارون من موسى (اخرجہ الشيخان في الموطاة القرطبي)
 یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیؑ کے ساتھ سے اوس مقام پر یوں ارشاد فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ
 سے اڑا نخل چند مقام مروج ذیل ہیں۔

(الف) موقع ولادت حسین علیہ السلام۔

(۱) **عن جابر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى
 صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن المنذر في المناقب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔
 (۲) **عن جابر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى
 صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن المنذر في المناقب) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔

کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا ان کا نام رکھو جناب علی نے فرمایا میں اس کے نام رکھنے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہیں کر سکتا پہرہ اگر حضرت کج خدمت میں عرض کیا حضرت نے فرمایا میں اس نام رکھنے میں اپنے پروردگار پر سبقت نہیں کر سکتا پس پروردگار نے جناب جابر بن عبد اللہ کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر میں لڑکا ہوا ہے اٹھو جا کر تہنیت دو اور کہو یہ تحقیق علی تم سے بڑا عزیز ہے کہ جو میری سے پس اس کے بیٹے کا نام مارون کے بیٹے کے نام پر رکھو پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہو کر رسم مبارک باد دادی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اس کا نام مارون کے بیٹے کے نام پر رکھیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مارون کے بیٹے کا کیا نام تھا جبریل نے کہا نبی حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل نے کہا پس آپ اس کا نام حسن رکھیں ۛ

(ب) موقع النوا الجواب از مسجد۔

(۱) ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي ان موسى قال يا رب اني اطلب وجهك لهداوتك فهدني الى سالت الله ان يطلع وجهك لاني ولذا يتكلم من بعدك في الرسل الى ان يكر ان سد بابك فاستخرج وقال سمعنا وطاعة لعننا يا به امر الى ان يطلع وجهك لاني ولذا يتكلم من بعدك في الرسل الى ان يكر ان سد بابك فاستخرج وقال سمعنا وطاعة لعننا يا به امر الى ابو نعيم في الحديث ابن عباس رضي الله عنه عن روايت يركب جناب سرور كائنات صلي الله عليه وسلم في علي سے ارشاد کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تھی کہ ان کی مسجد کو مارون اور اس کی ذریت کیلئے پال کرے اور نیز خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کیلئے تیرے معبود پاک کرے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر دو اور لوٹ جا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بسہر چشم کہہ کر دروازہ بند کر دیا پھر حضرت عکرم رضی اللہ عنہ ہی ایسا ہی کہا بھیجا پھر میرے چہرہ کو فرمایا نہ بیٹے تمہاری دروازے بند کر میں اور تے علی کا دروازہ کھولا ہو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہارے دروازے بند کر کے اور جناب علی علیہ السلام کا دروازہ کھولا ہے ۛ

(۲) جابر بن عبد الله قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن مضطجعون في المسجد وفي ذلك سبب رطب قال اترقون في المسجد اجلفوا وجعل علي معنًا فقال النبي صلى الله عليه وسلم تعالي يا علي الله يصل لك في المسجد ما يصل لي الا اترقني ان تكون معي بمنزلة هارون من موسى الا النبوة والذی نفسي بيده انك لانا عن حوضي يوم القيامة تزد ودعته رجلا كما يزد البعير اضا من المار بعصاء لك من عوصج كافي النظر الى مقامك لمن حوضي (اخرجه الخوارزمي في المناقب) جابر بن عبد الله کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کو ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی وہ لگے کیا تم مسجد میں اونگہ رہے ہو ہم اٹھ کر بھاگے اور علی بھی ہمارے ساتھ بھاگے حضرت نے فرمایا علی او ہر آؤ بیچے مسجد میں وہ امر جائز ہے کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو اسی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسکہ مارون کی موسیٰ سے سو انبوت کے قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہٹائے گا جس طرح سے بہر کا ہوا اوٹ پانی سے بہر کا ریاجا ہوتا ہے

تیسرے میں عوصج کا عضا ہو گا میری آنکھوں میں پھیرا ہے تیرا مقام میرے حوض سے ۛ

(ج) موقع عقد مواخات -

(۱) عن زید بن ابی ادی قال لما انزل رسول الله ﷺ بين اصحابه فقال علي لقد ذهب حي القلم ظهر كحبن
 وانتك فعلت باصحابك ما فعلت غيري ان كان هذا من سخط علي فذاك العتبي والكرامة فقال رسول الله
 صلى الله عليه واله الذي بعثني بالحق ما اخرتك الا لنفسي وانت مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا باني بعد
 وانت اخي ووراثي قال ما ارث منك يا رسول الله قال ما ارثت الا بنياء من قبله قال وما ارثت الا بنياء من قبلك
 قال كتاب الله ومستبد بدينهم وانت معي في قصرى في الحجة مع طايفة ابنتي وانت اخي ورفيقي (اخرجه احمد
 والفضل والنفثي في كثر الاعمال والخليل و ابو الشنفه والصالحاني والزبدي مزيدين ابی اوفى رضي الله عنہ روایت
 سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مہیاں بہیا چارہ بنایا علیؑ کہنے لگے میری جان کل گئی اور پیٹھ
 ٹوٹ گئی جب بیڑ آپ کو دیکھا کہ آپ میرا اپنے اصحاب میں رشتہ خوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھ کی کسی ناراضگی
 کی وجہ تو تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے جناب سالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس
 مجھ سے حق کیساتھ بیعت کیا ہے نہ تجھے پیچھے چھوڑا تھا نہ خواص اپنی ذات کیلئے اور توجہ سے بمنزل ہارون کے کہ موسیٰ سے
 گفنی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وارث پر جناب علیؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں حضور سے کیا اور تم
 حاصل کرو گے حضرت نے ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو رشتہ کیا یا ہے جناب علیؑ نے عرض کیا آپسے پہلے انبیاء
 نے کیا ورثہ پایا ہے وہاں تک کہ کتاب اور نبی کی سنت اور توجہ میں میرے ساتھ میرے قصہ میں میری قاطعہ
 کی محبت میں ہو گا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے چ

(د) موقع فتح خیبر -

عن جابر بن عبد الله قال قال علي بن ابي طالب ففتح خير قال له النبي صلى الله عليه وسلم لان تقول فيك طائفة من
 امتي ما كانت انفصا في عيسى بن مريم لقلت فيك مقالا لا تمر على سلا من المسلمين الا اخذ والتراب من تحت
 رجلك وفصل لحدوك يستشقون بها ولكن حسيك ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا باني بعد
 وانت نبوي ومتي وتستهرون في رقنات علي عسنتي وانت عدا في الاخرة اقرب الخلق مني وانت علي
 الخوض خليفتي وانت شبعك علي من ابر من نور مبيضة وجوهم حولي اشفع لهم ويكون في الجنة خير اني
 لان حرك حربي وسلمك سلمى وسريرتك سريري وان ولدك ولدي وانت تقضي ديني وانت تخرج
 عدا في وان الحق على السالك وفي قليان ومعلوك وبين يدك ونصب عينيك الايمان محاط لحكم وعادك
 كما خالط الحمي دعي لا يدعي الحوض ينعش لك ويغيب عنك تحز علي ساجدا وقال الحمد الذي
 من علي بالاسلام وعلمني القرآن وجسني الخبير البرية واعز الخليفة وكرم اهل السموات والارض علي ربه
 حاتم النبيين وسيد المرسلين وصفاة الله في جميع الاولين والآخرين واحسانا من الله وتفصلا منه علي فقال
 البري صلى الله عليه وسلم لولا انت يا علي ما عرف المؤمنون من يهدي لقد جعل الله عز وجل قسما كل بني من صلبه و
 جعل بشي من صلبك يا علي انت اعز الخلق واكرمهم علي اعزهم عندي بحبك اكرم من يرد علي الحوض من
 امتي (اخرجه ابن المغازلي في المناقب والخوارزمي عن علي السلافي وسيله النعمان بن محمد بن جابر الكوفي في

فی کتابہ الطالب و ابو اہیم بن عبد اللہ یعنی الوصالی الشافعی فی الکفا فی فضائل الادبۃ الخلق و ابی اسیر
 الا ان لسی فی کتاب الشفا و ابو سعید شرف النبوة جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب
 علی نبیہ کی فتح سے واپس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق
 میں ہی بات کہنے لگ جائیں جو علیہ السلام کے حق میں نصاریٰ کہہ رہے ہیں تو میں تیری نسبت ایسی بتا
 بیان کرتا کہ نہ گذرنا تو مسلمانوں کے کسی مجمع پر کر کہ تیرے پاؤں کی مٹی اٹھالیتے اور تیرے وضو کو پانی کو لیکر اس
 شفا چاہتے لیکن تیرے حق میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ تو مجھے ہی بہتر لہاروں کے ہے مٹی سے سو اس کے کئی یہ
 بن نہیں ہو تو میری فخر وادی کو پورا کر لیا۔ اور میرے سنگاپن کو ڈھاپنے کا۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑ لیا
 اور توکل قیامت میں سب خلقت کی میرے نزدیک ہوگا۔ اور تو حوض پر میرا غلیف ہوگا۔ اور تیرے غلیف
 لو کے منہ پر سفید روئے الی مجھے ایسے ہوئے ہونگے میں انکی شفاعت کروں گا۔ وہ جنت میں میرے ہمراہ ہوں
 کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے۔ اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا ہے اور تیرا راز میرا
 راز ہے اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو قرض کو ادا کر لیا اور میرے وعدہ دل کو پورا کر لیا حتیٰ تیری زبان
 اور تیرے دلیں اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری آنکھوں کے آگے ہے۔ ایمان تیرے کو ثمت
 اور خون میں ایسا ملا لیا ہے۔ جیسے میرے گوشت اور خون میں ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہیں ہوگا۔
 اور تیرا محبوب اس سے غائب نہیں ہوگا جناب امیر مسجد میں گر گئے اور کہنے لگی شکر ہے۔ اس ذات کہ جس نے
 مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن مجھ کو سکھایا ہے۔ اور مجھ کو تمام خلافت کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ
 عزت دلا اور سب باشندگان آسمان و زمین سے خدا کو نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید
 مرسلان برگزیدہ اولین اور آخرین کا دوست بنا لیا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر پس آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یا علی تو نہ بتا تو مومنوں کی شناخت نہ ہو سکتی یہ تحقیق خدا تعالیٰ نے ہر ایک
 نبی کی نسل اسکی صلب بڑائی ہے۔ اور میری نسل تیری صلب بڑائی ہے پس تو میری اس سب خلقت سے بزرگ
 اور عزیز تر ہے تیرا محبوب امت کی جو حوض پر میرے پاس آئے والے ہیں بزرگ تر ہے۔

خاتمہ عطلے خاتمہ در نماز۔

۱۲۸ عجاہ بن الریحی قال یما عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 قبل رجل مع تمہما من رجل بن عباس قال یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل رجل یقول قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال بن عباس سالتک باللہ من انت قال فکشف العمامۃ عن وجہہ قال ایہا الناس من عرفنی
 فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جند رب بن جنادۃ البیدی ابو ذر الغفادی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 والا فاصمتا وراثت بھایتن والا نعمتیا یقول علی قائد البرۃ وقائل الفجرۃ منصور من نصرہ فخذ ول من
 خذہ اما فی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الا یام صلوۃ الظہر فسال سائل فی المسجد فلم یعط
 احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء قال اللہ اشہد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد
 شیئا فکان علی رکعائہ وای الیہ خضر یعنی وکان یحتم فیہا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من عنقہ

وذلك يعين النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فلما فرغ النبي صلى الله عليه وسلم من صلاته دفع رأسه الى السماء وقال اللهم ان اخي موسى سالك فقال ابلشني لي صدري وليس لي امرى واحل عقدي من لساني فبقه قولي وجعل لي وزيراً من اهلي هارون اخي اشد به اذرى واشركه في امرى فانزلت عليه قرآناً ناطقاً يستشهد به عندك ياخذ ونجى كما سلطاناً فلا يصيرون اليك اللهم فانما محمد بنيتك وصفيك اللهم فانشج لي صدرى وليس لي امرى وجعل لي وزيراً من اهلي علياً اخي اشد به اذرى قال ابو ذر فما استعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم دعاء حتى نزل عليه جبريل من عند الله فقال يا محمد اقرأ ما اقرأ واتعوليك الله ورسوله والذين اسوا الذين يقيمون الصلوة ويؤتون الزكوة وهم راكعون اخرجوا للعلی فی تفسیر لیسبحی بکشف البیان فی تغییر القرآن وقال لان محمد بن طلحة الشافعي في مطالبة السؤل وسيط ابن الجوزي في تذكرة خواص الاقاة ومحمد بن النمرندي في نظم درو السملطين وابن الصبان المالكي في الفصول الحمه والاما مختار الدين رازي في تفسير الكيسيم عباس بن النبي سے روایت ہو کر ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہے ہرم کے کنارے بیٹھ کر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی ہمارے پیش آنکلا ابن عباس حدیث کو بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہتے گئے اسے شخص میں تو جو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتاؤ کون ہے۔ اُس نے اپنا چہرہ دکھلایا اور کہو لگا جس نے مجھے پہچانا ہوا اور جس نے تو پہچانا ہوا وہ پہچان لے کہ میں جناب بن جنادۃ البدری ابو ذر غفاری ہوں۔ بیٹے آنحضرت! اے ان اپنے دونوں کانوں کیساتھ رٹتا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھنا بہرے ورنہ دونوں بھی ہو جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے۔ وہ نیکو کار و نیکو پیشوا اور بہر کاروں کا قاتل جو تختہ بدواجس نے اُسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اُس کو چھوڑا میں ایک فر جناب رسالت تاب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ ایک سائل نے سجد میں آکر سوال کیا کسی نے اُسے کچھ نہ دیا سائل آسان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میں تیرے رسول کی سجد میں سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیر کرم میں تھے۔ سائل کی طرف آپ نے ہاتھ اٹھ کر چیونگی سے اشارہ کیا اُسہیں اٹھ کھڑی تھی سائل نے ہڑھکاؤ تالی۔ یہ مارا ماجرا حضرت کے موحی میں ہوا حضرت نماز سے فارغ ہو کر گواہ کرنے لگے آپ میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اسے میرے در و کار میں سیدہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنامیری زبان کی گروہا کرتا کہ میری باقی لوگ سچہ سکیں اور میرے گھر کے لگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اس کو میرے کام میں میرا شریک بنالیں آپہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اس پر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیری بازو قوی کریں گے اور تم دونوں کو غالب پناہیں گے۔ کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ آپہی میں مجاہد بنی اور تیرے گزیر یہ ہوں۔ آپہی میں میرے بھی سیدہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا۔ اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی حضرت نے اپنے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبریل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف لے کر آیا کہتے گئے کہ محمد پڑھ حضرت نے دعا

کیا پڑھوں، جبریلؑ نے کہا پڑھ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لکھ کہ ایمان لانے میں۔ اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خالی کہ وہ کرو عین ہیں۔ +

(۲) عن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انی اسألك بما لك انی موسی ان تشرح لی صدری وان تبیسر لی امری وان تحل عقدة من لسانی ینفقوا قولی ورجل لی وزیراً من اهل علیا انی استدل به اذری واشترکته فی امری کی نسبت کثیرا واذکرک کثیرا اللہ کنت بنا بصیورا خارج الخلیل بن عساکر فی تاریخہما وابن مردوتہ فی المناقب و محمد صدر عالم فی المعارج (العلی)، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ کہ جس کے ساتھ تجھے میرے بھائی موسیٰ نے پکارا تھا۔ پکارنا ہوں کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گروہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا اور اس کے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اس کے میرے کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور تو ہمیں دیکھتا ہے ۔

(۳۸) عن مویٰ الجعفی قال دخلت علی فاطمة بنت علی فقال رفیقہ ابو محمد ہی کہ لک فقالت سنت وثمانون سنة قال اسمعت من ابیک شیئاً قالت حدثنی اسماء بنت عیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی انت مئی بمنزلة ہارون من موسی الا انہ لا بنی لیک (۱) اخرجه الامام احمد بن حنبل الثانی والنسائی فی الخصائص الخطیبة تاجدھرم موی الجعفی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کیند مت میں گیارہ ہزار و تین سو چوبیس ہجری ان سے عرض کرنے لگا آپ کا ستر و سال کیا ہو وہ فرمائیے لگیں ستائیس برس کا ہو وہ کہتے لگا آپ نے اپنے والد ماجد سے کوئی بات سنی ہے فرمائیے لگیں مجھ سے اسماء بنت عیسی روایت کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ کو بمنزلہ ہارون کے ہوسے لے لیکن نبی کریم بعد نبیین ہیں۔

(۳۹) عن اسماء بنت عیس قالت سبط جبریل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرک السلام ویقول لک علی متاک بمنزلة ہارون من موسی (۲) اخرجه الامام علی بن موی المرضائی مستدرک اہل البیت (۳) اسماء بنت عیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام نے ازل سے کہ فرمایا کہ یا محمد آپ کا پہرہ درود کا آپ پر سلام کہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موی سے ہے۔

(۱۰) موقع تقاضا غفیل و جہز و جناب علی رضی اللہ عنہم۔

عن عقیل بن ابیطالب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عقیل انی لاحبابک المخلصین
فما انتک وجہ ابی طالب ایاک وما انت یا جعفر فان خلقک تنبیہ خلقی واما انت یا علی فانت متی بمنزلة
هارون من موسی غیر انه لا بنی بعدی واما جعفر بن عساکر فابو جعفر واما ابوبکر بن محمد المظہری فی خزم من
جہنم واما ابراہیم بن عبد اللہ الوصابی فی الکتماء فی فضایل الادب واما الحنفاء عقیل بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ان احباب میں

دو باتوں کی وجہ سے نبی سے محبت رکھتا ہوں۔ ایک تو تیری قرابت کے سبب ہے جو میرے ساتھ ہو کر رہے
ابو طالب کی محبت کے باعث ہے جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اب جو حضرت تیرا خلق میرے خلق کی شاہد
ہے اور اعلیٰ پس توحید سے بمنزلہ راون کے ہے موسیٰ سے بڑا اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔
(ن) بوجہ حضرت ابو بکر و عمر و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم۔

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فی علی ثلاث خصال ان نکون واحداً منہن احب الی عا طلعت علی الشمس کنت انا و ابوبکر و ابو عبیدہ
ابن الجراح و نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکی علی علی حتی ضرب بیدہ
علی منبکیہ ثم قال انت یا علی اول المومنین ايماناً و اولهم اسلاماً ثم قال انت صنی بمنزلۃ ہارون من
موسیٰ و کذب علی من ذم انہ یحب فی و یغضنک (اخرجه الحسن بن بدر ینما رواہ الخلفاء
والحاکم فی المکنی و الشیرازی فی الاقباب و ابن الجار و المتقی فی کنز العمال) و ابن السمان و الواقفی و
عبد الطبری فی المہاجر فی فضائل العشرۃ (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کہنے لگے علیؑ کے ذکر سے باز رہو میں نے جناب رسالتؐ اب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا
کہ علیؑ تین سببی باتیں ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن پر تم
طلب ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا۔ میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی اللہ عنہم
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیرؑ کے سینہ کیساتھ تکیہ
لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علیؑ کے کندھ پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ ابو علیؑ تو سب مومنوں سے ایمان
لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور توحید سے بمنزلہ راون کے ہے موسیٰ سے
اسن مجھ پر جو ٹ بولا جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے ورنہ ایک تجھ سے بغض رکھتا ہوگا۔
(۲) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صنی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا
اللہ لا بنی بعدہ (اخرجه الخطیب و المتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ
جناب رسالتؐ اب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علیؑ مجھ سے جو بمنزلہ راون کے ہے موسیٰ سے۔
(ح) جناب ام المومنینؑ ام سلمہ کے گھر کا موقع۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا م سلمۃ یا امر سلمۃ ہذا علی بن ابیطالب لمحہ لہی
و دمہ فی و ہومنی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا اللہ لا بنی بعدہ (اخرجه الحفاظ ابو جعفر العقلی
والبیہقی و قدوس کاجناد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ام المومنینؑ ام سلمہ کو مخاطب کر کے فرمایا ام سلمہ یہ علیؑ بن ابیطالبؑ اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا
نہون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ راون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے۔
(ط) انس رضی اللہ عنہ کے مہجر کا موقع۔

عن انس بن مالک قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم الا ان بدخل

سید المسلمین و امیر المؤمنین و خیر الوصیین و اولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی والی قال فجلس بین یدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العرق من جہتہ ورجلہ ویمسح بہ ورجلہ ویمسح بہ ورجلہ ویمسح بہ ورجلہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شیء قال ما رضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی الا ان لا نبی بعدک انت اخی و وزیر یدی و خیر من اختلف بعدک تقضی یدی و تخیر موعدک و تبین لهم ما اختلفوا فیہ من بعدک و تعلمہم من تأویل القرآن ما لم یجہلوا و تجاہدہم علی التأویل کما جاهدتم علی التشریل راخو جہ ابو بکر بن مردویہ فی المناقب اس بن مالک رضی اللہ عنہ و مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھ ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اس وقت سید المرسلین اور امیر المؤمنین اور خیر الوصیین اور عیوں کے پاس سب لوگوں کا ہتھ داخل ہو گا ناگاہ علیؑ تشریف لائے حضرت نے فرمایا میرے پاس آؤ اس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس عرق لیکر لگے مونہہ کو اور پیشانی اور مونہہ کا عرق لیکر اپنے چہرے کو لگے لگے جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت تیر حق میں نازل ہوئی ہے حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ توجہ و تہنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے گزرتی میرے بعد نہیں تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگوں کو میں اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں ان سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کر گیا اور میرے وعدوں کو پورا کر گیا اور میرے بعد جس میں لوگوں کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو ان کو بیان کر گیا اور قرآن کے معنی جو انکو نہیں معلوم ہیں تو انکو سمجھائیگا اور قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑائیگا جس طرح سے کہیں قرآن کی تشریل پر لڑا ہوں

(۱) تیرہ کی کھجوروں کا پیکار ناب

عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیاً یقول لجماعة من الصحابة انہ دون لوسی الصیحانی صیحانیا قلنا اللہم لا قال فاجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ یوم فشی فی طرفات المدینة اذ مرنا بخل من نخلها و فاحت نخلہ باخری هذا النبی المصطفی و هذا علی المرتضی ثم جرت فامضحت ثانیة فثالثة هذا اموی و اخو ہارون ثم خیرنا ہا فصاحت رابعة فجامس ہا هذا الخ و هذا ابراہیم ثم خیرنا ہا فصاحت سادسہ ہا یوسف هذا محمد سید النبیین و هذا علی سید الوصیین فبسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال تاسعی نخل المدینة صیحانیا لانه صاح بفضلی و فضلك راخر جہ الخ و لدی فی المناقب السید السمہودی فی خلاصۃ الوقایا اجارہ المصطفی و محمد بن یوسف الکشی الشافعی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ صحابہ سے کہہ ہر تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکھا گیا وہ عرض کرنے لگے بخدا ہمیں نہیں معلوم ہے جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں مدینہ کے باہر کے راستوں میں جلد و پتھر ایک کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرنا ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے پہلے پہنچی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک دوسری کھجور

درخت نے تیسرے سے کہا یہ یوں ہی ہیں اور ان کے بہائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے جو تھقی نے باجیوں
کہا یہ فوج ہیں اور یہ ابراہیم ہیں پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے چہٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیکر
ہنس پڑے پھر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کچھور و کھو بیجا قی یعنی پکارتے والی کچھوریں کہا جاتا ہے
کیونکہ وہ میری فضیلت پر چکا رتی ہیں ۔

(تیسریم) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حذب القلوب دیا ر الحبوب میں لکھتے ہیں ۔ دیکھئے از
النوع تفرصیحانی ست کہ روایت جابر رضی اللہ عنہ ثبوت رسیدہ کہ روزے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم دست در دست علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہ اور بعضی ارباب طہین مدینہ گذشت ناگاہ از میان نخل
آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء و المرسلین علی سید الاولیاء ۔

(۱) عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلموا اني انا نبي ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى
الا انه لا نبي بعدي ولو كان مكنت (الطبقات الكبرى) جابر بن عبد الله رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ سے فرماتے تھے کہ کیا تو راہنی نہیں ہے کہ تجھ سے بمنزلہ ہارون کے
موسیٰ سے گریہ کہ میرے بعد نبی نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ۔

(۲) عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلموا اني انا نبي ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى
(الخروجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ سے فرماتے تھے کہ تو
مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ۔

(۳) عن مالك بن الحويرث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلموا اني انا نبي ان تكون مني بمنزلة هارون
من موسى الا انه لا نبي بعدي (الخروجہ عید اللہ بن احمد فی ذمات المستد والطبرانی فی الکبیر) مالک بن
الحویرث سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ سے ارشاد کیا کیا تو راہنی نہیں ہے ۔
کہ تیرا تہ مجھ سے ایسا ہو جیسکہ ہارون کا موسیٰ سے گریہ میرے بعد نہیں ہے ۔

(۴) عن حشبي بن جنادة السلولي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلموا اني انا نبي ان تكون مني بمنزلة هارون
من موسى الا انه لا نبي بعدي (الخروجہ الطبرانی) حبشی بن جنادۃ السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنہ
سردار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ کو فرماتے تھے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسیٰ سے گریہ میرے بعد نہیں
(۵) عن ابی سرحہ درین بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اعلموا اني انا نبي ان تكون مني بمنزلة هارون من
موسى الا انه لا نبي بعدي (الخروجہ درین بن ارقم) ابو سرحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تحقیق جتنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے گریہ میرے بعد نہیں ہے ۔

(۶) عن بكر بن احمد الفهمي حدثنا فاطمة بنت علي بن موسى الرضا حدثتني فاطمة وزينب وام كلثوم
بنات موسى بن جعفر قلن حدثنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتني فاطمة بنت علي بن الحسين

جنا تجہ پرافسوس ہو کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہو کہ جسکو جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جلیقہ علم کے ساتھ بہا ہے۔ پورا بہنا اور ارشاد کیا ہو کہ توحید سے بمنزلہ رعون کے ہر موسیٰ سے اور حبیب گہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے۔

(۹) عن ابن جبر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفہ وھب بن الخیر ان ابیك سعد المیز قال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فقال ابن نذھب بك یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان البنی صلی اللہ علیہما قال انت منی بمنزلہ ہارون من موسی ان المؤمن ینھض منفسہ (اخرجه الخطیب) تاخیر بعد احد فی ترجمہ طریف بن عبد اللہ الموصلی، ابن جبرہ نقل ہے کہ میں نے جناب علی بن الحسین یعنی سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے میرے باپ کے بیان کیا کہ ابی جحیفہ وھب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپ کی والدہ اجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تھا کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سے بہتر الیک اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عقل والی تم مجھے کہاں لے جائیں ہم سب سعید بن المسیب نے روایت کیا ہو کہ جناب رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توحید سے بمنزلہ رعون کے ہر موسیٰ کو بیشک معین کرے نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن الحسن بن یزید الھذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بنی المسلمین ثم قال علی انت منی بمنزلہ ہارون من موسی غیر انہ لا بنی بعدی (اخرجه عبد اللہ بن احمد فی ذوال المذاقب محمد ویر ابن یزید الھذلی) روایت ہے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ تھوٹ ملایا اور جناب علی سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بہائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ رعون کے ہر موسیٰ سے لیکن تجی میرے بھائی ہیں۔

حدیث یا علی انت منی وانا منک

(۱) عن ابی ارقع قال لما قصد صاحب لواء المشرقین یوم احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ علی بنفسہ وحمل علی صاحب الراد فقتل فقتل جبریل فقال یا محمد ان لھى المواساة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منک فقال جبریل انا منکما (اخرجه احمد والطبرانی فی الکبیر) البرافض رضی اللہ عنہ سیر روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جہان فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرائیل علیہ السلام نازل ہو گیا اور فرمایا یا رسول اللہ اسکی لئے صلہ بڑھایا ہے تو آپ نے فرمایا یا علی میرے بھائی ہو اور میں علی کا بھائی ہوں جبریل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا بھائی ہوں۔

(تحقیق) قال الزھری رحمہ اللہ علیہ انما قال جبریل ان ھذہ لھى المواساة لان الناس من و اعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد (تذکرہ خواص الاقمتہ) یعنی نہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جبریل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اس کے لئے صلہ چاہئے یہ اس لئے تھا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تھے۔

(۲) عن حبشی بن جنادہ کان قد شہد خیمۃ الدواع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ذَلِكَ اليوم على متى وانامته ولا يفضي يني سواه (اخرجه الشيخ والترسك وابن هاجه والبغوي وابن عاصم وابن قتيبة والصيا والباوردي والطبراني حششي بن جناده) كه ده حجة الوداع مي بهي حاضر تھے روایت ہے كه مي نے اُسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا كه علیؑ تیرے اور میں علیؑ کا ہوں اور سوا اس كے كوئی میرے قرعہ كو ادا نہیں كر سكا۔

(تسلیہ) اس حدیث کو شان و روضہ کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں
 وقيل انما قال يوم نقل عليه الله عشرته تلك الاقربين يعني على منى واما منه في حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت
 ارشاد فرمایا تھا جس روز کہ آنیت کریمہ و اندر عشرتہ تک الاقربین نازل ہوئی تھی لیکن کتب حدیث کی سیرت سے
 معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع میں اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کبھی علی بنی سے
 اور کبھی انت منی کے الفاظ مبارک سے ۔

(۳) عن ابن بن مالک قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر رضي الله عنه فهدى عاكه فقال لا يفتي لاحد ان يبلغ عني الا رجلا هو مني وانا منه فدا عاكيا فاعطاه اياها لاخرجه الترمذي
اس بن مالک رضی اللہ عنہ سہ روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہدایت دیکر والوں کی طرف ارسال کیا پھر اپنے بلایا اور فرمایا مجھ سے وہ اس سورت کو لیجھا سکتا ہے جو میرا ہے پھر جناب علی کو سورہ ہرات دیکر روانہ کیا ہے

(۴۷) عن عبد جبر عن علي قال هذا النبي صلى الله عليه وسلم نزل في قنبر الموزة ويحجنا في غمي و قال له قاتل يا رسول الله انك تحب عليا فقال في قمي او ما علمت ان عليا صني وانا منه واخرجه الخنزر جي في اللاتيب (عبد نير حجاب امير عليه السلام سدد ايت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ میں آیا حضرت کیلہ کیلہ چمیل چمیل کر میرے منہ میں ڈالتے لگو ایک کھنڈہ لہنے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا شاید تو نہیں جانتا کہ علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں۔

(۵) عن علی قال صدقنا من مکة اذا ابت حمرۃ تنادی یا عم یا عم فتنوا لها علی فقال فاطمة وذلک اجله علی فحملتها فاختصم فیہا علی جعفر زید فقال علی انا اخذها ولی ابتہ علی جعفر ابتہ علی خاتہا تھی قال زید ابتہا فی حقہ فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخالد بن الولید الا امام وقال علی انت منی وانا منک وقال جعفر اشہبت خلقہ وخلقہ قال زید انت مولانا (اخرجه المستانی فی الحضانہ) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے ناگاہ جناب سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا کی چچا پاپائے لگیں علی نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنی چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بیٹھاؤ حضرت سیدہ نے اُسی اپنے اونٹ پر بیٹھالیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم میں جھگڑا ہونے لگا۔ جناب علی کہنے لگے میں نے انکو کپڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے خالہ میں ہے زید کہنے لگو میرے بہائی کی بیٹی ہے حضرت نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اُسکی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ان کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری

خلقت اترتیرا خلق میری مانند ہے اترتیرا رضی اللہ عنہ سو کہا تو ہمارا دوست ہو پڑے

(۶) عن محمد بن اسحاق بن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانت با علی غنثی واوولدی

انت منی وانا منک (اخرجه البغوی و احمد والطبرانی و الحاکم) محمد بن اسمعیل بن زید بنیہ والد

سے ناقل ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو میں میرا داماد اور میرے چچا کا بیٹا اور میرے چچا کے بیٹے سے

(۷) عن برید الا سلی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی

جیش اخر و قال ان لقیتم افعالی و ابن تغرہ فماتکمل واحد منکم علیک فلیقتا بنی زبید من اهل الیمن فظہر

المسلون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلة و سببنا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسه منہن فکتبہ ذلک

خالد بن الولید الی الیمن صلی اللہ علیہ وسلم و امرنی ان انا انزل منہ فذعت الکتاب الیہ و نلت من علی

فقبضہ و خیر البنی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائد بعثتی مع رجل الزمینی بطاعتہ فبقلت

ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفقین یا بریدہ فی علی فان علیا منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی

(اخرجه احمد و النسائی) بریدہ سلمی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید

کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنانے کا ارسال کیا اور

فرمایا کہ اگر دونوں لشکر باہم لجاویں تو علی امیر سمجھے جاویں اور اگر جدا جدا رہیں تو تم دونوں میں سے ایک جدا جدا

امیر ہو گا میں ہمارے دونوں لشکر میں کے قبیلہ بنی زبید کے قریب جاؤ اور منافوں نے باہم مدد کر کے مشکوکانے ساتھ لڑائی

میں فتح حاصل کی ہے تم کو بال بچوں کو امیر کر لیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنی رائے انہیں سے لے لی کہ تم کو منتخب کیا

خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس خط کیساتھ حضرت کی خدمت

میں پہنچ کر بتاؤں یہی اس بات کو عرض کروں گی وہ خط حضرت کو دیا اور زبانی بھی کہہ کر لایا حضرت کا چہرہ غصہ کو جو

سو شفیق ہو گیا۔ میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور مجھ پر ایک شخص کیساتھ روانہ فرمایا تھا اور

اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا سو مجھ پر کاش نے کہا میں اسکو پہنچا دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا بریدہ تم علی کے پیچھے ہٹ پڑو علی تیرا چچا اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے

(۸) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستحل علی بن ابیطالب فضی فی

السریۃ فاصحاب جاریۃ فانکروا علیہ تعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اذ القیتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنشکوا الیہ اخبارا ما صنع وکان المسلمون اذ ارجعوا من سفر براء و ابوہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحا لم فلم قد مت السریۃ فسلموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقام احد الاربۃ فقال یا رسول اللہ ان تران علیا صنع کذا وکذا فانصرف عنہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم قال الثالث فقال مثل مقالته ثم قال الرابع فقال مثل

ما قالوا فاقبل علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون

عن علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی (اخرجه احمد و النسائی و الحاکم) عمران بن حصین

جیہ اللہ رحمۃ سے مراد یہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بنانے کا ارسال کیا

صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثله لعلی ما وادعفة النبوة ثم لا شك ان
محمد اﷺ الله عليه وارضاه افضل الخلق في سائر الفضائل فلما كان عليا متساويا في تلك الصفات
ان يكون افضل الخلق يعني اخبار صحيحه وثابت ہے کہ آیت یہاں میں انفسا سے جناب علیؓ مراد ہیں اور یہ
بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علیؓ نہیں ہو سکتا۔ پس الضرور
یہاں مساوات سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات یا برکات میں تھے بجز شرف نبوت کی وہی فضائل جناب علیؓ کو بھی حاصل تھیں پس تنک
نہیں تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام فضائل پر کام خلقت کو افضل تھے۔ جبکہ ان صفات میں جناب علیؓ حضرت
کے مساوی تھے تو یہ بات بھی ضرور اتنی پُرکری کہ جناب علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر ہیں۔

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما من بنى الا وله نظير في اُمته فعلى نظيرى
(اخرجہ الخلیج والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ ہر نبی کی نظیر اُس کی اُمت میں ہوتی ہے پس علیؓ میری نظیر ہے۔

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله والذي نفسي بيده لو ان تقول فيك طوائف من امتي
ما قالت انصاري في عيسى بن مريم لقلت فيك اليوم فقال لا تمزجوا احد من المسلمين الا احد الزواب
من اثم قد مياك يطليوت فيه البركة (اخرجہ الديلمی فی فردوس الاخبار) جناب علیؓ علیہ السلام فرماتے تھے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میرے بیان یا اگر میری اُمت
لوگ تیرے تحقیق ہی بات نہ کہہ گذریں کہ جو نصاریٰ حضرت عیسیٰؑ کو جنتیں کہہ رہے ہیں تو البتہ آج میں تیری جنتیں
ایک بات کہتا کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نہ گذرنا کہ وہ تیرے پاؤں کی مٹی لیکر انہیں اپنے لیے برکت نہ کرنا۔

(۲) عن علي قال رسول الله صلى الله عليه وآله مثل عيسى الغضنه اليهود حتى يهتوا امه واجبة
النصاري حتى انزوه بالمنزلة التي ليس له (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کی روایت ہے کہ
جناب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کیا علیؓ کی مثل ہو کہ یہودیوں نے اُن کو بعض رکھا یہاں تک کہ انکی اولاد
موجودہ پر ہوتا ہے۔ اور نصاریٰ نے اُن کی محبت کی یہاں تک کہ انکا رتبہ ایسا بڑھا یا جو انکے لیے نہیں تھا۔

جناب امیر کا فضائل میں انبیاء علیہم السلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اراد ان ينظر الى ادم في عمله والى نوح
في قومه والى ابراهيم في حمله والى يحيى بن زكريا في زهده والى موسى بن عمران في بطشه

فلینظر الی علی بن ابی طالب راخرجه احمد و ابو الخیر القروی عنی و علیہم تقی فی منہما مثل الصحابہ (ابن عساکر)
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور
نہم میں حضرت کو اور علم میں جناب ابراہیم کو اور زہد میں حضرت یحییٰ بن زکریا کو اور حلال میں حضرت موسیٰ بن عمران
کو دیکھنا چاہتا ہو۔ تو علی بن ابی طالب کو دیکھ لے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ينظر الی ادم فی علمہ والی
ابراہیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب راخرجه اللہ فی سببہ
ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت
آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور جمال میں حضرت یوسف کو دیکھنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکھ لے
(۳) عن الحارث الاورق عن اذینہ علی قال بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جمیع من اصحابہ
فقال لیکم ادم فی علمہ ونوحا فی فہمہ و ابراہیم فی حکمہ فلم یکن باسرع من ان اطلع علی فقال
ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقمت رجلاً ثلثتہ من الجبل یخرج ہذا الرجل من ہویا رسول اللہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابا بکر قال اللہ ورسولہ علم قالوا ابو الحسن علی بن ابی طالب
لک یا ابا الحسن راخرجه ابوبکر بن مرد و یہ محارث الاورق جناب امیر علیہ السلام کے علم دان اقل ہیں بیکو
خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں روئی افروز تھے کہ ارشاد فرمایا
تمہیں ایسا شخص دکھائے کہ اپنے علم میں وہ جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے
کیونکہ میں نہیں کہتی تھی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
حضرت نے ایسا آدمی بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین نبیوں کے مساوی قیاس کیا جاسکتا ہے۔ وہ کون ہے حضرت
فرمایا ابوبکر کرام اس کو نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے والی ہیں فرمایا وہ
ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے شاید اس ایسا محسن تیرا مثل کہاں ہے۔

(تیسرے) احمد شافعی و قریب میں مخزوم السلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ہذا الحدیث يدل علی
ان علیا کان مساویا لہو الاما لانبیاء فی ہذا الصفات ولا تثنی ان ہو الاما لانبیاء کا لوا افضل من سائر
الصحابة والمساوی الا افضل افضل فحیدان یكون علی افضل اہم (الرابعین فی اصول الدین) یعنی یہ حدیث دل دہاکہ
جناب علی ان صفات میں انبیاء کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا
کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی لا افضل افضل ہو کر تیسرے جناب ہی ان سے افضل ہیں
جناب امیر کا غنیمت میں مثل حضرت کے حصہ پایا

عن اسحاق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم غزوة تبوک اما ترضی ان یكون ذاک من الجہ
مثل مالی و ذاک من المعظم مثل مالی راخرجه الترمذی نقلت من دیاض النضرۃ روایت ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا کیا تم کو بھی نہیں

تہیں ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے۔ اور غنیمت میں بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کے ہو۔
 دوی الزخشری فی فضائل العشرۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد یقسم غنائہ تبوک فذق کل واحد
 سہ ما ودق علی سہمین فقام زائدۃ بن الاکوع وقال یا رسول اللہ اوحی نزل من السماء ام امر من نفسک
 فقال صلی اللہ علیہ وسلم انشدکم اللہ ہلک انیت فی داس میں تم کو صاحب النفس الاغرا المحجل والعامۃ الخضر لہا
 ذواتک مرغان علی کفیدہ بید حرۃ قد حمل ہما علی المیتۃ فانا لہا وجمل ہما علی المیتۃ فانا لہا وجمل علی القلب
 فاذلۃ لوانعہ قد رایتا ذلک قال ہجر ایل قال لی ان ادفع سہمہ علی فقال لیکہ حبذا تم سہم رقیۃ حلیہ
 فی تہج غزوہ تبوک (علامہ زخشری فضائل عشرہ مبشرہ میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تبوک کی غنیمت کو تقسیم کرنے لگے تو ہر ایک شخص کو آپ نے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دئے۔ زائد بن الاکوع نے کھڑی کر
 عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کو حکم دے رہے ہیں اپنی طرف سے عطا فرما رہے ہیں حضرت ارشاد کیا میں تم کو خدا کی
 قسم کہ میں تم کو چھتا ہوں کہ تم نے اپنی بیعت میں نہ کرنا کہ ہر ایک ہر سوار کو دو رکھتا تھا جسکے دوش پر سوار ہو گئے
 گئے تو انکے ہاتھ اور ان کے پیر ایک سے لے کر دس تک تھے۔ اور کفار کو سینہ اوپر سے کیڑے لگا دیے تھے۔ انکے دہرے ہاتھوں کو
 عرض کیا کہ یہ سب دیکھا تھا حضرت نے فرمایا وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھے کہا تھا کہ میرا
 حصہ بھی علی علیہ السلام کو دینا زیادہ کہنے لگا مبارک ہو ایسے حصہ پاتے والے کو ہے۔

جناب امیر کا ہاتھ عد میں حضرت کو ہاتھ کی مثل ہوا

عن حبشی بن جادة قال كنت جالساً عند ابی یکر فقال من كانت له علة عند رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم فليقوم فقام رجل فقال لي خليفة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وعد في ثلاث حثيات
 من تمر قال فقال ارسلوه الي علي فقال ابا الحسن ان هذا ابو عمار ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 وعد في ثلاث حثيات من تمر فاحتمها له قال فحتمها له قال ابو بكر عد وها فوجدوا في كل
 حثية ستين تمر لا تزيد واحدة على الاخر فقال ابو بكر صدق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال لي
 ليلة الحجوة ونحن خارجون من العارز من المدنية يا ابا بكر كفي وكف علي في العدد سواء اخرجني
 ابن السماء نقلت من بعض النسخ حبشي بن جناد وكتابه ان ابی یکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا
 کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو کہ
 چاہئے کہ بچھا رہا ہو جائے ایک شخص نے کھڑی ہو کر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے
 حضرت نے تین لب بھر کر کھجور دیں گے دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابو بکر نے کہا اس کو جناب علی علیہ السلام
 کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لب
 بھر کر کھجور کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اس کو کھجور دیں گے تین لب بھر کر دیں جناب امیرؓ نے وہ کھجوریں اس کو
 دیں حضرت ابو بکر نے کہا ہر ایک لب سے چھارے تھیں۔ ہر ایک میں ساٹھ ساٹھ چھاپے تھے کسی میں
 ایک کھجور بھی زیادہ نہیں تھی ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار

نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابوبکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد میں برابر ہے ✽

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجر واحد بننا

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتى (اخرجه الطبرانی والذہبی والحاکم والبیہقی الخوارزمی وابن المغازی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور علی ایک شجر سے ہیں اور دوسرے لوگ متفرق شجروں سے ہیں ✽

(۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سماع البیہقی یقول یا علی الناس من اشجار شتى وانا انت من شجرة واحدة ثم قیل وجبات من اعصاب ودرع وخیل صنوان و غیر صنوان یستقے باو واحد (اخرجه بن مہدیہ وھو صحیح علی ذی الحاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں یہہ حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ایک جڑ میں کی اور بن بنی جڑیں یعنی ایک تہائی ہیں ایک کھجور پلائی جاتی ہیں ایک پانی سے ✽

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرة واحدة والناس من اشجار شتى (اخرجه الحاکم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک شجرہ سے ہیں اور دوسرے لوگ متفرق شجروں سے ہیں ✽

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشیء من خلقی وخلقی وانت من شجر فی النبی انا منها (اخرجه طبری فضائل الصالحین) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ارشاد کیا تیرا خلق اور میری خلقت میری مشابہت پر اور تو ایسی شجرہ سے ہے جس سے کہ میں ہوں ✽

(۵) عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الاسبیاء من اشجار شتى وخلقنی وعلیاً من شجرة واحدة فانما اصلہما وعلی فرعہا وفاطمة لقاحہما والحسن والحسین ثمرہا فمن تعلق من اعضانہما جاع ومن ذاع عنہما ہو حی ولوان عبد اعبد اللہ بین الصفا والمرقة الف ما تہلک یدک محبتنا اکبہ اللہ علی صحبہ فی النار ثم تلا قل لا اسألكم علیہ الا المودة فی النہی (اخرجه الطبرانی) ابی امامہ بابلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ الرحمة والشفاعۃ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو متفرق شجروں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے میں میں اسکی جڑ ہوں اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند میں اور حسن اور حسین اسکی پھل ہیں میں جس شخص نے اسکی شاخ کو کپڑا وہ نجات پائیگا اور جس نے اسے پھوڑا وہ سرنگول گر پڑا اور اگر کوئی ہندہ ہزار برس صفا و مرہ کے درمیان خدا کی عینادت کرے اور یہ ساری محبت کو حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے بل آگ میں گرائیگا یہہ حضرت نے اس آیت کو پڑھا کہہ دیا مجھ میں نیکیت

ہوئے یہاں تم سے اسپر کچھ مژوری مگر قرابتیوں کی دوستی +

(۱) حکیم ابی الزبیر الملکی قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجوز فی غار علی بنی تھامہ تاوی الی بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی وقال ابن منی ذاق علی منہ فقال خمسک فی خمسک کفک فی کفی یا علی خلقتک انا وانت من شجرۃ انا اصلیا وانت فرعہا والحسن والحسین اعصانہما فی تعلی نفسنہما اذ دخلہ اللہ الخبتہ یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحایا وصلوا حتی یکونوا کالانعام لکن البضو لا کبہم اللہ تبارک ونعالی علی وجوہہم فی التار اخبرہ عبد اللہ ابن احمد بن حنبل و ابو نعیم وابن المغازی فی المناقب والطبری فی و ابن عساکر ابن الزبیر علی کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غرات چڑھتی افروز تھے جناب امیر حضرت کو سامنے آرہے تھے حضرت علی اللہ علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ جہن میں حاضر ہوئے آپ ارشاد کیا کیا اپنا بیچہ میرے بیچہ میں ڈال یا علی میں اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوئے ہیں اصل چوں اور تو اسکی فرع ہے حسن و حسین اسکی شاخیں ہیں جس نے اسکی شاخ کو کاٹ دیا نے اسے جنت میں داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھیں کہ مثل کمان ٹٹی ٹوٹے ہو جائیں اور یہاں تک نماز پڑھیں کہ مثل تار کی باریک ہو جائیں پھر اگر تجھ سے بغض رکھیں تو خدا تعالیٰ انکو میرے بندہ کے بل و وزن کی آگ میں گرائیگا ۵

اور حضرت عاصم بن بشر بن علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان الله خلقني وعلياً من شجرة
انا اصل او علي من نخلها والحسن والحسين ثمرها والشيعة رقبها فكل يخرج من الطيب الا الطيب انا
مؤتيت العلم وعلي بابها من اراد العلم فليبات الباب (اخرج الخطيب في تاريخه وحميد يوسف
الكندي في كفاية الطالب) عاصم بن حمزة بن ثباب امير علي عليه السلام سے نقل ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شیعیان اللہ کے درخت سے ہیں جو کہ ایک شجرہ سے پیدا کیا ہو جس
اسکی اصل اور علی اسکی فرع ہے۔ جن و سب سے اس کے شجرہ ہیں۔ ہمارے شیعہ اسکو پتے ہیں کیا پاک ہے
ایک کے سوا کچھ اور پیدا ہو سکتا ہے؟ وہیں علم کا شجرہ ہیں علی اس کا دروازہ ہے۔ جو شخص کہ علم کے شجرہ
میں پہنچنا چاہتا ہے اسکو چاہئے کہ دروازہ کے پاس آئے۔

استغفر علی المرتضیٰ علیہ السلام ورجلایہ یترک ایاک سی ہونا

(١٠) عن علي بن ابي طالب قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول انما علم من نور واحد من قبل ان يخلق الله
 الارض والسموات عالم فلما خلق آدم عزنا في صلبه ثم فقلنا من كبر الامم صلاب الى مطهرات الارحام
 حتى صرنا في صلب عبد المطالب ثم القسمت انتم مشيخين وقصرت في صلب عبد الله وصار
 علي بن ابي طالب في صلبه ثم القسمت انتم مشيخين وقصرت في صلب عبد الله وصار
 علي بن ابي طالب في صلبه ثم القسمت انتم مشيخين وقصرت في صلب عبد الله وصار

فی کتابہ الشفا والصالحانی والکفری وسید محمد جعفر مکی و ابو اہیم و صابی
جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافعہ روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میں اور علیؓ
حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک فور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو
وہ نوران کے صلب میں چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی صلب میں پہنچا پھر وہ نور و نور سے ہو گیا میرا نور عبداللہ کی صلب میں اور علی کا نور ابو طالب کی
صلب میں چلا گیا پس خدا تعالیٰ نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت
کے ساتھ انتخاب فرما کر اپنے اسامیہ مبارک میں سے ہمارے لئے دو نام مشتق کئے پس اللہ تعالیٰ
محمّدؐ اور میں محمدیوں اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور یہ علیؓ ہے۔

(۲) عن الحسن الحسین بن علی عن ابیہ علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی
نوراً بین یدی اللہ تعالیٰ من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم
سلک ذلک النور فی صلبہ فله یزل اللہ تعالیٰ ینقلبہ من صلب الی صلب حتی آدم بن
صلب عبد المطلب فقسمة نصیب من قسمان صلب عبد اللہ و قسمان فی صلب ابی طالب
فعلی منی و انا منہ لمحہ لمحہ و دمد حی فمن احبہ فحبی احبہ و من بغضہ فبغضہ ابغضہ
(اخرجه مردویہ و الخوارزمی و شہاب الدین احمد و المطهری و العاصمی) جناب امام
حسین علیہ السلام اپنے والد امیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور و پروردگار
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے میں
اور علیؓ خدا کو سامنے ایک فور تھے جب خدا تعالیٰ نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور اشکی صلب اہل میں
چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب کو دوسری صلب میں منتقل کرتا رہا ہر ایک
کہ عبد المطلب کی صلب میں وہ نور جا کر بن ہوا پھر خدا نے اس کو دو حصے کر دیا ایک حصہ عبد اللہ
کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا پس علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اسکا
گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت
کی جیسی اس سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض کر لیا پس میرے بغض کی وجہ سے اس سے بغض کر لیا۔

(۳) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ تعالیٰ
قبل ان یخلق آدم باربعة الاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجاء انا و علی
(اخرجه احمد فی المناقب و عبد اللہ بن احمد بن حنبل و الخوارزمی و ابن عساکر و الحمیری
و محب الطبری و ابن العزازی عنہ و عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ و فی رایتہ الدیلمی
خلقت انا و علی من نور واحد قبل ان یخلق آدم باربعة الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم ركب
ذلک النور فی صلبہ فله یزل فی شئی واحد حتی افرقنا فی صلب عبد المطلب ففی نبوتہ فی
علی الخلفہ و فی ذوالیابی النعم محمد بن علی بن ابراہیم التلمیذی فی خصائص العلویین عن

سیدنا ان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خلقت انا وعلی من نور عن یمین العرش
 تسبیح اللہ ولقد سد من قبل ان یخلق اللہ عز وجل ادم باریع عشر الاف سنۃ علی خلق اللہ آدم
 نقلنا الی اصابہ الرجال وارجاء النساء الطاہرات ثم نقلنا الی صلب عبد المطلب وقصفا
 بنصیبین فجعل النصف فی صلب عبد اللہ وجعل النصف فی صلب ابیطالب فخلقت من ذلک النصف
 خلق علی من النصف الآخر واشتق لنا من اسمائہ اسماء واللہ محمود وانا محمد واللہ الا
 علی وانا علی واللہ فاطمہ وابنتی فاطمہ واللہ محسن وابنائی الحسن والحسین فكانت الی الی الی
 وكان اسمی فی الخلقة والنجاة فانما رسول اللہ وعلی سیف اللہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہو کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے میں اور علی خدا
 کے سامنے ایک نور تھی خدا نے آدم کو پیدا کر کے اس نور کو دو جزوں میں تقسیم کیا پس ایک جزو تو میں
 ہوں اور ایک جزو علی ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور انکی فرزند ارجمند عبد اللہ اور انھیں خوارزم اور
 ابن عساکر اور حموی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازی نے سلمان اور ابو ذر غفاری
 سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ولیمی نے قزوین الاخبار میں حضرت سلمان سے اس طرح پر روایت
 کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے میں اور
 علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جو جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب میں ملا دیا
 پس ہمیشہ ایک ہی چیز میں ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہیں یہاں تک کہ ہم عبد المطلب کی صلب میں
 ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پس مجھ میں نبوت اور علی میں خلافت ہو اور ابوالفتح محمد بن علی بن ابیہم
 لشہری خصائص العلویہ میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی عرش کے دہائی طرف ایک
 نور سے پیدا ہوئے ہیں ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جو جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہم کو مروئی
 پاک پتوں سے عورتوں کی پاک رحول کی طرف منتقل فرمایا یہاں تک کہ ہم منتقل ہو کر عبد المطلب کی
 صلب تک پہنچے پھر ہم کو دو حیثیوں پر تقسیم کر دیا ایک حصہ عبد المطلب کی صلب میں ایک حصہ
 ابوطالب کی صلب میں تقسیم کر دیا مجھے ایک حصہ اور علی کو دوسرے حصہ دیا اور ہماری لئے اپنے اسماء
 حسنیٰ یعنی نام شریف کے ہیں اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اللہ میرا ربائی علی ہے
 اور اللہ تعالیٰ فاطمہ ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دو حوالے بیٹے حسن و حسین
 ہیں پس میرا نام پیغمبری میں اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں درج کیا۔ میں خدا تعالیٰ
 کا رسول ہوں اور علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے +

(۴۷) عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل انزل قطعۃ من نور
 فاسکنا فی صلب ادم فسا قہا حتی قسم ہا جزین جزا فی صلب عبد اللہ وجزا فی صلب ابیطالب
 فخرجنی تنیاد اخرم علیا وصیبا (اخرجه فقیہ ابن المغازی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جینا پانچم کی صلب میں ہریم لایا پیرا سکو اسکے چلایا یہاں تک کہ اسکی دو چیزیں بنائیں ایک جزو کو علیہ اللہ کی صلب میں اور ایک جزو کو ابو طالب کی صلب میں رکھا پس جبکہ نبی اور علی کو وصی بنا کر نکلا ۔

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالیٰ قضیدیا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعلہ امام العرش حتی کان اول مبعوثی خلق منہ نصف خلق منہ نبیکم فالنصف الآخر علی بن ابیطالب راخرجه الخلیف البعد ادی فی تاریخہ ومحمد بن یوسف النکبی الشافعی فی کفایتہ الطالب والزائد وشہاب الدین احمد المحوی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور انبیاء علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدائش سے چالیس ہزار برس پہلے خدا تعالیٰ نے ایک نور کی چھڑی پیدا کر کے عرش کو سنبھل دیا اور یہاں تک کہ میری پیدائش کا آغاز ہوا اس سے آدھی کو توڑ کر تمہارے نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھ کو نکال دیا ۔

محموی ابن عباس سے نقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور نور خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں ۔

(۶) عن الشیخ عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ من روای عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ ابا النضر وفتح فیہ من روحہ التفت آدم بمینۃ العرش فاذا رحمۃ الشیخ مجد اور کہا قال آدم یارب هل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا آدم قال فمن هؤلاء الحسنة الذین اراهم فی ہیئتہی وصدقہ قال هؤلاء خمسة من ولدک ولا سمعا خلقک هؤلاء خمسة شققت لہم خمسة اسماء من اسمائک ولا النار ولا الجنة ولا النار ولا العرش ولا الکرسی ولا السماء ولا الارض ولا الملائکة ولا الانس ولا الجن فانا الحمدود وهذا محمد وانا العالی وهذا علی وانا الفاطمہ وانا الاحسان وهذه الحسن وانا الحسن وهذه الخسین البیت بعزتی انہ لا یأتی بمثل الخیر من خردل من بعض ادم الا ادخلتہ نار ولا ابالی یا آدم هؤلاء صفوقی یہم خیرہم و بہم اہلکھم فاذا کان لك حاجة فہو لا توصلی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لی سفینۃ الخیرۃ من تعلق بہا نجی ومن حاد عنہا ہلک فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیس سال بنا اهل البیت راخرجه ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الموافی وابراہیم بن المحوی (محموی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہ تک پہنچاتے ہیں کہ انہوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت ابو البشر علیہ السلام کو پیدا کیا اور اس کے جسم میں اپنے روح کو پہنچا جبنا کہ دم نے عرش کے دہان پر کو بیٹن نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کی جسموں کو نور

کروغ اور سجدہ کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا اے پروردگار کیا تو نے کسی کو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے
 رب العزت نے فرمایا نہیں آدم نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جن کو میں اپنی ہیئت اور
 صورت میں دیکھ رہا ہوں خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے
 میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں اُن کے لئے میں نے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کئے
 ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت و دوزخ و عرش کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیا
 کو نہ پیدا کرتا پس میں مجھو ہوں اور یہ محمد ہے اور میں عالی ہوں یہ علی ہے میں قاطر ہوں۔ یہ فاطمہ ہے
 میں احسان ہو چکا حسن ہیں میں محسن ہوں یہ حسین ہے مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک
 خردل کے دانہ کے برابر بھی انکا بغض لیکر میرے پاس آئیگا تو میں اس شخص کو ضرور دوزخ میں جھینکوا
 اور مجھو انکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ اے آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں انکی وجہ سے بہت سولوگوں کو
 نجات جغزونگا۔ اور انکی وجہ سے بہت سولوگوں کو ہلاک کرونگا جب تجھ کوئی حاجت پیش آیا
 کرے تو ان کی ذات کیساتھ وسیلہ پکڑ کر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم
 نجات کی کشتی ہیں جس نے اس کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پاگیا اور جس نے اس
 اعراض کیا وہ ہلاک ہوگیا پس جس کسی کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اسکو
 چاہئے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الہی میں وسیلہ لائے۔

(۵) ابن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلقنا انا وعلی من نور واحد بسیم
 الله عز وجل فی مہینۃ العرش قبل خلق الدنیا ولقد سکن ادم الجنة ونحن فی صلبہ ولقد ذکب
 نوح السفینۃ ونحن فی صلبہ ولقد ذکب ابراہیم فی النار ونحن فی صلبہ فلم نزل یقینا الله عن
 رجل من اصحاب طاهرۃ حتی انتہی بنا الی صلب عبد المطلب فجعلناک النور بنصفین فجعلنا
 فی صلب عبد الله وجعل علیا فی صلب ابي طالب وجعل فی النبی والهلالۃ وجعل فی علی الفرسینۃ والنفیحة
 واشتق لنا اسمین من اسمائہ قرب العرش محمود وانا نحن وهو الاعلیٰ وهذان علی (اخرجه
 ابو حاتم وابو محمد احمد بن علی العاصمی فی ذین النقی فی شرح سورة هل اتے انس بن مالک رضی اللہ
 عنہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے پیدا
 ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرض کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے
 جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود
 تھے پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت ہی انکی پشت میں موجود تھے
 جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے اس طرح سے ہجو
 پروردگار ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم کو عبد المطلب
 کی صلب کی طرف منتقل کر کے اس کو دوسروں میں بائیں دایمہ عبد اللہ کی صلب میں اور
 علی کو ابوطالب کی صلب میں منتقل کر دیا۔ مجھے کو ہجرت اور رسالت ہی اور علی کو شہسواری اور

قصاحت سے ممتاز فرمایا اور ہماری لئے اپنے اسما حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس
عش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلیٰ ہے اور یہ اعلیٰ ہے *

جناب سرور کائنات جناب علیؑ کا جامعہ ایک ایک سہوٹا

عن ابن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فہو فی سیرۃ
من التوبۃ التي خلق منها وانا علی ابن ابی طالب خلقنا من تربۃ واحدة (اخرجہ العاصمی)
اس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور و نیادین علیہ الف الف التحیہ والثناء فرماتے تھے
کہ جو لڑکا کہ تولد ہوتا ہے اسکی نافر میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے
لیکن میں اور علیؑ ایک مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں *

جناب میر کے نور سے فرشتوں کا پیدا ہونا

عن عثمان بن عفان قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکۃ من
نور وجہ علی بن ابیطالب (اخرجہ ابوالمؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق العرقبا خطیب
خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ و تقدیس اپنے فرشتوں کو علی بن ابی طالب کے مونہہ کے نور سے پیدا کیا ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب میر کو قربانی پیش کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرۃ کہ حدیثی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبث علیا
الی بحر ان فلیقہ مکۃ فقد احرم فی دخل علی فاطمۃ فوجد ہا قد حلت وتہیئات فقال مالک یا بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل بعیرۃ فحملنا قال ثم
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفک قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلق
نطقت بالبیث وحل کہما حل اصحابنا قال رسول اللہ انی قلت حین احرمت الہم انی احل بما
احل بہ نبیک وعبدک ومن مولاک قال فحل معک من کذا قال لا فاشکرک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ہدیہ وثبت علی امرہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی فزع من الحج ونحر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عنہما ابن اسحاق سیرۃ النبوة میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب میر کو بخوان کر لیا تو میرجا ہوا تھا جو بیٹ و ماں سے لوٹ کر آئی تو احرام باندھی ہوئے
کہ میں حضرت کو ملاقات کی اور جناب میر سے ملو دیکھا کہ احرام پہنچنے کی تیاری کر رہی ہیں جناب میر نے کہا اے
رسول اللہ کی بیٹی! آجے کیوں احرام کھول دیا ہے؟ جناب میر نے فرمایا کہ تم تو حضرت میر کے احرام کے کھولنے کا حکم دیا ہے
اسلئے ہم نے احرام کھول دیا ہے۔ جناب میر حضرت کی پاس تشریف لینگے جب میر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے

فحضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستوں کی طرح سے تم بھی احرام کھلو اور جناب میرے عرض کیا
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقوت دعا کی تھی کہ اسے پروردگار تعالیٰ نے ایسی تیرہ لانی اور تیرہ لانی اور تیرہ لانی
اپنا احرام کھولیا گئیں بھی اسی فریضہ کو اپنا احرام کھلوں گا حضرت نے فرمایا کیا تیرہ لانی یا اس قربانی کیلئے کوئی چیز
ہے عرض کیا نہیں پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی میں شریک بنایا اور جناب امیر پر دست و جناب
رسول خدا صلعم کے ساتھ احرام باندھو رہے یہاں تک کہ حضرت حجے فلج ہو کر جناب امیر کی طرف سے بھی قربانی کی ۔
(۱) عن جابر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا وستين بدنة واعطا عليا المخرف فخر ما
غير منها واشتركه في هديته ثم امر من كل بدنة بمضغة فجعلت في قدر فطخت فاكل من لحمها و
شربا من عرقها (اخرجه المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست
مبارک کی تربیل اونٹ قربانی کئے انکو علاوہ جس قدر کہ قربانی کے لئے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی
کیلئے جناب امیر کو پرچھا دیا اور انکو قربانی میں شریک کیا پھر ایک اونٹ سے تھوڑا سا کٹا کائے کا حکم
دیا پس وہ ایک ہنڈیا میں بکھرا کر دونوں صاحبوں نے کھایا اور اسکا شور بپایا ۔

(۲) عن علي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقوم على بدنة وان اصدق يلحمها وجلو دها
وان لا اعطى الجزاء منها شيئا فقال نحن نعطيها من عندنا (اخرجه المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے
ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کیلئے حکم دیا اور فرمایا کہ اس کا تمام
گوشت اور پوست خیرات کر دے اور قصاب کو اس میں سے کوئی شے نہ دے جائے۔ جناب امیر
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہیں ۔

جناب امیر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقمى عنه ابدًا فكان يفصح عنه الى ان يستشهد
بكبش من اهل بيته (اخرجه الترمذي) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تھا پس جناب امیر اپنی شہادت تک آنحضرت
کی جانب سے دو چیلے میٹھے قربانی کیا کرتے تھے ۔

(منقول) اس حدیث کے تحت میں محمد بن شہاب الزہری جہنوں نے سب سے اوّل حکم عروبن عبد الحزیز
حدیث کو بدو ن کیا ہے کہتے ہیں انما خص عليا بذلك لان اقاربہ والاقرب سبب من فكاك صلى الله عليه وسلم فاعل من
تذكرة خواص الامم بسط ابن الجوزي (یعنے جناب رسالت آبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام
اقارب اور اہل کسے سوا جناب امیر کو اس قربانی کیلئے یہ جہاں کی قربانیت قریب کے مخصوص فرمایا
گو یا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تھا ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہی کی مشیت پر موقوف تھا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری فی ہرث بملک جالس بر من
احد رجلینہ فی المشرق والاخری فی المغرب بین یدینہ لوح ینظر فیہ والدینا کلہما بین یدینہ
والخلق بین رکبتینہ ویدہ فیلع المشرق والمغرب فقلت یا جبریل من ہذا قال ہذا غر ایشل
تقدم فسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی
فقلت انہ ان غی علی قال کیف لا اعرف وقد وکلنی اللہ یقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک
وروح ابن عمک علی بن ابیطالب کما بمشیتہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابوہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہم نے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر
بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے آگے ایک لوح تھی جس میں وہ دیکھ رہا تھا۔ تمام دنیا اس کے سامنے اور خلائی
س کے زانوؤں میں تھی۔ اس کا ہاتھ مشرق سے مغرب تک پہنچتا تھا۔ ہم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا
یہ کون ہے جو ایسا یہ عزرائیل ہے آپ بڑھکے سلام کریں میں نے بڑھکے سلام کیا اس نے جواب سلام دیکر
کہا یا احمد آپ کے چچا زاد بہائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہم نے کہا کیا تم علی بن ابیطالب پہنچاتے ہو
کہنے لگائیں کیوں نہیں پہنچا خدا نے مجھے خلائی کے ارواح قبض کرنے پر مکمل فرمایا ہے بجز آپ کے
اور آپ کے ابن عم کے ارواح کے۔ کیونکہ وہ آپ دونوں کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک بات میں ایک کرنا

(۱) عن عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ قال قلت لعلی بن ابیطالب اخیر فی ما فضل منزلتک من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا فاما عندک وهو یصلی فلما فرغ من صلوٰتہ قال یا علی ما
سالت اللہ عز وجل من الخیر الا سالتک مثله وما استعذت اللہ من الشر الا استعذت لک
مثله (اخرجہ المحاملی اعالیہ) عبد اللہ بن الحارث کو منقول ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام
سے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کریں جو آپ کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی
فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا بھرت میرے پاس ناز پر لہے رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے
مجھ سے فرمایا یا علی ہم نے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لئے طلب نہ کی ہو اور
کسی شر سے اپنے لئے خدا سے پناہ نہیں مانگی کہ ویسی تیرے لئے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علی قال جنت وجہا شدید فانیت البقی صلی اللہ علیہ وسلم فاما متی فاما کانہ وقام یصلی
والقی علی طرف ثوبہ ثم قال قم یا علی فقد برئت لایاس علیک وما دعوت اللہ نفسی خبیثا

الادعوت لك بمثلہ وما دعوت الا قد استجب الي الا انه قيل لابي بعدك (اخرج النسائي في الخصائص وابن عاصم وابن جرير وصححه ابن شاهين في السنن) جناب امير عليہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے دروغ خرید لایا جی ہوا۔ میں حضرت کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت نے ہمارا نماز کو کھڑے ہو گئے۔ اور فارغ ہو کر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر بھاڑ دیا۔ اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ یہ تحقیق تو تندرست ہو گیا ہے۔ اب تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے۔ میں نے اپنے لئے کوئی دعا نہیں کی کہ وہی ہی تیرے لئے نہ کی ہو۔ اور میں کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ مقبول نہ ہوئی ہو۔ مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا۔ (۳) عن سليمان بن عبد الله بن الحارث عن حذيفة عن علي قال مررت فعادني رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل علي وأنا مضطجع فأتاني الى جفني فلما راني قد ضعفت سبحاني ثوبه واقام الى المسجد يصلي فاقضه صلوته جاء فرفع الثوب عني وقال قم يا علي قد برأت فممت وقد برأت كما نما له اشتك ثيبنا قبل ذلك فقال ما سألت ربي شيئا في صلواتي الا اعطاني وما سألت نفسي شيئا الا انه سالني ذلك (اخرج النسائي في الخصائص في فضائل الصحابة سليمان بن عبد الله بن الحارث اپنے جد امیر سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک واقعہ میں بیمار ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا۔ اپنا کپڑا بچھاڑا دیا اور نماز کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہو کر میرے تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو یہ تحقیق تو تندرست ہو گیا ہے۔ میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہو گیا گو یا کہ میں بیماری نہیں بڑا تھا۔ پھر آپ ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دیکھی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کیلئے کوئی دعا نہیں کی کہ وہی ہی تیرے لئے نہ کی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیر کو حال پر

عن ابراهيم بن عبيدة بن رفاع بن رافع الانصاري عن ابيه عن حذيفة قال قلت لمن يد فقيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضنا بعضا فيكم هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقفوا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلوا اليه فقالوا يا رسول الله قد فاك قال ان ابا حسن وجد مصفا في بطنه فتخلفت عليه (اخرج بن عبد البر في الاستيعاب) ابراهيم بن عبيدة بن رفاع بن رافع الانصاري اپنے باپ سے اور وہ علی کے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو گئے۔ رفیقان راہ ایک دوسرے کو ہنسا کر کہنے لگے کہ یا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت جناب علیؑ کے ساتھ تشریف لائے ہم غرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہم نے تلاشی کیا تھا تو یا اللہ دشمن کے پیٹ میں پھنس رہی تھی ہم اس لئے اُن کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کی وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت کے بات نہیں کر سکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجتری احد ان یکلمہ الا علی (اخرجه الطبرانی فی الاوسط والحاکم صحیحہ) جناب اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضب میں ہوتے تو سوا جناب امیر کے کسی کی جرات نہیں تھی کہ حضرت سے بات کر سکتا تھا۔

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذ اسکت ابتدائی (اخرجه
الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھ کو عطا فرماتے اور جب میں چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے۔
(۲) عن علی قال کان لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل
یالہنا فکنت اذا دخلت باللیل تنحصر لی (اخرجه النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
مجھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت معزز تھے۔ ایک دفعہ
رات میں اور ایک دفعہ دن میں جب کہی رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرت فرماتے تھے۔
(۳) عن علی قال کانت لی منزلة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من من الخلفاء
فکنت اتیتہ کل سحر فاقول السلام علیک یا بنی اللہ فان تحننتم انصرت الی اہلی واکاد خلعت
علیہ (اخرجه النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلفائے میں سے کسی کا نہ تھا۔ میں ہر صبح حاضر خدمت ہو کر یا نبی اللہ السلام علیکم
کہا کرتا تھا اگر حضرت کہاں سے تھیں تو میں وہیں چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا تھا۔

(۴) عن الشعبي قال ان ابابکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قریۃ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعظمہم منزلة عفا لیتظہر الی علی بن ابی طالب (اخرجه ابن
السمان) شعبی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کی طرف نظر کر کے
کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھ سکے کہ جس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے۔

حَدِیثِ عَلِیٍّ مِّنْیَ مَنَزَلَةِ الرَّأْسِ مِنْ جَسَدِ

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على مني جملته المراس من حبسك (آخره الخليل) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کو میں نے علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسکہ سر میرے جسم سے ہے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على مني مثل رأس من يذني (آخره الخليل) فی تاریخ و ابوبکر بن مردویہ فی فوائد کوالد یلمی فی فردوس الاجناد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل سر کی ہے بدن سے۔

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے خدا ہی ہونا

عن الشعبي قال جاء ابوبكر وعلي يزوران قبر النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته بسنة ايام قال علي تقدم يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابوبكر رضي الله عنه ما كنت اتقدم ولا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول علي مني كمنزلة من ربي (نقله عجب ورواه في فضائل العشرة) شعیبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کیلئے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے نہیں حضرت ابوبکر نے کہا میں ہرگز آپ کے خلفہ نہیں کر سکتا جسکی شان میں نبی حضرت کو خوات ہوئے سنئے کہ علی کی منزلت مجھ جیسی ہو جائے کہ میری خدائے ہد

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اس کے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں

(۱) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بد لك من تدعى اسمي وكنيتي (آخره احمد) جناب امیر علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ مجھ سے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھ کو ایک بیٹا پیدا ہوگا جسکے لئے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی۔

(۲) عن محمد بن الحنفية عن ابيه علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ولدك غلام فسمه باسمي وكنيته وكنتي وهو لك دختة ولدك غيرك (آخره الذهبي في المخلص) محمد بن حنفیہ اپنے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھ کو لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگوں کے سوا کسی کو نہیں نعمت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو مونہ سے فرمایا کہ

عن سمر بن جندب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ الفال الحسن فسمع علیاً یوماً وهو یقول ما حصرہ فقال یا ابا الحسن لبتک قد اخذ فاقال من فیک قال فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فها سئل سیف الاسیف علی راخرجه محب الطبری فی ریاض النضر سمر بن جندب رضی اللہ عنہ سوا یت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن کی مثال پہلی معلوم ہو کر تھی تھی ایک وفد حضرت نے جناب امیر علیہ السلام سے ملا وہ کہہ لیا کہ حضرت سے فرمایا یا بنی ہاشم یا الحسن تیرے مونہ سے قال یا سمر بن جندب کہتے ہیں یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تشریف لے لیا تھا وہاں حضرت امیر علیہ السلام کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ تھی

جناب امیر کی جرم کی وجہ سے عاقل بن ابی قحطہ کا خط و کتابت

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قوله تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عداوی وعدی وعدکم اولیاء یلقون الیہم بالمردۃ قال ان مولایہ لعمرو بن صیفی بن هشام بن عبد مہت قد مت من مکة الی المدینۃ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبر لقصہ فخر مکہ فلما جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا امسلہ جئت قالت لا قال فلما جاء ہک قالت انتم الہل والعشیرۃ وقد جئت حاجۃ شددیدۃ فقد مت علیکم تعطفون فکسوفی تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب بنی عبد مہت فکسوها وحملوها واعطوها الفرفت فلما جبر علی فاحبہ ان عاقل بن ابی مہتبعہ قد کتب کتابا الی اہل مکہ یقول فیہ من عاقل بن ابی مہتبعہ الی اہل مکہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید کہ یخذ واحدہم کہ وانہ دفع الکتاب الی الطغینۃ المدکرۃ واعطاہا عشرۃ دنانیر علی ان یوصل الکتاب الی اہل مکہ فلما اخرج جبریل البنی صلی اللہ علیہ وسلم بدہ لک اختار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فبعث معہ الزبیر والمقداد وقال لہم انطلقوا الی ورجعۃ فان فیہا طغینۃ معہا کتاب من عاقل الی المشرکین فخذوہ منها واخلوا سبیلہا فانہم قد ظلمکم فاضربوا عنقہا فخرجوا حتی ادکوها فی ذلک مکان فقالوا ابن الکتاب فحلفت باللہ ما معہ کتاب ففتشوا منہا فلم یجدوا کتابا فہموا بالرجوع وتکررہا فقال علی کتبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیفہ وجرم علیہا وقال اخرجی الکتاب والا واللہ لا یرن عنقک وصمم علی ذلک فلما رائہ ایچ اخرجت الکتاب من ذراعیہا قد خست فی عفاصہا فانہ الکتاب مہا وخلق سبیلہا وعاد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ الکتاب فوجدہ علی خیر ایل فاستخرج علی بقوۃ عنہما وتصمیم اقدامہ وجرمہ وملتفتہ واحتیاطہ ذلک کتاب مطالب السؤل امام الباقین واحدی کتاب اسباب النزول میں اس آیت کریمہ کہ (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور میرے رسول کے

کو دوست سے چھڑاؤ دیتی ہو کہ جسے مت طوم کی نشان تزلزل میں بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن صفیہ بن شہام بن عبدمنات کی ایک لڑکی وہ مکہ سے مدینہ میں آئی۔ ان دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری پر تھے جب لڑکی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پُر فور میں پہنچی حضرت نے اُس سے پوچھا کیا تو مسلمان بن کر آئی ہے۔ کہنے لگی نہیں۔ حضرت نے فرمایا پھر کیوں آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میری اہل اور میرا کنبہ ہیں۔ مجھے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جس کیلئے یہاں آئی ہوں۔ آپ مجھ کو کچھ دین اور کپڑے پہنائیں حضرت نبی عبدالمطلب اور نبی عبدمنات کو آمادہ کیا۔ انہوں نے اس کو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس چلی۔ اس کے جانے کے بعد حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والوں کی طرٹ ایک خط اس مضمون کا لکھا ہے کہ حضرت تمہاری آنیکا قصداً دھتو ہیں تم اپنا چاکر لو۔ اور وہ خط طعینہ کو دیا ہے اور اُس کو دس دینار اس خط کے بچانے کی بھرت دے دی ہیں جب جبریلؑ نے حضرت سے یہ بیان کیا آپ نے اُن کو کچھ نہ فرمایا اور انکی رعایت سعادت میں زیر اور مقلد کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ میں ظنیہ ٹھہری ہوئی ہے۔ اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین نے لکھا ہے اُس نے لکھا ہے تم وہ خط اُس سے لے لو اور اُسے چھو دو مگر نہ دو کہ تو اُسے مارڈالو تینوں صاحبوں نے اسکا پیچھا کیا۔ اور اُسی مقام پر اسکو چالیا۔ جہاں کچھ حضرت فیثیہ دیا تھا اس سے کہنے لگو حاطب کا خط کہاں ہے اُس نے بجات انکار کیا تینوں صاحبوں نے اسکی تلاش کی لیکن جب وہ خط دستیاب نہ ہوا۔ انہوں نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور واپسی کا قصد کیا جناب امیرؑ نے فرمایا وانشع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بلیں فرمایا اور تلوار نکالکر سجد ہو کر بولے خط نکالو ورنہ ہم تجھے قتل کر ڈالیں گے جب آپؐ اس کے قتل کا حکم عزم کر لیا اور اُس نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے دیاف میں سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے اُس کو پڑھا۔ اور حضرت جبریلؑ فرماتے کہ مطابق پایا۔ محمد بن طلحہؓ فی اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ جناب امیرؑ ہی کے عزم مصمم اور عنایت اور احتیاط سے حاطب کا خط لا ورنہ کبھی نہ ملتا۔

جناب امیرؑ کا اپنی گھر کی چٹک جبریلؑ کے پر فکی آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و قد ذکر عندہ علی قال لکم لتذکر دن رجلا کان یسمع وحی جبریلؑ فربیتہ (اخیر المصاب والمستند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چہا آدمی جناب امیرؑ کا فکر کر رہے تھے کہ تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبریلؑ کو آواز کی آواز اپنی گھر کی چٹک پر سنا کرتا تھا

فرشتوں کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلة یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیستی لانا من الملائکة فاجم

الناس فقام علی فاخضعن قریبہ انی بیری البعید القعر منظرہ فالتخیر فیہا فادعی اللہ عز وجل
 الجبریل ومیکائیل واسرا قیل تاهبوا النہض محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فہبطوا من السماء
 لہم دونی ینزل من بیعہ فلما احاذوا بالیرسلوا علیہ اکراما ویتجیلا (۱) (خروجہ احمد فی مسندہ)
 جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ بدر کے روز سور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو میں
 پانی بلائے۔ لوگ پانی کی تلاش کر کے لوٹ آئے۔ جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو نبل میں لپیٹ کر ایک
 اندھے گہرے کنوئیں میں تشریف لے گئے جب اُسہیں اُترے خدا تعالیٰ نے جبریل ومیکائیل کو
 حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونوں آسمان
 سے اُترے جس نے اُترنے میں اُن کے پرول کی آواز کو سنا خود ترہ ہو گیا۔ جب کنوئیں کے قریب
 ہو کر گذرے جناب امیر کو ان دونوں نے اُڑوئے اکرام ویزگی کے سلام عرض کیا۔

جناب امیر کیلئے فرشتہ کا لیلیٰ الفکار والافتی الاعلیٰ پکارنا

(۱) عن ابن جعفر محمد بن علی قال نادى ملاک من السماء یوم بدر یقال له (رضوان لا سیف الاذ والفقار)
 ولا فتی الاعلیٰ (۲) (خروجہ الحسن بن العرقہ العبد) (قلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ المحب المطہری)
 جناب امام ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتہ نے
 جس کا نام رضوان ہے آسمان پکار کر کہا نہیں ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں علی کے سوا کوئی بہادر ۔
 (۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ فی ہذا الیوم ای بدم حاجت دیم فسمم علی ہاتفا یقول لا
 سیف الاذ والفقار ولا فتی الاعلیٰ (قلت من کفاۃ الطالب لیوسف البکفی) ابن اسحاق اپنی کتاب
 سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیر نے سنا کہ یاق کہہ رہا ہے
 ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔

(۳) وذكر احمد فی الفضائل انہم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول
 لا سیف الاذ والفقار ولا فتی الاعلیٰ فاسناد حسن بن ثابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان ینشد شعرا فاذن له فقال جبریل نادى معلنا فالتفت لیس منجلی ووالسلمون قد اخطا
 حول البنی المرسل لا سیف الاذ والفقار ولا فتی الاعلیٰ (قد ذکرہ خواص الامہ)
 امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک
 شخص والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور علی کے سوا کوئی بہادر ۔ حسن بن
 ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب
 کیا حضرت نے اذن دیا انہوں نے یہ شعر کہے ۔ جبریل نے آواز بلند کرنا دیکھا اور اپنی کھانہیں تھابہ
 مسلمان انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے ۔ کہ ذوالفقار کے سوا
 کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ۔

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحہ حامل لواء المشركين صاحب صالٹ من السماء لاسيف الاذوالفقار ولا فتى الا على (تذکرہ خواص الامہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اُحد کے روز جناب امیر نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلائے مال نے چلا کر کہا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی سے سوا کوئی نیا در نہیں ہے۔

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ فان قيل قد ضعفوا لفظ لاسيف الا ذوالفقار قلنا ذکرة ان الوانعة كانت يوم احد ونحن نقول انها كانت فی يوم خیبر کذا ذکر احد فی المناقب ولا کلام فی يوم احد قالوا فی اسناد روايته بن عباس عیسی بن مہران تکلموا فيه وقالوا کان شعیباً امیاً یوم خیبر فلم یطعن فيه احد من العلماء وقيل لا کان یوم بدر والا ول اصح علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ لاسیف الاذوالفقار کی پشت کی بعض گھسی تصنیف کی ہریم یہ کہ تو کین الگو کوئی اسکو اُحدوں کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب میں یہی اسکا ذکر کیا ہے اور اُحد کے دن میں ہم کلام نہیں کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ ابن عباس کی حدیث کی اسناد میں ایک آدمی عیسیٰ بن مہران ہے جسکی نسبت لوگوں نے کلام کیا ہے کہ وہ شعی تھا۔ لیکن خیبر کے دن کے واقعہ کی نسبت علماء میں سے کسی نے طعن نہیں کیا۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ ہے مگر پہلی بات یعنی خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے۔

(تنبیہ) قال یوسف الکبکی الشافعی کان السیف لمنبه بن الحجاج السهمی کان مع ابنه العاص بن منه یوم بدر فقتله علی وجاءه بالسيف الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاه علیاً فقتل دونہ يوم احد ویروی ان یلقینس هدت الی سلیمان سبعة اسیاف کان ذوالفقار منها۔ وقد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبریل الی البتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صتما باليمن مغفر فی حدید فابعث علیاً فاقفہ وخذ الحدید قال علی عافی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرج منه السیفین شعی قد قفت الصدم واخذت الحدید فحمت به الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرج منه السیفین شعی احد هماذوالفقار والاخر خد ما فتقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی محمد ما تم اعطانی بعد ذلک ذوالفقار وانا اقاتل فیوم حل علامہ یوسف الکبکی الشافعی علیہ الرحمۃ کفایت الطالب میں لکھتے ہیں کہ ذوالفقار منب بن الحجاج السهمی کی تلوار تھی بدر کے روز اس کے بیٹے عاص بن منب کے پاس تھی جب جناب امیر نے اس کو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی۔ آپ نے اُحد کے روز اسی سے جنگ کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کرسات تلواریں تحفہ میں دی تھیں ذوالفقار انہیں میں سے تھی۔

اور بعض روایات میں جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں میں ایک بت ہو جو لوہے میں پوشیدہ ہے۔ علی کو وہاں بھیج دو اور اسکو اکھاڑ کر اسکا لوہا لے لو۔ جناب امیر کہتے ہیں کہ مجھے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر میں میں بھیجائیے جا کر اس بت کو اکھاڑا اور اس کا لوہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے دو تلواریں بنائیں ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام محمد و محمد رکھا حضرت نے ذوالفقار کو باندھ لیا اور مجھے محمد و عطا کی پہر آپ ذوالفقار بھی مجھے ویدی پیش اسکو دے کر بھیج دیا

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال اللہ جبرائیل انی بذی الفقار من الخیة فقال رسول اللہ ان اللہ یقرک السلام وبقول یا محمد انی لا اری ذال الفقار لاحد من بنی ادم تستحق امساک الا یكون ولا یتہ عنک وهو یصیر بامرک فضة فی ید من هو اهلہ لما رستہ الحرب وقطع ہاتھات البقرة والمعاندین المساقونین علیک فقال یا جبریل من هو قال هو علی فناولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا زهرة الریاض عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل جنت کو ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا خدائے تعالیٰ بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم نے آدم اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہیں پاتے۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو اور یہ تلوار تیرے حکم میں رہتی ہیں جس کو حق حرب میں پوری غبارت حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اس کو ویدی حضرت کہا کہ جبریل وہ کون ہے کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو ویدی دے

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر وبعث ذوالفقار فقال یا فاطمة رأیت ذال الفقار فان اللہ فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمة انہوین فصل ذی الفقار فقالت انی عنہما قبل ان تدفنا نجیب علی من قولہا ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمة فقال اخبریننی یا فاطمة حتی اسمعہا من لسانک فاخبرہ فقال من این لك هذا فقالت جین عرج بک الی السماء قال اللہ لجبریل اطلع محمد علی منزله فی الخیة و بما اعدت لہ فیہا ولا منہ من النعیم فدخلت الخیة وقال لك جبریل کل من ثمار الخیة وکنت حیثئذ عند شجرة تفاح احمد فی اصلہا ذوالفقار مخزون مکتوب علیہ لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی و زوجته رءاء فینئذ عنہ فضل ذی الفقار فتناولت من تلك الشجرة تفاحہ واحدة فاکلت نصفہا والنصف الثاني اهدیته لابی خدیجة حملتها الیہا فاکلته فسلمت منہ ومن اخی وایت ذلک انک کما جلست عندہ فی تقول کما جلست عندک کانی اجلس فی اصل شجرة التفاح لان راحک تشبہ راحختہا فی طیب نفہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینہا (عن الزہرة الریاض المشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد السقینی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جب خیبر جو جنگ امیر لڑے ذوالفقار انکی ہاتھ میں تھی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ آپ ذوالفقار کے جبریل کہہ کہ خدائے مسکو فرمایا ہے کہ خیبر کو فتح کیا ہے جناب سیدہ ہنس پڑیں حضرت امیر نے فرمایا یا فاطمہ کیا لگو ذوالفقار کی نصیبت کی گاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا میں تمہارا بھائی سے پہلے اسکو جانتی ہوں جناب امیر حضرت سیدہ

کی بات سے متوجہ نہ ہو اور مرد عالم علی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جاکر جناب سیدہ کا قتل لقل کیا کرتے تھے۔
 سیدہ کو آکر فرمایا یا فاطمہ بیٹی! یہ مومنہ کا سہارا ہے کہ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ یہ بات تم کو کہنا کہ ان معاہدہ سے بچنا ہے
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! جناب آسمان پر تشریف لے گئے ہر دو گناہ میرے دل سے فرمایا محمد علی اللہ علیہ وسلم
 کو جن میں انعام پر لجاؤ جو کچھ اور انکی اہمیت کیلئے نبوت کی منزل سجایا گیا ہے۔ آپ کو جنیت میں لگا کر حیرل نے
 عرض کیا اہمیت نبوت میں تو آپ کچھ تناول فرماویں اس وقت آپ ایک سرخ سدی کے درخت کے نیچے نشہ لیتے تھے
 تھے اور انکی بیڑ کے نیچے ذوالفقار رہی ہوئی تھی اس پر بکھا ہوا تھا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی
 کے سوا کوئی بہادر نہیں اسکی زوجہ زہرا ہیں میں اس وقت کو میں اسکی فضیلت کو جانتی ہوں بہر اہل اس وقت
 کے سب میں آوا کلا کر کہا یا اور یا میری والدہ خدیجہ کیلئے رکھ لیا یہ جب میری والدہ نے وہ کلا کر کہا یا اور میں
 بچنا ہے اُنکے بلبل اقدس میں قرار پائی اسکی نشانی یہ کہ کہ تپ آپ میرے پاس بیٹھ میں تو فرماتے ہیں اگر گویا
 ہم اسی سدی کے درخت پر بیٹھیں اور مجھ سے فرماتے ہیں کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند
 چنایا ہے ورنہ انبیاء علیہ السلام ختمہ والہما نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکھوں کو حضرت چوم لیا۔

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والبنی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اجلس لی سعد علی منکبی فذہبت لانی حق بہ فرای منی ضعفا فزل وجلس لی بنی اہلہ صلی
 اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ قال فتلخص بی فیتخیل لی فی لوشنت اثلث
 اقی السمار حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او تخام فجلت ازاولہ عن یمینہ وعن
 شمالہ ومن یمین یدہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنک منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتقد
 بہ فقد فت بہ فتکسر کما تنکسر لقوا یرثہ نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسبق
 حتی توارینا بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس را خرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب
 امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ
 میں گیا مجھ سے حضرت نے فرمایا بیٹھ جا آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے جب میں اُٹھنے لگا حضرت
 نے میرے منہ سے کوویکھا اور میرے کندھے سے اتر کر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے کندھے پر سوار
 کیا اور کہہ رہے ہو گئے اس وقت میری نسبت خیال کیا جا سکتا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان
 کے کنارے تک پہنچ جاؤں۔ یہاں تک کہ میں بیت اللہ کی چھت چڑھ گیا۔ اس پر تپ یا پتیل
 کے ایک درخت پہلی میں اسکو وائیں بائیں آگے پیچھے سے لٹائے لگایا تھا کہ میں نے اُنپہ قابو پایا
 حضرت نے مجھو فرمایا اے چھینکے میں نے اسکو پینک یا رہ شیشے کی لچ چور چور کر دی۔ میں چھت پر
 اتر آیا اور حضرت کے ساتھ دوڑ کر گئے میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہم کو نہ دیکھ سکے۔

جناب امیر کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیاً کان یقول فی حبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول ان من مات قتل انقلب علی عقابکم واللہ لا ینقض عہدہ ما بعد اذ ہدانا اللہ ولئن مات او قتل لانتہن علی ما قاتل علیہ حتی اموت افی لاخۃ وولیہ وابن عہدہ ووارثہ ومن اتق بہ منی لاخۃ احمد الشافعی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حیاتیات پر گواہی دیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ فرمایا کہ میرا رسول مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی بیویوں پر رہ جاؤ گے واللہ جبکہ تم میرے ہر میت کی ہر گز اپنی بیویوں پر نہیں رہو گے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اس پر جہاد کروں گا۔ یہاں تک کہ میں مجھے اور میری اس کا بہائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکاروں حقہ راہ راہ ہے *

جناب امیر کے ایمان کی خندک جبریل کے دل پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوماً یلقون علی بن ابی طالب فیسعدون انہم یفجدون اللہ ویشی علیہ وصلی اللہ علیہ وسلم ویکرم علیہا وفصلہ وسابقہ ثم قال احد ثنی عمار بن مالک الفقہاری عن احمد بن حنبل انہ سئل عنہا قال یدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہی اذ اتاہ جبریل فاجاد فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاخکاً فلما سرع عنہ قلت بائی انت وای یارسول اللہ ما اضحکک فقال خیر فی جبریل انہ مر بجلی وہو یروی ذوداً لہ وہو یأثم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ايمانہ قد وصل الی قلبی انہ جبریل الخ واذ فی قتل ہر کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں بڑا کہہ رہے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھ کر خندکی صفت و ثنا کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوات کے بعد جناب امیر کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کر کے بیان کیا اور عراق بن الکعب الفقہاری ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کلام المومنین فراتی تھیں ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ان گمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے کہ حضرت ہر گز گشتی کرنے لگے بسبب گشتی کہ حضرت ہشت نے گویں عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ کے قدموں آپ کیوں ہشتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ جبریل نے مجھے بیان کیا کہ میرا ایک چراغ گاہ میں گزر رہا۔ وہاں علی اپنے اونٹ چرتے ہوئے سو گئے تھے ان کا سینہ کھلا ہوا تھا میں نے اپنے کپڑے لٹو دیا ان کے ایمان کی شہادت میرے دل کو محسوس ہوئی *

(ذود) بفتح الذال من الابل من الثلاثة الى العشرة۔

جناب امیر کایمان کا زمین و آسمان بجا رہی ہوا

عن ابی القاسم محمد بن محمد بن مخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمر بن الخطاب فقالا لہ اتی فی طلاق الاثنتی فقام الخلفاء فیہا اصلح فقالا لہ فی طلاق الاثنتی فقال لہ احدہما جئناک وانت ائید المؤمنین فسالناک عن طلاق الاثنتی فجمعت الی رجل فسالته فقال عمر ویانک انتدری من عند احدی عن ابی طالب اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وهو یقول لوزن المؤمن السبع والارضین السبع وضعت فی کتبہ وضع ایمان علی فی کتبہ لرجح ایمان علی (آخر رجحہ بن السبع والحقنا السلفی والفضائل الذی بلغ الخیر الذی) ابوالقاسم محمد بن مخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہیں کہ شخص جناب عمر بن الخطاب کے پاس کثیر کی طلاق کے مسئلہ کو پیش کیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اٹھ کر جس مجاہد میں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ تھے تشریف لائے اور ان سے پوچھے گئے آپ کثیر کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہیں ان میں سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا ابراہیم بن یزید بن ہشام آپ سے مسئلہ پوچھ کر آئے تھے آپ ان سے یہ پتہ کر آئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فاسوس ہو کر ہمیں جانتا یہ کون ہے یہ علی ابن ابیطالب کے گواہی دیتا ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے طبقے ترازو کے ایک پل میں رکھے جائیں اور علی کا پیمان ایک پل میں رکھا جائے تو علی کا ایمان ہی بہاری رہے گا۔

جناب امیر کا خدا کی ذات میں نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابیطالب شوشن فی ذات اللہ عز وجل (آخرہ ابوعبید) کعب بن عجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام سے ترازو ہے کہ پچیس علی خدا کی ذات میں نہایت سخت ہو۔

(۲) عن زید بن طلحہ بن یزید بن کثیر قال لہ انبیل علی من الیہم لبقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہک یعمل للرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فحمد ذلک الرجل کسی کل رجل من القوم حله من ائمة الذی کان مع علی فلما فی جیشہ خرج لیل قیامہ ہذا علیہم احمل فالذیلک ما عند اہل کسرت القوم انھما راہ اذا قدموا فی الناس قال ذیلک الزم قبل الذی حشری بہ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا تخرج احمل من الناس فمدھا فی الذی قال واظہر لہ جیش شکوا بما صنع بہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ

لا خشن فی ذات اللہ وفی جہیل اللہ (میزان ابن حنفی) زید بن طلحہ بن یزید بن کثیر سے روایت ہے کہ جب جناب امیر بن کوفہ کے ساتھ واپس ہو کر کہ میں حضرت کے حضور میں آ رہے تھے تو جناب امیر نے فرج میں ایک شخص کو ان سے فرمایا کہ آپ پچیس سے حضرت کو حمد میں تشریف لے گئے جناب امیر کو تشریف لے گئے

کے بعد اس شخص نے جناب امیر کے گوشہ خانہ میں سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑی نکالنے پر فوج کے قریب پہنچی۔ جناب امیر نے اسے گوشہ خانہ لائے۔ لوگوں کو گوشہ خانہ کی کپڑی پہنے ہوئے دیکھ کر اس نے پوچھا ان لوگوں نے یہ کپڑی کہاں پہنے ہیں۔ اس نے کہا میں فوج کو کپڑی اس کے ہاتھ میں دے کر دے میں لوگوں سے عزت کیساتھ ملتا ہوں۔ جناب امیر نے کہا اس سے حضرت کے حضور میں پہنچنے سے پہلے ان لوگوں سے کپڑی واپس کر کے اس شخص نے دیسی کیا اور ہر سب لوگ اس کپڑی پہن کر گوشہ خانہ میں واپس کر دیئے۔ فوج کے لوگوں نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا۔ اے لوگو علی کا شکوہ مٹا کر وہ خدا کی ذات میں اور خدا کی راہ میں بہت سخت ہے۔

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اتقوا الناس علیہم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشکوا علیا فانہ اذا لاخیش فی ذات اللہ عز وجل اخرجه احمد والحاکم والبیہقی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آدمی سینا پہلی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ کیا سنت علی کی شکایت کرو۔ واسطہ خدا کی ذات میں بہت سخت ہے۔ (تفسیر) الاخیش تصغیر اخش افضل التفضیل من خشن خشن تدور فی الاسلام غلان خشن فی دینہ وکان متشددا فی مالہ فی امور الدینیۃ والتقصیر عنہا لانتظام الخویشن اخش کی تصغیر ہے جو باب خشن خشن کی افضل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغہ میں علامہ زحرفی لکھتے ہیں ظان شخص اپنے دین میں خشنوت والا ہے یہ بات اس وقت کہی جاتی ہے جب کہ وہ دین میں انہایت تشدد والا ہو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ امور دین میں نہایت سخت اور مضبوط ہے اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

جناب امیر کا خدا کی ذات باریکات میں دیوانہ ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ محسوس فی ذات اللہ (اخرجه ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو پس تحقیقی وہ ذات الہی میں دیوانہ ہے۔

(۲) عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ محسوس فی ذات اللہ تعالیٰ (اخرجه الدیلمی ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تفسیر) محسوس مجنون و فی الاس محسوس الذی مس بہ من الجن جن محسوس کے معنی مجنون کے ہیں اساس البلاغہ میں علامہ زحرفی لکھتے ہیں کہ محسوس وہ شخص ہے جس کو کپڑی کا سایہ پہنا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں پہلے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہتے لگی میں جس فرمایا نہیں لیکن وہ شخص جو جو تاسینا ہی اور حضرت علی کو جو تاسینے کیلئے ویسا ہوتا تھا وہ حضرت کا جو تاسی تھا

جناب امیر کے دل کو خدا تعالیٰ کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت کرنا

(۱) عن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شایب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شایب حدیث السن قال ان اللہ سہل قلبک ویتب لسانک قال فما شککت فی فضیلین اتینین (اخرجہ احمد السنائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں ابھی نوجوان پھرتی تھا کہ تمہارا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عین کی طرف قاضی بنا کر روانہ فرمایا مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو ایسی قوم میں بھیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہونگی میں ابھی نوجوان کم عمریوں قضا کی بارگاہ میں نہیں جانتا حضرت نے فرمایا پروردگار تیرے دل کو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا جناب امیر کہتے ہیں جس جیسے دوا و میوہ کو قاضیہ فیصل کرنے میں بھی رشک پیدا نہیں ہوا

(۲) عن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شایب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شایب حدیث السن قال ان اللہ سہل قلبک ویتب لسانک قال فما شککت فی فضیلین اتینین (اخرجہ احمد السنائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برات دیکر بھیجے لگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زبان آور ہوں اور تمہاری خطیب حضرت نے فرمایا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا نہیں اس کے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جیسا ایسی بچاری ہے تو جانے کے لئے حاضر ہوں فرمایا اے خداوند ہمارا زبان کو درست رکھے گا اور دل کو ہدایت کرے گا پھر حضرت اپنا دست مبارک میری ہونہ پر رکھا

جناب امیر کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شایب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شایب حدیث السن قال ان اللہ سہل قلبک ویتب لسانک قال فما شککت فی فضیلین اتینین (اخرجہ احمد السنائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برات دیکر بھیجے لگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زبان آور ہوں اور تمہاری خطیب حضرت نے فرمایا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا نہیں اس کے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جیسا ایسی بچاری ہے تو جانے کے لئے حاضر ہوں فرمایا اے خداوند ہمارا زبان کو درست رکھے گا اور دل کو ہدایت کرے گا پھر حضرت اپنا دست مبارک میری ہونہ پر رکھا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما شایب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شایب حدیث السن قال ان اللہ سہل قلبک ویتب لسانک قال فما شککت فی فضیلین اتینین (اخرجہ احمد السنائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجھے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برات دیکر بھیجے لگی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زبان آور ہوں اور تمہاری خطیب حضرت نے فرمایا مجھے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا نہیں اس کے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جیسا ایسی بچاری ہے تو جانے کے لئے حاضر ہوں فرمایا اے خداوند ہمارا زبان کو درست رکھے گا اور دل کو ہدایت کرے گا پھر حضرت اپنا دست مبارک میری ہونہ پر رکھا

جناب امیر کا مثل قتل ہوانہ کے ہونا

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل قتل حلقۃ الناس مثل قتل عدوہم
فی الزمان (آخر حدیث) خیر فیہ منی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص ہوانہ کی طرح ایک شخص سے قتل کرے گا اس کی مثال
لوگوں کے درمیان اُچھا سے جیسے کہ قتل ہوانہ قرآن میں ہے :

جناب امیر کا لوگوں کے لئے بابِ حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی باب حطہ من د خلیہ کان
موتاً ومن یخرج کان کافراً (آخر حدیث) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی باب حطہ رہنے والا جو لوگوں کے کفارہ کا دروازہ ہو
جو شخص اس میں داخل ہو وہ سب سے بہتر شخص اس سے نکلیں گا وہ کافیت ہے :

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کو اعمال میں نفع ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیا ذرۃ علی بن ابی طالب
العمر بن عبدود یوم الخندق ضربہ علی الفضل بن علی امتی الی دیم القیۃ (آخر حدیث) یہی ہے
فردوس (الاجناد) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگوں
روزِ عمر بن عبدود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرینی نہ سہہ دیا یا تاہم ان اعمال سے کہ قیامت تک
امیر کی امت کے لوگ کرتے رہیں گے علی کی یہ ایک ضرب ہے افضل ہے :

(۲) عن شہر بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لیا ذرۃ علی بن ابی طالب
عبدود افضل اعمال امتی الی یوم القیۃ (آخر حدیث) اچھا کہہ : شہر بن حکیم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں
خندق کے روز جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عروہ بن عبدود سے مقابلہ کرنا تمام
ان اعمال سے قیامت تک میری امت کے لوگ کریں گے افضل ہے :

جنگ میں جناب امیر کے چوب است میں جبریل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لا یصلین المذیۃ لرجل
یحب اللہ ورسولہ وینجیہ اللہ ورسولہ کم ان یرضی اللہ علیہ جبریل بن من ینجیہ اللہ ورسولہ وینجیہ اللہ ورسولہ
قیام انسان متشوقین فلما اصبح قال ابن علی قالوا یا رسول اللہ ما جبریل ال یتوقی بہ فلما اتی بہ فقال انہی
صلی اللہ علیہ وسلم اذن معنی ذی قاتلہ فقتل فی غینہ و مسجوداً بیدہ علی من ینجیہ اللہ ورسولہ وینجیہ اللہ ورسولہ
لاخرہ لقی لہ زکاء مال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علم ایسے شخص کو دیں گے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے دوست رکھتے ہیں۔ وہ علم کر لیا لا ہے بھاگنے والا نہیں۔ خدا کو فتح دیا جیسا کہ نبیؐ کے رہنے اور یہاں میں اس کے بائیں ہوگا لوگ رانگو اشتیاق میں سو رہے۔ جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا علیؑ کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آنکھیں دکھ رہی ہیں فرمایا آپؐ میرے پاس لے آجیب و دعائے موسیٰ حضرت نے فرمایا میرے قریب آؤ وہ حضرت کے پاس گئے حضرت پرانا لباس پہن آگئی آنکھوں میں لگا دیا اور اپنی آنکھوں کو چھو اعلیٰ اوجھ کھڑکھڑایا کہ اگلی آنکھیں کھلتی ہی تھیں۔

(۶) عن عمر بن حبشی انہ قال حین قتل علی خطبۃ الحسن فقال اقد فاتکم رجل ما سبقہ الا یلون ولا یدرکہ الا خیرت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسرۃ وجبریل عن عیینہ و میکائیل عن شمالہ لایصرت حتی یفتیم علیہم راخرجہ احمد والنسائی والد ولابی وابن جریر فی تاریخہ عمر بن حبشی اقل ہے کہ جب بنیاب امیر علیؑ سلام شہادت پانگے جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ سنانے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا آج تمہارے ایسا آدمی مجھ کو گیا ہے کہ اس سے نہ پہلے لوگ سبقت لیگے ہیں اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکیں۔ علیؑ نے اس خطبہ کے بعد فرمایا کہ یہ سبقت تو جبریلؑ ان کے واسطے ہاتھ کی طرف اور میکائیلؑ ان کے بائیں ہاتھ کی طرف ہوتے اور وہ فتح کے بغیر نہیں لوٹتے تھے۔

(۷) عن عثمان بن عفان انہ قال قال علیؑ فی اثناء خطبۃ خطیبہا یوم بویح عثمان للمہاجرین والانصار انشدکم اللہ هل تعلمون انی کنت اذا قاتلت عن حین النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتلت الملئکۃ عن شمالہ قالوا اللہم نعم راخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور انصار سے بیان فرمایا آیت میں معلوم ہے کہ جب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا کہ وہ کھڑے ہو کر خطبہ کرتے تھے تو ان کے بائیں طرف ہوا کرتے تھے سب سے پہلے کہا خدا کو اللہ جو سچ ہے

جناب امیر کا کسی جنات بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلہم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن ویتہا برفع عیسیٰ بن مریم ویتہا قتلہ ویتہا بن نون فقی موسیٰ واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسرۃ وجبریل عن عیینہ و میکائیل عن شمالہ لایصرت حتی یفتیم علیہ (اخرجہ الد ولابی) جبکہ جناب امیر علیؑ سلام شہادت پانگے جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا اور اللہ نے ایسے آدمی کو بھیج دیا جس میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور میں جناب علیؑ علیہ السلام آسمان پر اٹھانے کے لیے ہیں اور میں جناب امیر علیؑ سلام شہادت پانگے جناب امام حسن علیہ السلام کا نوجوان یوشم بن قون مارا گیا ہے کوئی اسے سبقت نہیں دے گیا اور نہ میرے بائیں ہاتھ کی طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں لوٹتے تھے جبریلؑ اس کے دہائی طرف اور میکائیلؑ اس کے بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں لوٹتے تھے۔

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علم پر اثر

(۱) عن علی قال کنت ید علی یوم احد تسقط اللواء من بین ید یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانه صاحب لائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الطبرانی و الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علیؓ کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور علم ان کے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کے بائیں ہاتھ میں پکڑ لو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جنتی و تو ری حیثی و تلو امری فی حضراتی و تنی بد متی و انت صاحب لائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم پہلے جہنم طہر کو غسل دو گے اور پھر قرض کو ادا کرو گے اور پھر قیر میں رکھو گے اور جو امر کہ پاری جو ذمہ ہے اُسکو پورا کرو گے۔ اور تم دنیا و آخرت میں سچا علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال لعل اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہوا و ل عربی و عجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہوا لئی کان لواءہ معہ فی کل زحف و ہوا لئی صبرہ عروم فرغہ غیرہ و ہوا لئی غلبہ علیہ و ہوا لئی فی القبر (اخرجہ الترمذی و ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب علیؓ علیہ السلام میں چار صفات ایسی ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں وہ سب عرب اور عجم کے باشندوں سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ ایسے شخص ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہم ایک غزوہ میں اُنکی بائیں ٹھکانا اور وہ ایسا شخص ہیں کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اوتا رہا۔

(۲) عن ثعلبہ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحبہ ایتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواطن کلھا فاذا کان وقت القتال اخذھا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجوزی فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے جب لڑائی کا وقت ہوتا تھا تو جناب علیؓ علم کو اٹھا لیتے تھے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان علیؓ اخذ دایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر و المشاهد کلھا (اخرجہ احمد الناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد میں جناب امیرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے۔

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علم ارشاد

(۱) عن علی قال کنت ید علی یوم احد فسقط اللواء من ید ید فقیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانه صاحب لائی فی الدنیا والاخرۃ (اخری الخضر والحدادی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا تختہ ٹھی ہو گیا اور علم ان کے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ علم کے بائیں ہاتھ میں پکڑاؤ کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جنتی وتودی دینی وتکون سرینی فی حضرתי وتغنی بذمتی وانت صاحب لائی فی الدنیا والاخرۃ (اخری الخضر والحدادی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جہنم کا غسل کرو گے اور ہمارے قرض کو ادا کرو گے اور ہمارے قیریں رکھو گے اور ہمارے بارگاہِ ذمہ سے اُسکو پورا کرو گے۔ اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل خواتین میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن ابن عباس قال علی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہوا اول عربی وجمعی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل نہر حلف وھو الذی صبر مع یوم فرقة غیرہ وھو الذی غلبہ داخلہ فی القبر (اخری الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام میں چار صفیں ایسی ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں وہ سب عرب اور عجم کے باشندوں سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ ایسے شخص ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہم ایک غزوہ میں اُنکی بائیں ٹھکانا اور وہ ایسے شخص ہیں کہ جن روز حضرت نے پاس سے لوگ بہاگ گئے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسیر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے ہجرت کو غسلا یا اور قبر میں اوتارا۔

(۲) عن ثعلبہ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحبہ (یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الموائن کلھا فاذا کان وقت القتال اخذھا علی (اخری الخضر والحدادی) فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے جب لڑائی کا وقت ہوتا تھا تو جناب علی علیہ السلام کو اٹھا لیتے تھے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان علی (اخذ) دایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاہد کلھا (اخری احمد الناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد میں جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے۔

لو متعنتا بعاصم لا فلما قدمنا خيبر خرج مرحب بخطوب يسبحه وهو ملكهم وهو يقول قد علمت خيبر انى مرحب شاكى السلاح بطل تجوب من نزل عامر فقال له قد علمت خيبر انى عامر شاكى السبل مع بطل المعامرة فانه لقا اهل بيته فوق سيف مرحب في ذرعك ما فذهب ليثقل الله فوقه عليه على نفسه قطع آكلته فكان فيها نفسه واذا نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولون بطل عمل عامر قتل نفسه فاقامت رسول الله صلى الله عليه وسلم رانا ابكى فقلت يا رسول الله البطل عامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال قلت تاس من اصحابك فقال بل له اجر من اثنين ثم ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى علي قال فليته هرا من فقال لا عطين الراية اليوم رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الناس ورجله فثبت به اقوده وهو را مدحتي اتيت بالنبى صلى الله عليه وسلم فصلى في عيدين فقبضوا واعطاه الراية وخرج مرحب قال قد علمت خيبر انى مرحب شاكى السلاح بطل تجريب اذا لليوف اقبلت تلعب وراحت عن صولته الحجب دخلت حماى ابدالك تقرب اطمن احبا ناء حينما اضرب ان اعلم بالله تعالى اغلث والقران عندى بالماء مخضب فقال على ما انا الذى سمعتنى فى حيدرة بكليت غايات كرية المنقورة صرغام اجام وليش عقوبة رجل للذراعين مثدي يد القصص اكيلكم بالسيف كيل السندرة اضر بكم ضربا يبين الفقه وانترك القرن بقاع جزرة ضرب بالسيف رقاب الكفرة ضرب غلام ماجد اخررة من بنوك الحق يقوم صغيرة افتل منهم سبعة وستة فاكلهم اهل فسوق فجرحه فقال فضربه فغلق راس مرحب فقتله وكان الفتح على يدى على بن ابي طالب (اخرجه ابو حاتم) سلم بن الاكوع رضى الله عنه روايت اخرى انه خرج كره حاشنه لگے ميلا چچا عامر قوم میں رجز کہہ رہا تھا۔ اگر ہم کو خدا پارسیت نہ کرتا نہ ہم صدقہ دینے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں پس جب ہم دشمنوں سے ملیں تو تو ہمارے قدم ثابت رکھے اور تو میری تسلی نازل کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عامر ہے حضرت نے فرمایا اسے عامر اللہ تجھے بخشے حضرت بھی کسی کو بخشو سے دوما نہیں دیتے تھے کہ وہ شہید نہ ہو جاتا تھا بعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عالم کے ساتھ ہیں بھی ہمارے شرک کر کے تو کیا اچھا ہوتا ہے ہم خیر ہیں پورے مرحب فکر اپنی تلوار اچھالنے لگا وہ ان کا باؤ شاہ تھا اور یہ رجز کہہ رہا تھا خیر جانتا ہے میں مرحب ہوں تیرے ہتھیاروں والا بہادر مجھ پر ہوں۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ پر گئے اور یہ رجز کہنے لگے خیر جانتا ہے میں عامر ہوں تیرے ہتھیاروں والا بہادر تاکت کی جگہ کھسنے والا ہوں۔ دونوں نے مار کئے مرحب کی بوٹ علم کے ٹھوڑے کو لگی وہ انکو گرائے لگا تلوار اپنی تلوار ان کو لگ گئی اس سے انکی شاہ رنگ کٹ گئی ابھی انہیں سامن باقی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواب کہنے لگو عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا ہے میں رونا برا حضرت کے پاس گیا وہ عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ میں نے کہا حضور کے اصحاب کہتی ہیں اپنے ارشاد کیا بلکہ اس نے اپنے دو دفعہ کی شہادت کا اجر

پھر حضرت نے مجھ علی علیہ السلام کے پاس بھیجا میں انکا ہاتھ پکڑے ہوئے آنحضرت کے پاس لایا انکی چھری
 ڈکھادی تھیں۔ آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دین گے جو خدا اور اللہ کے رسول سے
 محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کے رسول اس سے پیار کرتے ہیں۔ میں انکو لیکر بلاؤ اسوقت ہم کہتے
 تھے یہاں تک میں انکو اپنے ہمراہ حضرت کے پاس لیکر آیا۔ حضرت نے اپنا لحاب دہن انکی آنکھوں میں لگا
 وہ ابھی ہو گئے حضرت نے انکو علم یا عرب نکلا کر رجز کہنے انکا نیمہ عانت ہے میں مرچیل تینتھیاں
 والا بہادر و تجربہ کار ہوں جب شیریں کو میں ڈرتے ہیں آگ کے شعلے مار رہے ہیں اور سٹ جاتے ہیں
 حملہ سے مرچ کے کہ حاجت بادشاہ کا۔ ظاہر ہوا کہ خوف کی وجہ سے کوئی نزدیک نہیں چھٹکتا کبھی میر
 نیزہ مار تا ہوں اور کبھی تلوار لگا تا ہوں اگر زمانہ مغلوب بھی ہو جائے تو میں بھی غالب تر ہوں اور ہر سیرے
 نزدیک خون رنگا ہوا ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا میں وہ ہوں کہ میری مال نے میرا دم چھوڑ رکھا
 جیسے بیشہ کا شیر ڈراؤنی عورت والا دشمنی اس کی بیشہ کا شیر اور زندہ شیر قوی بازو اور سخت گرز و والا
 نیزہ لوار کے بڑے بیانیے سے تمہیں ناپتا ہوں تم کو ایسی ضرب لگاؤ گا جس سے تمہاری ریشٹ کے تہہ ایک
 ایک الگ ہو جائینگے میں سخت بین نیت کے کو کاڑتا ہوں۔ تلوار سے کافروں کی گرز و مارتا ہوں۔
 نوجوان قوم کے بزرگ زور مند کی شریعت ہے اس شخص کیلئے جو حق کو چھوڑ کر فتنہ کو قائم کرنا یہ میرا
 سے سات یا دس آدمی قتل کر دینگا کہ وہ سب فاسق و فاجر ہیں۔ پھر جناب امیر نے مرتب ایک ایسا وار
 کیا کہ مرچ کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب امیر کے ہاتھ پر رہی ہے۔

(۲۸) **عن** عبد اللہ بن بکر بن عبد الوہاب عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللؤلؤ فخل کان
 من الخد اخذه فخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکافقین لوائی الی اجل ثم وجہ حتی ینفخ اللہ
 علیہ فصلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوات اللہ علیہ عا باللؤلؤ فخل عا علیا و عا علیا و عا علیا
 عینیہ فسحہا ثم دعی الی اللؤلؤ فنفخ (اسد الغابہ) عبد اللہ ابن ربیعہ الاسلمی اپنے والد سے قتل ہوا کہ جب
 روز حضرت ابوبکر علم لیکر گئے پھر وہ سب روز علم لیکر گئے۔ پھر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد کیا میں اپنا علم ایک ایسے شخص کو دینگا جو بغیر فخر کے نہیں لوٹے گا۔ پھر حضرت نے اشراق
 کی ناز میں اور علم لگایا اور علی کو بلوایا انکی آنکھیں کھڑی تھیں حضرت نے انہیں پھر پھر چہرہ
 علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیر انہوں نے فتح کیا ہے۔

(۲۹) **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللؤلؤ فخل کان
 انک الخیر فی البرد فی المباد و الخیر فی الحمی فی الحشر و الثوب الغلیظ قال اولم تکن معنا نجیب
 قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابابکر و عقدا لہ المایۃ فوجع فبعث عمر و عقدا لہ المایۃ فخرج
 بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عطیان الراۃ رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ
 کہ لیس فیہ رارسل لی وانا ارمد فقلت انی ارمد ففعل فی عینی فقال اللهم افکذا فی الحمر و البارد
 فاوحدت حرا بعد ذلك و لا برد راخرجه احمد والنسائی عبد الرحمن بن ابی بکر الخوالہ

ہیں کہ وہ سفر میں جہاد میں علیؑ کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ اہل بیتؑ نے ان کی بات کو بے جا مانا
ہے کہ آپؑ جاڑی میں بارہ ایک رطل اور گری میں پچھنی کا انورہ ڈال کر ایتھ میں بسلیاں بڑھاتے تھے کہ تم خیر
ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب سلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا پرستی والی عتہ کو بڑھا اور علم ان کی ساتھ
دیا اور وہ رشتہ آٹھ کیر عریضی اللہ نہاد بھیجا اور علم ان کے ہوا پر کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ۔ ایسے آگے
پہرہ دہشت نے فرمایا اللہ علیہ وسلم علیؑ کو دیکھتے ہو اللہ اور اللہ سے رسولؐ سے محبت کرنا اور اللہ کو
انہی کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں آپؑ نے آگے آگے بھیج کر لایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں میں نے
عرض کیا مجھے آشوب ہے چشم بے آئینہ میری آنکھوں میں آئینا عجب و میں لنگایا اور فرمایا اسے پروردگار کی
اور سوری کی ایک سے اسے بچاؤ پس بھیج اس کے بندہ گری میں مستایا نہ سوری نے ۴

(۶) الباردة قال حاضرنا خیر و اذن اللواء ابو یکر و فم فیہم لہا اخذنا عمر من اللہ فیہم
فلہ فیہم لہ و اصحاب الناس یومئذ شد و یجمل اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی حذیق لوائی
عنه الی رسول یحب اللہ و رسولہ و یحب اللہ رسولہ لا یرجع حتی یفتقر اللہ و ثبتا علیہ لافسا
ان الفتح عن اہل البیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ صلوة اللہ اذ تقام قائما ردا یا اللواء
و الناس علی مصا تم فاما من الناس لہ منزلة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا و هو
یسو جوا ان یكون صاحب اللواء ذنا علی ابن ابی طالب و عمار بن قنفذ فی عیدہ مع عنہ دفع
الیہ اللواء فتح اللہ علیہ قال اتا فیہم تطاول لہا اخریہ احدی رافعاتی و الی زار و ابن سیر و الطیور
ابو بکر و رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیر کا صحابہ کو کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی
و دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی انہی لوگوں کو سخت تکلیف پہنچی آئی پس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کی اپنا علم ایسے شخص کو دے دیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت
رکھتا ہو اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ ان لوگوں کے ہوا پر کیا اور ان کے
جو کہ سو گئے کہ کل فتح ہوگی۔ یہی سچ ہوئی اور حضرت اشراق کی غار میں جکر سرور گئے سب نے اسے علم
طلب کیا لو کہ صف باندھ کر گئے تھے ہم میں سے کوئی اونہی تنہا رہ گیا کہ بھی حضرتؐ کے پاس نہ
تھی کہ وہ صاحب علم پہنچی انہوں نے گھنٹا بھر میں حضرتؐ نے علی بن ابی طالب کو لایا ان کی آنکھوں میں
آشوب تھا حضرتؐ نے آٹھ پھیرا اور علم ان کے سر پر فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے انکو فتح دی الباردة کہتے ہیں
کہ میں بھی انہیں لوگوں میں سے تھا جنہوں نے علم کی طرف ہاتھ پڑایا تھا۔

(۷) دریدۃ الاسلی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحضرة اہل
خیبر فاعطی عمر لواء فیہم معہ من الناس فلقوا اہل خیبر فاکشف عنہ و اصحابہ فسر جوا
لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلین اللواء رجلا یحب اللہ و
رسولہ فلا کان العذی تباردا (ابو یکر) فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلایا و ہوا رعد
الفضل فی عینہ و اعطاہ اللواء و کھض معہ من الناس من فھض فلقوا اہل خیبر فاکشف عنہ و اصحابہ فسر جوا

وہو قبول سے قد علت خیمہانی مرحب الخ مختلف ہو علی ضربتین فضرہ علی علی ہامہ حتی
عص منها البیض وانتهی الی داسہ سمع اهل العسک صوت ضریة فأتی تمام۔ اخر الناس مع
علی حتی فتح اللہ علیہ۔ (اخرجہ احمد والنسائی) میری روایت اسلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب خیمہ کار و زاریا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیمہ کے سامنے جائے گا تو حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا ان کے ساتھ
جن لوگوں نے اٹھنا تھا وہ اٹھیں پس اہل خیمہ سے آئے حضرت عمر کے دوست پر آگاہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت نے فرمایا۔ البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت
رکھتا ہو۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں جب وہ سرور و مہمان حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنه فرمے حضرت نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکھوں میں آشوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
آنکھوں میں اپنا لعاب بن لگا کر علم ان کو دیدیا۔ اور جس نے انکو ساتھ اٹھنا تھا اٹھ کر چلا ہوا۔ پس اہل خیمہ
آئے مرحب رجز کا تھا کہ خیمہ جانتا ہے میں مرتب ہوں اسلئے اور جناب علی کے درمیان اور چار جناب علی
نے اس کے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسلئے سر میں بیچ لگائی تمام اہل لشکر نے جناب علی کی ضرب کی آواز کو سنا
اسی آپ کی ضرب پر پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ لوگوں نے حکم کیا اور اللہ تعالیٰ نے جناب ابوبکر کو فتح دی یہ

(۹) عن ابن حبان قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایعین الراية رجل یحب اللہ ورسولہ
ویحب اللہ ورسولہ دن عاتلیا وھو امد فتح اللہ علی یدہ (اخرجہ النسائی) ابن حبان بن حصین رضی اللہ عنہ
روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو محبت کرے
اور اللہ اور اللہ کا رسول اس کو پیار کرے جس میں پیر آپ علی کو بلوایا وہ آشوب چشم تو تھے اللہ نے ان کو فتح دی یہ

(۱۰) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الراية وھزھا ثم قال من یأخذھا
بجملہ الخاء فلان نقال امض علی رسالتك والذی یرکھ وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لایعین
ھذا الراية رجل یفتح اللہ علی یدہ دن عاتلیا فاعطاہ فتح اللہ علیہ خیمہ وفدك (اخرجہ ابن ماجہ والقیس)
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر بلایا پھر ارشاد
کیا کہ کون جو جو اس علم کو چمکے اس کو حق پکڑنے کا پس فلاں شخص آیا اور کچھ لگا میں آنحضرت نے فرمایا۔ پھر راستے پر
چلا گیا پھر ارشاد کیا قسم یہ اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا جو میں یہ علم ایک شخص کو دیتا
کہ اللہ تعالیٰ اسے فتح و یگانہ پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالیٰ نے خیمہ اور وفدک پر ان کو فتح دی یہ

(۱۱) عن سلمة قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر الصدیق بالراية الی بعض حصون خیمہ
فقال ولم یکن فیہ لہ وفد جمہد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقال لہ جمع ولہ یدکن لہ وفد جمہد فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایعین الراية ثم اخذ رسول اللہ ورسولہ وبعیہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ
یدیکم کما ریسن لہم وفد عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو امد ففعل فیہ علیہ قال خذ ھذا الراية
فامض بہا حتی یفتح اللہ علیک قال فمزہ واللہ بہا یھزلہ وانا خلقک اتبع اثرہ حتی رکن رایتہ فی
رفدیم بن حجابۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھزہ من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی ابن

وہی گاہہ اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہو اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہیں پس ہنسی تھوڑا کر دیا اور حضرت نے نہایت علی کو میری بیس بلا لاؤ وہ آنکھوں کے آسٹ کے آسٹ کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب بن اکی آنکھوں کو لگایا اور ان کو علم دیا کہ میں نے انہیں فتح دی اور جب یہاں تک آیت نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور زین علیہم السلام کو بلا دیا اور فرمایا ہے میری پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں

(۱۷) عن ابن عباس عن ابي عبد الله ع قال قال لقيت ابا علي بن ابي طالب ثلاثا لان اكون ابيتهما احب الي من ابي انا اعطيتي حملا النعم بوزي رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد الراية يوم خيبر الثالثة ذرجه انبتني اخيه احمد بن سهل بن صالح بن واخره ناطل مني من جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ابی ہونے کی باتیں کرتے ہیں کہ اگر وہ مجھ کو دیکھتا ہے تو میری تڑپ کرنا دیکھ کر سرخ ہونے لگتا اور اس کو کہتے ہیں کہ ہنسی تھوڑا کر دیا اور حضرت نے اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا دیا

(۱۸) عن ابی عبد الله ان عمر بن الخطاب قال لقيت ابا علي ثلاث خصال لان يكون لي واحدة منه من احب الي من حملا النعم فاعطيتي حملا النعم فاطمة وسكنا في المسجد بحل ما لا يحل لي والباينة فاطمة واخيه احمد بن سهل بن صالح بن واخره ناطل مني من جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ابی ہونے کی باتیں کرتے ہیں اگر ان سے کہتے ہیں کہ ایک تاج بھی لپی ہو تو میرے لئے سرخ ہونے لگتا اور اس کو کہتے ہیں کہ ہنسی تھوڑا کر دیا اور حضرت نے اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا دیا اور انکو مسجد میں رکھ کر انکو لے لے وہ امویاں سے جو تھوڑے ہیں زین علیہ السلام کی حالت میں مسجد کے اندر چلنا اور خیر کے روز کا علم دیا جانا

(۱۹) عن ابن عمر قال لقيت ابا عبد الله ع قال لقيت ابا علي ثلاث خصال لان يكون لي واحدة منها من احب الي من حملا النعم فاطمة وسكنا في المسجد بحل ما لا يحل لي والباينة فاطمة واخيه احمد بن سهل بن صالح بن واخره ناطل مني من جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ابی ہونے کی باتیں کرتے ہیں اگر ان سے کہتے ہیں کہ ایک تاج بھی لپی ہو تو میرے لئے سرخ ہونے لگتا اور اس کو کہتے ہیں کہ ہنسی تھوڑا کر دیا اور حضرت نے اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا دیا اور انکو مسجد میں رکھ کر انکو لے لے وہ امویاں سے جو تھوڑے ہیں زین علیہ السلام کی حالت میں مسجد کے اندر چلنا اور خیر کے روز کا علم دیا جانا

(۲۰) عن الحسن بن ثابت رضي الله عنه قال كان علي امد العين بختي - واول فطامه بجد مد اويا شفاء من سوان الله بشفاء - ووردك مرقيا ووردك واقبا وقال ساعطي الراية اليوم فارسا - فانك محب للرسول موليا يجب الا والاليجية فيفتحها تيك الحصون التواليا - فخص بمادون البرية كلها عليا وسواها الوصي المو انا عيني شج البناكم حسان بن ثابت رضي الله عنه اپنے اشعار میں فرماتے ہیں علی کو آشوب چشم تھا اور وہ طریش کرتے تھے پس جب کہ کوئی دوا کرنا نہ پاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی اور مبارک تھا انکو کیا گیا سوا اور مبارک تھا انکو کہ انکو لا اور فرمایا میں ابھی آج کے دن علم اس کشتہ کو دے دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورسبت ہکتا ہو اور وہ افقت کرنا والا ہے وہ اللہ کو ورسبت ہکتا ہو ورسبت ہکتا ہو میں وہ فتح کر گیا یہاں سب فاعول کو جو لگتا تار میں اس

مخصوص کیا بہت زسا التماس علی اللہ علیہ وسلم خاتم خلقت نے سوا علی کو اور ان کا نام بھی اور انھی رکھا ہے۔

آنحضرت علیہ السلام کا جناب بستر کو سو رہا تھا کہ یہ میں بھیجا

(۱) عن سعد قال بعث رسول الله صلى الله عليه وآله ابوبكر يدا له عتقته اذا كان ببعض الطريق ارسل عليا فاحد صاعقه ثم سار بها فوجد ابوبكر في نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وآله لا يودي عتقي الا اقام رجل مني الا خرج العتقاني سعد بن ابى وقاص رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برکت کیا تھ کہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور ہیں گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچے روانہ کیا وہ ان سے سورہ رات لیکر کہہ کر کوچی گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہہ دیں طال گزرا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد کیا محمد سے کوئی دوسرا دوائیں کر سکتا میں یا وہ آدمی تم قہر سے

(۲۷) عن انس قال حدثني ابي عبد الله عليه السلام براءة من ابى بكر ثوبه عاه فقال ينبغي ان يبلغ هذا الا
رجل من اهل فداعليها واعطاه اياها راخوجه النساءى) الترمذى الشرح سے روایت ہے کہ اس مرد عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سہرہ برت دیکر کہ کچھ بیچا چھڑا لیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا
بہ سہرہ کوئی نہیں بیوی چاہ سکتا۔

(۳) عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحث برأۃ الی اهل مکة مع ابنی بکر ثم یتبعہ علی بنقل
لہ خذ هذا الكتاب مضی بہ الی اهل مکة فلحقہ واخذت الكتاب منه قال فانصرف ابو بکر وهو ککیب
قال رسول اللہ انزل شیء قال لا انا انزلت ان ابلتہ انا اور رجل من اهل بیتہ (از علی رضی اللہ عنہ)
حساب امیر علیہ السلام وایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برأت و دیگر کتب
کی طرف روانہ کیا پھر علی کو ان کے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں ہر گز روٹ نہ آئے
اور عرض کرتے تھے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اس
سورۃ کو خود پہنچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہنچائے۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنا بكره سفيان التيمي وبعث عليا خلفه فاحذرهما منه فلا يذيهما الا رجل من اهل بيتي هومي وانتم لا اخرجوا احدا والتمسائي ابن عباس رضي الله عنه
 کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ براءت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے
 کو روانہ کیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورہ کہنے لیا حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہیں ایسا کہتا کہ وہ کوئی
 نمبر گھر کا مرد اور وہ میرا بھائی ہیں اُسکا ہوں ۛ

(هـ) **ع** ابي سعيد الخدري وابي هريرة رضي الله عنهما قالوا بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابي بكر رضي الله عنه مع براءة فلما بلغ خيبر كان مع بعام ناقته على نحره فانما قال فقال ما شئت في قال خير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني ببرائة فلما رجعتنا اطلق ابو بكر رضي الله عنه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله مالي قال خير انت صاحب في الغار اذ لم يبلغ غيري اورد رجل مني بخبر عليا اذ خرج احمد والنسائي

او علی (راخرجہ احمدی) را از مہدی را لہذا فی الدجی بنی ان کا حکم و این قرآن و النبی و الباہوی و الطیرانی
و این صاحب بیت بنی قریبہ لہذا لہذا فی الدجی بنی ان کا حکم و این قرآن و النبی و الباہوی و الطیرانی
نے فرمایا کہ علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

(۲) عن ابن عباس قال سئل عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راخرجہ الدیلمی) عن ابن عباس عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے واپس لیا کرنا

عن ابن عباس قال سئل عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاضا و امیرہ ابی یوسفی و زلماتہ و وہا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عنا لہذا فی الدجی بنی ان کا حکم و این قرآن و النبی و الباہوی و الطیرانی
و علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

جناب امیر کا حضرت کے قرضوں کو ادا کرنا

(۱) عن ابن عباس قال سئل عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

(۲) عن ابن عباس قال سئل عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

جناب امیر کا حضرت کے وعدوں کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عباس قال سئل عن علی بن ابی طالب علیہ السلام فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ما رواہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و علی میرے بہنوئی کا چچا ہے مگر کوئی نہیں ادا کر سکتا مگر خود میں یا علی علیہ السلام رحمہ

(۲) **عن** حبشی بن جنادۃ قال کنت جالساً عند ابابکر فقال من کانت له علی عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقوم وقام رجل فقال یا غلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعد فی ثلاث حثیات من قہر فقال رسولنا الی علی فقال یا ابابکر ان ہذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ بثلاث حثیات من قاحثہا لہ فاحثہا لہ لہ اخرجہ من السمان حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ بیٹے کی مجلس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کہا ہو اس کو چاہئے کہ کھڑا ہو کہ بیان کرے کہ شخص نے عرض کیا یا غلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تین لب بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا ابوبکر کہنے لگے کہ جناب علیؓ کیا فرمایا وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا یا ابابکر شخص خیال کرتا ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لب بھر کر کھجور کے قطر کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیکھیں جناب امیر علیہ السلام نے اس کو تین لب بھر کر دیں چ

جناب امیر کا بجانب حضرت کی تین لب بھر کر مخصوص ہونا

(۱) **عن** ابی الحسنۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلتۃ اسوی بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتاباً فہمتہ محمد رسول اللہ ایدیتہ بعلی ونصوتہ یہ اخرجہ الملاح فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا ابوحملہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب محمدؐ و انبیاء علیہ السلام نے فرمایا لب معراج میں جب آسمانوں پر ہوا لکڑی مبعارش مجید کی دینی ساق پر لکھا ہوا پایا جس کے معنی ہیں کھجور میں آئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں انکی تابعدار نصرت کیلئے علیؓ پیدا کئے گئے ہیں چ

(۲) **عن** ابن عباس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابطا ثقی فیہ موزۃ خضراء فالتقاہل فی حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحدھا فقیلھا ثم کسرھا فاذا فی جوہاد و دۃ خضراء مکتوب فیہا بالاسف لا الہ الا اللہ ثم قال رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعیانی وحماد نزہۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگهان ایک طاہر آیا اور اسکی مونہ میں ایک سبز پلام تھا اس طاہر نے وہ باواہم حضرت کی گود میں ڈال دیا حضرت نے اسکو لیکر چومایا پھر اسکو تھوڑا اسکے چہرے میں سے ایک سبز رنگ کا کپڑا نکالا جس پر خط لکھا ہوا تھا نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا تعالیٰ اور خدا کے رسول ہیں اور میں نے انکی مدد کی کیساتھ مخصوص کی ہے چ

(۳) **عن** ابی ہریرۃ فی قولہ تعالیٰ هو الذی ایدک بنصرۃ ویا مؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحن لا شریک لہ حجر عبدی ورسول ید بعلی بن ابیطالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ وسمعیانی و البیہقی فی الدن الثنویام) ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں قول اللہ تعالیٰ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنین کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میں معبود ہوں اللہ کے و انکا ولیک وہ واحد ہو کوئی اسکا شریک نہیں ہے اور میں رسول ہے جسکی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے چ

منصور بن مہدی بن قریش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے راجہ میں بیان کیا کہ سرسینہ روز چند
شکر ہو گا پاس آئے ان میں سید بن عمر بھی تھا وہ لوگ آخر تک علیہ السلام سے ملنے گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بیٹوں اور غلاموں اور صحابیوں میں چند اشخاص آپ کی خدمت میں پہنچے تھے آپ انہیں سب کو پاس لوٹا اور بن عمر
نے فرمایا اور قریش کے لوگ ہم بار بار دعوت خدا تعالیٰ پر ایک ایک شخص کو بھیجے گا جو دین پر تدارت سے تمہاری گرد
کا یہ کا تحقیق خدا تعالیٰ نے ایمان پر اس کے دل کا امتحان کر لیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے حضرت
نے فرمایا وہ جو تاسینے والا ہے اور حضرت علی کو جو تاسینے کیلئے دیا ہے اچھا یہ جناب امیر علیہ السلام ہماری طرف
متوجہ ہو کر کہتے گئے کیا میں نے حضرت کو فرما دیا ہے نہیں ہاں کہ جو شخص مجھ پر دانستہ بھڑکے وہ اپنا لکاتہ
دفع میں ڈوبوٹھے نام احمد سے روایت ہے کہ وہ دفع میں دھکیلا گیا یہ لکھا۔

(۸) عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ناسا من عبید ناقہ
الو کہ یس فیہم رغبۃ فی الدین انما یریا من دنیا عتافا وہم الذین انقل الاہل بکرمات نقول انقل صلی
انہم لیسوا بالکرماء و صلفاء انہم قالوا لعلہ ما نقول قال صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بالکرماء و صلفاء انہم
صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا لعلہ ما نقول قال صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بالکرماء و صلفاء انہم
فلیقرب منکم علی الدین قال ابو بکر ناہو یا رسول اللہ قال لا قال اللہ قال لا قال ولكن
هو الذی یخصف النعل و علی یخصف النعل یخصفہما و اخرجه النسائی و ابوداؤد جناب امیر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ اس خدمت میں آئے ہیں جو کہ امروین ہیں کچھ بھی رغبت نہیں وہ سب کچھ تیوان کر چکے
ہیں کہ یہیں اس ویدیں حضرت نے ابو جرحی الشعمہ سے فرمایا تم اسکی بابت کیا کہتے ہو وہ کہتے گئے لوگ کہتے ہیں
چند لوگ کے حساب سے اور ہم عہد میں پھر حضرت نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہتے گئے آپ
یہ لوگ حضور کے حساب سے اور ہم عہد میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اور وقت غصہ کی وجہ سے شیعہ ہو گیا یہ آپ نے فرمایا
قریش کے لوگ تم بار بار دعوت خدا تعالیٰ پر ایک ایک شخص کو بھیجے گا جو دین پر تدارت سے تمہاری گرد
دین کیلئے قتل کر گیا ہو جرحی الشعمہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے
لگے کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں لیکن وہ جو تاسینے والا ہے اور علی کو جو تاسینے کیلئے دیا ہوا تھا۔

(۹) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن لم یکن بنو لیفۃ او (شروکیۃ) اولیبعثوا
علیکم ما لا یغنی فیقتل المقاتلہ و یسبب الذاریۃ فیہ الا عنی الا بدو کت عمر بن الخطاب عن جرحی من خلقی قال
من انہی قال صلف النعل و علی یخصف النعل و اخرجه احمد و النسائی ناہو جرحی الشعمہ سے روایت
ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے کہ جو دین پر تدارت سے تمہاری گرد
کہہ دی ہے حالہ یہ ہے کہ وہ دین پر تدارت سے تمہاری گرد کہہ دی ہے حالہ یہ ہے کہ وہ دین پر تدارت سے تمہاری گرد
کی سرحدی ہے یہ سب کا نام نہایت پاس مجھ محسوس ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد
رہنے میں فرمایا تاسینے والے سے اور علی علیہ السلام جو تاسی ہے تم سے۔

الاسکان و اعلم انہ الى هذا من الله تعالى قال قلت من النساء طهرن من الرجال ووجها اخرجه الترمذی
 جمیع من البیہی کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کیساتھ اہل بیتین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا بیٹھنے پر وچھا
 کہ کوئی شخص کو نہ آیا وچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے تہا تہا کہ میں تو نہیں فاطمہ اور مرد نہیں انکا شوہر ہے
 (۲) عن عروۃ قال قلت لعائشہ رضی اللہ عنہا ہاں کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قالت علی فقلت ای شیء کان سبب خروجک علیہ قالت لہ فرجیم اولک اہلک قلت ذلک من تہا لہ قال لنت
 وکان ذلک من قدیم اللہ (ابو النعمان) کہنے لگا احوال عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اہل بیتین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا
 پرچھ کہ سب لوگوں سے کون حضرت کو پیارا تھا تو فرمایا علی ہیں کہا چہ کہہ رہا ہے چہ کہہ رہا ہے کایا سبقتھا ورنہ لکھیں تیرے
 پاس کیا تیری ماں سے کہیں مثلاً وہی کی بھی بیٹے کہا یہ تو لکھی تقدیر تھی ورنہ لکھیں پس وہ بھی خدا کی تقدیر تھی ہا
 (۳) عن علی قال دخلت مع ابی علی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا عن سرھا یوم اہل فقلت کان
 قدرا من اللہ وصالھا عن علی قالت سمعت عن احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخو جعب
 الطبری فی الارباۃ المفقود) جمع رضی اللہ عنہ نقل ہے کہ میں اپنی والدہ کیساتھ اہل بیتین عایشہ صدیقہ رضی اللہ
 عنہا کی خدمت میں گیا وچھا کہ علی کی رہی ہو بھی ورنہ لکھیں یہ خدا کی تقدیر تھی یہ بھی جہنم کی نسبت وچھا فرما
 لکھیں تو نے ایسے شخص کی نسبت یہ چہا ہے یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ پایا تھا
 (۴) عن النعمان بن بشیر قال شافنا ابوبکر رضی اللہ عنہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت
 عائشہ رضی اللہ عنہا عاتقا وہی تقول واللہ لقد علمت ان علیا احب الیہا من ابی فاہری ابوبکر رضی اللہ
 عنہ لیلطما وقال یا بنت فلانة اراہم تو فبین جہنم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامساک رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخرج ابوبکر رضی اللہ عنہ مخفیاً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف راہبتی
 انقلک من الرجل ثم اتفاد ابوبکر رضی اللہ عنہ اچھڑا لنت ورنہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رعایت فقال ادخلانی فی الکما دخلنا فی الحرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انرا اخرجه النعمانی فی الخصا لیس
 نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہم وہی ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے
 اور حاضر ہو کر بھی اجازت چاہی ام المؤمنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاہتے ہوئے کہنا کہ حضرت مکی کہتے ہیں تمہاری
 قسم میں جانتی ہوں میرے پاس کیا ایک لڑکی زیادہ عزیز ہیں تمہارے کہ میں نے فرمایا کہ لکھیں اور کہنے لگے اور غلامی
 پہلی آنحضرت پر چلتا ہے پھر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو پوچھا کیا ابوبکر نے اسے لکھا کہ میں نے ام المؤمنین عایشہ سے
 فرمایا کہ میں نے اس کو بھیجے کیا یہ یا پھر اسے لکھا کہ زیادہ عزیز رضی اللہ عنہ سے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت کی اہم میر
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہو کر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اب آپ مجھ کو صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل کریں چہ بلکہ سے کہیں آپ کے جھگڑو
 میں وچھل پڑا تھا حضرت نے فرمایا مجھے آپ کو صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کر لیا ہے ہا

(۵) عن ابی ہریرۃ قال کان احب النعمان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ وبن الرجال علی (اخو جعب
 الترمذی) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب لوگوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 پیار سی تھیں اور سب مردوں سے بہت سی پیار سی تھیں

(۳) عن معاویہ بن عوف قال جاء رجل الى ابی ذر ہوقی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا ذر لا تخبر فی باب الناس الیک فانی اعرط ان احب الناس الیک اجہم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ی وریہ الکعبۃ اجہم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو ذاک الشیخ وانشار الی علی راحیہ علی الطبری قال الی یاضی (معاویہ بن عوف بن ابی ذر) میں کہ ایک شخص نے حضرت کی مسجد میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اسے ابا ذر کیا آپ بھی نہیں بتا سکتے کہ سب لوگوں سے آپ کو زیادہ پیارا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب تم کو زیادہ عزیز ہو گا یہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہو گا ابو ذر کہنے لگے حضرت کو سب سے زیادہ عزیز برب کعبہ پیش ہے اور اشارہ جناب امیر کی طرف کیا ہے۔

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وقبل ما من عینہ فیہ فقال للعباس اتب هذا یا رسول اللہ فقال یا عم واللہ اللہ اللہ سبحانہ ان اللہ جعل خیرۃ کل شیء فی علیہ وجعل خیرتی فی صلیہ راحیہ ابو الخیر الحاکمی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے حضرت ان کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے گئے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو یہ پیار میں حضرت نے فرمایا ہے چچا اللہ تعالیٰ کیلئے مجھے یہ نہایت پیار ہے پروردگار نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلیت پیدا کی ہے اور میری اولاد اسی صلیت پیدا کی ہے۔

(۵) عن ام عطیہ قالت بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واما علیا علیہم فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو راق ین ین یقول اللہم لا تموتنی حتی تریانی علیا راحیہ الترمذی (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تھا میں نے یہی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا اٹھا کر دعا کرتے تھے اکی جب تک کہ ترجمے میں لکھتے ہو کہ تم میری موت مارو۔

(۶) عن المؤمنین عاتنہ رضی اللہ عنہما قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعہ حبیبی فدعوت لہ ابا ذر غفر لہ فیہ ثوبہ وضع رأسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علیا فواللہ ما یرید غیرہ فلما رآہ اخرج الثوب المذکور علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یختصمہ حتی قبض ویل علیہ (راویہ الدارمی طبع) جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب آگیا حضرت نے فرمایا اسے دو دست کو لٹاؤ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا دیا اچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کو بھی دیکھا کہ اس وقت بالین پر کھڑا اور فرمایا امیر سے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں سے کہا افسوس ہے تم پر علی کو بلاؤ وہ حضرت کو اس کا سوا کسی نہیں کہیں طلب کرتے جب حضرت نے انکو دیکھا اس کو پوچھا کہ جو کہ حضرت اوڑھے ہوئے تھے اٹھا دیا اور جناب امی علیہ السلام کو اس کا فرمایا حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۷) عن عکرمۃ قال اذ جہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لہا مۃ ان لا انکحک احب

قلب میں علیؑ کی زیادہ کسی کی محبت نہیں پس یہی اسکی آواز سے تیرے ساتھ جھگڑا کہ تیرے دل کو تسلی رہے۔
 (۶) عن علیؑ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقد سئل یا علیؑ خا طلیک ریدک لیلۃ المصراع قال خا طلیتی بلسان علیؑ فقلت یارب خا طبتنی اور علیؑ فقال یا احمد انا شئی بیکل لایلیہ ولا وصف بالشہادت خلقتک من نورى وخلقتک علیا من نورک طلعت علی سرائر قلبک و لہ اجد فی قلبک احب من علیؑ فخالطک بلسانہ کیما تظن قلبک (اخرجه الخوارزمی فی المناقب)
 حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گویا حضرت نے پوچھا یا رسول اللہ! شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کس کی آواز کیساتھ کلام کیا تھا تو فرمایا علیؑ کی آواز کے ساتھ یہ عرض کیا کہ اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتیں کر رہے ہو بلکہ علیؑ تو باپ اور ام میں ایک ایسی چیز ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ میل و پاس نہیں کیا جاتا اور میں ان کی جیسا نہیں رہتا کوئی دشمنی و مشابہت نہ ہے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا گیا اور علیؑ کو تیرے نور سے میں تیرے لکھجکھکے واقف ہوئی تیرے قلب میں علیؑ سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پس میں نے علیؑ کی آواز سے تیرے ساتھ جھگڑا کہ تیرے دل کو تسلی رہے۔

جناب امیر کی ذات پر پروردگار کا مباحثات کیا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المہاجرین والانصار صفین واخذ بیہ علیؑ فر بین الصفین فضحک فقال لہ رجل من انہی شئی ضحکت یا رسول اللہ وذاک ابی وای قال حبیط جبریل بان اللہ باہا بالماہجرین والانصار علی اہل الصوت وباہی بی ویک حملۃ العرش یا علیؑ (اخرجه ابو القاسم فی فضائل العباس)
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھیں جناب رسالت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر نذرِ عرش پر مقرر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں حضرت نے فرمایا جبریل نے نازل ہو کر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباحثات کرتا ہے چاہا کہ علیؑ تیرے ساتھ عامانِ عرش بھی مباحثات میں فخر کرتے ہیں۔

(۲) عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت حجج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینہم عرف فقال ان اللہ عز وجل باہی بکم وغفر لکم عامہ ولعلی خاصہ والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غایب قرآنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوۃ وبعد مماتہ وان الشقی کل الشقی من البغض علیا فی حیوۃ وبعد مماتہ (اخرجه الطبرانی واحد والدیلی عن ابن عمر) جناب سیدہ عائشہ الزہراء رضی اللہ عنہا وانشاء فرماتی ہیں کہ مجھ کو سب علین علیہ الصلوٰۃ والسلام عذرت کی رات کو باہر جھگڑنے کے لئے کہ تھیں جناب اللہ تعالیٰ تم پر نازل کرے کہ تم کو عام طور پر بخش دے اور علیؑ کو خاص کر بخش دے کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے آپؐ کی خدمت والے دن میں بیشک نیک بخت اور پرہیزگار بخت ہی جو علیؑ سے انکی زندگی میں اور انکے مرنے کے بعد انکے محبت کے تابع اور بزرگوار ہو کر بخت ہی جو علیؑ کی زندگی میں انکے بزرگوار سے بغض کھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل باہی بکم وغفر لکم عامہ ولعلی

تھا صمدی رسول اللہ الیکم عجیب القویٰ ہذا جبریل یخبر فی ان السعید کل السعید مواحب علیا
فی جیفہ و بعد لحافہ (راویہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تہ تحقیق اللہ تعالیٰ تم پر فرشتہ بھیجے گا اور تم کو بخش دیا کرے گا اور علی کو خاص طور سے میں نے اس کا رسول ہوں میرا پیو و بیو کو
و شہادت و لائے دلائل تحقیق پر ایک بخت دی ہے جو علی سے اتنی زیادہ کی ہیں اور انہی موت کے بعد اسے محبت رکھتا ہے
(۱) **ع** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عنہ و جل بیاض
بعضی کلیم و الملائکۃ المقربین حتی یقولوا یخرج لک یا علی (راویہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عز و جل درمقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہیں
حتی کہ نہ ان سے اعلیٰ و نہ ان سے پست باشی (علی)۔

(۲) نقل الکلام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے اعیان العلوم ان لیلۃ ہات
علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و محمد بن جبریل و میکائیل الی قد اخیت منکما و جعلت
محمد احد کما اطول فایکدہ ایوۃ تصاحبہ بالحق و اعتقاد کل واحد منہما بحیثوفا و حی اللہ الیہ ما فلا کنتما
مثال علی اخیہ بنیہ و بنیہ شہد صلی اللہ علیہ وسلم و بات علی علیہ السلام بقدرہ بنفسہ و قوتہ بالحق و فاضل
الی الاصل فاضل من عند وہ فتول جبریل عند رأسہ و میکائیل عند رجلہ ینادی بخیر لک من
شملک و اعلیٰ بیاض اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انزل اللہ عز و جل من فیضہ فی کما انعام اللہ و اللہ و وف بالعباد
حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کتاب اعیان العلوم میں نقل کرتے ہیں کہ جب شب کو جناب علی علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اتریں چو جناب امیر علیہ السلام سو رہے تھے پروردگار عالم نے جبریل و میکائیل علیہما السلام سے
ارشاد کیا کہ تم دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ایک کی عمر دوسرے کے زیادہ بنائی ہے پس تم دونوں میں
کوئی ایسا ہو کہ اپنے بھائی کو اپنی عمر سے کچھ حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستحق ہوئے پروردگار نے
فرمایا اے محمد علی کی مثل نہیں ہو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر منکر ہے تم میں سے جو ایک کو اس کی شہادت سے بچاؤ پس جبریل اُس کے سر پر ہے اور میکائیل ان کی پستی آتری اور
پھارتے گئے شہادش اعلیٰ کی مثل کوئی نہیں خدا اور فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہیں تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی پستی
نمازیں کی رگوں میں وہ آدمی ہی ہو کہ اپنی جان کو خدائی رضا کیلئے چھوٹا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر۔

(۳) نقل اند قال فی مجلسہ العام سلو فی قبل ان تغفدونی سلو فی من عمادون العرش فانی
اعلم ہذا ذاقا و بلکا بلکا فقال رجل من الحاضریں حیث ادعیت ذلک فانہ فی من جبریل علیہ السلام
فقطب قلبہ و تفکر فی الامر ثم رفع رأسہ قائما الی طفت السعوت السبع فلما جد جبریل و
انزلہ انت یہا المسائل فقال المسائل یخرج لک من شہادہا علیک و علیہا ہذا و اللہ لک و لکشف الی
نفل جبریل علیہ السلام مجلس علم میں فرما ہے تجھے مجھ سے بڑھ چلا قبل اس کے کہ تم مجھ کے گرد و بچہ ہو
میں عرض کرتے ہو تو کمال میں ان کو تمام کچھوں سے واقف ہوں حاضرین میں ایک شخص کہنے لگا کہ آئیے میں عرض کر دوں
فرمایا مجھ بتائیں جبریل اس وقت کہاں ہیں جناب امیر علیہ السلام نے حضور کی دیر تک سر جھکا کر اس کو دیکھا

۳۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النظر الى وجه علي عبادته اخرجيه الطيراني والباحسن المغازلي وحكمهم قال اسئلوا حسن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن روايت يرويها بنو رسول الله صلى الله عليه وسلم في قرايبهم علي بن ابي طالب ويكفيهم اعيانهم

(۴) عن معاذة العنقابة قالت کان لی النبی الی البیت صلی اللہ علیہ وسلم اخرج معنی الاسفاد وادعونی علی المرضی وادعونی البحری فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عایشہ وعلی خارج من عنده فسمعتہ یقول یا عایشہ ان هذا احب الی الرجال الی واکرمہم علی ما عرفی لہ حقہ واکرمی شواہ ظلال جری بیننا و بین علی ماجا امر رجعت عایشہ الی البیت مئة فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المؤمنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قلت یا معاذة کیف یتصور قلبی لرجل کان اذا دخل علینا وابی عندی لایمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدین النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادة (اخرجه النجاشی) موافقہ غفار یہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا بہت اُنس تھی میں اکثر سفر میں حضرت کیساتھ رہا کرتی تھی اور صلہ فیصل کی تیمارداری اور زینبوی کی سرپرستی کیا کرتی تھی ایک وفد میں جناب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بیمار لگ گیا آپ جناب ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف لائے تھے علی حضرت کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے شیئہ سنا کہ حضرت بی بی عایشہ سے فرمایا ہیں کہ یا عایشہ یہ شخص کس لوگوں سے مجھے پہچانا اور زیادہ تر کرم سے اسے سختی کو پہچانیو اور اسکی عزت کیجیو جب ماجرای حمل میں مجھ کو چھوڑ دیا اور ام المؤمنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ میں واپس آگئیں میں انکی خدمت میں گئی اور میری آنسو کہیا یا ام المؤمنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہو۔ بعد اُسکے کہ آپ سن چکی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المؤمنین فرمائی کہ میں اسے معاف و میری وہی حالت اسے شخص کیلئے کیا ہوئی کہ جب بھی وہ کسی پاس تشریف لاتے اور میر والد ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ پاس ہے اور میر والد انکی جہ سے نگاہ نہ پھیرنے دینے ان کہہ کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے ہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے فرمائی گئے تھے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہوں کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(۵) عن جابر بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم عد عمران بن حصين رضي الله عنه فانه مريض فأتيت فاتاه على وعنده معاذ وابو هريرة رضي الله عنهما فاقبل عمران يقول انظر الى عني فقال له معاذ لو تجد النظر اليه يا عمران فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انظر الى وجه علي عبادة قال معاذ انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال ابو هريرة انا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم (الخروج على الطريق في الرياض) جابر بن عبد الله عن سفيان الثوري عن زكريا بن اسلم عن جابر بن عبد الله عن عمران بن حصين عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لا يمسح بالطين الا رجلان رجلان هما علي بن ابي طالب ورسول الله صلى الله عليه وسلم

کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوت سے سنا ہے کہ علیؑ کچھ ہرہ پر نظر کرنا عباد کو محاذ
نے کہا میں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابو ہریرہؓ کہنے لگے میں نے بھی حضرت سے سنا ہے۔
(۶) عن ابی بکر الصدیقؓ انہ قیل لہ وقد اقام النظر الی وجہ علیؑ ثالث تقدم النظر الیہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علیؑ لا یرجیہ الاخرجہ المحاکم جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ جناب علیؑ کی طرف کیوں نظر کرتے رہتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے
میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علیؑ کچھ ہرہ پر نظر کرنا عباد کو محاذ
(۷) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علیؑ
عبادۃ لاخرجہ الدلیلی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اُس نے آنحضرت صلیع کو چھوڑا

(۸) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن
فارقنی فادقہ اللہ عز وجل لاخرجہ الدلیلی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علیؑ کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اُس نے خدا کو چھوڑا۔
(۹) عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی
فادقہ اللہ عز وجل لاخرجہ الدلیلی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتاب
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علیؑ کو چھوڑا اُس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اُس نے خدا کو چھوڑا۔

جناب امیر سے دشمنی کرنے والوں سے خدا دشمنی کرتا ہے

(۱۰) عن ابی رافع مولى ابي الحسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من
علیاؑ الاخرجہ ابن ابی رافع جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلط روایت کرتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علیؑ کو دشمنی کرتا ہے۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اُس نے حضرت کی شان گھٹائی

(۱۱) عن ابی ہریرہؓ الاصلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ينقص علیا فقد ينقصنی
الاخرجہ الدلیلی فی فردوس الاخبار ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے علیؑ کی شان گھٹائی اُس نے میری شان گھٹائی۔

جس نے جناب امیر کو مس کیا اُس نے حضرت کو مس کیا

(۸) عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد سمع رجلاً يسبب علياً وهو يقول اني لا ظنك من المنافقين (اخرجه البخاري) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے جناب امیر المومنین کو سب کیا اور کہنے لگا کہ میرا گمان ہے تو منافقوں میں سے ہے۔

(۹) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلي حباك ايمان وبخضك نفاق اول من يدخل الجنة حبيك واول من يدخل النار بغضك (اخرجه بن خالويه) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایک اور تیرے بغض نفاق اور بت میں تیرا حب سے اول داخل ہوگا اور دوزخ میں تیرا بغض کہنے والا سب سے اول داخل ہوگا۔

(۱۰) عن علي قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا يبغضك من الرجال الا منافق ومن حملته امری حائض ولا يبغضك من النساء الا السالقة وهي التي تحب من دبرها قيل جاءت امرأة الى علي قالت اني ابغضك قال انت اذما سألقت قالت ومن سألقت قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحديث وقلت يا رسول الله ما السالقة قال التي تحب من دبرها قالت صدق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا والله احب من دبری ولا علم لا راي (اخرجه الديلمي) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس عورت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہیں کرے گا کہ منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض میں حائل ہوئی ہو اور عورتوں میں وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سالقات ہوگی یعنی کہ جسکی ڈبر سے حیض جاری ہو تاں جو کہ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی میں آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اسے فرمایا تائید تو سلتم ہے کہ وہ کہنے لگی سالقات کسے کہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنا کہ عرض کیا تھا یا رسول اللہ سالقات کسے کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سالقات وہ عورت ہے جو دیر کی راہ سے حائل ہوئی ہو وہ کہنے لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے میں ڈبر کی راہ سے حائل ہوئی ہوں اور میرے دل باپ کر ہی اسکی خبر نہیں ہے۔

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علی وهدیتی ومبین لاهتی ما دسلت به من بعد حبه ايمان وبغضه نفاق والنظر اليه عباد (اخرجه الديلمي) ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی تیرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جو کچھ میں بھیجا گیا ہوں میرے بعد اسے بیان کرنا ہے اسکی تجلیت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرقت نظر کرنا عبادت ہے۔

تنبیہ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ شیعہ صاحب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں دین حائفہ من الصحابة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلي حبيك الا من ولا يبغضك الا منافق) یعنی صحابہ میں اس واقعہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ تیری محبت کرنا میرا دین ہے اور بغض کرنا منافق ہے۔

جس نے جناب امیر کو ایذا دی اس نے حضرت امیر کو ایذا دی

(۱) عن عمر بن شاس الاسلمی کان من اصحاب الجحد یبیتہ قال خرجت مع علی بن ابی طالب فی مفری حتی جددت فی نفسی علیہ فلما تدمت اظهرت شکایتہ فی المسجد حتی بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس من اصحابہ فلما راہی قال یا عمر واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ من اذیک یا رسول اللہ فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی فقد اذی اللہ لاخرجه احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمر بن شاس الاسلمی ہوا صاحب حدیثیہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر کی رکاب سوارت میں گیا کچھ کو سفر میں ان سے کچھ رنج پہونچا جب میں مدینہ میں واپس آیا تو وہ پہلی شکر کماہت کرتا تھا ان کو میں نے عرض کیا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لائے تھے کہ دیکھ کر فرمایا اسے عمر اللہ تو نے ہمارے رنج و غم میں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر میں آپ کو رنج و غم فرمایا ہوں جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذ اعلیاء فقد اذانی (اخبرہ ابوالاعلیٰ والذوالفکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی۔)

(۳) عن عروۃ بن الزبیر بن جلدہم فی علی بن محمد بن عمر قال قال عمر اعراف صاحب ہذا القبر ہذا محمد ابن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم وھذا علی بن ابیطالب بن عبد المطلب لانا کو علیا کا القبر ہوا نقصت اذیت صاحب ہذا القبر لاخرجه احمد فی المناقب) عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص جناب علی صلی اللہ علیہ وسلم کو زکات لے لگا حضرت عمر سے کہتے تھے اس قبر کے صاحب کو جانتا ہوں یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں علی کا بیٹا بنی کے نوکر مت کرو اگر تو نے اُن کی شان گھٹائی تو تو اس قبر کے صاحب کو ایذا دے گا۔

(۴) عن مصعب بن ابی وقاص قال کنت انا ورجلان فی المسجد فلما اذی علیا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا تعجب فقلنا اعرز باللہ من غصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی ولکم من اذی علیا فقد اذانی لاخرجه بن السیوط فی الشفاہ مصعب بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نقل ہے کہ ایک دفعہ میں دو آدمیوں کے ساتھ مسجد میں تھا وہ دو قبل بنی امیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹ پڑے تھے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں تشریف لائے اور تھکی کے آثار چہرہ اقدس میں مشاہد ہو رہے تھے ہم نے کہا خدا تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے فرمایا مجھے بھی اور تمہیں بھی جس نے علی کو ایذا دی مجھے ایذا دی۔

(۵) والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتلاوا واتما میسنا۔ عن مقاتل ابن سلیمان قال لہ نزلت فی علی مذکران فہما من المنافقین یؤذونہ ویکذبون علیہ ہرگ کہ روایت ہے

ہیں مومنین اور مومنات کو بغیر کسی قصص کے پس وہ لوگ اُٹھتے ہیں بیتان اور گنجلہ ظاہر متاثر بن سلیمان حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیؓ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ چند آدمی منافقین ہیں جناب امیر کو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو جھٹلایا کرتے تھے +

جسے جناب امیر پرست کی اس شخصیت پرست کی

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني (اخرجه احمد والحاكم صحیح) جناب ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علیؓ کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا +

(۲) عن ابی عبد الله المجدلی قال خات علی ام المؤمنین ام سلمة فقالت لی تسب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت معاذ الله قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني (اخرجه احمد والنسائی والحاكم) ابو عبد اللہ المجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ سے فرماتے لگیں کیا تو جینا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا کرتے ہیں میں نے عرض کیا ہاں اور فرماتے لگیں عیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا جو میں نے علیؓ کو برا کہا مجھ کو برا کہا +

(۳) عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني ومن سبني فقد سب الله ومن سب الله اذ حله الله المتارون عبد اب مھین (اخرجه الديلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے علیؓ کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا خدا کو برا کہا خدا کو برا کہو اور فرج میں ڈالو گے اللہ کی سخت لعنت والا عذاب ہے +

(۴) عن ابی هريرة عن ابن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا عليا فانه كان هموسا في ذات (اخرجه الديلمی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؓ کو برا نہ کہو وہ خدا کی ذات میں دیر اندہ ہے +

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال آیت سعد بن مالك رضي الله عنه بالمدينة فقال ذكرني اذكركم تسبون عليا فقلت قد فعلنا قال لعلك تسب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت معاذ الله قال لا تسبه فلو وضع المشارع مفرق عليا ما استبد بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم التوبيخ وكانوا التوبيخ من معاذ انه (اخرجه النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ جناب امیر علیؓ السلام بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہتے تھے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ جناب امیر علیؓ السلام کو برا کہا کرتے ہیں میں نے فرمایا کہ کیا ہے تو نے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا ہاں وہ تو مجھ سے بڑا نہیں ہوا سعد کہتے تھے تو علیؓ کو برا کہتے کہا اگر میرے سر پر آہ چلا جائے تاکہ میں جناب امیر علیؓ السلام کو برا کہوں تو میں ہرگز ان کو برا نہیں کہوں مجھ اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علیؓ کی دشمنی کی نابت فرمانا اور علیؓ کی دوستی کی نابت رخصت والا ناسن لینا ہے +

(۲۶) عن سعد بن جبیر بن عبد اللہ بن عباس مروي ما جب یصر بحلیس عن مجالس قریش وسمعت
 یسیرون علیا فسمعتهم فقال لسعد بن جبیر مرفی الیہم فمروہ حتی وقف علیہم فقال ایک المساب اللہ
 فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سبب اللہ تعالیٰ عن سبب اللہ فقد اشرک فقال ایک المساب لرسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سبحان اللہ ما فینا احد سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبب رسول اللہ
 فقد کفر فقال ایک المساب لعلی فقالوا ما هذا فقد کان مشرکاً فقال شہد بان اللہ لیسعت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سببنی ومن سبب علی فقد سبب اللہ ومن سبب اللہ فقد کفر باللہ علی منکر یہ
 فی الدنیا ثم واثقہم وقال ابی ما ذکرتمہم صنعوا قال فقلت لہ یا ابت سے نظر الیہا با عین مجمرہ بنظر البصر
 الشفاء الجارز فقال زد فی ذلک ابوک فقلت سے حد من البصوت تو کہیں ابصار ہم نظر الذلیل الی الذل
 القاهر فقال زد فی ذلک ابوک فقلت لیس عندی من یہ فقال عندی یزید اہیاء ہم عادی
 علی ابوتہم والیتون مہیۃ للعالم (اختصار فی التہذیب) سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گزرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو بڑا اکہہ رہے تھے عبداللہ بن
 عباس سے سکرہ حد بن جبیر سے کہا مجھ کو ٹاکرا لے پاس چل وہ ان کو اس مجلس میں لے گیا ابن عباس اس کے سر پر
 کپڑے پہن کر روانے لگے تم کون ہو خدا تعالیٰ کو بڑا اکہہ والے وہ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خدا تعالیٰ کو
 بڑا اکہہ ہو جس کا کوڑا ہو لہذا اس نے سکرہ سے کہا یہاں اس کو لے گیا ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو بڑا اکہہ والے وہ لوگ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا اکہہ ہو
 جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا اکہہ اس نے کفر کیا میں ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو بڑا
 کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہو انہیں کا تو ذکر تھا ابن عباس کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جانا
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے علی کو بڑا اکہہ مجھے بڑا اکہہ اس نے خدا تعالیٰ کو بڑا اکہہ جس
 خدا تعالیٰ کو بڑا اکہہ ہے شک خدا تعالیٰ اس کی ناک کے تہوں کے بل آگیا اس اور گواہ کیا یہ کہ ابن عباس آگاہ
 رہے اور مجھ سے فراتے گئے اے میرے بیٹے تو مجھ کو بڑا اکہہ کیا کہہ رہے تھے۔ میں نے کہا یا جان اور یہ شعر پڑھا
 وہ تیری طرف غصہ سے آنکھیں لال کر کے دیکھتے تھے جیسے میٹھے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہیں
 ابن عباس فرماتے گئے یہ بوڑھا باپ مجھ پر قربان ہو گیا اور بڑا صدمہ پڑا میں نے یہ شعر پڑھا کہ ہوں سے اکی آکھیں
 نیچے ہو گئیں جسطرح سے کہ کوئی ذلیل عزت والے غالب کو دیکھ کر سوچا کرتا ہے۔ پھر ابن عباس فرماتے گئے میں نے
 قربان کوئی اور شعر پڑھا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہیں وہ فرماتے گئے میرے پاس اس سے زیادہ ہے اور
 یہ شعر پڑھا کہ اگر نہ لے لے کر دوں کی ماہیں اور اکو مے ہوئے اپنے پس ماند کو بڑا کہنے والے ہیں

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسے حضرت پر غضب کیا

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب علیا فقد احب اللہ
 ومن احب اللہ فقد احب اللہ ومن احب اللہ فقد احب اللہ ومن احب اللہ فقد احب اللہ

آخر جہ (آخر جہ احمد و ابو الطاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص المذہبی فی التخصیصات والعلیانی)
 جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہوئی کہ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ نبی علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالیٰ سے محبت
 کی جس نے نبی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے خدا تعالیٰ پر غضب کیا ہے
 و آخر جہ الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القرطبی الحاکمی فی الکافی فی الاربعین عن عمار بن یاسر و
 زاد من زکاة فقد توکلانی ومن توکلانی فقد توکل اللہ عز وجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل
 القرطبی الحاکمی نے ابنین میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ
 حضور نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی *

جس نے جناب امیر و بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله الى علي فقال له انت سيد في الدنيا والاخرة
 من احبك فقد احبني وجميعك حبيب الله وعدوك عدو الله والويل لمن بغضك (آخر جہ)
 احمد بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب علیؑ سے
 کہے کہ میں نے کہا کہ میں نے آپ سے اسے قویا یا علی تو دنیا و آخرت کا سرور ہے جس نے کہ مجھ سے محبت کی مجھ
 سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہو تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اس پر جو مجھ سے بغض کرے وہ
 (۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وقد سمع رجلا يسب عليا وهو يقول له
 اني كافلنك من المنافقين فقال لعمر عن ذكر علي الانبياء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 في ثلاث خصال حدثت لوان لي واحدة فمن احبالي فما طعت عليه الشمس الا اني كنت انا
 وابوبكر وابو علي بن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ ضرب النبي صلى الله
 عليه وسلم على كتف علي قال يا علي انت اول المسلمين اسلموا واول المؤمنين ايماناً وانت متى بمنزلة
 هارون من موسى كذب من زعم انه يبعثني وهو يبعثك يا علي من احبك فقد احبني ومن احبني فقد
 احبه الله تعالى ومن احبه الله تعالى اذ حبه الخيرة ومن ابغضك فقد ابغضني ومن ابغضني فقد
 ابغضه الله تعالى من البغضه الله تعالى ادخله النار (اور جہ الحارثی) جناب عباس بن عبد المطلب
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیرؑ کی
 شان میں برا کہتے ہوئے سنا یا یا تنہا۔ اور آپ اس کو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے یہ
 حضرت عمرؓ کہنے لگے سو ابھی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالتؐ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علیؑ میں
 تین خصلتیں ہیں (میں آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک ہی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز
 ہی کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں ام ابو بکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت
 علیؑ کے کہنے پر ہتھار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب

مومنوں سے مندرجہ ہر قسم مجھ سے بڑھ کر: رون کے ہو مومنوں سے چھٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے علاوت رکھتا ہو یا علی جو تم کو محبت رکھتا ہو مجھ سے محبت رکھتا ہو اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہو خدا اس سے بیعت کرے گا تاہو اور جس کو محبت رکھتا ہے جزائیں میں شامل کرے گا تاہو اور جو تم کو بغض رکھتا ہو یا علی جو تم کو بغض رکھتا ہو اس سے بغض رکھتا ہو اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اُسے دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشية فرفق قال ان الله عز وجل باهى بكم وغضركم عامدا لعلي حاته اني رسول الله فيكم غير محاب لقلايتي ان السعيد كل السعيد من احب عليا في حيواته ولعن مودته وان الشقي كل الشقي من ابغض عليا في حيوته ولعن لاخوه احمد والظفراني والديلي عن ابن عمر بن جناب سيدة النساء فاطمة الزهراء علیہا التحية والثناء سے روایت ہے کہ عرقہ کی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گہرے باہر تشریف لاکر فرماتے گئے کہ پروردگار عالم نے تم کو باہر نکال دیا اور تم کو باہر نکال کر عامداً غصہ کیا ہے اور تم کو غصہ کرنے والی اور علی کو خاص طور سے بغض رکھنے والی ہے۔ میں خدا کا رسول ہوں میں اپنے قریبوں کو خوششت دلائے والا نہیں یہ تحقیق نیک بحث وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہو اس کی زندگی میں اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک چوراہہ بخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنة لا تقصر معها سبحة ولا تحطه سيئة لا تنفع معها حسنة (اخرجه الديلمي) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہیں دیتی اور ان کا بغض ایک ایسی بُرائی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(۳) عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لعلي طوبى لمن اجهلك وصدق فيك الويل لمن ابغضك وكتب فيك (اخرجه الديلمي) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشی ہوا اسکے لئے جو تجھے دوست رکھو اور تیری تقدیر کرے اور افسوس ہوا اسکے لئے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تقدیر کرے۔

(۴) عن معاوية بن جندب قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من مات وفي قلبه بغض علي فليمت ميتة مجذومة (اخرجه الديلمي) معاویہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اس کا دل بغض علی سے بھرا ہو اسے وہ الیت ہووی ہو کر یا نفرائی ہو کر مرے گا۔

(۵) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كن من ذم الله اهل بي وبها جنت ثم يوم يغض عليا فمكذب ليس بمؤمن (اخرجه البخاري) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذم کرے کہ بی و بھ جنت میں ہے اور جو بغض علی

حسنت کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں میرے پاس آس کے درخت کا ایک سبز پتہ لیا کرتے
 اور پھر سفیدی سے لکھا ہوا تھا میں نے جناب علیؑ بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہنچا دو
 (۴) **عن** عمار بن جبر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب علی بن ابی طالب حنہ لایضی معہما سیئۃ
 وبغضہ سیئۃ کا نفع معہما حسنۃ (اخرجه الدیلمی) ہمدان بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی
 بُرائی ضرور نہیں پہنچا سکتی اور اُس کا بغض ایک ایسی بُرائی ہے جسکے ساتھ نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی ۔
 (۵) **عن** عمار بن جبر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؑ لو لی ابن احب من صدق فیک وویل
 لی ان بغضک وکذب فیک (اخرجه الدیلمی) عمار بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ السلام فرمایا کہ
 فرماتے تھے یا علیؑ یہ خوشی ہو اُسکے لئے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری تصدین کرے۔ اور افسوس ہے اُسپر جو تجھ کو
 بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ۔

(۶) **عن** النبی بن مالک (رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسوان صحیفۃ المؤمن حب
 علی بن ابی طالب (اخرجه الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
 کہ مؤمن کے نامہ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے ۔

(۷) **عن** ابوذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ یاب علیؑ وہبین لامنی ما ارسلت بہ
 من بعدکما یان وبغضہ نفاق والنظر الیہ عباۃ (اخرجه الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے اور جس کے لئے میں نبیؐ کا بیان
 میری بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنا اسی کی محبت ایمان ہے اور اگل بغض نفاق ہے اور اُسکی طرف
 دیکھنا عبادت ہے ۔

(۸) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرتفع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ
 عز وجل انما (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ اگر لوگ علیؑ کی محبت پر متعجب ہو جائیں تو اسد تعجب و فخر کو پیدا نہ کرتا ہے ۔

(۹) **عن** فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ
 عرفة فقال ان اللہ عز وجل یحبکم وغضکم عن غافۃ ولعلی خاصۃ برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الی القوی
 ولا یحب الی القلب بنی ہذا جبریلؑ خیر فی ان السعید کل السعید من احب علیؑ فی حیوۃ وبعث موثہ و
 ان الشقی کل الشقی من البغض علیؑ فی حیوۃ وبعث موثہ (اخرجه احمد والطبرانی والدیلمی) ابن عمرؓ جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرشہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائبر تشریف
 لاکر روانے لگے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رہا بات کرتا ہے اور تم کو عام طور سے بخشنے دیا ہے۔ اور علیؑ کو خاص طور سے
 بخشا ہے۔ میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈراتا ہوں اور اپنے ارشہ داروں کو وحشت دلاتا ہوں انہیں جبریلؑ نے
 مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علیؑ سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی

زندگی اور انکی موت کے بعد اٹنے بنفص رکھے ۛ

(۱۰) **عن** عابن یاسفل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی با علی ان الله عز وجل قد نزلک بزینتہ لیرین العباد احب الله متھا۔ الزهد فی الدنیا لا تنال الدنیا فینک شقی و وہب لک الخساکین و صوابک اما ما و صفت لہم اتباعا فطوی لمن احبک و صدق فیک و یول لمن ابغضک و کذب فیک فاما الذین احبک و صدقک فہم جابرک فی دارک و رفقاک فی قصرک و اما الذین ابغضک و کذبوا علیک فقی علی اللہ ان یوفقہم موتک الکن ابین یوم القیمۃ راخرجہ الطیرانی فی الکبیر و الحاکم و الخطیب و الدیلمی فی فودس الاخبار و ابن الجوزی فی اسد الغایم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو مانتے تھے یا علی پرور و گارنے تھے ایسی زینت سے آراستہ کیا جو کہ تمام بندہ کو اس سے بہتر نہایت سے آراستہ نہیں کیا۔ وہ زہد فی الدنیا ہے۔ پس تجھے ایسا بتایا ہے کہ دنیا تجھے کبھی بات میں نہیں پونچھ سیکے اور مسکینوں کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ تجھے اپنا امام یا کر خوش ہو گئے ہیں اور تو انکو اپنا پیرونا کر خوش ہو گیا پس اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھے محبت رکھتے ہیں اور پیری تصدیق کرتے ہیں اور جنت میں تیرے ہم سایہ اور تیرے رفیق ہوں گے۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہیں اور تیری تکذیب کرتے ہیں پس خدا تیرے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت سے روز جزا کوئی جگہ میں آکر لے ۛ

(۱۱) **عن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب ان یتقسک بالفضیب الاحمر اللہ تعالیٰ فی خبتہ عدن خلدت تقسک یحب علی ابن ابیطالب راخرجہ احمد فی المناقب المایلی فی فودس الاخبار زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن میں لگایا ہے اپنے ہاتھ میں لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہئے کہ علی رضی اللہ عنہ کی محبت سے تمسک ہو ۛ

(۱۲) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا یمال کایحی الا حب علی بن ابیطالب راخرجہ الدیلمی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہئے کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہیں پہونچ سکتا مگر علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبت سے ۛ

(۱۳) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ات سبید فی الدنیا و الاخرة من احبک فقد احببتنی و حبیبک حبیب اللہ طوی لمن احبک و من ابغضک فقد ابغضنی و لیحبضک یحبض اللہ الیہ لمن ابغضک یبغض اللہ راخرجہ احمد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سرور و شہسوار جو جس سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست اللہ کا دوست ہو خوشی ہو اسکے لئے جو مجھے دوست رکھے اور جس سے کجی ہو اس سے کجی ہو جس سے بغض رکھا تیرے بغض رکھنے والا خدا کے ساتھ بغض رکھنے والا ہے افسوس جو اس پر میرے بعد تجھ سے بغض رکھے ۛ

(۱۴) **عن** ابی الومنین اسلمۃ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبک الا مؤمنہ من

ولا یخلفک الا منافق وکان علی یقین الذی یلقی الخیۃ ویرہ النسخۃ انہ نصحہ الذی الا لی علی الدائم
الان لا یجوز الامون ولا یخفی فی الامنا فی راجعہ احمد و المسلم والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح
جناب امیر المؤمنین امیر غرض اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ
میں نے مسند رکھ رکھا ہے کہ میں اس پر بیٹھ کر تم سے بات کروں گا مگر منافق جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میں
اس ذات کی جہود سے کہ یہاں جاؤ اور انسان کو غلام کرنا جو اللہ تعالیٰ نے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ
تجھے ہمیں دوست رکھنا مگر دشمن اور مجھ سے نہیں بغض رکھنا مگر منافق

(۱۵) **عن** محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ فی تہذیبہ تعالیٰ ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لهم
الوجہ نوراً انما قال لا یبقی منہ الا وہ فی قلبہ و ادخل بن ابی طالب را حوۃ النعلی فی تفسیرہ و ذکر النفاق
انما نزلت فی علی م صحیح بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ وہ شک و شک وہ لوگ جو ایمان لائے
میں نہ ٹیک لیں کہ میں نہیں غریب خدا تعالیٰ انکے ساتھ دوستی کرے گا قرآن میں کوئی مومن ایسا نہیں کہ جس کے
وہ جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ انشاء اللہ محمد بن علیہ السلام سے یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی
(۱۶) **عن** عبد اللہ بن علی قال جاء رجل فی سعید بن زید فقال لی احدثت علیا جالداً فبیثا
فقال انہ ما رأیت احببت رجلاً من اهل الخیۃ و اخرجہ احمد بن حنبلہ و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
سعید بن زید سے کہہ رہا تھا کہ میں نے ایسی محبت رکھنا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوتی سے یہ کہنے
لے گیا بھی بات جو سچی ہے کہ تو محبت کے قائل ہیں ایک آدمی سے محبت کرتا ہے۔

(۱۷) **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدثت علیا و احببتا و احببتا کان معی فی
الحجۃ یوم النقیۃ و اخرجہ احمد بن حنبلہ و ابن ماجہ و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں (یعنی حسین علیہ السلام کو اور ان دونوں کے والد اور والدہ
کو دوست رکھنا شروع کرے وہ میرے ساتھ میرے درمیان ہوگا۔

(۱۸) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النقیۃ ذات یوم والذی نفسی
ابینہ لا ینال قدم عن قدم یوم القیمۃ حنفیہ بسال اللہ تعالیٰ الرجل عن عمرہ فینا افتاء و عن جده
ینا البلاء عن مالہ فیم کسبہ و فیم افقہ و عن جنانہ اهل البیت فقال اللہ عزہ ما ایتہ حکم فوضع یدہ علی
رأس علی و عرجا لیس الی جانبہ و قال ایتہ حی حب هذا النبی (اخرجہ الدیلمی) ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
کہنے میں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ اس وقت تک کہ تم مجھ سے محبت میں میری جان ہے کہ تم میرے روز کوئی شخص تم سے کہہ دے کہ تم
اللہ کے حب سے محبت میں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میرے روز کوئی شخص تم سے کہہ دے کہ تم میرے روز کوئی شخص
میرے روز کوئی شخص تم سے کہہ دے کہ تم میرے روز کوئی شخص تم سے کہہ دے کہ تم میرے روز کوئی شخص
و کہیں پر اسکو بچھ کر لیا اور ہم اللہ کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی
محبت کی کیا نشانی ہوئی حضرت کے ایک ہاتھ پر بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یا ربی

محبتی نشانی کے ساتھ اسے بھروسہ دیتے رہنا ہے۔

(۲۰) حکیم ابن عربی سے نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے جدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے جدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو اپنے لیے چاہتا ہوں اور وہ اپنے لیے چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو اپنے لیے چاہتا ہوں اور وہ اپنے لیے چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں کو اپنے لیے چاہتا ہوں اور وہ اپنے لیے چاہتے ہیں۔

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية قل يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا ما حرم الله وابتغوا ما أحل الله من أجل أن الله قد علم ما تعملون

(۲۱) عن مالك قال قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يوم تهب رياح الجحش فقام اليه عبد الرحمن بن عوف فقال يا ابي انا وراعي وادرسى الله ما الذي احسبك فقال بشيعة ابيي من عند الله في ابن عتي واذا بقي ان الله تعالى ما زوج فاطمة امير المؤمنين فمروا في طويق فماتت زكاة وايضا صكا صكا بعد مجيئنا اهل البيت ثم انشاء من تحتها مائة من ورق اخذ كل واحد من الورق من اليد ثم باهلهما اذنت المليك المليك من اهل البيت اهل البيت اذ اعطوه زكاة من اذن من النافذ اني وابن عتي فماتت ذكاب الناس من النصار (اخرجه الخوارزمي) مالك بن عتي السدنة سمعوا في

کہ ایک روز جناب رسول اللہ علیہ السلام چلتے ہوئے تھے پاس شہریت لائے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
 کھڑے ہو کر عرض کرتے تھے یا رسول اللہ آپ کیوں چلتے ہیں تو یا امیر سے ابن تم اور یہاں اور شہر کی نسبت خدا کی
 طرف سے مجھ پر بشارت آئی ہے کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا خداوند ان کو تم دیاس میں طوبیہ کے تحت
 کو لائے تھے چنانچہ نجات کے پروائے ہم اہل بیت کے محبوب کی تعداد میں وہاں گرسہ پیرائے کے چھپ کر کے فرشتے پر
 کئے انہوں نے وہ رقعے لے لیے جب قیامت اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے نجات کو پکارینگے اور
 ہم اہل بیت کے محبوب ہوں ہی نہیں گے بلکہ وہ نجات کے پروائے انہوں دینگے جن میں دفن سے نجات پانے کی برات
 دے ہوگی پس میں ابن تم اور یہاں تاک ہی لوگوں کی گردن پھرنیکا باعث ہو رہا ہے

(۲۲) عن سیدنا قال له رجل ما أشد حبك لعلي فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أحب علياً فقد أحبني ومن أبغض علياً فقد أبغضني الزوج الثاني رستم سلطان یعنی احمد غزنوی سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے تجاریت پر کر رہے ہیں کہنے لگے بیشک جہاز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہاں ہے جس نے علی سے محبت کی تجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض کر لیا تجھ سے بغض کر لیا ہے۔

(٢٣) عن استراق لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق الله تعالى من زوجه علي ابني سبعة الف ملكا يستغفرون له والحججه الى يوم القيامة (الوجه الخوف والذهي) النسخ والدمه سور ايت كما تخفرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے علیؑ کے مہربانہ کے نور سے ستر تر از فرشتے پہلے کے ہیں جو قیامت تک علی اور علی کے محبوب کیلئے استغفار کرتے رہیں گے ۛ

(۲۴) **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اتخذ علیا خا من اهل السموات والارض ثم میکائیل ثم جبرائیل ثم اهل الجنة حملة العرش ثم الملائكة خازن الموت ینزل علی عجل علی کہا یوم علی اکذبوا (اخرجہ صاحب الیواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پہلے آسمان سے جس نے کہ اول کو بہائی بنایا وہ اسٹفل ہیں پھر میکائیل پھر جبرائیل پھر اہل جنت میں سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہیں پھر ان خازن جنت اور پہلے الموت علیؑ کے محبوبوں پر وہ اس طرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیاء پر ہے۔

(۲۵) **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد رأیت فی النوم یا انس ما حک علی ان لا تؤدی ما سمعت متی فی علی حتی اذ ذکرتک الحقوبۃ ولولا استغفار علی لک ما سمعت راۃ الحقبة ابد اولک ان الشیخ فقیہ عمر کہ ان اولیاء علی وجمیعہ السابقون الاولون الی الجنة وھو جبرائیل اللہ واولیاء اللہ حمزہ وجعفر والمحسن والحسین واما علیؑ فھو الصدیق اکبر لا یحشی یوم القیامۃ من احبہ (اخرجہ الخوازمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ پر ارشاد کیا ہے انسؓ تجھے کس بات نے برا لگتا ہے کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علیؑ کی نسبت سنا لوگوں کو نہیں سنا تاہم اذ ذکرتک حقوبۃ تجھے عذاب الہی پہنچے اگر علیؑ تیرے لئے مغفرت نہ کرتے تو بھی جنت کی بونہ سو گھٹتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر میں لوگوں کو بشارت بیان کرتا رہیو کہ علیؑ نے مجھ سے پہلے جنت میں جا بیٹھے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہمسائی میں ہیں گے اور خدا کے ولی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسینؓ ہیں علیؑ تو صدیق اکبر ہیں جو شخص کہ ان سے محبت رکھیں گے وہ قیامت کے روز نہیں خائف ہو گا۔

(۲۶) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلواتہ وعبادۃ وقیامہ واستنجاب دماءہ الا وہن احب علیا اعطاه اللہ بكل عرق بدنہ من یتیم فی الجنة الا من احب الی محمد امن من حساب والبریات والصلوات الا من مات علی آل محمد فانا کفیلہ بالجنة مباح الا یتیم الا من ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکشوباً بین عینہ اش من حجة اللہ (اخرجہ الخوازمی فی المناقب) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے جس نے علیؑ سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے جس نے علیؑ سے محبت کی خدا اس کے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت میں اسے ایک شہر عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب سے اور میزان سے و پیمراط سے امن میں ہے جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اس کا میں ضامن ہوں کہ انبیاء کیسے جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے وہ قیامت کے روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اس کی پیشانی پر خدا کی لعنت ہے تاہم یہی آل کی آیت بھی ہوئی ہو گی۔

(۲۷) **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا

تجلی الخیر الحبۃ (اخو الی علی) عبدالقادر بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہوا سے کہد و جنت میں داخل ہوئیے گا اور وہ جہانے

(۲۸) سن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الی عبدہ انی علی نقولت یارب بینہ
و فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا راتہ الہدی وسار الایمان واما الام اولیاء ونور
لمن اطاعنی وھو کلمۃ الخ الزمتمہا المتقین من احدہ فقد اجبت ومن ابغض فقد ابغضت العنصری (آخر خبر یوسف الکتبی)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تحقیق علیؑ کی نسبت خدا نے مجھ سے
ایک عہد کیا میں نے عرض کیا یا رب وہ مجھ سے بیان فرما پروردگار نے فرمایا اس میں نے عرض کیا یا رب میں سن رہا
ہوں فرمایا علیؑ ہی ہے اس کا علم اور ایمان کی نشانی اور ولیہ کا امام ہے اور وہ ہے جس سے تم میری اطاعت کو طلب اور
وہ ایک کلمہ ہے جس کو کہ متقیوں نے لازم گردان لیا ہے تبشیر اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور میں نے
کہ اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ہے

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید علی الخوض رایۃ علی امیر المؤمنین و امام المہاجر المجاہدین فاقوم واحد بیدۃ فی بیض وجمہ وروحہ اصحاب فاقول ما خلقتکم فی فی الثقلین من بعدک فبقولون صدقنا الا کبر و تبعنا الا صغر و نصرنا کذا فقلنا لئلا فاقول مد و ادع و مروا بین فی شہر یون ثمرۃ لا یقلھا و ن بعدھا ابدا و رجہ امامہم کالتشمس الطالقة و رجوعہم کالقمر لیلۃ البدر او کما خلدوا نجم فی السماء لاحدہ ان یوسف البکشی الشافعی فی کفایۃ الطالب (ابو ذر رضی اللہ عنہ و رواہ ابن

یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حوض کوثر پر امیر المؤمنین امام المجاہدین کا علم ہو چکے گا میں اس کا تہہ پر لڑ کر کٹر ابو جاحو نکاس کا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہو گا میں اسے پوچھ نکالنے میں بعد ان دو بہاری چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو کہ میں تمہیں شری جہنہ کی پہنچنے تصدیق کی اور پھر فی جہنہ کی پیروی کی اور اسی کے ساتھ ہو کر جہاں کیا میں اسے کہہ نکال جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیس کہ جس کے بعد ان کو بہر پیاس نہ لگے گی۔ ان کے امام کا منہ مثل سورج کے چمکتا ہو گا اور ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح سے ہونے یا آسمان کے نورانی ستاروں جیسے ہونے کے۔

۱۳۸ **عن** ابی سعید الخدری قال اقبلت ذاتیوم قاصد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی
یا ابا سعید فقلت لبعیک یا رسول اللہ قال ان اللہ عموداً تحت العرش یضئ لاهل الخیمۃ کما تنضئ
النفس لاهل الدنیا لہ الاعی و عجبوا (الخروج ابو بکر بن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کر کے گیا حضرت نے مجھے فرمایا
اے ابو سعید میں عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے دربار میں عرش کے نیچے خلا کا ایک تن پہ جو اہل جنت کے لوگوں کی آبر
طرح سے چمکتا ہو جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اس کے قریب کوئی نہیں جاسکتا (خبر علی یا اسیکے صحابہ)

(۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَجْرُ ثَمَالٌ أَتَاهُ رُبُّهَا هَاطِطٌ جَبْرِيلُ ثُمَّ قَالَ هَاطِطٌ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ غَرَسَ قُضَيْبًا فِي الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ مِنْ بَاقُو تَرْجَمَةٍ

تشریف لے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس کے شیعہ میں ہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجوں تک پہنچنے والے ہیں اور اسی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہیں۔

(۲) **عن** ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية ان الذين اسروا وعلموا الصلح اوائلك هم خير البرية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلي هوانت وشيخناك يوم القيامة راضين مرضيين (اخرجه ابن مردويه وابو نعيم في المحلية والديلمي في فردوس الاخبار والسيوطي في اللام المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کام کئے ہیں اچھے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؑ کو مخاطب کیا کہ وہ لوگ تم سے اور تمہارے شیعہ میں قیامت کے روز خوش اور خوشنود کئے گئے۔

(۳) **عن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسمع قول الله تعالى ان الذين امنوا وعملوا الصلح اولئك هم خير البرية انت وشيعتك وموعدي وموعدهم يوم القيامة تدعون غير المحجلين (اخرجه ابن مردويه والخوازمي في المناقب السيوطي في اللام المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ کیا تو نے خدا تعالیٰ کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے ہیں اچھے ہیں وہی لوگ ہیں سب خلقت سے بہتر وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہیں میرے اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت روز تمام گروہ حاضر ہوں گے تم سفید رو نہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤں والے پکے جاؤ گے۔

(۴) **عن** عبد الله قال بينا انا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وجئنا المهاجرين والانصار الا ما كان في السرية اذا قيل على عيشي وهو متعصب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعضب فقد اعضبني فلما جلس قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك يا علي قال اذا نى بوعك فقال يا علي ما ترضى انك معي في المحبة والحسن والحسين وذرايتنا خلف ظهركم وانا واولادنا خلف ذرايتنا واشباغنا عن ايماننا وشمائلنا (اخرجه احمد في المناقب والوسعيد في ثمر النبوة ومحب الطبري في الرياض النضرة في فضائل لعنه) محمد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی آئے تھے وہاں لوگوں کے جوش و خروش تھا۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آئے ہوئے نظر آئے اگلے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب ملا یا جو اس سے بیچے غضب ملا یا جسے جناب امیرؑ کو گھٹنے کھڑکتے تھے حضرت نے ان سے پوچھا علیؑ تمہیں کیا ہوا ہے جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بنی اہل عام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علیؑ کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں ملے اور حسینؑ اور ہارونؑ میرے پیش قدمی اور ہمارے شیعہ ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔

(۵) **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من ههنا والا مة سبعون

الغالب احساب علیہم ثم التفت الى علي فقال هو لا شيعتك يا علي انت امامهم راو حجة الشيع
الحرم الحافظ محمد بن يوسف بن الحسن الرزدي لم يذ الانصاري في دلائل المسلمين في
فضائل علي القول (الحسين) عبيد الله بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام
والنساء ارشاد کیا کہ اس اُمت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر المومنین
مقیف ہو کر فرمائے گئے وہ تیرے شیعہ ہیں اور ان کے آگے ہو گا۔

(۶) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ان الله قد غفر لك ولذريتك و
لوالدك ولاهلك ولشيعتك ولحبي شيعةك فابشر انك الانزع البطين (اخرج البيهقي في
تدويعه) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی
تجھ کو خاتمہ نے تجھے اور تیری امت اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعہوں کو امیر تیرے شیعہوں
کے دوستوں کو بخش دیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي انت غدا في الاخرة اقرب
المغني مني وانت علي الخوض خليفتي وان في غفرتك علي منا بر من مبيحة وجوههم حولي اشفع
لهم يكونون في الجنة جيرانا راو حجة ابن المعاذ في المناقب والحوار في عن علي الملاح في
وسيلة المنعبد بن الميقاتية سيد المرسلين ومحمد بن يوسف الكندي الشافعي في كفاية الطالب
وابراهيم بن عبد الله الموصالي البهمن الشافعي في الاكتفاء في فضائل الاربعة الخلقه وان
اسمهم الاندلسي في الشفاء وابو سعيد وعبد الملك بن محمد بن ابراهيم الحنكركشي في شرح النبوة
جابر بن عبد الله رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا
کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہونگے اور تمہاری شیعہ نور کے
محبوبوں پر سفید مہرہ والے کپڑے پہننے میں آگے شفاعت کرو وہ جنت میں میرے ہم سایہ ہونگے۔

(۸) عن ابي داود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي انت وشيعتك ترون علي الخوض
دواعر وريين مبيضة وجوههم وان اعداءك يرون علي ظلماء مقحقي بن (اخرج الطبراني في
المعجم الكبير في مسانيد ابي داود ابراهيم) ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے خلیفہ حوض سے سیراب ہونگے اور اسیاب بنو امیہ اس مہرہ
نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سرشار ہونگے ہونگے۔

(۹) عن ابي داود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي ان اول اربعة يدخلون الجنة ثلثا
وانت والحسين والحسين وذريرا منا خلف ظهرونا وازواجا خلف ذريتنا وشيعتنا عن
ابينا ننا وشمنا ثلثا راو حجة الطبراني في المعجم الكبير ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق سرور بن پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کے سب اول جنت میں داخل ہونگے وہ
ہیں تو اور ان حسین اور علی رضی اللہ عنہما کے پیچھے اور ان کے اولاد کے پیچھے اور ان کے شیعہ کے پیچھے اور ان کے ہمراہ ہونگے۔

(۱) عن ام سلمة قالت ان فاطمة انت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومها علي خرف رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه ملاسما قال انتم يا علي انت وشيعتك في الجنة راخرجهنم الاسلام بحكم الدين ابو بكر بن محمد بن حسين السبكي المندرجي مناقب الصحابة اُم المؤمنين اُم سلمة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہ السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف اس قدر اقدس اہتمام کرنا دیکھا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے ۛ

شیعہ ان اُحدوث کے سوا اور بہت سی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے امامیہ مذہب کے عالم دینی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہماری گروہ اکثاف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے اور علماء اہل سنت و جماعت و عویلا ہیں کہ وہ شیعہ ولی ہم ہیں چنانچہ حافظ ابن حجر صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھتے ہیں و شیعة اهل البيت هم اهل السنة والجماعة لانهم الدين احبواهم كما امرهم الله ورسوله واما غيرهم فاعداءهم فی الحقیقۃ یعنی اہل سنت و الجماعت ہی شیعہ اہل بیت ہیں کیونکہ یہی لوگ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت پر محبت رکھتے ہیں اور اہل سنت کے سوا دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہیں شاہ علیہ الرحمۃ وعلوہ علیہ الرحمۃ یہی ایک رسالہ میں جو فرقہ امامیہ کے جو تابعی لکھا تحریر فرماتے ہیں اہل سنت میگویند انہیں شیعہ ولی و اُحدوث کہ وہ افضل شیعہ دار و اند مور و آل نامیم نہ روافض ۛ

اب ہم کو دیکھنا چاہئے کہ جس شیعہ گروہ کے فضائل میں یہ حدیثیں وارد ہیں انکا کیا اعتقاد تھا کیونکہ کتب سیف تاریخ اور رجال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین میں جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابر کائنات کی نسبت علی العموم لوگوں کے سات مذہب تھے جنکے معتقدات میں زمین و آسمان کا فرق تھا ۛ

(۱) ایک وجہ تگنہ خروان کا بقیۃ السیف گروہ توح لہو میں آیا ہوا تھا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ امر مسلمان تک پہنچ نہیں جانتا تھا کیونکہ ابتداء میں حوریکہ نام سے مشہور تھا آخر میں خواجہ اور مقلین کے نام سے معروف ہوا ۛ

(۲) دو سر گروہ وہ شام کے نو مسلمانوں کا تھا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرف دار تھا یہ گروہ جناب امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجھتے تھے لیکن ان کی شان اقدس میں برسر محراب و منبر سب و شتم کرتے تھے آخر متفقین اسلام نے ان کو فاضل کا خطاب دیا ۛ

(۳) تیسرے گروہ وہ جناب امیر کا منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجھتا تھا اگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم کا قائل نہیں تھا یہاں تک انکو اصحابِ نبی کے مساوی سمجھتا تھا۔ ناجائز اس گروہ کا جلیلہ تر خاتمہ کرو یا کہ اس کا نام تک مشہور ہوا ۛ

(۴) چوتھا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دروید کا محاسب سے افضل جانتا تھا یہی گروہ اہل سنت و جماعت کے نام سے مشہور ہوا اور اسی سوا اعظم نے دنیا بہر میں فروغ پایا ۛ

(۵) پانچواں گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تھے اور ابتداء میں امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونوں صاحبوں کے مفاصلہ میں متوقف تھا ۛ

لعمریہ قف جاتہ علی و عثمان فلم یفضلوا احد امتہا علیہم مالک بن انس و یحییٰ بن سعید القطان (استیعاب)

(۱) چہنما گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا اور فضیلت کے ترتیب اختلافات کا قائل نہیں تھا اور شیخین رضی اللہ عنہما کی ہی تعظیم کرتا تھا اور حضرت عثمان شہید سب دین دینی امدونہ کے ساتھ ہی ہمدردی رکھتا تھا یہ لوگ تفضیل اور شیعہ اولیٰ کہلائے جاتے تھے۔

(۲) ساویل گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تفضیل کرتا تھا چونکہ ابتداء ہی سے اہل سنت کی جماعت کثیر اطراف بلاد میں پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتویں قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا میں آباد تھا۔ بوجہ مخالفت مذہبی کے اہل سنت اس ساتویں گروہ کو ان کے چڑانے کی واسطے ان کو رافضی کہتے لگ گئے۔

شیخ نوالحی بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تبصر القاری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں **شیعہ حدیثی** عدی بن ثابت قال سمعت ابیہ ابن عذیب رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یضار

کایہم الامم (۱) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ امام سید الشیخال بدوہ در کوفہ و شیعہ کہ از مشائخ کبار اہل حدیث است و اوراد الیہم شیخین فی الحدیث گفتہ اند از وی روایت حدیث وار و از بنی معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقاد مائے ایشان در زمان سابق بایں خراسانی و رسوائی کہ متاخرین وار مذہب بدوہ است چنانچہ

گفتہ اند کہ و از وقت اعتقاد و اینہا زیادہ بریں نبودہ کہ امیر المؤمنین علی را بیشتر دوست میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت بایں ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلام شیخ نورالحق کا کہنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علامہ اہل سنت بوجہ تفرقہ دہی کے شیخین کے سب کہنے والوں سے مطلقاً اخذ حدیث نہیں کرتے تھے بلکہ

خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے تھے چنانچہ حافظ جلال الدین البیہقی تدریب الخوارج فی شرح تقریب التواذی میں لکھتے ہیں قال ابو داؤد لیس فی اہل الامواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنی روافض کی گواہی تک قبول نہیں کرتے تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں قال

اما منا الشافعی رحمہ اللہ عنہ اقبل شہادۃ اہل الامواء الا الخطابیۃ من الدافضۃ۔

پس ثابت ہوا کہ وہ چہنما گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس سمجھتا تھا وہی شیعہ اولیٰ کا گروہ تھا جن سے علامہ اہل سنت ہی اخذ حدیث میں مضائقہ نہیں کرتے تھے خاتم الحیثین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تحفۃ الشائعین میں لکھتے ہیں نیز راید و انت کہ شیعہ اول کہ فرقہ سنیہ تفضیل

اند و زمان سابق بشیعہ لقب بودند و چون خلاۃ روافض و زیدیان و اسماعیلیہ بایں لقب خود را لقب کردند و بعد قبا ئح و شرور و اعتقادی و علمی گردند و خواہن التباس الحی عن الباطل۔ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ بایں لقب برخورد نہ پشیدہ و نہ خود را بایں سنت و جماعت لقب کردند لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا میں شیعہ کے نام سے مشہور

تھے محض اوجہ جس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا مگر اہل سنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوئے تو زید بن فرقہ کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تھا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلاتے جاتے تھے جو جناب امیر کے افضل اصحاب ہونے کے قائل تھے۔ ماسوائے کہ اگر اہل سنت ابتدا میں

شیعہ مشہور ہوئے تو زید بن اسماعیلیہ بوجہ خصوصیت کے کبھی اس نام کو اپنے لئے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند علاوہ بریں متاخرین اہل سنت ان شعبان اولیٰ کو اعتقاد تفضیل کے بارے میں ہمیشہ بدعتی کہتے چلے

یا غلو تشیع دینے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جس کی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری
شرح صیح بخاری میں کی ہے۔ والتشیع محبة علی تقدیم علی الصحابة فمن عد علی ابوبکر وعمر فهو غل
فی التشیع یہ دونوں اہل سنت کے نزدیک بدعت صغریٰ ہیں۔

دوم۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت تابعین اور جمہور تابعین میں پایا جاتا تھا۔

سوم۔ یہ کہ اگر ان شیخان اولیٰ کی روایتوں و سنت کی کی جلتے تو آثار نبویہ کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے۔

چہارم۔ یہ کہ اہل سنت نے صحابہ کرام سے کبریٰ یعنی روافض سے اختلاف نہ کیا اور نہ انکی روایات کو مسترد کیا ہے۔

ابن کثیر کو دیکھنا چاہئے کہ غلو تشیع (یعنی شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جس کی متاخرین بدعت صغریٰ قرار دیا گیا) کی کہاں تہا اہل سنت
بدعت کہتے ہیں امر محدث فی الدین جسکا اخذ کتاب السنن اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کون کلمۃ بخروج من لواہم

ان یقولون لا کلام۔ یا جناب امیر کی فضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ و آثار صحابہ سے ملتا ہے سب قطع نظر کر کے ہم اس

حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصرام الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ تواتر

اثبت متفق بنحو تواتر ہا دونوں میں ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح سلم شریف لکھتے ہیں

قد ثبتا فضیلتہ لعلی لا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلاً لیس فیہ الاکمال لا یستلزم خلافہ یعنی

اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جاسکتا بیاعتانکے افضل ہوئے

اپنے عزیز سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے ان کی خلافت پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

حضرت اگر نہیں ہو سکتا تو ہوا مطلب تو ثبوت فضیلت پر سوغہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔

عن ابن جبر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدنا انی حدث عن ابی جحیفۃ وہب بن الحسین ان

ابا ک صعد المنبر وقال خیر ہذا الامة بعد نبینا ابوبکر وعمر فقال ابن نذہب بک یا حکیم حدثنی

سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت متی یخلفک ہا دون من موسیٰ ان المؤمن یحفظ

نفسہ (اخیر المخطیث تا یخلف بعد اذ فی نخبہ ظریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبر کہتا ہے میں نے

جناب امام زین العابدین سے عرض کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اثبت میں سب بہتر ابوبکر

اور میں جناب امام نے فرمایا اے عقل والے تجھے ہم کہاں لیجائیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ

کہ حضرت نے فرمایا کہ علی تم مجھ پر بہتر ہماروں کے ہر موسیٰ سے مؤمن ہمیشہ اپنی کسر نفسی کرتا ہے۔

صلح بن مہدی القبطی علم شامی فی آثار الحق علی ابیہ المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراہم یحذون

عن قول شریک القاصی عند قیل عند معاویۃ حلیم فقال السیریحلم من سفاحی وحدت علیا وبقولہ قد قبل لہ الاذن و

اخاک فلانا فقال لیس باخ من ادرا علی وعما و تراہم یتکلمون فی کعب و اضارہ من تلک الذلۃ الرقیقۃ

حبنا و رعا یقولون بتبیح و تنقیبۃ انا ہر مثل ذلک ما ذکرنا من شریک فان کان التبیح انا ہر ذلک القدر فلیع ما یسم

منصف الخ عرواد المحدثون و سائر من سخی فیہ الذین رد بن عثمنا بتبعوا فی الجاہت الاخر و رضعوا ما رفع

اللہ و دفعوا ما وضع انت ہی کل امہ یعنی محدثین سے تعجب ہے کہ وہ قاضی شریک کی بات پر بلا سکی ہو تو

یہ جرح کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک نوفا کے پاس کیا گیا اور فرمایا حلیم ہیں اس جواب دیا کہ جو شخص سچ امر پر قوی

بن جائے اور علیؑ کے ساتھ جنگ کرے وہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے اہل ایک دفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے غلامے بہائی کی زیارت کو کیدیں نہیں گیا اس کے کہا جو شخص کہ علیؑ اور علیؑ عیب دہر ہے وہ سب سزا پائی نہیں ہے کبھی تو دیکھئے گا کہ وہی محبتیں میں سے کبھی اور اس کے امثال کو یا وجود دین اور دین میں اُن کے استعد رفیع الدرجات ہونیکے شیعہ کہنے لگتے ہیں۔ اور انکا شیعہ ہیں صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ سمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ بن اسی کا نام ہے جو کہ سمنے ذکر کیا ہو تو نتیجہ اپنی جہانی کی شمس ہے کہ یہ کوئی نصف مزاج اس میں نہیں ہو سکیگا بلکہ حدیث و نیز وہ لوگ جو اپنی جان اہل سنت کہلاتے ہیں ان لوگوں کو بڑی ٹھیلے کا ارادہ کرتے ہیں خود وہی طرف بدعت میں گرفتار ہو جائیں اور جس دنیا کو کہہ دے کر یا جو اُسکو بناتے ہیں اور جس کو بنایا ہے اُسکو کرتے ہیں۔ اس مباحث سے یہ تو ہم کو ثابت ہو گیا ہے کہ مذہب تفصیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبعہ تابعین میں رائج تھا اب ہر تہڑی ویر کیلئے نگاہ اور ہمارا نگاہ اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھنا چاہئے کہ یہ غلو تشیع کوئی صاحب ان میں بھی رکھتا تھا یا نہیں اگر بعض اصحاب اس کے قائل نظر آئیں تو ایسا اعتقاد و جو خیال اور قری فی تم الذین یؤمن ثم الذین یلوہم میں پایا جاتا ہو اس کی بدعت قرار دینا خود بدعت ٹھیکہ۔ حافظ ابن عبد البر النمری القری فی الامالی رحمۃ اللہ علیہ استیعاب فی معرفۃ اصحاب میں بصدر ترجمہ جناب امیر علیہ السلام محمدؑ فرماتے ہیں دوی عن سلمان وابی ذر والمقداد وجابر و ابی سعید و زید بن ارقم ان علی بن ابی طالبؑ بن اسلم و فضلہ و علیؑ غیر ہم یعنی سلمان اور ابو ذر اور مقداد اور جابر اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالبؑ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں اور یہ بزرگوارانؑ کو اپنے جناب امیر کو ان کے بغیر فضیلت دیا کرتے تھے (حافظ ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاز یوسف بن الزکی بن عبد الرحمن بن یوسف النمری الکلبی الشافعی نے بھی اس حدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں نقل کیا ہے۔ اس کے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتب نے کتاب المعارف میں جہاں پر شیعہاں علیؑ کا ذکر کیا ہے کہہ لے۔ اسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطغیلا صاحب رایتہ المختار و کان اخو من دامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرقا۔ المختار و ابو عبد اللہ الجحدل و زوارہ بن اعین و جابر الجعفی یعنی شیعہ میں غلو کرنے والوں کے یہ نام ہیں ابو الطغیلا مختار کا علم ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے والوں سے پیچھو ت ہوئے اور مختار بن ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ الجحدلی اور زوارہ بن اعین۔ اور جابر الجعفی ابو الطغیلا رضی اللہ عنہ کے سب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ اصحاب میں لکھتے ہیں و کان ابو الطغیلا عامر بن وائلہ یتشیع فی علی و یفضلہ و یحیی علی الشیخین ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما و یتوکل علی عثمان و صلی اللہ علیہ و علیہ و آلہ و یتشیع دینہ ابو الطغیلا عامر بن وائلہ جناب امیرؑ کی شان میں اعتقاد شیعیت رکھتے تھے اور شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ رضی اللہ عنہما کی حج اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید بے دین کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے۔ ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ طیب البیہقی بغداد میں ترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں دخل شریک علی الحدیث فقال لہ الحدیث ما تقول فی علی بن ابی طالب قال قال فیہ حدیثک العباس و علیہ اللہ قال ما قال فیہ قال اما العباس فان و علی عنہ افضل الصحابۃ و قد

کان بری کبواۃ المجاہدین یسالون عما ینزل علیہم من النوازل وهو ما احتاج الی احد حتی یلحق باللہ عز و
جل واما عبد اللہ فانہ کان یضرب بین یدہ یدین یصفین وکان فی حر دہ راسا متعبا و قال قد ا
مطاعا فلو کان انت اماما علی جوہر کان اول من یقعہ عنہ ہذا یرک لعل یدین اللہ وفقہ فی احکامہ فسکت
الحکمہ ولہ عیض بعد ہذا المجلس الا فیل حتی عززل شہ یرک رحمۃ اللہ علیہ یعنی قاضی شریک ایدہ ہدی
عباس کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات میرے دو دارے حضرت
عباس اور عبد اللہ بن عباس ان کو حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی بالکل کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک نے کہا
عباس کامرے تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکثر مہاجرین
عبادات میں جو کچھ نکلتی تھی تیس وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کی وقت تک بھی
کسی بات میں صحابہ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پیش آئی اور عبد اللہ بن عباس تمام عروبہ صیفین میں جناب امیر کے
طالب اور ان کی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امامت ظلم ہوئی تو سب سے پہلے عبد اللہ بن عباس ہی سباعت اپنے علم
و دین اور فقہ فی احکام کے ان کی شرکت سے کنارہ کش ہو جاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اس گفتگو پر نہایت ہی
تہوڑی مدت گزرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو تفصیل کے عہدہ سے معزول کر دیا۔

خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہم کو متبع اور اہل الہدٰی قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور قتادہ بن اسود اور حباب بن الماری اور جابر بن عبد اللہ الانصاری اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطیعل عامر بن واثلہ الکناکی الی شری رضی اللہ عنہم ورضو اعنہ ہر ایک پیشہ اس بابی آیت و امی نعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کا لجوم باہم اقتدایتم اہتدایتم ۛ

ولعم ما قال امامنا ابو عبد الله محمد بن ادریس الشافعی المطہی رحمۃ اللہ علیہ اذا نحن
نضلنا علیا فالتا بہ ووافض بہ تفضیل عند ذوالجمل بہ وفضل ابی بکر اذا ما ذکرته بہ ویت نصب
عند ذکر افضل بہ فلا نلت ذارفض ونصب کلہا بہ بحججہما حتی اوسد فی الرہل بہ وایضاً قال
لو کان الرض حب ال محمد بہ فلیشہد التقلان الی ووافض بہ وقال الیہقی وانما قال لشافعی
ذلک حین فیما الخراج الی الرض حصد اولیخار صواعق محرقہ علاء بن جحر کہما اچھا فرمایا ہے ہمارے
ہمارے امام اعظم سیدنا و مولانا جعفرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطہی رحمۃ اللہ علیہ کہ جب ہم جناب علی علیہ السلام کو فضیلت
دیے ہیں کہ ہم یوقوفوں کے نزدیک رافضی ٹھہرائے جاتے ہیں اور جب ہم ابوبکر کے فضائل کو بیان کرتے ہیں تو ہم
ناصبی قرار دے جاتے ہیں میں نے نہ کہ وہ دو صاحبوں کی محبت میں ہمیشہ رافضی اور ناصبی ہوں اگر آل محمد علیہ
علیہ وسلم کی محبت رفس ہے۔ تو جن اس گاہ میں یہ رافضی نہیں ہی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امام شافعی رحمۃ
کہتے ہیں کہ جناب امام شافعی زور اشعار اس وقت تعین کو جو جبکہ حواہج علی ان کو رافضی کہا تھا۔

اب ہم ان شیعہ بزرگواروں کے نام کی فہرست مختصر یہ ناظرین کرتے ہیں کہ جن کو ایک طرف سے تو بتیغ قرار دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے۔ حافظ عبد الرحیم العزاقی شرح الفیہ الحدیث میں لکھتے ہیں و کتابہ لم یلا من الشیعۃ یعنی صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتوں سے مالا مال ہے سیوطی علیہ الرحمۃ

تذریب الراوی فی شرح تقریب السنوای میں بخاری اور مسلم کے راویوں کے بیان میں لکھتے ہیں: ۱۰ اودت ان
اسمہ اسماء من روی بالتشیع من اخرج لهم البخاری والمسلم واحد هما وهم اسمعیل بن ابان
واسمعیل بن زکریا الخلفائی - وجیر بن عبد الحمید وابان بن تغلب الکوفی - وخالد بن محمد
القطوانی - وسعید بن فیروز وابو الجستانی - وسعید بن عمر بن اشقرم - وسعید بن عیاد
بن العوام - وعباد بن یعقوب - وعبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ - وعبد الرزاق
بن ہمام صاحب المصنف - وعبد الملك بن اعین - وعبد بن اللہ بن موسیٰ العیسیٰ - وعدی بن ثابت
الانصاری - وعلی بن الجحدہ - وعلی بن الحاشم بن البرید بن فضال بن دین - وفیصل بن مرقوق
الکوفی - وفطر بن خلیفہ - وحمید بن حجاز الکوفی - ومحمد بن فضیل بن غزوان - ومالك بن اسمعيل
وابو غسان یحییٰ بن الحارث (ر) کلاء روا بالتشیع تھے۔ ارادہ کرتا ہوں میں شمار کروں نام ان لوگوں کے جو کہ
تشیع کے ساتھ مشرب ہوئے ہیں اور احادیث افندیہ میں ان سے امام بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونوں پر
اور وہ اسمعیل بن ابان اور اسمعیل بن زکریا خلفائی - اور جیر بن عبد الحمید الخ

عبد المتین مسلم بن قیسہ الدمشقی نے المعارف میں بی ایک فہرست دی ہے وہ یہ تھا: الشیخ الحدیث الامام
ومعصود بن معصود - والاصم بن بنانہ وعطیہ الدوقی - وطاوس - والاعمش وابو اسحاق السبیعی - وابو ہادیق
وسلم بن اہل - والحکم بن عقیبہ - وسالم بن ابی الجعد وابو ابراہیم وجیر بن جویہ - وجبیل بن ثابت ومنصور بن مشیر
سفیان الثوری شعبہ بن الحجاج - وفطر بن خلیفہ والحسن بن سالم بن جی وشریک قاضی وابو اسیر - ومحمد بن فضیل
وکیع وحید الرواسی - وزید بن الجباب - والفصل بن وکیع - والسجودی - وصعید بن عبد اللہ بن موسیٰ - وجیر بن عبد الحمید
وعبد اللہ بن داؤد - وشیم - وسلمان النہمی - ومحمّد الاعرابی - وجعفر السبیعی - وکلی بن سعید القطان - فابن لیثہ وبنام
بن غارہ - والثیر وصائب ابیہم - ومعروف بن خروزم - وعبد الرزاق - ومعر - وعلی بن الجحدہ

انکے سوا اکثر دوسری امیر حدیث انہیں شیعیان علی کی قطار میں شمار کیے جاتے تھے۔ چنانچہ ابن خلکان وفتیان الاعیان
میں یہ ترجمہ نام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: الامام ابو عبد الرحمن بن شیبہ البیہقی خرج الی دمشق ودخل
فسئل عن معاویہ وما اردی من فضائلہ فقال ما عرفت له ففیصلہ اکاد الشیخ اللہ بطنہ وكان یتشبع
فما زالوا یدعون فی خبیثہ حتی خرجہ من المسجد یعنی امام عبد الرحمن بن شیبہ انسانی نے جواب دیا کہ
سنن کبیرہ وخلق میں گئے لوگوں نے ان سے امیر معاویہ کے فضائل کے متعلق سوال کیا۔ امام نسائی نے جواب دیا کہ
مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بہرے۔ یہ نہیں ہے موقوف کے
دو کوئی امام نسائی کے فضیل پر لاتین اگر انکو مسجد سے نکال دیا کیونکہ وہ شیعہ بن بیان کرتے تھے۔

سابقہ مذکورہ الحافظین مصنفات تک علیہم السلام ابو عبد الرحمن کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ قال ابن طاهر
سالت ابا اسمعيل الكاهن قال ثق في الحديث را فضی خبیث۔ خدا تعالیٰ ابن طاهر
كان من الذين اتهموا بالشيعة في الباطن وكان يقول في التشيع را بخار وروايات فخرنا
عن معاویة والامام طاهر بن ابي رزاق جند رستم قتل اما الخرافة من خصوم علی حفظ امور اهل

امرا شیخین فخطہ لہما بکل حال جو شیخی کو دلفضی انتھی یعنی اپنی طاہر ناقل میں کہیں ابو اسماعیل دلفضی سے حکم کی نسبت استفادہ کیا وہ کہتے لگا حکم حدیث میں لکھتا ہے دلفضی نبییت پر پیر ہیں طاہر کہتا ہے کہ حکم ضیعہ ملا ہے میں سخت متعصب تھا اور عقیدہ اور فطرت میں اپنے آپ کو اہل حقین کا ہر کرتا تھا معاویہ اور اس کے اولاد سے خوف تھا اور سی کا اظہار کرتا تھا اور اس میں غدر نہیں کرتا تھا میں کہتا ہوں کہ دشمنان علی سے اسکی انحراف قریب ہے لیکن شیخین کی ہر حل میں تعلیم کرتا تھا اس لئے اس کو ضیعہ کہنا چاہئے نہ دلفضی ہے

بعض اصحاب یال کریں گے کہ موف نے اپنا نہ سب نہیں بتایا کہ وہ حضرت اہل سنت کا نام لیا اور یا ابی صلیبان کی جناب سے عقیدت تھے واللہ ہے اس کے یہ خاکسار جو اپنا مسک رکھتا ہوں یہ ناظرین کرتا ہے

(۱) جناب سرور عالم علیہ السلام کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ و انفسل اور اعلیٰ تھے

دہلی جناب یا ابی علیہ السلام و اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے انفسل تھے

(۲) عشرہ مبشرہ میں ہر ایک صاحب حق خلافت تھا اگر تحقیق خلافت کی نسبت دیکھا جائے تو استحقاق خلافت میں یہ شائبہ کسی کو بھی حاصل نہیں تھا کیونکہ خلافت فی البدوۃ ارجح ہے بانی رہی خلافت فی البقاء اصلاحات نو عشرہ مبشرہ میں ہر ایک کو اس کا استحقاق حاصل تھا جس کو حاصل ہوئی وہی خلیفہ ہو گیا

خلافت امیر خاص نہیں تھا اگر ہوتا تو اس قدر بڑھتا کہ کیونکہ پیش آئے اور انصارنا امیر اور انکم امیر کیوں کہتے آیا ہمارا اس کو نہ پیش کرتے

ابا اس بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کس کا حق تھا اور وقت کہ ہم بیعت کرنے لگیں پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست میں جو مختلف اصول استخلاط کے ہیں ان پر کون اصل کی بنا پر یہ فیصلہ کرے ہیں آیا انتخاب کی بنا پر خلافت کی اصل پر ہے

وراثت کا اصول ضرور ہوتا تو دونوں میں جاگزین ہے اور اسی کو نگاہ میں رکھ کر فیصلہ کرنا سیر اور ہوتے ہیں لیکن اگر اصل کے لحاظ سے دیکھیں تو حضرت علی علیہ السلام کی دنیوی خلافت کا حق حضرت ابوبکر کو حاصل تھا نہ حضرت

امیر کو سب سے پہلے امام شیخ اور ان کے بعد امام شیخ کا حق تھا ان کے بعد انکی اولاد کا بلاشبہ عرب کے شیخ ہیں سب سے پہلے اصل تھا اگر اسلوب اختیار کیا جاتا تو اگر اندرونی اور بیرونی چاقیوں سے جو کالہ ہم غریب فکر کریں گے کسی کو اسکی طرف

انتقلت نہوئے و یا ماسوا اسکے عرب میں اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تھا وہ اس سے بالکل مختلف تھا نہ پورا جمہوری تھا نہ پورا شخصی نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنیادیں واقعہ سے ہوئی اس میں عام

اصل انتخاب وغیرہ کوئی نہیں رہا گیا انحضرت علیہ السلام کے انتقال پر عدل کو چند ساعتیں نہیں گزری تھیں اور صحابہ و جمہور بزرگین کا فکر گہری تھی کہ اس کے پاس خبر آئی کہ انصاریہ بنی ساء میں اس عرض سے منع ہوئے ہیں کہ اپنے میں سے ایک شخص کو امیر اور خلیفہ بنالیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میں منافق نہ

ہوں نہ پہلے سے عبد اللہ بن ابی کے چناؤں سے بولتا ہوں نہ اس نے ایک وقفہ قریش کے ساتھ انصار کے ایک شخص سے تکرار ہو چکا ہے کہ یہ نصیبت تھی آپ ہی تھے وہی کوئی کر اور شہر میں بسا کر اپنے سر پر والی کے خلاف

میراث لغوی ہے معرکہ میں وہ سبقت فرمیں اور انہیں بے ہوش کر دے یہاں تک کہ وہ اس نے

انصار کو جلدی اس امر پر یا فیکو نہ کیا کہ خلافت قریش کے ہاتھ میں نہ جاتی رہے جو کہ علیہ طیب کے اصلی باشندے
 بھی تھے ان کو مہاجرین دینے لگے والوں کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تھا اور ان کو یہ خیال تھا کہ
 ان لوگوں سے ہمارے ہونے لوگوں کو جتنے اپنے پاس رکھا ہو اور انکی اعانت کی ہے ہمارے اپنا احسان ہیں یہ ہمارے زیر
 اعانت ہونے چاہئیں کہ ہم ان کے تابع فرمان بن جائیں وہ خدا کے رسول کی ذات باریکات ہی آپ کی جی غلامی ہم لوگوں
 کے کرتے تھے اب ان کی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگوں پر غلامی کا کوئی استحقاق نہیں نہایت الامر ہم ایک کے اپنے میں
 اپنا جدا کا نام میرے تالین پہنا نہ چہرہ مدین عباد کو جو بنی خزاع کا سرگرم تھا انصار سے بیعت کیے نامزد ہو گیا
 تھا عرض کیا کہ قبول سروریم میور وقت نہایت ناگوار ہو گیا تھا اور اسلام کا آئینہ اتفاق معروض خاطر میں تھا دیکھو
 کتاب انس اور ان کی خلافت صحیح ہے

حضرت ابو بکر اور عمرؓ نے سن کر سفینہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچے ان کے ساتھ ہوئے یہ بیٹوں
 اصحاب انصار کے جمع میں جا پہنچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے بیان کئے ان کا یہاں رہنے کا مشاہدہ علیہ طیب نسبت
 حضرت ابو بکرؓ کے کہا کہ حضرت عمرؓ یا ابو بکرؓ میں جو اس وقت حاضر ہیں ایک کو منتخب کر دو حضرت عمرؓ نے علیؓ کو
 کہ مجاہد انصار میں کوئی برگزینہ نہ ہو جائے اور قتلہ ہر پادشہ ہو جائے حضرت ابو بکرؓ نے انھیں بیعت کر لی اور نہایت بنی
 خراج کو برگزینہ کرنے کی پیر بھی کوشش کی مگر بنی اوس کے جو انصار میں سے دوسرا گروہ تھا بیعت کر لینے پر کامیاب
 ہو سکا (دیکھو وظائف اور محمد موطا سروریم صفحہ ۱۵) حضرت علیؓ علیہ السلام اس وقت موجود نہیں تھے اور نہ اس
 رائے لینے کی مہلت تھی جب حضرت ابو بکرؓ وہاں سے لوٹے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تھے اسلئے
 شریعت جتنا ضرور ہم سے جسک کہ خلق ان کو تادم العمراف تھا

یہ حالت توازن دینی اسلام کی تھی اب باہر کی حالت غرب میں جو پیش آمد اور الحاد و پیلا ہوا تھا ایک طرف عرب کے
 یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے قرآن مجید دوسری طرف دینیان بنی
 برصغیر غاش تھے چنانچہ جنکی غلبہ کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہرہ راری اسلام بن زید ایک لشکر مدینہ سے
 باہر نکال چکے تھے خود مسلمان میں یہی جنس قبائل اسلام سے برآشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے
 بعض مولفہ القلوب اور منافق تذبذب کے بہنور میں گرفتار تھے صرف مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے
 جو فتح کیے پہلے طاعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے اور جتنے ولیہ خدا نے سکینہ اتار تھا انکی تعداد نیزہ سولہ سو سے
 زیادہ تھیں بھی جن میں بعض مہاجرین اور بعض انصار تھے جیسا کہ ان شریک و لوگوں میں یہی خلافت کی نسبت
 تکرار ہو رہا تھا اگرچہ حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کے تہہ پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک شریک پر اباح
 نہ کر دیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی میں موازین جانی کا احتمال تھا جس سے اسلام کا آئینہ اتفاق ہی ہاتھ سے
 جاتا رہتا اور اگر ایسے زمانہ وقت پر حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ ساعدہ میں نہ پہنچ جاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تجویز تکفین کی نظر میں نہ ہوتے یا سفینہ بنی ساعدہ میں ابو بکرؓ بیعت نہ ہو تو شریکے روکا جاتا تو عظیم
 فقرہ امت محمدیہ میں پیدا ہو جاتا ہر کسی اسلحہ اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو ہزاروں غریب ہو جاتی ہ
 سکے اسوائے شریک و شریک وقت میں جنابا یہی نہ کہ دست ہمارے بیعت کے ہوتے تو کئی ایسے حوائد ہوتے

الحديث من زمن احمد بن حنبل الاخاص من اجدت الفقهاء وائمة العلماء فانهم علموا ذلك ما لا يكاد و
يحيى بن سعيد القفطان وابن معين - فخذ اصابين اهل الفقه والحديث في هذه المسئلة و
اما اختلاف سائر المسفلون في ذلك فيطول وقد جمعه قوم انتهى (پس یہ اسناد کا اختصار
ایک میل روشن ہے کہ قبلہ ہم سے ترتیب الخلائق اجماعی نہیں ہے۔)

(۳۴) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہیں تھے اور ابو جعفر محمد بن زید بھی قاضی و قاضی
فرک کے حامل ہیں نہ طانی الاجتہاد و ان بزرگواروں سے۔

(۳۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے قصاص طلب کرنا
کرنے کیلئے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آچھپے تھے حضرت امیر نے خروج ثابت ہے میں میں ان سے اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خطابی الاجتہاد و سرفروہا ہے لیکن جنگ جمل میں طلحہ و زبیر دونوں صاحب
شرکین نہیں ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہو گئے تھے اور ام المومنین نے اختیار و حرکت میں نہیں کی تھی۔

(۳۶) کل صحابہ مجتہد نہیں تھے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تھے اور بعض عام تھے اُس کا ذکر ہم امیر معاویہ کی
خطابی بحث میں کریں گے۔

(۳۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص طلب کرنے کے لیے نہیں اڑے
بلکہ خلافت کیلئے اڑے تھے اس میں اُن سے خطا منکر نہ ہوئی بلکہ یہ اس خطائی وجہ سے نہ ثابت ہو
خارج نہیں ہوئے صحابہ معصوم نہیں تھے اکثر بعض سے بقا ضلئے بشریت خطا منکر وقوع میں ناچھپا ہے لیکن
ایسے خطائی وجہ سے مرد و زن و طعن نہیں ہو سکتے۔

(۳۸) حراست خود اسلام اور اصلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت پر اگر کل امویں اتباع سنت
و ترویج قواعد شرعیہ کیلئے خطا منکر نہ ہو تو خلافت اشدہ ہو و نہ ملکیت و خصوصیت ہے۔

(۳۹) سلطنت نہ نبوت کیلئے اور لازم تھی نہ ولایت کے لیے جب کہ بجز جن جنوس انبیاء کے کوئی نبی سلطان وقت
نہیں ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کیا اس سے لازم ہے چاہا سکتا ہے طاقت ملک صالح تھا لیکن نبی نہیں تھا
اسکے عہد میں سونیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہیں۔

(۴۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شیعہ ہے ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتھ ہرگز ہمیں
اتفاق نہیں کر سکتے۔

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور
رضا مندی سے خلافت حاصل کی ہے یا اس نازک موقع پر تنبیہ کہ خاندان جنگیوں کے چڑھانے کا احتمال تھا
اور جس کے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تھے مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اُس کو تسلیم کیا تھا اور جو خطرہ کہ سامنے نظر
آ رہا تھا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا۔

اسلامی خلافت میں اس وقت آیا چیمہ عیش و عشرت کے مسلمان موجود تھے جن کی کہ اس کو طوع پیدا ہو گئی تھی بلکہ
بھڑک رہی تھی واری کا کام تھا کیا وہ نہری سبک یا پہلوں کی سبکی تھی یا کاندر کا پھونکا ہوا تھا

ابن ابی و سبت کرہ کیجو کہ تمام عرب میں ایک سحر سے دو سحر کے سوسہ تک اترتا دوانی و اور بنائیں چیل گئی
 تھی جسکی نسبت بن خالد بن ابی تاج نہیں لکھتے اتنے وقت العرب عامۃ و خاصۃ واجتمع علی طلیحہ
 عوام اسد و طی و ایدت عطفان و توفقت ہوا ان فامسکوا الصدۃ ثم دارند خواہر من بنی سلیم
 و کذا اساتذناں یکل کان ۱۲ و ثوب الا سود بالین و و ثوب سلیقہ بالہامۃ ثم و ثوب علیۃ بن خزیل
 فی بنی اسد یعنی کلام النبوة ۱۲ و ثبات بحاج بنت الحارث من بنی عطفان و ایتھا اھل بن
 عمران فی بنی تغلب و عقبۃ بن ہلال فی النمر و السلیل بن قیس لیبیان و زیاد بن بلال و قبلت من
 الجربۃ فی ہذا المجموع فاصدک المدینۃ یعنی عرب کے قبیلہ بعض پر کے بعض اوپر سے مرتد ہو گئے
 لیکن کمی بہت پر بنی اویسی اسد نے اتفاق کر لیا اور فلقان مرتد بن گئے ہوا ان کے لوگوں نے زکوۃ دینا
 بند کر لیا بنی سلیم سے بنی بنی مرتد ہو گئے تھے اس طرح ہر سب بنگو کہ لوگ بگرنے لگے تھے ۱۳ اسد و طلیحہ میں بنی ادر
 مسیلہ کا یہ میں اور طلیحہ بن فلیحہ بنی اسد میں بنو شمس و بنو یار کہ بنو شمس کے بنی عطفان کی عورت سحاح
 بنت الحارث سے ہی عورت کا عورت کیا تھا اور بنی تغلب کے ذیل بن عمران اور قبیلہ غریبہ سے عقبہ بن بلال اور بنی
 کے لوگوں میں بنی زیاد بن بلال انکے ساتھ ہو گئے تھے اور وہ عورت ان حیت کیا تھیں عورت کہ بہت کچھ آئی تھی
 غرض کہ مکہ و مکہ کو بھی بگرنے کو پھار تھے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ میں بھی کیا ہے صرف ایک
 بابہ متورہ باقی رہ گیا تھا

جس کا اسلام کے دشمنوں نے چاروں طرف کو گھیر دیا تھا وہ بھی اندہ کی فساد سے معرض خوف و خطر میں تھا
 پس ایسے وقت میں حضرت کی زبردست تدبیروں نے نہ صرف ان کے بے چین اور پریشاں طبع کو قابو میں کیا
 بلکہ شام اور مصر و ایران جیسی بڑی سلطنتوں کو جو لاکھا اسلام بنا دیا
 پس اگر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جاسکتا ہو تو صرف یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے
 دشمنوں کے خلاف قت میں اسلام کو بغاوت سے اور فساد سے بچا دیا اور کیوں وہ اسلامی سلطنت و مملکت
 قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور جن کے اخلاق حسنہ اور عہدہ چال چلن و فیر و فلیح
 حیرت انگیز کارناموں کو کہیں اور کاٹ لیں اور سرور و شہر جلیبہ عیسائی نہ صرف مزاج موافق اور جو دشمنان
 کے بنائیت عرقت سے جدا کرتے ہیں

بنائیت مشرق کی بات ہو کہ ان بزرگان دین کی جناب میں گستاخانہ پیش آنے کو اور ان کے حق میں کلمات
 شنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث سنہات سمجھا جاتا تھا
 (۱) خدا کا کلام پاک باوازی بلند شہادت دینا ہے کہ وہ سابق الاسلام تھے جہاں پہ بدرستی تھے بیعت
 میں داخل تھے ان جلیل القدر اسلامیت سے پہلے بغیر کسی دہناوی غرض کے فاضلہ توجہ اللہ اسلام
 قبول کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی نعمت و فیض کیلئے اپنے فرائض و اقارب کو مجبور کر دیا کہ وہ اسلام قبول
 کر لیں کیا تھا اور تو کہے کہ قبول کر لیا اور تم اوہانے تجو اور اسلام میں حق و باطل کو گوارا کیا تھا
 غرض کہ وہی لوگ کہ تم خلیفہ اخرجت لنا من دارم محمد بن رسول اللہ والذین بعدہ استسلموا علی السفاد

ذیاباد پیرت سے پہلے ہی کو کولہا کے نام سے پہچانے گئے اور عبید بن ولید حبشیہ اموی سرور غزوات میں سے
جا چکے تھے۔ نیز رہبر ہوائے اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے کے لئے حبشہ کی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ
پر سمیت کر لیتا کسب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس زمانہ میں اسلام میں کوئی اندرونی جھگڑا چل رہا ہو تو یہی وہی عثمان بن عفان اور عثمان
عرب اور مدینہ نبوت کا وہیہ خود کو نار صحابہ کو خانہ جنگیوں و مہم کی فرصت دیتی یہی خاص مصلحت تھی
نیز صحابہ کو جناب امیر کی سمیت سے ملنے آتی تھی۔

ان واقعات محقق سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسے جی میں آئے سو کہتے ہو وہ جز گوارا حاصل ہے اور نہ کسی کا توہین
جانتے ہو جو کہہ نہ سکتے تھے وقت نہ تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی اسی نیک نیتی کے بدولت خدا نے انکو
وہد اللہ الذین امنوا منکم وعلوہا اہل بیت لیستخلفکم فی الارض کا صلہ عطا فرمایا تھا جو کہ بعض

مرد افقہ القادریہ اور منافقین کے خویش و اقارب کے ذوالفقار حیدری ابھی تک خشک پیڑ پر بیٹھے تھے اسلئے بنظر حفظ
ماقتدہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چھوڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی اختیار کو
مرد خدا کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب کرنے کا کام چھوڑ دینے کے سپرد کیا۔

جب کہ تمام لوگ سیرت شریفین کے گرد بیٹھ رہے تھے اس اہل باب شور سے یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی
اتباع سیرت شریفین ہی اللہ عنہ کا اقرار کر لیں کہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل میں آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو کہ
جناب امیر شریفین رضی اللہ عنہما کو اکثر اور شریعت میں غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بقاضا اور شریعت اسے سرور

ہو جایا کرتی تھیں۔ چنانچہ سیرت شریفین نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لا علی لہک عمر اور اعدوہ بالہ من معضلہ
لیس فیہا الذی الحسن لا یقالی اللہ یا علی فرمایا کرتے تھے اسلئے جناب امیر نے سیرت شریفین کے اتباع کا اقرار کیا
اور سیرت واقعہ و واقعہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہو گیا۔

لیکن اس میں کسی طرح کا شک نہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام اپنی خلافت کے خزانے تھے اور انکی خواہش یہ تھی کہ اس عرض
سے بھی کہ ان کو دینی سلطنت حاصل ہو جائے بلکہ انکی منشا یہ تھی کہ امر خدا میں کوئی کوتاہی ہو بقاضا
بشریت اکثر خلفائے ظہور میں آتی رہی جو احیاناً بھی وقوع میں آئے۔

اسات شک ترتیب خلافت اجماعی ہو لیکن فضائل علی ترتیب خلافت اجماعی نہیں چنانچہ بنی قریظہ بن عبدالمطلب
میں بنی زہرہ جناب امیر علیہ السلام کے ہوتے ہیں اختلاف السلف الیضا فی تفضیل علی وایں بکے لینے سلف کا جانا جائید
اور حضرت ابو بکر کی باجمہر فضیلت میں بھی اختلاف تھا۔

فضائل علی ترتیب خلافت پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کر لیا ہے چنانچہ
ہذا فی مرفوع اسی مقام کے نزدیک کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اہل السنۃ فی علی عثمان نام تفضیل واحد
منہما علی صاحبہما مالک بن انس و یحییٰ بن سعید القطان و اما اختلاف فی السلف فی تفضیل
علی و ابی بکر فقد ذکر بن خثیمہ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایت و اہل السنۃ اللہ علیہما علی ما ذکرنا ذلک
من تفضیل ابی بکر علی عمر و تقدیم عمر علی عثمان و تقدیم عثمان علی علی و علی ہذا عامر اہل

چہارم جہان تک کہ ہم سچی روایات کا تتبع کرتے ہیں، یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آئندہ ہادی علیہ السلام ان بزرگوں کی اہمیت نہیں دیا کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فریہ از شاوکیا کرتے تھے ولدی ابو بکر بن ابیہنہ مجھ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جناحہ اسکی وجہ کو عبد اللہ بن ابی ہاشم طبقات الکبریٰ میں اور دوسری طبقات الحقائق میں لکھتے ہیں کہ امام فرمودہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم ثابت عبد الرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدی ابو بکر مرتبین یعنی دو نائب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فرمودہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تھا۔ امام قاسم کی والدہ کا نام اسما بنت عبد الرحمن بن ابی بکر تھا اسی کے نائب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ابو بکر نے دوبارہ جناحہ ظاہر ہے نب میں اسکی ساتھ فرخ کیا جاسکتا ہے جو قابل فرخ ہو۔

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا بن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر و عمر آپ نے فرمایا ہما امامان عادلان کا ما علی الحق و ما نا علی الحق یعنی وہ دو نواب تھے علول تھے اور حق پر تھے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب اولہ نقیہ فی اثبات نقیہ مطبوعہ نوادہ نہ لکھا ہے اسکو تحریر فرما کر اسکی معافی میں ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے لیکن اسی تاویلیں اگر ہر کلام میں پیدا کی جائیں تو شاید کسی کلام سے مستقیم معنی پیدا ہو سکیں۔

بحال انوار میں علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں دوی العیاشی عن ابی القاسم علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب و بعمر ابن هشام حافظ ذہبی کا شاف میں ہے شیخ المشائخ الحلیم بن عبد اللہ الکندی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں علی بن عبد اللہ البوحمیہ الکندی کا نام قیس و دوی عنہ فہیک القاضی ان قال من سب ابی بکر و عمر احد الا افتقر او قتل یعنی علی بن عبد اللہ البوحمیہ الکندی شیعہ۔ یہ بھی شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ علی کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے عداوت کی جو وہ یا تو محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ہے خیر اسکی تو ہم قائل نہیں کہ وہ محتاج ہو یا نہ ہو یا مارا گیا ہو یا نہ ہو تو مرثیہ اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اسکو سب دینے و قتل دینے یا شیعہ کہہ کر ہر جانتے تھے اور ہمارا یہی مسلک ہو خواہ ہم کو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے۔

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار خود کے خاص بچے تھے رضی اللہ عنہم و رضوانہ علیہم۔

جناب امیر کی محبت کا علامت یا مان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا علی ما اعرت المؤمنون من بعدی (اخرجه المذاہل)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افریقہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد ہمارے پیروکار ہو گے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبد اللہ بن بکر عن امیہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام الی الیہن بحدین علیہما علی بن ابی طالب وعلی بن ابی طالب ولید فقال اذا اقیتم علی علی بن ابی طالب فاقیمتم فکلوا احد منکم علی جندہ قال فلیقنا بنی زبید من اهل الیہن فاقیمتم فانظر المسلمون علی المشرکین فقتلنا بالمقاتلہ وسببنا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی الیہن صلی اللہ علیہ وسلم وامر فی ان انال منہ قال فافتکت الکتاب الیہ وقلت من علی فتعیر وجہہ فقلت هذا امکن العائد بعثنی مع رجل وامرئتی ان ابلغ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتخ علی نانی فامرہ وهو ولیکم من بعدی (اخرجه احمد والنسائی و فی اسنادہما احکم الکندی وهو شیعی لکن وثقہ ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریر الیہن عبد شہن بریدہ اپنے والد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کنان کی طرف دو فوجیں روانہ فرمائیں ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر مقرر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو اور ارشاد کیا کہ اگر کہیں دو فوجیں جمع ہر جائیں تو دونوں میں علی ہی امیر سمجھے جائیں اور اگر جدا جدا میں ہوں تو اپنے اپنے لشکر کے امیر سمجھے جائیں ہم اہل بنی زبید کے قیدی بنی زبید پر جاؤ مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں سے مقابلہ کیا اور بنی زبید کو جو جو گرفتار کر لیا علی علیہ السلام نے ان میں سے ایک گزیر کو منتخب کر لیا خالد بن ولید نے یہ فیصلہ حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ خط لکھیں حضرت کے حضور میں جاؤں میں نے خط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی حکایت کی حضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے خنجر ہو گیا میں عرض کیا میں حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھ کو ایک شخص کے ماتحت کر کے بھیجا تھا اور اس کی اطاعت کو مجھ پر لازم کر دیا تھا جو کہ اُس نے کہا میں حضور میں عرض کر دیا آپ نے فرمایا کہ بریدہ علی کے پیچھے مت بڑو وہ میل چڑھ چکا ہوں وہ میرے بعد نہتا رہا ولی ہے ۛ

(۲) عن بکر بن عبد اللہ عن امیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بکر بن عبد اللہ ان علیا ولیکم بعدی فاجب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوتے تھے تحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اس کو حکم ہوتا ہے ۛ

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدک فاجب علیا فانه یفعل ما یؤمر (اخرجه المحاکم فی المستند وکذا والضمیاء فی المختارۃ والوالصافی فی الاکتفاء فی فضائل الاربع الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اُس کو حکم ہوتا ہے ۛ

(۴) عن علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البرید ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فاقہ
یفعل ما یؤمر و یراجع الی فی خود و سل الایام جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے برید رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ تحقیق علی علیہ السلام امیر و بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھ
کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اس کو حکم ہوتا ہے *

(۵) اخرج احمد فی المستدرک حدثنا عبد الرزاق وعفان والاحمد ثنا جعفر بن سلیمان قال حدثنی زید بن اسحاق
عن مطر بن عبد اللہ عن عمران بن عبد اللہ عن عمران بن حصین قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سمریۃ وامر علیہم علی بن اوطالب فاماب جارية فانکروا علیہا فتعاهدوا اربعة من اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینکروا امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قد منا من سفیر
بن ابرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلما علیہ قال فدخلوا علیہم فقام رجل فقال رسول اللہ ان علیا قد
فعل کذا او کذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال رسول اللہ ان علیا فعل کذا او کذا فاعرض عنہ ثم
قام الثالث فقال رسول اللہ ان علیا فعل کذا او کذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال رسول اللہ ان
علیا فعل کذا او کذا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجهه فقال دعوا علیا دعوا
علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مؤمن من یحکم اخرجہ النساء فی الفضائل
والابوعلی فی مسندہ وابن جریر فی تہذیب الاثر وصحیحة قال عبد الطبری فی الریاض النضر فی
فضائل العشرة قد اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب وابن جابر فی صحیحة قال ابن حجر فی اصباہ
فی تیسرے الصحابة قد اخرجہ الترمذی یاسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ہذا حدیث
صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه و اخرجہ بن عدی و الطبرانی و ابو نعیم فی فضائل الصحابة وابن
المنذر فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابة وابن اسبوع الا ندلسی فی
الشفاء والحافظ الذہبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمیع الجوامع وصحیحة
اخرجہ لمصنف ابوداؤد والطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ و ابراہیم بن عبد اللہ
الوصالی فی الاکتاف فی فضائل الاربعة الخلفاء وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل اہل اخرجہ ابن
ابی شیبہ وصحیحة وایضا صحیحة الترمذی فی کتراہمال - عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کثیر و بڑے لشکر
میں لائے پس لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے
یاجم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کریں گے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ یاجم
سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت میں سلام کیلئے حاضر ہوا کرتے تھے پس لوگ
حضرت کے حضور میں آئے ایک شخص الخمران میں کہنے لگا یا رسول اللہ جناب امیر نے فیصل کیا تھا حضرت
اس اپنا مونہ پیر لیا پیر دوسرے نے اُنکے سر من کیا یا رسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے یہی
مونہ پیر لیا پیر تیسرا اور چوتھوں نے بھی اسی طرح عرض کیا حضرت نے متوجہ ہو کر تین دفعہ فرمایا تم میرے

میں علیؑ کی بیعت میں علیؑ کا ہوں وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ۴۰
اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص میں اور ابویعلیٰ نے مسند میں اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الثاری میں
روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضر میں فضائل العشرہ میں لکھتے ہیں کہ ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور عزیز ہے اور ابن جبران نے اپنی جامع الصحیح میں اسکی تخریج کی
اصحاب فی تہذیب الصحابہ میں ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے اس حدیث کو
اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے اور عالم مستدرک میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط
پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اس کو روایت نہیں کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے ہی اسکو روایت کیا ہے اور
ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اور فقیہ ابو الغدالی نے مناقب میں در ابن اثیر اسنے الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
میں دو باب اسوع اللہ لسی نے کلمات میں اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں اسکو روایت کیا
ہے اور مجمع البیاض میں سیوطی نے اسے صحیح ہونے کی نسبت لکھا ہے ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے
کتاب القوادس میں ابی ہریرہ بن عبد اللہ الوصابی نے اسکا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء میں حدیث کو نقل کیا ہے روایت کیا
ہے اور عبد اللہ بن السیوطی کتناخجہ ال کجلی فی فضائل علیؑ میں لکھتے ہیں کہ ابن شیبہ اسے صحیح ہونے کی بابت کہا
ہے اور حنفی نے ہی کثر الحال میں اسکو صحیح مانا ہے ۴۱

عن ابي ذر بن مرير وسعيد بن وهب وخبه العرق وزييد بن ارقم عن ابي عبد الله ان عليا ناشد
الناس من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كنت وليه فعلي وليه فضع عشره فشهدوا والحمد
لله وارضوا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت وليه فعلي وليه (اخرجه الطيالسي في الكيبي
اسم بن مريم وسعيد بن وهب وخبه العرق وزييد بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب امیر نے لوگوں کو دس بار پیکر کہا جس نے
حضرت علیؑ کی حدیث کو سنا ہو کہ جس کا میں نے ولی ہوں اس کا علیؑ کی ہے وہ بیان کر دس اور کہتے آدمیوں نے
اللہ کر بیان کیا کہ مجھے حضرت کو فخر تے ہوئے سنا تھا کہ جس کا میں نے ولی ہوں اس کا علیؑ کی ہے ۴۲

۴۳) روی ابو داؤد الطیالسی حدیث ابو عروۃ عن ابی بلجہ عن عمر بن مہیون عن ابی عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی انت ولی کل مؤمن من بعدی (اخرجه الحافظ ابن عبد البر في الاستيعاب
فی معرفة الصحاب وقال قال ابی عمر هذا اسناد لا مطعن فيه لا بد بصحة وثقة نقلته) وہکنذا ذکر
ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المہر فی تہذیب الکمال امام ابو داؤد الطیالسی اپنی مسند
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو عروۃ نے اور ان سے ابو بلجہ نے اور ان سے عمرو بن مہیون نے روایت کیا ہے کہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ سے
فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے ۴۴

حافظ ابن علیہ بر کتاب سیحاب فی معرفۃ الامحاب میں اس حدیث کو مسند اسکو نقل کرتے لکھتے ہیں انہم ابو عمر رحمۃ اللہ
علیہ قال کہ یہ ایسے اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکو نقلین کے نقد ہونے کی وجہ سے کوئی مطعن ان میں نہیں ہو سکتا
ہے اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المہر نے ہی تہذیب الکمال میں اسی طرح نقل کیا ہے ۴۵

(۷) عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت الله بما على فبك خمساً فمعتني واحدة
واعطاني اربعة سألت الله ان يجمع عليك امتي فبلى علي واعطاني منك ان اول من تشق عنه
الارض يوم القيامة اما وانت معي واء المحل وانت فعمله بين يديك تسبق به الاولين والآخرين
واعطاني انك اخي فله الدنيا والاخرة واعطاني ان بيتي مقابل بيتك في الجنة واعطاني في ترجمتي
عبد الكريم بن هرازان القشيري انك وفي المؤمنين من بعدى راخرجه الراقي في ترجمتي ابراهيم
بن محمد بن عبد الله ابو اسحاق الرازي في كتابه تاريخ قزوين المعنى بالتدوين والخطيب في
تاريخ بغداد بسند صحيح والمتقى في كبر الخصال ومحمد بن عبد الله في المعارج العلوية جناب امير عليا اسلام
سے روایت ہوگا کہ حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے علی میں سے تیرے لئے خدا سے پہنچ باقول کا سوال کیا
تہا پروردگار نے ایک بات کو نامنطور کیا ہو اور چار باتیں قبول کی ہیں میں خدا سے سوال کیا تھا کہ میری
امت کو تیری امامت پر مجتمع کر دو پس خدا نے اس کو نامنطور فرمایا یا پہر خدا سے جیسے تیرے لئے یہ دعا
کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لو اور محمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے
اٹھائے گا۔ اور سب سے پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کی طرف بڑھو گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی
پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بہائی ہو خدا نے میری اس عرض کو بھی قبول کیا۔
پھر میں نے دعا کی کہ جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اس کو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے کہا کہ
تم میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وهب بن حشر قال قدم بريد بن العيين وكان خرم مع ابن ابي طالب فوافي منه
حنفة فخطب عليه وبقه من حنفة فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له لا نقل
هذا فهو اولى الناس بكم بعد اخرجيه الطبراني في الكبير وابن مندة وابو نعيم وابن مردويه
وابن الاثير في اسد الغابة في معرفة الصحابة والسيوطي في جمع الجوامع والتتقي في كثر الاعمال
رب بن حمزة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بريد رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی صحبت میں میں
گئے ہوئے تھے وہاں جناب امیر سے انکی شکر رخی ہوئی ہوئی آپس میں تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگی یہ بات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملکہ ہو گئی حضرت ائمہ ارشاد فرمایا یہ بات مست کر علی میری جبرتم سب کے اولے ہے۔
(۹) عن ابن مسعود رضي الله عنه قال ايت النبي صلى الله عليه وسلم اخذ بيدي علي وقال هذا اولى
كل مؤمن وانا وليه (اخرجوه ابو الجين الحساكي) عبد الله بن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے کہ
میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ میرا ایک مؤمن کا
ولی ہے اہل میں اس کا ولی ہوں۔

(۱۰) عن صفوان بن يحيى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كنت بنية فاعلى
لاخرجه الدليلي حموي بن جناب رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسالتنا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے جس کا میں بنی ہوں میں علی اس کا ولی ہے۔

جناب امیر سے تولد رکھنے کا ثواب

۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یحیی جیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعد فی دینی فان دبی غرس فضیلتا عبدی ۱۰ فلیقول علی ابن ابیطالب فانہ لن یخرج من ہذا ولن یدخلکم فی الضلالة راخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند صلی اللہ علیہ وسلم فی ارشاد کیا کہ جو شخص میری زندگی کرنا چاہتا ہو وہ اور میری موت سے مرنے کی آمیز رکھتا ہو اور جنت میں رہائش کرے گا طالب ہو جس کا خدا نے مجھ کو وعدہ کیا ہو کیونکہ خدا نے اسکی شان اپنے ہاتھ سے لگائی ہیں پس چاہئے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولد رکھیں جو اس جنتی وہ بہتیں سہل ہر ہر بابت سے نہیں لگتے اور تم کو گھر ہی میں نہیں ڈالے گا۔

۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوجی الی من امن بی وولایۃ علی ابن ابیطالب فممن فی الجنۃ فمن تولد فقد تولد فی دینی فمن تولد فی دینی فقد تولد فی اللہ راخرجه الدیلمی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لایگا پس وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا جس نے اس سے تولد رکھی اس سے تولد رکھی اور جس نے مجھ سے تولد رکھی اس نے خدا سے تولد رکھی۔

۳) عن ابی سعید الخدری و ابن عباس قال فی تفسیر قولہ تعالیٰ وقضوہم انہم مشولون یوم القیامۃ عن ولایۃ علی ابن ابیطالب راخرجه الواحدی فی تفسیرہ والدیلمی ابو سعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وہ تفسیر ہم انہم مشولون جناب امیر کے حق میں لازم ہوئی ہے کہ کٹر کرو ان لوگوں کو ابھی ان سے پوچھنا جو قیامت کے روز علی کی ولایت ہو۔

۴) قال لما حضرت عبد اللہ بن عباس الوفاۃ قال اللہم انی اقرب الیک ولایۃ علی بن ابی طالب راخرجه محمد الملقی کہتے ہیں کہ جب جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو دعا مانگے گئے اور پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے قریب چاہتا ہوں۔

جناب امیر کے تولد کے بغیر کوئی صراط گز نہیں سکتا

۱) عن علقمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمیع اللہ الاولین والآخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی حیرتہم ما جازھا احد حتی کانت معہ براءۃ ولایۃ علی بن ابیطالب راخرجه ابی نعیم امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ تعالیٰ سب اچھے کچھے لوگوں کو جمع کرے گا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پر وائے راہداری کے بغیر نہیں گذر سکیگا۔

(۲) عن الحسن البصری مرفوعاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان يوم القيمة یبعث علی بن ابی طالب علی الفردوس وهو جبل قد علی علی الجنة وقوف عرش رب العالمین جالساً کرسی من نور البحرین بین یدیه التینیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایہ علی بن ابی طالب وولایہ اهل بیتہ یشرف علی الجنة فیدخل حبیبہ الجنة وسبقہ فیہ الذار لاخرہ الخوازمی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً عن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کے ایک سرگرم فرد میں تام پر جیسے کہ خدا کا عرش پر نور کی کرسی پر رونق افروز ہو گا اسکے سامنے ہر شہنشاہ ہستی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہو کر نہیں گذر سکیگا وہ جنت میں جہانک کر دیجھو گا۔ اور اپنے دوستوں کو اس میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں دھکیلے گا۔

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی طالب قبلہم ابو بکر فی حجرہ قال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز اخرہ بن السمان قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق حضرت امیر المومنین سے ملے اور جناب امیر کو دیکھا کہ ہنسنے لگے حضرت امیر علیہ السلام نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابو بکر نے ہنسنے میں سے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو دہاتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا۔

(۴) عن مجاہد عن بن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب يوم القيمة علی الجحش کا یہ دخل الجنة يوم القيمة الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب لاخرہ بن المغازلی مجاہد نے ابن عباس سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابی طالب میں پر ہونے سے داخل ہو گا جنت میں کوئی جب تک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا نہ ہو حضرت علی بن ابی طالب سے۔

جناب امیر علیہ السلام کا مولوی مومنین ہوتا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یہ حدیث اس قدر طریق کثیرہ سے روایت ہوئی کہ بعض محدثین نے انکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں۔

(۱) سب سے اول امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی ۳۲۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے اس کی نسبت حافظ سیوطی کتاب التبیان میں بیستمہ اس کے اس کل بابہ نکھتے ہیں ان ابن خرقہ ما علم علی الا حق العلم میں کہ اس حدیث کو کچھ تر طریقوں سے روایت کر کے ایک مستقل رسالہ کہا ہے اور اسکا نام کتاب المولاہ ہے جس کے کثرت طریق کو دیکھ کر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں ان محمد بن جریر فیہ کتابا ووقف علیہ فاندہ مشہور لکنہ طرقہ یعنی اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے جس کے کثرت طریق کو دیکھ کر بیہوش ہو گیا۔

(۲) انکے بعد حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زید بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب

الکوفی المعروف بابن محمد نے جن کے علم و فضل کی شہادت حافظ الخطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ایک مہر سطر سالہ لکھا ہے اور اس کا نام حدیث الموالاة رکھا ہے اور ایک سو اسی سال طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں بیش از من کنت مولاه فعلی مولاه اخراجہ لسانی والترمذی و کثیر الطرق جداوند استخرجہا ابن عقیق فی کتاب مہرہ و کثیر من اساتیدہ اصحاب و یسع من کنت مولاه فعلی مولاه کی حدیث کو ترمذی اور لسانی نے روایت کیا ہے اور اس کے بہت سے طریق ہیں ابن عقیق نے ایک کتاب میں اس کو طریقوں کو جمع کیا ہے جس کی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں (۳) پھر علامہ ابوالفاسم عبد اللہ بن عبد اللہ الحسکانی التتونی نے اس حدیث کو اسناد کو ایک کتابہ خبر کے رسالہ میں جمع کر کے اس کا نام دعا الہدایۃ الی اواد حق الموالاة رکھا ہے

دہم پھر علامہ ابو سعید مسعود بن ناصر السجری السجستانی التتونی نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہ سے روایت کر کے سترہ ہزار سالہ لکھا اور اس کا نام درایہ حدیث الولایہ لکھا ہے

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی التتونی نے ایک رسالہ میں اس حدیث کو طریقوں سے جمع کیا ہے چنانچہ شمس الدین قاضی میں بزیل ترجمہ صحیح عبد اللہ بن الحاکم لکھتے ہیں و اما حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه فہذا طریقہ جدیدہ وقد افردت ذاک ایضاً

ان کے اسو بعض ان حدیث نے اسے ہی بڑھ کر اس حدیث کو طریقوں کے جمع کرنے میں اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابو العالی جوینی سے نقل کرتے ہیں انہ کانت تیحب ویقول شاہد تجلدا ببغداد فی ید صحاف میں نے روایات ہذا الفخر مکنوا علیہ المجلدۃ الثامنتہ والعشرون من طرق من کنت مولاه فعلی مولاه یتلوا المجلد التاسع والعشرون یعنی ابو العالی جوینی تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بغداد میں صحابہ کے پاس اس حدیث کی روایتوں کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اور سیر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاه فعلی مولاه طریقوں کے متعلق یہ اسی سو بیس صحابہ کے بعد اسی سو بیس جلد بھی جائیگی

ان صحابہ کرام کے نام جن سے حدیث یہ روا ہوئی ہے

قال ابن العقیقۃ فی کتاب الموالاة ہذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم غدیر (۱) ابو بکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبید اللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبد الرحمن بن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبد المطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) حسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبد اللہ بن العباس (۱۳) عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبد اللہ بن مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن عقیق (۱۹) الانصاری (۲۰) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۱) ابویوب الانصاری (۲۲) سمیل بن حنیف الانصاری (۲۳) عثمان بن حنیف (۲۴) حذیفہ بن الیاس (۲۵) عبد اللہ بن عمر (۲۶) البراء بن عازب الانصاری (۲۷) ذاع بن رافع الانصاری (۲۸) سہم بن جندب (۲۹) سلمہ بن اکرم الانصاری

[illegible]

اُن ائمہ ہدایت کے نام جنہوں نے اہلسنت کی تسبیح کی ہر معنیہ وفات

کثیر نے روایت کیا ہے جن کے اسمائے محدثہ وفات و مرجع ذیل میں :-

ردیف	اسماء و خاندان حدیث قدس	ردیف	اسماء و خاندان حدیث قدس	ردیف	اسماء و خاندان حدیث قدس
۱۱	یحیی بن عبد الله الغیری	۱	امام محمد غفره الی رح	۱۱	۵۰۵
۱۲	علاء بن احمد السجری	۲	الحسن بن مسعود البغدادی	۱۲	۵۱۶
۱۳	محمد بن عبد الله البزار الشافعی	۳	زین بن معاویه البغدادی	۱۳	۵۳۵
۱۴	محمد بن جهمان البستی	۴	احمد بن محمد العاصمی	۱۴	۵۳۶
۱۵	سیمان بن احمد الطبری	۵	محمد بن عمر بن خشری حبش الکشان	۱۵	۵۳۷
۱۶	احمد بن جعفر القطیعی	۶	محمد بن علی بن ابراهیم التلمیسی	۱۶	۵۳۸
۱۷	علی بن عبد الله القطنی	۷	عبد الله بن محمد بن ابی سعید درمی	۱۷	۵۴۲
۱۸	عبد الله بن عبد الله المعروف بابن بطه	۸	موفق بن احمد ابو الموفی المعروف بابن	۱۸	۵۴۸
۱۹	محمد بن عبد الله بن المخلص النخعی	۹	محمد بن محمد بن خضر الارطبی	۱۹	۵۴۹
۲۰	ابو عبد الله النخعی صاحب مستدرک	۱۰	علی بن الحسن بن عبد الله المعروف بابن	۲۰	۵۵۰
۲۱	عبد الملك بن محمد بن ابراهیم الخزکونی	۱۱	عساکر الدمشقی	۲۱	۵۵۱
۲۲	احمد بن عبد الرحمن بن احمد الفارسی	۱۲	محمد بن محمد بن محمد بن علی السیسی	۲۲	۵۵۲
۲۳	الشیرازی	۱۳	فضل الله بن سید الخیسی الشیرازی	۲۳	۵۵۳
۲۴	احمد بن موسی بن مرویه الاصبهانی	۱۴	اسد بن محمد بن محمد بن عبد الله المعروف بابن	۲۴	۵۵۴
۲۵	احمد بن محمد بن یعقوب ابو علی سکوی	۱۵	امام محمد بن عمر القسری	۲۵	۵۵۵
۲۶	احمد بن محمد بن ابراهیم الشیرازی	۱۶	احمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله الاصبهانی	۲۶	۵۵۶
۲۷	احمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله الاصبهانی	۱۷	اسمعیل بن علی بن حسین بن محمد بن عبد الله الاصبهانی	۲۷	۵۵۷
۲۸	المعروف بابن السمان	۱۸	المعروف بابن السمان	۲۸	۵۵۸
۲۹	محمد بن محمد بن علی البیضاوی	۱۹	محمد بن محمد بن علی البیضاوی	۲۹	۵۵۹
۳۰	ابو جعفر بن عبد الله المعروف بابن	۲۰	ابو الحسن المعروف بابن الاثیر	۳۰	۵۶۰
۳۱	الشری القزطی حبش الاستیعاب	۲۱	محمد بن عبد الله بن عبد الله المقدسی النخعی	۳۱	۵۶۱
۳۲	احمد بن علی المعروف بابن الخطیب البغدادی	۲۲	محمد بن طلحه النخعی	۳۲	۵۶۲
۳۳	علی بن احمد بن الحسن بن احمد	۲۳	یوسف بن محمد ابو النجاشی البغدادی	۳۳	۵۶۳
۳۴	ابو نصر السجستانی	۲۴	بایق	۳۴	۵۶۴
۳۵	علی بن علی بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله	۲۵	یوسف بن محمد بن علی بن عبد الله بن عبد الله	۳۵	۵۶۵
۳۶	عبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله	۲۶	محمد بن یوسف بن عبد الله بن عبد الله	۳۶	۵۶۶
۳۷	محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد	۲۷	عبد الله بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله	۳۷	۵۶۷

اندر شمار	اسامی محرمین حدیث غدیر	وفات	اندر شمار	اسامی محرمین حدیث غدیر	وفات
۱	احمد بن الفضل بن محمد یار شیر المکی	۱۰۴۷	۶	محمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیماقی	۱۱۸۲
۲	الشیخ عبدالحق محدث الدهلوی	۱۰۵۲	۷	الصدفانی	
۳	محمد بن محمد المصري		۸	محمد بن علی الصبان	
۴	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب		۹	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخی	
۵	محبوب عالم		۱۰	المامکلی	
۶	عبدالحق بن مہدی القبلی		۱۱	احمد بن عبد اللہ دحللی	
۷	محمد بن عبد الرسول انیرزی الدینی	۱۰۳۹	۱۲	سنان بن ابرار الدین خاں الدهلوی	
۸	سید الدین بن محمد یار یزید بن افشار		۱۳	دولت محمد حسین کهنوی	
۹	میرزا محمد بن عبد شافی		۱۴	محمد سالم البخاری الدهلوی	
۱۰	محمد بن اسماعیل حاج		۱۵	سید لوی ولی احمد کهنوی	
۱۱	محمد بن علی محدث الدهلوی	۱۰۴۷	۱۶	لوی حیدر فیض آبادی حدیثی	

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ منقولاتر ہونا

۱۷) اقبال مرزا محمد مفتاح خان فی نزل الابرار بعد از ذکر حدیث الغیور: حدیث صحیح مشہور
 ہے کہ فی صفحہ الامتصاب جہاد الاعتقاد بقولہ مرزا محمد مفتاح خان نزل الابرار میں حدیث غیور کے
 ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یہ حدیث صحیحہ اور مشہور اسکی کہ میں ابیں منصب منکر کے سوا کسی کلام نہیں
 اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہیں ہے۔

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الخزنی صاحب الحصن الحصین فی سنی المطالب فی ذکر حدیث
العدید و لا یعرف من حاول تضعیف من لا اطلاع له فی هذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الخزنی صاحب
حصن حصین یعنی المطالب میں بذیل ذکر حدیث مذکور کھتے ہیں کہ اس حدیث کی تضعیف کرنیوالا نا اعتبار کرنا چاہیے
جاسکتا کیونکہ اس کو اس علم حدیث میں چھوٹی جہنم نہیں ہے۔

دس قال المزہبی فی تذکرۃ الحفاظ ونا حدیث من کہت مولاه فعلی مولاہ فلا طریقی خبیثاً وقلہ لوفد
 خلک ایضاً حب افظوفہی تذکرۃ الحفاظ میں نیز مل ترمذی عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک کتہوں میں کہ حدیث میں کہتے
 مولاه فعلی مولاه کتبہ بہت سی طریقوں کتہوں میں ہیں ایک مستقل سالیہ میں اسکی تفسیر کی ہے ۔

(۴) قال الملاحی قاری فی المرقاة ان هذا الحديث صحيح لا يرد فيه بل احسن الحفاظ عدة متواترة
ناظمی قاری مشکوٰۃ کی شرح مرقاة میں لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے جس کی شرح کاغذ نہیں ہو سیکے
بعض حدیث قاری نے اس کو متواترات میں شمار کیا ہے۔

هو تاج الجلالين عطاء الله بن فضل الله بن عبد الرحمن النيراني القيساري في الاربعين

ہذا الحدیث متواتر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجميع کثیر من غیر من الصحابة حافظ جمال الدین
عطاء الدین فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی دیشا پوری اربعین ہجری میں یہ روایت نقل فرمائی کہ حضرت علیؑ اس حدیث سے متواتر روایت کرتے ہیں کہ ایک جماعت کثیر اور بزرگواروں نے اس کو روایت کیا ہے۔

(۸) قال النعمانی ضیاء الدین صاحب المحدث المقلی فی کتابہ المسبی بالاحاث المسند فی سنون النعمانی
وین شریعہ مذکورہ ما ورد فی حق علی فی الحجة وهو علی حدیث متواتر معنی و اشہر روایت حدیث
تحت مولا علی صلاۃ علامہ ضیاء الدین صاحب المحدث المقلی کتاب اجازۃ سرورہ میں کہ تیس اہل بیت
کی قسم میں سے وہ حدیث جو بنیاب امیر کے قطع جتنی ہو سکی نسبت دیا ہو وہی جو اپنی حدیث سے تواتر ہے اور حدیث
من کنت مولا علی صلاۃ ان احادیث میں سے جو معنی نہایت صحیح اور روایت نہایت مشہور ہیں۔

(۹) قال عبد اللہ بن المناوی فی التیسیر من کنت مولا علی صلاۃ اخرجہ احمد وغیرہ و رجال احمد
ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر و هذا اذکرہ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العنزی
فی سلاح المنیر عبد الرزاق المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیدی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن علی بن مولا
کریم محمد بن بل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین روایت کیا جو اور امام احمد کے تمام راویوں سے بڑھ کر حدیث
کثرت میں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن محمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العنزی شیخہ فی سلاح المنیر شرح جامع
میں اسکا اسی طرح سے ذکر کیا ہے۔

(۱۰) وهذا الحدیث اخبرہ البیہقی فی الفوائد النکاح فی الاجاز المتواترہ فی الاذہار المتناثرہ فی
الاجاز المتناثرہ و علی التقری فی مختصر فطوف الاذہار اس حدیث کو حافظ عبد اللہ بن علی بن مولا
سید کاثرہ اور اذہار متناثرہ میں کہ اسے اور علی بن مولا نے مختصر فطوف المادہ میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں دونوں
صاحبوں نے حدیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۱۱) قال حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبي الشافعی فی کتابہ المعنی بانسان الجوف فی سيرة
الاکامین المامون ہذا حدیث صحیحہ و ردہا سائید صحاح و حسان و لا انتفاء عن قبح فی صحیحہ
کافی اؤد و ابی حاتم الدرازی حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبي انسان العیون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث
صحیحہ اور سائید صحاح و حسان سے روایت ہوئی ہے ابو داؤد و ابو داؤد حاتم رازی کے اقوال جنہوں نے حدیث
میں قبح کی ہے التفات کے قابل نہیں ہے۔

(۱۲) قال احمد بن محمد العامری فی زین الفقی ہذا الحدیث تلفتہ الامتہ بالقول وهو موافق الاصول
حافظ احمد بن محمد العامری زین الفقی میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ائمہ نے قبول کیا جو اس حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے۔
(۱۳) قال الحافظ محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی انصراط السوی قال حافظ الذہبی
ہذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرہ اجمہور اہل السنۃ و الجماعۃ حافظ محمد بن محمد بن علی
الشیخانی القادری المدنی صراط السوی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن و اسے کہہ سکتے
ہے اس پر جمہور اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے۔

المقتدی بن یحیی الطیفی عن زید بن ارقم وحذیفہ بن اسید الخفاری وابن ابی شیبہ وانیطی
عن ابی یوب و ابن ابی شیبہ وابن عامر والضحاک عن سعد بن ابی وقاص والشیخ الرازی فی الکتاب
عن عمرو الطیرانی عن حاتم بن الجعفی عن ابی نعیم فی نہض الی الصحابة عن یحیی بن جعفر وعن زید
بن ارقم وابن عقیل فی کتاب الموالاة عن حبیب بن بدیل بن ورداء و قیس بن ثابت وزید بن
شاذان لا یفتقران عن علی وثلاثة عشر راجعاً عن ابی شیبہ عن جابر بن عبد اللہ عن ابی ہریرہ
علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه۔ مولانا محمد صابر عالم جامع الفوائد میں تحریر کرتے ہیں اگاہ ہو کہ
حدیث مولانا حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات میں سے ہے کہ حافظ موصوفی نے فہرست الآثار میں
میں اس حدیث کے طریقوں کو شمار کر کے کہا تھا میں نے اس کا متواتر ہونا اور اس میں جو چارے ہیں یہ کہتا ہوں کہ امام احمد
اور حاکم ابن عباس اور ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل اور بریدہ سے احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ اور یحییٰ بن
ابن جریج اور ابو نعیم حذیفہ بن الازہری سے اور ابن قاضی حبشی ابن جنادہ اور زمری کہتے ہیں کہ یہ حدیث
اقسام حسن اور غریب ہے۔ اور نسائی اور طبرانی اور ضیاء المقدسی ابو یوسف بن سعید بن مسدد اور حماد بن حذیفہ
ابن اسید الخفاری سے اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی ابو یوسف اور ابن ابی شیبہ ابن عامر اور ضیاء اسد بن
ابی وقاص اور شیخ الرازی القاب میں جناب عمر بن الخطاب اور طبرانی مالک ابن اسحاق اور ابو نعیم فضائل
الصحابة میں یحیی بن جعفر سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقیل سے اور ابی شیبہ بن بدیل بن ورداء اور
قیس بن ثابت اور زید بن حنبل الانصاری سے اور احمد بن حنبل اور دیگر کثیر صحابیوں سے اور ابن ابی شیبہ سے اور یحییٰ بن
یحییٰ بن محمد بن علی بن ادریس بن شاذان اور شاذان سے کہ میں مولانا ہوں میں اس کا نقل ہوا ہے۔
(۱) قاضی شاذان اسد پانی پتی سیف المآول میں کہتے ہیں۔ اس حدیث پر سند تواتر رسیدہ و از سیوطی و صاحب
ازہرینا بھی و ابوب و زید بن ارقم و ابن عامر و عمر بن مرہ و ابو ہریرہ و ابن عباس و عمارہ بن بریدہ و سعد بن
ابی وقاص ابن عمرو بن جریج بن عبد الصمد الجعفی و مالک بن الجعفی و ابو سعید الخدری و طلحہ و ابو الطیف و حذیفہ
بن اسیدہ و غیرہ مروی گشتہ و مجتہدین ابن عقیل راجع صحاح و سنن و مسانید روایت کردہ اندہ۔

اگرچہ یہ شے تمام طرق احصا کر کریمنا چند طریق قریب کیا جاتا ہے

(۱) عن برید بن عبد اللہ قال سمعت مع علی بن ابی طالب منہ حقیقۃ فلما قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذكرت علیاً فلقصته فرائیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغیر من قال یا بریدۃ السنۃ او
المؤمنین من انفسہم قال علی یا رسول اللہ قال من کنت مولاه فعلی مولاه (آخرہ) احمد فی المستد
والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر و ابو نعیم وابن جابر والحاکم والحافظ ابی شہر
اسفیصل بن عیسی الاصبہانی المشہور بالسموہ والفقہ بن المغازی والبیہقی فی جامع الصغیر
والمقتدی فی کنز العمال بریدہ عنی احمد عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب امیر کبیر علیہ السلام سے عرض کرتے ہوئے کہ میں نے
تحریر کی جو میں نے آپس میں یا تو میں نے حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شکایت کرنے کے لئے لکھی ہے وہ ہے کہ حضرت کا چہرہ قدر

حتی کان بالحق ففی عن سمات متقاربات بالبطیاء ان یزول تجتنب من احد حتی اذا اخذ انقوم
مناظم ارسل فتم ما تسم من حتی اذا ثوب بالصلوة صلوة الطہر علیہ من وغدا یوم غدیر خم ثم بعد
فراغ من الصلوة قال ایہا الناس انی قد بنائی اللطیف الخیر انہ فی عیر بنی الانصف عمر النبی الذی
کان قبلہ وانی لا اظنہ یانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون هل بلغت فما انتہ
قالون قالوا نقول قد بلغت ووجدت ونصحت فخر انہ خیر انہ لا اظنہ یانی ان لا الہ الا اللہ وان
محمد رسول اللہ وعبدہ وان خیر حق وان نارا حق والبعث بعد الموت حق قالوا املی نشہد قال
اللہم اشہد قال ایہا الناس لا تسمعون الا فان اللہ موکفی وانا اولی بکم من انفسکم الا من کنت
مولاه فلی مولاه واخذ بید علی فرفعہا حتی نظرو القدم ثم قال اللہم وال من ولا الہ وعاد
من عاد الہ اخرجه الطبرانی والمحاظ ابو الفتوح السعدی الشافعی عامر بن ابی ہشامی مدنی ہمدانی ہمدانی ہمدانی
جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پھر آپ حج نہیں کیا یہاں تک کہ حقیقہ میں پہنچے
لوگوں کو کٹر غریزہ میں جہول کے درختوں کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا۔ جب لوگ اپنے مقام پر
جا اترے حضور نے ان درختوں کے نیچے جہاں دولانی اور نماز ظہر کیلئے آئے اور ان درختوں کے نیچے تشریف لائے
اور یہ خبر قوم کا ان مشہور ہو گیا ہے پھر آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ لوگو مجھ میرے پروردگار نے اطلاع کیا ہے
کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ مجھ کو بلایا جائیگا اور میں خدا کی
دعوت کی اجابت کروں گا۔ میں ہی پوچھا ہوں کہ خدا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے کیا میں خدا کا پیغام پہنچا دیا ہوں۔ پس تم
کیا جواب دو گے لوگوں نے عرض کیا ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت پہنچ
اوا کیا ہے خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود حق
نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور بندہ ہیں اور حجت اور دوزخ حق ہے اور محمد کے بعد پھر جینا حق
ہے۔ سب نے عرض کیا ہاں ہم لوگ کہہ رہے ہیں۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ان کو اللہ کی گواہی دے پھر ارشاد کیا کہ لوگو کیا تم نہیں سننے
کہ میرا مولا خدا ہے اور میں تم کو لکھ کر تمہاری جان لے لے ہوں پس کہیں میں اسکی گواہی دے دوں گا اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند
کیا یہاں تک کہ تمام قوم کے لوگوں نے ان کو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر وہاں کے میرے پروردگار دوست رکھو اسے جو اسے
دوست رکھے اور دشمن رکھو اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۴) عن حدیث بن اسید العقادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بعد برخم تحت شجرة
فقال ایہا الناس انی قد بنائی اللطیف الخیر انہ لم یعمر بنی الانصف عمر النبی الذی یلیہ من قبلہ وانی قد
یوشک ان ادعی فانا اجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماد انتم قائلون قالوا نشہد ان لا
قد بلغت ووجدت ونصحت فخر انہ خیر انہ لا اظنہ یانی ان لا الہ الا اللہ وان محمد
عبدہ ورسولہ وان خیر حق وان نارا حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الناس انما
لاریب فیہا وان اللہ بیعت من فی القبور قالوا املی نشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد
اللہ موکفی وانا اولی بکم من انفسکم فمن کنت مولاه فلی مولاه اللہم وال من

والا یوم عاد من عادہ ذوق الیایہا الناس الی غوطکم وانکم واردون علی الخوض حوض اعراض
 صبا بین بصری الی صناعیہ عند الخیم قد حانت من فضاہ والی سائیکم صین فردون علی عن
 التلیات فانظروا کین الخلق فی فیہا الشغل الا کیر کتاب اللہ عز وجل سبب طرہ بید اللہ وطرہ
 ایدیکم فاستسکر اید لا تفضلوا ولا تذلوا وعترتی اهل بیتی وانہ قد بنانی اللطیف الخیر انہما
 لی بختیما حتی یرد علی الخوض را حزمہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول الطبری فی ہندیا
 ضایع ابن السید الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بختیعی جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان میں ایک شہر
 کے پیر چٹھہ پڑے اور فرمایا اسے لوگو مجھے پروردگار کے علاوہ کیا ہے کسی نبی نے عمر میں پائی نگاہ اپنے پیغمبر کی عمر سے بعد ر
 شعت کے اب تحقیق کمان کیا جاتا ہے کہ مجھ کو ملایا جائیگا اور میں خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچھا جائیگا کہ
 تم کوئی پوچھا جائیگا پس تم کیا کہو گے حاضرین نے عرض کیا ہم کو ای ویلو آ رہے تھے خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے اور کوشت
 گئی اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جو شہر خیر عطا کرے پھر حضرت نے فرمایا کیا تم کو ای نہیں دیتے تھے خدا کے سوا
 توئی صبر و ہمت کی نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور خدا کا ہمیشہ حق ہے اور روح
 حق اور سزا حق ہے اور مرکز انہما حق ہے اور بے شک قیامت انہما ہی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں اور بے شک خدا
 ہے کہ کوئی کوئی نہ کر سکتا ہے حاضرین نے کہا ہاں ہم ان امور کی گواہی دیتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا اسے پروردگار کو
 یہ پیر چٹھہ اسے لے کر آئیں اور اسے اور میں مومنوں کا مولہ ہوں اور ان کے لئے ان کی جان ادا کی جائے اور ان کے لئے
 کہ میں ہوں ان کی اس کا معافی ہے میرے پروردگار دوست رکھو اسے جو دوست رکھو اور دشمن رکھو اسے جو اسے دشمن رکھے
 پیر ارشاد کیا اسے کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تم میرے حوض پر وارد ہو کر لوگے ہو۔ وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہی
 بہرے نگاہ کہ آٹھ صد فائتین ہوں سندھ کی سندھ کیونق پیر پیلے پانی کے مجھ جوتے ہیں جب تم میرے پاس آؤ گے تو
 تم سے دو بہاری چیزیں کی نسبت پوچھنے والے ہوں دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا ملو گے پہلی بڑی چیز
 خدا کا کتاب جو جس کی کتاب سے ایک سال قضا سے خاب کے عقیدین اور دوسرا سال قضا سے عقول ہیں تم اس کو مضبوط
 پکڑ لو کہ میں نہیں بدلتے اور تم نہیں بدلو گے اور میرے قریبی اہل بیت میں مجھے خدا نے ہر زبان خبر دی و دلوئے خبر دی ہے کہ
 وہ جس جب تک میرے پاس میں پروردگار نہ ہوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوں گے

وہ **حسن** ابوالبرکات غازی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ففرزنا بعد یوم وودی فیستأ
 الاصلو چاہتہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت فخرتین فصلی الظلم اخذ بیتہ علی فقال لیس
 تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللهم من کنت مرلاہ تعالیٰ عنک
 اللهم الین والاد وعاد من عادہ لا یخیر عنی الخطا بعد ذلک فقال عینا الکیابین ابیطالب
 اصبت مرلاہ کل یوم من روضتہ (واخرجه احمد فی المناقب والبیہقی والبیہقی الموصلی وابن ماجہ فی
 سننہ وابو نعیم والتعلی فی المخلص لذہبی وابو سعد وابن ابی شیبہ والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم
 ہذا حدیث حسن علی شرطہ سلم ولہ یزجاء وذا الطحاوی فی شرح مشکوٰۃ الاثر بعد قول عاد
 من عادہ واسی بعض من اللہ عن من اعادہ والنصر من نصرہ واخذل من خذلہ براہین غازی رضی اللہ عنہ

اقوال انشد لہ باللہ اسعدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من
والاہ وعاذ من عداہ قال یحمر اخرجہ بن المغازلی وابن الکثیر و ابن ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی
اتل میں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے ایک آدمی نے اٹھ کر ان کے کہا میں تم کو خدا کی قسم دیکر
پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت لیا کہ میں مولایں ہیں اور کہ علی مولایں ہے اور میرے
پروردگار دوست رکھو اے جو اسے دوست رکھو اور دشمن رکھو اے جو اسے دشمن رکھو ابوہریرہ نے جواب دیا
کہ ہاں میں اس حدیث کو سنا ہے

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم
وال من والاہ وعاذ من عداہ واخذل من خذلہ وابغض من ابغضہ واخرجہ بن مہر وہب بن عباس
رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پروردگار جس کا میں مولایں
ہوں اس کا علی مولایں ہے اگر میرے پروردگار دوست رکھے اسے جو اسے دوست رکھو اور دشمن رکھے اسے جو اسے دشمن
رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور بغض رکھے اسے جو اسے بغض رکھو

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجہ
ابن عقیقہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جس کا
میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

(۱۱) عن عبد اللہ بن یاسیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه
(اخرجہ بن عقیقہ) عبد اللہ بن یاسیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
جس کا میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجہ
الطبرانی بطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے تھے جس کا میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

(۱۳) عن ملائک بن الحویرق قال رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجہ
ابو نعیم فی ذہب) ملائک بن الحویرق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ جس کا میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه (اخرجہ
الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تھے کہ جس کا میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

(۱۵) عن عمر بن خطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من
والاہ وعاذ من عداہ (اخرجہ ابن عساکر) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ جس کا میں مولایں ہوں اس کا علی مولایں ہے

ایک من دہکت علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته (۱) اخرجه الترمذی فی حلیۃ
الانبیاء وعلی فی فتح البخاری والرازی فی تفسیر البکیر والواحدی فی تفسیرہ والسیوطی
فی لدس المشور والنظام الاخرج فی غریب السب القرآن و... بیرونی الخلیفہ ابن مرد دیم عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخ میں اس آیت کریمہ کی طرح
پر پڑھتے تھے کہ اے رسول پہنچو اسے اس بات کو جو کہ میری طرف تیرے رب کے اتار دی گئی ہے کہ علی تمہوں کا
مولا ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اس کی رسالت کو نہیں پہنچایا۔

(۲۳) **عن** ابی حمزہ الخدری قال انزلت عند الایۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عذیر خم فی نعل علی بن ابی طالب (۲) اخرجه ابن ماجہ وابن مرد وہ
ابن عساکر ابونعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی وابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسبب باب
النزل وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف البکھی الشافعی ہکذا ذکرہ الشیخ علی الدین النوری
وقال ابو یوسف النعمان انما نزلت فی بیان الولاية لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وهو قول ابن عباس
والبراء بن عازب وعبد بن علی بن الحسین (۳) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول
پہنچو اس بات کو جو میری طرف تیرے رب کے اتار دی گئی ہے عذیر خم کے روز جناب علی بن ابی طالب کی فضیلت میں
نازل ہوئی ہے اس حدیث کو ابو حاتم اور ابو یوسف مرویہ اور ابن عساکر اور حافظ ابونعیم نے نازل من القرآن
فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزل میں روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف
البکھی الشافعی کفایت الاطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی شارح صحیح مسلم نے بھی اسی طرح پر ذکر کیا ہے اور ابو یوسف
نقاش جتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر المومنین کی ولادت کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے
ہیں کہ عذیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول کی نسبت عبد اللہ بن عباس اور برادر بن عازب اور جناب محمد
بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے *

(۲۴) **عن** ابن عباس فی قولہ تعالی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امیر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من كنت مولاه فعلي مولاه
اللهم وال من رآه وعاد من عاداه (۴) اخرجه التعلی فی تفسیرہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی جو جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تبلیغ کا حکم پہنچا پس حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا یا ایہا رسول من كنت مولاه
فعلی مولاه امیر پروردگار دوست رکھے اے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھے اے جو اسے دشمن رکھے *

(۲۵) **عن** البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من
فضائل علی نزلت فی عذیر خم خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه فقال
عمر بن الخطاب یا علی صبحت مولای ومولی کل مؤمن ومؤمنۃ (۵) اخرجه ابونعیم والتعلی (۶) برادر بن عازب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہنچو اس بات کو جو میری طرف تیرے رب کے اتار دی گئی ہے کہ جناب

علی کے فضائل کو ہر پہنچاؤ سے غایت فرم کے روزِ قاتل مبعوثی آنحضرت کے اشد علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! میں نے اس کا مولد ہے پس چاہے میں نے ان کے خلاف کوئی امر کیا یا نہ کیا اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا اور میں نے ان کے لئے جو کچھ اسے اس میں طلب ہے تو میرا اور میرا ایک مومنین ہر دو اور مومنین ہر دو کا آقین کیا ہے

[illegible]

(۲۷) حکم ابی ہریرۃ قال من صام ثمانینۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ عیدام سنین شہراً وہو یوم غدیر خم
لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب قال استاذلی یا مویسین من انفسہم قالوا علی
یا رسول اللہ قال من کنت مولاه فقلی مولاه فقال عمر بن الخطاب لیخرجک یا بن ابی طالب اصبحت
مولائی وہو لی کل موہن وشریفۃ فانزل اللہ تعالی الیہم انکنت لکم وشیکم وانتم تنلیکم انصحتی راخرجه
فقہ بن العازلی فی المناقب وایراہیم انطوری فی کتابہ لخصائص وشہاب لدین احمد توفیق الدلیل
عن شہادہ قال نزلت ہذہ الایۃ بعد ما یترجم واخرجه المصنف الحنفی ابو سیرہ رضی اللہ عنہ فتنبہ
کہ جو شخص کہ شہادت میں ذی الحجہ کو روزہ رکھیں گا اس کے لئے عملہ کامل ہے۔ اس لئے کہ یہ عیدام سنین شہراً کہے رہے جو کہ ثواب لکھا جاوے گا
وہ غدیر خم کا دن ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں نے معنوں کے
لئے ان کی جان سے اولی نہیں جو ان حاضریں یہ عرض کیا یا رسول اللہ بے شک آپ اولے ہیں ارشاد کیا جس کو میں
مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آفرین آدمی اسے ابی طالب تو میرا اور میرا
مومن اور مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا نے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے
میں کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تمہارے پر کیا ہے *

(٢٨) نقل الامام ابي جعفر التلعكبري رحمه الله عليه تفسيره ان سفيا بن عيينه سئل عن قوله تعالى الى
 سال مسائل بعد ايه واقع فيمن نزلت فقال للسائل لقد سالني عن مسئلة ما سالني احد عنها قبلك
 حدثني ابو جعفر محمد عن ابيه عليه السلام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كان بعد يوم نادى

فرمانی انکا ایک بھائی وافر و غلبہ کو کہ کا قول کہ علیؑ کو یہ نبی والا ہے غلبہ کی طرف سے جو صاحب ریہہ ہو سکا ہے۔

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فاعلمی مولاه یوم

عذیر خم قال حسان بن ثابت افاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل

علی بکرت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

ینادیم یوم العذیر بنیہم برحیم واسمع یا للرسول صنادیا بدو قال من مولاکم وولیکم بدو فقالوا لولیکم و

ہناک معاویہ اہلک مولانا وانت ولینا بدو لن تجدن فی ذلک الیوم عاصیا بدو فقال لہم یا علی فانی بدو

رضینک من بعدک اما ما وہا دیا بدو فکنت مولاه فہذا اولیہ بدو فکونوا لہ انصار صدق موالیا بدو ہناک

دعا اللہم وال ولیہ بدو کن للذی عادی علیا معا دیا بدو فخص بہا دون البریۃ کاہا بدو علیا وسماہ الوزیر

المواخینا بدو اخرجہ ابو بکر بن ہر دویہ و ابن نعیم فہما نزل من القرآن فی علی و اخطب عہما دیم فی المناقب

وسبط بن الجوزی فی تذکرہ خاص لافہ والسیوطی فی کتابہ المسامی باز ہا رہیہا عقدہ السعرا و من

الاشعاد و محمد بن یوسف البکھی الشافعی فی کفایۃ الطالب و الجوزی فی فرائد السعیدین و التذکرۃ فی حضانۃ العالی

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اسوقت صلی اللہ علیہ وسلم نے غایر جمع کہ تمام پر ارشاد کیا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں

پس اس کا علی مولیٰ ہو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہذا اشیاء بدو یعنی کی ایمان سے ہوا ہے وہ یا علی

برکت کو بیان کر حسان کہنے لگے اسے قریش نے نو تو بہا یا رسا بیتا آجائے امیر علیہ وسلم نے ارشاد کی گواہی کو سنو امیر

اشعرا بیان کہ سہ غدیر خم کے روز انکو بھیجے دے علیہ وسلم نے ان کو غدیر خم کے مکان پر لپکارا اور جناب رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عہد مناد کی کہ تو یا تمہارا کون مولیٰ اور ولی ہو ان لوگوں نے جو اس مقام میں سرکش نہیں

اور تیرے عرض کیا تیرا خدا ہمارا مولیٰ ہے اور تو ہمارا ولی ہے اور آج کے روز سے تو ہمیں نافرمان نہیں پائیں گے پس حضرت

نے فرمایا اسے علیؑ کہہ کر ہر ایک کے منہ پر اپنے ہاتھ رکھا اور دعاوی پسند کیا یہ پس جس کے کہ میں مولیٰ ہوں اس کا

بچہ بی کر تم لوگ اس کے پیچھے دو گارہا تو وہیں آپنے دعا کی کہ بار الہا علیؑ کے دوست کو دوست رکھو اور علیؑ کے دشمن کو

دشمن رکھو پس تمام خلقت کے سوا علیؑ کو اس خصوصیت کیساتھ مخصوص کیا اور ان کا نام وزیر اور بہائی رکھا ہے

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم بعلی فبقول لہ ما قال فقال صلی

علیہ وسلم یا رب ان قومی حدیثوا عہد بجاہلیۃ ثم معنی بحجۃ فلما اقبل راجعا و نزل بعذیر خم

اعطی اللہ علیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالۃ واللہ یعصمک

من الناس فاخذ بعقد علیؑ ثم خرج الی الناس فقال یا ایہا الناس افسد اولی بکم من انفسکم قالوا الی

یا رسول اللہ قال اللہم من کنت مولاه فعلی مولاه واللہم وال من ولایہ وصادق من صادقہ واخذ لہ من

خذل و انصر من نصرہ و احب من احبہ و ابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجیت واللہ فی رقاب

من قوم و قال حسان بن ثابت ینادیم یوم العذیر بنیہم الخ اخرجہ ابو بکر بن ہر دویہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

نے روایت ہے کہ جب جناب سادات علیؑ صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالیٰ نے اس اسم کا حکم فرمایا کہ علیؑ کو اپنا کر لوگوں کے ساتھ

کہوں اور جو کہ کہتا ہو کہ میں نے حضرتؑ کے بارگاہ الہی میں عرض کی اسے میرے پروردگار میری قوم ابھی جاہلیت

اور عبد اللہ بن احمد بن ابی ابراہیم بن احمد المقرئی الرضائی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے *

(۳۱) سکون علی ان التقی صلے اللہ علیہ وسلم افضل بین یوم غدیر خم فقال من کنت مولاه فعلی مولاه قال فکذا الناس بعد اللہم وال من واکاہ وعاد من عاد اکا را خرجہ ابن راہویہ والتقی فی کثر العساکر وعید اللہ ابن احمد فی المسند وابن المظاہر فی المناقب الحاکمی فی الایلیہ جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرتؐ کو پکارتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے جو آدمی کو مولیٰ ہو وہ میری قوم ہے اور جو اسے میرا دشمن کہے وہ میرا دشمن ہے اور جو اسے دوست کہے وہ میرا دوست ہے اور جو اسے دشمن کہے وہ میرا دشمن ہے۔

(۳۲) سکون رفاعہ بن ابی اس الضبی عن ابیہ بن جحۃ قال کنت مع علیؑ ابجل فبعث الی طلحۃ ان یقتلہ فلیقہ فقال الشہداء اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من واکاہ وعاد من عاد اکا را قال نعم قال فلم یقاتل فی فلول طلحۃ من قتالہ را خرجہ بن عساکر فی تاریخہ والتقی فی کثر العساکر وال حکم فی المسند الشہر فوافیہ بن ابی اس الضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا کے قاتل ہیں کہیں جیل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی بیعت میں تھا جناب امیرؑ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ ان کے پاس حاضر ہوئے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے جناب امیرؑ کو صلے اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریمؐ میں مولیٰ ہوں اس کی علی مولیٰ ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم میں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی اللہ عنہ جواب میں میرے ساتھ جنگ کر لیتے لوٹے پڑے *

(۳۳) سکون جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاه فان ہذا مولاه یعنی علیا اللہم وال من واکاہ وعاد من عاد اکا را اللہم من اجیرہ الناس فکن لہ جیبا ومن ابغضہم الناس فکن لہ بقیضا اللہم انی لا اجد احدا استوفی عنہ فی الاذن بعد العید بن الصالحین غیرک فاقض فیہ بالکسنی را خرجہ ابن ابی اس الضبی فی فلول طلحۃ من قتالہ بن عساکر فی تاریخہ والتقی فی کثر العساکر وال حکم فی المسند الشہر فوافیہ بن ابی اس الضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا کے قاتل ہیں کہیں جیل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی بیعت میں تھا جناب امیرؑ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ ان کے پاس حاضر ہوئے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے جناب امیرؑ کو صلے اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریمؐ میں مولیٰ ہوں اس کی علی مولیٰ ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم میں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی اللہ عنہ جواب میں میرے ساتھ جنگ کر لیتے لوٹے پڑے *

(۳۴) سکون حبشی بن جراحۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من واکاہ وعاد من عاد اکا را اللہم من اجیرہ الناس فکن لہ جیبا ومن ابغضہم الناس فکن لہ بقیضا اللہم انی لا اجد احدا استوفی عنہ فی الاذن بعد العید بن الصالحین غیرک فاقض فیہ بالکسنی را خرجہ ابن ابی اس الضبی فی فلول طلحۃ من قتالہ بن عساکر فی تاریخہ والتقی فی کثر العساکر وال حکم فی المسند الشہر فوافیہ بن ابی اس الضبی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا کے قاتل ہیں کہیں جیل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی بیعت میں تھا جناب امیرؑ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں طلحہ ان کے پاس حاضر ہوئے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے جناب امیرؑ کو صلے اللہ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریمؐ میں مولیٰ ہوں اس کی علی مولیٰ ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے جناب امیرؑ نے فرمایا میں تم میں میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی اللہ عنہ جواب میں میرے ساتھ جنگ کر لیتے لوٹے پڑے *

علمی مولانا ہے جسے میرے پردہ درکار دوست اسے جو اسے دوست رکھی اور فخر مند کر اسے جو اسکی نصرت کرے اور عروے اسے جو جسکی مدد کرے ۛ

(۳۸) حکم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وفد جاءہ اعراب بن یختیمان فقال علی انقض بیدہ یا ابی الحسن فقتضی علی بیدہ انقال ابوہما ان هذا یقتضی بیننا فوثب علیہ عمر اخذ تبلیبہ وقال ویحک انما نکر منہ من ان احدث امری و لا یحکم علی موہن ومن لم یکن من کلاہ فلیس بموہن راخرجہ بن السمان فی الموائعۃ الخواتم فی فی اللہ اتوب والذی ان قطعی وحب الطبری فی الریاض السخری فی فضائل العشرۃ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی تھے جو بیدے سے بیدے کرتے تھے جناب علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابی الحسن آپ انکا فیصلہ کر دیں جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص اُن دونوں میں سے کئے لگا یہ کیا ہوگا وہ بیدے کریں گے عمر رضی اللہ عنہ نے کو کر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگا انموس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا یہ کہن ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولہ ہر جس کا کہ بولا نہیں مومن نہیں ۛ

(۳۹) حکم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وفد نازعہ رجل فی مسئلۃ فقال بیدی و بیدک هذا الجالس و اشار الی علی فقال الرجل لیس هذا الاکلی فنبض عمر واخذ تبلیبہ حتی ثابہ بالارض فقال اندری من صخرت هذا امری و لا یحکم علی موہن راخرجہ بن السمان وحب الطبری جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازعہ کرتے لگا آپ نے فرمایا میرے اور فیصلے دیں یہ بیچنا یا شخص نصف ہو اور جناب علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو تو نے کے سوا اور کچھ ہی نہیں ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا گریبان پکڑ لیا اور اس کو زمین پر دو مارا اور ہر کہنے لگو کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کس کی تحقیق کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولہ ہے ۛ

(۴۰) حکم بن سالم تیل العمر بن الخطاب انک تصنع بعلی قبیثا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ مولائی راخرجہ بن السمان والذی ان قطعی وحب الطبری فی الریاض وابن حجر فی الصواعق المحترقہ و عبد الرزاق المناوی فی تبیض القلوب و سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ اسخفہت علی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولہ ہے ۛ

(۴۱) حکم بن سعید بن زہب و عبد جبر و الامام علیہما السلام علیا یقول لا احبہ الا کثرۃ امتداد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت من کلاہ فلی من کلاہ فقام عدو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضمدوا اثم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک راخرجہ الحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الذہلی الشیخ ابان کثیر والنسائی فی الخصائص احمد فی المستدرک سعید بن زہب و عبد جبر علیہما السلام روایت ہے کہ ہم نے جناب امیر علیہ السلام کو کوئی مسجد کے صحن میں قید کرتے ہوئے سنا کہ انہوں کو قسم دیکر پرہیز کر کہ میں کسی کو شتم نہ کرے کہ جس نے انکو شتم کر لیا اللہ علیہ وسلم کو قتل ہوئے گا کہ جب تک میں مولہ ہوں اسکا علی ہونا

وہاں تک کہ بیان کرے ان حضرت کے اس علیہ وسلم کے چند صحابہ کا ہر کے ہو کر گواہ ہوا کہ ہم نے جہنم سے

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

(۷۴) **عن** زاذان بن ابی عمال سمعت علیاً فی الرحبة وهو یثبذ الناس من شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خمر وهو یقول ما قال فقال ثلثة عشر جلد فثبذوا اللہ سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاً فعلی مولاً (الاخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ پیرایہ السلام کو کہہ کر اسی مسجد کے صحابہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ نہ جہنم کے نہ دوزخ میں کہہ دینا کہ جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا

(۷۵) **عن** زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیاً یثبذ الناس فقال لشد اللہ رجلاً مسلماً سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاً فعلی مولاً فقال ما اثنی علیہ یا فثبذوا (الاخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ پیرایہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ نہ جہنم کے نہ دوزخ میں کہہ دینا کہ جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا

(۷۶) **عن** سعید بن وہب وزید بن بقیع قال لشد علی الناس الرحبة من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خمر قام فقام من قبل سعید سبعة ومن قبل زید سبعة فثبذوا انهم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی یوم غدیر خمر الییس اللہ اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللہم من کنت مولاً فعلی مولاً اللہم وال من والاہ و عاد من عاد الا راخرجہ احمد والنسائی والبیہقی

والنحاشی وابن جریر بن یزید بن زبید اور یزید بن بقیع سے روایت ہے کہ جب آپ امیر المؤمنین کو غدیر خمر میں قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ نہ جہنم کے نہ دوزخ میں کہہ دینا کہ جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا

تھے فرمایا کہ یہ پروردگار جس کی میں مولد ہوں اس کا علی مولد ہے اسے میرے پروردگار دوست و رفیق ہے

(۷۷) **عن** عبد بن سعد انہ سمع علیاً وهو یثبذ الناس فی الرحبة من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاً فعلی مولاً فقال بضعة عشر جلد فثبذوا (الاخرجہ النسائی) عبد بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے سنا ہے کہ پیرایہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ نہ جہنم کے نہ دوزخ میں کہہ دینا کہ جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں جہنم میں بھیج دوں گا جو شخص میرے وجود سے لڑے اسے میں دوزخ میں بھیج دوں گا

سے اولی نہیں ہوں اور میری ازواج انکی ہمیں نہیں ہیں حاضرین نے عرض کیا جیسے شبہ آپ اولی ہیں اور آپ کے
ازواج اہل بیت میں حضرت نے فرمایا میں جس کی بیٹی لائوں اسکا علی کو لا جو اسے خدا دوست رکھ
اُسے جو اسے دوست رکھو اور میں رکھتا ہوں اُسے دوست رکھتا ہوں

(۴۷) **عن ابی الطفیل بن علی** قال سمعت ابا عبد اللہ قال انتہی بالذی من شہد یوم غدیر خم الا
ولا یلم رجل یقول نبوت ابی بلخی الا رجل سمعت ابا ذر اور عاکہ قلیہ فقام بعدہ عنہم جلا منہم خزیمہ
بن ثابت و سہل بن سعد و عدی بن حاتم و عقیق بن عامر و ابو ایوب الانصاری و ابو بلی و الہثم بن
الیمان و ابوسعید الخدسی و شریح النخعی و ابو قدامہ الانصاری و مال بن قریش فقال علی ہاتوا
ما سمعتم فقالوا انشدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع حتی اذا کان
الظہر خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر شیخات فشدن ثوبہ ثم نادى بالصوت
فخرجنا فصلینا فقام محمد اللہ و انشی علیہ ثم قال یا الناس انکم قائلون قالوا قد بلغت قال
اللہم انشد ثلاث مرات فقال انی اوشک ان ادعی فاجیب انی مستحل وانتم مستحلون ثم قال
الا انہ ما تم و اما لکم حرکم حرمتہ یومکم ہذا و حرمتہ منکم ہذا و اوصیکم بالنساء و اوصیکم
بالجار و اوصیکم بالمالیک و اوصیکم بالعدل و الا حسن انتم قالوا یا الناس انی نادی فیکم النقیان
کتاب اللہ و عترتی اهل بیتی فانما ان یفترقوا حتی یردوا علی الخوض بہا فی ذلک اللیلۃ التجید شعر
اخذ بیہ علی فقال من کنت مولاً فعلی مولاً فقال علی عند قدمی و اما علی ذلک من الشاہدین راخرہ
بن عتک و ابو حاتم محمد بن حبان السیسی و محب الدین الطبری فی زیاض النقرة و ابن عساکر و

السہودی فی جواهر العقودین (۲)۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں
خدا کی حمد کے بعد تو یامیں خدا کی شہادت پڑھ کر اس شخص کو جو غیر حق کے روز حاضر ہو اسے کٹر سے ہونے کیلئے کہتا ہوں اور
شخص ہرگز نہ اٹھو یہ کہہ کہ جو غیر حق کی ہے یا مجھے خبر ہی تھی کہ وہ شخص بیان کرے کہ جس کے کافر نے کہتا ہو
اور دل نے یاد رکھا ہو میں شہرہ آدمی کٹر سے ہو گئے ان میں خیر میجر بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم
اور عقیق بن عامر و ابو ایوب الانصاری و ابو بلی و ابو الہثم و ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ الانصاری
رضی اللہ عنہم و نیز قریش سے اور آدمی بھی موجود تھے جناب امیر نے فرمایا بیان کرتے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجۃ
الوداع سے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب حارث میں کھڑے واپس آئے تھے کہ کھڑے وقت حضرت باہر تشریف لائے
اور رختوں کے کاٹ چھوٹ کر نہ کیا حکم دیا اور اپنے کپڑے اڑال دیا گیا پیر غار کیلئے منادی کرانی گئی ہم سب لوگ
اپنے اپنے جیموں میں گئے کیلئے باہر گئے حضرت نے کٹر سے ہو کر خطبہ میں خدا کی صفت و ثنا کے بعد بیان کیا
اے لوگو! تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپ نے خدا کا پتہ عام پوچھا دیا اس بات کو تمہیں دفعہ فرما کر کہا
اے خدا گراہ رہو پھر ارشاد کیا میرا گمان ہے کہ میں بلایا جاؤں گا اور میں جانے پر راضی ہو جاؤں گا میں یہی پہچان
جاؤں گا۔ اور تم یہی پہچان جاؤ گے جسے شہد ہمارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہو جیسے کہ تمہارا
آج کا دن اور یہ تمہارا مہینہ تمہارے مآل میں تم کو خدا کی نسبت اور یہاں کی نسبت اور غلاموں کی

سبقت عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہوں پہ ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے درمیان دو بہاری چیزیں بھجوتی ہوں خدا کی کتاب مسیکر تہی اہل بیت یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہوں مجھ کو خدا سے میرا نان خبر دینا چاہئے اے انکی خبر دینی ہو پہر جناب علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تک کہ میرے مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہو جنابا میر علیہ السلام تولد کے لمحے سے سچ بیان کیا ہو میں اس پر گواہ ہوں

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع البشير صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولا فعلي مولا اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة عشر رجلا فشهدوا واخرجهم احمد في المسند والبخاري في صحيحه ابنا زرار الطبراني والمخلص الذهبي ابوسليمان زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جنابا میر علیہ السلام نے لوگوں کو قسم دیکر گواہی طلب کی کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولا فعلي مولا اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کے ارشاد کا کوسا ہو وہ آپ کے بیان کرے میں سچا آدمیوں نے انکی نسبت گواہی ادا کی

(۴۹) عن ابی الطفیل قال سمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله كل امرئ مسلم سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیرا فشهدوا وحین اخذ بیڈہ فقال القولون انی اولى بالمومنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولا فعلي مولا اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وكان فی نفسی شکی فلقيت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا يقول كذا وكذا فقال قد سمعنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك قال ابو نعیم یفطر الذی روى عنه الحديث كذا یبین القول و بین موته قال ما تریوم راخرجه بن ابی حاتم والنسائی وابن جابر بن عبد الله ابو الطفیل سے روایت ہو کہ جبکہ ابی میر علیہ السلام کو فد کی مسجد کے محفل میں لوگوں کو جمع کر کے کہنے لگے میں قسم دیتا ہوں اس مسلمان مرد کو جس نے نبی پر قسم کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کھڑا ہو کر بیان کرے پس میں آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ابو نعیم روایت کرتے ہیں کہ بہت سچا آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی ادا کی کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

آیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان تو اہل بیت حاضرین نے کہا اے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ آج میں تمہارے پاس اسکا علی مولا ہو گے پروردگار دوسرے کچھ اُسے جو اُسے دوسرے رکھے اور تمہیں اُسے جو اُسے دشمن کر دے ابی الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے اسکا اور میرے دل میں اس حدیث کی نسبت شک پیدا ہو گیا پس میں زید بن ارقم سے ملا وہ میں نے اُن سے کہا میں جنابا میر علیہ السلام سے بیچے سناتے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہیں سچا آدمی نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے جس نے یہ روایت کی ہے پوچھا کہ جنابا میر کی وفات میں اور انکی اس قبل میں کتنے دنوں کی مدت تھی وہ بیان کرتے لگا پھر سے سنو ان کی مدت تھی

(۵۰) عن ابی جابر بن الحارث قال جلد رط الخ علی بالرحبة فقالوا السلام علیک یا مولا فقال کیف اکون مولاکم و انتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدیر يقول من كنت مولا فعلي مولا قال یا مولا انتم بقرم فسالتم من هو لا فقالوا انتم من الا انما فقمم ابو ایوب الا انما فی راخرجه

احمد بن المسند وابن السمان وابن المغازی والمخلص الذہبی وحسب الطبری فی الریاض المنظرۃ فی فضائل الشجر والملا علی القادی فی المرقاة شرح مشکوٰۃ والطبرانی فی مسند ابی ایوب المجمل الکبیر ریح ابن النجار ثاقب ہیں کہ کہہ کہ میدان میں ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا میں تمہارا مولانا کس طرح سے ہوسکتا ہوں حالانکہ تم قوم عربی ہو کہتے تھے مجھے جناب رسالت علیہ السلام کو قوتے ہوئے سنا ہے کہ جب کہ میں لاہور میں آکا علی مولانا سے ریح کہتا ہے جب کہ وہ لوگ ہاں توڑے گئے تو میں انکے پیچھے ہوا اور پوچھا یہ کیوں لوگ تیرے لوگوں نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی انہیں میں ہیں ۔

(۱۸) عن ریح بن ثاقب قال سئل علی بن ابی طالب عن رجل قد دخل علیہ اثر السفر فقال السلام علیک یا مولانا قال علی من هذا قالوا ابو ایوب الانصاری قال علی فرجوا لہ فرجوا لہ فقال ابو ایوب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه راخرجه احمد فی المناقب والبغوی فی معجمہ وابن ابی شیبہ واسفعل بن عمر المعروف بابن کثیر فی تادیمہ وحسب الطبری فی الریاض المنظرۃ والطبرانی فی مسند ابی ایوب فی المجمل الکبیر ریح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک روز جناب امیر پیچھے ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک غم آ یا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے اور اگر کچھ لگا السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جناب امیر نے ارشاد کیا اے علی لئے جگہ چھوڑ دو لوگ اس جگہ سوہٹ گئے پھر ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے جناب رسالت علیہ السلام کو قوتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ میں سلاہوں پس اس کا علی مولانا ہے ۔

(۱۹) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه راخرجه ابن عقیل وابوسعید اسعد بن ناصرا البیہقی فی کتاب الولایۃ عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ ابوہو والنسب ثاقب ہیں کہ جناب رسالت علیہ السلام فرماتے تھے جس کا میں لاہوں پس اس کا علی مولانا ہے ۔

(۲۰) عن زید بن جیش قال خرج علی من القضا استقبالہ رکبان متقلدین لیسوف علیہم الجاۃ حدیثی محمد بن یحضر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ہمانا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال شاعشمہ جلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخریجہ بن ثابت ذوالشہادین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الحشیم بن الیہان ہام بن عقیلہ وسعد بن ابی وقاص وجبیب بن بدیل بن ورقاء فشمہوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غرہم من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی لانس بن مالک والہرام بن ہادب ما سئلتم ان تقوموا للشہد انقد سمعتم انما سمع القوم فقال اللہم ان کتھا معا ندۃ فابھما فاما البراء بن معنی فکان یسأل عن منزله فیقول کیف یرشد من ادركتہ الدعوة واما انس فقد برصت قد ہاء وقیل لھا استغفر علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاه فعلی مولاه اعتمدہم بالنسب ان فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاعز بہ بیاہن او فہم لا تواریہ العاقبہ فبرہم فسدل بعد ذلک برقعاً علی وجہہ راخرجه جمال الدین

دعی فخرج من عندنا حتى دخل على المؤمنين فخصته فقال لها ادعي لي سيد العرب فحدثت
 الى عمر قد عنته فجاء حتى اذا صار كوا الى العين علم ان غير دعي فخرج من عندنا حتى اذا دخل على
 ام المؤمنين ام سلمة وقال ادعي لي سيد العرب فبعثت الي علي ثم قال لي ابا الحكم ورحم الله من قرئش
 وثمانين من العرب وستين من الموالي واربعين من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال لثنتي
 بصحيفة من اديم فانيته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة فقال معاشي المسلمين ليس الله او
 لي من نفسي يا موفى وبنها في مالي على الله ام و لا فني قالوا بلى يا رسول الله فقال الست اولي
 بكم من انفسكم امركم و انما لكم ليس لكم على امر و لا فني قالوا بلى يا رسول الله قال من كان
 الله وانا مولا فخذ اعلى مولاك يا مكرم و بينها كم ما لكم عليه ام و فني اللهم وال من والاہ و عاد من
 عاداة و انص من نصره و اخل من خذلہ اللهم انت شہيدی عليهم اني قد بلغت و نكحت و اخرجہ
 سيد علي الحمد الي في مودة القرية ابو الحكم و خادم جناب رسول الله صلى الله عليه و سلم سے روایت ہے
 ابو الحكم و جب کہ بڑھو ہو گئے اپنے ایک رفیق سے کہتے گئے جو مجھے میرے کانوں نے سنا ہے یا میری آنکھوں نے دیکھا ہے
 اس میں تجھ کو خبر دل ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر
 میں تشریف لگے اور فرماتے گئے عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے پوچھا رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے
 حاضر ہوئے آپ نے ان کو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا رہے ہیں۔ پہر و نال سے براہ کرم ام المؤمنین حضرت
 رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لگے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا
 جب حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے ان کو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا رہے ہیں۔ پہر و نال سے براہ کرم
 ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لگے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے جناب
 علی علیہ السلام کو بلا بھیجا یہ پہر و نال سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا ہے ابو الحكم و ایاک
 آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساتھ آدمی مملی عرب کے اور چالیس آدمی حبش کے بلا لاؤ جب سب
 لوگ جمع ہو گئے حضرت نے بکری کی کھل پر ایک عبد نامہ لکھا اور لوگوں کو مثل ثانی کے صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا
 اے ملاؤں کے گرہ لکھا خدا تعالیٰ الخیر سے اوتے نہیں ہے کہ مجھ کو حکم دیتا ہے اور مخالفت کرتا ہے خدا پر میل کسی طرح کا حکم
 جاری نہیں ہے۔ حاضرین نے عرض کیا آپ سجا فرماتے ہیں پہر حضرت نے ارشاد کیا میں تمہاری جان سے تنہا رہے
 اولی نہیں ہوں میں تم کو امر و نہی کرتا ہوں مجھے تم کی طرح کا حکم جاری نہیں کر سکتے ہے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول
 اللہ ہم یہ کہتے ہیں کہ تم کو امر و نہی کا اللہ تعالیٰ اور میں مولا ہوں پس اس کا یہ علی ہی مولا ہے تم پر یہ امر و نہی کر سکتا
 تمہیں اس پر کی طرح کے حکم جاری کرینا اختیار نہیں ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اے میرے دوست
 رکھتے اور دشمن رکھ اے دشمن بھی اور مرد و کلا کسی جو اسکی مدد کرے اور جو بڑھو اے جو اسے چھوڑے اے میرے
 پروردگار و گواہ رہو کہ میں ان کو تیرے پیغام پہنچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔

(۱) قال فیس بن سعد بن عبد اللہ الانصاری و رضی اللہ عنہما الشہدائین یدی علی فی الصیفین
 سہ ثلث لما بنی العد و علینا۔ حسنا ربنا و نعم الوکیل۔ و علی امانا و امام۔ لسوانہ النبی

یوم قال النبی من کنت مولاً - فہذا مولاً خطیب جلیل انما قالہ البقی علی الامہ - ختم ہاقیمہ
قال ذیل راخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ قیس بن سعد ابن عبادۃ الانصاری رضی اللہ
عنہ نے جناب ایشیر علیہ السلام کے مراد میں صفیں کئے درمیان اپنے رجز میں یہ اشعار پڑتے تھے کہ جب ہمارا دشمن
ہو گیا تو میں نے کہا کہ میں ہوں اس کے لئے ہمارا پروردگار اور وہی ہے اچھا سپردگار کے لئے لی ہمارا امام ہو
اور ہمارے سوا کسی کا امام ہے اس بات کے لئے قرآن نازل ہوا ہے جس میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد کیا کہ جس کے میں مول ہو میں اس کا یہ مول ہوا ہے آپ ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس امر کے سامنے اس ارشاد کو فرمایا تھا کہ جو کچھ کہ اس میں گفتگو ہے ختم ہو جاوے گا
تہذیب مولی کا لفظ چوز معنوں کے مقام پر استعمال ہوا ہے جبکہ شریعت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

(۱) چار	یعنی ہمسایہ	(۱) عصبہ	قال اللہ تعالیٰ انی خفت الموالی من ورائی
(۲) معتق	کبیر آزاد کنندہ	(۲) وارث	قال اللہ تعالیٰ وکل جعلنا موالی ممانزلک
(۳) معتق	بفتح التاء - آزاد کردہ		الوالدان والاقربون - ای ورثہ
(۴) حلیف	یعنی ہم عہد	(۵) صدیق	قال اللہ تعالیٰ - لا تعنی مولی عن مولی
(۵) ابن عم	یعنی چچا زاد بھائی سے قال الشاعر -		شیبنا ای صدیق من صدیق
	محملاً بنو عمننا موالینا	(۶) ناصی	قال اللہ تعالیٰ بان اللہ موال الذین امنوا
	الموالی خففوا علینا		وان الکافرین لا مولی لهم ای لا ناصوہم
(۷) مالک	قال اللہ تعالیٰ صوب اللہ مثلاً عبد ا	(۸) اولی	قال اللہ تعالیٰ فی حق المنافقین
	مملوکا لا یقنر علی شئی وھو کل علی مولاک		ما واکم التاد - ہی مولاکہ - ای اولی
(۹) المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر احدھما ولیہ		بکہ

انحدیث میں انظام مولی کے معنی متعین کرنے میں علماء کا اختلاف ہے - لیکن -

- (۱) احدیث میں مولی کے لفظ سے جارعی ہمسایہ کے معنی مطلق نہیں لئے جاسکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہیں تھے +
- (۲) معتق یعنی آزاد کنندہ کے معنی اس حدیث کے مفہوم سے خارج ہیں کیونکہ جہودت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے احدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی غلام کسی آزاد
کرنے کے متعلق نہیں تھے +
- (۳) معتق یعنی آزاد کردہ کے معنی تو کسی بیچ سے ملا رہی نہیں کہ تو کیونکہ امیر علیہ السلام حارر آزاد کردہ +
- (۴) حلیف یعنی ہم عہد کے معنی بھی طرح سے نہیں جاسکتے کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہیں
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو فتنہ کی عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنی ملا رہے ہیں +
- (۵) ابن عم کے معنی تو ہرگز چچا یا بھائی نہیں کہتے کیونکہ کل مومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ابن عم نہیں تھے +

(۶) عصبہ کے معنی بھی ہرگز ملا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مؤمنین کے یا کل مؤمنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہیں تھے۔

(۷) وارث کے معنی تو بھجولے حدیث معشائہ انبیا و الانبیا و الانبیا کسی شیخ سے چپاں ہو ہی نہیں سکتی۔
(۸) صدیق کے معنی لینا بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس کسی کے جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم دوست تھے جناب امیر مزی اس کے دوست تھے اور اگر اس قضیہ کا عکس کر کے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنی ہوں کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہو کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے مگر جناب امیر سے تقاریر کرتے تھے حضرت عائشہؓ انکی تنبیہ کے لئے ایسا ارشاد کیا ہو۔ گو باوی النظر میں یہ معنی تو معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن یہ معنی ہرگز اس حدیث کے مفہوم میں سے نہیں ہیں کیونکہ اس حدیث میں مولے کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنی جس کا میں مولا ہوں میں اس کی علی مولیٰ ہے نہ یہ کہ جو میرا مولیٰ ہے وہ علی کا بھی مولا ہو۔ اس صدیق کے معنی بھی نہیں لئے جاسکتے۔

(۹) نامہ کے معنی بھی ٹھیک نہیں ٹیختے۔ کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تھے جس کسی کی نفرت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسکی نفرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تھی۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

(۱۰) مالک کے معنی بھی اس حدیث میں ملا نہیں ہیں۔ کیونکہ ان روایات میں مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہیں ہے۔
(۱۱) البتہ اس حدیث میں مولے کے لفظ سے معنی البتہ المطاع کے لئے جاسکتے ہیں۔

(یا)

(۶) وٹ کے۔

مولے یعنی اولے کثرت سے مستعمل ہوا ہے جس کے شواہد ہم چند فقہاء اور کتب لغت سے قیل میں درج کرتے ہیں۔
(۱) ابن جبران تفسیر بحر محیط میں آیت کریمہ قل لن یصلیبتنا الا ما کتب اللہ لنا هو مولانا و علی اللہ فلیست و کل المؤمنین کے ترجمہ میں کہتے ہیں انے ما نرا و ما نوظننا قالہ الجہود قال الکلبی انے بنا من انفسنا فی الحرف والحمیۃ وقیل ما لکتا و سبیدا تا قلہ من انے تصرف کیف یشاء فیحب الرضاء جا یصد من جہتہ و قل ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا و ان الکافرین لا مولی لهم فہو مولانا الذی یشکنا و یشکنا ہم۔
(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں ما و انکم النادی مولی کم و بتس المصیل و فی لفظ المولای ہمنا اقول (احداہ) قال ابن عباس مولی کم ای مصیرکم و تحقیقہ ان المولی موضع المولی و ہون القرب فالما حتی ان النادی ہو موضعکم الذی تقر بون منہ و تصلون الیہ و الثانی قال الکلبی یعنی اولی بکم و ہون قول الزجاج و الفراء و ابی عبیدہ۔

(۳) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں ما و انکم النادی مولی کم ای صاحبکم و اولی بکم و احق بان تكون مسکنا لکم۔

(۴) امام ابو الحسن الوحدی تفسیر سبط میں لکھتے ہیں ما و انکم النادی مولی کم ای اول بکم لما سلفکم من الذنوب

واللہ انما ہی التی تلی علیکم لایما قد ملکتم امرکم ففی بکم من کل شیء۔

وہاں ہم نے یہی تفسیر عالم التشریل میں کہتے ہیں ما ولکم النار ہی مولاکم۔ صاحبینکم واولی بکم لما اسلفتم من الذنوب۔

(۲) جو ہری صحاح میں ذیل لغت ولی لکھتے ہیں واما قول البیدہ فعدت کل الفرحین تخصیبا اللہ مولی الخاقہ علامہ ہا واما ماہما۔ فیہ یل انداولی موضع ان یكون فید الخوف۔

وہاں علامہ مردی سببہ معلق شریح میں لکھتے ہیں فعدت کل الفرحین تخصیبا اللہ مولی الخاقہ خافہا واما ماہما۔ الفرح موضع الخاقہ والفرح صابین قواہدہ واب فہا بین الیدین فرح وہا بین الیدین فرح والجمع فرح وقال ثعلب ان المولی فی ہذا البیت بمعنی اولی بالشیء۔ کہولہ تعالیٰ ما ولکم النار ہی مولاکم ای ہی اولاکم۔

اس کے ماسا قرنیہ الت اولی بالمؤمنین من انفسہم سے ہی یہی معنی اولے ہی کا پلہ بہاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈال کر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیوں کیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برا سمجھتے کیا تھا پس ان سبب واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولیٰ کے معنی فرادہ ہو گیا ظاہر ہو جائیگا۔

یہ واقعہ غزوہ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج نہیں کیا اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوسے روز پیچیدہ حیاتِ زوجہ میں تمام اہل بیت شرف میں اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سر فاریا کر میں کیلین روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ میں ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوت روانہ کر کے دونوں لشکروں کو یہ حکم دیا تھا کہ اگر

دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنا لشکر کا جدا جدا حصہ اسے ہوگا اور اگر دونوں لشکر کہیں جمع ہو جائیں تو وہ دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائیں اور خالد بن ولید کو باکھٹی میں کارروائی کریں چنانچہ دونوں لشکر میں میں نبی زبید پر جاؤ اور نبی زبید کو اپنی پیش آئی اور لشکر اسلام خلف باب ہو گیا اور کفار کا خون و بچھا سیر میں آگیا ان میں ایک لونڈی نہایت خوب صورت تھی جناب امیر نے اسے اپنے

میں لے آئے۔ یہ بعض لوگوں کو شاق گذارنا جب دونوں لشکر حضرت کی خدمت میں پہنچے اور حجتہ الیٰ میں شریع ہوئے چنانچہ امیر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب امیر کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو اسی وقت جواب دیا کہ تم علی کے پیچھے دست بردو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور میرے بعد ہمارا ولی ہے پر جب حضرت حجتہ الوداع سے فارغ ہو کر مقام حجتہ میں غدی جمع ہوئے تو حضرت

نے باقی لوگوں کے شرکوں کو کرنے کیلئے خطبہ میں جناب امیر کا کھڑکھڑا کر دیا کہ میں مصلیوں ہوں اس کی علی مولا ہے یعنی تم لوگ جو اس کینہ میں جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنوں کے سر کا امیر ہیں اولیٰ بالتحرف ورتب سید ورجال ونامہ وادب صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے چنانچہ امام محمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہیں۔

عن عبہ اللہ بن بربیع قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع حسان بن الربیعہ

ولبت علیاً علی جیش آخر وقال والتقیتماعلی علی الناس وان تقرتتما فمکوا احد منکم علی حدہ
 خلقینابی زبید من اهل الیمین وظهر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسببنا الزابۃ فاختار
 علی وصیفہ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم وامر فی ان ازال منہ قال
 فحسنت ند نعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجه ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکات
 العائن فبحثتنی مع الرجل والزمضی بطاعۃ فملقت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا تفعن یا بریدۃ فی علی منی وانا منہ وهو ولیکم بعدی (اخرجہ المشائی فی الخصائص و
 احمد فی المناقب) عبد اللہ بن بریدہ قال سمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غالبہ
 ولید کے ساتھ ہم کو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب امیر کے سرور مقرر کر کے ارسال کیا اور فرمایا اگر
 دونوں لشکر باہم جھڑپ جائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھ جائیں اور اگر مشرق میں توںہ ایک تم
 سے جدا کانہ امیر ہو گا ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا طو مسلمانوں نے باہم جدو کر کے مشرکوں سے مقابلہ کیا
 اور ان کا زین کچھ گرفتار کیا جناب علی نے ان میں ایک کنیز اپنے لئے منتخب کر لی خالد بن ولید کو جناب امیر کا
 یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا اور حضرت کے حضور میں ایک شکایتی عرض کی کہ یہی اور مجھ پر حکم دیا میں وہ عرض کیا
 حاضر خدمت ہوا میں نے وہ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا اور زبانی بھی جناب امیر علیہ السلام
 کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ و مبارک نصیب دوسرے ہو گیا میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا میں حضور کے غصہ کی
 خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھ پر ایک شخص کی مانتی میں روانہ کیا تھا اور اسکی اطاعت مجھ پر لازم گردانی تھی
 لہذا اس نے مجھ کو کہ میں نے حضور میں عرض کرو یا حضرت نے فرمایا اسے بریدہ علی رہنے کے پیچھے بہت پڑا اور
 میرا ہے اور میں علی کا ہوں وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے

علامہ ابن حجر نے بھی کتاب صواعق محرقہ میں اس حدیث کو ارشاد کیا کہ یہی وجہ بتائی کہ پناہ دے وہ لکھتے ہیں۔ فلیجب
 ذلک لما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجندی عن ابن اسحاق ان علیاً حکم فیہ بعض من کان معہ فی
 الیمین فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ خطباً اتبعہا علی قدرة و مرداً علی من تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری
 ان کان ینبذہ فسیب ذلک ما صححہ الذہبی اندرج معہ الیمین فرأی منہ جفوة فتقصہ لابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ السنۃ اولی بالمؤمنین من انفسہم قال ہلی یا رسول اللہ فقال
 کنت مولاہ فصلی مولاہ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونیکا سبب یہ وجہ کا ذکر حافظ شمس الدین بن حجر نے
 الجندی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن المطالب میں سیرۃ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگوں نے جو کہ جناب امیر
 کے ساتھ یمن میں گئے تھے وہیں آپس آپ کو جناب امیر کی شکایت بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قریب کر دیا آپس بونے تو لوگوں کو جناب امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کیلئے اور جو لوگ
 شکایت کرتے تو مثلاً بریدہ وغیرہ کے جو کہ ذکر امام بخاری نے ہی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا میں
 امیر سے بغض رکھتا کرتے تھے اور لوگوں کے رد کرنے کیلئے آپ نے خطبہ ارشاد کیا۔ اور بغض کی وجہ یہی تھی
 صحت حافظ زہبی نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ یمن کو گئے تھے اور ان میں

کچھ شکر بھی ہوئی تھی اسلئے سے بریدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جناب امیر علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا اسے بریدہ کیا میں مومنوں کیلئے انبی جان سے اولیٰ نہیں ہوں پر مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بے شیہ اوڑھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں نہیں اس کا علی مولانا ہے۔

ابن مہر بن نوو شخم بھارت کو کہہ کر بلا حلف کر سکتے ہیں کہ اولیہ کے سوا اس حدیث میں مولیٰ کے اور کیا ملے ہو سکتے ہیں بعض محدثین نے اس حدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے :- وقیل کان سبب ذلک ان اسامہ بن زید قال لعلی است مولا لائی انما مولا لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (نقلہ شمس الدین مظہر المجلد فی فی الفقہ شریعہ شرح المصباح) معنی یہ آگیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب یہ تھا کہ ایک شخص اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں ۔ سو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو کسی میرا ہوں نہیں ہے جب جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو آپ نے ارشاد کیا کہ جس میں میں ہوں پس اس کا علی بھی مولا ہے پس علم بقیۃ الحال ❁

لیکن وجہ اول زیادہ ترجیح معادہم جو حق ہے ممکن ہے کہ امتیازت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دیا ہو وہ کیا ہو
ایک ہے اس ارشاد کے محکم اسامہ بن زید جوئے ہوں اور دو بارہ بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دیا ہے اس الشہاد بیان پایا ہو پیر حال یہ کہ تا کہ جناب امامیہ حجۃ الوداع میں
میں کبھی نہیں ہو یا یہ حدیث مشہور نہیں ہو یا موصو کے معنی متعین کرنے میں چوں وجہ اگر تا بالکل فسطحہ اور
جنوں ہے جو اکثر تھکے پڑے جانے سے پیدا ہو جائے وہاں امام بدھکم اولیٰ بعض میں لفظ اولیٰ نہیں من کے استعمال
ہو یا۔ اسی تسبیحات کو لوگوں کو توفیق کر کے راہ حق سے بیرادہ کرنا چاہئے۔

حضرت کا جناب امیر کو غدیر خم کے روز عامۃً دھنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل امد فی يوم بلدا ویوم حنین
یلا لکے متعممین هذه الامة والعجم حائرة بین المسالین والمشرکین قالہ الجلی لہما نعم یوم
غدير نعم سدل طرفہا علی منکبہ (خرجه الخطیب البخاری والذہبی وصاحب کنوز
البحارین وابوداؤد الطیالسی والمتقی فی کنز العمال وابن ابی شیبہ وغیب الطبری فی اریاض
الاعراب فی ابن الصباغ الماکنی) جب آپ میر علی السلام سے روایت ہو کہ وہ دیکھا کہ علیؑ نے تیرے
پیشانی پر ایک بڑا حق تعالیٰ کا نشان دیکھا وہ چہرہ کی مدد سے فرشتوں کی تھی جو علامہ پوش تھو وہ علامہ طاق
ابن قریب کے درمیان میں فرشتہ الہیہ یہ حدیث حضرت شعیب بن عمرو نے روایت فرمائی تھی جب کہ یہ
حدیث حضرت علیؑ اپنے در حجاب کے ساتھ فرماتے تھے اس کا تفسیر میرے کتب میں لکھا گیا ہے
یہ وہاں لکھی ہوئی ہے کہ انسانی زبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

سیدنا ابی نذران مدینه الشافعی وکان رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یطعمه و یسقى و یسقى و یسقى

علی بن ابی طالب نہ کان دجا طلع علیہ علی فیتقول صلی اللہ علیہ وسلم انا کرم علی في الصحاب یعنی عمامہ النبی
وہیالہ ہر کان الدین شرفی کہتے ہیں کہ تھوڑے عمامہ علیہ وسلم کا ایک عمامہ مبارک تھا جس کا نام حضرت نے
سنا کہ عمامہ حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر علیہ السلام کو نبی ہوا یا نبی اجیب بھی بنانا میرا اس عمامہ کو ہاتھ نہ ہوتا
حضرت کو حضور خیر فرشتہ نور عالم صلوٰۃ علیہ وسلم انا کرم علی في الصحاب میں عمامہ سے پاس آ رہے ہیں *

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقیب بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجبہ علی
عینہ فسالناہ عن علی فرجع حاجبہ فقال انک من خیر البشر راخرجه احمد فی المناقب عقیب بن جابر بن
ناقل ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بنے کو گئے ان کے ابو ان کی آنکھوں پر ڈھکے ہوئے تھے
ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے وہ سب لوگوں سے بہتر تھے *

(۲) عن عطاء قال سالت ابا الموہب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن علی فقالت ذلک من خیر البشر
وکان شرفہ فیہ الا کافر اخرجه ابو یونس مرجم عطاء رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ میں جناب ام المؤمنین علیہ السلام سے پوچھی
تو آپ نے پوچھا وہ فرماتے ہیں تمام تعلقات کو بہتر ہیں سوا کا ذکر کے اس میں کوئی شخص شک نہیں کر سکتا *

(۳) عن حدیثہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقیہ کھن
راخرجه ابو یونس مرجم حدیثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
کہ علی تمام لوگوں سے بہتر ہیں جس نے انکار کیا وہ کافر ہوگا *

(۴) عن حدیثہ رضی اللہ عنہ فقد مثل من عن علی فقال خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا علی لا یشک
فیہ الا منافق راخرجه بن مردویہ حنیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچھا گیا وہ کہنے لگے
علی نبی علیہ السلام کے اس امت کے سب لوگوں سے بہتر تھے منافق کے سوا کوئی اس میں شک
نہیں کر سکتا *

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرۃ
راخرجه ابو یونس مرجم ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب
امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تم دنیا و آخرت میں میری تمام امت سے بہتر ہو *

(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من
بعدی راخرجه ابن مردویہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سب لوگوں میں میں سے خیر ہے جو چاہے جاتا ہوں علی علیہ السلام سے بہتر نہیں ہے
(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقیہ کھن
الترانی فی لا یجوز (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
فرمایا کہ علی سب لوگوں سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہوگا)

(۸) **عن** برویدہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة ان زوجا خیرا منی اللہ جم سلما واکثر علیا (الخروج بن مردویہ) برویدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے ہو کہ تحقیق تیرا خاوند میری سب امت کو لوگوں کی بہتر ہے صلح میں اُسے مرتد نہ کر اور جس سے بیاب سے زیادہ ہے *

(۹) **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ تکلم بیتی ورضی عنی فقلت فقلت فقلت لانی فقال یا سلمان فاسیرت الیہ وقلت لیبیک قال ھذا تعلم من ورضی موثقی قلت فم یوثق بنون قال لھ قلت لانی اعلمہم قال فان ورضی وموضع سوی وخیر من اترك بعدی یخیر عداقی ویفرض یدی علی بن ابی طالب (الخروج بن مردویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو سلمان رضی اللہ عنہ کو کر کے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک بنی کا وہی ہو تا چلا آتا ہے حضور کا وہی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا وزیر ہوا حضرت نے مجھ کو ایک کر پکڑ لیں دوڑتا ہوا حضرت اسی میں گیا حضرت فرماتے گئے کیا ہو محمد بن وہ کہ موتی علی السلام کا وہی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون ہو فرمایا کیوں میں نے کہا اسلئے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم رکھتے تھے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کیا رضی اللہ عنہ میرے ہمیدہ و ناکھڑانہ اور ان سے کچھ جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہوں بہتر اور میرے وعدوں کو پورا کر نیا والا اور میرے قرضوں کو ادا کر نیا والا بنی ابی طالب پر * (۱۰)

عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المؤمنین عائشہ فقالت من قتل الخاریجہ قال قلت قتلم علی قالت ما ینحی الذی فی نفسی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم تیبرا متی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی علی مع الحق (الخروج ابو یوسف بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا۔ وہ فرماتے کہ خاریجیوں کو کس نے قتل کیا ہو میں نے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرماتے لگیں مجھ علی کے حق میں سچ کہتے تھے کون روک سکتا ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما کر کہتے تھے کہ میری سب امت سے بہتر شخص ان کو قتل کرے گا اور میں یہ فرماتے ہوئے ہی رہا ہوں کہ علی حق کیساتھ اور حق علی کیساتھ ہے *

(۱۱) **عن** المسترق قال دخلت علی ام المؤمنین عائشہ فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلم علی قال فسکت قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلیفۃ بقتلہم خیر الخلق و اعظمہم عند اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ وسیلۃ (الخروج ابو یوسف بن مردویہ) سرسری سے نقل ہے کہ میں جناب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے پوچھنے لگیں کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا امیر علیہ السلام نے وہ خاموش ہو گئیں اور پھر فرماتے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خدایوں میں آگاہ بہترین خدایوں قتل کر دیں اور انکا قتل قیامت کے روز خدا کے نزدیک بہتر اور ہارسی وسیلہ ہو گا *

(۱۲) **عن** المسروق قال قلت لی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا یا مسروق انک من اکرم بنی عقی

واجبہم الی فہل عندک علم من المخرج قال قلت نعم فتلی علی علی غفر لہ قال لا سفہ نامہ احلہ الخمر وان
بین اخافق وطرفا قال قلت اتبی معک من یشہد قال فایتنا سبعین رجلا فشدوا عندها
ان علیا قتله علی بن ابی طالب ما رواہ اعداء الخمر وان بین اخافق وطرفا قالت قاتل اللہ عمر و
ابن العاص واذک کتب الی انہ تقتلہم علی بن ابی طالب ما رواہ الخیر بنی ای شتی سمعت من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہم شر الخلق والخیفۃ
یقتلہم خیر الخلق والخیفۃ واقرہم عند اللہ ویسۃ الیوم النقیۃ (اخرجہ بن مرجم) مسروق کہتا ہے
کہ مجھ کو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ مسروق تو سب مبین و مجھ پر یادہ عزیز اور پیار
ہے تجھے بھیج (یعنی شہتہ) کی کچھ خبر ہے میں نے کہا ہاں مجھ کو خبر ہے کہ جناب امیر نے اس کو ایک نہر پر مارا ہے جس کے
نیچے کے ساحل کو امیر اور آپ کے ساحل کو نہروان بولتے ہیں اور وہ اخیلق اور طرف کے درمیان واقع ہے
مجھ کو جناب ام المومنین فرمائیے کہ کسی آدمی کو میرے پاس بلانا کہ وہ پوری شہادت دے سکے میں نہ تو آدمی
ان کے پاس لے گیا اور میں ام المومنین کے پاس شہادت دواؤں کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اس کو
ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اُسکی نیچی طرف کو نامر اور اوپر کی طرف کو نہروان کہتے ہیں اور وہ مقام
اخافق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المومنین فرمائیے کہ میں نے اس خدا عمر بن العاص کو قتل کرے جس نے مجھے
لکھا تھا کہ میں اس کو روئیل کے کنارے قتل کیا ہے مسروق کہتا ہے کہ میں نے ام المومنین سے عرض کیا
ماورمہر بان مجھ کو کسی تحقیق حال سے خبر دو کہ مسروق عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اس امر میں کیا سناتے تھے
لگائیں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بہترین مخلوق ہیں اور ان کو بہترین مخلوق قتل کر گیا اور ان کا
قتل کرنا قیامت کے روز شذوعل کے نزدیک ایک بڑا بھاری وسیلہ ہو گا۔

(۱۳) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین امنوا وعلوا الصلوات اولئک هم خیر البریۃ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ہرانت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت
کہ بے شک وہ لوگ ایمان دے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہ تمام خداقت سے بہترین نازل ہوئی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علیؑ وہ تم ہو۔

(۱۴) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی شد عن ابی جحیفہ وہب
الخیر ان ابی سعد الثمالیہ قال خیر ہذا الاشد بعد نبیہما ابو بکر و عمر فقال ابن مذہب ہذا
حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان ابی ہریرۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی
انما ادرسن بعد من نفسہم (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ میں نے جناب علی بن الحسین سے عرض
کیا یا سید کا میلر آپ ابو جحیفہ وہب بن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضورؐ نے میرا بھائی جعفر امیر مدینہ کے
میں پر چڑھا کہ فرمایا کہ اس آدمی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب بہتر آدمی ہیں اور انہیں ہونا چاہیے
فرمایا کہ علیؑ تم کو کہاں لجا میں تجھ سے سیدہ بن ابی ہریرۃ بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا علیؑ تو مجھ سے بہتر آدمی
سے میری اس بے شک مومن باپنی آفریں کیا کرتا ہے۔

جناب امیر کا اور حضرت کا گوشت اور خون ایک

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا م سلتہ یا ام سلمۃ ان علیا یحیی دمنہ حی وهو منی بمنزلہ ہارون من موسی الا انہ لا بنوۃ بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ اسے ام سلمہ صحابیہ علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہو اور وہ میری جگہ پر ہارون کی جگہ پر موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم یفتح خیبر انا باب علی وان ولدک ولد علی و لیحیی دمنہ دمنہ حی (اور جبرائیل رضی اللہ عنہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے بعد علم کا دروازہ ہو اور تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں تیرا گوشت میرا گوشت ہو اور تیرا خون میرا خون ہے۔

(۳) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ل زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمہ وکان یوم ہامن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یلبث ان اذ جاء علی بن ابی طالب فاقف فیما فاقف ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم الدقی والکریۃ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی للہ الباب قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الذی افتح للہ الباب ینظر عجماسنی وقد نزلت فی آیتہ من کتاب اللہ بلا مس فقال لہا صلی اللہ علیہ وسلم کیبت الم غضب ان طاعة الرسول کطاعة اللہ ومن عصی الرسول فحق عصی اللہ ان بالیاب اجلا ایس یترق وعلی الالباب رجل یحب اللہ ورسولہ وحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ احرزینہ قالت نعم یا رسول اللہ ہذا علی بن ابی طالب قال صدقت لہ من محی دمنہ من دمنہ حی ہو عیبتہ علی سمعی یا ام سلمۃ واشہدک وہو قائل التاکتین والناسطین والمارقتین من بعدی فاسعی واشہدی وهو قاصم عدائی واسمی واشہدی وان عبد عبد اللہ الف عام بین الرکتین والمقام ثم لقی اللہ عز وجل میغضالہ وعترتی اکبہ اللہ علی تخیریہ یوم القیمۃ فی نادھتمہم (اور جبرائیل رضی اللہ عنہ) فی تاریخ قزوین المسعی بالندوین فی تاریخ ابراہیم بن زید النخعی من التابعین والحوادثی وابو نعیم والیعنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء الترق الطیاش وعلی الرجل ای غضب ویجوز ان یکون اللفظ ولا یحلی یا عین یقال ای لیس ذی ہوی یعنی انہ ضابط لنفسہ یعرف ادب الدخول ووقتہ علیہ الخ طین مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر پر آمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تھا کچھ ہو رہی دیر ہی گزرت کہ ام سلمہ کے گھر میں تشریف لیگئے نگہ کر رہی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کھٹکھٹانے سے کہہ لیا اور جناب ام سلمہ کو انگوڑا گندا حضرت نے ام سلمہ کو فرمایا اللہ کر دہ دروازہ کھول دہ ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو پھلتا ہوا آکھلا ہے کہ میں اس کے بیٹے دروازہ کھول دوں اور میرے رخساروں کو دیکھو حالانکہ کل

میرزا قیاس (یعنی ازواج مطہرات کے متعلق) کلام اشکی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے قصہ چکر
 قسریا بتجربہ خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہر جن نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس خدا کی نافرمانی کی
 دروازے پر رسیدہ شخص جو جنتوں منارج ہے اور عشق بازیت دروازے پر تو وہ شخص ہر چو خدا اور اللہ کے رسول
 کو دوست رکھتا ہو اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتی ہیں جناب اہم سلمہ نے دروازہ کھولا یا جناب
 امیر علیہ السلام انار تشریف لینگے حضرت نے فرمایا اور اہم سلمہ تم بھی جتنی ہو یہ کرن ہر اہم سلمہ نے عرض کیا یہ علی بن ابی طالب
 ہیں حضرت نے کہا تم نے بہتر کہا ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرا علم کا حشر ہے
 اہم سلمہ نے کہا کہ او کو کہتے ہیں کہ یہ ہے پیچھے نا آئیں اور قاضیوں اور مار تین سے جگہ کر دیا اور جو یہ سید و شہنشاہ و
 والہ بکر کوئی بندہ ایک ہزار تین تین مقام سے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے آئے اور میرزا
 حضرت کا بعض لیکر جنے خدا اس کو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا کر لینگا

جناب امیر کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) **عن** سلمان الفارسی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب صاحب سرى داخرى
 الديلى سلمان فارسى رضى الله عنه عن روايت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے

(۲) **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها وكانت انطلقت نساء النبي صلى الله عليه وسلم واشتهن
 لاجبا وكان لها مولى قدس باها وكان لا يصلى صلاة الا سب عليها فقالت يا ابت ما حملك على ان تسب
 عليا قال لا تموتن عثمان وشرك في دمه قالت اما انك لمواثي وريثي وانك عندى بمنزلة والدى ما
 حدثك بسر رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن اجلس حتى احذر من علي وما رايته اقبل رسول
 الله صلى الله عليه وسلم وكان يومى وانما كان نصيبى في تسعة ايام يوم واحد فدخل النبي صلى الله عليه وسلم
 عليه وسلم وهو قتل اصابعه في اصابع على فقال امرسلة اخرى من البيت واخيه لما فخرجت و
 اقبلت اناجيا فاسمع الكلام ولا ادري ما يقول حتى اذا قلت قد انتصف النهار واقبلت
 فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال لا تجي وارجى مكانك ثم تلاعبا طويلا حتى تمام الظهيرة
 فقلت قد ذهب يومى وشغل على اقبلت امشى ووقفت على الباب فقلت السلام عليكم الحج
 فقال لا تجي فرجعت وجلست مواثي حتى اذا قلت قد زالت الشمس الا ان يخرج الى الصلوة فيذهب
 يومى ولما رقطا طول من اقبلت امشى حتى وقفت على الباب فقلت السلام عليكم الحج فقال نعم
 قد خلت وعلى واضح يد على ذكيتي قد اذنا فاذن النبي صلى الله عليه وسلم فم النبي صلى الله عليه وسلم
 حج على اذنت على فمسان بران على يقول انا معي واشعل والنبي صلى الله عليه وسلم يقول نعم قد خلت وعلى
 مع من وقته حتى دخلت وخرج فدخل في النبي صلى الله عليه وسلم واقعدت في حجره تا لزم منى واصاب
 منى ما يصيب الرجل من اهل من اللطفت والا عتد ان تقرأ الام سلمة لا ترميني فان جبرائيل

اور پھر یہ بھی لکھ دیا کہ میری عزت اور تکریم اہل بیت میری اُمت میں علی تیار ہی ہے۔
اسے ابا جان یہ امر علی کا جو چسکی کہ میں اس وقت شہادت دیتی ہوں۔ اب تم اپنے سر خواہ سب کر دو خواہ چھوڑ دو مسکن
اسی سب کر چھوڑ دینا اور جناب الہی میں شب و روز دعا کرنے لگا کہ آہی مجھے معاون فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں ہے
جو اُمت سے کہا ہے۔ خداوند علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن جو پس اس غلام نے خدا کی
جہالت میں مضبوط توبہ کی اور اپنی باقی زندگی میں استغفار کرتا رہا۔

ابو رضى الله تعالى عنه قال قال عالى بن عبد الله عليه السلام عليا ايمر الطائف فانتجاء فقال الناس
انتجاء فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال علي بن ابي طالب عليه السلام ما انتجيتي ولكن الله انتجاء (اخرجوه الترمذي السنائي)
والطبراني في الكبير ثم قال الترمذي معناه الله امرني ان اناجيه انتجيه ما ير مني الله عنه كنهه من طائفة
من رده انتجيت علي بن ابي طالب عليه السلام في جواب مير كوشى كنهه بل اياك كنهه كنه حضرت كني مير كوشى اپنے ابن عم سے
بہت بڑھ گئی یہ حضرت نے فرمایا میں اسے سرکوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے ۔

وہم کہی علیہ السلام کہ میں نے اپنے معنی میں خدا تعالیٰ کے ساتھ سرگوشی کر دیا حکم دیا ہے۔
 (ع) انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطائف فأتوا طریلاً فقال الناس لقد
 طال بختناہم إنا نعلم قال فذکرنا من حسد علیا فقد حسد فی ومن حسد فی فقد کفر لا یرجوا من
 مرد وہم انہم کہی اللہ تعالیٰ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے روز جناب علیؑ کو ملا کر
 دیر تک سرگوشی فرمائی تو گویا کہ آپ کی ایسا نام سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اُسکا چہرہ حضرت تک پہنچا فرمایا
 جس نے علیؑ کی حد کیا مجھ سے حد کیا جس نے مجھ سے حد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب میسر کا حضرت کے ساتھ اقرب ہونا

(۱) **عن** ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی یحلف بہ ان کان علی اقرب للناس عہدا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدا الہ بعد عدا الہ یقول جاء
علی صراوا واظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاہد بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعنا عند
الباب فکلفت من ادناہم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یدہ ذلک صلی
اللہ علیہ مکان من اقرب للناس یدہمدا (ازوجہ احمد) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی قسم کھائی جاتی ہے کہ جبنا پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کے قریب العہد ہیں
جدا ہم سلمہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت میں ملنے جایا کرتی تھیں حضرت نے کوئی بار فرمایا علی آئے ہیں
حضرت کا خیال تھا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت میں بلے کہیں بھیجا ہوا تھا اور اب وہ آگئے ہیں ہم نے خیال کیا کہ حضرت
کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے باہر نکل کر باہر بیٹھ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب
تھی میں علی حضرت پر جھک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پھر حضرت اسی روز صلیت فرم گئے ہیں وہ سب لوگوں سے حضرت
کے ساتھ قریب العہد تھے۔

(۲) عن ابی الطفیل قال كنت علی الباب یوم الشوری فلاحظت الاصوات فسمعت علیا یقول یابیح الناس لا ینکر وانا والله بالامنہ واحتی بہ فسمعت واطعت فخرت ان یرجع الناس کفارا وینکم احدا کان اخر عہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ المعقلی) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں شوری کے روز دروازہ پر تھا میں لوگوں میں شور مچا رہا میں نے جناب علی علیہ السلام کو فرتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے ابو بکر سے بیعت کی حالانکہ اللہ امر خلافت میں میں اٹھنے والی اور حق تھا میں نے سنا اللہ تسلیم کیا کہ مہارالوگ کا قرعہ ہو جیسا کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو جیکے بعد جناب سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھا ہو سوا میرے *

حضرت کا جناب امیر کو وفات کے وقت اپنی ہوا میں لینا

(۱) عن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا لی حبیبی فدعوت له ابا بکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ولیکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید غیرہ فلما رآہ اخرجہ الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم ینزل لیحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الذی رطقی والرائی) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب آئے تو حضرت نے سر اٹھا کر ان کو دیکھا اور نگاہ پر رکھ دیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپ نے سر اٹھا کر ان کو بھی دیکھا اور نگاہ پر رکھ دیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں کو کہہ دیا انہوں نے میرے جناب علی کو بلا لیا حضرت نے فرمایا سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے جب حضرت نے آنکھ دیکھا تو وہ کہہ اچھا آپ اور سچے ہوئے تھے آپ نے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لیٹ لیا اور علی حضرت سے بغلگیر رہے جب تک کہ حضرت کا انتقال ہو گیا *

(۲) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نفل وعنده کاعنقہ وجفۃ رضی اللہ عنہما اظہر دخل علی فلما رآہ رفع راسہ ثم قال ادن منی فاستند الیہ فلم ینزل عندہ حتی توفی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار سے صاحب فرش ہو گئے حضرت کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھیں تاکہ بچاویں امیر علیہ السلام کو شریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا کہ اپنا سر اقدس بالین سے اٹھا لیا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور ان کے سینہ سے مجھے لگا رہے یہاں تک کہ وفات پا گئے *

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(۱) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستلم عقیق قائم لا یرایا احد عودتی کما

(۴) عن ام سلمة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موضعه الذي قبض فيه يقول قل
امثلات الحجرة من اصحابي الى الناس يوشك ان اقبض قبضا سر اجائذا فقل قل قد تمت اليكم القبول
معدونة اليكم الا ان تخلف فيكم الثقيلين كتاب الله عز وجل وعترتي اهل بيتي ثم اخذ بيد علي فرفعها
فقال هذا مع القرآن القرآن مع ذلك لا يفرقان حتى يرد علي الحوض فاسنهما ما احلفنكم بهما اخرج
بن علقمة (ام المؤمنين ام سلمة رضي الله عنها سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی
المرتیل میں مشافرت فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے مجھ پر ہوا تھا اسے لوگوں خیال کیا جاتا ہے کہ عقیقہ یہ ہیں اس دار فانی کو
جہلت کر جاؤں میں پہلے تم کو کہہ چکا ہوں کہ میں دوبارہ ہی پیچیدگی میں تم لوگوں میں چھوڑے جاتا ہوں خدا کی کتاب
اور میری عترت اہل بیت پر علی کا ثبوت کچھ کر پائے کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے جب تک کہ حوض پر وارد
نہوں یہ گزرا ایک سر سے جدا نہیں ہو گا میں ان لوگوں کو چھوڑتا کہ تم نے ان کے ساتھ کھیر کر کیا سلوک کیا ہے ؟

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجہ ابوالحلی والاضیاء) ابو سعید رضی اللہ
عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ۔

(۲) عن عبد الرحمن بن سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین و مر علی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذرا اخرجہ بن مرد وہب (عبدالرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے
کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند مهاجرین کے ساتھ بیٹھ ہوئے تھے کہ انہوں نے جناب امیر
مذہب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حق اس کے ساتھ ہے ۔

(۳) عن ابی خدا اخذ لری عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان عليا مع الحق والحق
مع علي فلو كان الحق مع ذرا اخرجہ بن مرد وہب (امیر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں
کہ فرمائی تھیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے
ساتھ ہے اور دونوں میں خدائے رب تک کے حوض پر وارد ہوں ۔

(۴) عن ام سلمة رضي الله عنها قالت قال علي بن ابي طالب من اتبع الحق ومن ترك الحق فقد عصى الله
قبل يوم هذا (اخرجہ بن مرد وہب) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمائی تھیں جناب امیر حق پر تھے
جس نیکو پیری کی شہادت کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا ہے آج کے دن پہلے عہد ہو چکا ہے ۔

(۵) عن أم المؤمنين عائشة رضي الله تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحق مع علي يزول مع حديث
ما زال (اخرجہ بن مرد وہب) جناب ام المؤمنين عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھر تیرے جہاں علی پہنچتا ہے ۔

(۶) عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي ان الحق معك وعلى لسانك وفي قلبك وبين
عبدك (اخرجہ بخوارزمی) جناب امیر مظلوم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سرشاہد کیا کہ علی

حق تیرے ساتھ ہو اور تیری زبان بڑھتی ہے اور تیرے دل میں جو اور تیرے دواٹھوں میں ہے *
 (۷) عن ابی موسیٰ الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی لکن مالک الدینا الی اهلہا ونقد سمعت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدک (اخرجہ ابن مرد وہیم) ابو موسیٰ الاشعری
 کہتے تھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کیساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کی طرف پھرنے لگی ہے شاک میں نے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہو اور حق میرے
 بعد تیرے ساتھ ہے *

(۸) عن ابن حبان النبی عن امیہ ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیہا اللہم ادر الحق معہ
 حیث دار (اخرجہ ابن مرد وہیم) ابن حبان انہی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل ہیں کہ تحقیق بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے تھے کہ اگر تم کرے علی پر اس میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پر ہے *

(۹) عن اہل المؤمنین عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما عقر حملہا ودخلت دار البصۃ فقال لہا
 اخوها حمزہ اشہدک اللہ انذکرین یوم حد ثقی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الحق لن یدال مع
 علی وعلی مع الحق لن یتفرقا فقالت نعم (اخرجہ ابو بکر بن مرد وہیم) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا فرماتی ہیں کہ جب یاقوت کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لے گئے تھے اس کے بعد مہاجر بن ابی سفیان نے انہیں
 خدا کی قسم سچ پوچھا کہ آپ مجھ کو اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے
 فرمانے لگے ٹھیک ہے *

(۱۰) عن مسروق قال سالتہ اہل المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن اسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فاخبرتنا فقالت یا مسروق استطیع ان تا تبی یا قاس ممن یشہد فائتہ یا من کل سبع رجل
 فشدوا انہم راۃ فقالت یرحم اللہ علیہا اللہ کان علی الحق ولكن کنت امرتہ ان لا یصلہا اخرجہ
 ابو بکر بن مرد وہیم مسروق نقل ہیں کہ جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ہر وہان والوں اور وفائتہ
 کی بات پوچھی میں نے ان کو جو کچھ خبر تھی سنا کر فرمائی کہ اسے مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی آئے جو کسی
 گواہی دے سکیں میں ہر ایک قبیلہ کا ایک آدمی انکی خدمت میں سے گھیا انہوں نے گواہی بیان کی کہ وہی النبی
 کو انہوں نے دیکھا ہے جناب ام المومنین فرمائی کہ اسے خدایا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے میں ایک ایسی عورت
 تھی جو اپنے سرال والوں کے بس میں تھی *

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل انہ علی وہ حق فوقف علیہ امیر المؤمنین
 فقال لہک اللہ یا زید فواللہ ما عرفک الا حقیف الموتہ کثیر الموتہ فوقع الیہ واسہ فقال وانت فوجک
 باللہ فواللہ ما عرفک الا باللہ عا لما ویا یا تہ عارفا واللہ ما قالت معک من جمل ولكن
 سمعت حدیثہن الیہ ان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام البعزۃ قاتل العجرۃ
 مفسور من نفوۃ فخذ ول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فیلو امیر (اخرجہ ابن مرد وہیم)

محکم قال التجبیتی من سمع معك اولافعلن قالت ام سلمة قال نقام فقاموا معه حتى دخل على
ام سلمة قال فبذل المعاقبة في الكلام فقال ام المؤمنين ان الکتة اقر قد کثرت على رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فلا يزال قائل يقول قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما لکم لقل وان سعدا روی
حدیثا رعم انک سمعته منه قالت ما هو قال نعم ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلى انت
مع الحق والحق معك قالت صدق فی بنیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الان اوم ما کنت علیہ اللہ
لو سمعت هذا من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما لنت خادما لعلى حتى اموت (اخرجه بن مردويه)
عبداللہ بن عبد اللہ الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کر کے مدینہ میں گیا اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وائل پر کثرت تہجو وہ ایک مجلس میں گیا جناب ام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہوتے تہجو معاویہ بن عباس کی زبان پر نکھڑا کر کہنے لگا کیا میرا بھائی بن عمر (یعنی جناب امیر)
سے خلافت میں زیادہ ترقی دار نہیں تھا ابن عباس نے کہا کیوں کہتے لگائیں خلیفہ متحول (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ)
کا ابن عمر ہوں ابن عباس نے جواب دیا شاید شخص جسے عبداللہ بن عمر شہرت سے زیادہ حق دار ہے کہو کہ ان کے
دائرہ میں سے پہلے شہید ہوئے ہیں ابن عباس کو ہوشہ پھیر کر سعد بن ابی وقاص کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا
اے سعد تو وہی شخص ہے کہ مجھ سے حق کو ہمارے غیر کے ہاتھ سے نہیں بچاتا اور ہمارا ساتھ نہیں دیا سعد رضی
اللہ عنہ نے کہا جب میں نے دیکھا کہ اندھیرا خام زمین پر چھا گیا ہے میں نے اپنے اونٹ کو کھانچا اور میں نے
اس کو پیچھا دیا یہاں تک کہ مصیبت نہیں گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی بیٹے دن بہرا دل سے آخر تک
قرآن شریف کو پڑھنا اس میں یہودہ بات نہیں پائی سعد کہنے لگے جب یہ بات ثابت ہو جائے میں نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے
ساتھ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتھ چل تو نے کس کے معاویہ میں اس حدیث کی مثل ہے معاویہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور
اس کے ساتھ اور لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب ام سلمہ کی کینچ مدت میں گئے معاویہ نے کلام شروع
کی کہ یا ام المؤمنین مجھ کو بائیں جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بہت منسوب ہو گئی ہیں یہی کہتے ہو
والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات صحفرت سے نہیں فرمائی ہوئی
سختی نے ایک روایت کی ہے اسکا خیال ہے کہ اپنے ہی اس حدیث کو سنا ہے ام المؤمنین نے فرمایا وہ کیا
ہے معاویہ کہنے لگا انا زعم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تھا کہ تو حق کے ساتھ ہے ام المؤمنین
فرمانے لگیں سچ کہتا ہے حضرت نے اس حدیث کو میرے گھر میں امیر شہداء کیا تاہم معاویہ نے سختی کی طرف متوجہ ہو کر
کہنے لگے اب میں ملامت کے قابل ہوں جس بات پر کہ میں تمہارا مدد کر رہا ہوں حدیث میں نے حضرت سے سنی ہوئی تو اپنے
مرنے تک ہمیشہ میں جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا ہوں

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑنا

(۱) عن ابی سجد الخدی رضی اللہ عنہ قال کتا جمل ما منظر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فیہ

یہ حدیث تیسری سطور پر لکھی گئی ہے کہ جناب ام المؤمنین کے ساتھ اس حدیث کی روایت ہے

الینا قد انقطع شمع نعلی فصریحی بما الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی نزیلہ فقال ابو بکر انا هو یا رسول اللہ فقال لا فقال عمار انا هو یا رسول اللہ فقال لا وکن خاتم النحل (اخرجه احمد والنسائی وشیخ السنن البیہقی فی شرح السنن والیوحاتم وابو یعلی وابن حبان و ابو نعیم فی الحلیۃ والذہبی فی خرد و سن الاخبار والحاکم قال صحیح علی منوط الشیخین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتنا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور گھر سے باہر ہوئے کھنسل مبارک کا تسمیہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ڈاکر فرمایا تم میں ایک شخص ایسا ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر لوگوں کے گھر اچھا جس طرح سے کہ میں نے اس کی تشریح پر جنگ کی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جڑا بیٹے والا ہے۔

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین و مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ فاما نذہبہن باعد فلما منہم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجه الذہبی) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد میں کہ ہم پر تم کبھی تجرہ کو لیا ویں اور ہم کو کون سے بدلا لینا ہے فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ وہ ناکثین قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بٹالیں گے۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ہر کلا فمع من قال مع علی ومع بقتل عمار بن یاسر (اخرجه ابن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے حکم دیا مجھے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے ہم کو ان گیدوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے حکم دیا ہے پس کس ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکو ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہو گئے۔

(۳) عن علی بن ربیعہ قال سمعت علیا علی منبر کمرہ ہذا ینقول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقبل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخہ) ابو نعیم (الغامی) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ میں نے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۴) عن سعید بن جبلة عن علی قال امرت بثلاث الناکثین والقاسطین والمارقین اما الناکثون فہما اهل جلی واما القاسطون فاهل الشام والمارقون فاهل النہر وان لا اخرجہ ابن عساکر سعید بن جبلة وہ جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عین گردہ یعنی ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس ناکثین اہل جلی ہیں اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہر وان۔

(۵) **عن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی اسلمۃ ہذا اقاتل الناکثین والفاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب ابی القحطاب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر میں تشریف لائے تھے میں جناب امیر مزی بن حنفیہ کے گھر میں تشریف لائے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم یہ میرے گھر ناکثین اور فاسطین اور مارقین سے لڑنا چاہیے۔

(۶) **عن** علقمہ عن عبد اللہ قال حزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت ذینب بنت جحش انی منزل ام سلمۃ فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی اسلمۃ ہذا اقاتل الناکثین والفاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر مزی بن حنفیہ کے گھر میں تشریف لائے تھے میں جناب امیر مزی بن حنفیہ کے گھر میں تشریف لائے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم یہ میرے گھر ناکثین اور فاسطین اور مارقین کو مارنے والا ہے۔

(۷) **عن** عقاب بن ثعلبہ قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافتہ عن الخطاب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقاتل الناکثین والفاسطین والمارقین (ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ روایت ہے کہ جناب امیر مزی بن حنفیہ کے گھر میں تشریف لائے تھے میں جناب امیر مزی بن حنفیہ کے گھر میں تشریف لائے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم یہ میرے گھر ناکثین اور فاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

(۸) **عن** حنفیہ بن سلیم قال یقینا ابی ایوب الانصاری فقتلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقاتل الناکثین والفاسطین والمارقین مع علی (ابن عساکر) حنفیہ بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے ابی ایوب الانصاری سے جاکر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مشرکوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اب آپ مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کو آئے ہیں کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت میں ناکثین اور فاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۹) **عن** علقمہ والاسود قال اتینا ابی ایوب الانصاری عند منصرفہ من صفین فقلنا یا ابی ایوب ان اللہ اکرمک بتول محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتک والحقی فاقۃ تفضلا من اللہ واکرمک اللہ حتی اناخت ببایک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضوب بہ اهلہ الا اللہ فقال یا ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امونا بقتال ثلاثہ مع علی بن ابی طالب الناکثین والفاسطین والمارقین فاما الناکثون فقد قاتلنا ہم واما الجمل طغیۃ والذیبر واما الفاسطون فہو منصرفنا من عندہم یعنی معاویہ بن العاص واما المارقون فہم اهل الطرافہ والخیلاں واهل العراق وان اللہ ما ابدی این ہم ولکن لا بد من قتالہم انشاء اللہ (ابن عساکر) فی تلخیصہ علی اور اسود کہتے ہیں کہ جب ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم ان کے ہاتھ کو تھامے تھے کہ ابی ایوب نے ہم سے کہا

اللہ تعالیٰ آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گھر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرود کش ہوئے اور یہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے لئے تھی کہ حضرت کی اٹھنی اور لوگوں کے سوا تمہارے گھر کے دروازہ پر بیٹھ کر گئی اب آپ اپنے کندھے پر مشیر رکھ کر تشریف لائے یہ کہ اس لالہ اللہ کے ہونے والوں کو قتل کرے اب ابو ایوب کھنے لگے تحقیق جناب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچو جناب امیر کی معیت میں تین گز پہنچے ساتھ جنگ کرنا تمہاری تیار وہ لوگ تائشیں اور قاسطین اور اقسین ہیں پس تائشیں اہل قبل یعنی طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے اور قاسطین یہ لوگ ہیں جہاں سے کہ ہم و امیں آ رہے ہیں یعنی معاویہ اور عمر بن العاص اور مارقین اہل طرفاد اور تخلیات اور نہروان ہیں مجھے نہیں ملو کہ کہانے کہاں ہیں لیکن انشاء اللہ ان کو ساتھ ہی لڑنا ہو گا۔

تیسری بار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت میں تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل (۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان۔

(۱) واقعہ جمل میں دونوں جانب سے صحابہ کرام تھے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب جمل یعنی طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نے مکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر ان کا منشا جناب امیر سے نہ تزلزل خلافت کا تھا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تھا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ میں بھی مبارزین ان سے نہیں ہوئی۔ صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مشرعی تھے جو بھوت جان جناب امیر کی فرج میں آچھپے تھے۔ انہوں نے موقع پا کر دونوں لشکروں کو لڑا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو ان کی خطا پر متنبہ کیا تو وہ تا دم بخور فوراً معرکہ سے علیحدہ ہو گئے اس لئے ان کی خطا کو خطائی الا جہاں سے علمائے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین میں تمام مہاجرین انصار جناب امیر کے طرفدار تھے معاویہ و جندبہ و القلوب صحابہ امیر معاویہ کی طرف داری کرتے تھے جو اقسامتہ نظر کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس جنگ سے منع خلافت کی تھی کوئی نہ ان کے فعل کو کسی نقطوں سے تعبیر کریں مگر خطائے منکر ہی کا پلہ بہاری رہتا ہے۔

(۳) معرکہ نہروان میں کوئی صحابی جناب امیر کے مخالف نہیں ہوا اس لئے اس کی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہیں واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ بھوت میں مختصراً درج ہے۔ اس واسطے اہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصلہ ذیل بحث درج کی جاتی ہے۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اول من یختصم من ہذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (آخر جہد الاسلام یجحد الدین ابو بکر العیسیٰ المہندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر و کہا کرتے تھے کہ اس امت کے لوگوں میں سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی اور معاویہ باہم جھگڑتے کیے کھڑے ہوں گے۔

(تفسیر) یہ امر یہ ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ درجہ تعظیم اور کثرت ثناء کا جزو و تنزید حسنات کا موجب ہے۔ کوئی شرف خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کی حد تک نہیں پہنچ سکتا لیکن ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک انبیاء و کرام علیہ السلام کے سوا کوئی صاحب عواد کتنا ہی جلیل القدر کیوں

محمود نہیں البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جن کے فضائل و مناقب ستاروں کی حد تک پہنچ چکے ہیں محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہیں اور ان بزرگوں کی شان میں حدود و معصیت کا گمان کرنا سزاوارتہ نہیں ہے۔

اس امر کے متعین کرنے میں وہ افاضل صحابہ کون ہیں اور کسے ہیں جن کے فضائل تو ان کی حد تک پہنچ گئے ہیں علماء کرام نے نہایت دقت و نظر سے اس کے متعلق تحقیق لگائی ہے کہ جو بزرگوار صلہ حدیث تک اسلام سے مشرف ہوئے ہیں وہ ہر طرح سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ اس کے بعد ہر کوئی ایسا مشہور نہیں جو معیار فضل سمجھا جائے کیونکہ بعد میں اکثر منافق ہی شریک اسلام ہو گئے تھے۔ چنانچہ شاہ عبدالغفور صاحب حدیث و بلوکی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سرائیل میں لکھتے ہیں (رحمۃ اللہ علیہ) صحابہ سبقت تقدم باہم حبیب الایمانی عنکم انفق قبل الفتنہ و قاتل اولئک اعظمہ و حجتہ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا اعداء بائدہ و زبراک ہر قدر تقدم و سابق بیشتر وقت انبیاء و لقوت ان بیشتر چنانچہ حدیث قال قتد و قلم کذب و دلائل برآں فار و پس باین اعتبار گمانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد و مثل ابو جبر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و سعید بن زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و جعفر و عمار بن ابی اسر و ابو سلمہ بن عبد اللہ و اسد و عبد اللہ بن حبش و غیر ہم من نظر انہم رحمہ اللہ ان اہل العقبہ با اہل بدر بعد ہذا میں مشاہدہ تا آنکہ نہایت معلوم حدیث رسید نیز کہ انزال سکینہ و صفائی قلوب ایشان منصوص نہیں قرآنی ائمہ بعد از ان پس بالقطع پیغم مشہدے نیست کہ ملا فضل برآں بودہ باشند نیز کہ وہیں مشہدہ جماعت منافقان بودند قرآن تعالیٰ و من حولکمن الاعراب منافقون و من اهل المذنبہ و مواعیل المنافقہ) انہی کلامہ رحمہ اللہ علیہ بہانہ شمس قرآنی کو دیکھا جاتا ہے تو وہ بھی انہیں بزرگوں کی علو شان کے متعلق پائے جاتے ہیں سلاماں علیہ

رحمۃ اللہ علیہ استیعاب فی معرفۃ اصحاب میں لکھتے ہیں قال اللہ تبارک و تعالیٰ علی محمد و آلہ و الصلوٰۃ و السلام و علی الکفار کما بینہم و انہم کما یجوز یفتقون فضلا من اللہ و رضوانا۔ یہ کلام فی وجوہ من اثر السجود و ذلک قلم فی التورۃ و مثاہم فی الانجیل الخ فخذہ صفتہ من یدہ الی تصدیقہ و الایمان بہ و ازہ و نصیرہ و نصرتہ جو صحابہ علیس کہ ذلک جمیع من راہ و لا جمیع من امن دستری مناظم من الدین و الایمان و فضائل و فی الفضل تقدم منهم قالہ تعالیٰ فضل بعض البنیین علی بعض ذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک و تعالیٰ السابقون الاولون من الامم اہلین و الاصلاء و الذین اتبعوہم باحسان و منی اللہ عنہم و رضوانہ

یعنی پروردگار تعالیٰ شانہ ذوات ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہے اور جو اس کے مسلمان ہیں و اس میں کار و دل پر قوم دل ہیں آپس میں تو دیکھو ان کو رکوع میں اور سجود میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی نشان ان کے سونہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یکھاوت ہے ان کی تودیت میں اور یہ کہاوت ہے ان کی انجیل میں پس جن لوگوں نے حضرت کی تصدیق اور مدد میں مبادرت کی ہے اور آپ کی محبت میں رہے ان کی یہ صفت ہے جس کو خدا نے اپنی کلام پاک میں بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کے جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہیں ہے اور نہ ہر ایک شخص جہاں لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے عنقریب ہے کہ دین و ایمان میں لوگوں کے درجوں کو دیکھے گا اور صاحبان فضل کی فضیلتیں اور ان کے قدم کو شناخت کرے گا پس خدا تعالیٰ نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانوں کو

اکینے سرے پر فضیلت خطا نوری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ قریم میں پیچھے وطن چھوڑنے والے اور مدو کہنیوالے اور جو انکو پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ۛ

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوفت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں السابقون الاولون امن بالمہاجرین و اولئك افضلهم الذین اولوا القبلتین یعنی السابقون الاولون سے وہ لوگ ملو دیں جن لوگوں نے دونوں قبلوں کی جانب رخ پڑھی ہے ۛ

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتا ہے الذین بايعوا ببيعة الرضوان یعنی السابقون الاولون سے وہ لوگ ملو دیں جو بیعت رضوان میں شرف ہوئے ہیں ۛ

اور انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن مبارک کہتے ہیں کہ سالم بن ابی الجعد قال سالت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ من اصحاب الشجرة قال هذا القاصم مسمیاً متے یعنی سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرماتے گئے ہم پندرہ سو آدمی تھے دو سری روایت میں ہے عن عمر قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا القاصم و بیعتہ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیاروا حل الارض یعنی عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندوں کے بہتر ہو ۛ

تو خطاب بن دؤنوی حاشیوں میں لکھتے ہیں کہ نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے آسودہ زیادہ صحابی نہیں تھے ۛ

میں ہوا اصحاب کبار کہ ان مشاہد میں حاضر ہوئے ہیں وہ یہ شہ قحطی منبتی اور افاضل صحابہ میں علامہ ابن عبد البر بیہقی میں لکھتے ہیں قال ابو عمر قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہ عن المؤمنین الذی یایعونک تحت الشجرة ومن رضی اللہ عنہ لای یخاف علیہ ابداً انشاء اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم اهل شہد مدینہ والحدیبیہ یعنی ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے (خدا راضی ہوا مومنوں سے جب کہ انہوں نے درخت کے نیچے بیٹھے) اور میں سے کہ خدا راضی ہوا اس پر کبھی ناراض نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہرگز وہ شخص دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا جو مدینہ یا حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے ۛ

غرض کہ یہ فضائل ان بزرگوں کے ہیں جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہیں اگرچہ بعد میں ہی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوئے ہیں انکے فضائل و مناقب یہی ہوتے ہیں آسکتے خاص کر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہو کہ جبکہ سامنے سب غویاں گرد ہیں ۛ

تاہم باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا حضور عن الخلاص مجتہد بیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہوا علامہ جلال الدین القسطلانی علیہ الرحمۃ شرح مفاد میں لکھتے ہیں ان لیس کل صحابی معصوماً و کل من رآی البتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موصوماً ہے جب کہ کل صحابی معصوم نہیں اور نہ ہر ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہی کا نشان رکھنے والا ہے ۛ

عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھو۔ نہ خلیفہ وقت سے استراۃ فلانت کے علامہ ابن حجر نے اسی بات پر زور دیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے ملکہ آرائی صرف قتلہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کر کے کیے تھے۔ چنانچہ وہ معاویہ کے حرم میں لکھتے ہیں وہن اعتقاد اهل السنة والجماعة بان معاویہ بنی معاویہ و علی بن ابی طالب بنی المذاذۃ فی الخلافة لذلک جماعة علی تحقیقہا احلی فیہ اہل سنت و جماعت کے اعتقاد میں ہے کہ معاویہ نے جناب امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ خلافت کا جھگڑا جنہیں تھا کیونکہ جناب علی کے خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا علامہ ابن حجر اور دیگر بعض ہم خیال بزرگوں کو اس لئے یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس عرض کے لئے جناب علیؑ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیرؑ پر خروج کیا تھا۔ اسی عرض میں امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائیں تاکہ اصحاب جمل کی بیز پر جو اولیٰ قلم ہو سکتے ہیں ان کی بارت پر قائم ہو سکیں۔

لیکن یہ بالکل خلاف نفس الامارت۔ واقعات چھپاؤ سے چھپ نہیں سکتے۔

(ادو) اس امر پر تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق نہیں ہے کہ امیر معاویہ کی عرض اس قتل و جدال سے جناب عثمان کے قاتلوں کا طلب کرنا تھا۔ اور خلافت پر متنازع نہیں تھا۔ چنانچہ عبد الشکور السامی رحمۃ اللہ علیہ التہمید فی بیان التوحید میں لکھتے ہیں وقال اہل السنة والجماعة بان معاویہ فی حال حیوۃ علی وامن تالیعہ کا نوا جلیطین فی دعوی الامارۃ والبیعة باعلین فی المنازلۃ مع علیؑ اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ امیر معاویہ اور انکو پہرہ و جناب علی کی زندگی میں امارت اور بیعت کے دعویٰ کرنے میں خطا و انحراف اور جناب علی کے ساتھ جنگ کرنے میں باقی تھے۔

یہی وقت تھا ہی ثناء امیر صاحب پانی پتی قدس سرہ سبب السلول میں لکھتے ہیں (و بعض گویند کہ معاویہ و ابیہا طلب قاتلان عثمان میکرد و در آخر طلب خلافت ہم نمودہ بود و بعد بصحت خلافت علی قاتل بود و میگفت کہ بیعت اوشان با علی معتبر نیست و اہل حل و عقد از صحابہ مثل طلحہ و زبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند یا کراہ کردہ بودند و ہذا تحت بیعت نمودند و معاویہ از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہیدہ بود و اذ اہلک فادخنی جہنم انیس حدیث اور اطلع خلافت ہم رسیدہ بود و اہل شام بیعت گرفتہ بود۔

(ہوم) اگر امیر معاویہ کا مقصد محض قصاص کا طلب کرنا تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے ہی پر مقصود و ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتی۔ تخییر مال اور بیت المال میں دست درازی نہ کرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور کبیر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے صلح نہ کرتے معاویہ علیہ الرحمۃ مروج الذہب میں لکھتے ہیں فان کان معلوم ہما ملک الروم علی حال جملہ الیہ لشغلہ بجلیٰ یعنی امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسلئے صلح نہ کی تھی تاکہ علی کے ساتھ جنگ کرتے پیش نکل ہوں۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو کہیں کہ جناب امیر کے عامل محمد بن ابی بکر سے مہم کو بھیجیں لیتے۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں علامہ ابن اثیرؒ فرماتے ہیں انزل ترجمہ عمرو بن العاص لکھتے ہیں کہ معاویہ نے مصر و استنقذ ہا من ید محمد بن ابی بکر و ہوا عامل لعلی علیہا واستحلہ معاویہ علیہا

جیسے پھر امیر معاویہ نے اس کو مصر کی طرف روانہ کیا اور اس نے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتھ سے چھین لیا اور وہ جناب علی کی طرف سوا اس پر عامل تھے پھر امیر معاویہ نے اس پر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا۔ یہ اور نیز اسی قسم کے سردار دیگر واقعات ایسے موجود ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو دراصل خلافت کی طمع تھی۔ (سوم) جب تک حکم ہو چکی تھی اور عمرو بن العاص نے ابو موسیٰ کو مخالف دیکر جو امیر معاویہ فیصلہ کیا تھا تو ضعیف سے ضعیف روایت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز حکم پر عمرو بن العاص کو سرزنش کی جو میں اگر امیر معاویہ کی خلافت نہیں تھی تو ایسی ناجائز حکم پر کیوں (ضعیف ہو گئے تھے)۔

(چہارم) جب نام حسن خلافت کو دست کش ہو کر امارت عامہ انکو سپرد کی۔ اور امیر معاویہ کو انکو حنبلیہ ائمہ علیہ السلام کی جگہ پر کیا۔ تو آپ کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ امیر معاویہ نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی جگہ کی جو یا اس جماعت پر قصاص جاری کر دیا حکم شدہ کرنا ہی باوجودیکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت و امیر معاویہ کی امارت غلط تھی۔ سال سوزیادہ کا نہ نہیں گذر رہا اور یہ امر بزرگوں خیال میں نہیں آتا کہ اس قاتلوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کلام مگر اے عدم ہر گئے ہیں اور اس جماعت کشتہ میں سے ایک متنفس بھی زندہ نہ رہا جو جس سے قصاص طلب کیا جاتا۔

خیر بطریق تنزل ہم بھی تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ امیر معاویہ کا مقصد اس جارحیہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو طلب کرنا تھا۔

اب ہم یہ پوچھتے ہیں کہ اگر اس بغاوت میں امیر معاویہ کو معذور سمجھا جائے تو انکو قلعین کو بھی معذور خیال کرنا چاہئے پس بصورت ذیل۔

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام کو بدین مبعنات افتخار کر کے چوکہ یہ بادشاہ غلام مقتول مسلمان کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتا اس لئے میں اس کے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور میں اس امر میں امیر معاویہ کا مقلد ہوں۔ تو آیا کوئی فقہی چیز ایس کی تائید کرے؟ چنانچہ اس کا سنا ہو یا کوئی عالم اس تقلید میں سکو معذور سمجھ سکتا ہے۔

(ب) مقتول کے خون کیلئے عند اللہ دعویٰ کرنا محض سی طرح سے جائز ہے کہ قاضی کی طرف رجوع کیا جاوے اور شہود پیش کر کے دعویٰ کو باہر قبول کر لیا جائے اور پھر شریعت کی فیصلہ کر لیا جائے۔ نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر مشرک نکالی جائے اور اس کی مصلحت کے درپے ہوا جائے۔

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد دینے ایسا عمل کہ جس کے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ باجبر ہوتا ہے۔ تصور کیا جائے تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتل میں مثل اپنے دیگر سپہا کیوں کے شہید ہو جاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطائی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر علیہ السلام کے قاتل اشتیٰی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ باجبر سمجھا جاتا (نعم و بالاشھار من ذہال الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت میں خطائی باجبر ہو تو ان کے لشکر سے جس نے کہ جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہو اس کو خطائی باجبر کہنا پڑے گا کیونکہ یہ فعل اس نے بغیر اذن امیر معاویہ کیلئے ہے۔

اور وہ فرماتا کہ جناب میرے علیہ السلام کو جنگ کرنا خطائی الاجتہاد تھا تو کیا جانا میری شان اقدس میں برسر محراب و منبر
سب سے تم کرنا ہی خطائی الاجتہاد تھا۔ عن سعد ان معاویہ امویہ فقال ما یمنعک ان تنسب ابا نواب
فقال اما ذکرک ثلث اظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض معاذیرہ فقال لہ خلفتی من النساء
الصہبیات فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تو فی ان تکتون منی بنو قریظہ ہارون من موی الا لہ
لا فوہ بعد و معتقہ یقول یوم خیبر لا عطا ین الراۃ عند الیہ یحب اللہ و رسولہ فظا و لقا فقال دعونی
علیاتی فی ہرمدہ یضی فی عینیہ و دفع الراۃ الیہ ففتح اللہ علیہ لما نزلت ہذہ الاۃ فقل تعالوا اندع
ابنائنا و ابنائکم و نسائنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم دعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا و افاطیہ رحنا
و جیمنا فقال انہم شوا کلا اہل بیتی راخو جہ احمد و المسلم و التو مذی و الناس فی غیرہم سعد فی
الحدیث کہ یرواہ ابیہ بن ہریرہ و ابیہ بن ہریرہ ان کو جناب ابو تراب علیہ السلام پر سب کرنے کیلئے حکم کیا اور کہا تم ان پر سب
کریں ہنسی کہتے سعد نے کہا کیا عیش تم سے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا
کی میں حضرت نے علی کو بعض غزوات میں جب کہ اپنے عقب میں چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ پر
اور رزق کمال کے پس چھوڑ کر جاتے ہیں حضرت نے ان کو فرمایا کیا تو رضی نہیں کہ تیرے منہ سے میرے واسطے جو جیسے کہ
کی وہی کہ میرے کچھ نہیں ہو اور میں غیبت کے روز میرے کوفہ سے نکلتا ہوں کہ میرے کچھ علم اپنے شخص کو دیکھ کر
خدا و رزق کے رسول سے پیار کرتا ہے پس ہم علم کی طرف سے فرمادے آپ نے فرمایا علی کہ میں وہ انکی خدمت میں شہداء
چشمہ نبی سے حاضر ہونے حضرت نے اپنا اہل بیت انکی آنکھوں میں لگا کر علم ان کو دیا اور انہوں نے انکو قسم دی اور جب
یہ آہستہ لڑائی ہوئی پس کہہ دیا یا ہاشم بن عبد مناف کہ میں نے ان کو اور شہداء کو سبوں کو اور اپنی دونوں کو اور ہمارے دونوں کو
اور اپنی جانوں اور تمہاری جانوں کو حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسن و حسین کو بلا کر فرمایا اس کے میرے پردہ نگار
یہ میرے اہل بیت ہیں ۔

یہ حدیث تو صحاح کی کتب پیش کی ہوئی تھی ہر حدیث میں میں جس سے ثابت ہوتا ہے اسیر معاویہ نے اس حدیث
کو خلیفہ میں لایا و کیا تھا جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے بعد تک جاری رہی اور اس نامور خلیفہ نے اس کو صحت میں
کیا یہ ایسے واقعات محقق ہیں کہ جس سے کسی نے انکار نہیں کیا ہے اس لیے اس دور بدعت سیئہ ہی خطائی ان
پر نہ سکتے ہیں ۔ حاشا و کلام ۔

ان کے لوگوں کو فصلہ فرمایا اور ہم میں سے ایک نہ ایک ۔ ہم نے اس محاربہ کو خطائی الاجتہاد و کتب کی طرف باطل کیا ہے
یہ کتب تفصیل سے جوابات درج ہے ۔

(یہ وہ قسم) اگر اس محاربہ کو مصیبت قرار دیا جائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تحفہ لامتناہی ہو اور میرے ملک یہ ہر چیز کا حاجت ہے
تو کہ یہ وہ قسم ان کے پورے ہوا جو ادا کی قابل نہ رہے پس یہ سب کچھ جو کہ یہ خلیفہ وقت سے مجھ پر کرتا ہے مصیبت ہوتی ہے
اور حدیث خبر ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ شہداء و العزیز صاحب محدث و مای رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قتل کے وقت فرمایا
کہ ہاں میں نے آپ پر کیا مشرع و مبطل کے ساتھ اس پر کھڑی کی ہے ۔
علامہ حاکم نے حدیث مصیبت کے بیان کرنے میں کسی قسم کا مجہول و غرضی لازم نہیں آتا ۔ یہ حدیث میں معنی لفظ شہداء

غیر سرکردہ حضرت کو سپہ چنانکب رجال سوا ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی الولید بن عقبہ
فی الجہار ربعین جلد (۱) الاستیعاب اسلحہ واصحابہ میں ہے امام ابو جعفر محمد باقر بن علی زین العابدین علیہ علی
آبائیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب پینے پر مایلین ڈرہ لگا دئے تھے اسی
طرح سے سطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہما کے ایک میں کو کشمش کرنا اور قذرت کی حد کو پونچھنا ہی
انہیں کتابوں سے واضح ہے وہاں عن خاص فی الکون علی العایشہ فجلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(اسد الغابہ) یعنی مسلم بن اثاثہ ان لوگوں میں سے تھا جو جناب اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی نسبت
بہتان کھڑا کرنے میں کو کشمش کیا کرتے تھے یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو ڈرے ٹکڑے ان اُمّ سے نہ
یہ لوگ درجہ عاصبت سے آدمی کا فرہیں ہو سکتا معاہبت کا شرف ایسا ہر کسی معصیت سے بیزار تباد کے
زائل نہیں ہو سکتا ۛ

(دوسرا اوصاف) چند اصحاب اس معاہدہ میں امیر معاویہ کے شریک تھے جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطائے اور معصیت
قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب پر ایسا گمان فاسد نہ کیا نہیں ہے ۛ

یہ وہم اکثر بعد متبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر نظر معان کتب سیر اور رجال کو کیا جائے تو
بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نہمان کے کوئی صحابی اس امر میں امیر معاویہ کا شریک نہیں آئے گا۔ اور تین میں سے
افاضل اصحاب میں سے شمار نہیں کئے جلتے حرب صفین میں تمام انصار و صحابہ جریں اور بد میں جناب امیر علیہ السلام
ربطہ اطاعت میں دکھائی دیتے ہیں ۛ

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہما اس یا بھی مقاتلہ سے کہ دین میں ایک امر
جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خواہ مخواہ ہو چکے تھے۔ کفارہ گزین ہو گئے تھے۔ لیکن انکی کفارہ گزینی اس وجہ سے نہیں
تھی کہ وہ جناب امیر کی خلافت میں شک شبہ رکھتے تھے بلکہ انہیں بزرگواروں سے اس کفارہ گزینی کے متعلق
انکی ندامت اور جہاد بائیں کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ میں علامہ ابن اثیر الحمیری رحمۃ اللہ
علیہ روایت کرتے ہیں عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی قال ابن عمر بن حصرتہ الموف ما اجد فی نفسی
من الدین الا انا قال الفتنۃ الباعثیۃ۔ یعنی عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ
میں بائی گروہ سے نہیں لڑا۔ عن حبیب بن ابی ثایت عن ابن عمر قال ان الشی علی شئ الا انی لم اقاتل مع علی
بن ابی طالب الفتنۃ الباعثیۃ۔ یعنی حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ کبھی
کسی بات کی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر میں بائیں کے گروہ سے نہیں لڑا ۛ

عن خیمہ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیاً یقع فیک اندک تخلف عنہ
فقال سعد واللہ انہ لرای دأینہ واخطا راخرجه الحاکم فی المستند وکے خیمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ

بعض علماء کا مقولہ ہے کہ تمام صحابی عدول ہیں مگر جن لوگوں نے جناب امیر سے جنگ کی ہے۔ پس وہ لوگ فاسق ہیں امام برحق پر خروج کر سکتی وجہ سے *

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمتہ اللہ علیہ فو شیخ جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے اور اس کا تمام ایات و بیانات لکھا ہے اس فقرہ دن طرہ قاضی کی توضیح میں لکھتے ہیں غلبہ علی عدم عصمتہ یعنی صاحب حق نے اس عقیدہ سے صحابہ کی عدم عصمت کو انکار کیا ہے علامہ سعد الدین القفال نے شرح مقاصد میں لکھتے ہیں ما وقع بین الصحابة من المحاربات والمشاجرات علی الوجه المسطوفی کتب التواریح والذکر علی السنۃ الثقات بدل بظاہر علی ان بعضهم قد جاوز عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وكان الباعث علیہ الحقد والفساد والہاد وطلب الملك والریاسات والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موصوفاً فحصل تقریر علامہ پر کہ صحابہ جو محاربات اور منازعات وقوع میں آئے وہ کتب تاریخ میں درج ہیں اور ثقہ لوگوں کی زبانوں پر مذکور ہیں ظاہر اس پر ہوا ہے کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کر کے حد فتن و ظلم کو پہنچ گئے اور باعث اس کا کہ وہ اور عناد اور حسد اور شدت خصوصیت اور طلب ملک و ریاست و شہوات نفسانی کی طرف میلان تھا کیونکہ صحابی معصوم اور شہر جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی ہو سکتی کیسا موصوم نہ تھا؟

ان تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابہ عدول سے عدل فی الروایۃ مراد ہے نہ معصوم من المعاصی نہ اور صحابہ مثل فی الروایۃ اس پر تسلیم ہوئے ہیں جب علماء نے طبقات رجال میں قوانین جرح و تعدیل کو جاری کیا ہے تو صرف یہ نہایت دیکھ طبقات کو صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث سے بچتا ہوا پایا ہے *

اچوتھا وہم اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اہل شام جن میں بعض صحابہ بھی شریک تھے موعود یوم عیدنا تصور کئے جا رہے تھے اور عیدنا تو ستارم کفر ہو لیکن عید تاریخی مستلزم کفر نہیں کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر و زنا و سرقہ وغیرہ کی سزا بھی دفع ہے جو توبہ اور شفاعت بخوشی اور غصہ یا زودی سہل سکنا ہے اسی طرح سے اہل صفین کی خطائی نسبت بھی خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ توبہ یا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالیٰ سے مل جائے *

پانچواں وہم اگر جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو جناب عائشہ صدیقہ ام المؤمنین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑے گا۔

یہ وہم بھی عدم متبع کتب سیر تواریخ سے ناشی ہوتا ہے اس کا جواب بچنا وجہ دیا جاسکتا ہے۔

الفت اصحاب کی غرض امیر معاویہ کی غرض ہی بالکل بتائیں تھی جسکی تفصیل ہم پیش کر چکے ہیں۔

اصحاب جمل میں کسی صاحب نے خلافت کا دعویٰ نہیں کیا اس لئے بعض علماء نے ان کے باغی قرار دینے میں تامل کیا ہے امیر معاویہ کو باغی اہل قرار دیا ہے شرح مقاصد میں علامہ سعد الدین القفال دانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وہب الکتیرون الی ان اول من بغی الاسلام معاویۃ اکثر علماء کا یہ مسکت ہے کہ جس شخص نے کہ اسلام میں سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہیں *

(ب) تمام کتب و تاریخ بتواتر بلند پیکار رہیں کہ اصحاب بجل میں سے کسی صاحب بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہیں کی بلکہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پر دہرازی سے رات کو لڑائی شروع ہو گئی تو چار صاحب بجل دفاع پر بیٹے حفاظت خود اختیاری کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے قال العلامة سعد الملة والدين لتقتلوا في شرح المقاصد والمحققون من اصحابنا رحمهم على ان الحرب بجل كانت قلته لامن قصد من الغريفيين بل كانت تقيها من قتله عثمان رضي الله عنه حين صاروا فوجتين واختلطوا بالعسكرين واماموا الحرب خوفا من القصاص وقصد عايشة رضي الله عنها ليعين الا اصلاح الطائفتين وتسكين الفتنة فوقع في الحريصين بجل وحق السحاب رحمهم الله اس بات کے قائل ہیں کہ حد بجل بنا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی انگوڑی تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونوں لشکروں پر جا پڑے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھادیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونوں گروہ میں صلح کرانے اور فتنہ فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہیں تھا لیکن لڑائی میں پھنس گئیں۔

(ج) اصحاب بجل کو کوئی صاحب طیفہ وقت سے استراحت خلافت کا مقاصد نہیں ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہو کر چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہو گئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ حقیقت حال کا انکشاف ہو گیا۔ فوراً محاربہ سو تیارہ کش ہو گئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیرہ کھار شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب میں فرما ہیں قال اهل العلم ان عليا دعا عاذة فذكرة اشيائه من موافقة وفضل فرج طلحة عن قتاله على ماضع الزبير واعتزل في بعض الصفوف ورواه مروان بن الحكم فقتله ولا يختلف العلماء الثقات في ان مروان قتل طلحة يومئذ وكان في حربه لينة اكثر من علم كعبه من كعب امير بن طلحة رضي الله عنه ولا ارأيت سابقا اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر ویر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیہ ہو گئے مروان بن الحکم نے تیرا کر شہید کیا۔ اور علماء وثقات میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو کسی دن مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے گروہ میں سے تھا و عن یحیی بن سعید قال قال طلحة يوم الجمل له فدمت مذامنة الكسعي لما - فميت رضي الله بني حرم بروي - اللهم خذ مني لعثمان حقة ترضى - فرماه مروان سهم في دكة لاخرجه ابو عمر صاحب الاستيعاب وابن الاثير في اسد الغابة محب الطبري في الرياض - جناب طلحہ کا تہدید بیعت کرنا بی بی ب سے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الديوبند رحمہ اللہ علیہ مارج النبوت میں تحریر فرماتے ہیں ان ثور بن حجر آدہ کہ گفت گذشت تم بطحہ بن عبد اللہ یوم الجمل و دی افتادہ بود بر زمین و آخر رمق میں استادم ہدی و برداشت سر خود و گفت بدست آئینی می بینم روی مردے را کہ گویا فرست بگوئی گفت از اصحاب امیر المومنین علی گفت فراخ کن دست خود و عذیب سے تم ترا پس فراخ کردم دست خود و پس بیعت کرو و سپرد جان خود و پس آدم نزد علی و خبر دادم و ابو بکر طلحہ میں گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ علیہ وسلم و فکر خدا تعالیٰ کہ وارد طلحہ را و بیعت نکرد آنگو بیعت من گردن او باشد انتہی کلام

اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ آباد پلندہ شہادت دیتے ہیں کہ جناب مولانا کا شمار گمراہ ہوا جناب
امیر نے اُن کو باکر تنبیہ کیا وہ فوراً اصحابِ محل کا ساتھ چھوڑ کر مدینہ کو چلے گئے اور وادیِ سباع میں پہونچ کر
بن جرمز کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شهد الزبیر یحییٰ فقاتل فیہ
مناغزنا داکا علی الفردیہ فذکرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وقد وجد ہما ایضاً کما ان
بعضہما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت لہ ظالم فذکرہ انک للزبیر فافترق عن القاتل
مناغزنا لہما غمۃ التي خرج فیہا منصری فی الی المدینۃ فابصرہ ابن جرمز فقتلہ بموضع یعرف بوادی
السباع وجاء یسید علی فقال لہ یو قاتل ابن صفیہ بالنادی یعنی پھر زبیر رضی اللہ عنہ فریضے سے باہر نکلتے اور
ہوئے اور حضور ہی دیر تک لڑتے رہے پھر جناب امیر نے اُن کو بلایا اور تنہائی میں اُسے جناب سالتیب صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد دلایا اُٹھئے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے پا کر پوچھا تھا اور حضرت نے
فرمایا ہاتھ عقرب میری علی سے لڑاؤ گے اور تم اپنے ظلم کرو گے جب جناب امیر نے اُن سے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑنا
سے نا دم ہو کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابن جرمز نے انکا پیچھا کیا اور وادیِ سباع میں انکو شہید کیا۔ اور
اسکی تلوار لیکر جناب امیر کے پاس حاضر ہو جناب امیر نے فرمایا ابن صفیہ سے قاتل کو دفن کی خوشخبری ہو
تجسّس صفیہ ابن عبد المطلب جناب امیر کی والدہ جناب امیر کی بیٹی تھیں اور جناب زبیر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے عمہ زاد بھائی تھے اسی لئے جناب امیر نے فرمایا کرتے تھے۔ انھو انما یفوتنا یعنی
میرے بھائیوں نے ہمارا دھوکا کھ لیا ہے

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سوزنا تھا کہ مکتب سیر اور رجال جو نظر ہے ابو الیہ کات
عبد اللہ ابن احمد بن محمود النضی رحمۃ اللہ علیہ لایعنا وئی الاعتقاد میں لکھتے ہیں کہ ان کا ایضاً مذمت علی اہل افعال و
کانت بتکلیفی تہیل خادہار و فوج تقدیر لایعنا علی الفانی یعنی اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا اظہار سلامت فرماتی رہیں اور یہاں تک روایا کرتی تھیں کہ اگر سر کی اوڑھنی تیر ہو جاتی تھی +

عن جابر قال قلت لعلی ما تقولین فی علی فاطمۃ راسہا ثم رفعتہ وقاتلہ
 اذا التبرحک علی المحاک بزمین غشم من غیر شک و وثینا الخش والذہب المصی بد علی نبینا شیم
 المحاک (اخرجہ التبیخ الحافظ الرزنی فی در السوطین یہ ایسی واقعات ہیں جن سے کسی نے انکار
 نہیں کیا۔ پس نبیو کو کچھ اجاسکتا ہو کہ یہ معاویہ کا حرب عقیقہ کا ٹٹا ایک مدت مدید تک جڑی رہا اور
 جنگ جمل تک فاطمہ ایک ہی روز میں ہو گیا بار بار ہے اور جملہ سے امیر معاویہ موردا غرض میں اسی طرح سے
 اصحاب جمل بھی ہیں جنکی برأت خروج جناب امیر علیہ السلام سے مرقی ہے علامہ ابن عبد البر استیعاب میں کتبہ ہیں
 من قد روی عن علی قال واللہ لا حیوان اکون انا و عثمان و طلحہ و الزبیر ممن قال تبارک و تعالی و
 نزعتا فی صد و رحم من علی اخرنا علی سر رفقہ ابان یسے جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے
 کہ فرماتے ہو خدا کی قسم ہر آدمی کہتا ہوں کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہر کوئی کی نسبت اتنا
 سے فرمایا ہوں کہ نکال دانی ہے جو ان کے جہوں میں کسی بھی بیانی ہو کہ وہ تم کو اور شیعوں کو اپنے ساتھی یہ علیہ القدر

صحابہ کھنڈ الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حواری کھلاؤ جاتے ہیں۔ اُن کے فضائل و مناقب بہ اترا ت کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کئے جاتے ہیں اسکے اسوا و جناب امیرؑ نے انکی برادرت کی نسبت شہادت دی ہے۔ یادِ جودان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات منقہ سے صدر و معصیت کا لگان کیا جاسکتا ہے البتہ انکا جناب امیر علیہ السلام پر خروج کرنا یا ننگت بیعت کرنا تو ثابت ہے جس کے خلافی الاجتہاد کو تغیر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبیوت میں بیان فرمادے ہیں کہ روزِ حیل با عیثہ رضی اللہ عنہما بحجتِ خطا و اجتہاد۔

لیکن جس طرح سے کہ انکا خروج خاصہ ثابت ہو اسی طرح سے انکی قویہ اور نہایت اور رجوع بھی ثابت ہو مطلقاً
ان امور کے امیر معاویہ بقولے پانچ سال اور بقولے چار سال تک جنابائے میسر سے جنگ کرتے رہو اور اپنی
خطا پر مصر ہو چنانچہ علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں فخریہ معاویہ علیا خمسین وقال ابو عمر
صوابہ اربعین یعنی جنابائے علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہیں شکیک
بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑتے رہے +

بلکہ مخالفت ہی پر مصر نہیں رہے۔ تسخیرِ ملایا اور دعویٰ خلافت کو منظور نظر رکھ کر امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ و تمبیر الروم کو نذر و یکے صلح کر لی۔

اگر امیر معاویہ کو اختراع خلافت مد نظر نہیں تہا تو محمد بن ابی بکر جیسا کہ اس کی حامل ہو مصلحتاً کیوں چھپیں لیا تھا ؟ بعض لوگ بمقابلہ جناب امیر علیہ السلام کو امیر معاویہ کو فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں اور ان کے مناقب صحابہ عمل کو مناقب کہہ کر پلہ ٹھراتے جاتے ہیں لیکن اصحاب جمل کو مناقب ثبوتہ اور امیر معاویہ کو مناقب غیر ثبوتہ میں نہیں قاسان کا فرق ہو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عفت پر قرآن ناطق ہو۔ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات کی مسلم اور قبیوت ہیں۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہو کہ شیخ عبدالحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ مراجع النیوۃ میں لکھتے ہیں و کفۃ المذہبان ثابت نشدہ و بفضل معاویہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ما عرفنا فضیلة الا لہ اشبع اللہ بطنہ یعنی میں امیر معاویہ کی فضیلت بجز اس کے نہیں جانتا کہ حضرت نے فرمایا جو خدا اس کے پیٹ کو نہ بہرے دے کہ مقام پر مقولہ امایرضی معاویۃ ان یخرجہ راساً برأسہ زبان پر لائق ہیں یعنی معاویہ اس پر راضی نہیں کہ سرسبز نجات پا جائے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بجمہ فیقولون ان ابی عبد الرحمن النسائی فارق معمر بن اخیمر و خرج الی دمشق فسل عن معاویۃ و ما روی من فضله فقال ما یرضی معاویۃ ان یخرجہ راساً برأسہ حتی یفضل فی وادیۃ ما عرفنا فضیلة الا لہ اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان و مرآۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی محدث بن اسحاق الاصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر میں مصکوچھوڑ کر دمشق چلے گئے وہاں کے لوگوں نے ان سے امیر معاویہ کو فضائل و مناقب کی نسبت پوچھا امام النسائی نے جواب دیا کہ امیر معاویہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ وہ نجات پائیے یا جانیے کہ انکو فضائل کو

بیان کیا جائے اور ایک ثابت میں پڑا کہ، ماہر مثنوی کے قریب جو ان کی کوئی فضیلت معلوم نہیں کجا جائے اور علی سر
علیہم السلام نے فرمایا جو کہ غلامان کے پیشہ کو خیر کرے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاویہ لکتب فقولہ اللہ یا کل فقال
علیہ اللہ علیہ السلام لا شیخ اللہ یطعمہ و لا خیرہ (اور او د الطیب السی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک دفعہ جناب النکاح صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی موی کو معاویہ کی ہاتھ کیلتے ہی چارہ آکر کھنٹ لگا دیا کہ انا کھا رہا ہوں
میں نے اسے فرمایا غلام کو پیٹ کر پھر کرے۔

ایضاً شخاص انکی فضیلت پر بیان کرتے ہیں وہ کاتب الہی ہو۔ خیال کرنا چاہئے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت
ثابت ہوتی تو کہہ سکتا ہوں بن الحکم کیلئے بھی ہو سکتی ہے۔

لیکن امیر معاویہ کا کاتب الہی جو نہیں مٹھوڑن کا اختلاف ہو چنانچہ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں کہتے ہیں
واسما معاویہ بن ابی سفیان کیست کردہ بشود بانی عبد الرحمن بن ابی نفیر است کہ بنو نشت بدائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
باجہت کو بنو نشت وحی ہما صحیح جامع الاصول ہو گیا کہتا ہوں نشت دروہا ہے یہ سید پرور مشہور سے کہتا
وحی کو بھی کریمہ وحی بھی نشت وحی را لیکھی ہو نشت کتب و نشت راہ۔

امروالکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی نصیحت نثار و ترن مع القرآن ہونے کی وجہ سے ہو۔ جس کا ثواب ان کو
قائم و زیات ہے۔ ہوتا رہے گا اور جہاں اللہ کے دہا میں لگے قرآن شریف پڑھنے والے ہیں یا ہوتے چلے آئے ہیں
یا پڑھتے رہیں گے ان کے پڑھنے پڑھنے کا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نام لکھا
میں منقبت ہوتا رہے گا۔

دوسرا وہم اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام را الشاکیلو خلافت
انکی سے نہ فرماتے۔

لیکن یہ وہم ہی بالکل بیجا ہے کیونکہ اہل اہل عامہ کی تفویض اپنے شخص کے ہاتھ میں کر لیتے جو بہتر باغی رہ
چکا ہو۔ اور یہ خاص ہو کر کتاب سنت و در سہرت شیخین کے اتجاہ کا عہد کرنا ہو کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام
کی غلام کیلئے غایت نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ امام نے جو کہ امیر معاویہ کو تفویض امارت کی وقت لیا جو وہ سنا بقہ
اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جاسکتا ہے۔

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سا بقہ اور میں محفوظ عن الخطاب ہونا کسی طرح
سے ثابت نہیں ہوتا۔

اس کی تھیک مثال ایسی ہے کہ ایک گاؤں کے ملک نے ملک کا انبار مالکین پر خیر ارشاد کرنے کیلئے جمع کیا ہو ایک
سہ ہزار کا سر دار سے غارت کرنا چاہا جو ملک اسکی حفاظت کیواسطے اس سے جنگ کرے پھر ایک مدت کے بعد ملک
خوت ہو جائے۔ اسکا کہہ دیا ان سہ ہزار کے سر دار سے یہ غارت لیکر وہ ملک کا انبار اس کے سپرد کر دے کہ یہ ملک ہمیشہ
سے تہاب کو سپرد کرے ہیں کہ تم مالکین پر غارت کیا کرو۔ اور اس میں خیانت نہ کرو اور ان میں سے غارت و نسا و زوال
اور غارت دہری مٹ جائے۔ اس سے اس ملک کے ملک کی اہمیت اور اہمیت رکھنے سے حفاظت غارت کیلئے

کہ کرتا تھا کوئی آواز نہ وار و موہ نہ تھا ہے اور نہ اس ملک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ اُن کے زول کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے نہ اپنا ہی چھپا چھپا ہے بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت خون سے بچایا ہے ۔

اور خان رہبر زول کا افسر جس زمانہ تک کہ غلہ اسکی تفویض نہیں ہوا تھا اور وہ اس میں سبھا تصرف کرتا چاہتا تھا اختراصل سے بچ سکتا ہے ۔

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل میں صادق نکلا اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اُس کو غلہ میں تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے اگرچہ وہ ظہر نہ کرے یا اُس کا بانی نہیں عہد سے انحراف کر کے شرط کو پورا نہ کرے تو پھر عاصی مشفق ہوگا۔ اور اُس کے ساتھ اس عہد گیر نہ یا اُس کے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا ۔

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید علیہ کعبہ کہ وہ شر بخیر کرنے لگا اور عذوق الناس میں اور حدود اللہ سے تجاوز کر کے بہن اور بھائی کی خدائی کا مجوز ٹھہرتے لگا تو قہر نہ کرنا چاہتا تھا۔ اور حضرت امام علیہ السلام اس طرح میں ممتحن ہوئے۔ کیونکہ خلافت دراصل انہیں کا حق تھا ۔

(سابقہ و ہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تھے۔ تو امیر معاویہ کے تفویض خلافت کے لئے کوئی انتخاب کیا تھا۔ اور خلافت کسی دوسرے کیوں سپرد نہیں فرمائی تھی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد میں افضل صحابیوں سے ہو کر جن کی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکو سپرد فرمائی وہ نہ تھا امام کسی دوسرے کو اس منصب کیلئے منتخب نہ کرتے ۔

یہ وہم بھی عدم منتج کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کی وقت امیر معاویہ کو امارت عاصیہ سپرد فرمائی تھی اور دوسرے کو اسلئے منتخب نہیں کیا تھا کہ بغیر اُس کے خون ریزی کا اندسہ محال تھا۔ اگرچہ جناب امام حسن کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بھی دہی سلاطہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام کو کیا تھا ۔

اس کے بعد خلافت راشدہ کا نام نہ منقضى ہو چکا تھا۔ اب حکمت مخصوصہ کو غم کی صبح نمودار ہو گیا تھی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اُس کو پسند نہیں کرتا تھا لہذا اعلیٰ القوس بار یہاں جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجھا اور جس امر کیلئے وہ رسول سے کشت خون کر رہے تھے اُن کے حسب نظر انہیں کے سپرد کیا ۔

اب رہا یہ کہ امیر معاویہ تفویض امامت کے بعد بھی امام ہونے میں انکی نسبت اہل سنت و جماعت میں باہم اختلاف ہے فقہ الاسلام جن برودی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں امام بن موفی علی معاویہ ہل صا و اما ما قال بعض اهل السنة والجماعة صار اماما ما قال بعضهم لم يصح اماما انه لم يكن افضل الصحابة بعد علي بل كان من الصحابة يومئذ هو افضل منه بكثير في النسب والعلم والتقوى والشجاعة ولان احد من الصحابة لم يرد امام حتى ولم يعقد له عقد الا ما قد صلاوة ما كان من جهة الخلفاء

بلکان من جملة الملوك بنو حنیف امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد بی امیر معاویہ کا مہر ہوا ہے جس کا میں نے پہلے ہی ذکر کیا ہے۔ کہ امام بنو ہنسی اور بعض کہتے ہیں نہیں ہوئے لیکن ان لوگوں کے قول کی وجہ کہ جو کہتے ہیں کہ امام بنو ہنسی ہوئے یہ ہے کہ امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام کی وفات کے بعد اس وقت تک نہ ہوئے نہ وہ اس وقت فضل نہیں تھے بلکہ اس وقت اکثر ایسے اصحاب موجود تھے جو منصب اور علم اور تقویٰ اور شجاعت میں امیر معاویہ سے بدرجہا افضل تھے اور امیر معاویہ خلفائے سابقہ میں سے نہیں تھے بلکہ بادشاہوں میں سے تھے اس لئے کہ کسی ایسی بات ان کو امام نہیں رعایت کیا اور پھر امامت کا عقد نہیں ہوا۔

اسی واسطے اہل علم امیر معاویہ کو خلفاء میں سے نہیں شمار کرتے بلکہ ملوک میں سمجھتے چلے آئے ہیں۔ تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطی ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصنف و نقل کرتے ہیں عن سعید بن جبہ ان قال قلت لسفيانة ابن علفا انما يزعمون ان الخلافة منهم قال كذبوا انما قالوا انما قبلهم من اعداء الملوك و اهل الملوك معاوية يعني سعید بن جبہ ان کہتے ہیں میں نے سفيانة رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بنی امیہ اپنے آپ کو خلفاء جانتے ہیں کہ بنی امیہ کی صورت کسے جو خوب جانتے ہیں یہ لوگ سخت ترین بادشاہوں میں سے ہیں اور ان میں پہلا بادشاہ معاویہ ہے۔

فخر الاسلام بردوسی رحمۃ اللہ علیہ لیس میں لکھتے ہیں معاویہ کا زمانہ من جلال الخلفاء و لكن كان من جملة الملوك اهل عار و دنیا عن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قال الخلفاء بعدی ثلاثون سنة ثم بعد ذلك عاصرون وقد تم ثلاثون سنة بعلي (انتمی خلاصہ میں ہے معاویہ خلفاء میں سے نہیں تھے بلکہ ملوک میں سے تھے یہ دلیل اس حدیث کے کہ جناب اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت میری بعد تمہیں برس تک رہے گی پھر ایک مہینہ بادشاہی ہوگی۔ اور میں برس جناب امیر علیہ السلام تک پوسے ہو چکے تھے۔)

(الطحاوی و ہم) سواد عظیم اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہے اتفاق کیا ہے کہ امیر معاویہ کی خطا خطائی بالاجتہاد ہے اور وہ اس میں معذور بلکہ ماجر و مصلاب تھے۔ اس کے برخلاف خطائے منکر کا قائل ہونا انکو داعی اور داعی قرار دینا خدق سواد عظیم جانتے اور میں نے شدت شدت فی الناس کے زمرہ میں داخل ہونا چاہی۔

یہ ایک بڑی بہاری دلیل ہے جو اہل صفین کی برائت پر پیش کی جاتی ہے لیکن اس میں بوجہ متعدد منظر ہے۔ (الف) اگر غور کیا جائے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور ان کے متبعین پر منقلب ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا بیا میری بالیہ السلام کی خلافت کا انعقاد اہل صل و عقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیر نے اہل صفین کے مقابل میں اسی دلیل کو پیش کر دیا تھا کہ امیر معاویہ کی شرکت میں چند اصحاب جنگی تھے اور جبہ قتال سے تیار نہ تھے اس لئے اہل شام کے فوج سالانہ کی جیت کو سلسلہ میں کو امویوں میں یا سہرہ ہفت کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذهب میں ایک جگہ کی حکایت کی ہے کہ حضرت ناظر بن حنظل رجل من اخواننا من اهل العلم کتافی دمشق الشام تبعت عن معاوية و اهل عار و دنیا و اهل عار و دنیا یا تو فیستعصون منا فقال لی ذات یوم بعضهم و کات اعلمهم و اکرہم لہم کہ اہل عار و دنیا کی علی معاویہ قما تقول فی ذلک قال من تربیت قلت علی ما تقول فیہ قال البین صوابا و فاعلم قلنا من کانت القاطنة حال امیر البین صلی اللہ علیہ وسلم بنسبنا یشتہر تحت معاویہ قلت فما کانت قصیدہ علی ما قلنا عن اہل عار و دنیا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اہل علم بہا ہنسی میں سے ایک شخص فکر کر لے گا کہ ہم دمشق انعام میں جناب امیر علیہ السلام کا امیر

حضرت نے جواب سلام اور چہاں کہہ کر فرمایا اسے عند غنقریب میری امت میں فتنہ ہو گا یہاں تک کہ لوگوں میں تلوار چل جائیگی اور ایک دوسرے کو قتل کر لے گا اسے غار حبیب تو لوگوں کو دیکھو کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہیں تجھے ازہم ہے کہ اس صلح دینے جیسا ہمیر کا اختیار کرے۔ علی تجھے ہدایت ہی نہیں پھیرے گا۔ اگر برائی کی طرف رہنمائی نہیں کرے گا۔ اور غلام علی کی اطاعت میری اطاعت اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہو لے گا مگر کوئی شمشیر اس اثر حاصل کرے گا اس سے علی کی امانت کرے تو قیامت کے روز اشد تعذبات سے موتیں کی حاصل پھر نایک اوار کوئی اسے شمشیر حاصل کرے کہ اس سے علی کے دشمنوں کی مدد کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ کی حائل کی گردن میں ڈالے گا۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور زیادہ روایت کئے ہیں کہ اگر عمار بن حجاج کا گروہ قتل کر لے گا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہو گا۔

۵۶۷ عن عبد الله بن جبير قال اخبرني ابي قال قال ابن عمر حين حضوا الموت ما اجد في نفسي ان
الي ما الا اني لم اقاتل الفتن الباغية (اسد الغابہ) عبد اللہ بن جبیر کہتا ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے
بیان کیا ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا ہے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں مگر یہ
کہ میں باغی لڑوے کے ساتھ نہیں لڑا۔

(۱۷) عن الامود ابن مسعود بن خزيمة قال قال كندر عند معاوية فانما رجلان يشتمان في
 داس عماد يقول كل واحد منهما انا قتلتك فقال عبيد الله بن عمر ليطلب احدا كما نفسا لصاحبه فاق
 سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لعماد قتلتك الفتنة الباغية لا خير للناس في امسود
 بن خزيمة بن خزيمة ناقل ہے کہ میں معاویہ کے پاس موجود تھا کہ وہ شخص عمار کے سر کیلئے جگر تہہ پڑے آئے ہیں
 ایک ان میں ہی کہتا تھا کہ میں نے اُنکو قتل کیا ہے عباد اللہ بن عمر وہ کہنے لگا تم دونوں میں نہ ایک کو خوش ہونا چاہیو
 دوسرے دوست کی ذلت پر کیونکہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار کو فرار ہر تھے کہ اسے عمار
 تجھے یا خود کما اگر وہ قتل کر گیا

قال الامام ابو العالی فی کتاب الادشاد حدیث تقتلك الفة الباغیة ومن اثبت الاجناد امام ابو العالی
 ورواه یحییٰ بن کثیر عن ابن کثیر حدیث تقتلك الفة الباغیة نہانت ثابت شدہ بحادیث میں کہ ہے +
 قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وثارت الاجناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال تقتل الفة الباغیة
 الباغیة هذه اجارہ بالغیب واعلام نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو من اصحاب الاحادیث علامہ ابن عبد البر
 رحمۃ اللہ علیہ استیعاب میں لکھتے ہیں متواتر حدیثیں عن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہوئی ہیں کہ حضرت نے
 فرمایا ہے عمار کو باغیوں کا گروہ قتل کر دینا اور یہ حضرت کی پیشگوئیاں ہیں سے ایک پیشگوئی ہے اور نہانت
 حکیم احادیث میں سے ہے +

تبلیغ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل الذیل تاویل کی ہو اُس پر مبنی آئی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اس کا خیال تک بھی نہیں ۔

من طوق الشافعي رحمه الله عليه مطالب السؤل من لکھتے ہیں۔ قیل معاذیہ کان من کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وكان منال المؤمنين فكيف يحكم عليهم على من يعزبكم بقتال على اذاعة في قتلهم جائز من عن ستم العيون
 يقتلهم قاصدين بما انكسروا من نيم الحين في ذممة الخراجين عن طاعة ربهم قلت لو انكم عليهم
 بصقة البغي ولو ان محادوه او ان تراءوا اخترا ابل حكمت بها قتلوا واتباعا فانه روي لائمة الاعيان
 من المحدثين في سائيدهم الهى احاديث متعددة ترفع كل واحد منهم حد يشه بسنده الى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعابرين يا رسول الله انك الباغية و هذه الاخوان يفتلوا لا تظلم في اسنادها
 ولا اضطراب في متنها فليستوا بها ان النبي صلى الله عليه وسلم وصف الله القاتلة عارا يكرهها يا نجيته وصفته
 البغي لا يبتلى عنها وهي لا زورها - وانه في عياره عن الظلم وقصد الفساد فكل من كان ياعيا كان ظالما جائزا
 وكان قاصدا للخارجا عن طاعة ربه فتلك ان الله القاتلة عارا وصفته كمثل الصفات يفتل المصادق
 المصدق ان استوى كلامهم خلاصة كلامه فاعلم به بوجه اكثر من ان ياتي في كلامه معاديه وشهرت على الله
 عليه وسلم في كتابه ورسوله الاول في ما بين تقي قوا نير اور انك متبين على علي السلام في سائيد جنك كرهين
 كس طرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہوئے وہ اپنے قول میں یہ صواب کہتے ہوئے اور قصد بغاوت کو مرکب اور خدا
 کی اطاعت کی طرف سے ہر ضلالت کے گرد میں داخل ہو جاتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ میں اس پر بغاوت کی وصفت
 اور اس سے بغاوت کا حکم بناؤں اور چھوڑ دوں اور اپنی طرف سے کٹر کر نہیں بلکہ میں سے یہ حکم بوجہ قتل اور اتباع
 کے کیا ہے میں کو مخالفین پر شہرہ کا شہرہ اپنی صحیح سندوں میں متعدد حدیثوں کے درمیان روایت کیا ہے اور یہ
 ایک ان میں سے اپنی حدیث کی سند کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے کہ فارسی فرمایا تھا تجو یا غیوں کا گروہ
 قتل کر لیا۔ یہ ایسی حدیثیں ہیں جنکی اسناد میں قتل کا فعل جاتے ہیں ہے اور ان احادیث کو متون میں بھی قتل
 کا اضطراب نہیں ہے۔ بیشک یہ ہے کہ حضرت سے عمار بنی اشعر سے قاتلوں کے گروہ کا وصف یا علی ہر نیکی سائید
 دیا ہے۔ اور بنی کاہ صحت اس گروہ کی علیہ ہے۔ اور جو کہ اس گروہ کہیے یہ وصفت لازم ہے۔ اور بغاوت کے
 مت قلم اور کثرت فساد کے ہیں میں جو شخص کہ یا علی ہے وہ ظالم اور جاہل اور عدل سے تجاوز کر گیا ہے اور خطا
 کی اطاعت سے خارج ہو گیا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنا اہل ان گروہ حضرت علیؑ اور علیہ وسلم کے قتل کرنے
 کے مطابق اور حقائق کے سائید متصف بہا ہے

بعض علماء کا قول ہے کہ اہل مدین میں سے جو اشخاص کو وصف صحابیت کے ساتھ تہاں ہے ان افعال و افعال بہتر
 کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پرچہ لیکن اس فعل میں متاول ہے یعنی تلو اپنے سلطان کا علم نہیں تہاں ورنہ سہرا ایسا
 اور تمکات کرتے چنانچہ علامہ بزدلی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں وکان علی الحق وعبادۃ علی الباطل الا انہ کان متداولا
 غیر علما بطلانہ فیما یفعل یعنی جناب امیر مرقی تھے اور وہ یہ دعویٰ باطل پر تھا مگر جو فعل میں تاویل کر دیا تہاں
 اس کو اپنے سلطان کا علم نہیں تھا۔

لیکن یہ بیانات سہرا سچ ہیں میں آتی کہ جب جناب عمار بن ابی اسر حقنی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ
 انکی شہادت ہمارے گروہ کے ہتھوں سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکو قاتلوں کی نسبت حضرت سے نہ پایتے کا حکم لگا یا
 ہے جس کا کہ تو ان کو بھی علم حاصل ہو گیا تھا۔ عید کہ احادیث صحیحہ و ثابت ہے۔ پھر کہ کسی ایسی تاویل نہیں ہو سکتی

المواصب قد اخطأ معاویۃ فی الاجتهاد وخطایہ صاحبہ و العفوقی ذاک ورجو لفاعلہ و
 فی اعلیٰ جہات الخلد راکیہ بدقتنا کذا بقیم قلتم قال البیہی لنا فی التارقا تلجماد وسانلیہ واما ہاد عو
 الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ واکد کد کو بن جیم ان ابن ملجم اشقی الاخرین مجتہد فی قتله لعل کما حکا
 عنہ الخافل بن یحییٰ فی نتیجہ قتالہ من ارتکب ہواہ ولفق باطلہ بروج بہ ما رواہ اجتہاد المعیش فی
 الدینا صیقل ادکایات احمد متکرا لا وقد اہلک عددا ناصی گر وہ کے لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ ان کے
 دوست و خطانی الاجتہاد سے ہوا ہے جس نے معاملے کے لئے خدا کے غضب کی امید کیا سکتی ہے اور وہ جنت خلد کے
 درجات عالی میں ہے کہ کچھ نہیں کہ تم لوگ تجھوت کہتے ہو کہ تمہارا اقوال سچ ہے تو پھر جنت میں سے ہے یہ کیوں فرمایا
 تھا کہ عمار کا قتل اور اس کے مقتول ہونے کے بعد اس کی تعظیم لیجا نہی اللہ الجہنم میں ہوگا اور معاویہ کے لئے اس جنگ کے بارے
 میں اجتہاد کا دعویٰ کرنا ایسا ہے جیسے کہ بن حزم باوجود اس قدر علم و فضل کے ابن ملجم اشقی الاخرین کو جناب امیر کے
 قتل میں مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن جریر نے تلخیص میں ابن حزم سے اس بات کو نقل کیا ہے جب کہ کوئی شخص اپنے بڑا
 و بڑوں کے قصور پر سوار ہو کر بیان یکناس و شرمکے تو جس کو چاہے اجتہاد ہے ایسی باتوں سے
 دنیا میں کوئی بے باطل نہیں رہیگا جس کے لئے عذر گہر لیا جائے

قال عمر بن مظفر الوردی فی تہمتہ الخضر فی اخبار البیہی فی سلع سبع و سبعین و مائة قوفی بالکوفۃ
 ابوہمد اللہ شہزادہ بن عبد اللہ بن ابی شولیک تولی القضاۃ ایام المحدثی شہزادہ البیہی و کان عالما
 عادکا کثیرا لاصواب حاضر الجواب ذکر عند معاویۃ بالحکمہ فقال لیس بحلیم من سفلی و قال علیہ
 عمر بن مظفر الوردی کتاب تہمتہ الخضر فی الاخبار البیہی کہتا ہے کہ قاضی شریک کا کلمہ میں انتقال ہوا ہے
 وہ مہدی اس کی خلافت کے زمانے میں قاضی بغداد و شہزادہ بن ابی شولیک ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تھو گئی
 شخص نے ان کو پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ نے اسے علیم کہتے تھے وہ کہتے تھے جو شخص کہ حق سے نافرمان بن جائے اور حضرت
 علیہ السلام سے جنگ کر وہ بے رحم نہیں ہو سکتا

امیر معاویہ کو ہم یہی صحابی اور فال مؤمنین جانتے ہیں خدا نے رحم کر دیا انکے بعض افعال و عمل اور تاہو لیکن
 لحاظ طریقت کے نہیں کہا جاسکتا صرف اتنا ہی کہتے ہیں کہ ان کے خطائے سنگینہ سے بڑھ کر ہیں

اس محاورے سے بعض امور ایسے سرزد ہوتے ہیں کہ جن کے بیان کرنا نہایت دشوار ہے۔ مثلاً
 جناب ام حسن علیہ السلام جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہر دلا جا جب تکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے
 استیجاب میں اور سعدی نے درج الذہب میں لکھا ہے قال قتادۃ اسم الحسن بن علی مکتہ امراۃ الجعدہ
 بنت الاشعث و قالت طائفتہ کان ذلک یتم سبیل معاویۃ یعنی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی
 علیہ السلام کو انکی زودہ جعدہ بنت الاشعث نے نہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ نہر دنیا معاویہ
 کی لاک سے تھا

علی ہذا عمر بن عدی جیسے ستحاب الدعوات صحابی کو جب تکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیجاب میں لکھتے ہیں احمد
 ذلت لیحییٰ بن سلیمان ابلاغ ان جہاں ان مستجاب الدعوات قال نعم وکان من افاضل اصحاب

ابوہنی صلی اللہ علیہ وسلم نے احمد کہتے ہیں کہ میں نے سنی ہے کہ وہ چاہتا تھا کہ تمہیں معلوم ہو کہ حج بیتاب اللہ عزوجل سے وہ
 بھنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انا نقل اصحاب پر کرتے ہیں اور یہ کہ اور یہاں سے مروی ہے
 چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن ابی سعید المقرنی ان معاویہ حدیث ج قدیم علی
 عائشہ فاستاذن علیہا فاذنت لہ فلما فعد قالت لا معاویہ اما خیرت اللہ فی قتل جریر ابن عبد
 واصل یعنی سعید بن مقرنی سے روایت ہے کہ معاویہ سے وجوب کہ حج کیا جاتا ہے المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے اذن طلب کیا جاتا ہے المؤمنین سے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا
 فرات لیں کہ معاویہ بھی حج بن عدی اور اس کے دوستوں کے قتل کو نہیں خدا کی خوف نہ آیا
 ان کے واسطے بعض محدثات یہ ہیں کہ جن کے سننے سے دل پر ہزار ہوں ہے چنانچہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ
 وسلم کے منہ کو توڑنا جیسی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن سعید بن عینا قال قال معاویہ
 انی رأیت منیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعصاء الایمان بالمدینۃ وہم قتلہ عثمان واعد اوہ
 فلما قدم طلب العصا وہی عند سعد بن العقیل فجاء ابوہریرۃ وجاؤہ بن سعید اللہ فقالا ان کر اللہ وحمل
 ان تفعل ہذا فان ہذا الایمہ مخرج منیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من موضعہ وخرج عسماہ الی
 الشام فانقل لمجد ناقص و زاد قیہ مست درجات فھو الیوم ثمانی درجات فاعتذر الناس
 پیشہ سعد بن عینا نقل ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے منہ پر درجہ کو دینے میں نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ سے قاتل
 اور دشمن ہیں جب عصا کو سعد بن عقیل رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا منگوا یا ابوہریرہ اور جابین عبد اللہ رضی اللہ
 عنہما اگر کہنے لگے ہم تجھ کو قتل کر دیتے ہیں کہ اس پر کرم کر کیونکہ میں تمام پھر حضرت عیسیٰ اللہ علیہ وسلم سے اپنے
 منہ مبارک کو نصب فرمایا اس مقام سے ہٹا تا اور آپ کے عصا مبارک کا شام میں لیجانا اچھا نہیں ہے
 لیکن معاویہ نے منہ کو توڑ کر اس کے چہرہ پر اور بڑا دے اب وہ بچل اٹھ سیڑیوں کا پتہ سمجھ لوگوں کے
 پاس اس از کتاب کا عذر پیش کیا

اسی طرح سے لوگوں کا بھی کرنا یہی انہی کی محدثات میں سے ہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں لکھتے
 ہیں ووفی الاول للعسکر فی خال حاقہ اول بن التخذ الخصبان لخاص عند متبع عسکر کتابہ وامل
 میں لکھتے ہیں کہ پہلے اسلام میں سے کہ انت کئی تھی خواجہ سرالہی خدمت خاص عیسیٰ رضی اللہ عنہ وہ امیر معاویہ ہیں
 علی بن ہارون سیرت نجین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسری وکیصر کی سنت پر فطانت بعد نامہ جناب امام حسن علیہ
 السلام بنو ناخلفہ زید کو ولی عہد بنانا اور اس کو بیعت لینا یہی انہیں کے عہد ثبات سے ہے
 اخبرہ البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لمن طریق ان مرمان خطیب بانسندینہ
 وہو علی الحجاز من قبل معاویہ فقال ان امیر المؤمنین قد وای ان لیستخلف علیکم ولدا یزید
 سنتہ ابی بکر و عمر فقام عبد الرحمن بن ابی بکر فقال سنتہ کسرہ و فیصوات ابابکر و عمر لم یجمل فی
 اولادہما ولا فی احد من اہل بیتہما لام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں

اور غلط بیانی اور طریق کے مروجہ کہیں کہہ دیا جائے کہ میں نے خطبہ پڑھا اور اس وقت معاویہ کی طرف سے حمایت کا عامل تھا کہ اب میرا وہ یہ ہے معاویہ سے جو اس کے اپنے بیٹے کے لیے بیعت کیا ہے وہ غلط ہے معاویہ اب بیکار ہو کر رہی اللہ عزوجل کی سنت پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں کیا تیرا کوئی کسی کی سنت پر کیا ہوگا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اپنے اہل بیت میں سے نہیں بنایا اگر کوئی یہ کہے کہ گو نزدیک کتنا ہی بڑا ایک بہنویر لیکن اب میرا وہ یہ کاغذ کو اپنے عہد میں غلط بتانا نہ صرف ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تھا کیونکہ انہوں نے ہی اپنی خلیفہ بنایا تھا

البتہ استحضار فی نفسہ ہر شخص کے معاویہ سے یہاں عہد پڑ گیا کہ میں نے خلیفہ بنائے ہیں مجاز بن یحییٰ کیونکہ عہد بنائے میں ایک شرط یہی تھی کہ اب میرا معاویہ کے بعد خلافت پر خاندان نبوت کی طرف نہ دے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح معجم بخاری میں لکھتے ہیں سو ذکر محمد بن قدامة فی کتاب الخوارج بدلتی الی الخی انہ سمع الحسن بن علی فیقول علی غلطہ عند معاویہ فی اشتراط علی معاویہ لفی الخلفۃ واخرج ابن ابی شیبۃ من طریق عبد اللہ بن شہود بن قال لما قتل علی سارا الحسن بن علی فی اهل العراق ومعاویہ فی اهل الشام فالتقوا فکرة الحسن القتال وایبع معاویہ علی ان يجعل العهد للحسن من بعدہ محمد بن قدامة کتاب الخوارج میں بدلتی الی یہ ہے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کو اب میرا معاویہ کے پاس خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہم نے معاویہ سے اپنی خلافت کے لئے شرط لی ہے اور اس میں خیمہ عبد المذین بنو ذبیہ کے طریق سے نقل میں کہ جب جناب امیر علیہ السلام بنامید ہو گئے امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتھ اور اب میرا معاویہ شامیہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب فوجی لشکر باہم آئے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا معاویہ سے اپنی خلافت کیلئے عہد کے کر بیعت کر لی

معلوم ہوتا ہے کہ اب میرا معاویہ نے اسی عہد کے خوف کیوجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو نہ ہر دیا تھا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد نہ رہے تو حسب عہد نامہ خلیفہ بنجائش گئے اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم ہو جائے گا نماز عید کے پہلے خطبہ خلافت نہ پڑھو پڑھنا ہی انہیں کے محدثات کو بت قال لہری اول من احدث الخلفۃ قبل الصلوۃ فی العید معاویہ نے امام فاک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد لہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ اب میرا معاویہ نے عید سے پہلے خطبہ پڑھنا کھلا ہے

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ استیعاب میں لکھتے ہیں قالوا لہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحیحہ وقال الترمذی ہر من اتخذ دیوانا لہ وادھر یجد ابن النیر وذا الحجر جان واول من قتل صبرا وحمرا واول من اتخذ الخصبیان فی الاسلام واول من یلع درجۃ الامیر ثمۃ عنصر مرقاۃ علامۃ علامہ یہ ہے کہ اب میرا معاویہ وہ شخص ہے جس نے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچھے مقرر کیا اپنی صحت میں اور میرے کہتے ہیں کہ اول دفتر عہد رکھا یہی انہیں کی ایجاد ہے اور سب اول اسلام میں تور و اور میرا کان ایجاد جو جس کیلئے مخالفت لینا اور دینا ہی انہی سے ہوا ہے اور اب میرا معاویہ نے سب پہلے آدمی کو بھوکا پیاسا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم جناب رسالت اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ حضرت عیسیٰ بن ماریہؑ کا نشان فقیر کر رہے تھے۔ وہ فرمایا: اگر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجئے اپنے ارشاد فرمایا تجھے بھلائی ہوگا میں عدل نہیں کر رہا تو سپر کوئی نہ کر گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گردن مارنے کی اہلیت ہو رہا ہے چھوڑ دو اس سے کٹا رہی نہ رہے کہ میں تمہاری عمارت کو ان کی منانے کے مقابل اور تہانے روزگار کے روزوں کے مقابل حقیر معلوم ہوتا ہے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہیں آ رہا۔ وہ دین سے نیچے جا گئے تھے جس طرح سے تیرے کمان سے ہاتھ آتا ہے۔ یہاں تک کہ دیکھو تم میں سے کوئی چیز اس میں نہیں پائیگا۔ پس لگا کر لگا اس کے منہ پر کیٹ پس میں پائیگا اس میں کوئی شے چھوڑ گا کہ لگا اس کو پڑوں کیٹ پس نہ پائیگا۔ اس میں کوئی چیز نہ لگا رہے تیرے سر میں اور خون میں۔ وہ ایک بہترین مردہ پر عروج کر گئے انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک قحج بیٹے تاحضرت سیاحہ ظہر آدمی ہو گا ایک کہ وہ اس کا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرنا ہوا ہو گا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بیان جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ رہتا ہوں کہ وہ اس مردہ کے ساتھ جو تک کر رہے تھے جناب امیرؑ نے لوگوں کو مقتولوں کیٹ پس بھیجا اور وہ لوگ قحج کو اٹھا لائے۔ جو نشانیاں کہ حضرت نے فرمائیں تھیں وہ سب اس میں موجود تھیں۔ اس حدیث کو شیخین اور یحییٰ بن سعید اور ابو داؤد الطیالسی اور امام احمد بن حنبل۔ اور ابو حنیفہ اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اعد نے تصحیث سے اختلاف کیا ہے روایت کیا ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علیؑ و عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن الجنادینؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عقبہ بن مسلمؓ اور سعد اور عمار بن یاسرؓ نے بھی روایت کیا ہے۔

پس ان اصحاب کرامؓ نے روایت کیا ہے کہ جب کو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے۔

دوسری روایت ہے کہ جب کو ابو یوسفؒ و یحییٰ بن سعیدؒ و یحییٰ بن عمارؒ و ابن عساکرؒ نے بیان کیا ہے۔

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے۔

اور چوتھی روایت کو حکیم نرادی نے نوادر الاصل میں لکھا ہے۔

اور پانچویں کہ ابو داؤد الطیالسی نے ذکر کیا ہے۔

اور چھٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور یحییٰ بن عمار نے علیہ الاولیاء میں مذکور کیا ہے۔

اور ساتویں کو طبرانی نے لکھا ہے۔

اور آٹھویں کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے۔

اور نویں کو امام بخاری نے لکھا ہے۔

اور دسویں اور گیارہویں کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بانیوں کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے متفقہ میں ذکر کیا ہے۔

تیسرے میں کہ میں نے تاجیہ الرسل والہدک میں مرج کیا ہے

چوتھوں کو حکیم ترمذی نے زاد المصابی میں اور خیرانی نے مجمع کبیر میں مذکور کیا ہے

پندرہویں نے سنن اور عمار بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے

(۳) **عن** عاصم بن کلیب عن ابيہ قال كنت عند علي بن ابي طالب دخل رجل ثياب البصر على يكل الناس

ويكفون فقال اريد المؤمنين اذان لي ان اكلوا فليأتني اليه وشغل ما هو في مجلس رجل فساله

واخبرك فقال كنت معتمرا فليقتلوا المؤمنين عايشة رضى الله تعالى عنها فالتفت هو لا المقوم الذين

خرجوا في ارضكم بجانبهم من حرورية فقلت فخرجوا الى موضع نيسي حرورية فسمي بذلك فقلت طوبى

لن شهده عنكم يعني هلكتم لو شاهدنا ابن ابي طالب لا خير لكم خيبر فخرجت اسالته عن خبرهم فلما فرغ علي

قال ابن الساذن ففصر عليه كما قص عليا قال علي في دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس عنده

غير عايشة ام المؤمنين فقال لي كيف انت يا علي وقومك اذ اكلنا اقلت الله ورسوله اعلم انما انا ابيدة

وقال قوم يخرجون من المشركين يقولون الاذان لا يبارزونهم يتركون من الدين كما يتركون السهم من الرمية

فيهم رجل محني كان يدعني لثمة قال نشدكم بالله اخبركم به قالوا نعم قال نشدكم بالله اخبركم

انهم فيهم قالوا نعم قال فأتيتوني واخبروني انهم ليس فيهم فقلت لكم بالله انهم فيهم فأتيتوني به فوجدت ثموة

فأخبرتكم قالوا نعم قال صدق الله ورسوله واخبرنا عن ابي عاصم بن كليب بن ابي الدرداء قال قال لي كبريتا

ابن عبد السلام في پاس میں شیخا ہوا تھا کہ ان ایک شخص آیا مسرت کے پیرے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگوں کو

باتیں کہہ رہے تھے اس شخص نے عرض کیا یا امیر المؤمنین مجھ کو پوچھئے کا اذن عطا ہو جناب اسکی طرف ملتفت نہ

ہوئے اور باتوں میں مشغول ہو۔ شخص ایک آدمی کے پاس پہنچ گیا اس شخص سے پوچھا کیا بات کہنے لگا

میں کچھ عرصہ جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا مجھ کو فرات لگیں یہ تو تم کہہ رہے

تھا کہ ملک میں خروج کیا ہو۔ حور یہ تمہارے نام سے کیوں پجاری جاتی ہے میں عرض کیا چونکہ ان لوگوں نے

حور کے موضع سے خروج کیا ہو۔ اس لئے حور یہ کہلاتے جاتے ہیں۔ ام المؤمنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص

میں جو تم میں سے اُن کے قتل کرنے میں شریک ہو۔ اگر ابن ابی طالب کی مشابہت میں تم کو انکے حال سے خبر دار

کر دین میں اس لئے آیا ہوں کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھوں۔ جناب امیر علیہ السلام لوگوں کو باتیں کر چکے

فرمایا وہ طالب اذن کہاں ہے۔ اس شخص نے عرض کیا جو ہم سے بیان کیا تھا وہ اب امیر سے عرض کیا آپ فرمائیے کیا ایک دفعہ

میں جناب امیر علیہ السلام کے حضور میں گیا حضرت نے کہا پاس اس وقت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کو سوا

اور کوئی نہ تھا۔ حضرت نے مجھے سوار کیا اور امیر علیہ السلام کو گھیر کر لیا اور کہا اس وقت پھر ہاتھ کا اشارہ کر کے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کر لگا۔

اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہوئے تھے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اتر لگا دین سے وہ اس طرح پر ہوا گئے

کے جس طرح سے کہ تیر کران سے بہا گئے تھے ان میں ایک ناقص خلقت آدمی ہو گا۔ اس کا ایک تھپتھان کی مانند ہو گا۔ پھر جناب امیر نے لوگوں سے ارشاد فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ میں نے تم کو یہ خبر

فان الحوب صد غدا فی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان حدیثا
الاستان سغماہ الا حلام یقولون من خیر البیت یقرؤن القرآن لا یجادوا حقا وھم یخرون من الدین
کما یخرون من الرمیۃ فایضا لقیۃ وھم قاتلوم فان فی قتلہم اجر انی قتلتہم عند اللہ لومہ القبیحۃ
(اخرجه البخاری والنسائی) ہم یہیں قتلہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل فرماتے تھے کہ حبشین تم سے جزا بہ سروکار
صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پہلی بیان کر رہی تھیں کہ ان پر تین باریدیں پڑیں گی۔ تیسری نامہ میرے نزدیک حضرت پر جو حدیث ہونے
سے بہتر ہے اور ایک بار یہ آیت میں ہے کہ میں نے قاتل ہوں جو اپنے ارشاد میں کی۔ اور انہیں قہر سے وہ بات بیان کروں
جو میرے اور تمہارے درمیان میں ہے۔ میں اڑنی کرکے نام سے تحقیق میں نے آنحضرت علیہ السلام سے سنا
ہے کہ عقریب میں سترمانہ میں ایک قوم دیوانہ ہے وقوف کی پیدائش خیر اور اسے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
بیان کی ہے اور قرآن پڑھیں گے مگر قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ ایسے بہاگئیں گے جیسے کہ تیرکان
بھاگتا ہو تم جہاں کہیں گے انکو پڑھنا قتل کرو گے مارو گے کو قیامت کو روز خدا سے پاس میں ہر ملے گا۔

ابن ابی شیبہ عن ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیکون فی اھل حق اختلاف وقرۃ قوم یحسبون
القتل ویسبون الفعل یقرؤن القرآن کما یقرؤن من الدین کما یقرؤن من الرمیۃ ھو شیو
الخلق طریقی لمن قتلہم بدیۃ ان کتاب اللہ ولنبیۃ وامتہ فی شیء من قاتلہم کان اولی باللہ ھنھم
(اخرجه ابوداؤد) اس میں مالک روایت کرتے ہیں کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقریب
میری امت میں اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچھا سمجھے گی اور قرآن پڑھے گی اور
قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے بہاگئیں گے جس طرح سے تیرکان سے بھاگتا ہے اس قوم
کے لوگ بدترین خلاق ہوں گے۔ میرا ملک یہ وہ شخص جو ان کو قتل کرے وہ قتالی طرف پرکارتیں گے لیکن اس میں
سے کسی بات پر نہ ہونگے جو اسے بدیہ تک کر لیا وہ اللہ کے نزدیک اسے بہتر ہوگا۔

(۸) عن طاریق بن زیاد قال خرجنا مع علی الخواج فقتلہم عام قال انظروا فان البیت صلی اللہ علیہ
وسلم قال نہ سیخرج قوم یشکون بالحق لا یجادوا وھو قتلہم یخرجون من الحق کما یخرج المسلم من الرمیۃ
سماہم ان ینہم رجال یخرج الید فی یدہ شغرات الکاف ہو قہم فقد قتلہم سو الناس وان لہم
یکن ھو فقد قتلتم خیر الناس فیہلنا قال اطلبوا فوجہنا الخدیج فخرنا سجدوا وخر علی معصا
ساجد (اخرجه النسائی) طاریق بن زیاد قاتل ہیں کہ جب ہم جناب امیرؑ کیساتھ خارجہ کے قتل کرنے کو
نکلے اور وہ سب مارے گئے جناب امیرؑ فرماتے گئے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقریب ایک
گروہ نکلے گا۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے بہاگئیں گے جیسے کہ تیرکان
بھاگتا ہے۔ ان کا پتہ یہ ہے کہ ان میں ایک ناقص ہوا تھا اسی بہاگائیں گے عقریب یہاں ہونگے اگر وہ اس گروہ
میں ہے تو ہم بدترین خلاق کو قتل کیا ہے اور اگر نہیں ہے تو ہم نے بہترین خلاق کو قتل کیا ہے ہم سب
روئے گئے جناب امیرؑ نے فرمایا تم سبکی تلاش کرو ہم نے تلاش کی اور اس کو ڈھونڈ لگا۔ ہم نے خدا کا سجدہ
کیا اور جناب امیرؑ بھی سجدہ میں گر گئے۔

(۹) عن ابی سلیم البخاری قال: اخبرنی ابی زکات مع علی بن النضر ان قال زکات قبل ذلك اصاح رجلا
عليه شئ فقلت ما شئت يد لك قال اكلها بجبر فلما كان يوم الغدير ان وقتل علي الحرة فخرج علي
قتلهم حين لم يجد في النديم فطاف حتى وجد في مائة فقتل صدق الله عز وجل وبلغ رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثلاث شعرات من حلة الندي ثواب ان قتلهم (اخرجه النسائي)
ابو سلیم البخاری اپنے والد سے کہہ رہا ہے ان سے روزِ جنت اب امیر کے ساتھ موجود تھا انہما قتل کرتا ہے کہ میں نہروان کے جنگ
سے پہلے ایک شخص سے کہتی تھی کہ انتہا اس کا ایک ہاتھ ہمیں تھامنے اس سے پوچھا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ
کہنے لگا: دنش نے چناؤ اللہ جب نہروان کی لڑائی ہو چکی اور جناب امیر نے حروریہ کو قتل کروا لیا جناب امیر
انکے مقتولوں کو دیکھنے لگے۔ جب کہ ذی الندر ان کو نہ مارا اور ہر پھرتے ہوئے ایک زمین پست میں سے
ڈبوٹھ نکالا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچا ابو سلیم کا والد
کہتا ہے کہ اس کے کندھے پر عورت کے پستان کا رشتہ تھا اور اس پر تین بال لگے ہوئے تھے۔

(۱۰) عن ذریں جیش انہ سمع علیا یقول انا قاتل اهل النضر وان وانا لولا
انی احدثی ان تتركوا العمل لا خیرکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبيکم صلی اللہ علیہ وسلم لمن
قاتلہم بمصر لصلواتہم عدا قبا لحدی لذلی عن علی (اخرجه النسائي) ذریں جیش سے روایت ہے
کہ اس نے جناب امیر کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں فتنہ کے چشمہ کا محاذ نظر ہوں اگر میں نہ ہوتا تو نہروان والے مارے
نہ جلتے اگر عجیب کا خوف نہ ہو کہ تم علی سے ہاتھ کھینچ لو گے تو میں تم کو اللہ کی سزا سے مطلع کرتا جو خدا تعالیٰ نے تمہاری
بٹی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اسی شخص کیلئے کہ انکی غارتگوئی کو کھولان سے لڑا ہے اور اس ہدایت کو
جاتا ہے کہ چسپرم ہیں۔ جاری کیا ہے۔

(۱۱) عن سلم بن کھیل قال حدثنا زید بن وکیل الجعفی انہ کان فی جیشہ الذین کان مع علی بن النضر
ساروا الى الحجاج فقال علی بن النضر فی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یخرج من منی قوم
یقرءون القرآن لیس قرآنکم الی قراکم بشئ ولا صلواتکم الی صلواتہم بشئ ولا صیامکم الی صیامہم بشئ
یحسبون لہم وهو علیہم لا یجاء ووصلوتم تراقیم عرق من الدین کما عرق السرم من الرقعة لو یعلم
الجیش الذین یصیبوکم ما قضی اللہ علی لسان نبيکم صلی اللہ علیہ وسلم لا یشکون العمل وابتذل ان یریم
رجلا لہ عین لیس ذراع علی اس عین حلة الندی علیہ شعرات بیض فتذہبون الی معاویہ
واهل الشام وتترکون ہولاً یخلفوکم فی ذرائعکم واموالکم واللہ الی لا رجوان یکرلوا ہولاً لکم
فانکم سفکوا الدماء واعادوا فی سرج الناس صیبرا علی اسم اللہ تعالیٰ سلم بن کھیل علی التقیاء علی
الحجاج یومئذ عبد اللہ بن وھب الراسی فقال لہم القوا الرماح وسلوا بیونکم من جفونھا فانی
اخاف ان یناشد کما نناشد وکہ یوم حروبا فرجعوا فرحشوا ویرماھم وسلوا السیوف وشجرھم
الناس برماھم فقتل بعضهم علی بعض وما اصاب من الناس یومئذ الا رجلا ن قال علی القسوا
الحجاج فلم یجد وہ فقام علی بنی فہتجی انا اناسا قتل بعضهم علی بعض قال جنوہم فوجد واما بلی

الأرض فذكر على ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام إليه عبيد بن العباس فقال يا امير المؤمنين
 والله الذي لا اله الا هو سمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى استخلفه فلما
 وهو جليل (اخرجه المسلم والنسائي) سلم بن كهيل نقل من كعب بن زيد بن وهب الحمزي بيان کرتے
 تھے جو خود اس لشکر میں موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کے نکلے تھے کہ
 جناب امیر فرماتے تھے اے لوگو! میں نے جناب رسالت مآب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری
 اُمت میں ایک گروہ پیدا ہوگا وہ لوگ قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن اُن کے قرآن کے سامنے اور تمہاری ناز
 انکی ناز کے مقابل اور تمہارے روزے اُن کے روزے کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہو گے وہ یہ بھی کہ جس
 کہ قرآن اُن کے لئے ہے مگر قرآن اُن پر ہوگا انکی ناز کے لئے کچھ نہیں ہوگی وہ دین کے ایسے بہاگین گئے ہیں
 طرح سے کہ تیرکان میں بہاگتاری اگر لشکر کے آدمی یہ کہ وہ بات ان کو اُن کے مارنے سے حاصل ہوگی کہ جو
 مذکور خدا تعالیٰ نے اپنی نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے کیا ہے عظیم کر دین عمل کو ترک نہیں کریں گے
 انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا اسکا بازو آگے تھکے نہیں ہوں گے کدے پر ایک پستان جیسے
 گوشت کا ٹکڑا ہے اور اس پر فیض الہی ہے جو اولیہ الہام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو اور ان لوگوں کو اپنے
 پیچھے چھوٹے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور آل کو خراب کر دے اکی قسم میں خیال کرتا ہوں۔ یہ وہی
 قوم ہے کیونکہ ان لوگوں نے ناحق خون کے بہاؤ کیا جو لوگوں کا مال لوٹا ہو پس تم خدا کا نام لیکر رہو اور ہلویہ سلمہ
 بن کہیل کہتے ہیں جب جناب امیر خوارج کے سامنے جاتے تھے ان دنوں عید الہی وحب الہیہ خارجیوں کا سرور
 تھا وہ خارجیوں کے لئے لگانے والے پھینک دے اور تلواریں پھینک کر جنگ کرویں ڈرتا ہوں کہ تم کو قسم دی بیٹھیں
 جیسی کہ عید کے دن قیام میں تھے انہوں نے لوٹ کر نیزے پھینک دیے اور تلواریں پھینچ لیں اس طرف سے
 لشکر کے لوگ بھی ہنس رہے تھے اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے اور انکو قتل کر کے ایک دوسرے پر دیا اور لشکر میں
 وہ آدمیوں کو سوا کوئی نہ مارا گیا جناب امیر فرمانے لگے کچھ کو تلاش کرو لوگوں نے اُسکی تلاش کی مگر وہ تباہ
 نہ ہوا جناب امیر خود بدولت اُن لشکر کو قتل کر کے سر برائے اور فرمایا انکو کھینچ لو سو زمین پر پڑا ہوا یا یا جناب
 امیر نے دیکھ کر تیرے کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اے تعالیٰ نے سچ کہا ہے اور اُسے رسول نے سچ پہنچایا ہے۔ عیدۃ
 السمانی نے اُن لشکر کو قتل کیا یا امیر المؤمنین قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہیں یعنی اس حدیث کو کہ حضرت
 علی علیہ السلام سے سنا ہے جناب امیر نے تین دن بعد ہی قسم دی کہ پچھا وہ خلفا بیان کرتے رہے +

(۱۲) حسن زہد بن وہب ابو جعفر قال خطبت علی نقیطۃ الدیر جان فقال انہ قد ذکرتی خارجۃ یخرج
 من قبل المشرق قد وقیم ذوالثدیہ فقال لہم فقالت امروئیتہ یحضرم لبعض الا تعلمتم تکلمم فرد کم
 کا دہ کم یوم حرور افصح بعضہم بعضا بالریاح فقال رجل من اصحاب علی فقلوا العوالی والحوالی
 الریاح فداروا واستداروا وقتل من اصحاب علی ثنی عشر رجلا وثلثۃ عشر فقال علی القسوا الخیر
 وہ ذلک فی یوم شاة فقالوا لا نقدر علیہ فترک علی علی الخلة النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشہید فانی دھلۃ من
 الارض فقال القسوا فی ہولاء فخرج فقال ما کنہت ولا کنہت فقال علما ولا شکوا والاولا فی اخاف

ان لشکرا لاخبرتمکم بما فاضی اللہ لکم علی لسانہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولقد شہدنا اناس من
 الیمین فقالوا کیف یا امیر المؤمنین قال کان ہوا ہم یخبرنا عن خبر النبی زید بن حبیب الحبلی سیروایت
 ہے کہ جناب امیر نے ویحان کے کپل پر ہم سے خطبہ میں فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ خراج ہشتر کی طرف
 سے نکلیں گے اور ان میں فواشی یہ بھی ہوگا پس جناب امیر نے ان سے کہا کہ یہاں سے ایک دوسرے
 سے کہنے لگے تو ہمیں ہمارا کہ ان سے باتیں کرنا ہے پس تمکو بھیجے جیسے کہ ضرور کے روز پھیر دیا تھا۔
 انہیں بچے نیزوں کو ساتھ لے گئے۔ جناب امیر کی فوج میں سے ایک شخص نے کہا نیزوں کو کٹا ڈالو پس کھیلنے لگا
 انہوں نے اور خراج لکھ کر یہ میں لکھی جناب امیر کے دوستوں میں سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر
 نے فرمایا صحیح کو تلاش کرو وہ جاؤ گے کا دن تھا لوگوں کو عرض کیا ہم سے نہیں ہو سکتا۔ جناب امیر خود
 بدولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید چھترہ سپاہیہ وارہ کو دست زمین کی طرف گئے اور فرمایا ان
 مقتول کو کٹو لاش کو لوگوں کے آگے ڈھونڈ نکالا۔ جناب امیر فرمے لگے کام کرو اور محرمت کرو۔ اگر مجھ تمہاری
 فخر کرنا خوف نہ ہو تا تو میں تمکو وہ بات بتاؤں جو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری
 کی ہو جن کے لوگ وہاں پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المؤمنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی۔
 (۱۳) **عن** زید بن وہب عن علی قال لما کان بیوم النحر وان القحط خراج فلم یجد حوا حتی یثقی و
 بالراح فقتلوا جمیعاً قال اطلیوا الذبذبة فطلیک فلم یجدوا فقال علی ما کذب ولا کذب اطلیو
 فوجہ و فی ہذا الارض علیہ اس من القتل فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنود فکیروا علی الناس
 بجمہم (آخر خبر النبی زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہے کہ جب نہروان کا سفر کیا اور خراج کا سامنا
 ہوا وہ نہ ملے جب تک انہوں نے نیزوں سے جنگ کی اس پر سپاہی گئے جناب امیر نے فرمایا ذوالنہر کہ کوٹھڑ
 لوگوں نے نہروان پر وہ تہلا جناب امیر نے فرمایا وہاں پر نہ تھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہہ لیا ہے نہ اس سے
 ڈھونڈو پس لوگوں ایک گڑھے میں آسکوا یا پھر بہت سی لاشیں پڑی ہوئی تھیں وہاں سے تہا کہ اس کے
 ہاتھ پر شیل پٹی کی مچھوٹ بال تھے پس جناب امیر نے بکیر کا نوہ بلند کیا اور لوگ متوجہ ہو گئے۔
 (۱۴) **عن** مسروق قال دخلت علی مؤمنین عایدۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخراج قلت قتلتہم
 علی فسکت فقلت لہا یا ام المؤمنین انی اشدہک باللہ ویحق بقیہ ان کنت سمعتہ من رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً فاجزئنی قال قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہم شرا الخائن و الخبیث لا یخرج
 الویکرین حر دیر فی رعاۃ قالت لی یا مسروق هل عندک علم من الخراج قال قلت نعم قتلتہ علی علی
 حر یقال لا سفلا صر و اعلاہا نصر ان قتلت قاتل اللہ عمر بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلتہ علی
 نیل مصر مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رذیہ جناب امیر المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا کی
 خدمت میں گیا مجھ سے ہنسنا فرمے لگیں عجمیوں کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام
 نے ام المؤمنین خاموش ہو گئیں مگر میں نے کہا یا ام المؤمنین میں آپ کو خدا اور اس کے نبی کی قسم دیکر پوچھتا
 ہوں کہ اگر آپ حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائیں فرمانے لگیں میں نے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل ہے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہیں انکو نیکو ترین خلائق قتل کرینگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جناب امام المومنین نے فرمایا اے مسروق! تجھے صریح کیا کہ عالم ہے میں شیخ عرض کیا اے جناب! میرے آگے ایک نعرہ کہ قریب ہیں کی انتہی طرف گھومنا اور اپنی ساعلیٰ کو نہروان کہتے ہیں اسی فرم لئے لکھیں شرا عفرین، انعام کو قتل کرے کہ بیش جچے کہا تھا کہ اپنی اس کو قتل کرے کہنا سہارا ہے۔

جناب عبدالعزیز عثمانی مدظلہ کا خراج سی سناظرہ

عن عبد الله بن عباس قال لما خرجت حروثهم واعتزلوا في دار وكانوا غنمة لأن قتلوا على ما أمير
ورد بالصلوة على كاهنهم قال في إقامتهم عليك قلت كلا فليست وترجعت ودخلت عليهم في
الدار نصف النهارهم ياكلون فقالوا امرجنا لك يا ابن عباس فجاحك قلت لم آتيت من عند أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وآله وأصحابه من عند بن عمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وصهره الذي
أنزل فيهم القرآن وهو أعلم بما يريد منكم فليس فيكم رجل منهم لا يبلغكم ما يقولون وأبلغهم ما يقولون
فأتيتهم فقلت ها قواما يتقنون على أصحاب محمد صلى الله عليه وآله وابن عمه قالوا أنت قلت
ما هن فقالوا اما احد هن فانه حكم الرجال في امر الله تعالى عز وجل - وقال استعالي ان احكم الا
الله فاستان الرجال والحكم قلت هذه واحدة قالوا واما الثانية فانه قاتل ولم يسيب ولم يغني
فان كانا فقد حل بغيرهم وان كانوا مؤمنين فما حل بغيرهم ولا قتلهم قلت هذا انتما
فما الثانية فقالوا واما الثالثة فانه حي نفسه من امير المؤمنين فان لم يكن امير المؤمنين فهو امير
الكافرين قلت هل سمعتكم قمتمشي غير هذا - قالوا احببنا هذا - قلت لم ارايتكم ان قرأتم عليكم من كتاب
الله عز وجل ومنه بغيره ما ارد قولكم اترجوت قالوا نعم قلت اما قولكم حكم الرجال في امر الله
تعالى قالوا اقرأ عليكم كتاب الله عز وجل انه قد صير الله حكم الرجال ثمانية درجهم فامر الله عز وجل ان
يحكموا في الرجال قال الله تعالى ايها الذين امنوا لا تقتلوا الصيد وانتم حرم ومن قتله منكم متحدا
فجزاء مثل ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم الاية فكان من حكم الله تعالى ان صيرة الى الرجال
يحكمون فيه لو شاء يحكم فيه فجاز فيه حكم الرجال انشدكم بالله احكم الرجال في اصلاح ذات البين
وحقق دماكم افضل امر في ارباب هذا الاصل وفي المكة ووجهه وان ختم شقاق بيننا
فابشوا احكاما من اهله وحكاما من اهلها - ان يريد اصلاحا يرفق الله بيننا الآية فاستندتم بالله
احكم الرجال في اصلاح ذات بينهم وحقق دماكم افضل من حكمهم في وضع امرنا - اخرجت من هذه
قالوا نعم قلت واما قولكم قاتل ولم يسيب ولم يغني فاقسمون امكم عاتشة رضي الله تعالى عنها -
تستحلون منها ما تستحلون من غيرها فقد كفرتم وان قلتم لم يسيب يا ميثا فقد كفرتم لان الله
تعالى يقول ايحي اولى بالمؤمنين من انفسهم وانما هم اهلها فانه بين الضالين قاتوا
منها ما يخرج - اخرجت من هذه قالوا نعم واما قولكم حي نفسه من امير المؤمنين فانما ايتكم من نزلت

ہر قسم ہدایت الہی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ایک ہی بیعت صالحہ الشریکین فقال لعلي اكبر يا اعلیٰ هذا ا
 صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اکبر قالوا لو تعلم انک رسول اللہ لا اطعنک فاکت محمد
 بن عبد اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی رسول اللہ انک تعلم انما رسولک اخرجیا علی
 واکتبت هذا اما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ واللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر من علی وقد
 عجب نفسه ولم یکن حجة ذلک نحو من الذبوة اخرجیت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان
 وخبر سائرهم فقتلوا علی صلا اثمهم فقتلهم المہاجرون والا نصار (الخروجہ السنائی) عبد بن
 عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نے خرچ کیا اور وہ ایک گہر میں خرچ ہو گئے قریب چھ ہزار
 ابوی کے تھے میں نے جناب امیر سے عرض کیا آج آپ نماز تھنڈے وقت میں پڑھیں ہیں اُس گروہ
 کے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جناب امیر رضاد فرمائے لگے ہم پورے نہیں کرتے سے گستاخی نہ کرو
 میں کہا ہرگز نہیں کر سکتے ہیں وہ پورے وقت لباس بدلتا اور شانہ کر کے اُن کے پاس گیا وہ کھانا کھا
 رہے تھے مجھے مر جا کہہ کر کہنے لگے آپ تمس طرح سے آئے ہیں میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اصحاب مہاجرین اور انصار اور حضرت کے ابن عم اور انا کے پاس سے آیا ہوں بچنے حق میں
 قرآن مجید نازل ہوئی اور وہ تم سے اسکی تاویل زیادہ تر جانتے والے ہیں تم میں انہیں کا کوئی آدمی نہیں ہے
 میں اسلئے آیا ہوں کہ وہ کچھ کہہ سکیں تم کو اور کچھ تم کو انکو ہو سچا دوں پس چند نفر ان میں سے مجھ کو
 میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا بیان کرو تم کیا اعتراض حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے
 ہو وہ کہنے لگے تن اعتراض میں سنیے کہا وہ کہنے ہیں وہ کہنے لگے ایک پر کیا ہے شہید ہوئے کہ حکم
 میں منصف مقرر کئے مالا لکھ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خدا کے رسول کو حکم نہیں ہے اور حکم خدا کا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے وہ سب اعتراض ہے کہ جناب امیر نے انکو اسیر سے جہاد کیا لیکن تو اسیر
 بنائے یا اور مال لئے دیا اگر جتنکے ساتھ جناب امیر نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو انکو اسیر میں لینا اور
 انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا اور انکو وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو ان کے ساتھ لوٹا ہی ام
 شعیبہ اس پر کیا یہ دو باتیں ہوئیں میری کیا ہے وہ کہنے لگے جناب امیر نے اپنی جان کو مومنین کے اسیر
 ہونے سے خود ہٹا دیا ہے پس جب کہ وہ مومنین کے اسیر نہ ہوئے تو مدعا خدا کا فروع امیر شعیبہ سے
 سنیے کہا انکے ساتھ رہا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینوں اعتراض کافی ہیں یہو ان سے کہا دیکھو اگر
 میں تمہاری سندھ الکی کتاب اور اس کے نبی کی سخت پیش کوں تو تم رجوع کو گئے وہ کہنے لگے ہاں ہم رجوع کر سکتے
 سنیے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیر نے خدا تعالیٰ کے حکم میں لوگوں کو منصف بنایا پس میں تمہاری سندھ
 خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہوں کہ پروردگار نے ایسی چیزیں منصف بنائیں کہ حکم دیا ہے کہ جس کی قیمت دین
 کا انھوں نے حصہ ہے پس خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس میں تو کو کو منصف نہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 ایمان والوں نہ مارو نہ قتل کرو جب کہ ہو تم احرام میں اور جو کوئی تم سے اسکو ماری یا قتل کرے تو وہ لایق ہے کہ برابر
 لوشی میں سے وہ عقبہ (ابن و عقبہ) پس خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کو اس میں منصف بنایا جائے اگر وہ چاہتا

تو خود اس میں حکم لگا دیا پس جائز ہوا لوگوں کو اس میں منصف ٹھہرا تا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کیلئے لوگوں کو منصف ٹھہرا تا بہتر ہو یا کہ ایک غرور کن کیلئے وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کیلئے افضل ہو۔ و نیز عورت اس کے خداوند کو درمیان خدا کا حکم دے کہ تم ان دونوں کی ناجائبی کورٹ ہو تو بھیجو ایک معتبر مرد کے لوگوں میں اور ایک معتبر عورت کے لوگوں میں اور وہ صلح کو اویزا پھر موافقت کر دیگا امثال ان دونوں کے درمیان میں تم کو قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ لوگوں کو اصلح ذات البین میں اور خون ریزی کے اسد کیلئے منصف مقرر کرنا بہتر ہو یا عورت کے جمل کیلئے۔ آریا حکم مقرر کرنا اس آیت کو نکلتا ہوا نہیں وہ کہنے لگوں نکلتا ہے پھر میں کہتا ہوں تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیرؑ اسے جنگ کیا اور اس پر نہیں بنایا۔ آیا تم اپنی مالامال مومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو۔ وہ تو باری مال ہو اگر تم یہ کہو کہ ہم اس سے جائز سمجھتے ہیں اس کو جو انکو غیر سے جائز سمجھتے ہیں پس تم کا فریجاؤ گے اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تنہا ہی مال نہیں پھر بھی کا فر بن جاؤ گے کیونکہ خدا ایشیالے فرمانا ہو کہ نبی تمام مومنوں سے بہتر ہے اور اسکی بی بیوں ممتہدی عائشہ ہیں۔ پس تم دو گراہیوں میں ہو انکو نکلنے کا راستہ نکالو آیا اب اس پر نہ بنانا اس نکلتا ہو یا نہیں وہ یہ نکلتا ہے اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ اپنے تئیں امیر المومنین ہوتے ہو شہادیاں ہیں شہادت میں میں ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں کہ جسے تم باطنی ہو چاہے کہ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز منہ کو صلح کی جناب امیرؑ سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علیؑ لکھ یہ وہ امر ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہیں جو جناب امیرؑ سے یہ تحریر کیا مشر کہ کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ تئیں عبد اللہ لکھیں پس جناب امیرؑ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو فرمایا یا علیؑ اسکو شادو۔ اور امی ورد گار تو جانتا ہو کہ میں تیرا رسول ہوں۔ یا علیؑ مٹا دے اور لکھ یہ امر ہے کہ جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہیں خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ سے افضل ہے اور حضرت نے اپنے نفس کو چھو کیا تھا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت نہیں تھے۔ آیا یہ امر اس ثابت ہو گیا یا نہیں وہ کہنے لگے ثابت ہو گیا۔ دو ہزار آدمی آکر وہ جو آکر گئے اور باقی سب اپنی گمراہی پر مار گئے مہاجرین اور انصاریوں نے ان کو قتل کیا۔

اس حدیث کی مؤید حدیث

عن علقمہ بن اسحاق قال قلت لعلی بن ابی طالبؑ الا کبار احکام قال انی کنت کانیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ببیتہ فکنت ہذا اما صالح بن عبد اللہ بن جابرؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سیل بن عمر لو علمنا انہ رسول اللہ ما قاتلناہ احمہا فقلت ہو واللہ رسول اللہ وان رحم انقلب لا واللہ لا احمہا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی مکانہا فاربیتہ فضاہا فقال مالک مشاہیرنا بنی ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں تو یہ تم کیلئے ہے کہ روزِ حجاب کتاب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کو کتابت ہو مقرر رہتا۔ میں تحریر کیا یہ وہ امر ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے

اے ابی مایسکناک فی هذا المنزل ولو هلكت به لم يدفناک الا عراب یجینتہ فاحمل الی الدینتہ
 فان احبابک قد راعی الله ولیک احبابک وصلوا علیک وكان ابو نضالة من اهل بدیر فقال له علی
 انی لست بعیت من رجعی هذا ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم عهد الی ان لا موت حتی اضرب
 ویا نضاب هذا یعنی الجبئی من هذه یعنی هاتمی تضاعة ضیا وعهد امهم وودا تقتل ابو نضالة
 معه بضاعتان راخرجه بن الصالح والہزار والحلاف وابو نعیم فی الدلائل ورجاله ثقات
 فضالہ انصاری ہوتے مل ہے کہ میں اپنے والد ماجد ابو نضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ میں جناب
 امیر علیہ السلام کی عیادت کیلئے گیا رہ وٹیل پر بیار پڑی ہوئے تھے میرے باپ نے کہنے کہا آپ کس لئے یہاں
 شہید ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہو کر جہنم کے توجہ کی بدشگون کے بنیاد کو کوئی ذوق نہیں کر لینگے
 آپ نے شرفیت میں لیا تھا ہول اگر آپ وہاں انتقال فرمائیں گے تو آپ کے دوست آپ پیچھے و تکفین کریں گے
 آپ نے فرمایا یہاں بیٹھیں گے اور ابو نضالہ اصحاب میں سے تھے جناب امیر نے ان سے کہا میں اس کو کہہ
 رہا ہوں کہ اگر جنتیق جناب کتاب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر عہد کیا ہے کہ میں نہیں مروں گا جب تک ایمان
 باقی اور یہ میری رائی ہے کہ کسی کو سر کے خوں سے رنگین نہ ہو جائے یہ فضا جاری ہو چکی ہے اور عہد بندہ چکا
 ہیں ابو نضالہ اجازت دے کے ساتھ صفین میں شہادت پا گئے ۔

[illegible]

(۱۰) **سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مَوْصُونٌ مُسْتَخْلَفٌ وَأَنْتَ مَقْتُولٌ وَهَذِهِ مَخْضُوبَةٌ عَنْ هَذِهِ لِعَلِيٍّ لِيَجِيئَكَ مِنْ رَأْسِهِ آخِرُهَا الطُّيُونُ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَلْيَسُ** جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ جو تحقیق تو مومن بے پیچھے ہنے والا اور تحقیق تو مقتول ہوگا۔ اور تیری یہ اس سے رنگین ہوئی ہے ورنہ ہی سر کے خون سے ہے۔

جناب امیر کے قاتل کا شقی الامیر بن ہوا

(۱) عن صہیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلمی اشقی الاولین یلعنہ قال الذی عقر ناقہ صالح فقال صدقت فذبح اشقی الاخرین قال اللہ ورسولہ اعلم قال اشقی الاخرین الذی یضرب علی ہذا لہ اشارۃ الی ما یؤمنہ داخر جہۃ الطیرانی وابو یعلی والملاذنی سببہ وزاد وكان علی یقول ووددت ان قد اریعت اشقاکم فیہ ضربہ لہ من ہذہ یعنی لہجۃ من دمہ رأسہ داخر جہۃ ابن جعفر فی الصواعق وقال جہۃ فقامت معہ صہیب رضی اللہ عنہ وروی عنہ سبکہ کہ انھن صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرمائی کہ کان پہلے لوگوں میں زیادہ پہنچتا تھا جناب امیر سے کہ میں نے کہا جس نے کہ صالح علیہ السلام کی اونی کے پاؤں کاٹنے سے نہایت بے عزت ہو گیا تو پھر کہتا ہے میرا ارشاد کیا چلیے لوگوں میں کون زیادہ بد بخت ہو گا عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھے بہت جانتے والے ہیں ایا وہ شخص کہ تیری جان پر ضرب لگا دے گا اور ایک نئی بات یہ زیادہ روایت کیا کہ جناب امیر نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس بد بخت کو اس کو اس سے رنگین کر کے لینے کی بات کرے کہ اس کو اس سے رنگین کرے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لک فی من اشقی الاولین زلت اللہ ورسولہ اعلم قال عاقر الناقۃ قال بن اشقی الاخرین قلت اللہ ورسولہ اعلم قال طاک داخر جہۃ اصحاب جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ انھن صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ سے ارشاد کیا یا علی تو جاننا کہ پہلے لوگوں میں کون زیادہ بد بخت تھا میں عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہت جانتے ہیں تو انھن کے پاؤں کاٹنے سے پھر ارشاد کیا چلیے لوگوں میں کون زیادہ بد بخت ہو گا عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھے بہت جانتے ہیں فرمایا تیرا قاتل ہے۔

(۳) عن ابی الاسود الدہلی انہ عاہد علیا قال فقلت لہ قد فخرنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکوۃک ہذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تحوت علی نفسی لانی سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ میں نے کہا کہ تیرا صبر تیرا ہونا و اشارۃ الی رأسہ فیمن دمہ بالحدیث کہ بکون صاحبہا اشفاھا کما کان عاقر الناقۃ اشفاھا داخر جہۃ الخنادز سے (ابو الاسود والدہ لہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ

جناب امیر کی عیادت کیلئے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المؤمنین میری بیماری سے ڈرتے ہیں آپ نے فرمایا میں نے جان پاس سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں نے جناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے جہاں پر بیٹھتا ہے وہاں ایک چوٹ لگاتی جاوے گی اور اس کے خون کے جاری ہونے سے تیری ڈانٹیں رنگیں ہو جائیں گی چوٹ کا لگانا اس نعمت کا بد بخت ہو گا جو طرح سے کہ اونی کے پاؤں کاٹنے والا اگلی امت کا بد بخت تھا۔

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدکم یا شقی الناس رجلین احمر عود الذی عقر الناقۃ والذی یضرب علی ہذا حتی یصل منها مہمۃ داخر جہۃ احمد وابن عساکر ویرید الطبری وحماد بن محمد الحاکم وعمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو شخص کو بد بختوں کی خبر دوں ایک حمیرہ تو جس نے اونی کے پاؤں کاٹے تھے۔

اور ایک شخص کیا علی تیرے اس قلم پر بیٹھ کر ضرب لگائی یا نہ لگائی اس پر تو جواب دینا

جناب میر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن اذ ان قال كنت بين الناس فاجتمع عده على قتالوا سعد بن عذرة فخرجوا الى القريظ قال ابل
بذرة الله الى قوم فمشر كوا ابراهيم واسد خرا في ديتهم واحد ثواسم الفسهم فم الدبن يجتمعون في
الباطل ويجيبون اسم على الحق ويجتمعون في الضلالة ويجيبون انهم على هدى فصرخوا
على قوله الا عين فأتاه اجداه الله فصرخوا على قوله الا عين فأتاه الله فصرخوا على قوله الا عين فأتاه الله فصرخوا
والله وان منهم يعجبون لا يعجبون من الحق من اذان من منقرن سب كما ينبغي في جناب مير کی خدمت میں
لوگوں کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے میر کا میر سے عرض کیا آپ ہیں وہ انقرض کی خبر سنائیں۔ جناب
میر نے فرمایا وہ ایک آدمی تھا جسے ملنے ایسی قوم کہ طرے بھیجا تھا کہ وہ میر کے ساتھ کھڑے ہو کر میر
کے اوپر سے دین میں بدعتیں لگاتے تھے اور اپنی جانوں کیلئے باتیں پیدا کرتے تھے وہ ان سے کہنے کہ باطل میں آ
کر اور میر کے ہم حق پر ہیں اور گمراہی کی کوشش کریں میر میں کہ ہم ہر سید ہیں ان لوگوں سے اس کے
دینی طعن غلب لگائی وہ مر گیا پھر فرماتے اسے زندہ کیا پھر انہوں نے اسے اس بات میں طرف ضرب لگائی پس
مر گیا پھر جناب میر نے بنا آواز سے فرمایا اہل نہروان ان لوگوں سے دور نہیں ہیں

(۲) عن عبيد الله قال قال علي ما يجلس شقاها ان يجيئ ليفتلي الله اني سمعتم وسمعتي فارضتي
وتم وارجعهم مني راخر بن سعيد حميدہ سے روایت ہے کہ جناب میر نے فرماتے لگے اس امت کے بدعت
کو کس جینے سے روک رکھا ہو نہ وہ اگر مجھے قتل کر دے میر پر بدعت کا رچھڑان سے طال پیا ہو گیا
ہے اور یہ تو کہ جسے جو لال پڑیں پس مجھے اسے لا حمت ہو چکا بدعت سے انکار امت دے

(۳) عن عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يقران بيننا وبينكم شقاها والذی فلق الحبة ومير
النسمة محمد بن ابوالقاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله يقران بيننا وبينكم شقاها والذی فلق الحبة ومير
تقالوا اخبرني يا امير المؤمنين من هو الذي يقران بيننا وبينكم شقاها والذی فلق الحبة ومير
والحسن بن سفيان والمحاضی وزاد احمد قالوا ان كنت قد علمت انك مقتول فاستخلف اذا قال لا
ولكن اوكلكم الى ان وكلكم رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الله بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے جناب میر کو
منہ پر فوطے ہوئے شاہ کے اس امت کا بگوت کیا انتظار کر رہے تھے کہ اس ذات کی جس نے داتے
کو پھاڑا ہو اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھے ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم نے عبد کی بات کہ یہ
اس نے خون سے رنگین ہو کر اور جناب میر نے اپنی وارث اور سرکس طرے اشارہ کیا لوگوں نے عرض
کیا یا امیر المؤمنین آپ کو بیان فرمائیں کہ وہ کونسا پڑا کہ ہمارا کونسا مال کر والیں فرمایا میں تم دیتا ہوں کہ
میر قاتل کے بغیر کسی کو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کی ہیں کہ لوگوں نے
عرض کیا کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ شہید ہوئے ہیں تو آپ نے میر کو خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے۔ فرماتے

لے رہے تھے اس کے سبب وہ تباہ ہو گیا۔ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے یہ خبر سنی تو گریہ کرنے لگے۔

وہ کہتا تھا: اے اللہ! میں نے اپنے پیغمبر کو بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتا ہے، مگر وہ لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف نہ کر سکا۔ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے یہ خبر سنی تو گریہ کرنے لگے۔

ابن الحارث بن عبد المطلب کا یہ قصہ ہے کہ وہ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

ابن الحارث بن عبد المطلب کا یہ قصہ ہے کہ وہ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

(۵) **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

ابن الحارث بن عبد المطلب کا یہ قصہ ہے کہ وہ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

(۶) **عمر بن الخطاب** رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

ابن الحارث بن عبد المطلب کا یہ قصہ ہے کہ وہ اپنے چچا حضرت حمزہؓ کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک روز وہ اپنے چچا کے ساتھ مکہ میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جانا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کی وحدانیت سے متعارف کرانے کے لیے جاتے ہیں۔

بہت فیرا لڑی اڑت۔ قتلین شہداء نفسی و کھینک العیش مع ان قتلت، فاعند الله عز وجل
 الدینا فقال لہما لک ما اشتد طقت فقال لہ سالق من یشد ظہرک فیعتث الی ابن عم لہما فاجابا و لقی
 بن محمد بن شیبہ بن جیدہ الاشجعی فقال یا شیبہ ہل لک فی شرب الدینا والاخرۃ قال رماہر قال
 نہ ما عد فی علی قتل علی قال نکنتک امک لقد جئت شیبہ ادا۔ کیف فقد رعل علی لک قال اندرجل لا
 حرم لہ ولا یخرج الی المسجد الا متفرقا دون من یحرم منہ فمکن لہ فی المسجد فاذا خرج الی الصلوۃ قتلناہ
 فان یخوننا فان قتلنا سعدا نابلذکر فی الدینا والاخرۃ فقال ویلک ان علیا وسابقۃ فی الاسلام مع ابی
 صلی اللہ علیہ وسلم فان شجہ نفسی بقتلہ قال ویلک ان حکم الرجال فی دین اللہ عز وجل و قتل اخواننا الصالحین
 فقتلہ ببعض من قتل ولا شکن فی دینک فاجابہ و اقبال حتی دخل علی قطام و فی معقلہ فی المسجد الا عظم
 فی قہضت نفسہا اندعت لہم و اخذوا سبوحہم و جلسوا قبالہ السدۃ التي یخرج منها علی یخرج منها
 علی الی الصلوۃ الصبیہ فبذل الشیبہ فضرہ فخطاہ فضرہ بن محمد احنتہ اللہ علیہ علی اسہ وقال
 انک کولہ لاک ولا اصحابک فقال علی لا یفوتکم الکلب فشد الناس علی من کل جانب فاخذ وہ و ہر بہ
 شیبہ خابرجان الباب فلما اخذ قال علی احبسوہ فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا وان لہ امت فالامروا
 فی العز و القصاص راخرجہ ابو جریان عبد البر فی الا ستیعاب (نیرین بکار) نقل کہ خارجیہ
 سے جو لوگ کہ جنگ نہروان میں قتل ہوئے پر گئے تھے انہیں نے جناب امیر اور معاویہ اور عمرو بن العاص کے
 قتل کرنے پر معاہدہ کیا اس امر کی انجام دہی کیلئے تین آدمی تھے ان میں سے عبدالرحمن بن ملجم اسی وہ نامور شخص تھا
 جس نے جناب امیر کے قتل کر دینا اس سے وعدہ کیا تھا میں نے کوفہ میں اس عرض کیلئے آیا اور نہروان میں کراہت تلوار
 مولیٰ اور اس کو نہروان پہنچا دیا۔ اس میں میں جناب امیر کی مہلت میں آتا ہوا تھا تاکہ جناب امیر سے کوئی کام سپرد
 کریں لیکن میں نے ایک خدمت سپرد کی تاکہ اس کی نگاہ قطار پر نہ پڑے جو نہایت حسین تھی۔ اور خارجیوں کی لئے تو
 دیکھ رہی تھی جناب امیر نے نہروان کی لڑائی میں اس کے باپ کو اور بایوں کو قتل کیا ہوا تھا۔ ابن ملجم نے اس کے
 ابو تکلی کی درخواست کی اس نے جواب دیا کہ میں ایسے مہر کے سوا کہ بخیر اس کے اوکچہ نہیں چاہتی۔ بلکہ نہیں کر سکتی
 اس نے مہر کی شے جو بھی قطام نے کہا تین نہروان اور جناب امیر کا قتل ہے ابن ملجم نے کہا بخیر تو نے نہیں
 چاہئے کہ طلب کیا جو کہ جس کیلئے میں اس شہر میں آیا ہوں وہ کہنے لگے اگر تو نے جناب امیر کو قتل کیا اور بخیر اندھا کیا
 پس میری بات جو مجھے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے اور میری بیعت جو مجھے مہر میں رعایت حاصل ہو گی
 اور مجھے جو ایک گدازہ عیش حاصل ہو گا اور اگر تو قتل ہو گا تو پس جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہے وہ دینا ہے
 بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تو چاہئے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطام نے کہا میں تجھ کو ایسے شخص سے ملاتی ہوں
 جو اس کام میں تیری مدد کر لگا۔ پس اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بلا بھیجا وہ اس کے پاس آیا اس کے بعد ابن ملجم
 شیبہ بن جحیرہ الاصبی سے ملا اور کہنے لگا او شیبہ کیا تجھے دنیا و آخرت کی شرف حاصل کرنے میں کچھ
 رغبت ہے۔ شیبہ کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیر کا قتل کرنا ہے شیبہ نے کہا تیری ماں نے
 مجھ پر اس وقت سے کہ جب اب اس کی سب سے تم کو تو اپنے قابو پاسکتے ہیں۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب امیر کا کوئی

واللہ الخلیفہ فتنہ غریہ کو ولایت و اسال ان لیسے کہ وہ ان یکوت الخلفاء عنکم و اصلہ الہیہ حق نفی
اللہ خدا اکہم و کہ اصول و کلامہ اکالہ اللہ (و کہ کلامہ جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حکیم والہ
ہیں علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آگیا آپ وصیت فرماتے تھے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی اہمیت علی ابن ابی
طالب جناب کے لئے بیشک زیادہ ہے کابھائی اور انکا بن بھم اور انکا صاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت
یہ ہے کہ میں کوہار و ایتاموں کو کہہ دو کہ میرے خدا کو کہیں اور نہ لکھو کہ رسول اور برگزیدہ ہیں اس لئے علم و انکسور رسالت
کے لئے خدا کا رسول اور ایتاموں کی ہدایت کے لئے انکو پیدا کیا۔ اور جو لوگ کہ قبروں میں ہیں انکو اللہ تعالیٰ زندہ کر لگا اور
اوپر لئے انکا اعمال کی پریشانی فرمائے تمہارا جو کچھ کہ لوگوں کے دلوں میں ہو اس کو وہ جانتا ہے۔ بعد اس کے
اکھن میں تمکو وصیت کرتا ہوں اور میری وصیت ادا کرنے کیلئے تو کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اس کے ساتھ
رسول اللہ علیہ السلام نے ہم سے کہی ہے کہ وصیت کی ہے۔ پس جب کہ ایسا ہو تو اپنے گھر میں رہا کرو اور اپنے گناہوں پر توبہ
کراؤ ورنیکے حاصل کرنے میں اپنی ہمت کو صوفیہ فکر اور اچھے میرے فرزند میں کہہ کہ وصیت کرتا ہوں کہ
نماز کو اس وقت پڑھا کر کہ ساری شب زکوۃ دینا کامل ہو تو اس کے سختی کو دیکھو اور جب کوئی بد مشیت ہو تو اس
ساکت را کہ اور خوشنودی اور غصہ میں میانہ روی اور عدالت اختیار کرو اور اپنے ہمسایہ کراہتیں کر۔ اور حجام
کی تحریک کر۔ اور جو لوگ عاجز ہوں اور مصیبت میں مبتلا ہوں اپنے رحم کرو اور صلہ رحمی الہ اور سکا یہ تو محبت کرو اور کچھ پاشیں
کر۔ اور ان سے تواضع کیا کرتے کہ یہ افضل عبادت اور موت کو یاد رکھو۔ اور دنیا میں بہر اختیار کر اسلئے کہ موت سے
چھوٹ نہیں سکتا اور دنیا بلا کو نازل ہونے کا مقام ہے اور عیاروں میں مبتلا ہے اور نیز میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ
اپنے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو اور ہر قول و فعل میں شیخ شریف کی مخالفت نہ کرو نہ کراہتوں اور حجب
کوئی چیز متواتر ہے جسے تجھ کو پیش آئے تو اس میں جلدی کرو جب کوئی امور دنیا میں تجھ کو پیش آئے تو اس میں
تامل کر یہاں تک کہ اپنی ہمدردی کو اس میں تحقیق کر لے اور ایسے مقامات میں کہ اس میں ہمت کا شہ ہو۔ و ایسی
صحبتیں جن میں برائی کا گناہ ہو یا اگر اسلئے کہ چشمیں کہ خود بُرا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو لگا دیتا ہے۔ اے میرے
فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص اور خالص کر اور گنہگار کو تنبیہ اور اچھی بات کا حکم کرو اور بری باتوں سے
بچ گیا اور بہانیوں سے خدا کی راہ میں دوستی کر اور عالم شخص سے یہ سب آگے کی کہ روست رکھو اور قاسم سے ملا
کر اور دلیوں کو بُرا سمجھو اور اپنے اعلیٰ میں اس سے علیحدہ رہو تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہی مثل کسی ہو جائے اور بازاروں میں نہ
بیشمار کرو بے وقوفوں و حجت نہ کیا کر نہ انکی جہانگی اختیار کرو اور اپنی معاش میں اور عبادت میں میانہ روی
اختیار کرو اور عبادت مسنونہ میں کسی چیز کو اختیار نہ کرو جس کے ادا کرنے کی کچھ طاقت ہو اور بیشک اس کا قیام رکھ کے
اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کر لے کہ اس کے سبب قبراہوں سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کیلئے مفید کہ تاکہ
حق غیبت حاصل ہو اور ہر حال میں خدا کو یاد کیا کرو میرے عزیز و اقارب میں جو شخص صغیر السن ہو اس پر رحم کرو اور
جو کہ لیں ہوا کسی بزرگی کو اور جب تو بھانا بھلنے لگے تو پہلے اس سے حدیث دید یا کرو کچھ روزہ رکھنا تاکہ
اس لیے کہ وہ بدن کی زکوۃ پڑاؤں و روزہ دار کی سپرد ہو اور اپنے نفس سے بچاؤ دیکھا کرو اور ہنشین سے یہ اختیار کرو اور
پہلے دشمن سے یہ رہنمائی کرو اور تو ہمیشہ اشیائے ہلکوں میں بٹھاکو کہ جس میں خدا کا ذکر ہو تاہم اور اکثر دعا کیا کرے

فرزند میری نے چھ لکھ تیرہ سو تھوڑے تو ایسی نہیں تھی اور اب میری سب اور تیرہ سو درمیان تھوڑا بڑا ہو گیا
 تیرہ سو تھوڑے کا باب میں بھی لکھی گئی کہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ تیرہ سو کا بیٹا ہو۔ اور میری بیٹی کے تھوڑے سے
 محبت کرتا تھا کہ جانتا تھا اور لیکن تیرہ سو بھی اس میں نہیں تھا اور میں یہاں ہی تھا اور میری بیٹی کے تھوڑے سے
 چھ لکھ تیرہ سو تھوڑے تھا اور لیکن اس میں نہیں تھا اور میں یہاں ہی تھا اور میری بیٹی کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

جناب میر کے انتقال کا بیان

(۱) حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

(۲) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

(۳) عبد الرحمن بن حنبلہ نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

(۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

وہاں سے لکھا ہے کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے

(۵) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

(۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میری بیٹی کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 اور تیرہ سو کے اور باقی تیرہ سو کو تم سے دے دوں گا اور تیرہ سو کے تھوڑے سے چھ لکھ تیرہ سو کے تھوڑے سے
 باہر اہل ولا قوتہ الیہ السلام علیہ

من انہ فکست عنی فقلت یحیی من خلقک من انہ قال انہ من ملجئک و ما فعلت قال انہ علی بن
 ابی طالب فکل فی هذا الطائر فقتلہ کلوم قتله فہذا اخبرنی فانقض الطائر فاحد ربعہ و طار
 فسال عن علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسالت (ابو جبر الخوامدی) ابیہ انہ من
 بن محمد لعمرون بن ابی النوفل سے منقل ہو کہیں کچھ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا کہ مقام ابراہیم کے گرد جمع ہیں میں نے
 پوچھا یہ کیا بات ہو لوگوں نے کہا ایک ماہیہ سلطان ہو گیا تھا اور ایک عجیب بات بیان کرتا کہ وہیں اس کے
 دیکھنے کو گیا دیکھ کہ ایک شہ آدمی بہا و رنگی کا جیسا وہ تو بیٹے ہوئے ہوا وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا
 ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہوا سب لوگ کان دیکھ رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ
 میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا ایک طائر مثل بڑے چیل کے اسی طرح کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس سے
 اس کے مویہ سے جو تھائی آدمی کی تھکی بعد اس کے اڑ گیا اور تھری پر بیر فاش رہا بعد اس کے پھرایا اور تھکی
 تو وہ سر اچھڑائی ٹکڑا اگھڑا بعد اس کے اڑ گیا اور پھر اگڑے کی اور اسی طرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے سر کے
 ٹکڑے کی گئے بعد اس کے پھر اڑ گیا پس وہ چاروں ٹکڑے جو آپس میں مل گئے اور ان سے پورا آدمی بن گیا مجھے اس کے
 دیکھنے سے نہایت تعجب ہوا تا کہ پھر وہ طائر آیا اور اس آدمی پر گرا اور چپکرا اس کا چوڑھا حصہ اڑا لے گیا اسی
 طرح پوری اس آدمی کو اڑا لے گیا مجھ پر نہایت شک ہوئی کہ یہ کیا بات ہو اور اس میں ہوا کہ میں اس آدمی سے
 اس کا حال دریافت کیا جب عرضا وہ ہوا طائر پھرایا اور گدڑی دن کی طرح کرتے گئے جب چاروں ٹکڑے
 مل گئے اور وہ شخص پورا آدمی بن گیا میں اپنے صومعہ سے اڑ کر اس کی طرف دوڑا اور اس کے
 نزدیک اس سے پوچھنے لگا تو کوں ہو وہ خاموش رہا پھر میں نے اسے ہلاکی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے بتا تو کوں ہے
 وہ خاموش ہو گیا میں نے پھر کہا تھا کہ تو قسم دے اس کی جینے لگا وہ پہلیا ہے مجھے بتا تو کوں ہے وہ کہو لگائیں
 ابن لجم ہوں میں نے اس سے پوچھا تیرا اس طائر کے ساتھ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا میں نے جناب علی علیہ السلام کو قتل
 کیا ہوا اس لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھ پر اس طائر کو فرمایا ہے کہ میرا ساتھ ہر روز ہو اگر تیرا جو تو نے دیکھا
 ہے بعد ان میں لڑو صومعہ پر باہر نکل کر پوچھا کہ علی بن ابی طالب کوں ہو معلوم ہو گا کہ وہ جناب رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چاراد بھائی ہیں پس میں اسلام سے مشرف ہوا

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابی حرقۃ قال خطبہ الحسن بن علی جین قتل علی فقال یا اهل العداۃ لقد کان فیکم رجل کلاسی
 قتل الیسیۃ واصیب البوم لہ نیب نقہ لکولون ولم یدکما لآخر کان البغی صلی اللہ علیہ
 وسلم اذا یعتمد فی سریر کان جبریل عن یمنہ ومیکائیل عن یسارہ فلا یجوز حتی یقیہ علیہ راحۃ جبر
 (ابن جریر) فی تاریخہ والد ولابی والظہیری فی الکبیر عن جبریل بن صریح (ابن ابی حرقۃ) مروی کہ
 جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق میں
 تم میں ایک ایسا آدمی موجود تھا جو بات کو قتل و طعن و خوار ہو کر لیا کہ جس سے پہلے لوگ بہت نہیں لگتے اور پھیلو

(۱) فرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابوبکر الشافعی و ابو الحسن بن ابی شیبہ فی غرر الحکم و ابن مسعود الدیلمی (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب میری والدہ حیدرہ رضی اللہ عنہا اور انہوں نے ضرورت کیلئے حکم دیا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تمہارا اہل بیت کے پاس جاکر کھانے لیں تو ابانک خیال کر لیتے ہیں کہ یہ پہول جناب علیؑ تو افاض میں عمر رضی اللہ عنہ کے لئے مجھ کو بھیجے گا اور یہ پہول کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علیؑ کو فرماتے تھے کہ اے علیؑ اپنا زخم میرا زخم ہے اور داخل ہوتی ہے تو زخم میرا زخم ہے جہاں میں داخل ہوں۔

جناب امیر کا انحضرت کے ساتھ نبوت میں ایک گھر میں

(۱) عن ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی انت معی فی قصرے فی الجنة مع خاتمة النبی و انت اخي و یقی فیہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سلمہ و متقابلا بین (۲) اخوہ احمد فی القاب نہر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرماتے ہیں کہ یہ علیؑ تم جنت میں میری بی بیؑ کی فاطمہ کے ساتھ میرے قصر میں بیٹھو اور تم میری بی بیؑ اور رفیق ہو پھر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑھی کہ یہاں بی بیؑ کے برابر تمہیں پرانے ساتھی ہونگے۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیؑ انا وایاک وھذان فی مکان واحد یرید جہنم الحسن والحسین (۳) اخوہ الدیلمی و الطبرانی فی الکبیر جناب امیرؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علیؑ میں اور تو اور یہ دونوں جنت میں ایک مکان میں ہونگے اور ان دونوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات اور حسینؑ سے بھی۔

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا فی المنام فاستسقا الحسنین قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فی غایتہما کی فجلہما مذویا فجاءہ الحسنین فحماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فاطمہ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا وکنہما یعنی الحسن و الحسنین فاستسقا قبلہ فقال لی ولایاک وھذان وھذان وھذا العائد فی مکان واحد یوم القیامۃ (۴) اخوہ احمد فی المسند جناب امیرؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ گھر میں تشریف لائے میں سوئے کہ مجھ احسین علیہ السلام کو کیا لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر تشریف لینگے اور ایک قصیر و دودھ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اس دودھ کرتن میں دودھ ڈال دیا احسین علیہ السلام اس کو پیئے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹا دیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرتے لگیں شاید حسنؑ ان دونوں میں سے زیادہ پیائے ہیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن حسنؑ اس پہلے پیلا ہوا ہے پھر حضرت نے فرمایا میں اور تو اور یہ دونوں اور یہ اونچے والا قیامت کو روز ایک مکان میں ہونگے۔

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے سنا کر کی طرح چمکنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ یرہ باھل الجنة کما یرہو کو کعب البہیم باھل الدنیا (۲) اخوہ الحاکم فی تاریخ الخلفاء البیہقی فی فضائل الصحابة الدیلمی فی فروع الاخبار

جناب امیر کا یہ فی جنت میں ہے

(١) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أحب الناس إليّ من أمتي

فقاح علیہ السلام ان اول اہل بیتہ حوۃ النبی علی بن ابی طالب و زہرا علیہا السلام و علیہ السلام و علیہ السلام

[illegible]

کر کے جو کہنے سے سوائے غیبیہ تم نے فرمایا اب جنت میں سے پہنچے ہو کہیں

۱۰۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال میں سے کچھ دینا چاہے اور اس سے پہلے کہ اس کی ضرورت ہو، اسے دے دے۔

علیہ السلام نہایت اعلیٰ مرتبہ میں مقیم تھے اور ان کا تعلق ان کے اجداد سے تھا۔

حکومت کے لئے ایک نیا

جناب امیر کا سب سے اول جوش پرواز ہو

عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ عليه وسلم لعلي هذا أول من آمن بي

وهذا يدل من بعضا فحق في يومنا هذا من على الحوض لا يخرجنا من طبعه الى ما نلذ به في سائر ايامنا في شئ من شئنا

پرو کتبہ ناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو یہ سب کچھ پر ایمان دلایا ہے اور سب پہلے مجھ کو عرض

۱۰۴

عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه عن ابي عبد الله عليه السلام اول من يرد على الخوض اهل بيتي و اخرجه الي يده

جناب میر غیاث الاسلام مدظلہ العالی روایت ہے کہ جناب مالک ابی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے

پیشہ و زانو

رسول حق سلطان اول هذه الامم وروحا على الخوض اولها سلاما على بن ابي طالب (عليه السلام) بن عبد الله

فی الاستیعاب) سلمان فارسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے ایک چھپے ہوئے شخص پر وارد ہو کر کہا اور

سید محمد امین بنامہ الامام علی بن ابی طالب

جناب امیر کا قیامت کے دن صاحبِ موقع

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب صاحب حوضي

يوم القيامة أبواب كعد ونجوم السماء وسعة حوضي مائة بنية إلى صفاء (أخيه الذي) البور

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب قیامت اور روز میرے جوار

اے صاحب ہوئے اس پر پیکے ایمان کے ساروں کی تعداد کے گواہی ہو۔ میرے گواہی ہو۔

کتابخانه

والحکیم الذی یؤتی الخلق فی الامور ما یشاء جناب میرے خلیفہ السلامؑ کو مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا علیؑ کی تیری لئے جنت میں خزانہ ہے اور تو اس کا ذوق نہیں کر رہا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ بارگاہِ دولت و کبریا کیونکہ یہاں وہ کھانا تو تیری لئے ہر دینے والا ہے مگر تیری نہیں کیونکہ تو نے ان کے ہاں ضرور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو کچھ کھانا نہیں دیتے نہیں ہے) اپنے جوارز نہیں ہے۔

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لك فی الجنة ما لا تقسم علی اهل الارض او سعید را حرجہ صاحب الطین علیؑ الدایم ابو سعید خدریؑ فرماتا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علیؑ تیری لئے جنت میں وہ چیزیں ہیں کہ اگر تم ان سے زمین کے لوگوں کو تقسیم کجائے تو کچھ رہے۔

جناب امیر کا رب کے اول جہ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی لغوا من اصحابہ نہ لیکن علیاؑ کا کہ راوی فی صحیح علی بن ابی طالب فقال یا علی اما ترضی ان تکسی اذا اکسیت و تملی اذا عطیت لا اخرجک منی ابدا (ابو سعید خدریؑ فرماتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر تم کو کسی کو کپڑا پہنا دے تو اس وقت نہ جو وہیں سے اٹھ جائے وہ اس کے لئے ہے کہ وہ اس کی جاتی جاتی میں جنت میں فرمایا اسے علیؑ کی ترقی تھی کہ اس نے جہ جنت پہننا فرمایا جاتے تو تمہیں بھی پہنایا جاتے اور جب وہ جہ جنت پہن جاتے تو تمہیں بھی دیا جاتے۔

(۲) عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کسی يوم القیامۃ ابراہیم الخلیل علیہ السلام منہ انما یفرق علی (ابو سعید الدلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما تامل میں کہ جناب سرور و جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو روزِ قیامت کو روزِ سب پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا کہ اس کے قلیل کچھ کے لباس پہنایا جائے گا کہ میری برکات کی کی جس کو پہنایا ہوگا۔

جناب امیر کا قیامت کے روز لوا لکھنا

(۳) عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کسی يوم القیامۃ قیامۃ الی الی (ابو سعید الدلمی) و انت تروہ الناس عن حوض لا اخرجک منی (ابن عباس رضی اللہ عنہما) مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علیؑ کہ تم قیامت کو روزِ ہمارے آگے پہنچے جگہ لو اور دیکھا جائے گا اور ہم تمہیں دیکھے گا کہ تم پہلے حوض سے لوگوں کو بہاؤ گے۔

(۴) عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من یحییٰ راتیک يوم القیامۃ قال من یحییٰ راتیک قال من جہا فی الدنیا علی بن ابی طالب را حرجہ نظام الدین علیؑ الدایم الطین علیؑ الدایم الکبیر۔

یعنی اللہ نے سورۃ نجات سے کہ صاحب میرے کیا یا رسول اللہ قیامت کو دیکھا تو کوئی ایسا نہ لگا جو دنیا یا
کوئی نہیں لگتا اگرچہ ممکن کہ دنیا میں ایسا نہ ہو۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جنتی وتودی عینی وتودی عینی فی
حضرۃ و تقب بدمی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ لاخرۃ الدنیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما)
سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی تم میرے جہنم کو دیکھو گے اور میرے
قرص کو اور اگر وہ اور جو قبر میں آہو گے اور جو میرے دہشتہ ہو گے پھر اگر وہ اور تم دنیا و آخرت میں میرے علم کو دیکھو
وہ (عن علی قال کہتہ بد علی یوم احد فسطط اللہ و من بین یدینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صنعتہ فی یدہ الیسر فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ لاخرۃ الدنیا الحضری و الخوازمی) جناب امیر
سے روایت ہے کہ جب اہل کے روز میرا حق دینی ہو گیا اور میری حالت معلوم کر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا علم اس بات میں ہاتھ میں رکھ دو کہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علم وار ہے۔

(۵) عن محمد بن زہد النعمانی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی ما علمت یا علی انہ اول من یدعی
بروۃ القیامت فی قائم عن عیون العرش فی ظلمۃ کسی حلتہ حصرا عن حلل الخبت ثم یدعی البینین بعضهم
علی شریعتہ و من ساء طین علی عیون العرش فیکسون حللا خضر من حلل الخبت الا انی اخبیہ و یا
علی ان اقلی اول الامم یجاسون بروۃ القیامت ثم انہ اول من یدعی عاہلک لفریقہ منی فیدعی الیک لوائی
وہو لہ الحول تسبیہ و من السہا طین (۱) و من وجہ خلق اللہ لیسئل لوائی یوم القیامت و طول مینہ
الف سنۃ سناہ باقرۃ حمراء و نصفہ فضہ سناہ و حذر اول ثلاث ذواشب من نورۃ خاتہ فی المشرق
و ذوقہ فی المغرب و الثانیۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثہ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم و الثانی
الحمد للہ رب العالمین و الثانیۃ کا لہ الا اللہ و من ہول اللہ کل صراط الف سنۃ و عمر فی مسبقہ الف سنۃ
فکسبوا اللہ و اللہ حسن و الحسنین عن یسارک حتی یثقی یثقی و بین ابراہیم فی ظل العرش
ثم تکسی حلتہ من حلل الخبت ثم یثاقی مٹادی ثم لای ابوک ابراہیم و نعم الاخر اخوک علی (آخر جہ
احمد فی القاب ہونی وانی نقلا المذہب فی سیرۃ قبل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجول و اما الحول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف لا یستطیع ذلک فلا علی فصلا لا شقی صبرا کصبری و من کسب یوسف علیہ السلام
مخرج بن زہد النعمانی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا
کہ یا علی تم میں جانتے کہ قیامت میں سے اول جہنم کو دیکھا گیا اور میں عرش کے سایہ میں رہی طرف کھڑا
ہو گا اور جو قبر میں آہو گے اور جو میرے دہشتہ ہو گے پھر اگر وہ اور تم دنیا و آخرت میں میرا علم کو دیکھو
وہ (عن علی قال کہتہ بد علی یوم احد فسطط اللہ و من بین یدینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صنعتہ فی یدہ الیسر فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ لاخرۃ الدنیا الحضری و الخوازمی) جناب امیر
سے روایت ہے کہ جب اہل کے روز میرا حق دینی ہو گیا اور میری حالت معلوم کر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا علم اس بات میں ہاتھ میں رکھ دو کہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علم وار ہے۔

من مات من قبل ان یلقی فی ایام الحج فمضی اوفجدوا شیئاً ابیض الرأس واللیحیۃ وعلی ثیابہ اثر
الدم ثم وعلی القاب وقد حکا کابن غیرہ والرایم الہ فی الکوفۃ عند مسجد الجامعۃ کھابن سعد
فی طبقات عن النبی والخامس انہ علی الخف فی المکان المتہویر لذل لان تذکرہ خواص الامۃ
فی احوال الامۃ بسیدنا الخوی ہذا بسید بن الجری لکھتے ہیں کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگوں کے دو
قول ہیں ایک تو یہ کہ جسے واسطی کہتے تھے علیہ نے بیان کیا کہ وہ کہ جناب امیر کوفہ کے دارالارواح میں دفن ہوئے
اوس جگہ کو لوگوں نے چھپا دیا دوسرا یہ قول کہ انکو ایک معتقد میں رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ
لے جائیں پھر وہ اونٹ گم ہو گیا اور بنی طی میں جا پڑا انہوں نے اس کو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید امیر
میل ہو لیکن جب انہیں حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے یہی قول یہ ہے کہ
وہ بیت اللہ میں دفن ہیں چنانچہ مشام بن محمد نے اس کا ذکر کیا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ کو اسکی خبر ملی ہے کہ ایک
معتقد ہمچے میں تلبہ کی دیوار بن ہو گئی لوگوں نے اس کو کھنڈا ایک قبور کھلی اس میں ایک رنگ سفید ریش نظر آئے
جسے کچھ بچوں نے چھین کے چھٹے لوگوں نے اپنی مٹی لٹ دی۔ ابن خیر نے اس بات کو بیان کیا ہے۔ چوتھا
قول ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع میں خون میں ابن سعد نے طبقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ پانچواں قول ہے کہ وہ
نجف میں دفن ہیں چنانچہ کل رنگ زیارت کرتے ہیں۔

(۲) محمد بن عبد اللہ بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بد الامارۃ بالکوفۃ (قول الامارۃ) عبد اللہ بن
جعفر فرماتے ہیں کہ جناب امیر کوفہ کے داماد امامت میں مدفون ہوئے ہیں۔

(۳) حسن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیتنا ہم فی سیرہ لیلۃ اذ ذل ایمل الذی ہو علیہ فلم یدہ ابن ذہب ولم یقف علیہ راخوہ
ابن عساکر فی تاریخہ معین عبد العزیز کہتے ہیں کہ جب جناب امیر شہید ہو گئے لوگ انکو اٹھا کر چلے آئے مگر حضرت
علی علیہ السلام کے پاس ان کو دفن کریں انشاء راہ میں اونٹ راستہ سے بھٹک گیا اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ
کہاں چلا گیا۔

(۴) قال ابو بکر بن عیاض عجی قبر علی ثلاثہ بنیفا الخوارزم وقال شریک نقلہ ابن الحسن الی المدینۃ وقال
البرق عن محمد بن حبیب اول من حول من قیوالی قبر علی راوی الخلفاء ابو بکر بن عیاض کہتے ہیں کہ
جناب امیر کی قبر پوشیدہ کر دیا گیا تھا انکو نہ کھائیں نہ شرب نہ کیا کہ جناب امام حسن علیہ السلام ان کو مدینہ
میں لے گئے مگر محمد بن حبیب کہتے ہیں کہ جناب امیر وہیں نہیں تھے جس میں جو ایک قبر سو سو ساری تھیں میں تحریک ہوئے۔
(۵) ماختلف فی موضع فتنہ فقیل دفن فی قعر الامارۃ بالکوفۃ وقیل دفن فی وجہ الکوفۃ وقیل دفن
بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ امیر علیہ السلام کے دفن میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ
قعر الامارۃ میں دفن ہوئے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کوفہ کے میدان میں اور بعض کہتے ہیں کہ نجف میں۔

(۶) قال النجاشی انہ دفن من رواد المسجد غیر الذی ہو صمد الدان ابو ہریرہ ربا من لہوۃ بنجفی
محمد بن علی کہ جناب امیر علیہ السلام کے کچھ دفن ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کوفہ کے میدان میں۔

[illegible]

جناب النیر علیہ السلام کی عمر مبارک

[illegible]

(۴) وہاں لہر یوم التثانیہ ثلاث وستون سنہ علی العرش وقیل خمسین سنون وقیل اربع و ستون وقیل سیم وخمسون
وقیل ثمان وخمسون (قول اکابر) علامہ بخشی نزل الملائکین کہتے ہیں کہ صحیح قول یہ جناب امیر کا ہے نہ کہ ترکیبی
ہیں کا تھا اول گل چو شمع اور پشیمہ پس کاجی کہتے ہیں استخوان اور مخوان کاجی کہتے ہیں ۔

۴۰

جناب امیر کی مدت خلافت

۱۰۸) حال الواقدی وکانت خلافت خمس سنین الا کلامه اشہور کہ فریغ له فی ذی الحجۃ لثمان عشر لیلة
خلت منه منہ خمس وثلاثین واستشهد فی رمضان سنة الیبعین (تذکرہ خواص الامم) واقدی
رحمۃ اللہ علیہ کہیں کہ جابر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم یا بجز برس بھی نہ کیا کہ تیسریں برس فی الحج کی شہادت میں
نایک کو لوگوں نے بیعت کی اور رمضان شکستہ ہجری کو وہ شہید ہوئے +

(۲) راتِ خلافتِ خاصہ میں کاندھلہ شہر و قیل اربع صدیقین و تفسیر الشہر و سنتہ ایام و قبیل طلائعہ نام
ماخرج ابن الاثیر البیہقی فی کامل التواریخ، ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت
میں جبکہ مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گیارہ برس نوچھیٹے اور بعد از بعض مہین بدلتے رہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) حضرت الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المؤمنین اور خلیفہ کمال اور بزرگ الاسرار اور ستارۂ اوست تھے اور ہم
 اوصد اور باخدا و ما را خدو جانی فی القاب وان الاثر فی اسد الغابہ جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ
 کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اور ترکہ چھوڑا سو اسات سر یا چھوڑے ہیں کہ کئی فادہ اور ایسا چاہی ہو
 (۲) حضرت اسی نے فرمایا کہ میں نے سنیان بقول عابثی علیہ اجرة علی اجرة ولا لبقۃ علی لبقۃ ولا قصبۃ
 علی قصبۃ تنان کان لیثوقی بحیوۃ من المدینۃ فی جواب (اسد الغابہ) حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ شیہ بیان
 علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بالیں پر بالیں اگر وہ چاہتے
 تو ہر شے سے جواب تکسہ گاہا و کر دیتے +

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قدیر و یحییٰ بن کثیر روایت ہے کہ فدا علی حقہ اللہ علیہ و کان عالما فاضلا و زینت عبد اللہ بن یحییٰ کان عالما
 و زین کی خواص (۱) کہ جناب امیر علیہ السلام کے وہ غلام تھے ایک تو تیسرے زیادہ تر مشہور ہیں و دوسرے کچھ
 بن کثیر بن سے امام افغانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور ان کے شیوخ
 زین بن یحییٰ بھی بڑے عالم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

و کان حاجبہ فی خلاۃ مشہور کا کہ بعد از قتل مولانا ابوبکر الابراہیم علیہ السلام بدخشی جناب امیر
 علیہ السلام کی مخالفت میں آپ کا غلام بشیر حاجب تھا چھ تیرہ مرتبہ اسے علیہ السلام

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبد اللہ بن ابی داؤد رضی اللہ عنہ و نزل الابراہیم جناب امیر علیہ السلام کے کاتب علیہ السلام
 بن ابی داؤد رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتی کا نقش

(۱) عن عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و کان نقش خاتم علی (الملك) اللہ الواحد القہار و تا بیخ
 الخلفاء و نزل الابراہیم عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام
 کی انگشتی کا نقش (الملك) اللہ الواحد القہار تھا +

(۲) و قیل کان نقش خاتمہ (اسند) لہ علی اللہ و قیل (حسب) اللہ (کتاب) الطالب للعلامہ بن

یوسف الکفنی، بعض اوقات کہ جاب میں کہ جاب میری اکثری کا نقش راستہ لہری الی اللہ
تھا اور وہی کتب میں (سیسی) تھا۔

(۳) عمن حیدر بن محمد بن علیؓ (ابو علیہ علیؓ) اباء اللہ رحمہ اللہ انہما علی بن من ورق نقشہ نعم القادد
(۴) راجد بن عبد اللہ بن جاب نام بن عبد حق ابن امام محمد باقر علیہ علیؓ آبادہ السلام رایت کرتے ہیں
کہ جاب امیر علیہ السلام کی اکتیجی جانی کی تھی اسے نقشہ نعم القادد (۵) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کے انتقال پر ابوالاسود دئی علیہ الرحمہ کا مرقہ

الا یا عین و عیون اسعدین تاد لا یبقی ابیہ المومنین ابیہ و تکی ام کلثوم علیہہ یو یحیو نہا و قد دات الیقین
الاف الخوارج حیث کافوا بد ذل قریبہ یون الحاسیہ فی شہر المصدا م تجمعونہ با بخیر الناس طرا اجمعین
تکتم خیر منک المطایا ہر جملہ ما ومن کعب السفینا ومن لیس النعال ومن خللا لہا ہ ومن قر
الثانی والمینا ومن کل مناف الخیارات یومہ وجہ رسول رب العالمینا یلفظ علمت قریش
حیث کافوا و ان ذلک خیر ہر حسیا و دینا ہ اذا استقلت و جہا بن حسین دایت البدہ سر ۲
التا طوینا و کتا قبل مقتلہ بخیرہ نزی موی رسول اللہ فینا ہ اس مہری آنکھ افسوس ہے تجربہ سعادت
حاصل کرتا مہر المومنین پر کیوں نہیں دیتی لا جاب ہم کلثوم اپنی اسہول سے اپنی مری ہیں اور ہم عاجیل
کو وہ جہاں کہیں ہوں کہہ دے ہمارے حاسدوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں ہم کیا تم نے ہا حسیام
میں ہم کو وہ نہ کیا ایسے شخص کے ساتھ جو سیکہ بہتر تھا تھے ایسے شخص کو کل جیسا جو ان سے بہتر تھا
جو انہوں پر اور ہوتے میں اور شتیل پر چڑھتے ہیں ۴ اور جو تعلیم یافتہ اور بچہ قرآن مجید کے شانی اور مبین
کو شتے ہیں ۵ اور یہی کی عین ان میں ہر ہر ہر ۶ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے
قریش یہاں نہیں ہوں اپنا کو بخوبی جانتے ہیں کہ ان سیکہ حسب اور سببوں بہتر ہے وجہ وقت کہ حسین
علیہ السلام کے باریک کے سامنے آیا تو گرا تے زت کو جو وجہ چٹکا کہ کجا ہر ہر تھے والوں کو تعجب میں التاب
۱۰ اہم کی شہادت سے بچے بہت اچھے تھے کہ انہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش میں پائے تھے

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

کان المہدی عبد اللہ بن عباس و علی العین عبین العین عباس و علی الطائف و علیہ و ما اتصل
بذلک فکتم بن عباس علی عمر بن محمد بن ابی بکر علی العین بنہ ابو ایوب انصاری و قبل سہل بن حنیف
و علی بن اسان خلد بن قرقہ الذریعی راجد بن الاثری کا مل التادیق) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام
کا عامل عبد اللہ بن عباس تھے۔ اور بنی ہاشمہ عبد بن عباس اور طائف اندر کہ اور مضائقہ کہہ کہ قسم بن
عباس اور عمر بن محمد بن ابی بکر اور مدینہ پر ابو ایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید
بن قرقہ الذریعی تھے۔

وقد اخرج منه كتب الطيب زندي الايراد جناب اميركم السلام في بار من اهل البيت في جناب حسين
 اور جن جن کا ہبات مغربی میں استعمال ہو گیا۔ اور انکی دو نوہیں زینب اور ام کلثوم جناب سید رسول کے
 اور محمد اکبر کی کیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہیں انکی والدہ خواتین جعفر تھیں اور محمد الاوسط انکی
 والدہ ہارونیت ابوالعاص تھیں اور محمد الاوسط انکی کیت ابو بکر کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیر کے دو صاحبزادے
 اس نام کے تھے۔ اور عبداللہ انکی والدہ علی بنت مرثد تھیں اور شہر اور انکی بہن زینب کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تھیں
 اور جعفر اور عباس اور عثمان اور عبداللہ انکی والدہ ام العیوب الکلبیہ تھیں اور انکی اور عیوب کی والدہ اسلمہ بنت
 محبہ تھیں اور رملہ انکی کیت ام الحسن ہے۔ اور یحییٰ زبیر اور یونس کے نزدیک اس نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں
 تھیں اور زینب ہخری اور امہ اور سونہ اور عذیرہ اور فاطمہ اور عواہی اور ام الکرام اور ام سلمہ تفرق جناب امیر
 کی اولاد تھی۔ اور زینہ اولاد سے جناب امیر کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ
 اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور رملہ کے پاک نے اسے بہت سے طیب اور طہار پیدا کئے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کی کرامات

را نقل بن شہر اشوب فی کتابہ ان علیا لما قدم الکوفۃ وقدم علیہ طوائف من الناس کان فیہم فقیہ نصرانی
 لیسخہ یقاتل من بین ید ید فی موافقہ خطب امراء من قوم عرب استوطنوا الکوفۃ تاجابوہ فصلی علی یوما
 صغیرا الصبح قال بعض من عنده اذهب الی محلة کذا اتحد مسجد الی جانبہ بیت تسمع فیہا صوت رجل و
 امرأۃ یتکلمان باصوات مرتفعۃ فاحضر الی فمضی وعاذ معہما فقال لهما فیم تشاجرا للبلایۃ فقال
 الفقیہ یا امیر المؤمنین ان هذه المرأة خطبتہا وتزوجہا فلما خلوت بها وجدت فی نفسی منها نقرۃ متعنی
 ان الیہا ولما استطعت اخرجتہا لآخر ما قبل النہار فمقت علی ذلک ونحن فی التشاجر الی ان جاء امرؤ فحضر
 بین یدیک فقال علی لمن حضرة رب حدیث لا یؤثر من یخاطبہ ان یسمع غیرہ فقام من کان حاضرا
 لم یبق عند علی غیر الفقیہ والمرأۃ فقال لہما هل تعرفین من هذا الفقیہ فقالت لا فقال اما انا فخرتک بحالہ
 تعلیمہا فلا تنکح ما قالت لایا امیر المؤمنین قال المست فلا نہایت فلان قالت بلی قال الیس کان لك ابن
 عم وکلما احد منکما راعب فی صاحبۃ قالت بلی قال الیس ایاک منعک منه ومنعہ عندک واحدین وجہ یک
 واخرہ من جوارک لدلک قالت بلی قال الیس خرجت لیلة لقضاء الحاجۃ فقاتلک ووطئک فحیات امرک
 عن ابدک واعلمت امرک فلما جاد ان الرضخ اخرضاک لیلا فوضعتک ولد اخلقتک فی حرۃ فالتقتہ من
 حاجۃ الحد وان حببت قضاء الحوائج کل فی شہر فحسبت ان یا کلمہ فمیتہ بحجر فودعت فی راسہ فتشعب
 فحدثت انت وامک فمسک راسہ بحجر فممن جانب مرطبا ثم کما و مضینا ولم تعلم ما حال نسکت فقال
 کلک یحی فقالت والله یا امیر المؤمنین ان هذا الامر ما علی حق غیلحی فقال قد اطلعنی اللہ علیہ فاصبح
 بشو فلان فریہم الی ان اکبر وقدام سمرم الکوفۃ وخطبتک وحوایتک ثم قال للفقیہ کشف من راسک فکشف
 راسہ فوجد اثر الشجۃ فینہ فقال هذا ابنک قد علیہ اللہ مما حرمہ علیہ فخذنی ولذلک والنصر فی ملائک

بینکمان سلطانہ ابنا رسول ابن شہزادہ بن کعب بن جناب امیر کوفہ میں تشریف لائے تو ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے اگر کوئی نہیں بدو باش اختیار کی انہیں ہو ایک جوان جناب امیر کے شیعوں میں داخل ہو گیا اور جناب امیر کے ساتھ لڑا جو ابنا ناصر بن امیر کوفہ میں وطن اختیار کر چلائے عرب لوگوں میں اپنا مذہب ایک عورت کو کیا ایک روز جناب امیر مریض کی نذر کے بعد آیا کہ اموی سے فرما نہ لگے۔ تو فلان محلہ میں جاوے ایک مسجد ہے اس کے قریب ایک مکان ہے۔ اس میں بچے ایک عورت اور دو کے باہم نکل کر گرنے کی آواز سنائی دیتی تو ان دونوں کو پرہیز پس لے آئے وہ اموی جا کر وہ لوگوں کے ساتھ جناب امیر کی خدمت میں لے کر آیا حضرت نے اُسے پوچھا کہ تیرے بچے کی نذر کر کرتے ہو سو اس جوان نے عرض کیا یا امیر المومنین میں نے اس عورت کو نکاح کیا ہے جب غلط وقت ہو چکا ہے اس نفرت پیدا ہو گئی کہ یہ صحبت نہیں کر سکا۔ اگرچہ استطاعت یہ ہوتی تو میں اس عورت کو نکاح کے پہلے اسکو گھر سے نکال دیتا۔ میں اسی وجہ خاص سے اُس سے بگڑ گیا۔ ہم دونوں اسی محلہ میں تھے کہ اب کا خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپ کے حضور میں حاضر ہیں۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اگر کسی بات میں کوئی چیز کے ساتھ بیان نہیں کی جائیں۔ یہ کلام سنا اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھ کھڑے گئے۔ جناب امیر نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا میں نہیں جانتی نہ تو انکو پہچانتی کسی پوشیدہ بات ہی اطلاع دیں تو تو انکار است کر دیا سے عرض کیا میں ہرگز انکا نہیں کروں گی۔ آپ نے ارشاد کیا کیا تو قتلانی اور فلان شخص کی بیٹی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگی ہاں میں ہی ہوں پھر آپ نے فرمایا تیرا بھائی نہیں تھا اور تم دونوں صحبت نہیں تھی اس نے عرض کیا چلبے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی آپ کو نہیں کرنا چاہتا تھا اور تیرے بھائی سے اسکو نکال دیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات باطل ٹھیک ہو امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ تو ایک رات کو قضا ہوا جس کے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تیرے وطن کی اور تو اس نے کہا اسکو آئی اور تو نے اپنے محل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ان کو یہ بات معلوم ہو گئی ومنع حل کر دت رات کو وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لٹکا پھانسیا دیا۔ اور تو نے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پیر چھپنا کیا۔ ایک گھنٹہ آیا اور اسے سوچنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے کھا جائے اسلئے تو نے اس کے کونے پر کھینچ کر مار دیا پھر اس کے سر پر لگا گیا اور اسکا سر زخمی ہو گیا تو نے اور تیری مانع کوٹ کر اس کے سر کے بال جتنے کی دیکھ رہی ہاں ہکا چھڑ دیا اور دو لڑکے کو چلی آئیں۔ پھر انکو اسکا حال معلوم نہیں ہوا۔ وہ عورت یہ سن کر خاموش رہ گئی۔ جناب امیر نے فرمایا بچہ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المومنین میں نے میری ماں کے سوا اس سے کوئی تیرا نہیں آپ نے فرمایا بچہ خدا نے اس کو طبع کیا ہے۔ پھر فلان قوم کے لوگ مجھ کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگوں میں پرورش پا کر جوان ہوا۔ اور ان کے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا۔ لے وہ تیرا بیٹا ہے۔ یہ جوان جو ارشاد کیا اپنے سر کو کھول کے اسے سر کھول دیا اور زخم کا اثر نظر آیا۔ جناب امیر نے فرمایا بھرا ہوا ہے۔ خدا نے اس امر سے جو کہ آپ حرام کیا تھا اسکو کھایا ہے اپنے بیٹے کو لے کر گھر کو لوٹ جاتا تم دونوں کو بھی نہیں ہے۔

وہ منہا ما بعد الحسن بن زکاتان الفارسی قال کہتے ہم امیر المومنین و من شکا الیہ الناس امور العباد

کے قتل سے وفات ہو کر کوثر بن شریف لاسے رمضان کا مہینہ تھا مہینے میں نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گیا اور ایک
 خطبہ ارشاد فرمایا اے خداوندی خطبہ میں جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو باتیں کہیں گے وہ سب سچ ہیں
 امام حسنؑ نے فرمایا کہ تمہارے دو بھائی جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنینؑ اب اس کے روز قیامت پر ہے۔ عرض کیا
 یا امیر المومنینؑ تمہارے دو بھائی جناب امیرؑ اپنی اپنی مبارک کوتاہی میں پڑاؤ ان دنوں میں بالکل سفید ہو چکی تھی اور فرمایا
 اے خداوندی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اس کو خوں سے رنگین کر دینا کہ یہ شریک ساسہ میں اس کی زندگی چاہتا
 ہوں وہ جو قتل کرنا چاہتا ہے میرا دوست محمدؐ سے نہ کرے والا تھیں میرا دوست نامہ اور ابن الحکم مرادی نے جب یہ کلام
 سنا اس کا دل کانپ اٹھا اور سانس کھٹکتے ہوئے عرض کرے لگا یا امیر المومنینؑ میں خدا ہی پناہ مانگتا ہوں میرے
 دونوں بھائی کے سامنے موجود ہیں آپ ان کو کاٹ ڈالیں یا مجھے مار ڈالیں آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیا گناہ ہے کہ میں
 تجھے مار ڈالوں اگرچہ یہ علم بھی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بھی تجھے نہ ماروں لیکن ایک بیہوش نے مجھے
 بتا دیا کہ تم نے کہا تھا اے شفیق کے باپ تمہو کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈال۔ ابن الحکم کہنے لگا۔ یا
 امیر المومنینؑ یہ بات تو ضرور ہوئی ہے یہ جہاں امیر علیہ السلام خاموش ہو گئے جب رمضان کی تیسویں
 تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کے لئے اٹھے اور گھر سے بھی کوثر شریفؑ کے چلے فرمایا میرا دل گواہی
 دیتا ہے کہ میں اسی جہنم میں شہید ہو جاؤں گا جب دروازہ کھولا آپ کا تہ بند دروازہ سے ایک عجیب آواز
 یہ شعر پڑھے موت کے وسطے اپنے سینہ کو ابھارا کہ کیوں موت تجھ سے غور۔ ملاقات کر لی قتل
 ہونے سے فراغت کر دیا جیکر تیرے سامنے آجائے وہیں آپ گھر سے براہ ہوئے اور شہید ہو گئے۔
 (۴) عن اسماء بنت عیسیٰ رضی اللہ عنہا قالت قال لی فاطمة لیلة دخل لی علی حضرت الارض
 تحداہ وهو یجد ثوبا واجعت فاجزوت والذی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد سجدة فطوی لہ ثم رفع رأسہ
 وقال یا فاطمة انشری لبلیب النسل فان اللہ فضل بعلمک علی سائر خلقہ وامر الارض ان تحددہ
 باحدھا واما میری علی وجہ ما من شوق الارض الی عمری ہاں مطالب السؤل للعلما میں طلحہ الشافی
 اس حدیث میں معنی اس کے ہاں سے روایت ہے کہ محمدؐ سے جناب فاطمہؑ کو یہاں السلام نے ذکر کیا کہ جس بات
 جناب امیرؑ کے پاس تشریف لائے تھے زمین کی آواز کو سنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تھی اور وہ زمین
 سے باتیں کرتے تھے صبح کو اپنے والد علیؑ کو سلام سے اس کا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور یہ
 کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کاظم رحمہ اللہ بشارت ہو کہ نسل کے ساتھ ہے شک اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے شوہر کو تمام
 خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اجزاء میں اور جو کچھ کہہ رہی ہو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مغز یہاں اس کو کہہ سنا ہے۔

وہ قال الشیخ ابو عید اللہ الخطیبی الخوارزمی حکمی ان معاویۃ قال حلیمۃ الی اریکم علم علیؑ فانہ
 لا یقول لباطل من ثلاثہ رجال من ثقاتہ وقال اقمہم معنوا حتی تصیروا جیہا من الکوفۃ علی
 مرحلۃ تھو طوا علی ان نخرجہ بالکوفۃ وکنہم حدیثکواحد فی ذکر العلة والیوم والوقت وموضع
 القور ومن تولی الصلوة علیہ غیرہ لا حق لا یخلفوا فی شیئی ثم لیدخل الثانی فلیتبرمجہ لہ

تم لید حل الثالث فیلجیو بمثل حیو صاحبیه وانظر اما بقول علیؓ فخری اکما امونہ سعادیۃ تم
 دخل احدہم ودور اکب فقال له الناس بالکوفۃ من ابن بخت قال من الشام فقالوا له ما الخیر قال
 مات سعادیۃ فالتوا علیہا فقالوا رجل راکب من الشام یخبر بموت سعادیۃ فلو یخبر علیؓ بذلک تم دخل
 اخرون الغد فقال له الناس ما الخیر فقال مات سعادیۃ ومیس بمثل خیر صاحبہ فالتوا علیہا فقالوا
 رجل راکب اخر یخبر عن موت سعادیۃ بمثل ماخبر صاحبہ ولم یخبر کلاما ما فاسدک علیؓ تم دخل
 الاخر فی الیوم الثالث فقال الناس ما الخیر قال مات سعادیۃ فسالوا عما شاهد فلم یخبر فقول
 صاحبیه فالتوا علیہا فقالوا یا اہل الموصلین قد صح الخیر من اراکب الثالث قد خیر بمثل خبر صاحبیه فلما
 کثروا علیہ قال یبرا العربین کلان وخصیب هن من هنہ فیلجیو لحنہ من ہامہ ویتلا عیب یبرا
 اکلتہ اککاد (او کہتے کہ کباد) فخرج الخیر بذلک الی معاویۃ لالطف التذہب شیخ ابو عبد اللہ
 الخلیل الخوارزمی المعروف بالخطیب الخلیفہ الخوارزم شامی رحمۃ اللہ علیہ وادیرت کوٹہ میں کہ امیر معاویہؓ نے
 اپنے چند جہتشیوں سے بیان کیا کہ تمہیں علیؓ کے علم کا امتحان کیا کرنا چاہیے کہ وہ بھی باطل حرف
 زبان پر نہیں لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیوں کو بلا کر کہا تم کوٹہ میں جا کر میرے سرنے کی خبر لے دو۔ جب کوٹہ
 ایک منزل پر چمائے تو تم ایک دوسرے کے عقب میں داخل ہونا اور میری مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ
 میری بیاری اور سرنے کی بوقت اور جگہ جگہ اور غلطی ہونے والے کی نسبت تمہارے بیان میں اختلاف نہ ہو
 تم میں سے ایک شخص پہلے کوٹہ میں داخل ہو کر میرے سرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرا
 کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور پہرے کوٹہ میں گیا فراتے ہیں تینوں معاویہؓ کے حکم سے کوٹہ کو پہلے
 جب کوٹہ ایک منزل تک گیا ان تینوں میں سے ایک شخص پہلے کوٹہ میں پہنچا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہاں
 سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگوں نے کہا وہاں کی کچھ خبر بیان کر کہ بلا معاویہؓ مر گیا ہے لوگ اسکو جناب
 امیرؓ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہؓ کے مر گیا حال بیان کرتا ہے۔ جناب
 امیرؓ نے اس کے قول سے جہش تک نہ کی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوٹہ ہوا۔ اس نے بھی خبر بیان
 کی جہاں پہلے رہیق نے بیان کی تھی اسکو بھی لوگ جناب امیرؓ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا یا امیرؓ
 یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہؓ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیرؓ ساکت رہے اور کچھ نہ فرمایا۔ پھر تیسرے
 روز تیسرا سوار داخل ہو کر بھی خبر بیان کرنے لگا۔ لوگ اسکو بھی جناب امیرؓ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کرنے
 لگے یا امیرؓ امیرؓ نے اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے تیسرا سوار بھی ان دنوں کی تصدیق کرتا ہے
 جب لوگوں نے جویم کیا جناب امیرؓ نے فرمایا یہ خبر معاویہؓ نہیں مرے بلکہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین
 ہوئی اور وہ جگر کھانے والی (جگر پھانے والی) ہے منہ جگر خوار جس نے جناب امیرؓ رحمہ رضی اللہ عنہ کا جگر
 چھایا تھا کا بیٹا اس کی بازی کر کے یہ خبر شکر معاویہؓ کے پاس لے گیا۔

عن زید بن ارقم قال ان علی بن ابی طالب لشد الناس فقال انشدہ اللہ جل جلالہ العنقی
 علیہ اللہ علیہ وسلم یقول من کنت صرکۃ فغلی صرکۃ اللہ وال من کادہ وعاذ من عاذہ فقام العنقی

بزرگ یا ستیہ من جانب الایمن مستند من جانب الایمن فشهدوا قال زید بن ارقم وکنت فیمن
سمع ذلك فکنت فمنا سب الذی یجری وکان یثقل وعلی ما قاله من الشهادة ویستغفر لخرجہ
ابو بکر ابن مردودیه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سن کر مولانا فعلی مولانا اللہم دل میں والاہ وعاذ من عاواہ فرماتے ہوئے کہا ہوں
وہ کبر کبر جو جلتے اور بیان کو سے بارہ درجہ صحابی جن میں سے مجھے منبر کے بائیں جانب سے اور چھ درجہ
جانب سے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اسکی گواہی بیان کی زید بن ارقم کہتے ہیں میں بھی انہیں لوگوں میں
سے تھا۔ جنہوں نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تھا پس میں نے اسکو
پوشیدہ رکھا اس لئے خدا نے مجھے اندھا کر دیا زید بن ارقم اس گواہی کے نہ پتہ پر تمام عمر تادم رہی اور
توبہ کرتے رہے۔

عن ابن عمر ان امیر المومنین قال علی المنیرانا عبد الله واخا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورثت بنی الرحمة ونکحت سیدة اهل الجنة وانا سید الوصیین واخا اوصیاء
النبیین لا یرحی ذلک غیری الا اصابہ نسیو فقال رجل من عیس لا یحسن ان یقول هذا
انا عبد الله واخا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم یرج من مکانه حتی تحبطه الشیطان فخر
بیجله الی باب المسجد فسالنا قومہ هل تعرفون بعمرضا قیل هذا قالوا اللہم لا اخرجہ
ابن مردودیه) طلحہ بن عیمر سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرماتے لگے میں
خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے یعنی سیدۃ النساء
اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے میں تمام وصیوں کا سردار ہوں میں تمام نبیوں کے وصیوں کا آخر وصی
ہوں میرے سوا کوئی اسکا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اگر کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کے ساتھ برائی سے پیش
آیگا۔ یہ سن کر قوم عیسکی ایک آدمی کہنے لگا کیا بری بات ہے اپنی ٹھٹھ سے یہ کہنا کہ میں خدا کا بندہ اور
اس کے رسول کا بھائی ہوں ابھی اسے یہ بات کہتے ہوئے کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ شیطان نے اسے
دیوانہ بنا دیا اور لوگوں نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مچھلنے مچھلنے سے باہر کھینچا۔ مجھے اسکی قوم سے
پوچھا کبھی پیشتر بھی اسکو یہ عارضہ ہوا تھا وہ مذاکی قسم کھا کر کہنے لگے ہرگز نہیں۔

عن طلحہ بن عیمر انه نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاه
فعلی مولاه فشهد اثناعشر رجلا من انصار والنس بن مالک فی القوم لیسلمہ فقال یسجد فقال
له امیر المومنین یا انس ما منعک ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المومنین کبرت
ونسیت فقال امیر المومنین اللہم ان کان کا ذیافا خیرہ ببیاض او برحمہ لانا لایہ العمامۃ
قال طلحہ بن عیمر فاشہد بالله لقد رأیتہ بیضا وین عیثیۃ راخریۃ ابن مردودیه) طلحہ بن عیمر
بتل میں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگوں سے قسم دیکر پوچھا جنہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه کی حدیث کو سنا تھا۔ انصار کراہ آدمیوں نے

اسکی شہادت بیان کی انس بن مالک ہی لوگوں میں موجود تھے لیکن اسکی گواہی دینے سے ساقط رہی جناب امیر نے اُن سے فرمایا اے انس تم کو کس نے اس شہادت کے بیان کرنے سے بند کیا تھا؟ پوچھا جو کچھ ان لوگوں نے سنا تھا۔ تم نے بھی سنا تھا۔ انس اپنی کیر سنی اور بیان کا عذر کرنے لگے۔ جناب امیر نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہہ جھوٹ کہتے ہیں تو ان کی پیشانی پر برص کا ایسا درغ لگے کہ وہ عمامہ سے نہ چھپ سکے۔ طلحہ بن عبیدر کہتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اُس برص کے درغ کو ان کی پیشانی پر دیکھا تھا۔

(۹) حکى ان عليا اخبره جلا يقول له العراب رفع اخباره الى معاوية وانكروا لك ومحمد فقال امير المؤمنين اتخلف بالله انك ما فعلت قال تخلف فقال علي ان كنت كافا فاقامى الله بصرك فمادارت الجمعة حتى عي (مطالب السؤل) روایت ہے کہ جناب امیر نے خطابہ نامی ایک شخص پر جرم لگا دیا کہ وہ معاویہ کو اُن کی خبریں پہنچاتا تھا۔ اُس نے انکار کیا۔ جناب امیر نے فرمایا تو قسم کھا سکتا ہے اُس نے قسم کھا کر بھی انکار کیا۔ جناب امیر نے فرمایا اگر تو نے جھوٹی قسم کھائی ہے تو فلاں شہری مبنائی کو دور کرے گا۔ اس پر ایک جمعہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ وہ اندھا ہو گیا۔

(۱۰) سخن علی بن زاذان ان علیا حدثت حدیثا فکذبہ رجل فقال علی دعوا علیک ان کنت ضادا قال نعم من عا علیہ فلم یصبر حتی ذهب دجیہ الی خوجہ احمد فی المناقب و انطیرانی فی الاوسط والو نعیم فی الدلائل علی بن زاذان سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک بات بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے اُس کی تکذیب کی جناب امیر نے فرمایا اگر تجھے سچا ہے تو میں تجھ پر وعادوں وہ کہنے لگا بہتر ہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے دعا کی۔ ابھی وہ وہاں سے لوٹا ہی نہ تھا کہ اندھا ہو گیا۔

(۱۱) لما توجه علی الى صفین واحتاج اصحابه الى الماء والتمسوه مہینا وشمالا فلم یجدوا فعبدل بجمہ امیر المؤمنین عن الحاجة فلیس فلاح لہم ویرو فی البیوت فصاروا یسألون من فیہ عن الماء فقال بینکم و بین الماء فرخان فسیروا الی حیث اتوا لکم لعلکم تدرون الماء فقال امیر المؤمنین اجمعوا ما یقول الراہب فقالوا یا مرء ان فسیروا الی حیث ادعی لہنا لعلنا ندرك الماء لیس بنا قوة فقال علی لا حاجة بکم الی ذلک ولوی عنق بقلمتہ نحو القبلة واشتال الی مکان بقرب الدیر فقال انکشفوا فکشفوا فظہرت لہم صخرة عظيمة فقالوا یا امیر المؤمنین ہہنا صخرة لا یعمل فیہا فقال ہذہ الصخرة علی الماء فاجتہدوا علیہا فلم یفلحوا فقال علی انکم لا یعمل فیہا فلم یجدوا والی ذلک سئلوا واستصعبت علیہم فلما رآی ذلک لوی رجلا عن سرجه ثم حمی عن ساعده و وضع اصابعہ تحت اصابعہ تحت جانب الصخرة فخرکھا بیدہ و وضع اصابعہ تحت اصابعہ و الم رطب من فوق دیو فتادی یا قوم قاتلونی فوق بین یدی امیر المؤمنین فقال یا ہذا انیت

بنی اسرائیل قال لا تمزک وہ شرہ قال لا قال فصن انت قال ناوہی رسول اللہ محمد بن عبد اللہ خدا تعالیٰ التبتیین صلی اللہ علیہ وسلم قال لیطایب یدک اصل علی یدک قبسط ابیرامو صین وافر اغلب اسلم علی یدہ مطلب النسلوی بروایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جب مدینہ کو تشریف لے چلے راستہ میں جناب امیرؑ کے لشکر کے پاس پانی نہ ملا اپنے بائیں دھونڈا کہیں پانی کا پتہ نہ ملا جناب امیرؑ نے ایک کپڑا نکالا اور فرمایا اس طرف چلو تھوڑی دیر جا کر میدان میں عیسائیوں کا ایک کلیہ پانچ لوگوں نے اس کے پاس جا کر اس کے پاؤں سے پانی کی بابت پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ پانی یہاں سے دوسرے پہرے میں ہے اس طرف نہیں تہا ماہوں اس طرف چلے جاؤ۔ امیرؑ نے کہ تم کو پانی مل جائیگا۔ امیرؑ لوٹیں فرمایا بس نور اہل کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا وہ ہم کو دوسرے پہرے کی طرف دیتا ہے۔ لیکن وہاں تک کہ پہنچنے کی ہم میں طاقت باقی نہیں۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اس طرف جانے کی تم کو پھر فرصت نہیں تہا کی طرف گھوڑے کا منہ پھر کر اس دیر کے قریب اشارہ کیا اور فرمایا یہاں سے گھوڑو لوگ گھوڑے لگے۔ ایک بھاری چٹان نظر آئی لوگوں نے عرض کیا یا امیرؑ لوٹیں اس چٹان میں اب کام نہیں ہو سکتا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ چٹان پانی کے منہ پر ہے لوگ اس کے اٹھارے میں کوشش کرنے لگے اسکو جنبش تک نہ ہوئی۔ تمام لشکر نے متفق ہو کر زور مارا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ملی جب لشکر کے لوگ اس کے اٹھارے سے عاجز آ گئے۔ جناب امیرؑ علیہ السلام اپنے گھوڑے سے اترے اور اپنی آستینوں کو لٹا دیا اور اس چٹان کے نیچے انگلیاں کاڑھ کر سکڑایا اور اپنے ہاتھ سے اٹھا لیا اس کے نیچے سے نہایت میٹھے پانی کا چشمہ نکل آیا۔ لوگ دوڑ کر اسکا پانی پینے لگے ان کو تمام سفر میں ایسا شہنشاہی پانی اور سیٹھا کہیں نہیں ملا تھا۔ اہل اپنے دیر سے یہ تمام کیفیت دیکھ رہا تھا۔ لوگوں کو آواز دیکر کہنے لگا جھنجھے آتا ہے جب اسکو چھت سے نیچے اُتارنا۔ جناب امیرؑ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو کر کہنے لگا کیا آپ نبی مرسل ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر کہنے لگا کیا آپ مقرب فرشتہ ہیں۔ جناب امیرؑ نے فرمایا نہیں۔ وہ عرض کرنے لگا پس کپ کون ہیں فرمایا میں خدا کے رسول محمد بن عبد اللہ تمام نبیوں کے خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی ہوں۔ راہب نے کہا آپ ہاتھ بڑھائیں کہیں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں اور اسلام ملاؤں آپ نے ہاتھ بڑھایا اور راہب آپ کے ہاتھ پر اسلام سے مشرف ہوا۔

(۱۲) صحیح البخاری عن عبد اللہ بن عاصب رضی اللہ عنہ قال قال لی علیؑ یابراہیم یقتل ابن الحسین و انت حی فلا تنصرو فلما قتل الحسین قال یابراہیم صدق علیؑ قتل الحسین ولما انصرفوا واطلوا الحسین علی ذلک والندام (مطلب النسلوی) یابراہیم بن عاصب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد کیا اے یابراہیم افسوس ہے کہ میرا بیٹا حسین قتل ہوگا اور تو نہ ہوگا اور اسکی مدد نہیں کریگا۔ جب جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے تو یابراہیم بن عاصب کہنے لگے جناب امیرؑ فرمایا تھا کہ حسین شہید ہو گئے اور میں نے ان کی مدد نہ کی تمام عمر براہ

میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری عمر گزر چکی ہے مجھ کو نہیں چاہیے کہ اپنی قوم کی تنخواہ بند کر اؤں اور جیتا رہوں
ججائے کہ پاس خود چلے گئے۔ ججائے کہ ہمیں تمہارے لئے کاراستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ کیلئے اس
کہا تو اپنے واسنوں کو مجھ سے مت ہٹا میری عمر اب بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔ جو تیرا دل چاہے سو کر
کل خدا کے وعدہ کا دن ہے اور قتل کے بعد ضرور حساب ہوگا۔ مجھ کو امیر المومنین علیہ السلام نے
بیشمار کہہ دیا تھا کہ تو میرا قاتل ہے۔ یہ سنکر ججائے کہ اسے قتل کا حکم دیا اور وہ مارے گئے۔

(۱۵) **عن** جناب بن عبد اللہ الازدی قال شہدت مع علی الجمل والصفین ولا اشد
فی قتالہم حتی نزلنا النہر وان قد خلتی شک وقلت قروا وخیارنا تقتلہم ان هذا الامر
فخرجت عن دقة المشی ومعی اداة حتی برزت عن الصفوف فرکنت رقی ووضعت
ترسی واستثرت من الشمس فانی لجالس اذا ورد امیر المومنین فقال یا ابا اخطا
فراد معک طہور قلت نعم فناولته الادارة فمضی حتی لمرارة واقبل وقد تطہر
فجلس فی ظل الترس فاذا فارس یسال عنہ فقلت هذا یا امیر المومنین فارس
بریدک قال فاشار الیہ فجاء فقال یا امیر المومنین قد عبر القوم وقد قطعوا النہر
فقال کلاما غیرہ واذا جاء اخر فقال یا امیر المومنین قد عبر القوم فقال ما غیرہ واقفال
والله ما جئت حتی رأیت الرايات فی ذلک الجانب قال والله ما فعلوا والله لمصرعہم
ومہراق دما لہم ثم خفض ونحضت معہ فقلت فی نفسی الحمد لله الذی ابصر فی
هذا الرجل وعرضنی امرہ هذا احد رجلین اما کذاب جری او علی بنیة
من امرہ وعہدت فی نفسی اللہم انی اعطینک عهدا نسألی عنہ یوم القیامۃ
ان انا وحیدت القوم قد عبروا ان اکون اول من یقاتلہ واول من یطعن بالرمح
فی عینیہ وان کانوا لم یعبروا لما تم علی المشاجرة والقتال قد فعنا الی الصفوف
فوجدنا الرايات والا ثقال بجالہا فاحد بقفائی ودفعنی وقال یا ابا اخطا ذبا بئین
ذلک الامر قلت اجل یا امیر المومنین (مطالب السؤل) جناب بن عبد اللہ الازدی
سے منقول ہے کہ میں جبل اور صفین میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا
مجھے ان دونوں لڑائیوں کی نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہوا۔ جب ہم نہر وان پر جا اترے
میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا کہ ایسے نیک بندوں تو ان کے قابیوں کو مارنا پڑے گا۔ یہ بات تو
بڑی بھاری معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے روز میں ٹھکتا ہوا صفوں سے دور نکل گیا۔ وضو کا
لوٹا میرے ہاتھ میں تھا۔ بیٹے اپنے نیزہ کو گالوں پر لٹایا اور آفتاب کی تمازت سے اپنی دھال کا سایہ
کر کے بیٹھ گیا۔ ناگاہ جناب امیر علیہ السلام بھی وہاں تشریف لے آئے اور مجھے فرمایا اے بھائی ازو
کیا تیرے پاس کوئی لوٹا ہے میں نے لوٹا ان کو دیدیا وہ لوٹا ایک میری نظروں سے غائب ہو گئے اور
طرات کر کے چلے آئے اور دھال کی آڑ کر کے اس کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک سوار ان کو

پر چلتا ہوا نکلا۔ میں نے جاکر عرض کیا یا امیر المومنین یہ سوار آپ کو دیکھتا ہے آپ نے اسے اشارہ کر کے اپنے نزدیک بلالیا وہ کہنے لگا یا امیر المومنین نہروانی دریا کے اُس پار چلے گئے ہیں۔ جناب امیر فرماتے لگے۔ وہ ہرگز اُس پار نہیں گئے۔ اتنے میں دوسرا سوار آکر کہنے لگا وہ دریا سے پار ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا وہ پار نہیں ہوئے وہ سوار کہنے لگا۔ بخدا میں نے جب دیکھا کہ وہ دریا سے پار ہو گئے ہیں تب تک میں وہاں سے نہیں لوٹا۔ جناب امیر نے فرمایا اوسہ وہ دریا سے پار نہیں اترے وہاں کا بھی کنارہ اُن کے لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ ہے اسی جگہ اُن کا خون ہے گا یہ بات فرما کر اٹھ کھڑے ہوئے میں نے اپنے جی میں کہا ہذا کا شکر ہے جس نے مجھے اس شخص کے امر کو دکھا دیا ہے یا تو یہ جھوٹ بولتا ہے یا اُس کے پاس کوئی دلیل موجود ہے۔ میں نے اپنے جی میں عہد کیا کہ اسے پروردگار میں عہد کرتا ہوں اور قیامت کے دن تو مجھ کو اس عہد سے باز پرس کریں گا اگر میں نے نہروانیوں کو دیکھا کہ دریا سے پار اتر گئے ہیں تو سب سے پہلے اپنے نیزہ کے ساتھ میں اس شخص کے بیٹے جناب امیر سے جنگ کروں گا اور اگر وہ گدرے ہوئے تو میں ان کی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ اتنے میں جناب امیر رضی اللہ عنہ نے لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ جب دریا کے قریب پہنچے تو اُن کے علم دریا سے گذرے ہوئے نہایتے۔ اور وہیں اُن کا سامان موجود پایا۔ جہاں کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اتنے میں جناب امیر نے پیچھے سے میری گردن پکڑ کر کہا اے اخیالارو اب تجھے اصل حقیقت معلوم ہو گئی میں نے عرض کیا بے شک یا امیر المومنین۔

(۱۶) **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ رعلہ آباءہ السلام قال عرض لعلی رجلان فی خصوصۃ فجلس فی اصل حبہ فقال رجل یا امیر المومنین الحمد لک ان یوم فقال لعلی کفی باللہ حارساً فقصی بین الرجلین فاذ آقام سقط الحمد اذ اذہر جہ ابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی تاریخ الخلفاء جناب امام جعفر صادق علیہ رعلہ آباءہ السلام اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثناء سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخصوں نے اپنا جھگڑا جناب امیر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا آپ ایک دیوار کے نیچے تصفیہ کے لئے بیٹھ گئے۔ ایک شخص کہنے لگا یا امیر المومنین یہ دیوار گر رہی ہے آپ نے فرمایا تو چلا جا خدا کا چہرہ ان ہے۔ آپ ان کا تصفیہ کر کے اٹھے اور وہ دیوار گر گئی۔

(۱۷) **عن** الحارث قال کنت مع علی بصفین فی ایت بعیرا من اهل الشام جاور علیہ راکبہ وثقلہ فالقی فاعلیہ وجعل یخلل الصفوف حتی انتہی الی علی فوضہ راکبہ بین رأس علی ومنکبہ وجعل یحمرک شفتاہ یظن ان یخبرہ فقال علی انھا العلامۃ بیخی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ریاض الفترۃ حارث سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین میں موجود تھا ناگاہ میں نے دیکھا کہ شامیوں کا ایک اونٹ اپنے

الوحي تو سدا نجد على راحه برقع حتى ثابت الشمس فصلي العصر جاسا ابعاء
فلما اتا في تال لعل فانتاك العصي قال صليت اقامه ابعاء فقال اخبرني عن ذلك
الشمس حتى نصيرها قائما في وقتها قاله يجيبك لما عندك الله ولو سولته فسال الله
في ربه فحدث عليه حتى صارت في موضع ما من السماء وقت العصر فصلى بها
عزبت والله لقد سمعنا بها عند غروبها كصيرها المنشاد اخرجوه الداء ولا في ابن
سباحين وابن عتده وابن مسعود بن عيسى اور ام المؤمنين ام سلمه اور جابر بن
عبد الله الانصاري اور ابو سعيد خدرسي اور جناب امام حسين رضی اللہ عنہم سے روایت
ہے کہ ایک روز حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو تنخانہ میں تشریف فرما
تھے اور جناب امیر علیہ السلام آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ناگہان جبریل علیہ السلام
خدا کی طرف سے کچھ راہ بیان کرنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیہوش ہو گئے اور جناب امیر علیہ السلام کے زانو پر سر ڈال رکھ کر بیٹ گئے اور آفتاب
کے غروب ہونے تک آپ بیہوش رہے۔ جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو بیٹھے
بیٹھے اشاروں سے ادا کیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اقامہ ہوا تو حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا یاد نمازی عصر کی نماز قوت ہو گئی ہے عرض کیا بیٹھے بیٹھے
اشاروں سے ادا کی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خدا اور اس کے
رسل کی اطاعت میں تھے تم دعا کرو خدا تمہارے تمہارے لئے آفتاب کو لوٹاؤ سے تاکہ تم کھڑی
ہو کر نماز کو وقت پورا کرو۔ جناب امیر علیہ السلام نے دعا کی آفتاب لوٹ آیا یہاں تک کہ
آسمان پر عصر کے وقت کی جگہ قائم ہو گیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو
وقت پورا کیا۔ پھر آفتاب غروب ہو گیا۔ اسماء بنت عیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی
ہیں خدا کی قسم ہے ہم نے اس کے غروب ہونے کے وقت ارہ کے چلنے کی سی آواز سنی؟

تشمیہ

قال سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامم اخرج الطحاوی فی مشکلاۃ الحدیث
وابن شاہین وابن مندہ کلہما عن اسماء بنت عیش وابن مسعود عنہما
وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوحی الیہ
ورأسه فی حجر علی وهو یصل العصر حتی ثابت الشمس فقال له رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلیت یا علی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کان فی ما عندک واما رسولک فاردد علیہ الشمس قالت فرأیتها عزبت فہر
رأیتها طلعت بعد ما غربت ووقفت علی الجبل وذلک فی الصباء فی خیبر
وہذا الحدیث اردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال فی سندہ متعنا

وقد سبقہ احمد وقال لا اصل لهذا الحديث وتبعهما العباد بن الکثیر والذہبی وغيرهما واجیب بان لجزیرین فی سندہ قد وسقہم بعض العلماء وبان الحديث صرح بتصحيحه جماعة من الائمة الحفاظ كالطحاوی والقاضي عیاض وغيرهما وقال الطحاوی هذا الحديث ثابت رواه ثقات وحكى عن احمد بن صالح المصري انه كان يقول لا يجوز لاهل العلم التخلف عن حديث السماء لانه من علامات النبوة واعترض ايضا ابن الجوزی علی هذا بما صح عن النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تمس لم تخلص الا بوشع بن نون ليال سار الى بيت المقدس وثيل في جوابه انما نفي صلى الله عليه وسلم وقوفها والحديث فيه الطلوع بعد الغيب فلا تضاد بينهما وبه اجاب الطحاوی والياقظ بن حجر جواب اخر وهو ان المحصول على ما مضى الا بنيا وقيل يثبتنا صلى الله عليه وسلم فلم يجس الا بوشع بن نون وليس فيه نفي حبسها بعد ذلك لنبينا صلى الله عليه وسلم وقال علامه يوسف سبط بن الجوزی في تذكرة خواص الامة والجواب ان اتول جدی هذا حديث موضوع بلا شك دعوى من غير دليل طحاوی رحمه الله عليه في مشكلات الحديث میں اور ابن شاہین اور ابن مندہ دونوں صاحبوں نے اسے اس بنت عباس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردودہ اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ونوعی نازل ہوئی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اقدس جناب امیر علیہ السلام کی گویں رکھ کر لیٹ گئے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ یا علی تم نے نماز پڑھی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ نہیں پڑھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابی میں دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں مصروف تھا۔ اس لئے آفتاب کو لوٹاؤ۔ اسے اس وقت عباس روایت کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا آفتاب غروب ہو چکا ہے۔ اور غروب ہونے کے بعد پھر پہاڑ پر کھڑا ہو گیا اور یہ امر صریحاً بغیر منقطع ہوا۔

اس حدیث کو علامہ ابن جوزی سے پہلے امام احمد نے بھی لکھا ہے کہ اس حدیث کی کچھ اصلیت نہیں ہے۔ عباد بن شیبہ اور زبیری وغیرہ نے بھی انہیں کی پیروی کی ہے۔

میں جواب دیتا ہوں کہ جن روایوں کو آپ تخریج فرمادیتے ہیں انہیں کو بعض علما نے ثقہ قرار دیا ہے اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت مثل طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ نے اس حدیث کی صحت کے ساتھ تصدیق کی ہے۔ طحاوی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ثابت ہے اور اس کی

تمام راوی ثقہ ہیں احمد بن صالح مصری سے نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اس اسماء والی حدیث کے برخلاف ہونا اہل علم کو جائز نہیں کیونکہ یہ نبوت کا تحجب ہے ابن جوزی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب سوا یوش بن نون کے اور کسی کے لئے نہیں روکا گیا یہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے معارض ہے۔

اسکے جواب میں علماء نے حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کے روکے جانے کی نفی فرمائی ہے نہ آفتاب کے دوبارہ طلوع ہونے کی اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آفتاب کے غروب ہونے کے بعد پھر طلوع ہونے کا ذکر ہے نہ آفتاب کے روکے رہنے کا۔ اس لئے دونوں حدیثیں ایک دوسری کی متضاد نہیں چنانچہ طحاوی نے بھی یہی جواب دیا ہے۔

حافظ ابن حجر نے آپ دوسرے جواب دیا ہے کہ یوش بن نون والی حدیث میں زمانہ گذشتہ کا مصر ہے کہ انبیاء و سلف میں یوش بن نون کے اور کسی نبی کے لئے آفتاب غروب ہونے سے پہلے نہیں روکا گیا ہے۔ نہ یہ امر کہ ایسا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی نہیں روکا جائیگا۔ غلامہ یوسف بطین المجوزی تذکرہ خواص الامام میں اپنے ہمد علامہ ابن جوزی کے قول کا جواب دیتے ہیں کہ میرے دادا کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے بیشک ایسا دعویٰ ہے کہ جس کے لئے کوئی دلیل نہیں۔

جب حضرت صلعم نے اپنا العابد بن لگایا پھر جناب امیر کی آنکھیں نہیں دروکیں

عن علی قال ما عدت منذ قتل النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي راخيه احمد و ابو يعلى و ابو الخيرة القزويني جناب امير علي السلام فرماتے ہیں تبسمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا العابد بن لگایا اسوقت سے میری آنکھیں نہیں کھلیں۔

حضرت نے جب دعا کی تب جناب امیر بہار نہیں ہوئے

عن علی قال كنت شاكيا فصرى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم انك ان اجلي تدحض بخارجي وان كان متاخرا فارفعني وان كان بلاء فصبه في فجاجي صلى الله عليه

کیف قلت فاعاد علیہ ما قال فضر بہ برجلہ وقال اللہ عافہ وانشغہ قال تمنا
 تمکبت وجعی بعد ذلک راخوہ الترمذی جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے
 کہ میں ایک دفعہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں کہہ رہا تھا اے
 پروردگار اگر میری اہل قریب آگئی ہے تو مجھے آسائش دے اور اگر میرے مرنے میں
 رکھی تاخیر ہے تو اس مرض سے شفا دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر فرمایا تو یہ کیا کر رہے تھے اسکا اعادہ کیا آپ نے اپنے
 پاؤں سے مجھے ٹھکرا کر فرمایا اے پروردگار اسکو شفا دے جناب امیر ز روایت کرتے ہیں
 کہ میں اُسکے بعد کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا العاجل بن جناب
 امیر کے پاؤں کو لگا یا پھر ان کے پاؤں نہیں رکھے

عن ابن زافع رعنی اللہ عنہ قال خالف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا
 فی الحجۃ و اسرۃ النبی و امانات و اسرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلحقہ
 بالمسند ینتظر فی طلیہ عیشی اللیل و یمنک النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رآہ ما یقصد فید من الودم وکانتا نقطہ ان
 حما فقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ و مسرہ بکما رجلیہ و دعالہ بالعایت
 فلم تفتککما حتی استقہما (اسد العایہ) ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے
 ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرماتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام کو امانات
 وغیرہ ادا کرنے کے لئے مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد کیا کہ بعد میں ہم سے مکہ میں ملے
 جناب امیر علیہ السلام تعمیل ارشاد کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھونڈتے ہوئے
 مدینہ کو چلے۔ رات کو جا کر تھے اور دن ہوتے ہوئے چھپ رہا کرتے تھے جب مدینہ میں
 پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہنچنے کی خبر سنی لوگوں کو حکم دیا علی بھیجیے
 پاس لانا لاؤ۔ عرض کی گیا یا رسول اللہ وہ چل نہیں سکتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بہر ولت
 ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاؤں میں ورم اور خون ٹپکتا ہوا دیکھ کر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لعاب و ہن مبارک کو ہاتھوں پر ملا۔ اور ان کے پاؤں پر مسج کیا
 اور ان کے لئے عافیت کی دوا مانگی۔ ان کے پاؤں بالکل اچھے ہو گئے۔ پھر ان کے شہید
 ہونے تک کبھی نہ دیکھے۔

۲۴۰ و صلی اللہ علیہ وسلم

جناب امیر علیہ السلام کا گرمی اور سردی کی اینداز سے محفوظ ہونا

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان علی بن الحزین فی الشتاء فی الزرود (اعتفی فیہ) و فی الصيف فی القباء الخشود و الثوب الثقیل فقال الناس لو قلت لا یبارک لآلہ لیسر مع فسالت ابی نقلت ان الناس قد رواوا عن امیر المؤمنین شیئا استنکرہ قال وہاذا لہ قلت یخرج فی الحر الشدید فی القباء الخشود و الثوب الثقیل ولا یالی ذلک و یخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین ولا یالی ذلک فهل سمعت من ذلک شیئا فقلت صد اصدونی ان اسالک ان تسالہ اذ تسمر عندہ فصر عندہ فقال یا امیر المؤمنین ان الناس قد تفقدوا فتمت شیئا قال فما هو قال یخرج فی الحر الشدید فی القباء الخشود و الثوب الثقیل و یخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین و فی الملائمتین ولا یبارک ذلک ولا یتقی بردا قال او ما کنت معنایا ابی لیلی یخرج فیقال یلی واللہ کنت معک قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبغی ابا یکم فنادی بالناس فابہزم حتی رجع الیہ و بحث عمر فانہزم بالناس حتی استہزی الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعظین الراۃ رجلا یحب اللہ و رسولہ و یمیر اللہ و رسولہ یتقیم اللہ لہ لیس یفراد فادسل الی مدعالی فامتیتمہ وانا ارمدا لیسر شیئا تنقل فی عینی و قال اللہم اذهب عنہما الحر و البرد فما اذ انی بعدہ حر و لا برد لا خریم احمل و البزاد و ابن جریر عن محمد بن اختلاف یسیر عبد الرحمن بن ابی لیلی نقل کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جاڑے کے دنوں میں ہر وقت تہ بند اور چادر اٹکی پھلکی میں نکلتا کرتے تھے اور گرمی کے دنوں میں روئی کی بھرتی کے کپڑے اور موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اپنے والد سے کہے کیونکہ وہ جناب امیر علیہ السلام کو باتیں بیان کرتے ہیں وہ اپنے پوچھیں بیٹے اپنے والد سے کہا اکثر لوگوں نے جناب امیر علیہ السلام سے ایک ایسی بات دیکھی ہے جو ان کی نگاہ میں ان کو اچھی نہیں لگتی وہ کہنے لگے وہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا جناب امیر علیہ السلام سخت گرمی کے دنوں میں بھرتی کے موٹے کپڑے پہنتے تھے ہیں اور پروا نہیں کرتے اور سخت سردی کے دنوں میں نہایت ہلکے کپڑے پہنتے ہیں اور کچھ بھی پروا نہیں کرتے اور سردی سے نہیں ڈرتے لوگوں نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ ہر استخوان بیان کرتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام سے اسکا سبب پوچھیں پس وہ جب کہ امیر علیہ السلام کو باتیں سناتے تھے تو عرض کیا یا امیر المؤمنین لوگ آپ کی ایسی بات کی کہ کہ نہیں پہنچتے۔ جناب

امیر علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے میرے والد نے کہا آپ مونم گرایا میں موٹے اور بھاری سے
 کپڑے پہنتے ہیں اور سردی میں لکے چمکے دو کپڑوں میں نکلے ہیں اور سردی کی پرواہ نہیں
 کرتے فرماتے تھے اسے اب ایسے بچا چھیر میں تو ہمارے ساتھ نہیں تھا میرا باپ کہتے لگا آپ کی
 ساتھی میں موجود تھا۔ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو علم دیکر خیر کس فتح کرنے کے لئے بھیجا اور وہ شکست
 کھا کر واپس ہو آئے پھر جناب عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ بھی ہزیمت کھا کر لوٹ آئے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہم پر علم ایسے شخص کو دے گی جو اللہ اور اس کے رسول سے
 محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے ہیار کرتے ہیں وہ بھانٹنے والا نہیں۔ پھر
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا میں حضرت کی خدمت میں ایسے حال میں پہنچا
 کہ میری آنکھیں دکھ رہی تھیں قریب تھا کہ مجھے کچھ نہ سوچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری
 آنکھوں میں اپنا لعاب دھن لگایا اور وہ عاف ہوئی کہ اسے میرے پروردگار اس سے گرجی اور
 سردی کی لڑنا ہٹا رکھیو اس کے بعد مجھے گرجی اور سردی نے نہیں ستایا۔

جناب امیر علیہ السلام کی دس خصوصیتیں

عن عمر بن ميمون قال اني لجالس الى ابن عباس فانا لا تسعة دھط فقالوا اما اى
 تقوم معنا واما ان تخلون فجو لا و هو يومئذ صبيح قيل ان يعنى قال انا قوم معكم تجدوا
 فلا ادرى ما قالوا ان جاء فليقض ثوبه وليقول ان وقت يقعون في الرجل له عشر وتغوا
 في رجل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بعثن رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله و
 رسوله لا يجزيه الله ابدا فاشرف من استشرفت فقال ابن علي قيل هو في الرجاء يطحن
 قال وما كان احدكم ليطحن من قبله فدا عاه وهو ارمد ما كان يبصر فنفقت
 في عينيه ثم هزل لراية فلشافد فقام اليه ف جاء بصفيقة بنت حيي وبعث ابا بكر بسيرة
 النذبة وبعث عليا خلفه فاخذ هامنه وقال لا يذهب بها الا رجل من اهل بيتي هو
 مني وانا منه ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين وعليا وفاطمة فدا
 عليهم ثم ثوبا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي وخاصتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم
 تطهيراً وكان اول من اسلم من الناس بعد خد يثمد وليس ثوب النبي صلى الله عليه
 وسلم وهم يحسبون انهم بنو الله فجاء ابو بكر فقال يا بنى الله فقال علي ان ابنى الله عليه
 وسلم قد ذهب نحو بيوتهم فاتبعوه فدخل معه للغار فكان المشركون يرمون عليا حتى
 اصبح وخرج بالناس في غزوة تبوك فقال علي احزم معك فقال لا انبكي فقال اما نرضى

یعنی اس عہد سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی چار خصالتیں ایسی ہیں
 کہ کسی نبی میں ہیں وہ سب عربی و عجمی لوگوں سے پہلے ہیں۔ جنہوں نے حضرت کے ساتھ
 نماز پڑھی ہے۔ اور وہ وہ ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام جہادوں میں حضرت
 کا علم انہیں کے ہاتھ میں رہا ہے اور وہ وہ ہیں کہ جو اس روز کہ حضرت کے پاس سے سب
 لوگ بھاگ گئے۔ اور وہ حضرت م کے ساتھ صبر کئے ہوئے اہل کے مقام میں ڈٹے رہے
 اور وہ وہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور قبر میں اتارا۔

جناب امیر علیہ السلام کی پانچ خصوصیتیں۔

123

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت في علي
 خمساً هو أحب الي من الدين وما بينهما - اما واحد فلهو نكاحي بين يدي الله عز وجل حتى
 الحجاب - واما الثانية فلو الحمد بيده ادم من ولد تحتة واما الثالثة فوافق
 من عروتي يستقي من عرفت من امتي واما الرابعة فاستعذرتي ومسلمي الى دني
 واما الخامسة فلست اخشى ان يرجعوا لينا بعد احصان ولا كافرا بعد
 لعان لا خرم احمد ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ میرے نزدیک دنیا
 سے بہتر محبوب ہیں اول کہ قیامت کے روز وہ میرا نگہ ہوگا۔ جب تک کہ میں حساب
 اس دھاؤں۔ دوم لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے علم کے نیچے ہونگے
 سوم وہ میرے حوض کے اوپر کھڑا ہوگا جس کو میری امت سے بچانے کا اسکو پانی کا چھام
 حیرے مرنے کے بعد میرا پردہ والا ہوگا اور چھ میرے پروردگار کے سپرد کرے گا۔ پنجم بچے
 جسکی نسبت بیوقوف نہیں ہے کہ وہ پارسا ہونے کے بعد ناکام فرنگ ہو اور ایمان لانے کے بعد
 چھ کا فو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر سے ایسے ستر عہد کرنے
 جو کسی سے نہیں کئے۔

عن ابن عباس قال لما اتحدت ان النبي صلى الله عليه وسلم عهد الى علي سبعين عهدا
 له بعد ابي غيرة راخرجه ابو نعيم في الحلية ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ستر عہد ایسے کئے ہیں جو ان کو سوا دوسری سے نہیں کئے۔